معین الشعراء

یعنی

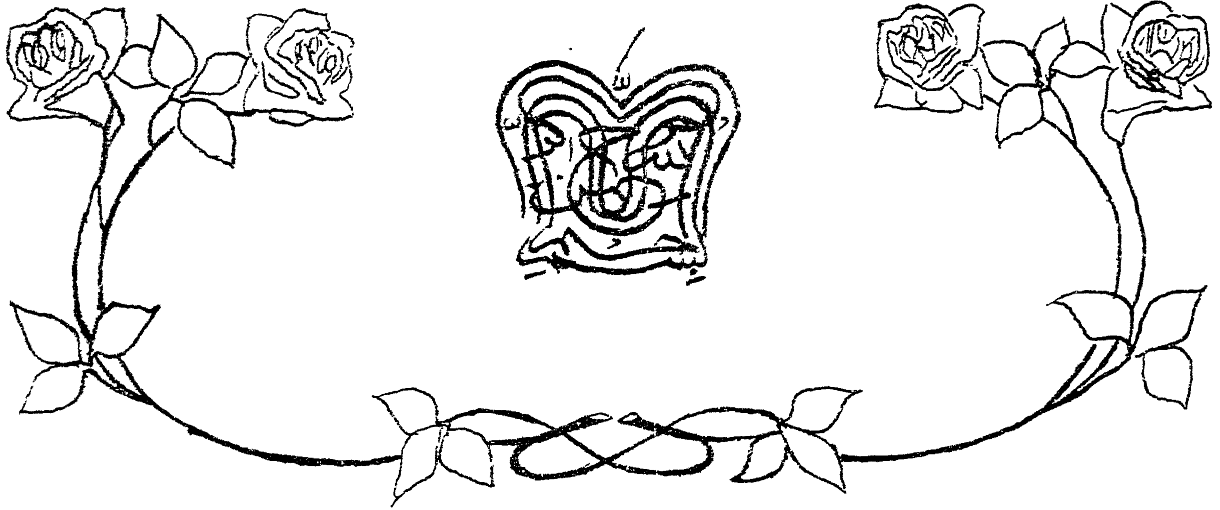
اردو زبان کے مروّجہ الفاظ کا ایسا لغت جسمیں الفاظ کے معنی کے علاوہ
ہر لفظ کے اعداد ملفوظی درج کئے گئے ہیں اور اس لفظ کے متعلق یہ بھی درج ہے کہ وہ کس زبان کا ہے
اور مذکر ہے یا مونث اور اسکے ثبوت میں اساتذہ ماضی و حال کے کلام سے اسکی تذکیر و تانیث کا ثبوت پیش کیا ہے

مرتبہ

ادیب بے ہمتا منشی غلام حسین خان صاحب آفاق بنارسی ملازم قدیم دربار بنارس
تلمیذ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل مدظلہ استاد والی دکن خلد آشیاں و جانشین حضرت امیر مینائی لکھنوی رح

جسے باخذ حقوق دائمی
مینیجر صدیق بکڈپو لکھنؤ
نے شائع کیا
مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ

قیمت للعہ　　بار اول ایکہزار جلد　　قیمت مجلد صہ



باسمہ سبحانہٗ

سزاوار حمد بیحد اُس احد و صمد کی ذات عین کمالات ہے جسنے زبان بے زبانی کے ایک سامعہ نواز لہجے میں جملہ مکونات عالم کو لفظ کن سے مخاطب فرماکر ہر ایک لفظ میں معنویت کی روح پھونکی اور رموز " وعلم الانسان مالم یعلم " کو منظر عام پر لانیکے لئے ایک پارہ گوشت میں قوت تکلم ودیعت فرماکر اظہار مطالب پر وہ قدرت عطا کی جو سفارت دل کے معز عہدے کے شایان شان تھی - اس چشمہ زاینده سے کبھی زہر ہلاہل ٹپکنا اور گاہ شہد فایق اُبلنا اسی کی صنعت کاملہ کا ایک ادنٰے کرشمہ ہے - قضائے قہر و غضب میں اس سے خشن لہجے میں نکلے ہوئے دلخراش الفاظ اگر خنجر خونریز کا کام کرتے ہیں تو یہ اُسکی شان جباری کا ایک نمونہ ہے - اور میدان عجز و نیاز میں اسکا لجاجت آگین لہجہ اگر مخاطب کے پتھر سے دل کو موہ لیتا ہے تو یہ اُسی رحیم و کریم کی شان مغفرت کا ایک سبق آموز نظارہ ہے -

درود نامحدود کے گوہر شاہوار نثار کیے جانے کے لئے وہ ابر کرم رحق ہے جسکا نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم ہے جسکے سر افتخار پر دست قدرت نے (لولاک لما خلقت الافلاک) کا گراں بہا سہرا باندھا اور عروس رسالت سے ہمکنار فرماکر جلوہ زار (سبحان الذی اسرٰے بعبدہ لیلاً) میں اپنی حضوری کا شرف بخشا -

امابعد - ہیچکارہ ہیچمدان سیہ کنندہ اوراق معترف نارسائی و مقر بہ نارسی عبد عاصی **غلام حسین خاں** متخلص بہ **آفاق** بنارسی تلمیذ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر عالم نبیل و فاضل بے عدیل حضرت **جلیل** مدظلہ العالی جانشین حضرت **امیر مینائی** رح ارباب دانش و بینش سے سامعہ خراشی کی معذرت کرتے ہوئے اس حقیقت کو بے نقاب کر دینا چاہتا ہے کہ وہ جذبہ راسخہ جسنے مجھ ایسے بے بضاعت اور کشتہ الآم و مصائب کو اس دفتر بےمعنی کی ترتیب میں سعی کرنے پر مجبور کیا یہ تھا کہ زبان اردو کی تعمیری داغ بیل برج بھاشا یعنی ہندی کی مرہون منت ہے اسیطرح اردو شاعری کے لیے بھی فارسی شاعری کی خوشہ چینی کا اقرار ایک ناقابل انکار حقیقت ہے -

نکتہ رس اور باخبر نگاہوں سے یہ بات بھی پردہ راز میں نہیں رہ سکتی کہ فارسی شاعری کو جسنے اردو شاعری کے خط و خال کو چمکا دینے میں نمایاں حصہ لیا ہے عربی شاعری کے سامنے سر انقیاد خم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں جسکو صاف لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ اردو شاعری ایک خانہ زاد کی خانہ زاد ہے -

ایسی حالت میں اردو شاعر کا اولین و بہترین فرض یہ ہوگا کہ اپنی منزل پر پہونچنے کے لیے صرف مادری زبان اور برج بھاشا ہی کی مزاولت پر اکتفا نہ کرکے فارسی و عربی شعرا کے کارناموں کا بھی مطالعہ کرے اسلیے کہ جسطرح خام اور نامطبوخ غذا سے شکم پری کرنیوالے کا معدہ کی شکایتوں میں مبتلا ہونا ضروری ہے اُسیطرح کمال احتیاط و سلیقہ شعاری سے پکایا ہوا کھانا بھی جب تک نمک کی مناسب چاشنی سے لذیذ نہ بنایا جاے ہرگز لذت بخش کام و زباں نہیں ہو سکتا بلکہ بہت ممکن ہے کہ ایک نفاست پسند اور خوش غذا انسان کو گوارا بھی نہو -

اس نظریہ نے مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ عربی فارسی ترکی سنسکرت ہندی انگریزی وغیرہ کے (غرض وہ تمام زبانیں جن پر اردو ادب کی توسیع کا دار و مدار رہے) الفاظ کو جو اردو میں متداول ہیں ایک فرہنگ کی صورت میں جمع کرکے اپنی ناچیز خدمتیں دلدادگان ادب کے حضور میں پیش کردوں شاید آیندہ پیدا ہونے والے اردو شعرا کی گوناگوں مشکلات

میں کچھ سہولتیں پیدا ہو سکیں۔

ہنوز اس خیال کو قوت سے فعل میں لانے کے لئے کوئی مناسب عنوان ہی سوچ رہا تھا کہ شاہد رنگیں مزاج (اردو) کی نرالی ادا اور انوکھی وضع عشوہ گری اور ناز آفرینی کے لباس سے ملبوس ہو کر تذکیر و تانیث کے روپ میں جو واقعی ایک بہت جھگڑے بھری بات بقول حضرت اُستاد مدظلہٗ ہے ؎

مذکر اور مونث کی ہیں بحثیں
بڑا جھگڑا ہے یہ اردو زباں میں

رونما ہوئی جو میرے لئے سنگ آمد و سخت آمد کا مصداق تھا کیونکہ اس مسئلہ کا حل مسلم الثبوت اساتذہ کے کلام کی تلاش و تفحص کی تہ میں مضمر تھا اور مجھے کثرت مشاغل اور ضعف و ناتوانی کی سرکار سے اس قسم کی اجازت ملنے کی امید نہ تھی مگر صرف موفق حقیقی کی توفیق رفیق کی رفاقت کے بھروسے پر بلبل شیراز کا یہ **شعر** ؎

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

پڑھتے ہوئے قلم اُٹھایا اور یہ طے کر لیا کہ تذکیر و تانیث ہی کی طرح ہر لفظ کے معنی مختلفہ کا ثبوت بھی مستند اساتذہ ہی کے کلام سے دیا جائے و نیز ہر لفظ کا ماخذ بھی ظاہر کر دیا جائے لہذا ذیل کے شعرائے کرام و فصحائے عظام کے کلام سے ثبوت پیش کیا گیا۔

عنوان ترتیب تجویز کر لینے کے بعد دفعتاً خیال ہوا کہ ہر لفظ کے ساتھ بقاعدہ ابجد اُسکے اعداد ملفوظی بھی لکھے جائیں گو اسکی وقعت مفت کرم داشتن سے زیادہ نہو گی تاہم ممکن ہے کہ تاریخ گو حضرات کی خوشنودی مزاج کا ذریعہ ہو سکے۔

وہ عنوان جسپر میں نے اس ہدیہ محقرہ کی بنیاد رکھی یہ ہے ہر لفظ کے لیے سات خانے حسب ذیل قایم کئے۔

لفظ۔ زبان۔ اعداد ملفوظی۔ معنی۔ تذکیر و تانیث۔ تخلص۔ شعر ثبوت۔

لغات بآسانی نکل آنے کے خیال سے ترتیب الفاظ میں صرف اول ہی حرف کے ملاحظے کو کافی نہیں سمجھا گیا بلکہ ہر لفظ کے حروف ترکیبی کے مدارج کو دیکھتے ہوئے یکے بعد دیگرے لکھے گئے۔

اس خیال سے کہ کسی لفظ کی تذکیر و تانیث میں کچھ شبہہ و احتمال نہ رہ جائے وہی شعر ثبوت میں لائے گئے جنکا قافیہ و ردیف تذکیر و تانیث کو ثابت کر رہا ہے۔

تھوڑے سے الفاظ کے لیے ایسے اشعار نہیں ملے وہاں دو شعر مختلف فصحا کے پیش کرنیکی کوشش کی گئی۔ بعض بعض لفظ کے لیئے دو شعر نہیں دستیاب ہوئے وہاں ایک ہی شعر پر اکتفا کی گئی۔ بعض شعر تذکیر و تانیث کو ثابت نہیں کرتے صرف معنی کا ثبوت دیتے ہیں مگر ایسے شعر گنتی کے پندرہ بیس ہی ہیں۔

یہ کتاب منتہی شعرا کو جو خود مستغنی ہیں اسقدر مفید نہو گی جسقدر کہ مبتدی شعرا یا شہر و اُستاد سے فاصلہ پر رہنے والوں کو مفید ہو گی کیونکہ وہ اسکے زیادہ مستمند پائے جاتے ہیں۔

ایسے لفظ اسمیں نہیں لائے گئے ہیں جنکے لئے ثبوت میں شعر نہیں ہیں تاہم اس حقیر مجموعہ میں چھ ہزار سے زیادہ لفظ مکمل کر کے یہ ناچیز ہدیہ موسومہ بہ **معین الشعراء** پیش کیا اور اللہ عز و علا سے دعا ہے کہ اس ناچیز سعی کو قبولیت عام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس کامیابی پر اگر میرا ہر بُن مو واسطے شکر کے لیے زبان بن جائے تو بھی اس فرض سے عہدہ برآ نہو سکونگا کہ اس منعم حقیقی نے اپنی توفیق و تائید کی نعمتوں کے ساتھ ساتھ میری مستعار عمر میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ میں باوجود اسقام و آلام کے اپنے ارادے میں کامیاب اور دلی خواہش کی انجام دہی سے شادکام و فائز المرام ہوں۔ والشکر والمنۃ للّٰہ

چلتے چلتے ارباب نقد و نظر کی خدمت عالی میں اسقدر اور گذارش کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ جب انسان کا سہو و نسیان سے مخمر ہونا مسلم ہے تو مجھ ایسا سراپا قصور (نام نہاد انسان) اس کلیہ سے کیونکر مستثنےٰ رہ سکتا ہے لہذا خطا پوش و عطا پاش نگاہوں کا امیدوار ہوں۔

۲۳۔ ستمبر ۱۹۳۲ء

عاصی آفاق بنارسی۔
رام نگر۔ بنارس





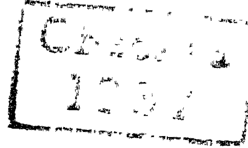
حضرت آفاق بنارسی مصنف معین الشعراء



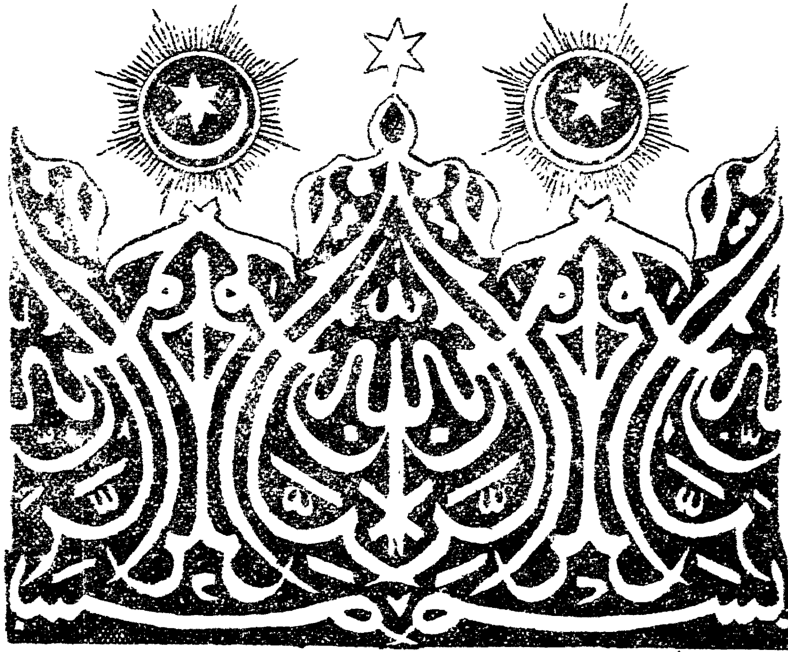
فہرست اُن شعرائے نامدار کی جنکے اشعار ثبوت میں پیش کئے گئے

تخلص	پورا نام معہ پتہ و تلمذ وغیرہ
آباد	مہدی حسین خاں لکھنوی شاگرد ناسخ۔
آتش	خواجہ حیدر علی لکھنوی شاگرد مصحفیؔ سنہ ۱۸۴۷ء میں وفات پائی
اختر مینائی مدظلہ	عالیجناب مولوی لطیف احمد مینائی مدظلہ خلف اوسط حضرت امیر مینائی
اختر شاہ اودھ	واجد علی شاہ آخری فرمانروائے لکھنؤ۔
اسیر	تدبیر الدولہ دبیر الملک منشی مظفر علیخاں لکھنوی شاگرد مصحفیؔ
افسر	منشی منظور احمد صاحب امروہوی شاگرد شوق قدوائی
اقبال	سید اقبال حسین صاحب تلمیذ فصاحت لکھنوی
اکبر	خان بہادر سید اکبر حسین جج پنشنر الہ آبادی
امانت	سید آغا حسن ساکن گولہ گنج لکھنو۔
امیر مینائی	مفتی منشی امیر احمد مینائی شاگرد اسیر
انشا	سید انشاءاللہ خاں دہلوی۔ متوفی سنہ ۱۲۳۳ ہجری
انیس	میر ببر علی لکھنوی خلف و شاگرد خلیق اور میر حسن کے پوتے۔ سال وفات سنہ ۱۲۹۱ھ
اوج	مرزا دبیر کے صاحبزادے
بحر	شیخ امداد علی لکھنوی شاگرد ناسخ
برق	فتح الدولہ مرزا محمد رضا خاں لکھنوی شاگرد ناسخ
تسلیم	شیخ امیر اللہ لکھنوی شاگرد نسیم دہلوی۔
تعشق	سید مرزا خلف داروغہ محمد مرزا اُنس لکھنوی
جانصاحب	میر یار علی لکھنوی ریختی گو۔
جاہ	نواب سید بنیاد حسین خاں بہادر رئیس کانپور تلمیذ حضرت امیر مینائیؒ
جرأت	قلندر بخش دہلوی۔
جلال	حکیم سید ضامن علی لکھنوی شاگرد ہلال و برق لکھنوی
جلیل مدظلہ	جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت قبلہ حافظ جلیل حسن صاحب مدظلہ۔ جانشین حضرت امیر مینائیؒ
حالی	خواجہ الطاف حسین مرحوم پانی پتی شاگرد غالب دہلوی۔
حسرت موہانی	مولانا سید فضل الحسن صاحب موہانی۔ بی اے سابق اڈیٹر اردوئے معلےٰ علیگڈھ۔
حسن	میر حسن دہلوی۔ مثنوی میر حسن انہیں کی ہے۔
داغ	فصیح الملک نواب مرزا خاں دہلوی (مرحوم) شاگرد ذوق۔
دبیر	مرزا سلامت علی لکھنوی مرثیہ گو۔ سال وفات سنہ ۱۲۹۲ ہجری۔
درد	خواجہ میر درد دہلوی
دل	حکیم ضمیر حسن صاحب شاہجہانپوری شاگرد حضرت امیر مینائی

ذوق	شیخ محمد ابراہیم دہلوی شاگرد شاہ نصیر اور بہادر شاہ ظفر کے اُستاد ۱۲۰۴ھ ہجری میں بمقام کابلی دروازہ۔ دہلی پیدا ہوئے اور ۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ ہجری کو وفات پائی۔
رشک	شیخ علی اوسط لکھنوی۔ شاگرد ناسخ۔
رضا	مولانا برکت اللہ مرحوم فرنگی محلی لکھنوی۔ شاگرد حضرت امیر مینائی۔
رند	نواب سید محمد خاں لکھنوی۔ شاگرد آتش۔
رنگین	سعادت یار خاں دہلوی ریختی گو۔
ریاض مدظلہ	لسان الملک حضرت سید ریاض حید رصاحب مدظلہ شاگرد حضرت امیر مینائی رح
سالک	مرزا قربان علی بیگ دہلوی شاگرد غالب۔
سحر	شیخ امان علی لکھنوی شاگرد ناسخ۔
سخن	سید فخر الدین حسین دہلوی شاگرد غالب۔
سودا	مرزا محمد رفیع دہلوی ۱۱۲۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۱۹۵ھ ہجری میں بمقام لکھنو وفات پائی
سوز	سید محمد میر دہلوی۔ پہلے انکا تخلص میر تھا جب میر تقی کا تخلص میر مشہور ہو گیا تو انھوں نے اپنا تخلص سوز رکھا۔ شاہ عالم کے زمانہ میں جب دہلی کی تباہی حد سے گزر گئی تو ۱۱۹۱ھ ہجری میں بلباس فقیرانہ لکھنؤ آئے اور ۱۲۱۳ھ ہجری میں بعمر ۷۰ برس وفات پائی۔ نواب آصف الدولہ کے اُستاد تھے۔
شعور	شیخ عبدالرؤف لکھنوی شاگرد مصحفی۔
شوق	حکیم نواب مرزا لکھنوی مصنف مثنوی زہر عشق وغیرہ۔
شوق قدوائی	منشی احمد علی صاحب مرحوم۔
شہیدی	کرامت علیخاں ساکن امرتہ پور ضلع اناؤ۔
صبا	میر وزیر علی لکھنوی شاگرد آتش۔
صریر مینائی مدظلہ	عالیجناب مولوی محمد احمد صاحب مینائی مدظلہ خلف اکبر حضرت امیر مینائی رح
صفدر	نواب صفدر علیخاں بہادر از خاندان ریاست رام پور۔
ضمیر	سید مظفر حسین لکھنوی مرثیہ گو اُستاد مرزا دبیر۔
طاہر	سید محمد طاہر علی فرخ آبادی۔
ظریف	سید مقبول حسین لکھنوی۔
ظفر	بہادر شاہ سلطنت دہلی کے آخری تاجدار شاگرد ذوق۔
عاشق	نواب دالاجاہ لکھنوی۔
عزیز	مرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی ابن مرزا محمد علی۔ آپ میر و غالب کے رنگ کے دلدادہ ہیں اور انہیں کی تقلید کرتے ہیں
غالب	مرزا اسد اللہ خاں دہلوی۔
فائز	مرزا محمد حسن مرحوم بنارسی شاگرد خاندان مصحفی۔
قبول	کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی علیخاں بہادر شاگرد ناسخ۔
قدر	سید غلام حسین بلگرامی شاگرد خاندان ناسخ اور غالب سے بھی مشورہ رہا ہے۔
قلق	آفتاب الدولہ خواجہ اسد لکھنوی مصنف مثنوی "طلسم الفت" شاگرد خواجہ وزیر۔



گویا	فقیر محمد خاں شاگرد خواجہ وزیر۔
لطف	حافظ لطف علیخاں بریلوی
محسن	مولوی محمد محسن کاکوروی۔
محشر	مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی۔
مسرور	شیخ پیر بخش لکھنوی شاگرد مصحفی
مصحفیؒ	شیخ غلام ہمدانی امروہوی بعدہ لکھنوی
معروف	نواب الٰہی بخش خاں دہلوی شاگرد شاہ نصیر
ممنون	میر نظام الدین دہلوی۔
منتظر	نورالاسلام لکھنوی شاگرد مصحفیؒ
منیر	سید اسمعیل حسین اکبرآبادی۔ شاگرد ناسخ و رشک
مومن	حکیم مومن خاں دہلوی ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶۸ ہجری میں وفات پائی۔
مونس	میر نواب لکھنوی مرثیہ گو۔ برادر و شاگرد انیس۔
میر	میر تقی دہلوی۔
ناسخ	شیخ امام بخش لکھنوی ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸۳۸ء میں وفات پائی
ناصر	سعادت خاں لکھنوی۔
ناظم	نواب یوسف علیخاں والی رام پور نواب کلب علیخاں کے والد و شاگرد غالب۔ اسیر و امیرؒ سے بھی مشورہ رہا
نسیم	نواب اصغر علیخاں دہلوی شاگرد مومن۔
گلزار نسیم	پنڈت دیاشنکر لکھنوی شاگرد آتش۔
نصیر	شاہ نصیر دہلوی۔ ذوق کے استاد۔
نفیس	میر خورشید علی خلف و شاگرد انیس۔
نکہت	مرزا نیاز علی بیگ دہلوی۔
نواب	نواب کلب علیخاں بہادر والی رام پور شاگرد حضرت امیر مینائیؒ۔
نوازش	نوازش حسین خاں لکھنوی شاگرد میر سوز۔ مرزا سرور لکھنوی مصنف فسانۂ عجائب انہیں کے شاگرد تھے۔
نوح	تاج الشعراء ناخدائے سخن مولانا محمد نوح صاحب جانشین حضرت داغ دہلوی مرحوم رئیس قصبہ تارہ ضلع الٰہ آباد۔
وجاہت	مولوی وجاہت حسین جھنجھانوی اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔
وزیر	خواجہ وزیر لکھنوی شاگرد ناسخ۔
ہلال	امیر علیخاں لکھنوی شاگرد ناسخ۔



لفظ	زبان	صفحہ	معنے	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر ثبوت	
الف	ع	۱۱۱	حروف تہجی کا پہلا حرف	مذکر	اسیر	نشینوں کو عشق ہے کسکے قد دلجواہ کا	لکھتے ہیں ہر فرد پر پہلے الف اللہ کا
"	"	"	"	مذکر	امیر	میرے دلکے آئینہ میں منہ جو دیکھے برہمن	قشقہ ماتھے کا نظر آئے الف اللہ کا
"	"	"	"	مذکر	تسلیم	وصل دہجور ہوں یوں اُسکی ذات پاک سے	جسطرح ہے لکھنے پڑھنے میں الف اللہ کا
آب	ف	۳	پانی	مذکر	امیر	احمدؐ پاک کی میں نعت لکھوں کرکے وضو	آب کوثر مجھے ملجاے اگر تھوڑا سا
آب	ف	۳	چمک	مونث	اسیر	موتیوں کی آب ظاہر ہو گئی	چشم تر تجھ سا الجو اہر ہو گئی
آب	ف	۳	تیزی۔ کاٹ	مونث	اسیر	مرگئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب	آب آئینہ ہمیں ہو گئی تلوار کی آب
۰	۰	۰	۰	مونث	تسلیم	مرنے کا بھی مزہ مری تقدیر میں نہ تھا	کیا جلد آب تیغ گلے سے اُتر گئی
آب آتشیں	ف	۲۶۴	شراب	مذکر	آتش	مبارک کشتیاں مئے کی بتان ہند کو ہووین	جہازوں پر فرنگستاں سے آب آتشیں آیا
آبادی	ف	۱۸	بستی	مونث	جلیل	چلی جاتی ہے مشق اُنکے ستم کی	بڑھی جاتی ہے آبادی عدم کی
آب بقا	ف	۱۰۶	امرت	مذکر	امیر	روضۂ پاک بھی رتبے میں نہیں عرش سے کم	جو پہونچتا ہے اُسے آب بقا ملتا ہے
آب پاشی	ف	۳۱۶	چھڑکاؤ کھیت سینچنا۔	مونث	ناسخ	آبروریزی جو غیروں کی ہوئی وقت گریز	آبپاشی ہو گئی میری شہادتگاہ میں

سلہ آب بمعنی "رقیق مواد" بھی مذکر مستعمل ہے ظفر۔ آبلوں سے پاے مجنوں کے جو ٹپکا آب گرم جلگیا کوئی کوئی خار مغیلاں گل گیا ۔ سلہ خلاف جمہور کے ایک جگہ آتش نے مذکر بھی لکھا ہے۔ نشہ تن میں یاالٰہی میکشوں کو موت دے ۔ کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا۔ مگر دیگر شعرا نے تانیث ہی کے ساتھ لکھا ہے۔ (حضرت امیر مینائی رحمۃ فرماتے ہیں) جوہری کیا ترے دانتوں سے ملاتے اسکو۔ پانی پانی ہوے یہ خود آب گہر کہتی ہی (ناسخ) کہیں دیکھی ہو شاید آبداری تیرے دانتوں کی ۔ کہ مارے شرم کے پانی سے ہے آب گہر پتلی (صبا) عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی ۔ غریق بحر فنا موتیوں کی آب ہوئی سلہ فصحائے حال اب اسطرح استعمال نہیں کرتے سلہ وہ پانی جسکو پیکر حضرت خضر و حضرت ادریس علیہما السلام نے ہمیشہ کی زندگی پائی اور سکندر ناکامیاب واپس پھرا آب بقا۔ آب حیات آب خضر آبگوں بھی اسکو کہتے ہیں

آبجو[1]	ف	۱۲	چشمہ - ندی - نہر -	مونث	آتش	تشنۂ دیدار ہیں کس آتشیں رخسار کی	آبجوئیں مثل آئینہ مصفا ہوگئیں
آبحیات	ف	۱۲/۴	امرت	مذکر	غالب	خضر نے یا لگا کے شاخ نبات	مرتوں تک دیا ہے آبحیات
آبحیواں	ف	۴۸	امرت	مذکر	ناسخ	خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب	خضر کے فیض قدم سے آبحیواں بڑھ گیا
آب خضر	ف	۱۴۰۳	امرت	مذکر	امیر	آب خضر ملا نہ سکندر کو اے امیر	ہر سعی میں ہے شرط مقدر لگی ہوئی
آبخورہ	ف	۸/۱۴	کٹورا گلاس بیشتر مٹی کے کوزہ کو آبخورہ کہتے ہیں	مذکر	انشا	آبخورے برف کے انشا کو بھیجے آپ نے	اسکے یہ معنی کہ تو نقشہ تمہارا جم گیا
آبداری[2]	ف	۲۱۸	چمک صفائی -	مونث	اختر مینائی	غیر ممکن ہو مٹے جوہر ذاتی اختر	آبداری کہیں موتی سے جدا ہوتی ہے
آبرو	ف	۲۰۹	عزت - نیکنامی - حیثیت -	مونث	آتش	ہرگز اُن دانتوں سے کرتا نہ صفا کا دعوےٰ	آبرو ہے تری اے دُرِ نجف تھوڑی سی
آب رواں	ف	۲۶۰	ایک باریک کپڑا ہے -	مذکر	جان صاحب	جان صاحب - یہ فقط دیکھنے کا ہے کپڑا	خاک چلتا ہے کہیں آب رواں رہتا ہے
آبشار[3]	ف	۵۰۴	جھرنا پانی کا چشمہ پہاڑ کا - فوارہ -	مونث	نوازش	خیال قامت بالا میں ہیں رواں آنسو	بڑی بلندی سے یہ آبشار گرتی ہے
آبگیر	ف	۲۳۳	حوض - تالاب جوہڑ -	مذکر	میر	اپنے روتے ہی روتے صحرا کے	گوشے گوشے میں آبگیر ہوئے
آبگینہ[4]	ف	۸۰	کانچ شیشہ - بلور - شراب انگوری - آنسو عاشق کا دل	مذکر	ناسخ	خاک ہے آب ہے فصل بہاری میں شراب	شیشۂ ساعت بھی مے کا آبگینہ ہوگیا
آبلہ	ف	۳۸	چھالا - پھپھولا -	مذکر	امیر	کہا مژہ نے ہوا جب مقابلہ دل کا	کہ اتنے نشتر اور ایک آبلہ دل کا
آبنوس	ع	۱۱۹	ایک درخت کا نام ہے جسکی لکڑی سیاہ ہوتی ہے	مذکر	افسر	جہاں جہاں کشتۂ محبت رہے تھے مصروف آہ و نالہ	حرارت باطنی کے باعث ہوئے وہاں آبنوس پیدا
آب و تاب	ف	۴۱۲	چمک دمک - رونق - آبداری -	مونث	صبا	عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی	غریق سیل فنا موتیوں کی آب ہوئی
آب و دانہ[5]	ف	۲۹	دانہ پانی - اجل -	مذکر	صفدر	کبھی گلشن میں رہتی تھی قفس میں اب گذرتی ہے	خطا صیاد کی کیا ہے ہمارا آب و دانہ تھا
آب و گل[6]	ف	۵۹	خمیر طبیعت سرشت قالب انسانی جسم حیوانی بمعنی زندگی ہے	مونث	سرور	شرافت تھی جو آب و گل میں اسکی	جگہ تھی دوستوں کے دل میں اُسکی
آب و ہوا	ف	۲۳	رُت - موسم - پون - پانی -	مونث	جلیل	عشق میں داغ کے گل کھلتے ہیں اشکوں کے	اس گلستاں کی عجب آب و ہوا ہوتی ہے
آبیاری[7]	ع	۲۲۴	سنچائی - درختوں کو پانی دینا -	مونث	امیر	کہو اشجار سے اک دن خزاں بھی آنیوالی ہے	اُٹھائیں سر نہ اتنا باغباں کی آبیاری پر
آتش	ف	۲۰۱	آگ - بالفتح تا و بالکسر تا دونوں طرح صحیح ہے	مونث	جرات	کھینچوں جو آہ شب کو تو غل ہو یہ چار سو	لیجو خبر کوئی کہ یہ آتش کہاں لگی
آتشباز	ف	۱۰۷	آتشبازی بنانے اور چھوڑنے والا -	مذکر	قلق	یاں سے واں تک کھڑے تھے آتشباز	سب نے ڈنکے کی سنتے ہی آواز
آتش تر	ف	۱۳۰۱	شراب -	مونث	اختر مینائی	ہجر ساقی میں نہیں پینے پلانے کا مزہ	اور بھی آتش تر آگ لگا دیتی ہے
آتشدان	ف	۷۵۲	انگیٹھی - چولھا -	مذکر	افسر	روزن دیوار سے شعلے نکلتے تھے مدام	گھر نہ تھا بیمار سوز غم کا آتشدان تھا
آتش قدمی	ف	۸۵۵	تیز رفتاری جلدی جلدی چلنا دوڑ کے چلنا	مونث	آتش	اے شرر ہوں معتقد آتش قدمی کا تیری	کوئی دنیا میں تری طرح گریزاں نہ گیا
آتشک	ف	۷۲۱	مشہور مرض ہے -	مونث	جان صاحب	مرزا کے جب سے نکلی نہ پھر آتشک گئی	بدبات پھوٹی چار میں یہ ہانڈی پک گئی

[1] (آتش) چمن میں صبح کو جا کر نہ منہ دکھاتا تھا - ہر رنگ آئینہ حیراں ہے آبجو تیری - [2] (منیر) کمخواب کا تھان بھی ہی بھاری - زربفت کی جسمیں آبداری ہے [3] قیمتی بیش بہا -

[4] مولوی شہید الدین احمد مدرس جے نرائنیس کالج بنارس نے اپنے رسالہ تذکیر و تانیث میں "آبشار" کو مذکر کی تحت میں لکھکر مرزا مہدی قبول کا یہ مصرع سند میں پیش کیا ہے ع
ابھی صورت یہ اب جاری رہیگا آبشار اپنا - مگر اسکا اتباع پایا نہیں جاتا فصحا میں عام طور پر مونث مستعمل ہے - (حضرت امیر مینائی مرحوم) باقی رہے نہ گلشن جنت کی تازگی - جاری اگر نہ آنکی
آبشار فیض - (انشا) یہ کون پھوٹ کے رو یا کہ درد کی آواز نہ جی ہوئی جو پہاڑوں کی آبشار میں ہے - [5] (غالب) ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گراندیشے میں ہے - آبگینہ تندی صہبا سے پگھلا جائے ہے -
[6] (امیر) روکے گا تیرے گھر میں ہمیں پھر قفس نہ دام - صیاد آب و دانہ ہمارا اگر اُٹھا - [7] بعض شعرا نے مذکر بھی لکھا ہے مگر اب بالاتفاق مونث ہے - [8] (رند) آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اکی
برس - مزرع امید اپنی خشک سب پانی ہوئی -

آتشکدہ	ف	۲۰۷	آتش خانہ جہاں آتش پرست آگ جلاتے ہیں	مذکر	ناظم	پوچھتے کیا ہو تپ داغ جگر یوں سمجھو	کہ مرے سینے میں آتشکدہ پنہاں ہوگا
آتشگیر	ف	۱۲۹	دست پناہ۔ چمٹا۔ آگ اٹھانے کا آلہ	مذکر	منظر	ہمارا لخت دل ہے یا کوئی انگارہ دوزخ	اٹھانے کو جو کرتا قصد آتشگیر جل جاتا
آتما	ہ	۴۳۲	ان بابکی شفقت محبت پیٹ معدہ بھی کو روح آتما	مونث	انسر	مقدر کی خرابی ہے نہ کام آئی وفا میری	تمہارے واسطے تڑپی ہمیشہ آتما میری
آثار	ع	۷۰۳	نشان۔ علامت	مذکر	سودا	[illegible] شہر بند [illegible] کا	نظر آتا ہے [illegible] آنکھوں میں [illegible]
آثار	ع	۷۰۲	اطوار	مذکر	بحر	آشفتہ جمعیت کے آثار نہیں چھپتے	آزار محبت کے بیمار نہیں چھپتے
آجکل	ہ	۵۴	[illegible] زمانہ حال یعنی ان دنوں	مونث	سرور	یہاں جان آئی ہے عاشق کی لب پر	دل یار آجکل آجکل ہو رہی ہے
آچھی	ت	۵	بوڑھی ذی عزت خادمہ (دہلی)	مونث	رنگین	نیند آتی نہیں [illegible] بدبخت [illegible] آچھی	اپنی بیتی کوئی کہ آج کہانی آچھی
آخر	ع	۸۰۱	اول کی ضد خاتمہ ختم پچھلا انجام	مذکر	تسلیم	وہ مطلب [illegible] نہیں لکھنے بیٹھا ہوں خط [illegible]	[illegible] جسکا کہ آخر ہے جسکے
آخرت	ع	۲۰۱	[illegible] انجام عقبیٰ وہ عالم جہاں مرنے کے بعد دنیا کے اعمال کا حساب ہوگا اور جزا سزا ملیگی	مونث	نوازش	لے میری گنہ کی [illegible] شرم سے رہی	تونے مری آخرت سنواری
آداب	ع	۸	ادب کی جمع قواعد دستور ادب مجلس [illegible]	مذکر	تسلیم	[illegible] تسلیم بھیجوں کس طرح	مجھکو تو آتا نہیں آداب دربار [illegible]
			مرتبے کا پاس۔ لحاظ۔ حفظ مراتب۔	مذکر	رشک	[illegible] نہیں دیتا ہے ملک آداب [illegible]	سجدے سے رکھتی ہے محبت کی شریعت کی [illegible]
			خط کے عنوان میں آداب القاب جو لکھتے ہیں	مذکر	ناصر	وحشت دل کی مری [illegible] عبارت سے عیاں	اگر القاب تھا [illegible] میں تو آداب نہ تھا
آدم	ع	۴۵	انسان۔ پہلا آدمی حضرت آدم علیہ السلام	مذکر	امیر	لذت [illegible] کب فرشتوں کو نصیب	یہ مزہ چکھنے کو پیدا خلق میں آدم ہوا
آدمی	ف	۵۵	انسان۔ نوکر۔ خادم۔ شوہر خاوند۔	مذکر	داغ	لطف وہ آرام کا نہیں ملتا	آدمی کام کا نہیں ملتا
آدینہ	ف	۵۰	جمعہ کا دن۔	مذکر	ناسخ	خالی ہے مکتب نہیں لڑکے کریں جو سنگسار	اے جنوں پیدا ہوا [illegible] آدینہ [illegible]
آذر	ف	۹۰۱	نام ایک بت تراش کا ہے۔	مذکر	امیر	خدا ایسا بھی ہوتا ہے بنائیں جسکو خود بندے	سمجھتا تو خلیل اللہ سے آذر کو سمجھاتے
آرام	ف	۲۴۳	سکھ چین راحت سنسکرت میں آرام عشق باغ کو کہتے ہیں	مذکر	جلیل	لوگ آرام کی خاطر ہے دنیا میں خراب	اور آرام چھپا گوشۂ مدفن میں رہا
آرام	ف	۲۹۲	بیماری سے صحت پانا۔ اچھا ہونا۔	مذکر	داغ	دل بیمار میں چٹکی ہے لو	ابھی آرام ہوا جاتا ہے
آرام جان	ہ	۵/۲	(لکھنؤ) پاندان۔ خاصدان۔	مذکر	تسلیم	[illegible] پان لگا [illegible] زہر گھولا	اور آگیا جو دشمن آرامجان کھولا
آرایش	ف	۵/۲	زیبایش۔ سجاوٹ۔ بناؤ۔ زینت۔	مونث	امیر	تصور [illegible] کا آیا تو رونق بڑھ گئی دل کی	نگاہ قیس میں پہلے سے آرائش ہے محمل کی
آرد	ف	۲۰۵	آٹا۔	مذکر	انسر	حضرت آدم سے نسبت آدمی کی رہ گئی	[illegible] اسکو گندم اور اسکو آرد گندم ملا
آرزو	ف	۲۱۴	آس۔ امید۔ مقصد۔ خواہش۔ چاہ۔ التجا	مونث	جلال	حسرتیں سب نکل گئیں دل سے	آئی جب دل سے آرزو تیری

لہ تف۔ ف۔ بفتح اول یعنی گرمی۔ بخار (مصحفی) ہو جائیں تبلیوں ہی پہ آنسو توے کی بوند۔ گر کام کر گئی تپ دل چشم تر تلک۔ ۲ہ رواج بنارس میں رہ [illegible] آئے یہ [illegible] تھی [illegible]۔ بیمار جینے کے شفا میں نظر آئے۔ آثار اردو میں یعنی چوطان دیوار کے بھی بولتے ہیں۔ ۳ہ یعنی ان دنوں۔ (محسن) لگا دے کوئی برف کی آج کل کہ گرمی بہت پڑ رہی ہے آجکل۔ (آتش) آتش۔ خدا نے جا بجا تو کرتے ہیں جنگل [illegible] سے جانب بیت الحرام کوچ۔ نیا چند روز (ناسخ) اپنا تو جنگل سے نہیں گذر رہا۔ [illegible] شہر [illegible] سے ہیں تنگ شہر کے ساتھ۔ (آتش) آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں۔ عالم ارواح [illegible] یار زتھا۔ ۴ہ (رشک) ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی دوڑا۔ ۵ہ بیٹھنے اٹھنے نہیں دیتا ہے آداب یار سب۔ یہ رکھتی ہے محبت کی شریعت کی نماز یعنی سلام رانیس) آداب بجا لا کے چلا حسرت و وفادار۔ ۶ہ کہا جاتا ہے کہ آذر بت تراش حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا باپ یا چچا تھا۔ شمسی سال کا نواں مہینا یعنی آگ (غالب) ہے تنگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو ہے عار دل نفس اگر آذر فشاں نہو۔ ۷ہ (مصحفی) اب چین نہیں سینہ میں [illegible] کو کسی پہلو۔ دزدیدہ نگہ لیگئی آرام ہمارا۔ ۸ہ لکھنؤ میں خاصدان و پاندان کو آرامجان بھی کہتے ہیں۔ ۹ہ (داغ) ہر سخن میں گر چہ سوجھ بوجھ کر بجا تا ہوں مگر۔ آرزو ئیں [illegible] پڑتی ہیں مری تقریر سے۔ ۱۰ہ (داغ) گذر اور دی شب وعدہ اسی توقع پر مرے جانے کو اب آدمی ضرور آیا۔

آرسی	ھ	۲۷۱	آئینہ دار انگوٹھی جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں	مونث	ریاض	لئے بیٹھے رہو اپنے لئے تم آرسی اپنی	خوشامد خوری منہ دیکھی۔ ہماری دیکھی بھالی کر
آرہ[۱]	ھ	۲۰۶	لکڑی چیرنے کا ایک اوزار۔	مذکر	مونس	ذکر چھیڑا جب سر ممبر شہ ذیجاہ کا	چل گیا حاسد پہ آرہ سین بسم اللہ کا
آڑ[۲]	ھ	۲۰۱	پردہ اوٹ ٹیکن سہارا۔	مونث	امیر	میں وہ وحشی ہوں کہ جب کوچہ جاناں میں گیا	سایہ پوشیدہ ہوا آڑ میں دیوار کی
آزاد	ف	۱۴	غلام کی ضد جو پابند نہو	مذکر	انشا	کب وہ آزاد بھلا در خور تحسین ہوئے	بھول جو سب کو گئے دین سے بیدین ہوئے
آزاد[۳]	ف	۱۴	فقرا کی ایک قسم	مذکر	صبا	چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا	سر وجیلا ہو گیا ہے کیا کسی آزاد کا
آزادی	ف	۳۴	نجات چھٹکارا رہائی	مونث	ناسخ	کیا فقط مجھکو غم دنیا سے آزادی ملی	چھٹ گیا تکلیف دینے سے بھی چرخ دیوانہ ہے
آزار	ف	۲۰۹	بیماری۔ دکھ	مذکر	جلیل	دیکھا تھا آپ نے مجھے اتنا تو پوچھتے	کیوں حال زار ہے تجھے آزار کیا ہوا
آزمائش	ف	۲۵۹	امتحان۔ جانچ۔ آزمانا۔	مونث	امیر	آ گئے کہنے میں تھی زیست جو بھاری ہمکو	آزمائش ہوئی منظور تمہاری ہمکو
آس	ف	۶۱	امید۔ آسرا۔ خواہش۔ آسا۔	مونث	امیر	ہر گنہگار کو ہے آس الٰہی تیری	عام ہے ہر صفت یا تمنا ہی تیری
آسانی	ف	۱۳۲	وہ بات جسمیں مشکل نہو۔ مشکل کی ضد	مونث	جلال	دم نکلتے وقت دم بھر کو جو آنکلا کوئی	مشکلات جانکنی میں کتنی آسانی ہوئی
آسایش	ف	۳۷۲	آرام۔ چین۔ راحت۔	مونث	داغ	عدم کے جانے والے سنتے جاؤ	یہ آسایش نہ اس منزل میں ہوگی
آستان	ف	۵۱۳	چوکھٹ۔ دہلیز۔ خصوصاً مکان۔ درگاہ۔	مذکر	ناسخ	پاؤں ہیں بیکار کوئے یار سے ہیں نابلد	سر بھی ہے کس کام کا وہ آستاں ملتا نہیں
آستانہ	ف	۵۱۷	ایضاً۔	مذکر	امیر	بناؤں فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھوں کا	سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا
آستین	ف	۵۲۱	ہاتھ، انگرکھے قمیض کا وہ حصہ جو ہاتھ میں پہنتے ہیں	مونث	امیر	جنوں تک ساتھا ساتھ چولی اور دامن کا	گریباں کو نکلتے دیکھکر کیوں آستیں نکلی
آسرا	ھ	۲۹۲	آس۔ امید۔	مذکر	امیر	شب غم نہ دیگا کوئی ساتھ میرا	امیر آسرا ہے تو مجھ بیکسی کا
آسمان[۴]	ف	۱۵۲	چرخ۔ آکاس۔	مذکر	ناسخ	خاکساروں سے ہے ہر جا سرکشوں کی سرکشی	وہ زمیں ہے کون جسپر آسماں ہوتا نہیں
آسن[۵]	بھاکا	۱۱۱	سوار کا گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھنے کا انداز نشست جوگی [illegible] یا پنڈت کے بیٹھنے کا خاص نشست [illegible] ڈھنگ [illegible]	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیاں	پہچانتا ہے خوب یہ آسن سوار کا
آسودگی[۶]	ف	۱۰۱۱	سیری۔ بے فکری راحت۔ آرام۔	مونث	آتش	دلکو نہیں اس گوشہ ابرو کے سوا چین	آسودگی ہے سایۂ شمشیر میں میری
آسیا	ف	۷۲	چکی	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانے کا دل وہ راحم ہوں	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آسیب[۷]	ف	۷۳	سایہ جن بھوت کا	مذکر	منیر	منیر آسیب غم سر سے نہ اترا	بہت سا اسم اعظم پڑھ کے پھونکا
آسیب[۸]	ف	۷۳	صدمہ الم۔ کوفت۔ دشمنی[۱۰] مخالفت۔	مذکر	سودا	نہ پہونچا میری تک گرم سی آسیب گل کو	بہا خاشاک کے سایہ تلے سیلاب آتش کا

۱ (ناصر) کیا تماشا دشمن نے اس زلف میں مرے سر پہ آرہ چلا گیا ۲ (کیف) ان کو جو میرے نالہ رسا سے بلند ہوں۔ ڈھونڈھتے ہے فلک پہ پھر فلک ابر ترکی آڑ۔ ۳ (صبا) چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا۔ سر وجیلا ہو گیا ہے کیا کسی آزاد کا۔ (داغ) کھو دیا قید قفس اپنی وفاداری نے لطف صیاد سے ہم اب دل آسودہ ہیں ۴ یہ لفظ مرکب ہے وہ آسیا ان کے سے رچکی کے مانند گردش کرنے والا) ۵ خواجہ محمد اشرف علی لکھنوی مولف دستور الشعرا نے آسن کو مختلف فیہ قرار دیکر خواجہ آتش کا یہ شعر — کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیاں۔ پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کا۔ مذکر کی سند میں پیش کیا ہے اور مونث کی سند میں ناسخ کا یہ شعر دیا ہے — کیا گداز دل میں ہو جاتی ہے حدت طبع کی۔ دیکھو تیزی میں ہے محتاج آسن آپکی۔ اس شعر کو پیش کرتے ہوئے یہ امر قابل خیال تھا کہ اس شعر میں اس موقع پر آسن کی کیا ضرورت ہے۔ اور آسن سے اس شعر کا کیا مطلب نکلتا ہے — کیا گداز دل میں ہو جاتی ہے حدت طبع کی۔ دیکھو تیزی میں ہے محتاج آمن آب کا۔ یہ لفظ ہرگز مختلف فیہ نہیں ہے۔ بالاتفاق مذکر مستعمل ہے۔ امیر مرحوم نے بھی مذکر ہی فرمایا ہے۔ — کرے یہ ابلق ایام شوخی جس قدر چاہے۔ کبھی آسن بھلا ہم شہسواروں کے اکھڑتے ہیں۔ ۶ (مصحفی) اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے میں۔ خاک پنڈے پہ ملے بیٹھے ہیں آسن مارے۔ ۷ (مصحفی) رغبت نہیں ہے اب کسی نعمت کی مصحفی۔ غم کھاتے کھاتے ہجر میں آسودہ ہو گیا۔ ۸ (سوز) عشق کا آسیب جب سر پر چڑھا۔ کٹ گئی مت اور بھی سودا بڑھا۔ ۹ (نسیم) پابوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہونچ جائے۔ شانہ بھی نہ آجائے کہیں موئے کمر تک۔

۱۰ (رشک) حذر کرتا نہیں بعد فنا آسیب دشمن کا۔ چراغ برق کا جلوہ ہے دیوانوں کے مدفن پر۔

آشتی	ف	۱۱۷	جنگ کی ضد صلح ملاپ صفائی دوستی	مونث	درد	ڈرتا ہوں آج باغ میں وہ تند خو گیا	برہم کہیں نہ گل و بلبل کی آشتی
آشفتگی	ف	۱۱۸	پریشانی پراگندگی۔	مونث	داغ	گئی میری پریشانی مٹی آشفتگی ساری	نہ آشفتہ دماغی ہو نہ وہ برہم مزاجی ہے
آشنا	ف	۳۵۲	دوست	مذکر	آتش	کوچ کرجاتا ہے بیش از مرونِ بیمار خواب	حالت بد میں نہیں کوئی کسیکا آشنا
آشنا	ف	۳۵۲	شناسا۔ جان پہچان والا۔	مذکر	غالب	بارسے آشنا نکلا انکا پاسباں اپنا	دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے
آشنا	ف	۳۵۲	پیراک	مذکر	وزیر	موتی کا ایک قطرہ ہی میں کام ہوگیا	کب ہیں حریص بحر توکل کے آشنا
آشنائی[۱]	ف	۲۷۲	دوستی۔ شناسائی۔ جان پہچان۔	مونث	امیر	مجکو کافی آشنائی آپ کی	زہد و تقویٰ پر بھروسا خلق کو
آشنائی	ف	〃	ناجائز تعلق۔	مونث	محشر	توبہ توبہ باز آئی میں نکمے کام سے	آشنائی کرکے کیا خوش تھی جو کرتی دوستی
آشوب[۲]	ف	۳۰۹	بروزن جاروب فتنہ و فساد شور و غوغا ہنگامہ آنکھوں کا[۳] انکھ آنا۔	مذکر	تسلیم	فتنہ قد سے امان آشوب محشر مانگتا	وہ بلا بالا ہے تو گر دیکھتا وقت خرام
آشیاں	ف	۳۶۲	رہنے کی جگہ۔ مخصوص پرندوں کا گھونسلا۔	مذکر	ناسخ	دہر میں پیدا ہما کا آشیاں ہوتا نہیں	جو سعادتمند ہیں رہتے ہیں بے خانماں
آشیانہ	ف	۳۶۷	ایضًا	مذکر	امیر	مدنظر ہوا ہو مرا آشیانہ کیا	چکر لگا رہی ہے جو بجلی چمن کے گرد
آغاز	ف	۱۰۹	ابتدا شروع۔	مذکر	صفدر	آغاز ہے ابھی ترے حسن و شباب کا	شوخی کے ساتھ کچھ رہے پردہ حجاب کا
آغوش[۴] مختلف فیہ	ف	۳۰۷	گود۔ کنار۔ بغل۔	مذکر	سخن	صورتِ غنچہ مجھے یار کا آغوش ہوا	صفتِ بوئے گل اس سے جو میں ہمدوش ہوا
				مونث	ظفر	دیکھ ہے آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی	شاہد مقصود ہو کسکی بغل میں اے ظفر
آفاق[۶]	ع	۱۸۲	افق کی جمع۔ آسمان کے کنارے۔ مجازًا تمام دنیا بطور واحد مستعمل ہے۔	مذکر	سودا	خونناب دل سے ورنہ آفاق بہ گیا تھا	ٹکڑے ہوئے جگر کے آ سد رہ بھلے کو
				مذکر	ناصر	ایجان ہمیں یاد ہے اخلاق تمہارا	ہم کیا ابھی دم بھرتا ہو آفاق تمہارا
آفت	ع	۴۸۱	بلا سختی۔ صدمہ دکھ مصیبت پریشانی تکلیف	مونث	جلال	مرے دلبر یہ کیا آفت پڑی ہے	گزرتی ہے تڑپکر جو گھڑی ہے
آفتاب	ف	۴۸۴	لغوی معنے دھوپ اصطلاحًا سورج دھوپ	مذکر	وزیر	ہوتا ہے آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ	چہرے پہ تیری آنکھیں ہیں کیوں نہ ہوں سیاہ
آفتاب	ف	۴۸۴	سورج	مذکر	ناسخ	کہ مجھے ساغر شراب ملا	آج ذرے کو آفتاب ملا
آفتابہ	ف	۴۸۹	لوٹا ہندوگڑوا کہتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	آفتاب اے ماہ تاباں آفتابہ ہوگیا	ماہ کامل تیرے منہ دھونے کی ہو سیلاپچی
آفتابی[۷]	ف	۴۹۴	ایک قسم کی آتشبازی ہے۔	مونث	بحر	آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے	جب کبھی بام پہ اسکا رخ تاباں چمکا
آفتابی	ف	۴۹۴	ماہی مراتب میں چاندی یا سونے کا دایرہ ہوتا ہے جو بادشاہوں کی سواری کے ساتھ جلوس میں رہتا ہے	مونث	ذوق	وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو ہمسر آسمان	وہ آفتابی اسکی خجل جس سے آفتاب
آفتابی	ف	۴۹۴	امرا کے مکانمیں ایک اونچا مقام شل مہتابی کے ہوتا ہے	مونث	شعور	بنی ہے آفتابی یار کی چھتری کبوتر کی	چلے آتے ہیں کثرت سے جو مرغ نامہ بر پیہم
آفریں[۸]	ف	۲۴۸	کلمہ تحسین	مونث	امیر	کہ دل سے مرحبا نکلا جگر سے آفریں نکلی	عجب انداز سے مقتل میں اسکی تیغ کیں نکلی
آفرینش	ف	۲۴۱	پیدایش	مونث	داغ	آیندہ آفرینش برگ و ثمر گئی	نخل مراد پھونک دیا آہ گرم نے
آفس	انگریزی	۱۴۱	کچہری۔ دفتر۔	مذکر	اکبر	انجمن کے ہیں آفس انھیں کے ہیں دفتر	مدار اہلکاری کا ہے اب انہیں پر

[۱] ناجائز تعلق (محشر) آشنائی کرکے کیا خوش تھی جو کرتی دوستی توبہ توبہ باز آئی میں نکمے کام سے۔ [۲] (میر) ہو شرم آنکھ میں تو ہماری حیا سے ہے ہمت کرکے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھا تو۔

[۳] (رشک) چلی فصل بہاراں سیر گلشن کی نہ کی تونے۔ یہ ہے آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث [۷] آفتابی۔ چھوٹی پنکھیا جس سے چہرے کی دھوپ بچاتے ہیں اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے ہیں۔ سورج مکھی (ناسخ) رشک سے تا نہ آفتاب جلے۔ اسلیئے حائل آفتابی ہے۔

[۸] (شعور) دم نہ مارا تیر کھایا جب ترے نخچیر نے۔ آفریں بیساختہ نکلی لب سوفار سے۔ [۴] لفظ آغوش مختلف فیہ ہو مگر اب فصحا کے استعمال میں زیادہ تر مذکر ہی پایا جاتا ہو حضرت فخر شانی مظلہٗ سے رہتا ہو تصور میں جو گل پوش جاناں + فرقت میں بھی خالی نہیں آغوش ہمارا + [۶] (حضرت امیر مینائی) حکم تنگی دہن تنگ سے جائے جو نکل۔ سارا آفاق ہو ذرہ یہ زمیں جائے سمٹ

آقا	ف	۱۰۲	مالک۔	مذکر	جلیل	اب مجھے گردشِ ایام سے کیا خوف جلیل	للہ الحمد ہے آقا شہِ عثمان اپنا
آکھر	ھ	۲۲۶	شیر کا مسکن درندوں کے رہنے کی جگہ۔ ماند	مونث	صبا	نگہ اُسکی جانب جو کی خوب سی	تو دیکھا کہ آکھر ہے وہ شیر کی
				مونث	انشا	سنتے رہنے تھے اور گینڈے	آکھر پر اپنی اپنی اینڈے
آکھلاپن	ھ	۱۰۹	گھوڑے کی کود پھاند شوخی شرارت	مذکر	مصحفی	روندڈالا دل کو ہر جا ناز کے	آکھلے پن نے سمندِ ناز کے
آگ [1]	؍؍	۲۱	آتش	مونث	جلال	بجھے دلمیں بھی آگ جلتی رہی	دھوئیں کے عوض اُف نکلتی رہی
؍؍ [2]	؍؍	۶	فساد۔ آگ لگانا	مونث	جلیل	گرما کے داغ دل کو یہ کہتی ہے آہ سرد	پھونیں ساری آگ لگائی صبا کی ہے
؍؍	؍؍	؍؍	جھلاپن۔ تیہا۔ غصہ	مونث	نسیم	گھوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہے خشمگیں	کیسی بھری ہوئی ہے مزاج بشر میں آگ
؍؍	؍؍	؍؍	مصیبت۔ آفت	مونث	داغ	سچ ہے پرائی آگ میں پڑتا نہیں کوئی	ہمراہ کوہ طور کے موسیٰ نہ جل گئے
آگ [3]	ھ	۲۱	مدار کا درخت اس کو آگ اور آکھ بھی کہتے ہیں	مذکر	ناصر	مرکے بھی سوزِ دل کا ہے یہ اثر	خاک تربت سے آگ اُگتا ہے
آگا	؍؍	۲۲	دشمن کی فوج کا سامنا روکنا۔	مذکر	امیر	کھڑا ہوتا ہوں سینہ روک کر اُس شوخ پرفن کا	وہ رہرو ہوں کہ آگا باندھتا ہوں جا کے رہزن کا
آل [4]	ع	۳۱	بیٹا بیٹی۔ نسل۔ خاندان اولاد۔	مونث	انیس	آفت ہے بیکسی آل رسول عربی کی	اب جائیں کہاں بیٹیاں زہرا و علی کی
آلایش	ف	۳۴۲	گندگی۔ میل۔ عیب۔ گناہگاری	مونث	سرور	جان نکل کر تن سے ستھری ہو گئی	جتنی آلایش تھی ساری دھو گئی
آلوچہ	؍؍	۴۵	آلو بخارا کے مشابہ ایک ترش میوہ ہوتا ہے	مذکر	جانصاحب	ترش روئی تری میں جان گئی	مجکو ڈالی میں بھیجے آلوچے
آلہ	ع	۳۶	ایک خاص ظرف جیسے دودھ پینے کا آلہ عمل دینے کا آلہ۔ ہتھیار۔ اوزار	مذکر	اسیر	قدم سے جو لگے ہیں آجکل دینگے تجھے ایذا	کہ نعل آہنی دیکھا ہے آلۂ داغ توسن کا
آم	ف	۴۱	ایک مشہور پھل کا نام ہے۔ درخت کو بھی آم کہتے ہیں	مذکر	جلیل	تا یاب آم لطف ہوے رنگ رنگ کے	کوئی ہے زرد کوئی ہرا کچھ ہیں لال لال
				مذکر	جانصاحب	سوم کے پسیسے میں لگجائے نہ کیونکر کائی	پال کے آم ہیں پکتے نہیں سڑ جاتے ہیں
آماج	ف	۴۵	ہدف۔ نشانہ۔	مذکر	اختر پیا	رخ ہے دل وجگر کی طرف آج تیر کا	دیکھیں تو کون ہوتا ہے آماج تیر کا
آماس	ف	۱۰۳	ورم	مذکر	ناصر	چہرۂ لاغر پہ رنگِ یاس تھا	ہاتھ پر اور پاؤں پہ آماس تھا
آمد	ف	۴۵	آنا۔ آنے کی خبر۔ آنے کے آثار۔	مونث	امیر	جہاں میں ہے شہ نامدار کی آمد	چمن میں آج ہے فصل بہار کی آمد
آمد [5]	ف	۴۵	آمدنی	مونث	جانصاحب	خرچ بہت ہے آمد ہے تھوڑی	آئے کہاں سے چڑھنے کو جوڑی
آمد [6]	ف	۹۰	آنا۔ آنے کی خبر۔	مونث	رند	چمن میں آمد آمد ہے خزاں کی	عبث بلبل نے طرح آشیاں کی
آمد و رفت	ف	۷۳۱	آنا جانا۔	مونث	انیس	الفت گزر کو کردیتی تھی ہر ضرب بے زوال	تھی نئی آمد و رفت اور نئی طرح کی چال
آمد و شد	ف	۳۵۵	آنا جانا۔	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چند کی بیکار نہیں	حال آیندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہے
آمرزش	ف	۵۴۸	بخشش۔ گناہ کی معافی۔	مونث	اختر پیا	تھا سراپا جرم پر اللہ ری بخشش تری	مجکو حسرت ہے کہ کیونکر میری آمرزش ہوئی
آموختہ	ف	۱۰۵۲	پڑھا ہوا۔ پچھلا سبق۔ پچھلا پڑھا ہوا	مذکر	جانصاحب	اتو جی اب مجھکو چھٹی دیجئے	آپ سے تو سن لیا آموختہ

[1] (سوزش دیگر) حال گرمی محبت کا نہ پوچھو ہمسے۔ آگ رہتی ہے دماغوں میں تپش جانوں میں۔ چمک دمک (سومن) وہاں ہے آب رخ یاں آتش دل۔ جدہر دیکھو اُدہر ہے جلوہ گر آگ۔ [2] (دیگر) کبھی نہ آگ لگائی ہوئی رقیبوں کی۔ بہاے بحر نے دریا میں بار ہا تعوید۔ [3] (سودا) بجز موے سفید اسمیں نہیں کچھ۔ نہیں ہوں آکھ کی بڑھیا کہیں کچھ۔ مدار کا گھوا آکھ کا دوڈوا۔ دہلی میں آکھ کی بڑھیا کہتے ہیں۔

[4] آل ت۔ ایک لکڑی ہوتی ہے جسکا رنگ سرخ نکلتا ہے رنگریز اُسسے ترکیب دیکر اُس سے کپڑا رنگتے ہیں۔ [5] (عاشق) خال پر صدقے کروں پاؤں جو تحصیل ختن۔ زلف پر واروں اگر شام کی آمد نجاے۔

[6] (سومن) آمد آمد ہے چمن میں کس سمن اندام کی۔ سبزۂ خوابیدہ سے مخمل بچھاتی ہے بہار۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
				مذکر	عزیز	کیا کیا نہ عزیز آپکو ناصح نے پڑھایا	لیکن نہ رہا یاد کچھ آموختہ انکا
آمیزش [۵۱]	ف	۳۵۸	میل ۔ ملاوٹ	مونث	جلیل	گلزخوں میں وہی مقبول دعا ہوتی ہے	جسمیں آمیزش خون شہدا ہوتی ہے
آمین [۵۲]	ع	۱۰۱	خدا ایسا ہی کرے۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کیلئے استعمال کرتے ہیں۔	مونث	امیر	وصل کی نکلے دعا تجھسے بھی آمین کہی	اب دعا صدقے تو قربان اجابت ہوگی
آن	ع	۵۱	لمحہ ۔ وقت ساعت ۔ گھڑی ۔	مونث	مومن	ہر دم لب بر جان حزیں ہے	ہر آن آن بازپسیں ہے
آن [۵۳]	ف	۵۱	ناز و انداز معشوق کی۔ دا ۔ شان حسن جھب ۔ تبسم عندہ صندھتے ۔	مونث	جلیل	دو دو چھریاں لئے رہتا ہے حسینوں کا شباب	شان ہوتی ہے جدا آن جدا ہوتی ہے
آن بان	ھ	۱۰۴	شان شوکت سج دھج ۔ وضعداری	مونث	جلال	شکوہ جور و جفا کا اُسکے جلال	دیکھئے آن بان جاتی ہے
				مونث	بحر	اُسکی زلفوں نے بل نکال دئے	اب ہماری وہ آن بان نہیں
آنت	ھ	۴۵۱	انتڑی جسکو فارسی میں رودہ کہتے ہیں	مونث	ناسخ	فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر	آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ مدام
آن تان	ھ	۵۰۲	ناز ۔ خودداری ۔ شان ۔ وضعداری ۔ ٹھسا	مونث	داغ	حسن کی جسمیں شان رہتی ہے	ساتھ ہی آن تان رہتی ہے
آنچ	ھ	۴۴	شعلہ ۔ لو ۔ تپش ۔ گرمی ۔	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے تو نظر	آنکھیں سینکا کئے ہم آنچ پہ انگار دگی
آنچ [۵۴]	ھ	۵۳	گزند ۔ صدمہ ۔	مونث	جلیل	اشک وہ ہیں کہ مٹا دیتے ہیں نقصان انکا	آنچ آتی ہے جو مجھپر وہ بچا لیتے ہیں
آنچل	ھ	۸۴	کپڑے یا دوپٹہ وغیرہ کا سرا ۔ کور ۔ کنارہ	مذکر	امیر	موباف کھل گیا ہے کسی گلعذار کا	آنچل لٹک رہا ہے عروس بہار کا
آندھی		۷۰	تند اور بہت تیز ہوا جسمیں گرد و غبار ملا ہو ۔	مونث	نسیم لکھنوی	بال آگ پہ رکھتے آندھی آئی	وہ دیو پری بال باندھی آئی
آنڈو	سنسکرت	۶۱	کڑا جو ہاتھ پاؤں میں پہنتے ہیں	مذکر	قدر	کاٹ کر غیروں کا سر لائے جو میری نذر کو	ڈال دوں سونے کا آنڈو پاؤں میں جلاد کے
آنسو	ھ	۱۱۷	بوند وہ پانی جو غم یا فرط خوشی میں آنکھ سے نکلتا ہے ۔	مذکر	سودا	آنکھوں سے جبکہ آنسو گلرنگ ہو کے نکلا	سینے سے میرے نالہ دل تنگ ہو کے نکلا
آنک	ھ	۷۱	کپڑے کے تھان پر جو نمبر یا نشان قیمت کا لگا ہوتا ہے	مونث	جان صاحب	ململ نگوڑی ہو گئی کیا ایسی قیمتی	دیکھوں تو سیٹھ جی میں ذرا آنک تھان کی
آنکس	ھ	۱۴۱	وہ ہتھیار جس سے فیلبان ہاتھی کو چلاتے ہیں	مذکر	مصحفی	گر سیہ جردہ کہوں اُسکو تو چبھتا ہے مجھے	کیونکہ شکل خم ابرو ہے یہ اُسکا آنکس
آنکھ [۵۵]	ھ	۷۶	چشم بصارت بینائی ۔	مونث	داغ	کبھی تکتی ہی نہیں نرگس بیمار کی آنکھ	اُسنے دیکھی ہے جو چمن میں کسی بیمار کی آنکھ
آنکھ	ھ	۷۶	اندازہ ۔ تخمینہ ۔	مونث	مصحفی	لیا نہ دل مرا اک بوسہ پر وہ یوں بولے	ہماری آنکھ میں اتنے کا تو یہ مال نہیں
آنگن	ھ	۱۲۱	صحن ۔	مذکر	ناصر	میہماں وہ ماہ روشن ہو گیا	جس سے روشن سارا آنگن ہو گیا
آنو	ھ	۵۷	پیچش میں جو مواد خارج ہوتا ہے ۔	مونث	جان صاحب	میری بچی کو نوج پیچش ہو	یوں ہی گرمی سے آنو آئی ہے
آواز	ف	۱۵	صدا ۔ بول ۔ بانگ پکار ۔	مونث	تعشق	خوف تیرا ہے کمال اسے شام ہجر	ضعف سے آواز تھراتی نہیں
آوازہ	ف	۲۰	شہرت ۔	مذکر	امیر	آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند	سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کے
آوازہ	ر	۲۰	کلمہ طنزیہ ۔ آوازہ کسنا طعنہ مارنا طعن کرنا	مذکر	امیر	خفا کیوں ہو جو آوازے کسے عاشق نے غیروں پر	یہ آزادوں کی باتیں ہیں یہ آنکی بولی ٹھولی ہے
آواگون	ھ	۸۴	ہنود کا اعتقاد ہے کہ جاندار مرنے کے بعد کسی دوسری شکل میں پھر پیدا ہوتا ہے تناسخ ۔ بار بار جنم لینا ۔	مذکر	بحر	اگر آواگون سچ ہے تو بحر دونوں جنم لینگے	سیہ گوں زلف سانپ ہونگیں ان کا داغ مور ہونگیں
آوبھگت	ھ	۴۳۴	خاطر تواضع ۔	مونث	اختر مینائی	با بست دگرے دست بدست دگرے	ہوئی رندوں میں بڑی آوبھگت واعظ کی
آورد	ف	۲۱۱	اردو میں تکلف و تصنع سے کسی بات کا پیدا کرنا جو فطرتی طور پر طبیعت میں نہ ہو ۔	مونث	اختر مینائی	حسینوں کی آمد کا باندھینگے مضموں	ہمارے سخن میں نہ آورد ہوگی

۵۱ (آتش) تمھارے شربت دیدار کی لذت نہیں پاتے ۔ ہزاراً تیس آمیزش گلاب و قند کرتے ہیں ۵۲ (صبا) صاف قلقل سے صدا آتی ہے آمین آمیں ۔ اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہیں ۔

۵۳ (ذوق) اے اجل تکلیف مت کر کیا کرے گی آن کے ۔ ہو چکا پہلے ہی میں کشتہ کسی کی آن کا ۵۴ (شعور) آنچ پہنچے خلیل کو کیونکر ۔ اس بہشتی کو باغ ہے آتش ۵۵ (رند) دوست دشمن کا نہیں پابند تیرا فیض عام ۔ رکھتے ہیں تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
آوردہ	ف	۲۹۶	لایا ہوا کسیکا سفارشی وہ شخص جو کسیکی سفارش سے نوکر رکھا جائے ۔ متوسل	مذکر	ظفر	خانہ دل کا مرے ہی عشق تجکو اختیار	رنج و غم درد و الم جو ہے ترا آوردہ ہے
آوہ	ھ	۱۲	وہ بھٹی جسمیں کمہار برتن پکاتے ہیں ۔	مذکر	مسرور	بزم میں اس شعلہ رو کے جو ہی بتلا آگ کا	کسکو میں اچھا کہوں آنکھ و کہ کا آوہ ہی برا
آویزہ	ف	۲۳	ایک قسم کا زیور ہی جسکو عورتیں کانمیں پہنتی ہیں لٹکن	مذکر	امیر	تری زلف رخ میں جو نیچے سے نیچا جھاڑ لٹکا ہے	فلک اس جھاڑ میں ہے ایک دیدہ مرد کا
آہ[1]	ف	۹	کلمہ افسوس فغاں ۔	مونث	امیر	تمنا کب ہے عشاق کی اے ناز نین نکلی	جنکے دل سے جو نکلی بھی تو آہ آتشیں نکلی
آہ[2]	ف	۶	بددعا ۔	مونث	رند	اچھا نہیں ہر وقت اسیروں کا ستانا	پڑ جائے کہیں آہ نہ صیاد ہماری
آہٹ	ھ	۳۰۲	آواز ۔ کھٹکا ۔ چاپ ۔	مونث	مصحفی	ہے دھیان لگا در کیطرف یہ کئی دن سے	کانوں میں تری پاؤں کی آہٹ نہیں آتی
آہن	ف	۵۶	لوہا ۔	مذکر	تعشق	سخت جاں ہیں تری تلوار سے کیا خوف ہمیں	سختی مرگ سے دبتے نہیں آہن کیسا
آہنگ[3]	ف	۷۷	قصد ۔ ارادہ	مذکر	مونس	ہے آج بنی فاطمہ کے قتل کا آہنگ	ہو جائیگی اک دم میں زمیں خون سے گلرنگ
آہنگ	ف	۷۹	آواز	مونث	اختر	ہو فن بس بس اب جب ہو شب وصل	تری آہنگ بے ہنگام سن لی
آہنگر	ف	۲۷۲	لوہار ۔	مذکر	امیر	اسیر اکی ہی سودا جوش پر ۔ ہمکو اگر ملتا	بنا تا بیڑیاں بہاری یہ آہنگر کو سمجھاتے
آہو	ف	۱۲	ہرن ۔ ایک جو پایہ	مذکر	ناسخ	حلقہ گیسو سے آنکھ اسکی نظر آتی نہیں	چین میں گویا کہ یہ آہو نظر آیا مجھے
آہ و بکا	ف	۳۵	رونا ۔ چلا کر رونا ۔	مونث	میر	جنات میں بلند یہ آہ و بکا ہوئی	شادی کی بزم صحبت ماتم سرا ہوئی
آیت[4]	ع	۴۱۱	قرآن مجید کا ایک معین فقرہ ۔	مونث	ناسخ	سجدہ کرتا ہے جو بت کو طعن لے زاہد نکر	یاد ہے ناسخ کو آیت ثم وجہ اللہ کی
آیات	ع	۴۱۲	آیت کی جمع اردو میں کہیں کہیں بجائے واحد مستعمل ہے	مونث	ناسخ	خط نو رستہ نہ قرآن کو کردے منسوخ	لوح محفوظ سے اتری ہی یہ آیات نئی
آیہ[5]	ع	۱۶	اردو کے قاعدے سے آیہ کی جمع آئے ہوتی ہے وہ آیت قرآنی جسمیں رحمت باری تعالےٰ کے ذکر ہوں ۔	مذکر	آتش	تین دن انکو وضو کیلئے پانی نملا	جنکی توصیف میں تطہیر کا آیہ اترا
آئینہ	ف	۷۶	درپن ۔	مذکر	آتش	رخسار صاف چاہیئے نظارہ کیلئے	آئینہ ہو حلب کا دیا ہو فرنگ کا
آئین	ف	۷۱	قانون ۔ کنایتہً طرز روش ۔ رسم رواج	مذکر	آتش	ناز کیا کیا کچھ کئے اس بادشاہ حسن نے	عاشقوں کے واسطے روز اک نیا آئین ہوا

[1] (معروف) سرد مہری سے تری میرے دل افسردہ سے ۔ جز دم سرد ابھی آہ آتشیں اٹھتی نہیں ۔ [2] (ناسخ) آہ پڑ جائے الٰہی تجھپہ مجھہ مخمور کی محتسب تو نے صراحی کیا ہی جکنا چور کی [3] (نسیم) زنداں میں جو بڑھ چلنے کے آہنگ ہوئے ۔ کپڑے بھی ہمارے عازم جنگ ہوئے ۔ [4] (امیر) بہر نظارہ جو قرآن میں دیکھی گئی فال ۔ لن ترانی کے سوا اور نہ آیت نکلی ۔ [5] (رشک) تو وہ ہی مصحف ناطق کہ دست بیچ رہتا ۔ کر ڈر آسے اگر تیری ثنا نہیں آتے ۔ [6] (قلق) صاحب خلق حامی امت شافع حشر و آیہ رحمت ۔

باب الف مقصورہ

ابا ف۱	ع	۴	بکسر اول انکار	مونث	اسیر	دشمنی ہی آدم خاکی سے عین کفر ہے	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
اباحت	ع	۴۱۲	بکسر اول و فتح چہارم مباح جائز جو لڑکا حکم اجازت	مونث	ناصر	آب انگور میں ای شیخ تردد کیا ہے	میرے نزدیک تو آئی ہی اباحت اسکی
اُبال	ھ	۴۴	جوش آنا۔ ہانڈی میں جوش آنا بھیبن۔	مذکر	منیر	بڑھا ہی جوش جنون دل میں سر میرا کا ٹو	اٹھا ہو دیگ سے سرپوش جب ابال آیا
"	ھ	۴۴	غصہ۔	مذکر	بشا	ہے غضب اپنے بال نوچ لئے	ہے یہ سارا ابال بوسے کا
ابتدا	ع	۴۰۸	شروع پہل آغاز	مونث	امیر	کیوں آرسی نے پہلے دکھائی کہ تمنے آنکھ	کسکی طرف سے چھیڑ کی یہ ابتدا ہوئی
ابتذال	ع	۴۴	ہلکا پن۔ ذلت۔	مذکر	اختر مینائی	اونچے چوٹی کے ہیں بند ہے مضمون	شعر میں ابتذال کیا ہو گا
ابتری ف۲	ع	۴۱۳	پریشان۔ تتر بتر ہونا۔ ابتر کے اصلی معنی دم کٹا ہونا ناقص نسلی والے تتر بتر و پراگندہ کی جگہ بھی استعمال کرتے ہیں۔	مونث	مونس	شعلوں سے اسکے چار طرف ابتری ہوئی	گویا تھی آب تیغ میں آتش بھری ہوئی
ابتلا	ع	۴۴۳	بالکسر اول و سوم آزمایش۔ آزمانا۔ بلا میں پڑنا۔	مونث	سرور	ہیں ایک نناک بلا کے پابند	جاتی نہیں ابتلا ہماری
ابتہاج	ع	۴۱۲	بالکسر اول و سوم خوشی۔	مذکر	تسلیم	گزر انکا ادہر جو آج ہوا	کسقدر دل کو ابتہاج ہوا
اُبٹن	ھ	۴۵۲	بضم اول فارسی میں گلگونہ اور عربی میں غازہ کہتے ہیں	مذکر	افسر	عروس وحشت دل سے جو ٹھہرا عقد مجنوں کا	غبار نجد نے اُبٹن لگایا جسم عریاں پہ
ابجد	ع	۱۰	حروف تہجی	مونث	منیر	جو کھٹا آئینہ دل کا لگا کر اسیر	جو ترے ہاتھ کی لکھی ہوئی ابجد بجائے
ابخرہ	ع	۸۰۸	بھاپ بخارات۔	مذکر	ناسخ	کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں	چڑھ گئے ابخرے سوا کے جو نشہ اترا
ابدال ف۳	ع	۲۸	اولیا اللہ کا ایک گروہ۔ جو نکہ ایک کے بعد دوسرا اسکا بدل ہو جاتا ہے اسوجہ سے اس گروہ کو ابدال کہتے ہیں۔	مذکر	محسن	ابدال ہیں برگ و نخل اوتاد	ہے نعم البدل سرو آزاد
ابر	ف	۲۰۳	گھٹا بدلی۔	"	امیر	بال کھولے جو یار آتا ہے	گھر کے ابر بہار آتا ہے
ابرام ف۴	ع	۲۴۴	بالکسر استوار کرنا ملول کرنا۔	مذکر	میر	کام ہوئے ہیں سارے ضایع ہر ساعت کی سماجت سے	استغنا کی چوگنی اسنے جوں جوں میں ابرام کیا
ابرک	ھ	۲۲۳	بفتح اول و سوم۔ ایک قسم کا چمکیلا معدنی پتھر	مونث	اختر شاہ اودھ	چنتے ہیں جو وہ جبیں پہ افشاں	چہرے پہ یہاں ہے غم کی ابرک
ابرو	ف	۲۰۹	بھوں۔	مذکر	رند	دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہیں تلواروں سے	تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابرو اپنا
ابرہ	ھ	۲۰۸	استر کی ضد۔ دوہرے کپڑے کا اوپر کا پرت	مذکر	منیر	تھا نفیس ابرہ کا مدانی کا	استر اک تحفہ جامدانی کا
ابطال	ع	۴۳	بالکسر اول جھٹلانا۔ باطل کرنا۔	مذکر	ناصر	حق سے بیگانہ ہے قول اغیار	کچھ بھی مشکل نہیں ابطال اسکا
اُبکائی ف۵	ھ	۴۴	بضم اول جی متلانا۔ وہ قے جسمیں مادہ خارج نہو	مونث	داغ	شراب ناب سے آتی ہو جسکو ابکائی	وہ کیا کریگا الہی مے طہور کی قدر
				مونث	عزیز	ہوئی باطل وہی وہمن کی وہ تقویم پارینہ	خزاں کے نام سے آتی ہے فوارے کو ابکائی
ابلق	ع	۱۳۳	چتکبرا۔ دو رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھے ابلق ایام شوخیاں	پہچانتا نہیں مگر اس سوار کا
ابلیس	ع	۱۰۳	شیطان۔ اصلی نام عزازیل تھا۔ مردود بارگاہ الٰہی ہونے کے بعد ابلیس ہوا۔	مذکر	امیر	انبیا شاد۔ فرشتوں کو خوشی۔ حوریں مست	غم میں ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب
اُبھار	ھ	۲۰۹	اُبھرنا۔ نمودار ہونا۔ اٹھان۔	مذکر	اختر مینائی	ترقیوں پہ ہے ہر دم ابھار سینے کا	کمر اٹھائیگی کسطرح بار سینے کا

ف۱ جلال نے ابا کو مذکر لکھا ہے مگر کوئی سند مذکر کی پیش نہیں کی ہے۔ ف۲ ابتری کے معنی تتر بتر ہونا۔ بدنظمی آوارگی ہیں اور گنجفہ کے پتوں کی تقسیم میں کمی بیشی ہوجانے یا بھول پڑجانے کو بھی ابتری کہتے ہیں (قلق) دو فلک نے کھوئے میری حواس خمسہ۔ پتے سے گنجفہ میں کیا ابتری ہوئی ہے۔ (آتش) برہم نہو مزاج کسیوقت آپکا۔ ابتر ہوئی ہے زلف نہایت سنوارئے۔ (سودا) یارو مجھے تو لاولد بہتر۔ میرا اٹھیا اور اسقدر ابتر۔

ف۳ وہ ستر آدمی جنکے وجود سے دنیا مانی گئی ہے۔ منجملہ انکے چالیس آدمی شام میں ہیں اور تیس آدمی متفرق جگہوں میں ہیں جب انمیں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسکی جگہ پر دوسرا قائم ہوجاتا ہے۔ ف۴ ابکائی اور قے میں یہ فرق ہے کہ قے میں مادہ خارج ہونا ضروری ہے اور ابکائی میں صرف جی متلانا۔ ہے۔ ف۵۔ (مومن) کیا رم نکروگے اگر ابرام نہ ہوگا۔ الزام سے حاصل مجھے الزام نہ ہوگا۔

اِبہام	ع	۴۹	بالکسر اول و سکون ثانی ؛ پوشیدہ کہنا بات کھول کر نہ کہنا صاف اور صحیح طور پر زبان کرنا	مذکر	سرور	کھلیگا نہ مضمون وصفِ دہن کا	جو نکلیگی بات اُسمیں اِبہام ہوگا
اُپج	ھ	۶	نئی بات ایجاد کرنا - گویا گانے گاتے باقاعدہ نئی تان لینا	مونث	انشا	اُپج جب ساربان نے لی حدی کی	دلِ مجنوں میں گویا گدگدی کی
اپیل[1]	انگریزی	۴۳	ایک حاکم کے فیصلہ پر جو کسی فریق کی رضا مندی نہ ہو بالادست حاکم کے یہاں چارہ جوئی کرنا یا وہ کاغذ جس پر اپیل کے وجوہ لکھے جائیں	مذکر	اختر مینائی	یہاں نہ جرم ہوا ثابت گر بری ہوگی	تو عدالتِ محشر میں جب اپیل ہوا
اُتار[2]	ھ	۲۰۳	چڑھاؤ کی ضد - دفعیہ - نشیب - ڈھال	مذکر	ناظم	بچیگی نشۂ صہبائے غم سے کیونکر جان	چڑھاؤ یہ ہے تو اُسکا اُتار دیکھ چکے
اُتارا	ھ	۲۰۳	ورود - آمد - گزر	مذکر	جرات	کل سیر چمن میں تھے کئی شخص کافر	پریوں کا ہو جوں جانب گلزار اُتارا
	ھ	۲۰۳	صدقہ جو کسی پر سے اُتار کے محتاجوں پر رکھتے ہیں	مذکر	تلق	پھر تو صدقے اُتارے ہونے لگے	زر انعام لوگ ڈھونے لگے
اتباع	ع	۴۷۴	بالکسر و تشدید دوم مکسور - پیروی کرنا - تابعداری	مذکر	انشا	ہے کون جز ائمہ اثنا عشر بخلق	انشا امور دین میں کرے جنکا اتباع
				مذکر	ناصر	کرکے عصیاں آنکھ کو پُرنم کیا	اتباعِ سنتِ آدم کیا
اتحاد[3]	ع	۴۱۴	بالکسر اول میل جول - دوستی	مذکر	آتش	یہ دل لگانے میں ہمنے مزہ اُٹھایا ہے	ملا نہ دوست تو دشمن سے اتحاد کیا
اتحاف	ع	۴۹۰	بالکسر اول - سوغات - تحفہ	مذکر	تسلیم	بھیجی ہے اپنی یاد تو ہم دلمیں دیں جگہ	ہے قابلِ سپاس یہ اتحاف یار کا
اِترانا	س	۵۰۳	بالکسر اول نازاں ہونا - تعلی کی لینا	مذکر	غالب	ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا	وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے
اُترن[4]	ھ	۵۱	اُترے کپڑے	مذکر	اختر مینائی	ہوکے خوش جامے سے باہر ہوجائے	گل کو ملجائے جو اُترن تیرا
اِتصال	ع	۵۲۲	بالکسر اول و بہ تشدید دوم مکسور - ملا ہوا ملنا لگاتار	مذکر	رشک	کہئے کیواسطے ہے شب وصل اے فلک	دیکھا ہے اتصال نہیں صبح و شام کا
اتفاق[5]	ع	۵۸۲	بالکسر اول و دوم مشدد و کسور سین جول موافقت کسی کام کا ہونا	مذکر	آتش	دم میں دم جب تک ہے چھٹنے کا نہیں ہیں یار کر	میرے اسکے اتفاق روح و تن ہو جائیگا
اتفاق[6]	ع	۵۸۲	بالکسر اول و تشدید دوم مکسور اچانک کسی کام کا ہو جانا	مذکر	آتش	غیرت کے مارے یار رہا غیر سے خلاف	یہ اتفاق بھی ہے خدا داد ہو گیا
اِتقا	ع	۵۰۲	بالکسر اول و مشدد دوم مفتوح پرہیزگاری اللہ سے ڈرنا ممنوعات شرعیہ سے بچنا	مذکر	تسلیم	اُس بت کا فر کا آنا سوئے مسجد قہر تھا	کیسے کیسے پارسا کا اتقا جاتا رہا
اتمام	ع	۴۸۲	بالکسر پورا کرنا - تمام کرنا - انجام کو پہنچانا	مذکر	ناصر	دل لیا تو کیوں لیا کیونکر لیا	الغرض اتمام حجت کرلیا
اُتو[7]	ف	۷۰۴	بضم اول و تشدید دوم مضموم ایک تپنی آلہ جسکو گرم کرکے کپڑے پر نقش و نگار بناتے ہیں	مذکر	ناسخ	دستِ نازک سے لگائیں تو نے تلوے جو آج	کیا ہماری رخت عریانی پہ اُتو ہو گیا
اتہام	ع	۴۴۷	بالکسر اول و بتشدید دوم مکسور تہمت لگانا الزام دینا - دوش دینا	مذکر	انشا	یقین ! ہو بہتان ہے یہ سب اُسپر	ہنسی کیواسطے یہ اتہام میں نے کیا
اٹالا	ھ	۴۳۳	بفتح اول خانہ داری کے مختلف اسباب	مذکر	جان صاحب	اُس گھر کو اجی بھاڑ سے بدتر ہو سمجھتی	جس گھر میں گرستی کا اٹالا نہیں ہوتا
اٹھان	ھ	۴۵۷	اُبھار - جوانی کا آنا - نشو و نما کی قوت	مونث	جلیل	ہے قیامت اُٹھان ظالم کی	وہ ابھی سے جوان ہے گویا
				مونث	داغ	کس قیامت کی ہے اٹھان تری	یہ قیامت اُٹھائیگی اک دن

[1] اپیل کو ظفر علیخان نے مونث بھی لکھا ہے ؎ مشرق و مغرب کے دفتر کو اُلٹ دیتے تھے ہم - ہو سکتی تھی ہمارے فیصلہ کی کچھ اپیل - جلال و مولوی شہید الدین احمد نے اپنے رسالوں میں اپیل کو مونث کے تحت میں لکھا ہے گر مولوی شہید الدین احمد نے لکھا ہے کہ مذکر بھی بولتے ہیں - واقعی مذکر ہی انسب ہے - نور اللغات نے مختلف فیہ لکھا ہے۔ [2] (داغ) دئے ناصح نے کچھ اُتار چڑھاؤ - اُنکی باتوں میں ہم کب آتے ہیں - [3] ؎ (ناسخ) چاہئے معشوق سے عاشق کو ایسا اتحاد - اُس نے پہنا طوق منت کا میں ممنوں ہو گیا - [4] ابھر ہاتھ کئے اُسکا اُترن بھی اگر خورشید کو خلعت نور اپنا بدلے یار کی پوشاک سے - اُترن کو حالی نے مونث بھی لکھا ہے ؎ بہنو تو بیٹے بھائیوں کو پنہاؤ - کہ ہے اُترن تمہاری جنکا بناؤ - لیکن مذکر ہی انسب ہے اور زیادہ تر فصحا نے مذکر ہی استعمال کیا ہے - [5] (ظفر) صحبت منافقانہ ہے ہر جا نفاق سے - کچھ اتفاق ہے تو کہیں اتفاق سے - [6] (مسرور) جب وہ گھر کے قریب آ پہونچا - اتفاقیہ میں بھی جا پہونچا - [7] اردو میں بیشتر متشدد دوم ہی زبان پر ہے گر تسلیم نے بلا تشدید بھی لکھا ہے ؎ فقر میں تقدیر دیتی ہے لباس اغنیا - جسم عریاں پر اُتو ہوتا ہے نقش بوریا - اُتو اُس آلہ آہنی کو کہتے ہیں جس سے نقش و نگار بنادیں اور اس نقش و نگار کو بھی اُتو کہتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
اٹکھیلی	ھ	۴۷۶	چال میں شوخی۔ شوخ چال۔ خرام ناز۔	مونث	تسلیم	مٹایا نوجوانوں کو بہت اچھا کیا تو نے	کوئی اٹکھیلی ہمیں سے بھی بت بے پیر ہوتی ہے
اثاثہ	ع	۱۰۰۷	اسباب۔ سرمایہ۔	مذکر	امیر	خط عارض کر رہا ہے حسن عارض کو تباہ	لوٹتا ہے لشکر شاہی اثاثہ شاہ کا
اثاث البیت	ع	۱۴۴۵	اسباب خانہ داری۔ گھرستی کی چیزیں	مذکر	نوازش	لیگئی دل سے قرار و صبر و زر دیدہ نظر	چور کے ہاتھوں اثاث البیت لٹکر رہگیا
اثبات	ع	۴۰۴	بالکسر اول نفی کی ضد۔ ثابت کرنا۔ ثبوت	مذکر	وزیر	جو اسنے بات کی ہوگیا مجھے اثبات	دہن وہ تنگ ہے گنجائش کلام نہیں
اثر	ع	۴۰۱	بفتح اول و دوم۔ نشان۔ تاثیر۔ نتیجہ۔ خاصیت	مذکر	جلیل	فغاں میں درد۔ دعا میں اثر نہیں آتا	جو تم نہیں ہو تو کوئی ادھر نہیں آتا
اجابت	ع	۴۰۷	بالکسر اول و بفتح چہارم قبولیت۔ منظوری	مونث	امیر	وصل کی شکے دعا تنے بھی ہم نے کہی	اب اثر صدقے تو قربان اجابت ہوگی
اجارہ	ع	۳۱۰	بالکسر اول ٹھیکہ۔ کرایہ۔ لگان۔ مجازاً زور زبردستی	مذکر	اسیر	دل ہمارا تھا حسینو اب تمہارا ہوگیا	ملک پر آخر پرانی سے اجارہ ہوگیا
اجازت	ع	۴۱۲	بالکسر اول حکم۔ پروانگی۔	مونث	صفدر	ابھی ہجر میں جان دیتا تڑپ کر	کروں کیا نہیں ہے اجازت کسیکی
اجاغ	ت	۱۰۰۵	بالضم چولھا۔	مذکر	مصحفی	کیا ہم کو کڑ گدا ہیں جو مصحفی یہ سوجھیں	ہے گرم اسکا چولھا اسکا اجاغ ٹھنڈا
اجالا	ھ	۳۶	روشنی۔ چاندنی	مذکر	تسلیم	ظلمت دل ہی دبی لاکھ جلایا غم نے	پھونک دینے سے بھی اس گھر میں اجالا نہوا
اجتماع [1]	ع	۵۱۵	بالکسر اول و سیوم جماؤ۔ بھیڑ۔ جمع ہونا۔	مذکر	تسلیم	خلوت کدہ دل تو تھا کھچا سا	غیروں کا ہے اجتماع کیسا
اجتناب	ع	۴۵۷	بالکسر اول و سیوم بچنا۔ پرہیز۔ کنارہ کشی	مذکر	اسیر	ہوا میں خاک پر افتادگی کی خو نہ گئی	مرے غبار کو اڑنے سے اجتناب رہا
اجتہاد	ع	۱۴۱۴	کوشش کرنا۔ جد وجہد۔ حاصل کرنا مسائل شرعیہ کا قرآن و حدیث سے	مذکر	سرور	ہم اپنے فن کے نہ کیوں مجتہد ہوں ہم سرور	کہ اجتہاد ہی ملنے ہوے جہاں اپنا
اجر	ع	۲۰۴	بالفتح انعام بدلا۔ صلہ	مذکر	انیس	کم ہونگے گنہ غنچۂ امید کھلیگا	سو رنگ کا اجر اس سے نمازی کو ملیگا
اجرت [2]	ع	۴۰۴	بضم اول مزدوری۔ کرایہ۔ بھاڑا۔	مونث	امیر	ناز اٹھوا کے ہمارو نہیں کہا بس چلدو	تم تو بیگاری ہو بیگار میں اجرت کیسی
اجل [3]	ع	۳۴۳	وقت مقررہ موت۔ قضا	مونث	رند	بنائی جدائی نے تیری وہ شکل	اجل دیکھکر مجکو ڈر جائیگی
اجلاس	ع	۹۵	بالکسر کچہری کرنے کو بیٹھنا۔ کچہری میں عدالت کیلئے حاکم کا بیٹھنا جیسے جج صاحب کا اجلاس کلکٹر صاحب کا اجلاس	مذکر	ذوق	حشر میں اجلاس کسکا ہے کہ آج	لیکے سب اعمال کا دفتر چلے
				مذکر	نوازش	بیٹھ گوشے میں نہ تو چھوڑ کے ہی جلسے کو	دیکھ رندان خرابات نشیں کا اجلاس
اجلال	ع	۶۵	بکسر اول بزرگی۔ شان و شوکت	مذکر	صبا	دلوں پر نہ ظاہر ہو کچھ حال انکا	زبان سے بیاں ہو نہ اجلال انکا
اجماع	ع	۱۱۵	بالکسر کسی کام میں متفق ہونا۔ جمع ہونا۔ بھیڑ	مذکر	صبا	یہ اجماع اس سرزمیں پر ہوا	کہ لشکر ستاروں کا لشکر ہوا
اجمال	ع	۷۵	بالکسر اول مجمل بیان۔ تفصیل کے ساتھ یا کھول کر نہ بیان کرنا	مذکر	تسلیم	گفتگو سے نہ کھلا ان کا دہن	ساری تقریر میں اجمال رہا
اجودھیا	ھ	۲۱۵	راجہ رام چندر کی پیدائش کی جگہ ضلع فیض آباد میں	مونث	افسر	افزودنی ملال کی بنیاد پڑ گئی	بن کو چلے جو رام اجودھیا اجڑ گئی
اجورہ	ع	۲۱۵	بالضم اول و دوم سکون واو معروف اجرت۔ مزدوری بھاڑا۔ کرایہ	مذکر	جاہ	مدحت گلشن میں نکلا منہ سے جسکے جو سخن	باغبانوں کی ریاضت کا اجورہ ہوگیا
اچار	ھ	۳۰۵	مشہور ترشی ہے	مذکر	جان صاحب	دوگانا جان تمہیں انگتا مہینا ہے	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہے
اچپلاہٹ	ھ	۴۴۲	شوخی۔ چلبلاپن۔ بیقراری۔	مونث	وزیر	یہ یاد آتی ہے کسکی اچپلاہٹ	جو گر پڑتی ہے بجلی تلملا کر
اچکن	ھ	۷۴	بالفتح اول و سیوم۔ لوتام دار انگا۔ انگرکھا	مونث	تسلیم	اسنے جب زیب بدن کی اچکن	ہوگئی پرزے چکن کی اچکن
اچکا	ھ	۲۵	بدمعاش شاطر جو سب کے سامنے مال اڑا لیجائے اور کسیکو خبر نہو	مذکر	امیر	امیر ابھرا جو وہ جوبن ملا دل کا پتہ مجکو	یہی دونوں اچکے چور تھے چوری ہیں نکلی

[1] نجومیوں کی اصطلاح میں آفتاب و ماہ کا ایک برج میں جمع ہونا۔ [2] (صبا) زہد زاہد لاحاصل ہے۔ بیگاری کو اجرت کیسی۔ [3] (آتش) موسم گل نہیں آتا ہے اجل آتی ہے گور سے تنگ ہوا جاتا ہے زنداں مجکو۔

اچنبھا	ھ	۶۲	تعجب۔ حیرت۔	مذکر	نواب مرزا شوق	آہ و زاری جو کوئی کرتا تھا	اک اچنبھا مجھے گزرتا تھا
اُچھل کود	ھ	۶۹	کھیل کود۔ پھاندنا	مونث	جان صاحب	نکلے کہیں منہ سے نہ اُدھم اتنا مچاؤ	بھاتی نہیں اتنی یہ اچھل کود تمھاری
اُچھو	ھ	۱۵	ناتھن چڑھنا۔	مذکر	صبا	بادہ نوشی میں جو زلفِ یار کا ذکر آگیا	حلق میں پیالہ پھندا کہ اُچھو ہو گیا
احاطہ	ع	۲۴	گھیرا۔ چار دیواری	مذکر	فائز	ہوئی ہیں قید صحرا میں بھی وحشی خاک اڑنے کو	احاطہ تن کے چار سمت سے دیوارِ زنداں کا
"	"	"	"	مذکر	اسیر	پری رخسار کوئی اس سے باہر ہو نہیں سکتا	احاطہ قاف سے تا قاف ہے اپنے تصور کا
احبا[1]	ع	۱۴	بالفتح اول و کسر دوم بہ تشدید سیوم جمع حبیب کی بہت سے دوست	مذکر	جلال	عدو کیسے احبا بھی ہمارے	بنے دشمن تمھاری دوستی میں
احباب	ع	۱۴	احباب بھی حبیب کی جمع ہے دوست آشنا	مذکر	جلال	آج کو تم کہ جنازہ مرا اُٹھ جائے کہیں	جتنے احباب ہیں گھر آئے ہوئے بیٹھے ہیں
احتباس	ع	۴۷۲	بالکسر اول و سیوم روکنا۔ بخل کرنا۔ حبس	مذکر	نوازش	یار جب دم نزع میرے پاس ہوا	جی گرہ دم کا احتباس ہوا
احتراز[2]	ع	۶۱۷	بالکسر اول و سیوم پرہیز کرنا۔ بچنا۔ کنارہ کشی	مذکر	ناظم	بھلا کیا توڑنے سے دل کے ہوگا احتراز اسکو	بنائے کعبہ کی بانی ہو نیت ڈھانے کی
احتراق[3]	ع	۷۱۰	بالکسر اول و سیوم جلنا۔ جلانا۔ پھونکنا	مذکر	تسلیم	اللہ اللہ گرمی سوز فراق	تپ چڑھ آئی احتراق خوں ہوا
				مذکر	ذوق	ہوگیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق	لالہ بے داغ سیہ پانے لگا نشو و نما
احترام	"	۶۵۰	بکسر اول و سیوم عزت و توقیر۔	مذکر	رضا	حریم کعبہ ہو یا بتکدہ ہو یا گرجا	کہاں پہ اُس بت یکتا کا احترام نہیں
				مذکر	انشا	مزا یہ دیکھئے گا شیخ جی رُکے اُلٹے	جو اُنکا بزم میں کل احترام میں نے کیا
احتساب	ع	۴۷۲	بالکسر اول و سیوم جانچنا۔ حساب کرنا۔ حساب لینا	مذکر	مسرور	مرے گنہ ہیں شمار و حساب سے باہر	دم حساب بھلا احتساب کیا ہوگا
احتشام	ع	۵۵۰	بالکسر اول و سیوم حشمت۔ نوکر چاکر	مذکر	سودا	تو وہ وزیر ہند کہ حیران ہو رہیں	شاہان عصر دیکھ کے تیرا یہ احتشام
احتضار	ع	۱۴۱۰	بالکسر اول و سیوم نزع کا عالم۔ موت کا حاضر ہونا	مذکر	مصحفی	وہ اُٹھے اور میں بیقرار ہوا	تنگئی دم پہ احتضار ہوا
احتقان	ع	۵۶۰	بالکسر اول و سیوم عمل دینا۔	مذکر	جان صاحب	اُنکی بیماریوں کا کیا کہنا	آئے دن احتقان ہوتا ہے
احتلام	ع	۴۸۰	بالکسر اول و سیوم خواب میں ناپاک ہونا۔ خواب میں انزال ہو جانا	مذکر	منیر	شیخ کی سی ہی شکل ہے شیطان	جیسے شب احتلام ہوتا ہے
احتمال[4]	ع	۴۸۰	بالکسر اول و سیوم برداشت۔ سہنا۔ شک۔ گمان	مونث	اختر مینائی	رات اک مہ لقا کے پہلو میں	مجھکو اختر کا احتمال ہوا
احتیاج[5]	ع	۴۲۲	بالکسر اول و سیوم حاجت۔ ضرورت۔ غرض	مونث	اسیر	پھیلی ہے روشنی تری حسن شباب کی	عالم میں احتیاج نہیں آفتاب کی
احتیاط	ع	۴۲۹	بالکسر اول و سیوم بچنا۔ حفاظت۔ پرہیز۔ ہوشیاری۔ مُرتنا	مونث	درد	کرتا رہا میں دیدہ گریاں کی احتیاط	پر ہو سکی نہ اشک کے طوفاں کی احتیاط
احرام	ع	۲۵۰	بالکسر اول حج کرنیکی نیت کرنا۔ نواح حرم میں آجانا	مذکر	انشا	ہم کوچۂ دلدار کے ہوتے ہیں تصدق	لے شیخ حرم ہے یہی احرام ہمارا
احساس	ع	۱۲۰	بالکسر حواس خمسہ میں سے کسی حس کے ذریعہ کچھ معلوم کرنا	مذکر	نوح	مجھکو احساس لطف جب نہ رہا	کی نوازش بھی اُسنے تو کب کی
احسان	ع	۱۲۰	بالکسر کسیکے ساتھ نیکی کرنا۔ بھلائی سے پیش آنا۔ نیکی۔ اچھا سلوک۔	مذکر	جلیل	اُٹھنے نہ دیا کسی کے در سے	احسان ہے مجھ پہ لاغری کا
احکام[6]	ع	۷۰	حکم کی جمع۔	مذکر	محسن	یہ ہرکارے جلدی مچانے لگے	کہ احکام بے دستخط آنے لگے
احوال	ع	۴۶	حال کی جمع۔ حالتیں۔ واقعات۔ ماجرے۔	مذکر	جرات	جرات اب اسکے آنے سے بالکل ہوئی ہے یاس	احوال کیا کہوں دل امیدوار کا

[1] (امیر) عدم میں فراق احبا کا غم کیا۔ یہیں آئیں گے سب کی منزل یہی ہے۔ [2] (نواب) جب وہ بدمست محو ناز ہوا۔ صبر سے دلکو احتراز ہوا۔ [3] احتراق۔ اطبا کی اصطلاح میں احتراق اخلاط۔ اسکو کہتے ہیں کہ حرارت کے باعث کسی خلط کے اجزائے لطیف کا خالی ہو جانا۔ منجموں کی اصطلاح میں مشتری زہرہ و مریخ ۱۲ [4] (رشک) بغل میں بیٹھ کے دل لیگئے کوئی صاحب کسیکو اُنکی طرف احتمال بھی نہوا۔ [5] (ناسخ) شیریں ہیں ایسے ہونٹھ کہ اُس خوش مذاق کو۔ شربت کیواسطے نہیں شکر کی احتیاج۔

[6]۔ جمع مذکر کے ساتھ مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان میں مفرد بھی بولتے ہیں جیسے جان صاحب نے کہا ہے۔ رنڈسی نہ کربلا میں کوئی جائے لے بوا۔ حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرعۂ اول	مصرعۂ ثانی
اخبار	ع	۸۰۴	بالفتح وہ پرچہ جسمیں مختلف مقامات کی مختلف خبریں چھپتی ہیں۔ اسجگہ بطور واحد مستعمل ہے۔	مذکر	منیر	بیکسی میں تو نہ تھے کاتب اعمال بھی ساتھ	کسنے اخبار لکھا عالم تنہائی کا
اختتام[1]	ع	۱۴۴۲	بالکسر اول وسیوم ختم کرنا۔ خاتمہ۔	مذکر	مومن	زانوی بت پہ جان دی دیکھا	مومن انجام واختتام مرا
اختر	ف	۱۲۰۱	بالفتح اول وسیوم ستارہ۔ طالع۔ شگون	مذکر	جاہ	راضی ہوئے وہ وصل پہ تقدیر جاگ اٹھی	اختر چمک گیا مرے بخت سعید کا
اختراع[2]	ع	۱۲۷۲	بالکسر اول وسوم۔ نئی بات پیدا کرنا۔ نئی چیز نکالنا۔ ایجاد کرنا۔ ایسی چیز کا جسکا مثل پہلے نہوا ہو۔	مذکر	سنبر	جلی سینہ شگافی کا بتایا سوگواروں کو	کسنے اختراع اول کیا چاک گریبانکا
اختصار	ع	۱۲۹۲	بالکسر اول وسیوم مختصر مطلب کو تھوڑے لفظوں میں ظاہر کرنا۔ گھٹانا۔	مذکر	اسیر	گوش سامع کو گراں طول سخن ہوا ہے اسیر	اختصار اچھا ہے متونکا بڑھانا کیا ضرور
″	″	″	″	مذکر	تسلیم	جب کہا مرتے ہیں۔ بولے اور بھی کچھ کم کہو	اختصار مدعا رکھتا ہے طول بیان ہنوز
اختصاص	ع	۸۲ ۱۱	بالکسر اول وسیوم خصوصیت رکھنا۔	مذکر	افسر	کیا تعجب ہے اگر یائی ہو میں نے شان خاص	ظلم سہکر دل پیدا کیا ہو اختصاص
اختلاج	ع	۱۰۳۵	بالکسر اول وسیوم دل کا دھڑکنا۔	مذکر	نائبہ	زور سے خوف کیا ہوا ہے اتنا	قلب کو اختلاج کیسا ہے
اختلاط	ع	۱۰۳۵	بالکسر اول وسیوم میل جول۔ دوستی محبت ربط ضبط بے تکلفی۔	مذکر	رند	اب ایسا آنے لگا اسکو ہمارا اختلاط	وصل کا دینے لگا کچھ کچھ سہارا اختلاط
اختلاف	ع	۱۱۱۲	بالکسر اول وسیوم فرق تفاوت نااتفاقی	مذکر	داغ	ہر کوئی اپنی کہتا ہے	رائے میں اختلاف رہتا ہے
اختلال		۱۰۶۲	خلل۔ حواس میں فتور آنا۔ بالکسر اول وسیوم	مذکر	سخن	کوئی ہے شاد کوئی مبتلا کوئی ناخوش	مزاج دہر میں کیسا یہ اختلال آیا
اختیار[3]	ع	۱۲۱۲	بالکسر اول وسیوم قابو بس۔ قبول و منظور۔ قدرت امکان زور۔	مذکر	جلیل	جان تم پر تو میں ابھی دیدوں	موت پر اختیار کس کا ہے
اخذ	ع	۱۳۰۱	بالفتح۔ پکڑ لینا۔ اختیار۔ حاصل کرنا۔	مذکر	ناصر	فیض صحبت کا ہوا ہے کیا ظہور	مہر سے مہ نے کیا ہے اخذ نور
اخراج	ع	۸۰۵	بالکسر۔ نکالنا۔ خارج کرنا۔	مذکر	تسلیم	صبر ہو یا قرار و تسکیں ہو	سب کا اخراج لگ دل سے ہوا
اخگر	ف	۸۲۱	بالفتح انگارا۔ چنگاری۔	مذکر	جرات	جرات غزل وہ گرم سی کہہ کہ کہیں	ہر حرف اسکا اخگر سوزاں ہو آگ کا
اخفا	ع	۲۸۲	بالکسر چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔	مذکر	مصحفی	مشک بھی کوئی چھپا سکتا ہے	راز گیسو کا ہے اخفا کیسا
″	″	″	″	مذکر	رضا	مرض عشق کا منظور ہے اخفا سب سے	نبض کیوں حال بتائے تری بیماروں کا
اخلاص	ع	۷۴۴	بالکسر پیار محبت۔	مذکر	ناظم	بڑھتا گیا جور رشک تو اخلاص کم ہوا	بھیجنا عدو نے دوست کو یہ کیا ستم ہوا
اخلاق	ع	۷۳۴	خلق کی جمع نیک عادت تہذیب۔ اچھی خصلت۔	مذکر	ناصر	ہم کیا ابھی دم بھرتا تھا آفاق تمہارا	احباب ہمیں یاد ہے اخلاق تمہارا
اخیر	ع	۸۱۱	بالفتح اول و کسر دوم و سکون یائے معروف۔ پچھلا حصہ	مونث	ذوق	نہ ہے ثنا کیلیئے تیری اختتام و تمام	نہ ہو دعا کیلیئے تیری انتہا و اخیر

[1] (ناصر) بڑھاپا آتے ہی چرچے تھے جوانی کے ہوئی جو صبح تو قصے کا اختتام ہوا [2] اختراع مشتق ہے خرع کا جسکے معنی کھودنے کے ہیں اختراعی جی سے بنائی ہوئی گڑھی ہوئی بات۔ مصنوعی (اسیر) نامہ بر کچھ نہیں کہا اس نے تیری باتیں سب اختراعی ہیں [3] (شوق) وہ چھٹے ہم سے جسکو پیار کریں۔ جبر کو نکر یہ اختیار کریں۔

اَدا	ع	۲	پورا کرنا - چوچلا - نازِ معشوقانہ -	مونث	امیر	مرتے تھے جو ادا پہ وہ سب لُٹ کے رہ گئے	قربان اس ادا کے یہ اچھی ادا ہوئی
اُداسی[۱]	ھ	۷۲	بضم افسردگی - سناٹا - بیرونقی - غمگیں	مونث	امیر	ہوں وہ بلبل جب ہوئی دل کی کلی مُرجھا گئی	اک کری سی سارے پھولوں پر اُداسی چھا گئی
اُداہٹ[۲]	ھ	۱۱۴	اوداپن -	مونث	اختر مینائی	اگل سوسن میں رنگت ہے غضب کی	اداہٹ ہو مسی آلودہ لب کی
ادب	ع	۷	تعظیم - سلام	مذکر	امیر	لیتی ہو بوسے عارضِ محبوب کے وہ زلف	کافر کو اب ادب ہے کلام مجید کا
ادب	ع	۷	علم زبان -	مذکر	حالی	ادب اُن سے سیکھا صفاہانیوں نے	کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ادبار[۳]	ع	۲۰۸	بالکسر بدنصیبی - بدبختی -	مذکر	حالی	ادھر مال و دولت نے یاں منہ دکھایا	اُدھر ساتھ ساتھ اُسکے ادبار آیا
ادخال	ف	۲۳۲	بالکسر داخلہ -	مذکر	ناصر	ادھر ادھر کام اسکا ہوگیا	فیس کا ادخال ہوتا ہی رہا
ادراک	ع	۲۲۶	بالکسر عقل - سمجھ - فہم -	مذکر	سخن	کسیکو علم قیافہ میں ایسا تھا ادراک	کہ ایک شکل سے بتلائے خصلتیں وہ ہزار
اَدرسا	ھ	۲۲۴	بالفتح - ایک قسم کا سوتی کپڑا جسکی بناوٹ میں جھرجھرا پن ہوتا ہے -	مذکر	میرحسن	نہیں ملبوس کوئی بہتر اس عریاں تنی سے ہے	یہی ہے اپنی محمودی یہی اپنا ادرسا ہے
ادرک	ف	۲۲۵	گیلی سونٹھ - مسالہ کی ایک مشہور شے ہے	مونث	میر	کیا کہوں مرچ تھی نہ ادرک تھی	اس نگوڑے میں کچھ نہ بھڈک تھی
اِدّعا[۴]	ع	۷۶	بالکسر اول و تشدید دوم مکسور - دعوے کرنا - خواہش کرنا -	مذکر	قلق	تو نہ اتنی وہ التجا کرتا	دوستی کا نہ ادّعا کرتا
ادقچہ	ت	۱۱۳	قسم ایک فرش کی ہے جو چارپائی پر بچھاتے ہیں اور حاشیہ چاروطرف لٹکا رہتا ہے -	مذکر	میرحسن	سراسر ادقچے زری بافت کے	کہ تھے رشک آئینہ صاف کے
ادلابدلا[۵]	ھ	۷۳	ایک چیز دے کے دوسری چیز لینا - ادل بدل - تغیر و تبدّل -	مذکر	سرور	ہم نے اک بوسہ جاناں سے دل اپنا بدلا	دونوں اچھے رہے اچھا ہوا ادلا بدلا
اُدھار	ھ	۲۱۱	قرض -	مذکر	سرور	بولے وہ بوسے کے تقاضے پر	کچھ تمھارا اُدھار آتا ہے
اُدھم	ھ	۲۵۰	بضم شور و غل مچانا -	مذکر	منتظر	جائیں کیا سیر کو ہم باغ میں کیا رکھا ہے	واں اُدھم نالۂ بلبل نے مچا رکھا ہے
اَدہم	ع	۵۰	بالفتح اول و سیوم - گھوڑا کالے رنگ کا و نام پدر حضرت ابراہیم بلخی جو والی کابل تھے -	مذکر	مونس	پہونچا نہیں شاہ نکو بھی ادہم ہم ایسا	ہوئیگا عرب میں بھی نہ شبرا جم ایسا
ادہن	ھ	۶۰	بفتح اول و سیوم وہ پانی جو کھانا پکانے کو دیگ یا ہانڈی وغیرہ میں گرم کرتے ہیں	مذکر	نوازش	سودائے خام ہمکو پکا نا ضرور ہے	گرم رشک کا ادہن نہ چڑھایا تو کچھ نہیں
اُدھیڑبن[۶]	ھ	۲۷۲	بیائے مجہول و یائے مضموم - تردد - فکر - بچار - منصوبہ -	مونث	سرور	دل سے ہمیں تمام رات باتیں	رہتی ہے اُدھیڑبن غضب کی
ادیب	ع	۱۷	علم ادب جاننے والا - ادب سکھلانے والا - با ادب	مذکر	ناسخ	کیوں نہوں طفل اشک آوارہ	کہ معلم نہیں ادیب نہیں

[۱] (اختر شاہ اودھ) شہر پر کیا اُداسی چھائی ہے - بخدا ہجر میں خدائی ہے - [۲] (اشرف) لب جان بخش پہ مسّی کی اُداہٹ ہے غضب - باغ میں بھی نہ پڑی آنکھ گل سوسن پر [۳] (مسرور) مراہا رتو ہے عدو یا رتیرا - وہ اقبال میرا وہ ادبار تیرا [۴] (امیر) غیر اور ادّعائے جاں بازی - کیا مریگا مرے ہوئے دل سے [۵] ادل بدل بھی اسی معنی میں بولتے ہیں (ظفر) ہمارے دل کے جو بدلے ہمیں تم دوے بوسے - نہیں ہے کوئی بھی ایسے ادل بدل نہ بگاڑ - [۶] (رشک) اُدھیڑبن میں اسی کی رہا کئے خیاط - رہے گا اسکے انگرکھے میں کیا بجائے کمر ۱۲ -

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
اذان	ع	۵۲۷	نماز کیلیئے پکارنا۔ بلانا	مونث	تسلیم	شب وصلت میں نئی طرح سے ترساتے ہیں	مجھے کہتے ہیں کہ لو اُٹھو اذاں ہوتی ہے
اِذن	ع	۵۱۷	بالکسر اول حکم اجازت	مذکر	امیر	خدا کے گھر میں کروں جا کے شکر کی سجدے	لے جو اِذن در بت پہ جبہ سائی کا
اذیّت	ع	۱۱۱	بفتح اول و کسر دوم و سیوم مشدد مفتوح تکلیف دُکھ۔	مونث	جلال	مرے پہلو سے یہ کھکر کوئی اُٹھ جاتا ہے	مجھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے اذیت دل کی
ارابہ	ف	۲۰۹	گاڑی چھکڑا۔	مذکر	میر	حکمت ہے کچھ جو گردوں یکساں پھرا کرے ہے	چلتا نہیں وگرنہ شام و سحر ارابا
اِرادت	ع	۲۰۶	بکسر اول و فتح چہارم۔ اعتقاد ارادہ خواہش قصد۔	مونث	تسلیم	غیبت پیر مغاں اب کیوں ہے شیخ	وہ عقیدت وہ ارادت کیا ہوئی
اِرادہ[1]	ع	۲۱۱	بالکسر عزم قصد۔ خواہش نیت۔	مذکر	جلیل	یہ طرح شاہ وہ مضموں ہے جسکے نظم کرنیکا	ارادہ میں نہیں کرتا ارادہ ہو ہی جاتا ہے
اِرتباط	ع	۶۱۳	بالکسر اول و سیوم میل جول محبت ربط	مذکر	مومن	یوں ہی ہی اک چند ارتباط رہا	دورۂ عشرت و نشاط رہا
ارتداد	ع	۶۱۰	بالکسر اول و سیوم۔ مذہب سے پھر جانا۔ مرتد ہونا۔	مذکر	افسر	ہیں منکر ہی سہی لیکن خدا سے کام ہے مجکو	جناب شیخ رہنے دیں مگر اپنے ارتدادا پنا
ارتعاش	ع	۹۷۲	بالکسر اول و سیوم کانپنا۔ ایک بیماری کا نام ہے جسکو رعشہ کہتے ہیں۔	مذکر	منظر	قلب وحشی کو سکوں آتا نہیں	ارتعاش دست و پا جاتا نہیں
ارتفاع	ع	۷۵۲	بالکسر اول و سیوم بلندی رفعت	مذکر	منظر	جھک جھک کے آسمان بھی لینے لگا قدم	اللہ رے ارتفاع مراتب جناب کا
ارتکاب	ع	۶۲۴	بالکسر اول و سیوم گناہ کرنا اختیار کرنا شروع کرنا ناجایز کام کی ابتدا۔	مذکر	عزیز	روک اُنکی خواہشوں کو کہ راہی دیدہ	دیکھ تو ہوتا ہے کن فعلوں کا تجھسے ارتکاب
ارث	ع	۱۰۷	بالکسر میراث۔ ترکہ۔ وراثت	مونث	تسلیم	انسان سارے حضرتِ آدم کی نسل ہیں	جنت ملی تو جانئے ارثِ پدر ملی
اردلی	انگریزی	۲۴۵	بفتح وہ چپراسی جو حکام کے اجلاس پر حکم پہونچانے کو ہوتا ہے سواری کے ساتھ رہنے والے سپاہی۔	مونث	سحر	اڑتا ہے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ	ہولی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ
اُردو	ت	۲۱۱	بضم اول لشکر لشکر گاہ۔ ہندوستان کی زبان۔	مونث	مصحفی	خدا رکھے زباں ہمنے سنی ہے میر و مرزا کی	کہیں کس منہ سے ہم اے مصحفی اُردو ہماری ہے
ارزانی	ف	۲۶۹	سستا پن سستی۔	مونث	منیر	اگرچہ گندمی رنگوں کو بیا اُس رخ پر کر کے	نہ پائی ایکدن بھی آرزو گندم کی ارزانی
ارژنگ	ف	۲۷۸	تصویر خانہ مانی۔ نگارخانہ۔	مذکر	قلق	مٹا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اُسکا	قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا
ارسال[2]	ع	۲۹۲	بھیجنا۔ روانہ کرنا۔	مونث	منظر	جمع ہو جائیگا دو دن میں خزانہ تیری یاں	دل یہ آتے ہیں کہ ارسال چلی آتی ہے
ارشاد	ع	۵۰۶	بکسر اول حکم۔ کہنا۔	مذکر	منیر	اے راست قول وعدہ مجھے یاد ہے تیرا	ادعونی استجب لکم۔ ارشاد ہے تیرا
ارض	ع	۱۰۰۱	بفتح زمین۔ دھرتی۔	مونث	انیس	سب ارض پاک غیرتِ باغ جناں ہوئی	ایسا مکیں ملاکہ رفیع المکاں ہوئی

[1] (قلق) تیور اسوقت ہیں تیری بیڈول۔ اور ارادہ ہو کچھ تو پڑھ لاحول۔ (مومن) اپنا جو ہوا کچھ ارادہ۔ جی جا کچھ اس سے بھی زیادہ۔ [2] اردو میں وہ روپیہ جو علاقوں سے وصول کر کے علاقہ دار کے خزانہ میں بھیجا جاتا ہے یا زمیندار خزانہ سرکار میں داخل کرتا ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ارغواں	ع	۱۲۵۸	نارنجی رنگ۔ ایک درخت کا نام جو موسم بہار میں پھولوں سے سرخ ہوجاتا ہے۔	مذکر	آتش	تری شہید کا دہو کا تھا دیکھا لے ترک	جو کربلائے معلے میں ارغواں ہوتا
ارغنوں	ع	۱۳۰۷	بفتح اول نام باجہ کا ہے۔ ارگن۔ جسکو فلاطون نے ایجاد کیا ہے۔	مذکر	آتش	مجھ صوفی کے جو نعرے سے حال اسکو آگیا	مطرب نے ٹکڑے سر سے مرے ارغنوں کیا
ارگن	ف	۲۷۱	بفتح نام ایک باجے کا ہے۔	مذکر	صبا	چھیڑکر دل کو وہ سن لیتے ہیں شیون کیسا	کوک دیتے ہیں تو بجتا ہے یہ ارگن کیسا
ارم	ع	۲۴۱	بکسر اول وفتح دوم۔ نام شہر کا ہے جہاں قوم عاد آباد تھی۔ پدر عاد کا نام تھا۔ بہشت شداد۔ بہشت۔	مذکر	سالک	شداد نے جب ارم بنایا یارب	ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بھایا یارب
ارمان	ف	۲۹۲	بروزن فرمان۔ آرزو۔ امید۔ تمنا۔ حسرت۔ حوصلہ۔	مذکر	جلیل	ناوکِ ناز سے کتنے ہوے روزن دلمیں	وا ے تقدیر کہ اسپر بھی نہ ارماں نکلا
ارمغان	ف	۱۲۹۲	بفتح۔ تحفہ۔ سوغات	مذکر	تسلیم	جگر کو داغ۔ کلیجے کو زخم۔ دلکو ملال	جناب عشق نے بھیجے ہیں ارمغاں کیا کیا
ارنی سلہ	ع	۲۷۱	باری تعالے سے درخواست کرنا کہ اپنا جلوہ مجھے دکھا۔	مؤنث	امیر	کیسی ارنی ولن ترانی	تھی ایک صدا ادہر اُدہر کی
ارواح	ع	۲۱۶	بہت سی روحیں یعنے روح کی جمع ہے مگر واحد بھی تانیث کے ساتھ مستعمل ہے خاص کر عورتوں میں زیادہ مجازاً طبیعت	مونث	انیس	ارواح رسولان زمن رو ئینگی اسکو	سر پیٹ کے زینب سی بہن روئیگی اسکو
				رر	جان صاحب	نوج تجھ سی بھی نہ بدی ہو کوئی اے بنّو	تیری ارواح مٹھائی میں پڑی رہتی ہے
اره	ف	۲۰۶	مشہور آلہ لکڑی چیرنے کا۔	مذکر	آتش	دریائے حسن چہرہ ہے اس شوخ و شنگ کا	مژگاں نہیں ہے ارہ ہے پُشت نہنگ کا
ارہر	ھ	۲۰۶	بروزن کمتر۔ ایک غلہ کا نام ہے جسکی دال پکتی ہے۔	مونث	انشا	گھاس میں ارہریں سی بھول گئیں	ہرنیاں اپنے ہوش بھول گئیں
اُڑان	ھ	۲۵۲	بضم پرواز	مونث	نوازش	خط اسکو لکھا ہے پریوں کو جو اُڑاتا ہے	کبوتر ایسے ہوں جنکی اُڑان اچھی ہو
اِزار	ف	۲۰۹	پائجامہ۔	مونث	حالی	لبیں بڑھ رہی ہوں نہ ڈاڑھی چڑھی ہو	ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو
اِزاربند	ف	۲۰۵	بالکسر وہ نارہ جس سے پائجامہ باندھتے ہیں	مذکر	انشا	ہے تو سہی اجی یہ نوکیلا ازاربند	لیکن کسیکا نوج ہو ڈھیلا ازاربند
ازالہ	ع	۴۴	بالکسر کھو دینا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا۔	مذکر	آتش	صفا ہوا نہ ریاضت سے نفس اماره	کوئی نجاستِ سگ کا ازالہ کیا کرتا
ازبک سلہ	ت	۳۰	تاتاری ترکوں کے ایک قبیلے کا نام۔	مذکر	سودا	ڈھیٹ وہ تیز کہ عالم میں نہیں جسکی پناہ	چشم وہ ترک کہ ہو قوم جنہونکی ازبک
ازدحام	ع	۶۱	بھیڑ۔ ہجوم۔ انبوہ۔ ہای ہوز سے لکھنا غلط ہے۔	مذکر	اسیر	جب قیامت میں ازدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا

سلہ عربی میں بفتح اول وکسر دوم صحیح ہے سلہ وحشی۔ بدسلیقہ بیوقوف بدقطع کے معنوں میں اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جبوقت ترک ہندوستان میں آئے اُنکی وضع وقطع سے ہندوستانیوں کو وحشت اور دہشت ہوتی تھی۔ اور اُنکی زبان سمجھ میں نہ آتی تھی اسوجہ سے یہ لفظ ایسے لوگوں کی شان میں استعمال ہونے لگا۔ عوام اسکو اُجبک استعمال کرتے ہیں۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
اژدر	ف	۲۰۲	بفتح بڑا سانپ	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی نظر آئی دم بخود	میں یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اترا
ازدواج	ع	۲۲	بیاہ، نکاح۔	"	قائم	گھر میں اس گل کے ہے ازدواج کی بہار	شادی ہے ازدواج کیسا ہے
اژدہا	ف	۲۰	بڑا سانپ	"	مونس	تلوار تھی کہ فوج پہ تیر غضب چلا	گویا زباں نکالے ہوئے اژدہا چلا
ازدیاد	ع	۲۷	بالکسر زیادتی	"	تسلیم	اُسکے رگ پٹھے سے اپنا دم ہی قائم ہوا	کم ہوئی جتنی عنایت ازدیاد غم ہوا
اسامی[۱]	ع	۳۴۲	کاشتکار، کسان، رعایا	مونث	غالب	حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	دل جوش گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
				مونث	سرور	باقیدار رات میں اپنے نامی ہے	یہ بھی نام ... اسامی ہے
اسباب	ع	۹۹	بالفتح سبب کی جمع، وجوہ، ذریعہ، سامان، اثاثہ	"	نسیم	اسباب نہ جمع کر سفر کے	رکھ ہنس نہ داغ پر شرر کے
				"	مصحفی	رہزن قافلۂ دل ہوئیں جب زلفیں تری	پہلے اسباب لٹا صبر و شکیبائی کا
اسپ	ف	۴۳	گھوڑا	مذکر	انیس	جنگل میں شور نالہ و فریاد و آہ تھا	حضرت کے پیچھے اسپ علمدار شاہ تھا
اسپتال	انگریزی	۳۹۴	دواخانہ	مذکر	سرور	گلی میں تیری مریضان عشق کی دیکھی	ہمارے یار نے کھولا ہے اسپتال نیا
اسپغول	ف	۱۱۰۰	ایک دوا کا نام ہے۔ بالفتح	مذکر	جان صاحب	مجھے تو سہل یہ نسخہ ملا ہے تحلیل کا	ذرا جو پیچ ہوا اسپغول پھانک لیا
اسپند	ف	۱۱۷	پنجابی ہرمل، ایک تخم ہے۔ نظر بد کیلئے اسپند کرتے ہیں۔	مذکر	منیر	گویا وہ سوز دل کے سبب حوصلہ ہوا	اسپند کیوں نہ آگ سے لیتے اچھلا ہوا
				"	رند	ماشاء اللہ آج تو اسپند کیجئے	پوشاک صندلی پہنے کیا خوش نما لگی
اسپیچ	انگریزی	۶۷	لیکچر، تقریر۔	مونث	اکبر	نہایت حکمت انگیز تھی اسپیچ ہوتی ہے	مزا شربت کا اک چاشنی ہے گو وہ پیچ ہوتی ہے
[illegible]	ف	۴۹۹	بالکسر چوب خیمہ	مونث	میر حسن	چڑاؤ وہ زر شادی الماس کی	ڈنڈی ایک سانچے کی تک راس کی
استاد	ف	۴۴	تعلیم دینے والا، سکھانے والا۔	مذکر	اسیر	آنکھ کس طفل نے کی گرم کہ مکتب اسیر	گھر میں اللہ کے فریاد کو استاد آیا
استت	سنسکرت	۸۶۱	ہندی کے کی زبان سے بڑے کی تعریف۔ گاتھکی وہ چیز جو ابتدا میں گائی جائے اور جس میں خدا یا کسی دیوتا کی صفت ہو	مذکر	ناصر	آگیا دل ٹوٹ استت ایسے گائے	نکیسا[۲] باربد کو رشک آئے
استتار	ع	۱۰۶۳	بالکسر اول و سیوم چھپانا۔	مذکر	نوازش	عشق میں اپنے ہجر و ضبط کا ممکن نہیں	چشم تر سے استتار اس راز کا ممکن نہیں
استحالہ[۳]	ع	۵۰۱	بالکسر اول و سیوم ایک حال سے دوسرے حال میں ہوجانا	"	ناسخ	باعث گریہ ہوئی فرقت میں مجھکو تشنگی	آتشیں اشکوں سے مے کا استحالہ ہو گیا
استحسان	ع	۵۸	بالکسر نیک کام، نیکی، بھلائی۔	"	منظر	ذبح کرکے خاک کی جنگل میں ہم نے ڈال دی	اور بھی احساں میں استحسان پیدا ہو گیا
استحقاق	ع	۶۷۰	بالکسر حق، حقداری۔	"	مصحفی	غضب ہے اک تو نے دل مفت ظالم	جتائے آپ استحقاق اپنا
استحکام	ع	۵۳۰	بالکسر مضبوطی۔	"	منظر	گری ازخود عمارت تصرتن کی	ذرا اس میں نہ استحکام دیکھا

۱۔ الف ممدودہ و ثائے مثلثہ سے (آثامی) جو لوگ صحیح جانتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ اردو میں بجائے واحد مستعمل ہے اسیوجہ سے اسکی جمع اسامیاں لاتے ہیں ۔ ۱۲ از اللغات۔

۲۔ باربد ایک مطرب کا نام ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب اور فن موسیقی میں استاد کامل تھا۔ (غالب) خامہ میرا کہ وہ ہے باربد بزم سخن۔ شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے۔

۳۔ اصطلاح علم کیمیا میں جب کئی چیزیں کیمیائی طور پر ترکیب پاکر ایک اور ہی مختلف الخواص چیز پیدا کر دیں تو اس تبدیلی کو استحالۂ کیمیائی کہتے ہیں۔ (۲) ایک ماہیت سے دوسری ماہیت ہو جانا۔ محال ہونا۔ کسی چیز کا ناممکن ہونا۔ محال و دشوار جاننا۔ حیلہ۔ بہانہ۔ حالت بدلنی۔ حال سے پھرنا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
استخارہ[1]	ع	۱۲۶۷	بالکسر غیب کی کسی بات سے آگاہی چاہنا۔ شگون فال۔	مذکر	اسیر	ہمیں بوسہ بت دلخواہ دیتا	اگر کچھ استخارہ راہ دیتا
استخراج	ع	۱۲۶۵	بالکسر نکالنا۔ ایک بات کا نکالنا۔	مذکر	ناصر	سیکھ لیتا رمل ہے بس کام کا	کام استخراج ہے احکام کا
استخوان	ف	۱۱۱۸	بالضم ہڈی۔	مذکر	تسلیم	ضبط کرنا آہ آتشبار کا اچھا نہیں	استخواں مانند شمع انجمن جلجائیگا
استدراج[2]	ع	۶۶۹	خرق عادت جو کافر سے ظہور میں آئے۔	مذکر	نواب	تم مری بنکر اڑی بھی تو کرامت کیا ہوئی	اے بتو مقبول استدراج ہو سکتا نہیں
استدعا	ع	۳۶	چاہنا۔ خواہش کرنا۔	مونث	تسلیم	جنازے پر وہ بت آیا پس مرگ	ہوئی مقبول استدعا ہماری
استدلال	ع	۵۲۱	دلیل لانا۔ راہ نمائی چاہنا۔	مذکر	سرور	میں وہ ہوں اہل سخن میں جو کبھی بحث ہوئی	میرے اشعار سے لوگوں نے کیا استدلال
استر	ف	۶۹۱	دوہرے کپڑے کا نچلا پرت۔	مذکر	جان صاحب	بڑہیا تو دو [illegible] ہوگئی چلتی نہیں ہوا	سوکھے گا کیا یہ شام کو استر رضائی کا
استراحت	ع	۱۰۷۰	بالکسر۔ آرام سکھ۔ چین۔ راحت رسانی	مونث	اختر	عاشق شیدا کا دم نکلا ہے تند [illegible] یاد میں	استراحت کی [illegible] سایہ شمشاد میں
استرہ	ف	۶۶۶	بضم اول بال مونڈنے کا اوزار۔ چھرا۔	مذکر	ناسخ	استرہ اسکے ذقن پر جب پھرا تا ہے ہوا	دور ہو جاتے ہیں تنکے حلقہ گرداب سے
استشارہ	ع	۹۶۷	بالکسر مشورہ۔ صلاح۔ رائے۔	مذکر	رند	جو اسکا استشارہ ہو سے شبہ [illegible] ہے	اپنی رضا وہی ہے کہ جو ہیں رضائے دل
استصواب	ع	۵۶۰	بالکسر رائے لینا۔ مشورہ دریافت کرنا	مذکر	تسلیم	کرلیا تھا پہلے استصواب رائے	اب بلا میری خوشامد کرنے جائے
استطاعت	ع	۹۱۸	بالکسر مقدرت قدرت	مونث	اختر	دیا تحفت [illegible] کو سینے کو لہو پیا	تواضع کی غم جاناں کی جتنی استطاعت تھی
استعارہ[3]	ع	۷۳۷	بالکسر کسی چیز کا عاریتاً مانگنا۔	مذکر	عاشق	موشگافی کی [illegible] دہان تنگ میں	یار کے [illegible] استعارہ ہوگیا
استعجاب	ع	۵۳۷	بالکسر تعجب اچنبھا	مذکر	اختر	بیقراری [illegible] جو سمجھے کہ تم سمجھے	[illegible] انکو استعجاب تھا
استعجال	ع	۶۶۵	عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔	مذکر	مصحفی	دیکھو میرا حال [illegible] اچھا نہیں	[illegible] استعجال [illegible] اچھا نہیں
استعداد	ع	۵۴۰	بالکسر مادہ۔ ملکہ۔ علمی طاقت۔ لیاقت قابلیت۔	مونث	ناصر	کھا کے خون دل کہی ناصر غزل	صرف کرنی تھی استعداد بھی
استعمال	ع	۶۰۲	بالکسر اول وسیوم۔ عمل میں لانا۔	مذکر	ذوق	زخم دل پہ میرے کیوں مرہم کا استعمال ہو	مشک گرہن گاہے تو تریاون کا ہی کال ہو
				مذکر	داغ	بولتے ہو موت کے معنی پہ تم لفظ وصال	اور بھی تو اک محل پر اسکا استعمال ہو
استغاثہ	ع	۱۹۶۷	بالکسر اول وسیوم۔ فریاد رسی داد خواہی نالش کی درخواست۔	مذکر	سرور	بتوں کے ظلم کی ہرگز ہوئی نہ شنوائی	خدا کے گھر میں بہت میں نے استغاثہ کیا

[1] استخارہ کے کئی طریقے ہیں بعض لوگ کچھ دعائیں پڑھکر اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کرتے ہیں پس اگر وہ کام اُنکے حق میں مفید ہوتا ہے تو اسپر عزم مصمم ہوجاتا ہے ورنہ ارادہ پلٹ دیتے ہیں بعض لوگ قران شریف سے فال نکالتے ہیں جو آیت پہلے نکلتی ہے اُس کے مفہوم کے موافق کام کرنے و نکرنے کی رائے قایم کرتے ہیں بعض لوگ اسطرح پر استخارہ کرتے ہیں کہ تسبیح ہاتھ میں لیکر اور کچھ دعا پڑھکر تسبیح کے دانے علیحدہ کرکے شمار کرتے ہیں اگر دانے طاق ہیں تو کامیابی ورنہ ناکامی تصور کرتے ہیں۔ [2] خلاف قیاس باتیں اگر نبی سے ظاہر ہوں تو اُسکو معجزہ کہتے ہیں اور اگر ولی اللہ و خدا پرستوں سے ظاہر ہوں تو اُسکو کرامت کہتے ہیں اور اگر کافر سے خلاف قیاس باتیں ظاہر ہوں تو اُسکو استدراج کہتے ہیں۔ [3] علم بیان کی اصطلاح میں حقیقی اور مجازی معنوں کے درمیان تشبیہ کا علاقہ ہونا یعنے حقیقی معنوں کا لباس عاریتاً مانگ کر مجازی معنوں کو پہنانا۔ مثلاً شیر کہکر مرد بہادر مراد لیں یا چاند کہکر معشوق مراد لیں یا ع دلکے زخم کو مژگاں سے رفو کرتے ہیں۔ مژگاں سے سوئی مراد لیا ہے یا اس مصرع میں ع آج ہم موت کے پنجے سے بمشکل چھوٹے۔ لفظ موت سے درندہ جانور مراد لیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
استغراق	ع	۱۲۶۲	بالکسر اول وسیوم وسکون چہارم کسی خیال یا کسی فکر میں ڈوبا ہونا محویت۔	مذکر	تسلیم	ہوش اپنے بھی سر رہا کا نہیں یا رب ہیں	کس کی دہن میں ہمکو استغراق ایسا ہو گیا
استغفار	ع	۱۲۶۲	بالکسر اول وسیوم۔ مغفرت مانگنا گناہ بخشوانا	مونث	ذوق	مرے حسن عمل سے معصیت بھی عار کرتی ہے	مری توبہ پہ توبہ استغفار کرتی ہے
استغنا	ع	۱۵۱۲	بالکسر اول وسیوم بے پروائی بے نیازی	مونث	ناسخ	شکل انکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے	یہ تجلی اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہیں
استفادہ	ع	۵۵۱	بالکسر اول وسیوم۔ فائدہ حاصل کرنا نفع اٹھانا۔	مذکر	رشک	پوچھتے ہی پوچھتے ہو مجھے مکان یار تک	استفادہ کرتے کرتے استفادہ ہو گیا
استفاضہ	ع	۱۳۲۷	بالکسر اول وسیوم۔ فیض حاصل کرنا نفع پانا۔	مذکر	مسرور	اللہ اللہ رے فیض حضرت عشق	مجھ سے مجنوں نے استفاضہ کیا
استفتا	ع	۹۴۲	بالکسر اول وسیوم۔ فتوی چاہنا۔ مسئلہ پوچھنا۔	مذکر	ناصر	نذر عشق ایمان و دل کرنا ہے جائز یا نہیں	بارہا اس مسئلہ میں میں نے استفتا کیا
استفراغ	ع	۱۴۴۲	بالکسر اول وسیوم۔ فراغت پانا۔ بدن کا فضلوں سے خالی ہونا قے کرنا۔	مذکر	ناسخ	ہجر میں کیا سے ہیوں میں ساقیا	جام سے شیشے کا استفراغ ہے
استفسار	ع	۸۰۲	بالکسر اول وسیوم دریافت کرنا۔ پوچھنا	مذکر	قلق	کچھ کسی نے کیا جو استفسار	خفقان کا مرض کیا اظہار
استفہام	”	۵۸۷	بالکسر اول وسیوم وسکون چہارم۔ کسی بات کا پوچھنا۔ سمجھنے کی خواہش جیسے تم کون ہو۔	مذکر	تسلیم	رہی ہے گفتگو ہم سوں گو وہ ایسی چھوٹی	نہ استفسار ہی سمجھے نہ استفہام ہی جانا
استقامت	ع	۱۰۰۲	بالکسر اول وسیوم قرار سکون کسی بات پر مضبوط رہنا۔	مونث	حسرت	استقامت نہ ہوئی شوق کو زنہار نصیب	جب تلک اس بت کے نہ زیر قدم آیا
استقبال	ع	۵۹۴	پیشوائی۔	مذکر	جلال	وہ آتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں ہیں آپ سے باہر	کہ صاحب خانہ کو لازم ہے استقبال مہماں کا
	•	•	آئندہ زمانہ۔	”	اسیر	دھیان ماضی کا نہیں گزری تو گزری ہے اسیر	حال ابتر ہے ہمارا فکر استقبال میں
استقلال	ع	۶۲۲	قرار۔ مضبوطی۔ صبر ثابت قدمی ضبط۔ تحمل۔	مذکر	سودا	روز میدان قدم اپنا تو جہاں گاڑے ہے	کوہ کا سینہ پھٹے دیکھ ترا استقلال
استماع	ع	۵۰۲	بالکسر اول وسیوم سننا۔	مذکر	مسرور	کہتے ہیں بس بس مجھے ہے درد سر	استماع حال ہو سکتا نہیں
استمداد	ع	۵۱۰	مدد چاہنا۔	مونث	تسلیم	جھوٹی باتیں ہیں خوشامد کی ہے عادت نہیں	کس نے استمداد کی جو تھے امداد کی
استمزاج	ع	۵۱۲	بالکسر اول وسیوم عندیہ لینا۔ مرضی دریافت کرنا۔	مذکر	قلق	پہلے دونوں کا لے لو استمزاج	دیکھو مائل ادھر ہے کس کا مزاج
استناد	ع	۵۱۶	بالکسر اول وسیوم بھروسہ کرنا سند پکڑنا	مونث	تسلیم	نہ غیر کی ہے تصدیق یاد کی ہوتی	ہمارے حال ہی سے استناد کی ہوتی

؎ (تسلیم) سلسلہ چھوٹا نہ جیتے جی بتوں کے عشق کا۔ توبہ کی سو بار اور سو بار استغفار کی۔ استغفر اللہ رع۔ مغفرت چاہتا ہوں میں اللہ سے (اسیر) استغفر اللہ توبہ کر اے دل یہ کیا ہوا ہے۔ نفرت و انکار کی جگہ بھی بولتے ہیں۔ ؎ (داغ) رقیب روسیہ کے حسن کی تعریف کیا کہنا۔ بس اب جانے بھی دو سننے سے استفراغ ہوتا ہے۔

استھان	سنسکرت	۵۱۷	بالکسر اول مسکن۔ جای قیام۔ اکثر زبانوں پر بالفتح زیادہ سنا جاتا ہے۔	مذکر	مصحفی	جسجا ہوئی شام انکو کر دینا قیام انکو	پوچھو نہ فقیروں سے استھان فقیروں کا
استیصال	ع	۵۹۲	بالکسر اول وسیوم۔ اکھیڑنا۔ معدوم کرنا۔ دور کرنا۔	"	تسلیم	عشق کے ہاتھوں گیا دل سے مرے صبر و قرار	ہوگیا دو دن میں استیصال اس اقلیم کا
اسد	ع	۶۵	بالفتح اول و دوم۔ شیر۔ آسمان کے برجوں میں سے ایک برج کا نام ہے۔	مذکر	مومن	کس قہر کی نذر کو جب جھیلی ہاتھا	ہرنوں سے ترائی میں اسد کھیلی ہاتھا
اسرار	ع	۴۶۳	بالفتح اول سر کی جمع راز بھید۔	مذکر	تسلیم	یا خدا تھا اسجگہ یا احمد مختار سکے	عاشق و معشوق میں کیا جانے کیا اسرار تھے
اسرابر	ع	۳۲۲	سایہ۔ آسیب۔ آنت پری بھوت وغیرہ کا	مذکر	شوق	کوئی کہتا تھا کہ ہے ادنیٰ آزار	کوئی بولا نظر کا ہے اسرار
اسراف	ع	۳۴۲	بالکسر حد اعتدال سے بڑھنا۔	مذکر	نوبہار	فضول شک [illegible] میں خراب کیجیو	لٹا دینے کا اسراف سے اچھا کہا
اسلاف	ع	۱۷۲	بالفتح بزرگ اگلے لوگ۔	مذکر	حالی	بڑا فخر ہے جنکو [illegible] کے اوپر	کہ تھے ان کے اسلاف [illegible]
اسلام	ع	۱۳۲	بالکسر اول مسلمانوں کا مذہب۔ دین اسلام۔ گردن جھکانا۔ اطاعت کرنا۔	مذکر	اکبر آبادی	حرف [illegible] الفت [illegible]	منحصر [illegible] لفظوں پہ سارا اسلام
اسلوب[1]	ع	۹۹	بالضم روش۔ صورت طور طریقہ طرز روش	مذکر	ذوق	الفت کبھی کرنی [illegible]	لٹ جائے [illegible]
اسلحہ	ع	۱۰۴	بالفتح اول و کسر سیوم و فتح چہارم سلاح کی جمع لڑائی کے ہتھیار تلوار بندوق وغیرہ۔	مذکر	ضمیر	نیزے پہ سر جو [illegible] ہوگا [illegible] کا	لٹ جائیگا یہ اسلحہ سارا [illegible] کا
اسم	ع	۱۰۱	نام۔	مذکر	ظفر	آنکھ دندان پہ نہیں [illegible] کی لکھنا	سب قلم [illegible] لکھا ہے اسم اللہ کا
اسم اعظم	ع	۱۱۱۲	خدا تعالیٰ کا بزرگ نام۔	مذکر	آتش	دہن اس کا ہے کتابی میں ہے ناپید	اسم اعظم وہی قرآں میں نہاں ہے گویا
اسم نویسی	ف	۲۳۷	گواہوں کی فہرست جو درخواست کے ساتھ عدالت میں پیش کیجاتی ہے۔	مونث	سحر	خط [illegible] کے پکارے وہاں نام	یہ عاشقوں کی اسم نویسی کا [illegible] ہے
اسوار	ف	۲۶۰	سوار۔	مذکر	انیس	اسوار جب پیاس بجھائے ہوئے نکلا	منہ پانی سے گھوڑا بھی اٹھائے ہوئے نکلا
اشارہ[2]	ع	۵۰۷	بالکسر اول۔ ایما کرنا۔ آنکھ یا ہاتھ کی جنبش سے کوئی مطلب ظاہر کرنا۔	مذکر	جلیل	در پہ آئے ہیں پہلے [illegible] تھا	پاگیا شاید اشارہ اس ستم ایجاد کا
اشاعت	ع	۷۷۲	شائع کرنا۔ مشہور کرنا۔ پھیلانا۔ ظاہر کرنا۔ آشکارا۔	مونث	سخن	کوئی ہے علم کا شائق کوئی ہے اہل فن	کیجئے اسکی اشاعت کی فکر لیل و نہار
اشتباہ	ع	۷۰۹	شک۔ شبہ۔ گمان۔	مذکر	امیر	اس روضہ پر ہے گنبد اخضر کا اشتباہ	اس شمع پر ہے مہر منور کا اشتباہ
اشتداد	ع		شدت۔ سختی۔ زیادتی۔	مذکر	صریر	مرض عشق کی دوا کر کی !!!!	اور بھی اسمیں اشتداد ہوا !!!!

[1] اسلوب بندھنا۔ صورت پیدا ہونا۔ راہ نکلنا۔ (شوق) ہو پہنچا جو قت سے ترا مکتوب سفر زندگی کا بندھا ہے کچھ اسلوب [2] عربی میں اشارۃ تھا فارسی والوں نے اشارہ بنالیا۔ "اشارات" یا "اشارت" جسکی جمع اشارتیں کہا ہے اب بول چال میں نہیں ہے متروک ہو شعراے متقدمین میں رائج تھا۔ میر حسن نے اشارات کو واحد مونث لکھا ہے۔ نظر ونیں اسنے مجھسے اشارات آج کی۔ آتش نے اشارتیں لکھا ہے آتش یہ تشنجہت ہے مگر کوچہ یار کا۔ چاروں طرف سے ہوتی ہیں ہم پر اشارتیں۔ مگر اب شعراے حال اسکو پسند نہیں کرتے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
اُشتر	ف	۹۰۱	بضم اول اونٹ	مذکر	داغ	غیر کو دیکھکر کے مشیطان	ہے یہ اُشتر مری سواری کا
اشتراک	ع	۹۲۲	بالکسر اول وسیوم شرکت ساجھا میل۔	مذکر	نوازش	باتھیں دلمیں رہو یا غم رہے	بندہ پرور اشتراک اچھا نہیں
اشتعال	ع	۸۰۲	بالکسر شعلہ مارنا بھڑکانا۔ طبیعت میں برہمی و جوش پیدا ہونا۔	مذکر	نوازش	سنی جو آہ تو غصہ بڑا ستمگر کا	ہوا جو باگئی آگ اور اشتعال ہوا
اشتعالک	ت	۸۷۲	بھڑکانا۔ چراغ کی بتی اکسانا۔	مونث	[illegible]	خیال نوک مژہ سے وہ اشتعالک دی	شب فراق میں کھینچے [illegible] چراغ
اشتغال	ع	۱۰۳۲	بالکسر اول وسیوم مشغول [illegible]	مذکر	ناصر	لگے واعظ [illegible]	اشتغال سے ثواب جاتا نہیں
اشتقاق	ع	۹۰۲	بالکسر اول وسیوم [illegible] سے دوسرا لفظ بنانا۔	مذکر	محسن	[illegible]	ہو الله خدا سے اشتقاق [illegible]
اشتہا	ع	۷۰۷	بالکسر اول وسیوم بھوک خواہش	مونث	اسیر	[illegible]	[illegible] اشتہا [illegible]
				〃	زرق	صبح صادق کی [illegible]	[illegible]
اشتہار	ع	۹۰۷	بالکسر [illegible] مشتہر کرنا۔	مونث	اسیر	[illegible]	[illegible] کا [illegible] اشتہار [illegible]
اشتیاق	ع	۸۱۲	بالکسر اول وسیوم شوق چاہت آرزو	مذکر	[illegible]	[illegible]	اشتیاق [illegible] نہیں
اشراق	ع	۹۰۰	بالکسر [illegible] طلوع کرنا۔ طلوع آفتاب [illegible] پڑھتے ہیں	مذکر	اسیر	گھر [illegible]	[illegible] اشراق ہوا ہے
اشرفی	ف	۵۹۱	[illegible]	مونث	اسیر	[illegible] میرے فروش کو قیمت شراب کا	[illegible] جوہر آفتاب کی
اشعار	ع	۵۷۲	بالکسر آگاہ کرنا مشہور کرنا [illegible]	مذکر	تسلیم	[illegible]	کسکی جانب [illegible] کسطرف اشعار تھا
شعلہ	ھ	۱۲۳۶	بضم فتنہ فساد۔ فساد والی بات	مذکر	داغ	کہدیا مجھسے دوست سے دشمن	خوب ناصح نے شگوفہ چھوڑا
اشفاق	ع	۴۸۰	مہربانیاں۔ عنایتیں شفقت۔	مذکر	داغ	سلطان زکوں کے ہیں اشفاق بہت	شکوہ صدسالہ ہے کہ اخلاق بہت
اشک	ف	۳۲۱	آنسو۔	مذکر	داغ	ہنگام ضبط [illegible] میں ہوگیا [illegible]	اچھا [illegible] اشک [illegible]
اشکال	ع	۳۵۲	بالکسر اول مشکل دقت۔ وبالفتح شکل کی جمع۔	مذکر	ناصر	رحمت خدا کی ہم پہ ہے مقصد تھا	آسان ہوگیا جو اشکال پیش آ
اشلک	ت	۳۵۱	بضم اول تہمت۔ بہتان۔ الزام۔	مونث	جانصاب	گرمیاں مجھسے تمھاری یہ نہیں بے تعلیم	شعلہ بیگم کی لگائی ہوئی اشلک لگی
اشنان	ھ	۴۰۲	غسل نہانا۔	مذکر	محسن	گھر میں اشنان کریں سر وقدان گوکل	جاکے جمنا پہ نہانا تو ہے اک طول عمل
اشہب	ف	۲۰۸	گھوڑا۔ اشہب واشہپ دونوں صحیح ہیں	مذکر	اسیر	کانیں بجلیوں سے حسن دوبالا ہوتا	اشہب ناز کو جمکا کے نکالا ہوتا
اصالت	ع	۵۲۲	اصلی ہونا۔ جڑ۔ بنیاد۔ نطفے کی تاثیر ذات اور خاندان کا اثر۔	مونث	جانصاب	بس بس آب ہوئی کیجئے نہ بہت بکھا	مردوے مجکو ہی معلوم اصالت تیری

سلہ (مصحفی) کھا گئی مردے ہزاروں ہی زمیں۔ اشتہا لیکن زمیں کی کم ہوئی۔ سلہ (ظفر) داغ کیا دل کو ای نگار نگا۔ عشق کے گھر یہ اشتہا رنگا سلہ رسالک) بھری ہیں دلمیں خدا جانے مدعا کیا کیا بھرا ہوا ہی بہت اشتیاق کہنے کا۔

سلہ (ظفر) ستیاناس جائے ان سب کا۔ ذات سے جنکی اشلعہ یہ اٹھا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
اصرار	ع	۴۹۲	بالکسر ضد ہٹ	مذکر	اسیر	حرمت میں دختِ رز کی اصرار ہو جو تم نا	یہ بات کیا ہو رند و واعظ پیے ہوئے ہو کر
اصطبل	ع	۱۳۳	بالفتح گھوڑے کا تھان	مذکر	دبیر	اصطبل وہاں تھا دوش نبی کے سوار کا	جھولا پڑا ہوا تھا یہاں شہسوار کا
اصطلاح	ع	۱۳۹	بالکسر کسی گروہ کا کسی بات پر اتفاق کر لینا۔	مونث	تسلیم	خدا نے دی ہی عجب تازگی سخن کو مرے	محاورے ہیں نئے اور اصطلاح نئی
اصل	ع	۱۲۱	جڑ۔ بنیاد۔ ماحصل۔	مونث	رشک	اصل کو بھی غور کرے آدمی	کون تھا کس چیز سے کیا ہو گیا
.	.	.	بساط۔ کائنات۔ ہستی	”	جان صاحب	اب کسی نگاہ میں نہیں رہی قدر یہ میری	پھر بات یہ کہتا ہو کہ کیا اصل ہو تیری
.	.	.	حیثیت۔ گذشتہ حالت۔	”	بحر	اصل کو اپنی نہ بھولا کسی عالم میں نیاز	جب مخلع ہوا ملبوس کہن یاد آیا
اصل الاصول	.	۴۷۹	خلاصہ۔ لب لباب۔	”	نوازش	اب مانو یا نہ مانو تمھیں اختیار ہو	اصل الاصول جو کہ تھا سب سے کہہ گئے
اصلاح	ع	۱۳۰	درستی۔ سدھارنا۔ غلطی درست کرنا۔ صحت کرنا۔	مونث	آتش	شاعر ہوں بوئے سیب زنخداں ہو سخن گھٹا	اصلاح رہتی ہو مجھے اپنے دماغ کی
اصلیت	ع	۵۳۱	واقعیت۔ بنیاد۔	مونث	ناصر	بات اُسکی قابل وقعت نہ تھی	ہمراز کچھ اسکی اصلیت نہ تھی
اصول	ع	۱۲۷	جڑیں۔ قاعدے۔ دستور۔ بالضم	مذکر	تسلیم	ہمارا ہیچ چلنے کا نہیں ہے	اصول انکا بدلنے کا نہیں ہے
اضافت	ع	۱۲۸۲	نسبت کرنا ایک دوسری کے ساتھ	مونث	فایز	برا کہتے ہیں سب صاحب کو غیر کی نسبت سے	[illegible]
اضافہ	ع	۸۸۷	زیادتی۔ بڑھاؤ۔	مذکر	جان صاحب	دوا سے مرض میں اضافہ ہوا	[illegible] بعض بیکار شانہ ہوا
اضطراب	ع	۱۳۱۳	بیقراری۔ گھبراہٹ۔	مذکر	درد	ہر چند کئے ہزار نالے	پر دل سے نہ اضطراب نکلا
اضطرار	ع	۱۲۱۱	بے اختیاری۔ بیقراری۔	مذکر	فایز	بھرتی تھی تنگ نالے گلو میں تصدق تاب	بسمل کی طرح تیغ کو بھی اضطرار تھا
اضمحلال	ع	۹۱۰	بالکسر اول و سیوم پژمردگی۔ سستی۔ مرجھانا۔	مذکر	ناصر	کچھ طبیعت کو جو اضمحلال تھا	کیا کہوں اُس جور کا کیا حال تھا
اطاعت[1]	ع	۴۸۱	بالکسر تابعداری۔ فرمانبرداری۔ حکم ماننا۔	مونث	ناظم	خلافت کی بنا اجماع پر ہو واقعی ناظم	اسی رو سے ہوئی لازم اطاعت ہم کو نسل کی
اطلاع	ع	۱۱۱	آگاہی۔ خبر۔	مونث	جلیل	درد جگر کی جب نہوئی دل کو اطلاع	پھر خاک ہو گئی مری بہت آئل کو اطلاع
اطلاق[2]	ع	۱۴۱	بالکسر کہا جانا۔ ایک چیز کا دوسری چیز پر حوالہ کرنا بے قید کرنا چھوڑنا	مذکر	قلق	سہ سکے جو نہ غم جدائی کا	اُسپہ اطلاق ہو فنائی کا
اطلس	ع	۱۰۰	سادہ ریشمی کپڑا۔ نام نویں آسمان کا جسمیں ستارے نہیں ہیں۔	مونث	سرور	اُس ستمگر کو قبا کی خاطر	اطلس چرخ پسند آئی ہو
اطمینان	ع	۱۶۱	بالکسر اول و سیوم تسلی تشفی بے سواس	مذکر	نسیم	مدتیں گذریں کہ اطمینان آنکھ کر دیا	نالۂ بے سوز نے فریاد بے تاثیر نے
اظہار[3]	ع	۱۱۰۷	بالکسر ظاہر کرنا۔ کھولنا۔	مذکر	جلیل	بگڑنے میں بناؤ نکلا اگر اظہار ہو جاتا	یہ کافی لطف دیجاتی یہ غصہ پیار ہو جاتا

[1] (سرور) بوسہ اک ملتا تھا مجکو آج اُسنے دو دئے۔ شکر ہو تنخواہ میں میری اضافہ ہو گیا [2] (داغ) زور و زر سے بھی کہیں داغ حسیں ملتے ہیں۔ اپنے نزدیک تو ہو سب سے اطاعت اچھی [3] ومطلاق" جیسے تم پر آدمی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ (سالک) تو بھی گریہ سے خوشی میں نہ نکلے گا ہی مجبور آہ نہ اطلاق ہو گیا ہائی کا [4] (شوق) جیسے اظہار تھا کرتے ہیں۔ یاں آلانے نکلے کرتے ہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
اظہار	ع	١١٠٢	مجازاً بیان جور وبرو حاکم کو قلمبند کیاجائے	مذکر	جلیل	لازم ہی پوچھنا تمھیں حال تباہ کا	اظہار سُن لو مدعیوں کے گواہ کا
اعادہ	ع	٨١	بالکسر اول و فتح چہارم پلٹانا ۔ پھر کہنا کسی کام یا بات کا دُہرانا ۔	مذکر	ناسخ	قبر پر وہ آئے ہم زندہ ہوئے اے فلسفی	دیکھنا معدوم کا کیونکر اعادہ ہوگیا
اعانت	ع	٥٢٢	بالکسر اول و فتح چہارم مدد سہارا	مونث	حالی	یہی سلطنت کی ہی کافی اعانت	کہ ہو ملک میں امن اسکی بدولت
اعتبار	ع	٦٧٢	بالکسر اول و سیوم بھروسہ اطمینان بسواس ۔	مذکر	ناظم	آنے کو کہا ہے اُسنے ناظم	کچھ تمکو بھی اعتبار ہوگا
اعتبار	ع	٦٧٢	بالکسر اول و سیوم ساکھ اعتماد ۔	مذکر	تسلیم	سیکڑوں کھاتا ہی قسمیں اعتبار آتا نہیں	وعدۂ محبوب بھی زاہد کا ایمان ہوگیا
اعتبار	ع	٦٠٢	بالکسر اول و سیوم یقین ۔	مذکر	غالب	ترے وعدہ پہ جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
اعتدال	ع	٥٠٢	بالکسر برابری یکساں ۔ گرمی سردی خشکی تری میں میانہ ہونا ۔	مذکر	اسیر	عجب واں ہے جو غرور ہے تو [illegible]	بدن میں چار دن ہے اعتدال من چار عنصر کا
اعتراض	ع	١٢٧٢	بالکسر نکتہ چینی کرنا عیب نکالنا نقص نکالنا ۔	مذکر	ناصر	ہوئی کلام کی اصلاح نکتہ چینی سے	بڑا سلوک کیا جسنے اعتراض کیا
اعتراف	ع	٧٥٢	بالکسر اول و سیوم اقرار کرنا ۔	مذکر	حسرت	دو شعروں سے جو چاہو سزا جرم شوق کی	خود مجکو اعتراف ہوا اپنے قصور کا
اعتزال	ع	٥٠٩	بالکسر گوشہ نشینی	مذکر	تسلیم	سبق ہر اک طور سے انساں کو ہو تحصیل میں	دفعتاً جاتا رہے سنگ و شجر سے اعتزال
اعتقاد	ع	٥٧٦	یقین کرنا دل سے ماننا ۔ دہرم عقیدہ	مذکر	جلال	جوان ہوگیا ای شیخ پی کے تو اک جام	پھر ا تیرے [illegible] کا کچھ اعتقاد آیا
اعتکاف	ع	٥٧٢	عبادت کیلئے گوشہ نشین ہونا ۔	مذکر	تسلیم	کبھی جس کو جیب جیب کو دیکھنا منظور	اسی غرض سے ہے یہ اعتکاف زاہد کا
اعتماد	ع	٥١٦	بالکسر اول و سیوم یقین ۔ بھروسہ ۔ اعتبار ۔	مذکر	[illegible]	بہتر ہے سے رُخ [illegible] بادشاہ خوباں کا	کچھ اعتماد نہیں ہے [illegible] عقلاں کا
اعتنا	ع	٥٢٢	غمخواری کرنا ۔ غم میں شامل ہونا ۔ پروا ۔	مونث	امیر	نہ اُٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی
اعجاز	ع	٨٢	بالکسر معجزہ وہ ناممکن کام جو نبیوں سے ظہور میں آئے ۔	مذکر	آتش	کام کرتی رہی وہ چشم فسوں ساز اپنا	لب جاں بخش دکھایا کیے اعجاز اپنا
اعراب	ع	٢٧٢	بالکسر حرکات بموجب اُنکے نشان کے یعنے زیر وزبر و پیش و تشدید وغیرہ وغیرہ ۔	مذکر	نوازش	موئے خط رخ نہ تھے زیر وزبر	مصحف رخسار میں اعراب تھے
اعراض	ع	١٠٧٢	بکسر اول روگردانی منہ پھیرنا ۔	مذکر	اختر مینائی	جو دلبر نے اغماض مجھسے کیا	مرے دل نے اعراض مجھسے کیا
اعراف	ع	٢٥٢	بالفتح اول دوزخ اور بہشت کے درمیاں کا ایک مقام ہی ۔	مذکر	ناصر	کچھ غم ہجر تو کچھ وصلت دلبر کی خوشی	جب تلک میں رہا میری لئے اعراف رہا
اعزاز	ع	٨٦	بالکسر عزت رتبہ ۔	مذکر	منیر	طفلی سے کیا کرتے ہو اعجاز کی باتیں	بہتر ہی مسیحا سے بھی اعزاز تمہارا

ﻪ (منیر) کوٹھے پہ جہرہ پر نور دکھایا سر شام ۔ یار سے رجعت خورشید کا اعجاز ہوا ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
آعضا	ف	۸۷۶	بالفتح جمع عضو کی۔ جوڑ بدن کے مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے رئیسہ۔ دل جگر دماغ۔	مذکر	قدر	ہجر میں ٹوٹتے ہیں سب اعضا	پر شب ہجر مومیائی ہے
اعلام[1]	ع	۱۴۲	بالکسر۔ خبر دینا جتلانا۔ نوٹس۔	مذکر	انیس	ترتیب صف فوج کا جس دم ہوا اعلام	باندھی علی اکبر نے صف لشکر اسلام
اعلان[2]	ع	۱۵۲	بالکسر ظاہر کرنا مشہور کرنا۔ خبر دینا۔	مذکر	ناصر	قتل مجکو کیا اچھا ہوا احسان ہوا	پر برا ہوگا تری حق میں جو اعلان ہوا
اعمال[3]	ع	۱۴۲	بالفتح عمل کی جمع افعال۔ عمل	مذکر	امیر	غم ہے رمضاں میں ہیں دو ہی نہت عیب تے	شعبان کے کام آئے نہ اعمال رجب کے
اغراق	ع	۲۰۲	بالکسر مبالغہ۔ ڈبو دینا۔	مذکر	رشک	لکھا ہے جو بدستی جاناں کو جو عجب	تقصیر جو ب خامہ ہے اغراق گر ہوا
اغلاق	ع	۳۲	بالکسر مشکل کرنا۔ مغلق کرنا۔	مذکر	مصحفی	مرے روزمرہ میں غش ہے فصاحت	سخن میں مرے کیونکر اغلاق ہوتا
اغماز	ع	۱۰۴۹	بالکسر آبرو کھٹانا۔ غرور و ناز کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔	مذکر	بحر	بلبلوں سے جلسازی کرتے ہو انداز سے	گل نظر آتے ہو تم پھولی ہوئے غماز ہیں
اغماض[4]	ع	۱۰۴۲	بالکسر چشم پوشی بے پروائی	مذکر	داغ	آئینہ جان کر انہیں اغماض ہو گیا	یہ کیا کیا برا ہو ترا اے صفائے دل
اغوا	ع	۱۰۰۱	بالکسر بہکانا بہکانا	مذکر	امیر	آدمی غیروں کے اغوا سے نہ رکھا انکو	کھیل سارا ہی بگاڑا انہیں شیطاں نے ان کا
اُف[5]	ع	۹۱	بضم کلمہ افسوس کا ہے	مونث	جلال	مجھے دل میں بھی آگ جلتی رہی	دہن کے عوض اف نکلتی رہی
افادت	ع	۸۰۶	بکسر فائدہ پہونچانا۔	مونث	نیر	حل ہوتے ہیں عقدے علما و فضلا کے	ہر بات ہے تعلیم افادت کی برابر
افادہ	ع	۹۱	بکسر اول اصلی لفظ افادت تھا فارسی والوں نے افادہ بنالیا فائدہ نفع۔	مذکر	رشک	جو کیا جس نے کیا اچھا برا جانے دیا	دوست دشمن مجکو دونوں سے افادہ ہو گیا
افاقہ[6]	ع	۱۸۷	بیماری یا تکلیف میں تخفیف۔ ہوش میں آنا صحت پانا۔	مذکر	داغ	مرض غم سے کب افاقہ تھا	دن کو روزہ تو شب کو فاقہ تھا
افتاد	ف	۴۸۶	بضم اتفاقیہ سانحہ یا حادثہ	مونث	تسلیم	افتاد محبت کی اٹھائی نہیں جاتی	یہ چوٹ تو پتھر سے بھی کھائی نہیں جاتی
افتادگی	ف	۵۱۲	بضم عاجزی۔ خاکساری۔	مونث	امیر	عاجزی کس دن مرے گھر سے گئی	ہے وہی افتادگی دیوار کی
افتتاح	ع	۸۶۰	بکسر اول و سیوم شروع آغاز۔ ابتدا۔ کسی مفید عام کارخانہ کے اجرا کی رسم ادا کرنا۔	مذکر	اختر مینائی	خط کو پڑھکر وہ انشراح ہوا	کہ در دل کا افتتاح ہوا
افتخار	ع	۸۸۲	بکسر اول و سیوم فخر کرنا شیخی کرنا گھمنڈ	مذکر	داغ	تمھیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل	یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

[1] (سودا) تیری بھی جوانی تھی وہ ناصح کہ نہ تھا ڈر۔ قاضی کا تری واسطے اعلام نہ آیا [2] (ناسخ) یہ زمیں اچھی نہ تھی ناسخ ولیکن فکر نے حسن پیدا کر دیا ہر نون کے اعلان سے [3] (رند) واہ ری شان کریمی جھے بخشا رب نے۔ اپنے اعمال سے دیکھا جو پشیماں مجکو۔ اعمالنامہ یا نامہ اعمال۔ وہ کاغذ جسپر آدمی کے اعمال کراما کاتبیں لکھا کرتے ہیں اور اسکی رو سے قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا۔ (داغ) خلق کے اعمال نامے چھین لونگا حشر میں۔ گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب [4] (تسلیم) نہ کھینچ او قاتل فیاض اتنا۔ ذرا سے کام میں اغماض اتنا [5] خواجہ آتش نے مذکر بھی لکھا ہے سے سوزش دل سے زباں کو نہ ہوئی آگاہی۔ اف کہا منہ سے نہ ہمنے نہ کبھی راز کھلا۔ لیکن اسکا اتباع پایا نہیں جاتا [6] (انیس) راحت سے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا۔ فاقہ جو کرونگی تو افاقہ مجھے ہوگا۔

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
افترا	ع	۶۸۲	بکسر اول وسیوم تہمت بہتان	مذکر	آتش	بوئے گل آتش کہیں ہوتی ہے محسوس نظر	افترا ہے روز محشر یار کے دیدار کا
افتراق	ع	۶۸۲	بکسر اول وسیوم ہجر جدائی۔	مذکر	ہیر شیانی?	تم جدا مجھ سے ہوئے تو جان تو	افتراق جان و تن ہو جائیگا
افراتفری[۱]	ھ	۹۶۲	ہلچل۔ کھلبلی تھلکہ گھبراہٹ۔	مونث	سرور	پوچھو نہ مرے حواس کی کچھ	افراتفری سی ہو رہی ہے
افراط	ع	۶۹۱	بکسر اول زیادتی حد اعتدال سے بڑھا ہونا۔	مونث	مونس	وہ تیغ تیز دشمن جاں قاتلوں کی تھی	افراط دمیں چار طرف گھائلوں کی تھی
افزائش	ف	۵۹۹	زیادتی ترقی	مونث	اسیر	غم کی ہر چند شب ہجر میں افزائش تھی	کاش اب بھی اجل آجاتی تو آسایش تھی
افسانہ	ف	۱۹۷	بفتح کہانی قصہ داستان	مذکر	امیر	نیند کیا جو کو چلے آتے تھے کیوں ہنگام تیغ	تیغ قاتل کی زبان پر کونسا افسانہ تھا
افسر	ف	۳۴۱	کلاہ تاج	مذکر	ناسخ	سیر تری ہیں کی جو سکندر کی ہمنے دید	تھا سر پہ نقش آپ کے افسر جناب کا
افسر	ف	۳۴۱	سردار حاکم۔	مذکر	لطف	کفش برداری حضرت کا جو منصب ملتا	دوسرا مجھ سا نہ کونین میں افسر ہوتا
افسوس	ف	۲۰۷	بفتح رنج۔ یہ لفظ رنج و غم کو ظاہر کرتا ہے جیسے آہ۔ اور ہائے کے مثل یہ لفظ بھی ہے۔ اظہار قلق۔	مذکر	اسیر	قلق ہوا مجھے صیاد کی جدائی کا	یہ چہچہے نہیں افسوس ہے رہائی کا
افسوں	ف	۱۹۷	بفتح جادو منتر۔	مذکر	تسلیم	سنتے ہی حال پریشاں اڑ گئی آنکھوں سے نیند	میرا افسانہ نہیں افسوں ہے کوئی خواب کا
افشاں[۲]	ف	۴۳۲	بفتح مقیش یا گوٹے کی کترن باریک کتر کر ماتھے اور بالوں پر چھڑکتے ہیں	مونث	جلال	... ہیں چنی ہوئی افشاں کو بوسہ ہم	سنتے نہیں کیا کرے جبیں جبیں تیس
افضال	ع	۹۱۲	بکسر مہربانی بخشش فضل	مذکر	ظہیر?	ذم مر سے تباہی ہو گیا	مجھپر افضال الہی ہو گیا
افطار	ع	۲۹۱	روزہ کھولنا۔	مذکر	رند	بوسہ لب شیریں کا لیا وصل کی شب تیں	افطار کیا خرمی سے روزہ رمضاں کا
افعی	ف	۱۶۱	کالا زہریلا سانپ۔	مذکر	اسیر	خاک میں یہ افعی چرخ کہیں ملجائیگا	جب جواب اس لف سیہ کے دندان شکن ہوگا
افغان[۳]	ع	۱۱۱۳۲	بفتح شور و فریاد	مذکر	مومن	بے سبب کیوں کلک زخم پہ افغان ہوگا	شور محشر سے بھرا اسکا نمکداں ہوگا
	ف		فارسی میں قوم پٹھان کو بھی کہتے ہیں۔				
افق	ع	۱۸۱	بضم اول و دوم کنارہ آسمان جو زمین سے ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔	مذکر	نواب?	بحر اشک آج جو چڑھتا ہوا آتا ہے نظر	افق چرخ بھی ڈوبا ہوا آتا ہے نظر
افلاس	ع	۱۶۴	مفلسی۔ کنگالی۔ غریبی محتاجی	مذکر	حالی	اور اب گر نہ دولت ہے نہ ثروت ہے نہ اقبال	گھر گھر یہ ہے چھایا ہوا افلاس و فلاکت
افلاطون / فلاطوں	ع	۱۶۶	یونان کے ایک مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد اور سقراط کا شاگرد تھا	مذکر	ناسخ	جلنے کی جا کوئی دنیا میں نہیں خم کے سوا	کیا ہی دانا ہے کہ ساکن خم میں افلاطوں ہوا
افواہ	ع	۹۳	بفتح اڑتی ہوئی خبر۔ شہرت۔ چرچا۔ ایسی خبر جسکی اصلیت نہو (اردو میں)	مونث	تسلیم	وہ نہ آئے ہیں اور نہ آئینگے	یوں ہی افواہ روز اڑتی ہے

۱ یہ لفظ زیادہ تر عورتوں کی زبان پر آتا ہے۔ اصل لفظ افراط تفریط سے بگڑ کر افراتفری بنجانا معلوم ہوتا ہے۔ ۲ ردیر لیلی شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی۔ افشاں جبیں سے مہر درخشاں کی چھٹ گئی۔ ۳ جلال و مولوی شہید الدین احمد نے اپنے رسالوں میں اسکو مونث کی تحت میں لکھا ہے۔ اور یہی فیصلہ امیر اللغات کا بھی ہے۔ اس معنی میں مونث ہی انسب ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			بجائے واحد مستعمل ہے۔				
افیم	ھ	۱۳۱	ایک سمی اور نشیلی چیز ہے۔	مونث	حافظ صاحب	کچھ کہو تو سہی یہ حال ہے کیا	بھنگ پی ہے افیم کھائی ہے
افیون[1]	ع	۱۴۷	افیم۔ یونانی زبان میں (ایک نیند لانیوالی شے)۔	مونث	امیر	سیاہی داغ کی سرخی میں کیا جوش مستی میں	یہ لالے نے مے گلرنگ میں افیون گھولی ہے
〃	〃	〃		مونث	نیر	شاید افیون آج کم کھائی	یاد کب بیٹھے میں نہیں آئی
اقارب	ع	۲۰۴	بفتح اول و کسر چہارم رشتہ دار لوگ اعزا۔	مذکر	بحر	کیا سلوک اپنے اقارب سے کریں آہن دل	آب پیکاں سے کہاں تر لب سوفار رہے
اقامت	ع	۵۴۲	ٹھہرنا۔ قیام۔	مونث	ذوق	یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے	زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
			نماز کی وہ تکبیر جو فرض کی نیت کرنے سے پہلے کہی جاتی ہے۔	مونث	عزیز	مری ہماں سے آغوش احمد سے ابھی دم بھر	اذاں تو ہو چکی ہے اب اقامت ہونے والی ہے
اقبال	ع	۱۴۴	بکسر قبول کرنا اقرار کرنا تسلیم کرنا	مذکر	آتش	الحمد للہ بعد مدت اُدھر سے	انکار تھا جس شے کا اب اقبال ہوا ہے
اقبال	ع	۱۴۴	بکسر خوش نصیبی۔ نیک قسمتی زمانے کا موافق ہونا۔	مذکر	آتش	تری تمثال سے روشن یہ ہوا آئینۂ حسن	آئینہ کو بھی ہے اقبال سکندر لکھتا
اقبال	ع	۱۴۴	بکسر طفیل و برکت۔	مذکر	رند	کوہ فرہاد سے مجنوں سے بیاباں چھٹتا	وحشت دل ترے اقبال سے میدان چھٹتا
اقتباس	ع	۵۶۴	بکسر اول و سیوم روشنی لینا۔ کسیکے کلام کو بدون ذکر اُسکے نام کے اپنے کلام میں درج کرنا۔	مذکر	اختر مینائی	تیرے عارض سے اک مہ خوبی	مہر نے اقتباس نور کیا
اقتدا	ع	۵۰۰	بکسر اول و سیوم پیروی کرنا تقلید کرنا	مونث	سرور	ہم آج امام فن ہیں سرور	سب کرتے ہیں اقتدا ہماری
اقتدار	ع	۵۰۶	بکسر اول و سیوم صاحب قدرت ہونا عزت۔ طاقت۔	مذکر	ناسخ	بنی ہے یار کے در پر شبیہ مچھلی کی	ہوا ہے حد سے زیاد اقتدار مچھلی کا
اقتضا	ع	۵۰۰	بکسر اول و سیوم خواہش کرنا تقاضا کرنا چاہنا	مذکر	حالی	جب تک قانون آئی کا یہ ٹھہرا اقتضا	وہ رہیگا ہو کے جو ہے مقتضا ہے اُنکا
				مذکر	عزیز	ہو مستفادہ ہے یہی ہستی کا اقتضا	حاصل جہان سے کبھی عبرت ہی کیوں نہ ہو
اقدام	ع	۱۴۶	بکسر ارادہ کرنا۔ کوشش۔ مثلاً اقدام خودکشی۔	مذکر	تسلیم	میں آپ مر رہا تھا تمھارے فراق میں	اقدام قتل تم نے کیا بھی تو کیا ہوا
اقرار	ع	۵۰۲	بکسر انکار کی ضد۔ ہاں کرنا۔ ماننا	مذکر	سخن	شجر نے ازرہ تعظیم پاس آکر قدم چومے	کیا اقرار پتھر نے بھی ہاتھوں سے رسالت کا
اقرار	ع	۵۰۲	بکسر وعدہ۔ عہد پیمان۔	مذکر	جلیل	یہاں تو ہے غرض اس سے کہ جبیں کا لکھا ہوا	وہ لیتے یا نہ لیتے وصل کا اقرار ہو جاتا
اقرارنامہ	ع	۵۹۸	وہ کاغذ جسپر کوئی معاہدہ لکھا جاوے۔	مذکر	داغ	یہ چال بھی نئی ہے کہ خود بنکے باوفا	اقرارنامہ لیتے ہیں مجھسے نباہ کا

[1] (داغ) اِدھر اُڑتی ہے مے گھلتی ہے افیوں بھنگ گھٹتی ہے - اُدھر پینے کی ٹھہری ہے یہاں نشہ بازی ہے - (ذوق) نام کو اشیا میں نہ تلخی رہی دسمیت و تلخی ز تریاک افیون زہر میٹھا ہو گیا۔

اقلیم[1]	ع	۱۸۱	بالکسر صحیح ہے اور بفتح غلط ساتواں حصہ ربع مسکوں ولایت۔ ملک۔ دیس۔	مونث	نیر	کس شہر سے خیال دل اقلیم عشق کو	جتنی یہ اجڑی اور بھی بستی چلی گئی
			ولایت۔ ملک۔ دیس۔	مونث	ذوق	ہے مزاج اہل عالم میں حد اعتدال	ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بخط استوا
اِکّا	ہ	۲۲	عورتوں کے ایک زیور کا نام ہے۔	مذکر	برق	دو چنداں ہوگیا زیور سے عالم اس پری کا	گل خورشید ٹیکا ہے قمر اکا ہے بازو کا
اِکّا	ہ	۲۲	ایک بتی کا کنول۔ شمعدان۔	مذکر	امیر	کس تزک سے دھیان آیا اس رخ پرنور کا	آگئے آگے سیکڑوں اکّا تھا شمع طور کا
اِکّا	ہ	۲۲	ایک مگدر جو پہلوان بغرض ورزش قوت کے لیے ہلاتے ہیں۔	مذکر	رشک	ورزش تری دکھا نیکو بیرفلک نے رات	رستم کے زور کرنے کا اکّا اٹھا لیا
اکّا	ہ	۲۲	تاش یا گنجفے کا اکّا۔	مذکر	رشک	گردوں کو گنجفے میں ازل کی جیت ہے	سرتاج آفتاب ہے اکّا غلام کا
اُکت	ہ	۴۲۱	بضم دہن کی تیزی۔ ایجاد کی قوت نئی بات۔ انوکھی بات۔	مونث	جرات	تم اٹھے بر سے تو دل بیٹھ گیا	بیٹھے بیٹھے یہ اکت کیسی لی
اکتساب	ع	۴۸۴	بکسر اول وسیوم۔ کوشش حاصل کرنا کمانا۔	مذکر	اختر مینائی	آدمی بننے کو انساں کے لئے	اکتساب علم لازم ہو گیا
اکتفا	ع	۵۰۲	بکسر اول وسیوم کفایت کرنا بس کرنا	مونث	تسلیم	شام غم بھی سیاہ پیدا کی	اکتفا میرے بخت پر نہوئی
اکرام	ع	۲۹۲	بکسر بزرگی۔ عزت۔ توقیر۔	مذکر	رشک	جو قدر نبی میں خدا دو جہاں تھی	اتنا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا
اکڑ	ہ	۲۲۱	بفتح اول ودوم غرور ٹیڑھا پن۔ گھمنڈ۔	مونث	اختر مینائی	دکھا دو چل کے قد اپنا چمن میں	اکڑ شمشاد کی جاتی نہیں ہے
اکسیر[2]	ع	۲۹۱	بکسر اول وسیوم۔ بفتح اول غلط ہے۔ کیمیا وہ شے جس سے اور دھاتیں سونا بنجاتی ہیں۔	مونث	رند	مثل عنقا اکثر دنکا نام ہے ہے بے نشاں	کہتے ہیں اکسیر ہے دنیا میں پر ملتی نہیں
اکل حلال	ع	۴۲۰	جائز کھانا جسمیں حرام چیز شامل نہو۔	مذکر	تسلیم	فاقہ تھا ہمیں دن کا نہ پیتا میں کیوں شراب	واعظ مری نصیب میں اکل حلال تھا
اکل کھرا	ہ	۲۷۷	جو دوسرے کو دیکھ نہ سکے۔ جو اکیلے اپنا ہی بھلا چاہے۔	مذکر	داغ	جو اپنے دل سے آپ کرے بد مزاجیاں	ایسے اکل کھرے سے بھلا کیا کوئی ملے
اکل وشرب	ع	۵۵۹	کھانا پینا۔	مذکر	تسلیم	گزک کے ساتھ مئے لالہ فام اڑتی ہے	بہت دنوں سے یہی اکل وشرب اپنا ہے
اکھاڑا[3]	ہ	۲۲۸	دنگل۔ کشتی کا مقام۔ جگھٹ	״	رند	حسن کا جویا ہوں مدت سے میں دیوانہ مزاج	مجکو پریوں کے اکھاڑے میں سلیمان چھوڑ دو
اُکھاڑ پچھاڑ	ہ	۴۱۸	الٹ پلٹ۔ موقوفی بحالی۔ تغیر تبدل درہمی برہمی۔	مونث	اختر مینائی	کبھی ہے رنگ جا غیر کا کبھی میرا	وہاں اکھاڑ پچھاڑ آئے دن یہ رہتی ہے
اکھو کھو[4]	ہ	۱۰۳	چھوٹے بچوں کو کھلاتے ہیں۔	مونث	نواب ناظم	دیکھو منہ تک ہتھیلی آتی ہے	اکھو کھو تمہیں کو بھاتی ہے
اُگال	ہ	۵۲	بضم اول پان کا فضلہ۔	مذکر	امیر	وہن زخم میں ہر قطرہ خوں ہے یاقوت	تیری تلوار کے بیڑے کا اگال اچھا ہے

[1] ذوق نے خلاف جمہور کے مذکر بھی لکھا ہے مگر اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔ [2] اقلیم فرمائے نے اسکے کیا خراب۔ منحوس چندے یہی ہما کا قدم ہوا۔ [3] اوس بوٹی کو بھی کہتے ہیں جس سے کیمیا گر تانبے کو سونا اور قلعی کو چاندی بناتے ہیں۔ [4] (عاشق) ترے دیوانے کا ہے عرس کیا جلسے ہیں مرقد پر۔ اکھاڑا راجہ اندر کا پریزادوں کا دنگل ہے۔ (قدر) بردیا ہے چمنستان میں اکھاڑا کب سے۔ دونوں جانب سے وہ خم ٹھوک کے آئے بادل [5] عورتیں اکثرات کو بچوں کو کھلانے اور بہلانے کیلئے اپنا ہاتھ چراغ کی روشنی بتاتی ہیں اور وہی ہاتھ بچوں کے منہ پر پھیرتی ہیں اور اکھو کھو میاں کو اکثر کہتی ہیں

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
اگواڑا	ه	۲۰۹	پچھواڑے کی ضد مکان کا اگلا حصہ سامنے کا۔	مذکر	داغ	سمجھیں اُسے ہم تو لعل و یاقوت	لٹجائے اگر اُدگال تیرا
				مذکر	داغ	مکان منحوس ہے ڈھنگا ہی دشمن کا نہ تم لینا	نہ اگواڑا ہی اچھا ہی نہ پچھواڑا ہی اچھا ہی
الاپ	ه	۳۴	گانے میں آواز کا اُتار چڑھاؤ	مونث	شہزادہ اودھ	طبلوں پہ لگیں وہ بڑھکے بجانیں	پہونچیں گردوں پہ وہ الاپیں
الائچی دانہ	ت	۱۰۵	ایک قسم کی مٹھائی۔	مذکر	بحر	خریداری ہے مُنہ خال لب شیرین کا مشتاق ہیں	الائچی دانے حلوائی بھریں شکر کی جو ڈھیں
الاؤ	ت	۱۰۸	جاڑوں میں کوڑہ دکھاس جلاکر تاپتے ہیں۔	مذکر	نسیم	دروازے پر بتوں کے لگایا کئے الاؤ	ہوتی جلائی ہمنے شوالوں کے سامنے
اللہ	ع	۶۶	خداوند عالم۔	مذکر	انیس	یہ شبیر مددگاری شبیر کریگا	اللہ سے صاحب تو قہر کریگا
التباس	ع	۴۹۴	بالکسر اول وسیوم شبہہ شک	مذکر	ذوق	حور لکھا جو آپ کو تنے	جور کا اُس پہ التباس ہوا
التجا[1]	ع	۴۳۵	بکسر آرزو منت سماجت خوشامد۔	مونث	رند	حضور قلب سے کس دن دعا نہیں ہوتی	تری جناب میں کب التجا نہیں ہوتی
التزام[2]	ع	۴۷۹	بکسر اول وسیوم۔ کسی امر کا اپنے اوپر لازم کر لینا۔	مذکر	غالب	بزم کا التزام گر کیجے	ہے قلم میرا ابر گوہر بار
التفات	ع	۴۱۲	بکسر اول وسیوم توجہ۔	مذکر	امیر	کنجیاں بھیجے گا انگور انار جنت کی خدا	انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
التفات	ع	۴۱۳	بکسر اول وسیوم مہربانی۔	مذکر	جلیل	دو دن کی ہی بہار حسینوں کا التفات	نظروں پہ جو چڑھا وہ نظر سے اتر گیا
				مونث	میر	پژمردہ اس کلی کے تئیں بھی اشک نے کیا	آہ سحر نے دل پہ عبث التفات کی
التماس	ع	۵۰۲	بکسر اول وسیوم عرض کرنا چاہنا۔ آرزو کرنا مانگنا۔	مونث	تسلیم	ادا ہر طرح رسم آبرو کی	ادب سے التماس گفتگو کی
				مونث	رشک	صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے	دعاء وصل کی رہتی ہی التماس مجھے
التہاب	ع	۴۳۹	بکسر اول وسیوم۔ شعلۂ آتش۔ آگ بھڑکنا۔ آنچ۔	مذکر	تسلیم	ہاتھ سینے پر مرے رکھئے تو کچھ معلوم ہو	التہاب شعلۂ عشق آپنے دیکھا نہیں
التیام	ع	۴۵۲	بکسر زخم کا بھرنا۔ برابر ہونا۔ ملنا آپس میں	مذکر	بحر	کبھی نہ اُن سے ملے ہم جدا ہوئے جب سے	پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا
الٹ پلٹ	ه	۸۶۳	زیر و زبر ہونا۔ گڈ بڑ ہونا۔ رد و بدل کر دینا اوپر سے نیچے کرنا اور نیچے سے اوپر کرنا۔	مونث	جان صاحب	بُرا ہو عشق کا کاہیکو زندگی ہوگی	الٹ پلٹ جو رہیگی یہی طبیعت کی
الٹ پھیر	ه	۴۴۸	برگشتگی رد و بدل۔	مذکر	تسلیم	ابھی رقیب کے شکوے ابھی رقیب کا وصف	یہ کون سمجھے الٹ پھیر تیری باتوں کا
الجھاؤ	ه	۴۶	سلجھاؤ کی ضد۔ پھنساؤ۔ پھندا۔	مذکر	ظفر	سلجھے گا کیسے دیکھئے دل زلف یار کا	بیطرح اسمیں اُسمیں ہوا الجھاؤ پڑگیا
الجھن	ه	۸۹	گھبراہٹ۔ تشویش۔ خلش۔ پھنساؤ	مونث	جلیل	نہیں معلوم سلجھاتا ہی کون آج انکی لٹوں کو	جلال الجھن تو ہی پر ہی کہ ہم شفتہ حالوں کی
الحاح	ع	۴۸	بالکسر گڑگڑانا۔ منت کے ساتھ مانگنا۔	مونث	نوازش	خوشامد کی منت کی الحاح کی	جب اُسنے کہیں جاکے اصلاح کی

[1] روزیرم نہ آیا منتوں سے یار جب دم۔ توپھر کیا کیا اجل کی التجا کی۔ درخواست گذارش۔ التماس دعا (ناسخ) الٰہی یہ ناسخ کی ہی التجا۔ مرے دم سے ہو شاد ملک لکھنؤ۔ [2] (دبیر) التزام ایک قواعد کے کئے ہیں میں نے۔ جن شرائط میں حریفوں سے بمشکل ہو غزل [3] دہریت گانے والے شروع گانے میں جو سُروں کا اُتار چڑھاؤ کرتے ہیں اسے الاپ کہتے ہیں عموماً سُر بھرنے کو بھی الاپ کہتے ہیں

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			التجا ۔ خوشامد ۔				
الحاد	ع	۴۴	بکسر دین سے پھرنا ۔ ملحد ہونا ۔	مذکر	منتظر	غیر کے دل سے نہیں جاتا مری جانب سے بغض	جسطرح الحاد ملحد سے جدا ہوتا نہیں
الحاق	ع	۱۴۰	بکسر جوڑنا ملانا ۔ ایک کو دوسرے سے ملا دینا پیوند کرنا ۔	مذکر	اسیر	تل مشک کا وہ روی کتابی پہ بنا کر	کہتے ہیں کہ مصحف میں یہ الحاق ہوا ہے
الحان	ع	۹۰	بکسر راگ کی آواز ۔ اچھی آواز ۔ خوشنوائی	مذکر	مصحفی	جو یاد مصحف رخ میں مرا دل نالے کرتا ہے	وہ کہتے ہیں مزہ دیتا ہے کیا الحان قاری کا
الحمد	ع	۸۳	قران شریف کی سب سے پہلی صورت	مونث	مصحفی	دم کرکے بلایا ہے مجھے تیغ کا پانی	قاتل نے مرے ذبح پہ الحمد پڑھی ہے
الزام	ع	۷۹	بکسر قصور دار ٹھہرانا ۔ کسی پر کسی بات کا لگا دینا ۔	مذکر	جلیل	بیوفا کہتے ہو دل کو مرے دفن ہو کر	یہ تو سمجھو کہ یہ الزام کدھر جاتا ہے
اُلُش [۱]	ت	۱۳۳	بضم اول و دوم کھانے پینے کی چیز ہیں جو بزرگوں یا امیروں کے آگے سے بچی ہوں	مذکر	سودا	صفت مجلس کو گر دیکھو تو گویا	الش ہے تاجدار قادری کا
الطاف	ع	۱۲۲	بالفتح مہربانیاں ۔ عنایتیں ۔	مذکر	سودا	جوش ہے اہل ہوس کا مگر الطاف ترا	ابھی سب کچھ ہے ابھی شعبدہ گر کچھ بھی نہیں
الغیاث	ع	۱۵۴۲	بفتح اول و دوم و سیوم مصیبت و رنج و غم کی زیادتی پر اس لفظ کو کہتے ہیں ۔	مونث	مصحفی	بلائیں آتی ہیں گردوں سے تیر بن بن کر	تمام رات یہاں الغیاث رہتی ہے
الفاظ	ع	۱۰۱۲	لفظ کی جمع ۔	مذکر	ناظم	کبھی خیر مقدم کبھی مرحبا	زباں پر یہ الفاظ آتے گئے
الف بے	ع	۱۲۳	حروف تہجی ۔	مونث	مصحفی	نیس و فرہاد کو ہم طفل دبستاں سمجھے	یاد تھی ہمکو الف بے جو قد و ابرو کی
الفت [۲]	ع	۵۱۱	بضم دوستی محبت ۔	مونث	رند	دیکھتے بھی نہیں تم چشم عنایت کیسی	پیار کیسا ہے مری جاں یہ الفت کیسی
القاب [۳]	ع	۱۳۴	بالفتح خطاب ۔ وہ الفاظ جو خط میں مکتوب الیہ کا رتبہ ظاہر کرنے کو لکھا جاوے ۔	مذکر	آتش	یار کو تم سے محبت نہیں تو اے آتش	خط میں القاب یہ پھر مشفق من کس کا ہے
الم	ع	۷۱	بفتح اول و دوم رنج و غم ۔	مذکر	انیس	اللہ دکھائے نہ الم نور نظر کا	بہ جاتا ہے آنکھوں سے لہو قلب و جگر کا
الماس	ت	۱۳۲	بفتح ہیرا ۔ رتن ۔	مذکر	مونس	رنگ ایسا کہ میلا ہو جسے دیکھ کے الماس	ابر ایسا کہ پی لے شط خوں اور نہ بجھے پیاس
النگ	ف	۱۰۱	بفتح اول و دوم ۔ طرف ۔ سمت پہلو ۔ اب یہ لفظ فصحا نہیں بولتے ۔	مونث	ناسخ	آئینہ خانہ دل حیراں ہے کیا وسیع	سد سکندر ایک اسی کی النگ ہے
الو	س	۲۷	فارسی میں جغد اور بوم کہتے ہیں ۔ اسکا گذر آبادی میں منحوس سمجھا جاتا ہے ۔	مذکر	بیان [illegible]	جس دو سے کہ پیچھے مرا گھر ہوا تباہ	برسوں کے بعد پھر وہی الو نظر پڑا
الوان	ف	۸۸	پشمینہ جسپر کام بنا کے دوشالہ رومال تیار کرتے ہیں ۔	مونث	ناصر	قیمتی اسکا دوشالہ واہ وا	اور پھر الوان اسکا واہ وا
الوداع	ع	۱۱۲	بفتح اول و سیوم کلمات رخصت رخصت	مونث	دبیر	ناگاہ الوداع بھی آغاز ہوگئی	اکبر بتول اپنے نواسے کو رو گئی

۱؎ (داغ) جھوٹا جو بچنے کھانے کو کھایا عدو نے غم رہتا تھوڑا سا وہ الش تھا ہمارا اچھا ہوا ۔ ۲؎ الفت اور محبت کا فرق ۔ محبت عموماً ناجائز خود غرضی سے پاک و صاف ہے اور اسکا اثر دل میں تا ہے وہ دلمیں خود بخود جگہ کرتی ہے ۔ الفت میں ایک قسم کی خود غرضی ہوا کرتی ہے ۔ (صبا) حال دل کہئے تو کسطرح سے وہ کہتے ہیں ۔ تم سلامت رہو الفت کے جتانے والے ۔ ۳؎ (رشک) بدنام دہر دشمن ناموس و عار خلق ۔ القاب یہ ہیں آپکے بے نام و ننگ کے ۱۲

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
الہام	ع	۷۷	بکسر اول جو بات خدا کیطرف سے دلمیں آئے۔ دل کے خیالات جو سچے ہوں۔	مذکر	نسیم	ہوا کھانے میں اشعار کر رہا ہوں مجھ میں	ہوا ہی غیب کے مضمون کا گر الہام گھی میں
الیل[1]	ھ	۷۱	اچھل کود۔ کلیل۔ بعض شعرائے شوخ کے معنوں میں کہا ہے۔	مونث	تسلیم	گرچہ بوڑھا ہوا سمند فلک	ہے قیامت مگر الیل اسکی
امارت	ع	۲۴۴	بالکسر دولتمندی۔ حکومت۔ سرداری۔ امیری۔	مونث	ریاض	امارت بھی ملی ملک سخن کی	ہوئے اب صاحب تاج سخن بھی
امام	ع	۸۲	پیشوا۔ ہادی۔ نماز پڑھانیوالا۔	مذکر	ناسخ	آج دنیا میں امام انس وجاں پیدا ہوا	یعنی ابن عم شاہ مرسلاں پیدا ہوا
امام	ع	۸۲	تسبیح کا وہ دانہ جو سب میں بڑا ہوتا ہے	مذکر	رند	ہماری حلقہ سے خارج ہے ذکر خیر او دوست	شمار میں نہیں تسبیح کا امام اتنا
امامت	ع	۴۸۳	بکسر پیشوائی	مونث	گویا	پیچھے تھے سر شہیدوں کے آگے سر امام	دیکھو فنا کے بعد امامت حسین کی
امان	ع	۹۲	پناہ۔ حفاظت۔	مونث	مونس	مہلت نہ زیر تیغ شہ انس وجاں ملی	ایمان جب وہ لائے تو انکو اماں ملی
امانت	ع	۴۹۲	کیسکی چیز اپنی حفاظت میں رکھنی	مونث	جلال	اجل کے جور ٹھہرے مرکے تم پر	وہ کہتی ہے امانت میری کیا کی
اُمّت	ع	۴۴۱	بضم۔ گروہ جو کسی پیغمبر کا پیرو ہو۔	مونث	امیر	حشر میں اُمّت جو آئی آ چکی	ہر زباں پر تھی دُہائی آ چکی
امتثال	ع	۹۷۲	بالکسر اول وسیوم حکم ماننا۔	مونث	تسلیم	ذات اقدس تابع حکم خدائے لم یزل	اہل دیں کو حکم کی اسکی ہے واجب امتثال
امتحان	ع	۵۰۰	بالکسر اول وسیوم آزمایش جانچ	مذکر	ناسخ	فکر کر موقوف ناسخ جی ترا لگتا نہیں	پھر طبیعت کا کسی دن امتحاں ہو جائیگا
امتزاج	ع	۴۵۲	بالکسر اول وسیوم۔ ملانا۔ آمیزش	مذکر	تسلیم	شراب کا یہ زمانے میں امتزاج ہوا	کہ اب مزاج شراب اپنا بھی مزاج ہوا
امتلا	ع	۴۷۲	بکسر اول وسیوم خلاء کی ضد معدہ کا غذا یا بدن کا بادے سے بھرا ہوا ہونا	مونث	اختر مینائی	غم ہے وہ چیز کھاتے ہیں ہر روز	اور کبھی امتلا نہیں ہوتا
امتیاز	ع	۴۱۹	بکسر اول وسیوم۔ فرق۔ تمیز۔ شناخت پہچان	مذکر	آتش	نہیں کچھ امتیاز اس عشق کو گمنام نامی کا	یہ لکھواتا ہے خط مولا سے بندے کی غلامی کا
امداد	ع	۵۰	بکسر مدد کرنا۔ اعانت	مونث	مونس	بچہ ہے اُٹھ سکیگی نہ ضرب اس لئیم کی	امداد کیجیو مرے خالق یتیم کی
امر	ع	۲۴۱	حکم بات[2]۔ کام فعل۔	مذکر	ظفر	جاگ اُٹھا خواب عدم سے یک بیک سارا جہاں	کائنات جسدم ظفر خالق کا امر کن گیا
امرت	س	۶۴۱	بکسر اول وسیوم۔ آبحیات وہ شے جو جان بخشی کی صفت رکھتی ہو	مذکر	تسلیم	دے کے بوسہ اُسنے جب دشنام دی	میرے حق میں زہر امرت ہو گیا
امرود	ف	۴۵۱	ہندوستان کا ایک مشہور پھل ہے۔	مذکر	افسر	نظم اکبر بھی اسی صورت سے مقبول جہاں	جسطرح مشہور ہے امرود الہ آباد کا
امروز فردا	//	۵۳۹	آجکل۔ ٹال ٹول	مونث	مصحفی	عاشقوں کو دیکھ لینے کی تمنا ہی رہی	روز محشر بھی وہاں امروز فردا ہی رہی
اُمس	ھ	۱۰۱	بضم شدت کی گرمی جسمیں ہوا بند ہو	مونث	قلق	ضبط آہ سرد گریہ سے نہ کیوں دم پر بنے	سچ ہے کیا تکلیف دیتی ہے امس ساتھ کی
امساک[3]	ع	۱۲۲	بالکسر رکاؤ۔ بخل۔ وہ دوا جس سے منی بدیر خارج ہو۔	مذکر	منیر	بادل کو ادھر عارضہ حبس البول	امساک اُدھر آسمان نے کھایا ہے
امکان	ع	۱۱۲	بالکسر ہو سکنا۔ ممکن ہونا۔ مجال طاقت	مذکر	حالی	مگر لکھ گئے جو اصول اہل ایمان	نہیں نسخ و تبدیل کا اُن میں امکاں

[1] (مصحفی) کوئی کہتا ہے اُسے یوں کہ بھلا ہے دہ رخش۔ کوئی کہتا ہے اُسے یہ کہ بھیڑا ہے الیل۔ [2] (قلق) سب کو اس امر کی تمنا ہے۔ آپکا نام آج ایسا ہے۔ [3] (نسیم) غیر ممکن ہے کہ آساں ہو سکے۔ رہگیا جو امر مشکل رہگیا۔ ۱۲

املا[1]	ع	۴۷	بکسر رسم الخط کے موافق لکھنا۔	مذکر	تسلیم	عالم وحشت میں جب لکھا کوئی خط فراق	ربط بگڑا امیری انشا کا غلط املا ہوا
املاک	ع	۹۲	بکسر ملکیت۔	مونث	انیس	واں کی املاک و زراعت کا ہو کیا مجکو خیال	یاں ہوئی جاتی ہے سادات کی کھیتی پامال
امن	ع	۹۱	بفتح اول پناہ۔ حفاظت۔ بچوٹ جانا	مذکر	جاہ	دیر کیوں کی ہے قیامت نے کہیں آجاے	امن ہو جائیگا اک روز وہ غوغا ہوکر
اُمنگ	ھ	۱۱۱	بضم اول جوش شوق۔ ترنگ ولولہ	مونث	امیر	عبرت یہ کہہ رہی ہے جوانوں کی قبر پہ	یاد رکھو امنگ جوانی کی کیا ہوئی
امید[2]	ف	۵۵	میم مشدد و غیر مشدد دیای مجہول و معروف ہر طرح مستعمل ہے۔ آس۔ توقع	مونث	امیر	شام شب ہجر و عمر آخر ہوئی	امید امیر کیا سحر کی ہوئی
امیدوار	ف	۲۶۲	آسرے والا۔ امید رکھنے والا۔	مذکر	امیر	اک نظر دل کو دیکھ لو۔ دیکھو	کب سے امیدوار آیا ہے
امیر	ع	۲۵۱	سردار۔ بڑا آدمی رئیس دولتمند	مذکر	ناسخ	ہر چند کہ اک امیر مومن ہے بڑا	برحق یہ ہے کہ امیر محسن ہے بڑا
امین	ع	۱۰۱	امانت دار۔ معتمد۔	مذکر	آتش	کیا دجال کو ہیوند خاک اقبال مہدی نے	خدا کے فضل سے خاتم امین آیا
اناالحق[3]	ع	۱۶۱	میں خدا ہوں۔	مذکر	امیر	دیگئی منصور کو سولی ادب کے ترک میں	تھا اناالحق حق۔ مگر اک حرف گستاخانہ تھا
انار	ف	۲۵۲	ایک مشہور میوہ ہے۔	مذکر	ناسخ	لب سکے پستہ ذقن سیب آنکھیں ہیں بادام	کھلے جو دانت ہنسی میں نظر انار آیا
انار	ھ	۲۵۲	ایک آتشبازی کا نام ہے۔	مذکر	منیر	ہر اک شرارہ بناخال چہرۂ زنگی	چھڑا ہے آہ نے ہر چند انار آتش بار
انبار	ف	۲۵۲	بفتح ذخیرہ ڈھیر۔ انبار خانہ گودام	مذکر	امیر	آمد کسکی ہے یہ گل افشاں چراغ گور	پھولوں کا مری قبر پہ انبار ہو گیا
انبساط[4]	ع	۱۲۳	بالکسر اول و سیوم خوشی۔	مذکر	اکبر	فرقت جاناں میں کیسی خوشدلی اے ہمنشیں	انبساط طبع نذر رنج و ملال ہو گیا
اَن بن	ھ	۱۰۳	بفتح بگاڑ۔ رنجش۔ مخالفت۔	مونث	داغ	ان بن ہوئی ہو غیر سے اُسکی خدا کرے	سنتے ہیں لاگ ڈانٹ کسی کی کسی سے ہے
انبوہ	ف	۶۳	بفتح ہجوم۔ بھیڑ۔	مذکر	جرات	گر میئے بازار یوسف جسکے آگے سرد ہو	آجکل انبوہ یہ تیرے خریداروں کا ہے
انتباہ	ع	۴۰۹	بکسر اول و سیوم خبرداری آگاہی۔ اطلاع۔	مذکر	افسر	گناہگار نے ہر طور سے گناہ کیا	ہزار دو مصیبت نے انتباہ کیا
انتخاب	ع	۱۰۵۴	بالکسر اول و سیوم چننا۔ نیک و بد کو الگ الگ کرنا	مذکر	بحر	چنے ہوئے ہیں جو دیوان کائنات میں بحر	مزاولت میں ہماری وہ انتخاب ہا
انتساب	ع	۵۱۴	بالکسر اول و سیوم منسوب کرنا نسبت کرنا جوڑنا۔ پیوند کرنا۔	مذکر	داغ	زاہد کا دخت رز سے جو انتساب ہوتا	وہ بھی ہمارے منہ پر آج انقلاب ہوتا
انتشار	ع	۹۵۲	بکسر اول و سیوم پراگندہ ہونا گھبراہٹ	مذکر	مونس	میدان میں دیکھ دکھ کے لشکر کا انتشار	تھا سخت مضطرب یا سر جدا بکار
انتظار	ع	۵۵۴	بکسر اول و سیوم راہ دیکھنا	مذکر	[illegible]	آئی خبر سے جو اپنی بھی	[illegible]
انتظام	ع	۱۳۶۲	بکسر اول و سیوم بندوبست۔ ترتیب	مذکر	صبا	سفر کا جو منظور تھا انتظام	کیا [illegible] جگہ پر قیام
انتعاش	ع	۸۲۲	کھڑا ہونا بلند ہونا فارسی میں عشق و نشاط	مذکر	میر	چھڑکتا رہوں منہ میں میں آب کاش	کہ ہوتا رہے روح کو انتعاش

[1] رشک نے مونث بھی لکھا ہے مگر مذکر کو ترجیح ہے۔ نامہ جاناں ہے یا لکھا مری تقدیر کا۔ خط کی انشا اور ہے پڑھنے کی املا اور ہے۔ [2] (داغ) تم حرف دلشکن نہ نکالو زبان سے۔ امید ٹوٹ جائیگی امیدوار کی۔ [3] ایک کلمہ تھا جسکو منصور حالت محویت و کیفیت میں کہہ اُٹھے تھے اسلئے علما کے فتوے سے وہ سولی پر چڑھا دیے گئے تھے [4] انبساط کی تانیث و تذکیر میں اختلاف ہے۔ حالی نے مذکر بھی لکھا ہے۔ یہ دن اپریل منقبض رہنے کے ہیں۔ ہو چکا ہونا تھا جو کچھ انبساط۔ لیکن اکثر مونث بھی دیکھا جاتا ہے ناصر نے تانیث کے ساتھ بھی لکھا ہے لکھا ہے۔ ہر طرف سے یاس کے آثار ہیں۔ انبساط طبع بھی جاتی رہی ۱۲۰۔

			کے معنی میں بھی آتا ہے۔				
انتفاع	ع	۶۰۲	بالکسر اول وسیوم فایدہ۔ نفع ۔	مذکر	اختر مینائی	عوض دل اگر ملا بوسہ	ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا
انتقال[1]	"	۵۸۲	بالکسر اول وسیوم جگہ بدلنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مجازاً مرجانا۔ نقل حرکت۔	"	انیس	دنیا سے انتقال علمدار ہو گیا	سردار فوج بیکس و بے یار ہو گیا
انتقام	"	۵۹۲	بالکسر اول وسیوم بدلا عوض۔	"	اسیر	کیا گلوں کو خزاں نے قتل کیا	خون بلبل کا انتقام ہوا
انتہا[2]	"	۷۵۷	بالکسر اول وسیوم آخیر انجام۔ حد نہایت	مونث	جلیل	ابتدا میں ہے یہ جفا تیری	دیکھئے کیا ہو انتہا تیری
انٹی	ھ	۴۶۱	عورتیں ایک کانکڑ زیور کو یعنی بالے کو انٹی کہتی ہیں	"	اسیر	نہیں اُس تیغ کے قبضے میں چھلا	دلہن کے کان میں انٹی پڑی ہے
انجام	ف	۹۵	بفتح آخر۔ انت خاتمہ۔ انتہا۔ نتیجہ مآل۔[3]	مذکر	سودا	تری خط آنے سے دلکو مری آرام کیا ہوگا	خدا جانے کہ اس آغاز کا انجام کیا ہوگا
انجمن	"	۱۴۴	مجلس۔ محفل۔ گروہ۔	مونث	تسلیم	میں شمع طور کہتا ہوں رخ پرنور کو لیکن	تمہاری انجمن کی انجمن کچھ اور کہتی ہے
انجیل	ع	۹۴	بالکسر تیسری حرف دوسری آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی	"	بحر	مخطط ہو اور دے جان بخش یار	مسیحا پر انجیل نازل ہوئی
انجھر	ھ	۲۵۹	اکثر۔ حرف۔ جادو سحر کا فقرہ۔	مذکر	جان صاحب	مجھ سے آکے جو لڑتے ہیں میاں کے شاگرد	یہ تو انجھر ہیں پڑھائے ہوئے استادوں کے
انحراف	ع	۳۴۰	بالکسر اول وسیوم۔ پھر جانا۔ سرکشی۔ روگردانی۔	"	صریر	عشق میں غیر کی شکایت کیا	دل نے بھی مجھ سے انحراف کیا
انحصار	"	۳۵۰	بالکسر اول وسیوم گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ منحصر ہونا۔	"	جان صاحب	کیا مرا اور کوئی یار نہ تھا	کچھ اُسی پر تو انحصار نہ تھا
انحطاط	"	۷۸	بالکسر اول وسیوم گھٹاؤ کی۔ کم ہونا۔ نیچے اُترنا۔	"	تسلیم	داغ دل مٹ چلا بڑھاپے میں	ماہ کامل کو انحطاط ہوا
اِندارہ	ھ	۲۶۱	بہت بڑا کنواں۔	"	اسیر	ہوئیں عشق کمر یار میں ایسا لاغر	روزن مور مرے واسطے اندارے ہیں
انداز	ف	۶۳	ڈھنگ وضع۔ اٹکل۔ ادائے معشوق	"	جلال	دلبری کی تو ادائیں تھیں انوکھی انکی	جانستانی کا بھی انداز نرالا ہوتا
اندازہ[4]	"	۶۸	اٹکل۔ تخمینہ۔ قیاس۔	"	اختر مینائی	ہمیشہ دل نئے انداز سے لبھاتے ہو	تمہارے ناز کا اندازہ ہو نہیں سکتا
اندام	"	۹۶	بفتح بدن۔ مجازاً تمام بدن۔	"	آتش	رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا	موئے کمر کو رتبہ ہے سونے کے تار کا
اندراج	"	۲۵۹	بکسر اول وسیوم درج کرنا۔	"	افسر	آسماں نے غم محبت کا	میری قسمت میں اندراج کیا
اندفاع	"	۲۰۶	بالکسر اول دفع ہونا۔ دور ہونا۔ مثلاً اندفاع مرض کی کیا تدبیر کی۔	"	افسر	صبر نے بیکسی میں ساتھ دیا	ضبط نے غم کا اندفاع کیا
اندمال	"	۱۳۶	بکسر اول وسیوم زخم بھرنا۔	"	جلیل	دل بھر آیا ہے بار ہا لیکن	زخم دل کا نہ اندمال ہوا

[1] (صبا) بس انتہا بھی یہی ہے جو بیقراری روح۔ بہشت سے نہ کہیں اور انتقال کریں ۔ [2] (صبا) خدا کو انتہا لینی تھی ایدل جور گردوں کی۔ وگرنہ کب عدم سے ہم سا آفت کش آتا ہے
[3] (صبا) سرکش ہو کوئی گر کبھی برا نہیں ہوتا۔ انجام برے کام کا اچھا نہیں ہوتا۔ [4] (بحر) کیا کمی ہے برکت کا ہے ساقی تیری۔ جام سب جمع ہیں خم جتنے ہیں اندارے ہیں۔

اندوختہ	ف	۱۰۹۶	جمع کیا ہوا۔	مذکر	عزیز	کھلجائیگا جب کوئی لگا دیجئے وہ مجھے	سب خاک کے پردے میں ہے اندوختہ انکا
اندوہ	ف	۶۶	غم۔ الم۔	مذکر	مونس	جیتے نہ یہ اندوہ جو یعقوب پہ ہوتا	پھٹ جاتا جگر گر جو یہ ایوب پہ ہوتا
اندھادھند	ھ	۱۲۴	بے سوچے سمجھے۔ بدانتظامی۔ بے انصافی	مذکر	تسلیم	گیسوئے یار نے جس دن سے چڑھائی کی ہے	کشور دل میں اندھادھند رہا کرتا ہے
اندھیر	ھ	۲۷	تاریکی۔ بے انصافی۔ قہر۔ ستم۔	مذکر	وزیر	زلفوں نے دل کو چھین لیا رخ کی دید میں	لوٹا ہے دن دہاڑے یہ اندھیر ہو گیا
اندھیرا	ھ	۲۷۱	تاریکی۔ دھندلا۔	مذکر	جلیل	زندگی بھر جو خیال رخ روشن میں رہا	بعد مردن نہ اندھیرا ہو مرے مدفن میں
اندیشہ	ف	۲۷	دھڑکا۔ خوف کھٹکا۔	مذکر	تعشق	دل اُسے دیکھ کے چلے ملک عدم کو بے خوف	مال رکھتے نہیں اندیشۂ رہزن کیسا
انڈا	ھ	۵۶	بیضہ۔ خصیہ۔	مذکر	منیر	اس سال درد سر فنا ہو جہان میں	نوروز میں لڑے ہیں انڈے حباب کا
انتر جانا	ع	۱۶۴	بالکسر اول و سیوم۔ ہٹ جانا پلٹ جانا	مذکر	مصحفی	غیر کے ساتھ دیکھکر اسکو	کیا طبیعت کو انتر جا رہا
اُنس	ع	۱۱۱	بالضم پیار محبت۔	مذکر	امیر	نئی وحشت ہے مجکو وحشیوں سے انس ہے	کر آنکھیں دشت میں ملتا ہوں نقش پائے آہو پر
اَنس	سنسکرت	۱۱۱	بالفتح توانائی۔ طاقت سُت۔ جیسے بدن میں انس نہیں رہا۔	مذکر	افسر	پھنسکے دل زلف شکن میں [illegible]	نہ انس باقی رہا ہے نہیں آرزوئے خیال جاناں
انسان	ع	۱۶۱	آدمی۔	مذکر	داغ	تو وعدہ کرکے مجھ سے مری جان پھر گیا	حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا
انسانیت	ع	۵۷۲	آدمیت۔ لائق ہونا۔	مونث	اختر مینائی	وہ نہیں ملتے کسی انسان سے	انکی بھی انسانیت جاتی رہی
انسب	ع	۱۱۴	بہت مناسب	مذکر	آتش	موقع تھا یہی قاتل بسمل جو کیا تو نے	اولی تھا یہی میرے حق میں یہی انسب تھا
انسداد	ع	۱۳۰	روکنا۔ بند ہونا۔	مذکر	تسلیم	آہیں رک سکتی ہیں رونے سے مگر	انسداد اشکوں کا ہو سکتا نہیں
انشا	ع	۳۵۲	عبارت لکھنا دل سے کوئی بات پیدا کرنا طرز تحریر۔	مونث	رشک	نامہ جاناں ہے یا لکھا مری تقدیر کا	خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے
انشراح	ع	۵۶۰	کھلنا کشادہ ہونا۔	مذکر	اختر مینائی	خط کو پڑھ کر وہ انشراح ہوا	کہ در دل کا انفتاح ہوا
انصاف	ع	۲۲۲	نیاؤ۔ فیصلہ کرنا۔	مذکر	داغ	کوچے میں انکے ہم تو قیامت اٹھائینگے	انصاف اپنا یا نہ ہوا آج یا ہوا
انصباب	ع	۱۴۶	گرنا۔ پانی یا کسی رقیق چیز کا ٹپکنا	مذکر	جان صاحب	دمبدم آرہی ہے ابکائی	ہے غضب انصباب صفرا کا
انصرام	ع	۳۰۲	انتظام۔ بندوبست۔	مذکر	سرور	کام کا خوب انصرام کیا	حق تو یہ ہے کرم نے نام کیا
انضباط	ع	۴۶۳	ضبط کرنا۔ خاص خاص کاموں کے لیئے وقت معین کرنا۔	مذکر	نوازش	اشکباری دن کو ہے شب کو فغاں	ہے یہاں خوب انضباط اوقات کا
انعام	ع	۱۶۲	صلہ بدلا۔ نعمت دنیا بخشش۔	مذکر	ناسخ	ناسخ کہیں جلد آکے کہے قاصد جاناں	خط لیجئے دیجئے انعام ہمارا
انعکاس	ع	۲۰۲	بالکسر اول و سیوم الٹا۔ نمودار ہونا عکس کا کسی شفاف شے مثل آئینہ یا پانی سے۔	مذکر	نوازش	رخ روشن کا پرتو دل سے غم کا داغ دھوتا ہے	فروغ مہ کا باعث انعکاس مہر تاباں ہے
انفراغ	ع	۳۰۲	چھٹکارا۔ فراغت پانا۔	مذکر	اختر مینائی	جب تک نہ محبت میں فنا دل ہوگا	دنیا سے نہ انفراغ حاصل ہوگا
انفصال	ع	۲۵۳	بکسر اول و سیوم فیصلہ۔	مذکر	جلال	مری دل کا اور میرا وہی بس چکا تھا جھگڑا	جو کچھ انفصال ہوتا وہیں انفصال ہوتا
انفعال	ع	۲۳۲	بکسر اول و سیوم شرمندگی۔	مذکر	تسلیم	منہ نہ پھیریگا دم محشر بھی انکی روبرو	مہر کو بھولا نہیں روز ازل کا انفعال

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
انفکاک	ع	۱۷۲	بکسر اول وسیوم چھوڑنا جدا کرنا علحدہ ہونا ۔ الگ ہونا ۔	مذکر	داغ	اب سر ساقی ہی اور دستار شیخ	انفکاک رہن ہو سکتا نہیں
انقباض	ع	۹۵۴	بکسر اول وسیوم گرفتگی طبیعت کا نا شگفتہ ہونا قبض ۔	مذکر	صریر	شگفتہ ہو کے جو اک دن ملے نہ تم مجھسے	مہینوں غنچۂ خاطر کو انقباض رہا
انقسام	ع	۲۵۲	بکسر اول وسیوم بانٹنا ۔ تقسیم کرنا	مذکر	اختر مینائی	باری باری دونوں زلفوں میں ہے گا دل ادا	بندہ پرور انقسام جایداد اچھا نہیں
انقطاع	ع	۲۳۱	بکسر اول وسیوم قطع کرنا ۔ کاٹنا ۔ علحدگی یہاں قطع تعلق سے مراد ہے	مذکر	تسلیم	مزے سے کاٹتے ہم اپنی زندگی ہمدم	عدو سے اُن سے اگر انقطاع ہو جاتا
انقلاب	ع	۱۸۴	بکسر اول وسیوم اُلٹ پلٹ نیز گردش ایام زمانے کی گردش ۔	مذکر	ناسخ	خاک سر پر ہے مہر و مہ پامال	اے فلک روز انقلاب ہوا
انقیاد	ع	۱۶۶	تابع ہونا ۔ فرمانبرداری ۔ قید ہونا	مذکر	صریر	سر جھکاتے کیوں نہ پیش تیغ ناز	انقیاد امر واجب تھا ہمیں
انکار	ع	۲۷۲	کسی بات کو نہ ماننا ۔ اقرار کی ضد	مذکر	جلال	دل اُسکے آگے آپ تڑپ کر نکل پڑا	مجکو سوال وصل سے انکار ہی رہا
انکسار	ع	۳۴۲	عاجزی ۔ عجز جو کسی کی طبیعت میں ہو ۔ خاکساری ۔ فروتنی ۔	مذکر	صریر	زمین سے سوئے گردوں مرا غبار بڑھا	بلند رتبہ ہوا جتنا انکسار بڑھا
انکشاف	ع	۴۵۲	بکسر اول وسیوم کھولنا ظاہر کرنا ۔	مذکر	ناصر	چیر کر سینہ اُسنے دل دیکھا	تیغ سے انکشاف حال کیا
انگارا	ھ	۲۷۴	اخگر ۔ چنگاری ۔	مذکر	ناسخ	ہو رہا ہی بت پرستی کا یہ دنیا میں عذاب	مجکو ہر داغ جنوں دوزخ کا انگارا ہوا
انگبیں[1]	ف	۱۴۳	شہد ۔	مذکر	منیر	رال ٹپکے گی لب بام فلک کی آپ پر	آج اس چھتے سے پیدا انگبیں ہو جائیگا
انگرکھا	ھ	۲۹۶	مردونکے پہننے کا مشہور کپڑا ۔	مذکر	جان صاحب	معنی کے بدلے رہگئی اب شعر میں جگت	اے جان پہنو انگرکھا ہاتھی کی کھال کا
انگڑائی	ھ	۲۹۲	خمیازہ	مونث	امیر	کیف مستی میں بھی رہتا ہی یہ جوبن کا لحاظ	انکو انگڑائی بھی آتی ہی تو شرمائی ہوئی
انگشت	ف	۷۷۱	اُنگلی	مونث	منیر	مضمون گرم پر مرے طعنہ نہ کر سکے	انگشت اعتراض حریفوں کی جل گئی
انگشتر	ف	۹۷۱	انگوٹھی ۔	مونث	اسیر	جو دیتا ہی نقش ہی اسمیں تمھارا نام پاک	کوئی انگشتر جہاں میں بے نگیں ملتی ہیں
اُنگلی	ھ	۱۱۱	عضو مشہور ہی انگلی ۔	مونث	رند	چھلا اُتار نے دیا کیوں تمنے رند کو	انگلی بھی سرخ ہوگئی ہیہات آپکی
انگوٹھی	ھ	۴۹۲	انگشتری ۔	مونث	جان صاحب	انگوٹھی تو یوں مفت پائی نہ ہوگی	ساروں نکو جب تک دکھائی نہ ہوگی
انگور	ف	۲۷۷	مشہور میوہ ہی ۔	مذکر	امیر	سر قاضی کی کیا چھڑ دائیگی مستو لسا سے شیخو ہی	قلم جب باغباں کرتا ہی اور انگور پھلتا ہی
انگور	ف	۸۲	زخم کا انگور ۔	مذکر	منیر	بسملوں سے بوسۂ لب کا جو وعدہ ہوگیا	خود بخود ہر زخم کا انگور میٹھا ہوگیا
انگیا	ھ	۱۰۱	عورتوں کے پہننے کا مشہور کپڑا	مونث	انشا	چھبتی ہی یہ تو نگوڑی مجھے بھاری انگیا	کوئی سادی سی مرے واسطے لاری انگیا
انہدام	ع	۱۰۱	گر جانا ۔ عمارت کا مسمار ہونا ۔ ڈھانا	مذکر	اختر مینائی	یہ خدا کا گھر ہے اے کافر بتو	انہدام قصر دل اچھا نہیں
انہماک	ع	۱۱۷	بکسر اول وسیوم کسی کام میں محویت	مذکر	تسلیم	کوئی مرے کر جسے اُنکو ہی خبر کیونکر	کہ دلبری سے انہیں انہماک ہوتا ہی
			بفتح اول وکسرہ ودوم نوک ۔	مونث	امیر	کیا خط کا جواب اُسنے تعلی سے دیا واہ	بھیجا سر قاصد مجھے نیزے کی انی پر
				مونث	ہلال	اے شب ہجر فلک ہی کہ نیستاں کوئی	انی نیزے کی نظر آتی ہی ہر تارے میں
انیلا پن	ھ	۱۴۴	بانکپن ۔ سادگی ۔ اکیلا	مذکر	سخن	نزاکت پر انیلا پن تمھارا قتل کرتا ہی	وہی گردن میں میری ہاتھ ہی جسمیں کہ خنجر ہی

[1] ناسخ نے میرے آقا کو امیر النحل لکھا تھا خطاب ۔ خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا ۔

اُوپ	ھ	۹	بالضم وواو مجہول آب و تاب چمک رونق	مونث	مسرور	رونق جہانمیں ابرِ دُخدار سے ہوئی	قاتل کی ساری اوپ اسی تلوار سے ہوئی
اوتار	س	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا بشکل انسان دنیا میں آنا (معاذ اللہ)۔	مذکر	افسر	ہر اک سکے حکم پہ موقوف نظم عالم ہے	معاذ اللہ اسد بھی کہیں اوتار لیتا ہے
اُوٹ	ھ	۲۰۴	بروزن پھوٹ بواو مجہول آڑ پردہ چھپاؤ۔	مونث	ارشد	کی جو شرما کے اوٹ تکیے کی	لگ گئی اُن کو چوٹ تکیے کی
				مذکر	رشک	ہم اگرچہ میں تصور کرکے دیکھیں بے حجاب	پھر یہ کس کی شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
اُوج	ع	۱۰	بفتح بلندی۔ اونچائی۔	مذکر	انیس	گردوں سے تیز دل اوج زمیں کا نظر آیا	تھا شور کہ دریائے شرف کا گہر آیا
اوجھ	ھ	۱۵	آنتیں۔ پیٹ۔ جسکو توند بھی کہتے ہیں	مذکر	جان صاحب	مردوی ایک بلا تو مری پیٹ ہے تو	اوجھ کیوں اتنا بڑا بار کاٹا ہے
اوجھڑ	ھ	۲۱۵	سپر کی اوجھڑ۔ تلوار کا سپر سے پھسلنا	مذکر	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی جھنکار	بجلی کی یہ گردش ہے کہ اوجھڑ ہے سپر کی
اوچھاپن	ھ	۲۹	ہلکائی۔ کم ظرفی۔ تھوڑی پونجی میں اترانا۔	مذکر	امیر	یہ اوچھاپن اے زخم اچھا نہیں ہے	کہ رونا ہے انجام اپنی ہنسی کا
اور چھور	ھ	۲۲۱	حد۔ کنارہ۔ انتہا۔	مذکر	اختر پیا	زبان کھلتے ہی دریا سا بہنے لگتا ہے	کچھ اور چھور نہیں یار تیری باتوں کا
اورنگ	ت	۲۷۷	تخت۔	مذکر	فائز	نگارستان چین ہے یا کہ ہے مرقوم نام اسکا	یہ کرسی حرف کی ہے یا کہ ہے اورنگ شاہی
اوس	ھ	۶۷	شبنم	مونث	مونس	سایہ نصیب ہو نہ ترائی فرات کی	زخموں پہ داغ کی ہو بجائے اوس رات کی
اوس	ھ	۶۷	اداسی چھا جانا۔	مونث	انشا	تر و تازہ دیکھ آپکو یہ گھبرا کے اوس پڑ گئی	کہ نہ بھکی آج تو مجھ سے کیوں چمن میں بلبل جھڑ گئی
اوسان	ھ	۱۱۸	حواس ہمت۔	مذکر	جرأت	پردہ مت منہ سے اٹھانا کیا رے	مجھ میں اوسان نہیں رہنے کا
اوسر	س	۲۱۷	شور زمین بنجر زمین جسمیں کچھ پیدا نہوتا ہو۔	〃	افسر	پھلتا نہیں ہے دلمیں کوئی تخم آرزو	فرقت نے اس زمین کو اوسر بنا دیا
اوقات	ت	۵۰۸	وقت کی جمع معیشت کا ذریعہ	مونث	افسر	پلائے لیکے نقد ہوش ساقی	تہیدستوں کی ہے اوقات تھوڑی
اوک	ھ	۲۷	چلو۔ دہلی کا محاورہ ہے یہ لفظ مگر اب نظم میں دیکھا نہیں جاتا۔	مونث	انشا	ساقی نکالے ہاتھ وہ دستانہ سے کون آب	پانی پلا دے تو ہی مجھے اپنی اوک میں
اول	ع	۳۰	پہلا۔ ابتدا۔	مذکر	تسلیم	وہ مطلب نہیں لکھنے بیٹھا ہوں خط میں	نہ اول ہے جسکا نہ آخر ہے جسکا
اولا	ھ	۳۸	بنولی۔ جما ہوا مینہ جو اوپر سے گرتا ہے اور زراعت کو نقصان پہونچاتا ہے	مذکر	انیس	چھایا تھا ابر غم سیہ بد صفات پر	غل تھا کہ اولے پڑتے ہیں کشت حیات پر
اولاد	ع	۴۲	بیٹا بیٹی۔ ناتی پوتے وغیرہ وغیرہ	مونث	امیر	مضموں سے بیں مرگ مرا نام ہے زندہ	کس کام کی ہے کام جو اولاد نہ آئی

ط۱ (صبا) ہستی سے اوج خاکیں ملکر بدل گیا۔ ذرے سے تو نصیب کا اختر بدل گیا۔ (ناسخ) ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا ہمکو نہ اوج۔ آسماں پر کیا ہماری بخت کا اختر نہیں۔ اوج صحیح بلند اقبالی شان و شوکت (ہلال) چشم دریا بار طوفاں ایک قطرہ گو متی اوج صحیح اپنا دکھا گئی ہیں کیا گو متی۔

ط۲ بفتح اول و سیوم و بسکون دوم و چہارم ضرب قبضۂ شمشیر۔ ۱۲

اولتی[1]	ھ	۴۴۷	کھپریل کا سرا۔ جہاں سے مینہ کا پانی گرتا ہے	مؤنث	امانت	کروں گر ضبط گریہ جسم خاکی میں ٹپکے خنجر	نہیں مژگان تر یہ اولتی ہے خانۂ تن کی
اونٹ	ھ	۴۵۷	شتر مشہور جانور ہے۔	مذکر	جان صاحب	آنکھوں کی اندھی ہے وہ مثل نامہ میں سکھ	نرگس کو دن کو اونٹ بھی آ نہیں نظر
اونچ نیچ	ھ	۱۲۳	نیک و بد۔ نفع نقصان نشیب فراز	مؤنث	سرور	بہت ہی سیدھے ہیں نام خدا میاں سرور	کچھ اونچ نیچ سمجھتے نہیں زمانے کی
اہانت	ع	۴۸۷	بکسر اول و بفتح چہارم توہین۔ تحقیر۔ ہتک	مؤنث	تسلیم	امتحاں غیر کا لیتے ہیں قباحت ہو گی	اُسکے ساتھ آپکی بھی مفت اہانت ہو گی
اہتمام	ع	۷۸۴	بالکسر اول و سیوم بندوبست انتظام	مذکر	امیر	نئے کو شرکی کیا کمی ہمکو	ہو گا واں اہتمام احمد کا
ایاغ	ت	۱۰۱۲	شراب پینے کا پیالہ۔ پیالہ۔	مذکر	داغ	دل پر خوں مگر ہے جام طلسم	کبھی خالی نہ یہ ایاغ ہوا
ایثار	ع	۷۱۲	اپنا نقصان اور غیر کا نفع روا رکھنا اور نفع کو اپنے اوپر مقدم سمجھنا۔	مذکر	اختر مینائی	ہاتھ ہے دُربار آصف جاہ کا	واہ رے ایثار آصف جاہ کا
ایجاب	ع	۷۱۲	قبول۔	مذکر	منتظر	دم سحر کی نہی فریاد خالی کیا جاتی	دعا اودھر سے تو ایجاب اُسطرف سے ہوا
ایجاد[2]	ع	۱۹	نئی بات پیدا کرنا۔ نئی چیز بنانا۔ وجود میں لانا اختراع۔	مذکر	جرات	دیکھا نہیں ہے کسنے نت ظلم میرے دل پر	کرتا ہے وہ ستمگر ایجاد اسطرح کا
ایذا[3]	ع	۷۱۲	بالکسر تکلیف دکھ۔	مؤنث	رند	جانتے تھے ہم نہ ایذا ہجر کی	وہ بھی صاحب کی بدولت دیکھ لی
ایراد[4]	ع	۲۱۶	بالکسر وارد کرنا۔ اعتراض کرنا	مذکر	رند	مصرع قد میں ترے جا ہے کمر سکتا ہے	اُٹھ نہیں سکنے کا ایسا مرا ایراد نہیں
ایڑ[5]	ھ	۲۱۱	ٹھوکر۔ گھوڑے اونٹ کو تیز چلنے کے لیے جو ٹھوکر لگاتے ہیں۔	مؤنث	ھریر	چالاک ہے یہ ابلق ایام آجتک	کھائی نہ اسنے ایڑ کسی شہسوار کی
ایسا تیسا	ھ	۵۳۳	تحقیر کا کلمہ ہے۔	مذکر	داغ	رنج فرقت میں اُٹھایا تری ہمنے کیا	تجھ سے آئندہ ملیگا کوئی ایسا تیسا
ایصال	ع	۱۳۲	بالکسر۔ پہونچانا۔ ادا کرنا۔ ایصالِ ثواب ثواب پہونچانا۔	مذکر	سرور	مدفنِ عاشق کو روندا کیا	اُسنے ایصال ثواب اچھا کیا
ایفا	ع	۹۲	بالکسر پورا کرنا وفا کرنا کسیکا حق ادا کرنا۔	مذکر	سخن	آرزو ہے کہ صنم وعدے کا ایفا کرتا	چھیڑتا اُسکو میں اور شکوہ بیجا کرتا
ایکا	ھ	۳۲	یکدلی۔ اتفاق	مذکر	اسیر	مجکو طریق عشق میں قائل نہ کر سکے	ایکا ہزار کا فرو دیندار نے کیا
ایلچی	ت	۵۴	قاصد	مذکر	مونس	رو رو کے یہ فرمانے لگا ایلچی شاہ	دل سیر ہے جینے سے میں ہو کا نہیں واللہ
ایما	ع	۵۲	اشارہ۔	مذکر	امیر	شجر مانند انساں بڑھکے استقبال کو	ہوا جب جنبش مژگاں سے ایما اُس سہی قد کا
ایمان[6]	ع	۱۰۲	بالکسر دیاے معروف دھرم۔ خدا پہ یقین لانا۔	مذکر	ذوق	زاہد شراب پینے سے کافر میں کیوں ہوا	کیا ایک چلو پانی میں ایمان بہ گیا

[1] اولتی کا پانی بلینڈی نہیں جاتا۔ ہونا ممکن بات کے موقع پر بولتے ہیں (منتظر) دلکو ہُس سر کے یہ اشک کریں کیا پانی۔ اولتی کا تو بلینڈی نہیں چڑھتا پانی۔ [2] (صبا) جی جاتا ہے جان پر اب کھیل بیٹھیے۔ کب تک فراق یار کی ایذا اٹھائیے۔ [3] "ایڑی رگڑنا" بمعنی سخت اذیت و تکلیف اٹھانا۔ (شوق) چار پائی پہ کون پڑکے مرے۔ کون یوں ایڑیاں رگڑ کے مرے۔

فارسی والے بغیر اعلان نون اور اردو میں باعلان نون بولتے ہیں (داغ) کعبے کی سمت جاکے مرا دھیان پھر گیا۔ اُس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا۔ [5] تسلیم نے مونث بھی لکھا ہے

[6] رشک اعدا سے کیا تسلیم خستہ کو شہید۔ دیکھیے ایجاد اُس ترک ستم ایجاد کی۔

[4] (دبیر) ایراد حیا کا تھا یہی روح کی خاطر۔ ہاں قطع کرا ب ربط رباعی عناصر۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
اینٹ[۱]	ہ	۱۶۴	مشہور شی ہی جسکو عربی میں خشت کہتے ہیں	مونث	ناسخ	مواہی حسرت زرمیں جہتوں کیا مناسب ہو	اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونے کی
اینٹھن	ہ	۵۱۶	بل۔ شکن	مونث	اختر مینائی	جل کی اینٹ کے جاتا ہی مرادل مجھ کر	جل گیا پھر بھی تو کمبخت کی اینٹھن نہ گئی
ایڑی	ہ	۲۲۱	ایڑی پاؤں کا آخری حصہ۔ ایڑیاں رگڑنا۔ تکلیف اُٹھانا۔	مونث	شوق	چار پائی پہ کون پڑ کے مرے	ایڑیاں کون یوں رگڑ کے مرے
ایوان	ع	۸۰	بلند مکان۔ محل شاہی۔ دالان۔	مذکر	ذوق	دریائے اشک چشم سے جس آن بہ گیا	سُن لیجیو کہ عرش کا ایوان بہ گیا
ایہام[۲]	ع	۷۵	شک۔ کسیکو وہم میں ڈالنا۔	مذکر	درد	از بسکہ جسنے حرف دوئی کا مٹا دیا	لے درد اپنے وقت میں ایہام رہ گیا

[۱] اینٹ اٹھنا۔ عورتوں کا ایک ٹوٹکا ہے۔ جانصاحب۔ رکھیں ہمسائی مری مال چرا کر گھر میں۔ اینٹ اٹھ جائیگی دُگانا میں خدا کے گھر میں۔ اینٹ سے اینٹ بجانا۔ تباہ و برباد کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ (داغ) لشکر غم نے کیا کعبۂ دل کو مسمار۔ اینٹ سے اینٹ بجادی ہی خدا کے گھر میں۔ اینٹ کیلئے مسجد ڈھانا۔ اپنے تھوڑے سے فائدہ کیلئے دوسرے کے زیادہ نقصان کا خیال نہ کرنا۔ آتش۔ کون چھینے بت کو توڑی برہمن کے دلکو کون۔ اینٹ کے خاطر کوئی کافر ہی مسجد ڈھائیگا۔ [۲] شعرا کی اصطلاح میں اس صنعت کو کہتے ہیں کہ شاعر شعر میں ایک ایسا لفظ لائے جسکے دو معنی ہوں ایک معنی مراد ہو اور دوسرا معنی مراد نہو لیکن مقدم و موخر الفاظ سے اُسکو مناسبت ہو۔ جیسا کہ اس مصرع سے ثابت ہے ع ایسا گنہ کیا ہو کہ جسکی حد نہیں۔ لفظ "حد" دو معنی رکھتا ہے (۱) انتہا۔ (۲) گناہ کی سزا

باب بائے موحدہ

ب۔	ع	۲	اردو۔ فارسی۔ عربی کا دوسرا حرف تہجی	مونث	منظر	یہ میکشی کے مضامین لکھے کثرت سے	کہ اب شراب میں با ہی موحدہ ہی رہی
باب	ع	۵	دروازہ	مذکر	جرأت	عقدۂ دل اپنا بیجا اس یداللہ کے حضور	جسکی اک انگلی سے جرأت باب خیبر کھل گیا
باب	ع	۵	حصۂ کتاب	مذکر	میرحسن	سماں قمریاں دیکھ اُس آن کا	پڑے ہیں باب پنجم گلستان کا
بابت	ت	۴۰۵	واسطے۔ لئے۔	مونث	رضا	دربئے قتل تھے اغیار زمانہ تھا خلاف	کس سے تکرار جہاں میں تری بابت ہوتی
بابت[۱]	ت	۴۰۵	وسیلہ ذریعہ۔ سفارش۔ اعانت	مونث	میرحسن	رہا کون اور کسکی بابت رہی	موے اور جیتے وہی ہے وہی
بات	ھ	۴۰۳	گفتگو۔	مونث	امیر	واعظ کو تم تو دیکھتے ہی ہنس پڑے امیر	باتیں تو ان بزرگ کی کچھ تمسخر نہیں
.	.	.	تقریر۔ بیان بولی۔	مونث	رند	کیا جانیے کیا بات نکل جاتی دہن سے	اب گنگ ہی رہنا ہے بھلا [illegible]
.	.	.	مسئلہ۔ تجویز۔	مونث	تلق	بہت اُسنے پسند کی یہ بات	گئی اس روز تو نہ وہ خوش اوقات
.	.	.	منگنی۔ نسبت۔	مونث	جان صاحب	ہو گی بات غیر سے کرنیکی میں نہیں	سو بار میں نے آپ سے انکار کر دیا
.	.	.	درخواست۔ التجا۔	״	نسیم	منظور جو ہو حیات میری	تو مان لے ایک بات میری
.	.	.	بحث۔ حجت۔	״	میرحسن	یہاں بات کی اب سمائی نہیں	نبی اور علی میں جدائی نہیں
.	.	.	دلیل۔ ثبوت	״	داغ	بات کیا چاہیے جب مفت کی حجت ٹھہری	اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہگار نہ تھا
.	.	.	حسن و خوبی۔	״	جرأت	ہزار گل کی کلی میں اگرچہ ہے تنگی	ولے یہ بات کہاں آپ کے دہن کی سی
.	.	.	قول۔ کہنا۔	״	معروف	زلف رخ پر جو چھٹی رات ہوئی یا نہ ہوئی	کیوں نہ کہتا تھا مری بات ہوئی یا نہ ہوئی
.	.	.	مثل۔ کہاوت	״	مصحفی	چلنے سے شوق دل کے بہت بجگیا غلیل	وہ بات ہے کہ سانچ کو ہرگز نہیں ہے آنچ
.	.	.	سرگذشت	״	مومن	پاس دیکھو کہ غیر سے کہہ دی	بات اپنی امیدواری کی
.	.	.	واقعہ۔ واردات۔	״	میرحسن	واں ٹک کسی نے ہنس کے ذرا اُن سے بات کی	یاں جی لگا نکلنے کہ یہ بات کیا ہوئی
.	.	.	طرز روش۔	״	ناسخ	نہ تری بات بری ہے نہ تری گات بری	نظر آئی نہ مجھے تیری کوئی بات بری

[۱] اب اس معنی میں متروک ہے۔

تذکرہ -	مونث	تسلیم	نہ رہے قیس آگے ترے نام وحشت	ابھی کل کی ہے بات پیدا ہوا ہے
راز - بھید - نکتہ - سر	″	صبا	غوطے کھلواتی ہے تہ رمز یں تری اے بحر حسن	تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں
عہد - وعدہ	″	قلق	بے ثبات اُنکی بات ہے واللہ	بے مروت یہ ذات ہے واللہ
عزت شان -	″	داغ	آپ کے دم ہی سے تھی بات قسم عیسیٰ کی	خضر کا راہنما ہے بجز اکون کہ آپ
نصیحت - ہدایت - صلاح - مشورہ	″	داغ	یہ ترکِ راہ و رسم وفا کا سبب ہوا	ناصح کی بات پر جو گئے ہم غضب ہوا
تعریف (مگر تعریف کے موقع پر "کیا"	″	غالب	زاہد نہ خود پیو نہ کسیکو پلا سکو	کیا بات ہے تمہاری شراب طہور کی
کے ساتھ بولتے ہیں -	″			
وقعت - شہرت	″	سحر	اپنی تو ہر طرح بسر اوقات ہو گئی	وہ بات کی کہ شہر میں اک بات ہو گئی
ساکھ - آبرو - اعتبار -	″	داغ	بات اُنکی ہے جو ہیں پختہ مزاج	لطف دیتا ہے ثمر پکا ہوا
خطا - قصور - کھوٹ -	″	سودا	سودا کسیکو وہ تو ستائے نہ بے سبب	کیا جانے کہ تجھسے ہی کیا بات ہو گئی
موقع - محل -	″	منیر	ہوتی ہے صبح دیکھئے تھوڑی سی رات ہے	کروٹ ادہر کی لیجئے یہ کون بات ہے
الزام - حرف	″	امانت	لائیگی ایک دن محبت میں	آبرو پر یہ اشکباری بات
غلط خبر - جھوٹا پیغام	″	داغ	پیغامبر کی بات پر آپس میں ضد کیا	میری زبان کی نہ تمہاری زبان کی
عادت - خو - کیفیت -	″	امیر	بت میں نہ وفا کی بات پائی	بے عیب خدا کی ذات پائی
رسم - رواج - طریقہ -	″	داغ	یہ بھی ہے کوئی بات کہ محشر اٹھائیے	آتا ہے تمکو بیٹھے بٹھائے خیال کیا
برتاؤ - معاملت -	″	مصحفی	مانگا جو بوسہ میں نے تو کہنے لگا وہ واہ	جاؤ جی آشنا نہیں میں ایسی بات کا
سلیقہ -	″	داغ	کچھ اور بھی تجھے اے داغ بات آتی ہے	وہی بتوں کی شکایت وہی گلہ دل کا
بات کو آنچل میں گرہ دے رکھنا کسی واقعہ کو	″	جان صاحب	سر کی چادر تلک نہ چھوڑیگا	باندھ رکھ میری بات آنچل میں
یاد رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں -				
کدورت - رنجش -	″	جلیل	میں کیوں گلہ کروں کہ وہ مجھپر برس پڑے	اچھا ہوا نہ بات کوئی دل میں رہ گئی
وضع - چلن	″	منیر	سنو واری جو بیبیاں ہیں نیک	چال اُنکی ہے ایک بات ہے ایک
میل محبت - رسم و راہ	″	مومن	میں جو آیا تو التفات نہیں	وہ نظر وہ سخن وہ بات نہیں
کھیل - معمولی بات - بے حقیقت بات	″	غالب	اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک	اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے
سخن تکیہ -	″	سودا	جھڑکی تو مدتوں سے مساوات ہو گئی	گالی کبھی نہ دی تھی سو اب بات ہو گئی
اتفاقیہ - شدنی -	″	میرحسن	کہاں ہم کہاں تم ہوا یہ جو ساتھ	یہ تھی بات سب آب و دانہ کے ہاتھ
طرز ادا - چال ڈھال - سجاوٹ	″	صبا	ہے تری ہر بات کا انداز اے دلدار خوش	بندش و ستار خوش رفتار خوش گفتار خوش
بناوٹ -				
وجہ - سبب -	″	امانت	آدہی رات اور ہم ترے در پر	دل لگانے کی ہے یہ ساری بات
بدزبانی -	″	منیر	ساس بھی اُسکی بات سہتی ہے	یہی مختار گھر کی رہتی ہے
عزت - آبرو -	″	جلیل	نکلی نہ آہ منہ سے مری دل میں رہ گئی	صد شکر بات غیر کی محفل میں رہ گئی

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
.	.	.	مافی الضمیر	مونث	مومن	ہاں ہاں یہ بات اب میں سمجھی	ہو بات یہی قسم خدا کی
.	.	.	مطلب ٹالنا	″	قلق	بات اُڑا دیتی ہے مری سنکر	ہو صبا بھی ہوا کے گھوڑے پر
.	.	.	حکایت - افسانہ	″	منیر	بات اک یاد آئی ہے تجکو	میری آنکھوں کے آگے گزری جو
.	.	.	آزمانا - کسی امر کا تجربہ کرنا۔	″	رشک	حلق سے نکلی خلق میں پھیلی	ہمنے سو بار آزمائی بات
بات چیت	ھ	۱۱۶	گفتگو	″	بحر	کبھی ہر بات لطیفہ کبھی ذو معنی بات	بات چیت آپکی حضرت کبھی ایسی تو نہ تھی
باجا	ھ	۷	بجنے کی چیز - مزامیر - ساز	مذکر	امیر	آواز صور سنکے کہا دل نے قبر میں	کسکی برات آئی یہ باجا کہاں بجا
باچھ[۱]	س	۱۱	منہ - ہونٹھ - لب کا سرا۔	مونث	ہجر مینائی	کھل گئیں غنچہ نہیں باچھیں اسکا جوبن بھگر	کھل گئیں نرگس کی آنکھیں دیکھ رشن بھگر
بادِ[۲]	ف	۷	ہوا۔	مونث	رند	جانب خانۂ خمار سے کیا آتی ہو	لڑکھڑاتی ہوئی جو باد صبا آتی ہو
بادام[۳]	ف	۴۸	ایک مشہور میوہ کا نام ہو جو کابل کیطرف سے آتا ہو۔	مذکر	رند	بے مغز ہو جو کرتا ہو بھر اس سے چار آنکھ	شرمندہ لاکھ مرتبہ بادام ہو چکا
بادبان	ت	۶۰	وہ پردہ جو ہوا بھرنے یا ہوا کا رخ بدلنے کے لیے ناؤ یا جہاز پر باندھتے ہیں - پال کشتی یا جہاز کا پنکھا۔	مذکر	ناسخ	نہیں لنگا یا ناسخ شعلہ یاس بحر خوبی نے	ہماری کشتی عمر رواں میں بادبان باندھا
بادشاہ	ف	۲۱۳	فرمانروا - تاج و تخت کا مالک۔	مذکر	مصحفی	کب اسطرف دو بیت کجکلاہ آتا ہو	گدا کے گھر میں کہاں بادشاہ آتا ہو
بادشاہت	ف	۲۱۳	سلطنت - حکومت - راج۔	مونث	آتش	جنوں میں عالم طفلی کے بادشاہت کی	کھلونا آنکھوں میں نہیں ہر اک غزال ہوا
بادل[۴]	بھاکا	۲۷	گھٹا - ابر - بھاکا کا صحیح لفظ "بادر" ہے۔	مذکر	تسلیم	ساقی کہاں کی تو ہو لا جام و شیشۂ صہبا	بوندیں بھی پڑ رہی ہیں بادل گھرا ہوا ہے
بادہ	ف	۱۲	بروزن سادہ - شراب	مذکر	جلیل	چشم حیران جام کو اُس چشم میگوں نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہوگیا
بادیہ	ع	۲۲	جنگل - صحرا	مذکر	سرور	نکلے اجب بادیہ پیما تیرے	ہر قدم بادیۂ مجنوں تھا
بادیہ	ف	۲۲	کٹورا - پیالہ۔	مذکر	جان صاحب	جنگل میں گھومی بادیہ لائی تو آجتک	کہتے تھے اچھلکے شہر میں دینگے جام ہم
بار	ف	۲۰۳	بوجھ[۵]۔	مذکر	ناسخ	اس مسیحا نے کیا پھر قبر پر آنے کا قصد	پھر جنازہ بار ہوگا دوستوں کے دوش کا
بار	ف	۲۰۳	پھل[۶]	مذکر	تعشق	نخل امید میں پھول آئے ہیں بار آتا ہو	آمد فصل بہاری ہو کہ یار آتا ہے
بار (مختلف فیہ)	ف	۲۰۳	رسائی - باریابی	مذکر	ناظم	اُسکے در پر جو مجکو بار ہوا	اپنے صدقے ہزار بار ہوا
				مونث	جلال	سجدے کرنے سے بھی نہیں ملتی	بار اُس بارگاہ عالی میں
بار	ف	۲۰۳	مہلت - فرصت	مونث	امیر	وار کرنے کی نہ قاتل کو ملی گلشن میں بار	دوڑ کر خود رکھدیا میں نے گلا تلوار پر
بار	ھ	۲۰۳	دیر - توقف	مونث	میر حسن	اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار	نہو اُس سے مایوس امیدوار
بار	ھ	۲۰۴	موقع - مرتبہ - نوبت - دفعہ	مونث	غالب	کچھ خریدا نہیں ہے ابکی سال	کچھ بنایا نہیں ہے ابکی بار

[۱] (انیس) اعدا کا لہو تیغ کی باچھوں میں بھرا تھا۔ [۲] بادپا رف کنایۃً گھوڑا۔ (محسن) ہو بجز مرا بادپا رم تک - ہو نجاد ہو مجھے تری قدم تک۔ [۳] بادامہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا (امانت) جوڑ تورا ایسو بھلا تمکو کہاں آتے تھے پستئ گوٹ بادامہ میں ٹکواتے تھے۔ [۴] (محسن) دیکھتا گر کہیں محسن کی فغان وزاری - نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل۔ [۵] (ناسخ) سنا نہیں کو ہی، تو بحر حسن سا نازک کہ کان سو نہیں اُٹھتا ہے بار مچھلی کا۔ [۶] (قلق) نہال قامت دلکش میں انکے بار آئے۔

باران	ف	۲۵۴	بارش	مذکر	گویا	کون سی فصل کہ برسات ہیں کہتے گویا	اشک بن ہم نے نہ دیکھا کہ ہی باران کیسا
باربرداری	ف	۶۲۰	بوجھ اٹھانے کے جانور مثلاً اونٹ بیل خچر وغیرہ وغیرہ -	مونث	رند	باندھوں شتاب کو گنا ہوں کا نہ کیونکر پشتہ پر	باربرداری تو ہنگام سفر ملتی نہیں
بارتنگ	ف	۶۷۳	ایک دوا کا نام ہے جو شکل گھانس کے ہوتی ہے -	مونث	اسیر	شہید عشق ہوں کیسے وہاں تنگ کا میں	بجائے سبزہ لحد پر جو بارتنگ لگی
بارش	ف	۵۰۳	پانی برسنا -	مونث	آباد	کوئے جاناں تک رسائی کیوں نہ ہو اپنی محال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
بارعام	ف	۳۱۴	دربار عام جسمیں سب لوگ جاسکیں	مذکر	اسیر	جب قیامت میں ازدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
بارگاہ	ف	۲۲۹	دربار - کچہری - درگاہ -	مونث	امیر	ترے فقیر دکھائیں جو مرتبہ اپنا	نظر سے اتری چڑھی بارگاہ شاہ ہوگی
بارود / باروت	ف	۶۰۹	ایک مرکب سفوف ہے جس سے توپ و بندوق وغیرہ چھوڑتے ہیں یا آتشبازی بناتی ہیں -	مونث	ناسخ	ہے سوز عشق شہپر پرواز مرغ دل	باروت کب اڑی رہی جب تک شرر نہ ہو
باری	ھ	۲۱۳	دفعہ - مرتبہ - نوبت - ہندوں کی	مونث	امیر	کیا بحساب حشر میں چھوٹے گنہگار	باری جو پہلے آئی ہماری حساب کی
	ھ	۲۱۸	ایک قوم ہے جو پتل بنانے اور مشعل دکھانے کا پیشہ کرتی ہے -				
باری دار	ھ	۲۱۸	اسیروں کا چوکیدار -	مذکر	میرحسن	جہاں تک کہ چوکی کے تھے باری دار	ہوا جو چلی سو گئے ایکبار
باڑھ	ھ	۲۰۸	دھار[1]	مونث	امیر	مشکل آساں نہ ہوئی تیرے گنہگاروں کی	حیف ہے موڑ گئی باڑھ بھی تلواروں کی
باڑھ	ھ	۲۰۸	متعدد[2] بندوق یا توپ کی آواز ایک ساتھ ہونی یکے بادیگرے -	مونث	حالی	توپوں کی ہے باڑھ جبکہ چلتی	چھاتی ہے زمین کی دہلتی
باڑھ	ھ	۲۰۸	بوچھار -	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی دی بیٹھتے تھے وہ ہمیں	اے ظفر یہ گالیوں کی باڑھ بھی جھڑکی تھی
باڑھ	ھ	۲۰۸	بالیدگی -	مونث	تسلیم	کل جو فتنہ تھا قیامت آج ہے	دیدنی ہے باڑھ قد یار کی
باڑھ	ھ	۲۰۸	تلوار - چھری - چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھوانا دھار تیز کرانا -	مونث	امیر	باڑھ رکھی ہے اسنے خنجر پر	ہائے اسوقت مجھ میں دم نہ ہوا
باز[3]	ع	۱۲	ایک شکاری پرند کا نام ہے شکرا	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچیں نہ بچیں	بلند ہو کے ہوا میں یہ باز ڈوب گیا
بازار[4]	ف	۲[illegible]	ہر چیز کے خرید فروخت کی جگہ -	مذکر	ظفر	ظفر لکھوں غزل اک اور تبدیل قوافی میں	کرتا ہو جائے اب بازار ارباب سخن ٹھنڈا
بازپرس	ف	۲۷۲	پوچھ گچھ - جوابدہی -	مونث	فائز	خواب میں دیکھا تھا ظالم سے ہوئی ہے بازپرس	منتظر بیٹھا رہا میں حشر تک تعبیر کا
بازگشت	ف	۷۳۰	واپسی - پھر آنا - لوٹ کر اپنے پہلے	مونث	میرحسن	موئے پر نہیں اس سے رفت و گذشت	اسکی طرف سب کی ہے بازگشت

[1] (داغ) تیز ہے مرا گلا بھی قاتل - تلوار کی باڑھ گر نہ جائے (صبا) وہ سخت جان ہوں کہیں کر کری نہ ہو ترک - جائے سنگ فرا باڑھ دردری ہو جائے - دردری باڑھ مڑ جانے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے

[2] (داغ) جا پڑی ہے نگہ شوخ رخ قاتل پر - باڑھ ماری صف مژگاں نے ہمارے دل پر - (داغ) گرجتا ہے جو بادل کہتے ہیں مست یہ چلتی ہے فلک یہ باڑھ کیسی

[3] "بازآنا" - ہاتھ اٹھانا - (داغ) ای چشم یار دیکھ تغافل سے باز آ - دل ٹوٹ جائیگا کسی امیدوار کا - پرہیز کرنا - توبہ کرنا - احتراز - (مومن) گو وصف ہے یو منون بالغیب - پر بندہ تو اس سے باز آیا

[4] (برق) میں وہ دیوانہ ہوں ترا کہ ابھی جیتے جی مر گیا میں تو مرے شہر کا بازار کھلا - (اشرف) سو آئیو نئی بھیڑ لگی ہم کم ہوئی ہے - وقت گھیر یار کے بازار ہی رہا بازار و ہاٹ میں یہ فرق ہے کہ بازار مستقل طور پر روزانہ کھلتا ہے اور ہاٹ کبھی کبھی -

			مقام پہ آنا۔				
بازو	ت	۱۶	کہنی سے شانہ تک کا حصہ جسم ڈنڈ۔ پرندوں کے جسم کا وہ حصہ جسمیں شہپر ہوتا ہے۔	مذکر	رند	پشت بازو یہ کیوں ہمت گردوں پہ بلند	شل نہیں فضل خدا سے ابھی بازو اپنا
بازو	ت	۱۶	دروازہ کے دونوں طرف کی لکڑیاں	مذکر	رشک	اس سہی قد کا نہ پہونچا پاؤں جس دروازہ پر	گھٹ کے دو دو ہاتھ کا ایک ایک بازو ہو گیا
بازو	ت	۱۶	جوڑ۔ ساتھی۔	مذکر	داغ	مرثیہ ہم دل مقتول کا پڑھتے ہیں داغ	انکی مجلس میں مگر کوئی بھی بازو نہ ملا
بازی	ت	۲۰	شرط۔ کھیل۔ کرتب۔ تماشا۔ تاش گنجفہ و شطرنج وغیرہ کا کھیل۔	مونث	داغ	محبت میں ایدل نہ ڈر سر یہ کھیل	یہ بازی نہیں وہ جو ہر جائیگی
بازی	ت	۲۰	فطرت۔ چال۔	مونث	انیس	ہٹ جا نہیں تیغ اب مری واللہ چلیگی	شیروں سے نہ یہ بازی روباہ چلیگی
بازیچہ	ت	۲۸	کھلونا۔ تماشا۔ کھیل۔	مذکر	ناسخ	بازیچہ دل مرا ہے کسی نے سوار کا	کیونکر نہ ہر نفس میں ہو عالم غبار کا
باس[2]	ھ	۶۱	مہک۔ بو۔ باسنا۔	مونث	انشا	چاہت کی آگ سے یہ بھنا دل کہ ڈر ہے دا	گودی میں یہ بھر گئی بھونی چنے کی باس
باصرہ	ع	۲۹	دیکھنے کی قوت۔	مونث	رشک	رشک کی باصرہ و شامہ کیونکر نہ ہوں ایک	بو کے مانند ہے پوشیدہ تمہاری رنگت
باطل	ع	۴۲	جھوٹ۔ سچ کی ضد۔ غلط۔ بے اثر۔	مذکر	جلیل	تمہارے حسن کے آگے مہ کامل نہ ٹھہرے گا	قسم حق کی کہ حق کے سامنے باطل نہ ٹھہرے گا
باطن	ع	۶۲	چھپا ہوا۔ پوشیدہ چیز۔ پنہان شے ظاہر کی ضد	مذکر	داغ	خدا نے دیا ہے صفائی کا جوہر	جو ظاہر ہمارا وہ باطن ہمارا
باعث	ع	۵۷۲	وجہ۔ سبب۔ علت۔	مذکر	سخن	باعث نہ پوچھئے مرے حال تباہ کا	میں ہوں فریب خوردہ کسی کی نگاہ کا
باغ[3]	ع ف	۱۰۰۳	پھلواری۔ گلزار۔ چمن۔ وہ جگہ جہاں بکثرت درخت لگائے گئے ہوں۔	مذکر	امیر	خیر جاری کا جو ہے اے حضرت اعظم خیال	وقف کردو مل لیکر باغ اک انگور کا
باغباں	ف	۱۰۵۶	مالی۔ باغ کا محافظ	مذکر	آتش	شباب کھو کے گئی جان رنج پیری سے	بہار لوٹ کے گلشن سے باغباں نکلا
باغی	ع	۱۰۱۳	سرکش۔ بدخواہ۔ نافرمان۔	مذکر	مونس	باغی ہوئے تھے درپئے آزار فاطمہؓ	دو دن میں خشک ہو گیا گلزار فاطمہؓ
باک	ف	۲۳	خوف۔ ہراس۔ اندیشہ۔ ڈر۔	مذکر	حالی	رہا قول حق میں نہ کچھ باک انکو	بس اک شوب میں کر دیا پاک انکو
باگ	ھ	۲۳	لگام۔ راس گھوڑے کی	مونث	انیس	تنہا میں دکھاؤں انہیں ہاتھوں کی صفائی	یہ کہتی ہی رہوار کی باگ اسنے اٹھائی
بال	ھ	۲۳	خط پڑنا۔ ٹوٹنے کا اثر ظاہر ہونا	مذکر	بحر	صفائی اڑ گئی چہرے کی جب خط ہی نکل آیا	کہاں رہتی ہے وہ قیمت جہاں چینی میں بال آیا
۰	ھ	۲۳	کدورت۔ رنج۔	مذکر	صفدر	کس کام کا ہے وہ دل جسمیں ملال آیا	بیکار آئینہ ہے جب اسمیں بال آیا
۰	ھ	۲۳	مو۔ رویاں۔ رونگٹا۔	مذکر	اسیر	دست مشاطہ کرونگا میں قلم شانہ سے	یار کی زلف کا بیکا جو کوئی بال ہوا
۰	ھ	۲۳	خوشہ۔ جسکو بالی بھی کہتے ہیں۔	مونث	بحر	شمیم زلف نہ حاصل نہ خال کا بوسہ	نہ بال آئی مری کھیتی میں نہ دانہ لگا

[1] (شاد) صیاد کو یہ ضد ہے کہ اڑنے کا ذکر کیا۔ تولا جو بازوؤں کو وہیں پر کتر گیا۔ [2] (رشک) تری رخسار ہیں کس نام کے کس رنگ کے اس کے پھول۔ کہیں دیکھے نہیں اس رنگ کے اس باس کے پھول۔

[3] نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈلوا دیا تھا وہ آگ باغ ہو گئی۔ "باغ ابراہیم" اسی سے مراد ہے۔ "باغ رضوان" جنت۔ بہشت کو کہتے ہیں۔ خوش و شگفتہ خاطر ہونے کے موقع پر باغ باغ ہونا کہتے ہیں (سحر) ع ہمکو ملا کے خاک میں کیا باغ باغ ہے۔ "باغ" مجازاً آل اولاد کے معنے میں بھی بولتے ہیں (دبیر) جب کربلا میں فخر ایمان لٹ گیا۔ یعنے جناب فاطمہ کا باغ کٹ گیا"۔ "باغ" بارات میں کاغذی باغ بناتے ہیں جو بارات کے ساتھ عروس کے مکان کے قریب ہو کر لٹا دیتے ہیں۔ لفظ باغ۔ عربی فارسی دونوں صحیح ہے

بال	ف	۳۳	پر طائران۔ بازو جس سے وہ پرواز کرتے ہیں۔	مذکر	غالب	ہیں عدم سے بھی پرے ہیں ورنہ غافل بارہا	میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا
بالا	ف	۳۴	اوپر۔ بلند۔	مذکر	صبا	ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جبکہ طوفان مری دیدۂ تر سے اٹھا
بالا	ھ	۳۴	عورتوں کا ایک مشہور زیور ہے۔	مذکر	جلیل	بڑھ گیا حسن سماعت سے مرے شعروں سے حسن	کانوں میں انکے پڑا کان کا بالا ہو کر
بالاخانہ	ف	۶۹۰	کوٹھا۔	مذکر	سرور	دم میں بہلے تھے اب ہیں آنکھوں میں	بالاخانہ انہیں پسند آیا
بالش	ف	۲۳۳	تکیہ۔	مذکر	بحر	زیر سر پھٹ پھٹ کے سارا بالش گل اڑ گیا	ہم نے تڑپ تڑپ کے ہجراں میں جو سر کے بستر اڑ گیا
بالشت[1]	س	۴۳۳	ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک تک کا فاصلہ۔	مونث	داغ	ہاتھ میں ہاتھ لیا ہم نے یہ کہکر ان کا	ہیں بڑی دیکھیں ذرا کتنی تمھاری بالشت
بالو	ھ	۳۹	ریت۔ ریگ۔	مونث	عزیز	ارے مجنوں یہ دریا ہے یہاں گوہر مقصد	چمک کر تجکو ہوگا دور ہی سے نجد کی بالو
بالوعہ	ع	۱۱۴	بواد معروف و عین مہملہ۔ چھوٹا حوض۔ نشست و شو کی جگہ۔	مذکر	حالی	وہ دیں جو کہ سرچشمہ تھا اخلاق نیکو کا	کیا اسکو بالوعہ غسل و وضو کا
بالی	ھ	۴۳	ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں کانوں میں پہنتی ہیں۔	مونث	ساہ	گر گیا ہالۂ قمر کا جا کے چشم چرخ سے	زیب گوش یار جب زر کی بالی ہو گئی
بالیدگی	ف	۷۷	نمو۔ روئیدگی۔ بڑھنا۔ پیدائش	مونث	اسیر	نہال اسکو ہمیشہ ترقی ہے بالیدگی غم کی	الٰہی دل ہے یا کوئی کلی ہے نخل ماتم کی
بالیں	ف	۹۳	سرہانا۔ تکیہ۔	مذکر	امیر	آئی بالیں پہ جو مجھ بیمار کے	خوب روئی موت ڈاڑھیں مار کے
بام	ف	۴۳	کوٹھا۔ چھت۔ بالاخانہ	مذکر	ناسخ	بیخودی میں تیری منزل پر جب تجھے بیٹھا	آسماں کو جا تھا ہوں میں سمجھ کے بام
بان	ھ	۵۳	ایک آتشبازی کا نام ہے۔	مذکر	میر	نالہ تا آسمان جاتا ہے	شور سے جیسے بان جاتا ہے
بان	ھ	۵۳	بادھ جس سے چارپائی بنتے ہیں	مذکر	منیر	اٹھا کے پاس جو دل میرا جلائیگا	پھر ایک بان جیسے گا تری کھٹولی کا
بانا	ھ	۵۴	وردی۔ وضع۔ بھیس۔ پوشاک	مذکر	داغ	جگر پر داغ سینے پر نشاں ہیں تیرے جلوے کے	یہی عاشق کا تمغا ہے یہی بانکوں کا بانا ہے
بانبی[2]	ھ	۶۵	نون غنہ۔ سوراخ یا سانپ کا بل۔	مونث	جرأت	وصیت سب سے یہ ہے مجھ کشتۂ زلف سیہ کی	کہ مجکو دفن کرنا واں جہاں بانبی ہو کالی کی
بانٹ[3]	س	۴۵۳	تقسیم۔ بانٹنا۔	مونث	داغ	غیر کی قسمت سے ہوں میں کم نصیب	بانٹ کیسی تھی۔ یہ تھی تقسیم کیا
باندھنو	ھ	۱۱۸	بندش۔ تہمت۔ الزام۔ کپڑا رنگنے کا طریقہ جسمیں جگہ جگہ کپڑے کو باندھ دیتے ہیں	مذکر	آتش	کرینگے افترا شہرہ بار پر کیا کیا	بندھینگے باندھنو اس بت ستمگر پہ کیا کیا
بانس	ھ	۱۱۳	مشہور شے ہے۔	مذکر	منیر	بڑھا یہ تیری سواری کے ساتھ قلزم اشک	کہ تھام نہیں سکتا ہے بانس ڈولی کا
بانسلی	بھاکا	۱۴۳	بانسری بضم و نیز بسکون سین و نون کے بولتے ہیں اور دونوں طرح صحیح ہے۔ نے۔ مرلی۔ ایک باجا ہے جسکو منہ سے بجاتے ہیں۔	مونث	امیر	یہ بجھے گنگرو ... ہچکیاں کیسی	نہیں یہ حلق بسمل بانسلی ہے مطرب غم کی

[1] لکھنو میں مذکر اور دہلی میں مونث مستعمل ہے۔ [2] (بحر) جواب ہو نہ سکا تیری زلف کی لٹ کا نکل کے ... بانبی سے ناگ سر پٹکا۔ [3] گنجفہ بازوں کی اصطلاح ہے جب پتوں کا تقسیم ... لکھنو میں ان پتھر یا لوہے کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں جن سے وزن کرتے ہیں۔ رنگ ترازو۔ بانٹ کھانا تقسیم کر لینا (بحر) ... ہوں یہ تھا خوری مجھ میں نہیں ٹکڑا ٹکڑا بانٹ کھایا جو غیر ہو گیا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بانکپن[1]	ھ	۱۲۵	البیلاپن۔ محبوبانہ انداز۔	مذکر	اسیر	ابروئے جاناں سے کیا کرتا ہے دعویٰ ماہِ نو	خاک میں اک دن سارا بانکپن مل جائیگا
بانکڑی[2]	ھ	۲۸۳	نون غنہ کے ساتھ۔ ایک قسم کی لیس ہے جو گھنگھرو کی طرح ہوتی ہے	مونث	فائز	یہ وہی خون فائز کے ہیں قاتل	کر دامن میں سنہری بانکڑی ہے
بانگ	ف	۷۳	آواز۔	مونث	جرات	کسطرح قافلہ عمر رواں ہو محبوس	گر درہ ہو نہ کہیں بانگ جرس آتی ہے
بانگی[3]	ھ	۸۳	بروزن خانگی باعلان نون۔ نمونہ۔ چاشنی۔	مونث	امیر	دانہ خال ہی دکھلا نہ سہی حسن جمال	بانگی چاہئے اے پردہ نشیں تھوڑی سی
بانھ	ھ	۵۸	کہنی سے بازو تک کا حصہ جسم	مونث	جلیل	مٹ گئے شکوے جب اُس نے اے جلیل	ڈال دیں باہیں گلے میں ناز سے
بانی[4]	ع	۶۳	موجد۔ بنانے والا ایجاد کرنے والا۔	مذکر	انیس	پیاسے ہی سر ہارے نہ بجھی تشنہ دہانی	سرکاٹ کے سینہ سے اُٹھا ظلم کا بانی
باور	ف	۲۰۹	بروزن چادر۔ یقین آنا اعتبار کرنا۔	مذکر	امیر	تم لاکھ قسم کھاتے ہو ملنے کی عدو سے	ایمان سے کہدوں مجھے باور نہیں آتا
باہ	ع	۸	قوت شہوت۔ مردمی کی قوت	مونث	جرات	لازم تھے ہم پکارتے دنیا کو ہو فلک	سو ہی یہ دختر اُنکو جنہیں باہ ہی نہیں
بایاں	ھ	۶۴	دھنے کی ضد۔ وہ طبلہ یا مجیرا جو بائیں ہاتھ سے بجاتے ہیں۔	مذکر	جانصاحب	کیوں نہ بایاں بجا کے گا دے بہو	چھیڑے جب بیٹھ کے تاری سانس
بائب	س	۱۵	وہ سمت جو اُتر پچھم کے کونے میں ہے لکھنؤ میں جدا و علاوہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔	”	رشک	دل سے ہم نے راہ پائی کعبۂ مقصود کی	راستے اسکے سوا جتنے تھے بائب ہو گئے
بائیسکل	انگریزی	۱۳۲	باؤ گاڑی۔	مونث	وجاہت	یہ ترقی کا زمانہ ہے رُکے اور گرے	دیکھو لو راہ میں کب بائیسکل جاتی ہے
ببول	ھ	۸۰	ایک خاردار درخت ہے جس سے گوند بھی نکلتا ہے۔	مونث	ناسخ	دلکو خوش آتی ہیں صحرا کی ببولیں اسقدر	اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہیں
بپتا	ھ	۴۰۴	مصیبت۔ دکھ۔ مصیبت کی داستان	مونث	امیر	رہا کچھ دیر دونوں کو سکوت آخر بتا جاری	کہی آنکھوں سے دل نے دل سے آنکھوں نے بپتا ساری
بُت[5]	ف	۴۰۲	پتھر یا مٹی وغیرہ کی مورت	مذکر	آتش	مشتاق اسقدر ہوں خدا کے حضور کا	سجدہ کروں جو بت بھی ملے سنگ طور کا
بُت	ف	۴۰۲	مجازاً معشوق۔ [6] وہ آڑا تختہ جسمیں قمار باز پانسہ پھینکتے ہیں	مذکر	غالب	سب کے مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا	روبرو کوئی بت آئینہ سیما نہوا
بتّا	ھ	۴۰۳	بضم اول و تشدید تای مفتوحہ۔ دم جھانسا۔ فریب حیلہ دہوکا دینا۔	مذکر	قدر	گل ہنس پڑا کلی نے الگ مسکرا دیا	لیکن صبا نے دونوں کو بتا بتا دیا

[1] غرور و وضعداری جسمیں خودنمائی شریک ہو۔ سرکشی۔ (ذوق) ہے اُنکی سادگی بھی تو کس کس پھبن کے ساتھ سیدھی سی بات بھی ہے تو اک بانکپن کے ساتھ۔ بانکا خمدار ٹیڑھا۔ بانکا ایک خاص فرقہ یا گروہ ہے جو سر پر ٹیڑھا دوپٹہ باندھتا ہے لکھنؤ کے بانکے مشہور ہیں۔ (سحر) کج سوجہ بانکا اکٹھا ہوا۔ وہ تیار ترچھا رسالا ہوا۔ [2] (منیر) موذیوں نے رخت عریانی مرا میکا دیا۔ بانکڑی بانگی تو جامہ گھنگھرو ہو گیا [3] (داغ) ای معروش ہو تو لگا لینگے دام پھر۔ تو بانگی دکھا ہمیں یہاں شرابکی [4] (سودا) جتنے ذکر ہیں اُسکے خدمتگار۔ فن و زدی میں سب ہیں بانی کار۔ (سحر) ہر داغ عریانیوں معشوق سب کے ہیں۔ بانی مبانی محفل عیش و طرب کے ہیں۔ ہندی میں بانی بمعنی تقریر خوش بیانی۔ آواز۔ صدا۔ اسپیچ۔ نظم گیت فقیروں کی صدا۔ ہندی کے معنی میں مونث ہوتی ہیں مثلاً کبیر کی بانیاں مشہور ہیں [5] بالفتح بات کا مخفف جیسے بت بنا باتیں بنانے والا۔ (داغ) باتیں بنائیں ہمنے جو وصف دہن میں خوب۔ وہ ہنسکے بولے آپ بھی کتنے ہیں بت بنے۔ اور بالکسر بت بمعنی قوت بساط۔ طاقت جیسے جتنی بت ہے اتنا کام کرتی ہو۔ [6] (ذوق) جو دل قمارخانہ میں بت سے لگا چکے۔ وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بتاسا	ھ	۴۶۴	ایک قسم کی آتشبازی - ایک قسم کی مشہور مٹھائی بھی ہے	مذکر	امیر	آئین جو وقت شب وہ تماشے کو آب کے	چرخی چلے بھنور کی بتاسے حباب کے
بتخانہ	ف	۱۰۵۸	بضم مندر - شیوالہ - مورتوں کے رہنے کا گھر -	مذکر	جلیل	منیت جو یونہیں ٹھہری تو میر کیا خطا ناصح	حرم کو ڈھونڈھتا ہوں سامنے بتخانہ آتا ہے
بتکدہ	ف	۴۳۱	بضم ایضاً -	مذکر	رشک	دل حریم صنم دشمن ایمان نکلا	بتکدہ مشرک گبر و مسلمان نکلا
بتی	ھ	۴۱۲	کپڑے یا روئی کی بٹ کر بنا تے ہیں جسے عربی میں فتیلہ کہتے ہیں -	مونث	ناظم	مانی بھی میرے مرنے کی منت کرے گی یو	ٹھتے وہ بتی آپ چراغ مزار کی
بٹ	ھ	۴۰۲	اوجھڑی کا موٹا گوشت جسمیں خانے نہیں ہوتے	مونث	امیر	عاجز و نکو جو ملے عدل سے تیرے قوت	شیر کو ڈر ہے لگائے شکم گاؤ کی بٹ
بٹنا	ھ	۴۵۳	غازہ - اُبٹن - ایک خوشبودار مسالہ ہے	مذکر	منیر	ہوں سرخرو زمانے میں خوبان لکھنو	بٹنا لگائیں حضرت یوسف کے رنگ کا
بٹا	ھ	۴۰۳	عیب الزام دھبا	مذکر	اسیر	میزان چشم غیر میں تل بیٹھتے ہیں آپ	بٹا کسی طرح کا نہ لگ جائے ذات میں
بٹا	ھ	۴۰۳	بھنجت -	مذکر	منیر	عیب داغ جگر اے رشک مسیحا کیا ہے	سچ کہو اشرفی مہر کا بٹا کیا ہے
بٹیر	ھ	۶۱۲	مشہور پرند ہے -	مونث	حالی	کسیکو کبوتر اڑانے کی لت ہے	کسیکو بٹیریں لڑانے کی دہت ہے
				مذکر	سحر	سحر صریر قلم ہو بہندیت کی آواز	بٹیر اوج مضامیں کے بے حساب کر
بجٹ	انگریزی	۴۰۵	آمدنی و خرچ کا سالانہ حساب تخمینہ	مذکر	وجاہت	پیش ہونے کے لیے بار گہ شاہی میں	قوم کی یونیورسٹی کا بجٹ جاتا ہے
بجرا	انگریزی	۲۰۷	دریا میں سیر کرنے کی کشتی	مذکر	منیر	گذر ہے بحر میں ہوتا ہے خضر طبع رو نکا	ہمارا کالبد بجرا بنا دریائے مضمونکا
بجلی	ھ	۴۵	وہ چمک جو بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے	مونث	امیر	امیدوار بارش ابر کرم ہیں ہم	بجلی گرائیے نہ نگاہ عتاب کی
بجوگ	ھ	۲۱	حادثہ - صدمہ - بدبختی -	مذکر	میر حسن	پڑا تم پہ ایسا کہو کیا بجوگ	لیا واسطے کس کے تم نے یہ جوگ
بجھاؤ	ھ	۱۷	تیزی -	مذکر	ناصر	ابروئے قاتل بجھا ہے زہر میں	یہ جھکتے کیا ہو بجھاؤ اس تیغ کا
بچار	ھ	۲۰۶	بالکسر اول حساب شمار - رائے تجویز فیصلہ - خیال سوچ فکر -	مذکر	مسرور	اے برہمن ملیگا کب وہ صنم	انسمیں کہتا ہے کیا بچار ترا
بچاؤ	ھ	۱۲	بالفتح حفاظت - بریت - نجات چھٹکارا -	مذکر	داغ	اس سے عاجز ہوا فلاطوں بھی	موت سے کب بچاؤ ہوتا ہے
بچپن	ھ	۵۷	لڑکپن - کمسنی -	مذکر	مونس	بچپن ابھی ہے نسبت شہ مشرقین کا	بیوہ ہے نہ کچھ وصد قہ حسین کا
بچت	ھ	۴۰۵	بفتح اول و دوم - جو صرف کرنیسے بچ جائے کمی خرچ کفایت -	مونث	داغ	کیا آپ نے ترک اپنا سنگار	جلوصرف میں کچھ بچت ہوگئی
بچن	ھ	۵۵	گفتگو - قول - بات - فال شگون	مذکر	میر حسن	نکلتے ہیں جو خوشی کے بچن	نہ ہو گر خوشی تو نہیں برہمن

۵۱ (داغ) دامن سے رشک گل کے اُڑے ہی باغمیں جو خاک - بٹنا وہ بنگئی ہے عروس بہار کا - ۵۲ (شرف) لگایا جائیگا اُس بادشاہ حسن کا بجرا شرف ڈو باندے تجکو کنارہ کش ہو ساحل سے - ۵۳ (داغ) قیامت کریگی جوانی تمھاری - کہ فتنہ ابھی سے ہے بچپن تمھارا -

۵۰ بجلی بمعنی کان کا زیور مونث ہے (صفدر) بڑھاؤ طوق گردن کا اتارو بجلیاں میری -

بچہ[1]	ف	۱۲	نغل ـ حیوان انسان کی کمسن اولاد کو کہتے ہیں ـ	مذکر	مونس	پوتا دلیر کا تھا پسر تھا دلیر کا	رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا
بچھو[2]	ہ	۱۶	کژدم ـ عقرب ـ	مذکر	ناسخ	کوی جاناں میں مجھے جانے سے کیا ایذا ہوی	غیر کا ہر نقش پا تلووں کو بچھو ہو گیا
بچھونا[3]	ہ	۶۷	بالکسر اول وضم دوم بسکون واو مجہول بستر توشک ـ	مذکر	مونس	پیوند کوئی آن میں ہوتا ہے خاک کا	اب ہم ہیں اور گرم بچھونا ہے خاک کا
بحث[4]	ع	۵۱۰	مباحثہ ـ نزاع لفظی سوال جواب دلیل حجت ـ	مونث	اسیر	میں الجھتا ہوں جو ناصح سے کہتا ہے جنوں	بحث جاہل سے کہ فرزانہیں اچھی ہے
بحر	ع	۲۱۰	دریا ـ	مذکر	اسیر	خواہان آب پیاس ہے جب بہی جنوں میں ہوا	موجوں سے بحر اور بھی چین بجبیں ہوا
بحر	ع	۲۱۰	وزن شعر ـ وہ چند کلمے موزون جن پر اشعار کا وزن ٹھیک کرتے ہیں	مونث	امیر	امیر اب کہاں شعر گوئی میں کامل	رہی ہے تو اک بحر کامل رہی ہے
بحران	ع	۲۶۱	بضم اول باصطلاح طب بیماری کے زور کا دن ـ	مذکر	شعور	آیا ہے وہ نگار مرا پوچھنے مزاج	بحران بھی مری لئے راحت کا دن ہوا
بخار	ع	۸۰۳	تپ ـ	مذکر	تعشق	دل جلایا ہے تپ عشق تباں نے ایسا	میری سانس سے جہنم کو بخار آتا ہے
بخار	ع	۸۰۳	غبار کدورت	مذکر	گویا	تپ فرقت نصیب غیر ہوئی	آج نکلا دلا بخار اپنا
بخار	ع	۸۰۳	بھاپ ـ دھواں ـ	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھنکے جو مری دود آہ سے	کیا کیا بخار دل سے بخار زمیں جلا
بخت	ف	۱۰۰۲	نصیب ـ بھاگ قسمت	مذکر	رضا	موت کی نیند سلایا ہے قضا نے آکر	بخت جاگا ہے شب ہجر کے بیمار ونکا
بخشش	ف	۱۲۰۲	انعام ـ عطا ـ نجات معافی آمرزگاری	مونث	تسلیم	ہوں غلام مصطفی تسلیم مجکو فکر کیا	اب نہیں تو حشر میں بخشش مری ہو جائیگی
بخل	ع	۶۳۲	کنجوسی ـ تنگدلی ـ جزرسی ـ	مذکر	ناسخ	بخل جتنا ہے زیادہ جو ادا تنا کم ہوا	آجتک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
بخور	ع	۸۰۸	وہ چیزیں جنکے جلانے سے خوشبو نکلتی ہے جیسے لوبان عود وغیرہ	مذکر	ناصر	ہمیں ہے عشق جو اس گیسوی معنبر کا	بخور کرتے ہیں ہر روز مشک عنبر کا
بخیہ	ف	۶۱۷	سلائی کی ایک قسم ـ	مذکر	جاہ	خاروں نے بھی جو نوک کی یاد آئی ترے مژہ	کانٹوں سے دل کی زخم کا بخیہ ادھڑ گیا
بددعا[5]	ف	۸۱	کوسنا ـ	مونث	جلال	یہ عشق کا روگ گر نہ جاے تو کاش کچھ قضا بھی	دعا نہو اگر جو یارب کہیں لگی بددعا کسی
بدر[6]	ع	۲۰۶	چودہویں رات کا چاند ـ پورا چاند ماہ کامل بالفتح اول وبسکون دوم وبفتح اول ودوم ـ وسکون سیوم باہر ـ	مذکر	ناسخ	جلوہ فرما بام پر دیار جس شب ہو گیا	بدر ایسا گھٹ گیا دم میں کہ کوکب ہو گیا

[1] (امیر) کتنا ہی سخت قلب رقیب سیاہ رو نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا ـ [2] (منیر) نیش زن ہوتے ہیں بنکر نرم ظاہر ہیں رقیب ـ کاٹتے ہیں موم کے ایجان بچھواند نون ـ
[3] (سحر) پاتی ہی اسکو نہ بھی تھیں پھول گیا دو دو بٹوں کا بچھونا بھی تھیں بھر گیا ـ [4] (داغ) آپڑی ہے بحث میرے قطرہائے اشک سے ـ آج بوندیں گن رہا ہوں ابر گوہر بار کی ـ [5] (مصحفی) گلگونہیں بھرا ہے جو تو آج تک خراب ـ دے مصحفی یہ کسکی تجھے بددعا لگی ـ [6] بفتح اول ودوم وسکون سیوم فت باہر کرنا ـ نکالنا ـ اہل دفتر کی اصطلاح میں مطالبے کے وجوہ بدرنویسی ان رقوم کی جو حساب میں اعتراض کے قابل ہوں ـ مدینہ منورہ کے پاس ایک موضع ہے وہاں کے ایک کنوئیں کا نام ہے

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بدعت	ع	۲۷۲	بالکسر اول و بفتح سیوم نئی چیز پیدا کرنا۔ دین میں نئی بات پیدا کرنا جو خرابی کا باعث ہو	مونث	مومن	وہی مذہب ہے اپنا بھی قیس کوہکن کا تھا	نئی یہ افترا ہے کب بھلا مومن نے بدعت کی
بدعت	ع	۲۷۲	ظلم و تشدد۔ سختی۔	مونث	صبا	جانجاں ظلم ہے خاطرشکنی عاشق کی	کعبۂ دل کو جو توڑوگے تو بدعت ہوگی
بدگمانی	ف	۱۲۷	بدظنی۔	مونث	تعشق	لاش پر بھی آئے منہ ڈھانکے ہوئے	بدگمانی آپکی جاتی نہیں
بدگوئی	ف	۵۲	غیبت۔	مونث	امیر	کرتا ہے غیر یار سے بدگوئیاں مری	کچھ دوں تو منہ حریص کا ہو لا کلام بند
بدل[1]	ع	۲۶	عوض بدلا۔ تبادلہ۔ معاوضہ	مذکر	سرور	لب شیریں سے اُسنے دی گالی	میں نے بوسہ کا یہ بدل پایا
بدلہ[2]	ع	۳۷	عوض۔ اجر۔ صلہ۔ انجام بخشش	مذکر	رند	میخواری کی تکلیف نہ سرزد ہو کسی سے ساقی	شوال میں مے جائیگا بدلا رمضاں کا
بدلی	ه	۳۶	گھٹا۔ ابر۔	مونث	امیر	جو روکے ہیں غم ہجر میں وہ ہیں گناہ کرکے	برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی
بدمست	ف	۵۰۶	متوالا۔	مذکر	داغ	میں شوق میں کیا بیخود ہوں مجھ سے فقیر کو کہتے ہیں	کردیتی ہے انساں کو بدمست شراب ایسا
بدن	ف	۵۶	بفتح اول و دوم جسم۔	مذکر	امیر	کشتۂ حیرت ہوں مجھ میں دم نہیں ہے تیغ ناز	زخم کھا کر کیا لہو دیگا بدن تصویر کا
بدولت	ف	۲۴۲	طفیل۔ واسطہ۔	مونث	جلال	نقد ناموس متاع دل و دین و ایماں	سب یہ برباد کیا ہمنے بدولت آپکی
بدھ	ه	۱۱ ۲۱	بالکسر اول موافقت دکانداروں کی اصطلاح میں حساب میزان ملجانا۔	مونث	اختر مینائی	غیر نے یہ شگوفہ چھوڑا ہے	میرے اُن کے جو بدھ نہیں ملتی
بدھی[3]	ه	۲۱	پھولوں کا ہار۔	مونث	امیر	تو بھی میری وفا ہے سو جنازہ اٹھاؤ	بدھیاں پھولوں کی اٹھتی نہیں جس شانے سے
بدی	س	۱۴	سُدی کی ضد۔ ہندی مہینہ کا پندرہ روزہ زمانہ۔ برائی نقصان۔	مونث	جلیل	لاکھ چاہو دور قسمت کی بدی ہوتی نہیں	سچ کہا ہے جو نہیں ہوتی کبھی ہوتی نہیں
بدیا	ه	۱۷	س۔ ودیا۔ علم و ہنر۔ بہ تشدید دال زبانوں پر ہے ہندی میں صحیح لفظ ودیا ہے۔	مونث	حالی	کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے	مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہے
بذل	ع	۲۴۲	انعام۔ اکرام۔ داد و دہش بخشش	مذکر	اختر مینائی	تم وہ باذل ہو اے خسرو صفت	تمپہ خود بذل ناز کرتا ہے
بر	ف	۳۰۲	گود جسم۔	مذکر	مومن	لپٹی ہوئی تھی چست وہ بر سے رو کے	چار آئینہ بھی تنگ تھا بکتر سی ہو کے
بر	ه	۳۰۲	جوڑا۔ خاوند۔ منگیتر۔	مذکر	جان صاحب	بنتے بگڑی بات کیا قسمت سے ہارا جاتی	چاند سا بر آکے دروازے پہ کیا پھر گیا
بر	ه	۳۰۲	جوڑا تلوار کی جوڑان۔	مذکر	رشک	ہر کسی سے تیز ملتا میری لاشہ کو کفن	حیف جوڑا بر نہیں خاک کی تلوار کا
برات[4]	س	۶۰۳	بروزن نجات خوشی شادی بیاہ نوشہ کا جلوس کے ساتھ عروس کے گھر جانا۔	مونث	داغ	ساتھ حوروں کے ہے شہید ترا	کیا عدم کو برات جاتی ہے

[1] بکر جانا۔ پھر جانا۔ (امیر) ہو چکا وعدہ کہ کل آئیگا۔ دیکھئے اب نہ بدل جائیگا۔

[2] (ذوق) مجکو یہ شب ہجر کی ہونے لگی جوں روز حشر۔ مجھسے یہ کس دن کے بدلے آسماں لینے لگا۔

[3] تیجی یا کوڑے کی مار کا نشان۔ (تعشق) نازک اندامی میں کیا نسبت کیکو یار سے۔ بدھیاں پڑتی ہیں اُس گل کے بدن پر ہار سے۔ [4] برات کہنا غلط ہے۔ (مونس) خود فرد تھے ستاروں کی طرح ماہ کے ہمراہ۔ غل تھا کہ برات آتی ہے نوشاہ کے ہمراہ۔

برادر	ف	۲۰۷	بھائی۔	مذکر	اسیر	بعد مردن نہیں ہوتا ہے کسیکا کوئی	دفن ہمراہ برادر کے برادر نہ ہوا
بُرادہ	ف	۲۱۲	لکڑی لوہے یا کسی دھات کا چورا جو آری وسوہن سے نکلتا ہے۔	مذکر	ناسخ	بتی اُسکے میل کی بتی اگر کی بنگئی	ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہوگیا
بُراق	ع	۳۰۳	بہشت کا گھوڑا۔ اردو میں اُس صورت کو کہتے ہیں جسکا چہرہ انسان کا سا اور جسم گھوڑے کا بناتے ہیں۔	مذکر	مونس	آسمان سے جو براق شہ والا اُترا	جن یہ سمجھے کہ ملک بنکے فرشتا اُترا
برانڈی	انگریزی	۲۶۷	ایک قسم کی تیز شراب۔	مونث	جلال	یہاں اشک ڈھلتے رہے رات بھر	برانڈی وہاں خوب ڈھلتی رہی
براءت	ع	۶۱۳	چھٹکارا۔ چھٹی۔ بری ہونا۔ علیحدگی	مونث	اختر مینائی	جرم الفت تو ہے ثابت ہمپر	کسطرح اس سے براءت ہوگی
برائی	ہ	۲۲۳	بدی۔ خرابی۔	مونث	داغ	عمر بھر تو نے بھلائی کبھی چاہی میری	جیتے جی میں نے برائی کبھی چاہی تیری
بربادی	ف	۲۱۹	خرابی۔ تباہی۔	مونث	امیر	ریاض دہر میں پوچھو نہ میری بربادی	برنگ بو ادہر آیا اُدہر روانہ ہوا
برتا	ہ	۲۰۳	بالکسر اول قوت بل طاقت و سہارا	مذکر	داغ	یہ نزاکت کیول سی ہے یہ دعوی قتل کا	کھول دو خنجر کمر سے پھینکدو شمشیر بھی
برتاؤ	ہ	۲۰۹	بفتح اول سلوک رواج وضع ڈھنگ دستور۔	مذکر	حالی	اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دیں کا	کہ ہے دین والوں کا برتاؤ کیسا
برتن	ہ	۶۵۲	ظروف۔ باسن بھانڈا۔	مذکر	جان صاحب	جڑ ہائے آدمی جب ہیں کھانے برتن	یہ دیکھا اُسنے کہ سوکیے ایک کجا ہے
بُرج	ع	۲۰۵	گنبد۔	مذکر	آتش	دیکھا ہے تو نے سامنے رکھکر جو اسمیں منہ	آئینہ بُرج بنگیا ہے آفتاب کا
برج	س ج	۲۰۵	شہر متھرا میں ایک مقام ہے جہاں کرشن جی پیدا ہوے اور رہتے تھے۔	مذکر	انشا	برج بے اختیار یاد آیا	اور سہانے درختوں کا سایا
برچھی	ہ	۲۲۰	چھوٹا بھالا جسکا پھل چوڑا ہوتا ہے	مونث	جلیل	آنکھیں لڑاے وہ جسے پروائے جان نہو	ترچھی نگاہ آپکی برچھی قضا کی ہے
برچھیاں	ہ	۲۷۱	نیزہ بازیاں۔	مونث	منیر	برچھیاں قلم سے نکلیں گے حضور کی	کاتب نکالینگے صفت نیزہ وار ہاتھ
برداشت	ف	۹۰۷	تحمل۔	مونث	رند	آخر شب فرقت میں گئی اول شب سے	برداشت نہ کی روح نے اس رنج وتعب کی
بردہ	ع	۲۱۱	غلام۔ قیدی۔ بندہ۔	مذکر	لطف	مجھے معلوم قیامت سے عجب عظمت تو ہمکا	خبر ہے بیخبر بردہ ہوں کسکا غوث الاعظم کا
برزخ سلہ	ع	۲۰۹	بفتح اول وسیوم مجازاً وضع دہج انوکھی صورت عجیب شکل۔	مونث	سرور	دیکھکر رند لوٹے جاتے ہیں	کیا ہے برزخ ہے شیخ صاحب کی
برس	ہ	۲۶۲	بفتح اول ودوم۔ بارہ مہینے کا زمانہ۔	مذکر	رند	ابتک وہ ایک ایک سے کرتے ہیں تذکرہ	ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے
برسات	ہ	۲۶۳	بارش کا موسم۔ پانی برسنے کا زمانہ جو ۱۵ اساڑھ سے ۱۵ اسوج تک	مونث	جلال	مئے نوشیوں کے کیجیے ساماں جلال اب	رحمت نہیں کیا اُسکی جو برسات نہو گی

سلہ آڑ۔ پردہ۔ روک۔ اس حالت کو برزخ کہتے ہیں کہ جو موت سے لیکر قیامت تک رہیگی گویا زندگی اور قیامت کے بیچ میں ایک حد فاصل ہے۔ دو چیزوں کے درمیان میں ایک ملتی ہوئی چیز جیسے بہشت و دوزخ کے درمیان اعراف ہے۔ مرنے کے بعد سے قیامت تک جس حالت میں روحیں رہینگی اُنکو برزخ کہتے ہیں۔ وضع۔ دہج۔ انوکھی صورت عجیب شکل رخیالی صورت۔

			مانا گیا ہے				
برش	ف	۵۰۲	تیزی۔ کاٹ	مونث	جلیل	کرتے ہیں دیکھکے وہ گرد نظر سے صیقل	بُرش خنجر سفاک سوا ہوتی ہے
برشکال	″	۵۵۳	بالفتح اول وشین معجمہ موقوف وفتح کاف عربی برسات	″	تسلیم	پیالے عشق کے چھلکاتی برشکال آئی	شراب خواروں کو کرتی ہوئی نہال آئی
برف ؎	ت	۲۸۲	بالفتح اول پانی جو شدت سردی سے جم جاتا ہے۔	مونث	سودا	جاڑا لگنے کا سخ تلک ہے صرف	بیٹی رہتی ہے تندروں ہی میں تف
برق ؎	ع	۳۰۲	بجلی۔ وہ روشنی جو بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔	مونث	آتش	گذر ہوا جو کسی مرقد غریباں پر	گھٹائیں جھوٹ بھیں برق بیقرار ہوئی
برق	ع	۳۰۲	شفاف۔ چمکیلا۔	مونث	امانت	چاندنی رات کے دن آئے تو نکھرا وہ قمر	برق پوشاک وہ بدلی کو تڑپ جائے بشر
برقع	ع	۳۷۲	بضم اول وسیوم۔ مگر اردو میں بفتح سیوم مستعمل ہے۔ نقاب۔	مذکر	دبیر	برقع جو اُٹھ گیا تھا رخِ آفتاب کا	پردہ تھا فاش صبح لمع نقاب کا
برکت ؎	ع	۶۶۲	بفتح اول ودوم وسیوم۔ زیادتی۔ افزونی۔	مونث	سحر	سچ تو یہ ہے کہ یہ نیت کی ہے ساری برکت	ہوگا خالی نہ کبھی خوان حسام الدولہ
برگ	ت	۲۲۲	پتا۔	مذکر	ناسخ	نہ ترک صحبت احباب کیجیو ناسخ	گرا جو برگ شجر پائمال رہتا ہے
برم راکس	ھ	۵۲۳	مری ہوئے برہمن کی روح ایک خاص قسم کی خبیث	مذکر	جان صاحب	سوم کے گھر میں میاں کی وال گلنی کی نہیں	برم راکس جان لیگا انگ لیگی کو لگا
برن	″	۲۵۲	بروزن چمن۔ جنس۔ سراپا۔ حلیہ۔ شکل	″	قلق	گل شمع کا جو مہکے گلزار انجمن میں	بلبل ابھی جنم لے پروانے کے برن میں
بروٹ	″	۴۰۸	بفتح اول وسیوم۔ طحال۔ تلی	مونث	جان صاحب	آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے	اناؤ دوا علاج سے بروٹ نہ جائیگی
برووت	ع	۴۱۲	بضم اول ودوم وسکون واو معروف وفتح چہارم سردی۔ ٹھنڈ	″	میر	برودت بہت جسم میں آ گئی	مزاجی تھی گرمی سو ٹھٹھر ا گئی
بروگ	ھ	۲۲۸	بالکسر اول وضم دوم وسکون واو مجہول تفرقہ جدائی کی مصیبت	مذکر	سرور	کس سے جا کر کہوں یہ روگ اپنا	کوئی سنتا نہیں بروگ اپنا
برہان	ع	۲۵۸	بضم اول دلیل۔	مونث	منیر	کہوں اک شعر میں ہجری و مسیحی تاریخ	یہی برہان منیر اپنے تبحر کی ہے
برہمن ؎	ف	۲۹۷	ہندوؤں کی ایک مشہور قوم۔ ہندوں کا پوجاری۔ بت پرست جنیو باندھنے والا	مذکر	تسلیم	ان بتوں کو بیمروت بیوفا کیونکر کہوں	آگ بجھائیگا سنکر برہمن جلجائیگا
بڑ	س	۲۰۲	دیوانوں اور مجذوبوں کی باتیں جو بے سلسلہ ہوتی ہیں۔	مونث	آتش	سمجھ لیتی ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع	اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

؎ (ناسخ) ہو کے پانی جو برف بہتی ہے۔ چشمہ دہر میں وہ جاری ہے (داغ) کھنچی ہیں سرد آہیں کسنے شب جاڑے آئی۔ یہ اُوس پڑ رہی ہے یا برف پڑ رہی ہے۔ برف کی قلفی۔ ٹین یا مٹی کی نوکدار لانبی ڈبیا جسمیں دودھ یا شربت بھرکر ترکیب سے برف میں جماتے ہیں اور اسکو بیچتے پھرتے ہیں پانی کی صراحی بھی برف میں ڈال کر پانی ٹھنڈا کرتے ہیں (افتخار) لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا ؎ برق امانت شفاف چمکیلا کے معنی میں (امانت) چاندنی رات کے دن آئے تو نکھرا وہ قمر۔ برق پوشاک وہ بدلی کو تڑپ جائے بشر۔ تیز چالاک کے معنی میں بولتے ہیں۔ (داغ) قاصد یہاں سے برق تھا پر نصف راہ سے۔ بیمار کی ہے چال قدم ناتواں کے ہیں۔ برق دم۔ دھاردار چیز کی تیزی جیسے تیز تلوار (امیر) اب غضب کا ہے تو مقتل میں اُٹھیں خوب ترے۔ برق دم تیز ہوئی ہے مری تڑپانے کو ؎ (امیر) ہائے غم سے بھی جی نہیں بھرتا۔ برکت اُٹھ گئی زمانے سے ؎ (س) میں بفتح اول ودوم وسکون سیوم وفتح چہارم ہے ہندوں کے عقیدے میں (برہم) ایک بڑے مقدس فرشتے کا نام ہے جسکی پرستش ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ "براہام" زردشت کا نام ہے۔ بیاس حکیم ہندوستان سے ایران گیا اور براہام کا پیرو ہو گیا۔ پھر جب ہندوستان آیا تو اسی کی تعلیم دی جنھوں نے ان عقاید کو مانا انکو برہمن کہتے ہیں۔

بڑا بول	ھ	٢٤١	خود ستائی۔ شیخی۔ غرور کا کلام۔ تکبر کی بات۔	مذکر	داغ	سحر کر لیا آخر کو بنگالے کے جادو نے	بڑا بول آگے آیا ہم جو بولی تھی لڑکپن میں
بڑھاپا	ھ	٢١١	پیری۔	مذکر	ریاض	موت سے بدتر بڑھاپا آئے گا	جان سے اچھی جوانی جائیگی۔
بڑبھس	ھ	٢٦٩	بوڑھاپے میں بُری خو ہوجانا۔ بیوقوفی۔	مونث	جان صاحب	شب و روز دہنگڑا نیا ڈھونڈھتی ہے	بڑھاپے میں نّانا کو بڑبھس لگی ہے
بزم	ف	٤٩	بفتح اول۔ مجلس۔ محفل۔ سبھا۔	مونث	جلیل	پھر ہوا حسرت و ارمان و تمنا کا ہجوم	پھر وہ بھولی ہوئی بزم رفقا یاد آئی
بس[1]	ھ ف	٦٢	قابو۔ اختیار۔ زور۔ طاقت۔	مذکر	داغ	بچے جان کسطرح تیری ادا سے	قضا پر کہیں بس چلا ہے کسیکا
بِس	ھ	٦٢	بالکسر زہر۔ فساد جھگڑا۔ عیب	مذکر	قلق	کیا یہ اس بیسوا نے بس بویا	اپنے ساتھ اسنے مجکو بھی کھویا
بساط[2]	ع	٧٢	فرش بچھونا بستر۔	مونث	امیر	بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط	کہ آسان کروں طے میں راہ صراط
بساط	ف	٧٢	شطرنج کھیلنے کا کپڑا وغیرہ جسمیں خانے بنے ہوتے ہیں۔	مونث	تسلیم	شوق شطرنج کا نہ کچھ پوچھو	رات دن واں بساط بچھی ہے
بساط[3]	ھ	٧٢	سرمایہ۔ حوصلہ۔ حیثیت۔ ہستی۔ حقیقت۔	مونث	امیر	رحمت تری وسیع میں ناچیز و روسیاہ	اللہ کیا بساط ہے میرے گناہ کی
بساوٹ	ھ	٤٦٩	خوشبو۔	مونث	بحر	ہمنے جو یار میں دیکھی ہے بساوٹ خوب وصل	کوئی دولہا یہ نہ دیکھیگا دولہن میں خوشبو
بستار[4]	ھ	٦٦٢	کثرت۔ پھیلاؤ۔ تفصیل۔ تشریح	مذکر	انشا	کرون بستار کیا اپنی دوگانا کی رکھائی کا	داغ آکر انہیں میں ٹھس گیا ساری خدائی کا
بستان	ع	٥١٣	پھولوں کا باغ۔ گلزار۔	مذکر	جرات	ہر آہ شعلہ بار ہے جوں آتشیں انار	یارب یہ دل مرا ہے کہ بستان ہے آگ کا
بِستر[5]	ف	٦٦٢	بالکسر اول بچھونا۔	مذکر	جلیل	زندگی اپنی بڑے لطف سے کٹتی ہے جلیل	آجکل کوچۂ قاتل میں ہے بستر اپنا
بَستر	ھ	٦٦٢	بالفتح اول و سیوم کپڑا	مذکر	فائز	ہماری فکر نے خونِ جگر کا سوگ رکھا ہے	یہ رنگینی نہیں ہے گیروا بستر ہے جوگن کا
بستہ	ف	٤٦٧	کاغذ کی گٹھری۔	مذکر	امیر	بستے اپنے حال ابتر کے جو محشر میں کھلے	دفتر اعمال مردم درہم و برہم ہوا
بستی	ھ	٤٧٢	بالفتح اول آبادی۔	مونث	جلیل	راحت کدہ جب دل تھا وہ اور زمانہ تھا	ہے اب تو یہ اک بستی درد و غم و حسرت کی
بسر[6]	ف	٢٦٢	بالفتح اول و دوم گزر۔	مونث	داغ	نہ آسے محبت کے کوچے میں خضر	خدا جانے کیونکر بسر ہو گئی
بسمل[7]	ع	١٣٢	بالکسر اول و سیوم زخمی گھایل۔ ذبح کیا ہوا جانور مجازاً عاشق۔ مبتلا۔ مضطر	مذکر	رند	ہو گیا آب دم تیغ سے بسمل ٹھنڈا	کیوں ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا
بسم اللہ[8]	ع	١٦٨	آیۂ قرآنی۔	مونث	داغ	مری کشتی اگر ڈوبیگی دریائے محبت میں	تو سب سے پہلے بسم اللہ لب ساحل سے نکلیگی

[1] یہ لفظ ہندی فارسی میں مشترک ہے۔ (مصحفی) جز آہ کوئی کرے وہاں کیا۔ کچھ بس نہ چلے جہاں کسیکا۔ [2] (غالب) یاں نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بیخودی۔ جلوۂ گل واں بساط صحبت احباب تھا۔ [3] (برق) کوہ گراں اُٹھائے ہیں الفت میں کاہ نے۔ سچ ہے کہ کیا بساط بھلا کوہ کن کی ہے۔ [4] مع تعریف۔ بڑائی (میر) کرے ہے فخر بہت اوج پر فلک شاہا۔ رضا جو ہو تو کروں تیرے روضے کا بستار۔ [5] (محسن) للہ الحمد شب غم نے اُٹھایا بستر۔ (آتش) مثل عنقا نام تو مشہور عالم میں ہے گو کہ اس میلے سے مجھ آزاد کا بستر اُٹھا بستر ا۔ (میر) جی میں تھا عرش پہ جا باندھیئے تکیہ لیکن۔ بستر ا خاک ہی اب تو بچھایا ہمنے۔ [6] (تسلیم) اسی تنخواہ پر اب اپنی بسر ہوتی ہے [7] (قدر) مقتول تری تیغ کا ہو زندۂ جاوید۔ بسمل ترا ٹھنڈا ہو گر آب بقا سے [8] بہت بہتر۔ بہت مناسب۔ اللہ حافظ اردو میں ان موقعوں پر بھی بسم اللہ۔ بولتے ہیں۔ (داغ) جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں بولے بسم اللہ اچھی بات ہے۔

بسم اللہ	ع	۱۰۹	اردو میں رسم مکتب کو بھی کہتے ہیں۔	مونث	وزیر	ہوا ہے عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہے	مبارک عقل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
بسم اللہ	ع	۱۰۹	اردو میں بمعنی ابتدا۔	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہے قیس	وہ بسم اللہ ہے یاں داستاں کی
بسنت	ھ	۵۱۲	موسم بہار۔ ہندوؤں کا ایک تیوہار ہے (مختلف فیہ)	مذکر	اختر مینائی	دھوم سے اس سال آیا ہے بسنت	سارے عالم نے منایا ہے بسنت
				مونث	داغ	صبا یہ مژدہ شادی چمن میں لائی ہے	بہار گائیں عنادل بسنت آئی ہے
بسیرا	ھ	۲۰۲	چند پرند کا ایک جگہ شب کو رہنا۔ ٹھکانا۔	مذکر	حالی	پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سبکا	تلے آسماں کے بسیرا تھا سبکا
بشارت	ع	۹۰۳	خوشخبری۔ مژدہ۔	مونث	انیس	اب آتے ہیں گلشن عنبر سرشت کی	دیتے ہیں خضر حر کو بشارت بہشت کی
بشاشت	ع	۱۰۳	کشادہ روئی۔ خوش ہو کر بات کرنا۔	مونث	انیس	دم ہونٹھوں پہ آئے تو شجاعت نہیں جاتی	مرنے پہ بھی چہرے کی بشاشت نہیں جاتی
بشر	ع	۵۰۲	بفتحتین۔ آدمی۔ انسان۔	مذکر	آتش	آئینے میں پری سی چہرے کو دیکھئے تو	کیونکر بھلا محبت تمسے بشر نہ کرتا
بشرہ	ع	۵۰۷	بفتحتین چہرہ، صورت، پیشانی۔ حلیہ۔	مذکر	ناصر	نامہ بر کوئی مژدہ لایا ہے	اُسکا بشرہ گواہی دیتا ہے
بشریت	ع	۹۱۲	انسانیت۔ جو کام مقتضائے آدمیت ہو۔	مونث	اختر مینائی	شعر کے فن سے ہے ماہر اختر	ہو جو لغزش بشریت ہوگی
بصارت	ع	۷۹۳	آنکھ کی بینائی۔	مونث	جرأت	جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا	پھر مری چشم میں کیا خاک بصارت ہوگی
بصیرت	ع	۷۰۲	بینائی، یقین، عقلمندی۔ دل کی آنکھ	مونث	تسلیم	چارسو جلوہ ہے اُسکا لیکن	دیکھتے ہم جو بصیرت ہوتی
بضاعت	ع	۱۲۷۳	بالکسر اول سرمایہ تجارت۔ پونجی۔	مونث	انیس	دکھلا دے مجکو لاش مرے نور عین کی	کس دشت میں پڑی ہے بضاعت حسین کی
بط	ع	۱۱	ایک آبی پرند ہے۔ شراب کی صراحی مگر اس معنی میں بطے کہتے ہیں۔ خالی بط نہیں کہتے۔	مونث	انشا	میں بہانے جو نکا لیکے مئے ناب کی بط	بیچ گرداب پڑی باغ کے تالاب کی بط
بطون	ع	۶۷	بطن کی جمع۔ راز بھید اندرونی حال اردو میں مفرد کی طرح مستعمل ہے	مذکر	گلزار نسیم	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	طالع سے لیا شگون اپنا
بعد	ع	۷۶	بضم اول و سکون دوم و فتح سیوم۔ دوری و فاصلہ فرق مسافت۔	مذکر	امیر	عرصہ ہستی و طول شب گور و محشر	بعد ہے بندہ و رب میں ابھی میلوں ہوگا
بعید	ع	۸۶	بفتح اول و بالکسر دوم۔ دور	مذکر	اکبر	عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو ہیچ ہے جاہ و مقام حیرت	خدا سے اتنا بعید ہے خودی سے اتنا قریب ہوں
بغاوت	ع	۱۴۰۹	بفتح اول و چہارم سرکشی، نافرمانی، روگردانی۔	مونث	داغ	آنسوؤں نے ڈبو دیا دل کو	فوج نے شاہ سے بغاوت کی
بغض	ف	۱۸۰۲	بالضم۔ دشمنی عداوت۔ کینہ۔	مذکر	جلال	وہ ہمپر ہوئے مہرباں کیسے کیسے	نکالیگا بغض آسماں کیسے کیسے
بغل	ع	۱۰۳۲	بفتح اول و دوم شانے کے نیچے کا حصہ	مونث	اسیر	عدل کا تیرے زمانے میں یہ بیٹھا ہے عمل	بچہ آہو کا ہے اور شیر نیستاں کی بغل
بقا	ع	۲۰۳	بفتح اول زندگی۔ قیام۔ باقی رہنا۔ پائیداری۔	مونث	امیر	بہت بقا نہ سمجھ اے ہزار پھولوں کی	کہ چار دن ہے چمن میں بہار پھولوں کی
بقچہ	ف	۱۱۰	بضم گٹھڑی۔	مذکر	صبا	جامہ یار کی پائی جو صبا نے خوشبو	بقچہ غنچہ و گل باغ میں کھولا باندھا

۵ (میر حسن) بسیرے گئے جانور اپنا بھول ۵ل۲ (سحر) ہر زبان موج پہ ہر دم یہ شعر آبدار۔ ساقیا تجکو مبارک ہو لب بط مے کا تمکار۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بقچی	ت	۱۱۵	چھوٹی گٹھری	مونث	امیر	صبا ان منہ بندھی کلیوں نے کب کس کی کی چوری	کہ تو نے صبح کو ایک ایک کی بقچی ٹٹولی ہے
بقعہ	ع	۱۷۷	بالضم اول و فتح سیوم گھر مکان خانقاہ مندرہ ٹکڑا زمین کا جو دوسرے ٹکڑوں سے ممتاز ہو۔	مذکر	امیر	نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار موید کا	برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
بقیہ	ع	۱۷۷	باقی بچا ہوا۔	مذکر	منیر	لیگئے گو ہم دفیں تبرک کیطرح	کچھ بقیہ جو رہا تھا مری رسوائی کا
بک	ھ	۲۲	بکواس۔	مونث	جلال	جتنا کم گو مجھے کرتی ہے مری چپ ناصح	اتنی ہی اور زیادہ تری بک ہوتی ہے
بک بک	ھ	۴۴	بکواس۔ زیادہ گوئی۔	مونث	داغ	نہیں اچھی ہے یہ تری بک بک	سنکے افسانہ میرا کہتے ہیں
بکا	ھ	۲۳	بضم اول و تشدید کاف مٹھی مشت خاک۔ مشت غبار۔ بیٹ۔ لوکا۔ بھاپ اور دھواں جو کثرت سے نکلے۔	مذکر	آتش	میرے یوسف سے زمین آسماں کا فرق ہے	خاک کا پتلا ہے یوسف۔ یار بکا نور کا
بکا	ع	۲۳	بضم اول گریہ و آواز۔	مونث	مونس	سر سینۂ سکینہ سے لپٹا کے جو زینب نے بکا کی	بیہوش ہوئیں سب نے یہ جانا کہ قضا کی
بکتر	ت	۶۲۲	بفتح اول لوہے کا پیرہن جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں	مذکر	دبیر	ڈوبی جو خود میں تو سمہ تو آہن میں تھا	کی جیب کتری۔ زرہ بھی بکتر بدن میں تھا
بکواس	ھ	۸۹	زیادہ بات چیت کرنا۔ بک بک کرنا۔	مونث	سخن	وہ کرو نالہ کہ مجھے درد ہو پیدا دل میں	بلبلو خوش نہیں آتی ہے یہ بکواس مجھے
				مونث	ذوق	میں کہتا ہی تھا جو دل نے مرے مجھ سے کہا	توبہ کر توبہ نکر اتنی زیادہ بکواس
بکھیڑا	ھ	۲۳۸	دنگا فساد جھگڑا۔	مذکر	تسلیم	اسقدر گھبراتے کیوں ہو چھٹ مری تو جاؤ	اور ہے دم بھر بکھیڑا عاشق رنجور کا
بکھان	ھ	۷۸	تعریف	مذکر	تسلیم	غیر کا تم نے جو بکھان کیا	میں نے کچھ اور ہی گمان کیا
بگاڑ	ھ	۲۲۳	ناچاقی۔ جھگڑا۔	مذکر	امیر	لے یار بات بات پہ ہوتا ہے اب بگاڑ	غصہ ہے قہر غمزہ ہے آفت غضب بگاڑ
				مذکر	داغ	کیوں بگڑ کر برا بنوں ان سے	تو تو ناصح مرے بگاڑ میں ہے
بگلہ	ھ	۵۷	بالفتح اول و بضم دوم ایک آبی پرند ہے۔ عام لوگ اسکو بگولا کہتے ہیں۔	مذکر	میرحسن	صدا قرقروں کی بطوں کا وہ شور	درختوں پہ بگلے منڈیروں پہ مور
بگولا	ھ	۵۹	بونڈر۔ آندھی جو خاک گول ہو کر اڑتی ہے چکر کھاتی ہوئی ہوا۔	مذکر	تسلیم	غربت میں مرکے رہ گئے بے گور بے کفن	آکر بگولا خاک میں مجکو ملا گیا
بل[۱]	ھ	۳۲	شکن ٹیڑھاپن	مذکر	جانصاحب	کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما	رسی نگوڑی جلگئی لیکن نہ بل گیا
بل[۲]	۔	۔	نقص۔ کجی۔ قصور	مذکر	جلیل	ممنون تری چشم عنایت کا ہوں جسنے	تقدیر کا بل پنجۂ مژگاں سے نکالا
بل	۔	۔	طاقت زور قوت	مذکر	امیر	گردن تو کیا نہیں مرے اعضا کو خوف تیغ	بل ایک ایک رگ میں ہے حبل الورید کا
بل	۔	۔	کمی۔ سر	مذکر	امیر	لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفےٰ	کچھ مغفرت میں بل جو رہا تھا نکل گیا
بل	۔	۔	خوف۔ کدورت۔	مذکر	انیس	رخ پر ہراس کچھ نہ غم جنگ و جدل نہ تھا	تلوار چل رہی تھی نہ ابرو پہ بل نہ تھا
بل[۳]	۔	۔	غرور گھمنڈ۔	مذکر	رند	سیدھا کرونگا گیسوے خمدار کیطرح	جس روز مجھ سے بل کبھی اغیار نے کیا

[۱] (سحر) قد راست کو خوب سیدھا کیا۔ گر زلف کا بل نکلتا نہیں۔ [۲] (محسن) دین و دنیا میں کسیکا نہ سہارا ہو مجھے۔ صرف تیرا ہو بھروسہ تری قوت ترا بل۔ [۳] (جان صاحب) بل بہت کرتا تھا نکلے کیطرح۔ ایکہی جھٹکے میں سیدھا ہوگیا۔

بل[1]	.	۱۰۰	رنجش۔ فتور۔	مذکر	نواب مرزا شوق	دلہن کسنے یہ اُسکے بل ڈالا	جو مرے عیش میں خلل ڈالا
״	.	.	بلدان۔ فدیہ۔ قربانی کرنا۔ نذر چڑھانا	״	رشک	زلف پیچاں کا ہے جو سودائی	دل و جان و جگر وہ بل دیگا
״	.	.	تیہا۔	״	جان صاحب	سوت جل کُڑھی آگئی بل میں	بھُلسی جاتی ہے اپنی ہی جھل میں
״	.	.	فرق تفاوت اختلاف۔	״	״	مرد و عورت کے ہے بس لوٹنے میں بل اتنا	میں جنیٔو کا کہوں تم کہو زنار کا خط
بِل	انگریزی	.	خزانہ سے روپیہ برآمد کرنے کا کاغذ	״	״	سوت جھپّا مری انگا روتی ہو لوٹ رہی	کیا مرے ہاتھ سوا لاکھ کا ہے بل آیا
״	ہ	.	چوہے وغیرہ جو سوراخ دیوار و زمیں کر لیتے ہیں	״	گلزار نسیم	بلّی جو چراغ پا تھی خاموش	بل ہوگیا موش کو فراموش
بلا	ت	.	مصیبت۔ ہیبت آفت۔	مونث	جلال	خیال جاتا ہو اُن گیسوؤں کا حضرتِ دل	تو جانئے دیکھئے گھر سے بلا نکلتی ہے
״	ھ	.	آسیب	״	میر حسن	بلا کیطرح اُسکے پیچھے پڑی	کہا سن تو او موذی و مدعی
״	.	.	صدقہ ہونا۔ قربان ہونا۔ اکثر عورتیں بلائیں لیکر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کنپٹیوں پر رکھکر چٹخاتی ہیں اس فعل کو بھی بلا لینا کہتے ہیں۔	״	جلیل	مے نہ دے خیر اجازت یہ مجھے دے ساقی	لے لوں آنکھوں سے بلائیں تری پیمانے کی
״	.	.	پریشانی۔	مونث	بحر	جو خلیق گار رہیں دنیا کے پڑے ہو انکے داغ	اپنے سر سارے زمانے کی بلا لیتے ہیں
״	.	.	روگ	״	میر	گیسو سے اُسکے میں نے کیوں آنکھ جا لگائی	جو اپنے اچھے جی کو ایسی بلا لگائی
״[4]	.	.	بے پروائی۔	״	امیر	سو دل زدوں کو قتل جو زلف رسا کرے	تم اور خوش ہو رنج تمہاری بلا کرے
״	.	.	انقلاب	״	آتش	نے کشش معشوق میں تھی نے ہوس عاشق میں جنوں	کیا بلا آئی محبت کا اثر جاتا رہا
״	.	.	جن بھوت پری چڑیل	״	ظفر	افسونِ عشق سے دل عاشق کو بیسر روز	ہے وہ بلائے زلف گرہ گیر بولتی
بلاغت	ع	۱۴۳۳	بفتح اول و چہارم وہ خوش گفتاری جسمیں اعلےٰ درجہ کی خوش بیانی کے قواعد برتے جائیں	״	مونس	غل ہو کہ یہ لہجہ کی طاقت نہیں دیکھی	ہمنے یہ فصاحت یہ بلاغت نہیں دیکھی
بُلاق	ت	۱۳۳	بضم اول ایک زیور ہے جو عورتیں ناک میں پہنتی ہیں	مذکر	قدر	اسقدر چھوٹا ہے یہ زیور کی کچھ حاجت نہیں	ہر دہن گویا بلاق لے یار تیری ناک کا
بلال رض	ع	۶۳	حضرت رسول اللہ صلعم کے موذن کا نام ہے	״	صفدر	وہ خالِ زیر ابرو دیکھا تو ہم یہ سمجھے	کعبے میں یہ اذاں کو شاید بلال آیا
بلاؤ	ھ	۳۹	بالکسر۔ بلّی کا نر۔	״	تسلیم	یہ بھی قدرت کا اک تماشا ہے	اپنے بچے بلاؤ کھاتا ہے
بلبل	ع	۶۴	نام ایک طائر خوش الحان کا ہے شعرا اسکو گل کا عاشق فرض کرتے ہیں	مونث	ناسخ	گل ترے دام محبت میں ہے یوں تازہ اسیر	جسطرح دام میں بلبل ہو گرفتار نئی
مختلف فیہ	.	.		مذکر	رند	یا رب بہار گلشنِ ہستی سدا رہے	بلبل ہزار رنگ کا آکر چہک گیا
بلبلا	ھ	۹۹	بالضم اول و سیوم حباب پانی کا بُلّا۔ مجازاً ناپائدار چیز جیسے زندگی۔	״	امیر	زیست کا اعتبار کیا ہے امیر	آدمی بلبلا ہے پانی کا
بلچک[5]	״	۵۵	بالفتح اول و سیوم وسکون دوم و چہارم (تیغ)	مونث	مونس	بلچک وہیں اک ماری کلائی پہ جو اکبار	پنجے سے ستمگر کے گرا گرز گرانبار

۱ (داغ) شیوۂ راستی ایسا ہو دکن میں اے داغ۔ بل نہیں رکھتے مسلمان سی ہندو دل میں۔ ۲ (بلا) فارسی والے جید اور بہت ایذا۔ قہر۔ آفت مصیبت آسیب سایہ جن بھوت ڈائن چڑیل کے معنوں میں بھی مستعمل کرتے ہیں قہر میرحسن کہتے ہیں کہ۔ بلا سی وہ دیکھ اُسکے پیچھے پڑی (رند) شب فراق کی کالک کا دم نکلتا ہو۔ الٰہی رات ہوئی یا کوئی بلا آئی۔ (مومن) بلائے جاں ہوا دہیان اُس سیہ کاکل کی جو تی کا نہ لگتا دل تو دل کے پیچھے کا ہیکو بلا لگتی۔ (صبا) رخ یار پر جب چھٹی زلف یار۔ بلائے صبا ہمپہ نازل ہوئی ۳ (ناسخ) تری بلائیں مری طرح یہ بھی لیتا ہو۔ نہ کیونکر آگ میں اسپند کی یہ جست جست ہو۔ ۴ (نواب مرزا شوق) ایسے جھگڑے مری بلا جانے۔ میں کہاں وہ کہاں خدا جانے۔ ۵ (نوازش) دل سنبھل سکتا نہیں اُسکے اشارے دیکھکر۔ جنبش ابرو کو بلچک جانئے تلوار کی۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
			لکھنؤ میں قبضہ شمشیر و تلوار کی لچک و لیک کو بھی کہتے ہیں۔	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی لچک	پتلی کی یہ گردش ہے کہ او خنجر ہے سیر کی
بلدہ	ع	۴۱	شہر قصبہ۔	مذکر	حالی	وہ بلدہ کہ فخر بلاد جہاں تھا	تر و خشک میں جسکا سکہ رواں تھا
بلغم	ع	۱۰۷۲	چار خلطوں میں سے ایک خلط۔ وہ غلیظ مادہ جو کھانسی میں نکلتا ہے۔	مذکر	جان صاحب	خشک کھانسی نہیں رہی ہے تو	ابتو بلغم بھی کچھ کچھ آتا ہے
بلّم	ھ	۷۲	برچھا بھالا نیزہ وہ عصا جسکی لکڑی پر چاندی کا خول چڑھا کر امیروں کی سواری کے ساتھ آگے آگے لیکر چلتے ہیں۔	مذکر	اختر شاہ اودھ	آنکھ کو ڈوروں نے پلکوں میں دکھایا لطف اور	برچھیوں میں حسن کا بلّم نظر آنے لگا
بلندی	ف	۹۶	اونچائی۔	مونث	امیر	امیر اتنا جو ہو نہیں پست قسمت وجہ ہے اسکی	بلندی بخت کے حصے کی بھی اشعار میں آئی
بلندی و پستی	ف	۵۷۴	آسمان و زمیں۔ نشیب و فراز	مونث	درد	زمانے نے اے درد جوں گردباد	دکھائی بلندی و پستی مجھے
بلور	ع	۲۴۸	بالفتح اول و تشدید لام مضموم و نیز بالکسر اول و لام مفتوح صحیح ہے۔ فارسی والے لام کو مشدد نہیں بولتے۔ کان سے نکلا ہوا ایک چمکدار پتھر ہے۔	مذکر	شعور	عکس لب لعل جب پڑا ہے	بلور عقیق ہو گیا ہے
بلوط	ع	۴۷	بالفتح اول۔ ایک قسم کا درخت ہے جو پہاڑوں میں پایا جاتا ہے	مذکر	تسلیم	لشکر جنوں کا جان کے بھاگے وہ رات کو	چاروں طرف بلوط جو دیکھے کھڑے ہوئے
بلوہ	ع	۴۳	بالفتح۔ بغاوت غدر۔ عدول حکمی۔ سرتابی سرکشی غل شور۔	مذکر	داغ	اُسکے کوچے میں حشر برپا تھا	سخت ہنگامہ سخت بلوہ تھا
بلّی لوٹن	ھ	۵۲۸	بالچھڑ۔	مذکر	جان صاحب	بلیاں لوٹتی پھرتی ہیں تماشا کیا ہے	بلی لوٹن تو نہیں تمنے لگایا باجی
بلّی	ھ	۴۲	بفتح اول و سکون لام مشدد و کسور۔ درخت کی لانبی شاخ جسکی تھونی لگاتے ہیں۔	مونث	رشک	ٹوٹ جائیگی یہ بلّی کہکشاں کی خودبخود	دیکھ لینا ایکدن گردوں کا چھپر اڑ گیا
بم	ھ	؍؍	پانی کا چشمہ۔ کسی جگہ سے پھوٹ کر پانی کا نکلنا۔	مونث	امیر	دل دیا میں نے تو بولے کوئی بم پھوٹی ہے	دل ہی دل روز چلے آتے ہیں سوغا تو نہیں
بم	ھ	؍؍	گاڑی کی لمبی لکڑی جسمیں گھوڑے جوتتے ہیں۔	مونث	تسلیم	اسطرف گاڑی کی بم ٹوٹ گئی	راس گھوڑے کی ادھر چھوٹ گئی
بم	ھ	؍؍	ہندو شیو کی پوجا کے وقت گالوں کو پھلا کر بم بم بولتے ہیں۔ بم بولنا جے پکارنا۔	مونث	منیر	وہ حکم دے تو ہوں خاموش کفر کے باجے	کہے نہ زیر بھی اپنے رفیق سے بم بول

بجھ	ھ	٦۴٥	شورغل ۔ ہلچل ۔ فساد جھگڑا ۔	مونث	داغ	دیکھو تو محتسب کا ہوا ہی نہ دل کیا	کیوں میکدے میں آج بڑی بجھ بجی ہوئی
بُن	ع	٥٢	بالضم ۔ قہوہ ۔	مذکر	منتظر	رقیب روسیہ کو بن پلایا	مجھے بن آگ کے تم نے جلایا
بَن	ف	٥٢	بالفتح با غ ۔ زراعت سنسکرت میں جنگل کو کہتے ہیں صحرا ۔ بیابان ۔	مذکر	انیس	یہ نہر علقمہ ہے یہ ہے کربلا کا بن	آئے اسی کے شوق میں ہم چھوڑ کر وطن
بناسلہ	ع	٥٣	بالکسر اول نبیاد نیو ۔ تعمیر کی بنیاد قایم ہوئی ۔	مونث	امیر	مقدم آپکا ہے نور ساری عالم پر	ہوئی ہی عرش سے پہلے بنا مدینہ کی
بَنا	ھ	٥٣	بالفتح دولہا ۔	مذکر	انیس	اسطرح بیاہ کیسکا ہوا ہوئیگا	ایسا نا شاد تو کوئی نہ بنا ہوئیگا
بنات النعش	ع	٣٧٩	بالفتح اول قطب شمالی کے قریب سات ستارے ہیں انمیں چار کو نعش اور تین کو بنات کہتے ہیں ۔	مونث	غالب	تھیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں	شب کو انکے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں
بناگوشسلہ	ف	٣٧٩	بضم اول کان کی لو ۔	مونث	تسلیم	تو نے جس روز سے بالا پہنا	ہوش اڑاتی ہی بناگوش تری
بناؤ	ھ	٥٩	بفتح اول آراستگی ۔	مذکر	اختر (مینائی)	بناؤ حسن کا کیا کیا شب وصال نہ تھا	سحر ہوئی تو وہ جوبن تھا جمال نہ تھا
بناوٹ	ھ	۴٥٩	بفتح اول وچہارم ۔ سخن سازی وضع سجاوٹ ۔ ساخت ۔ سنگار ۔	مونث	مصحفی	بے لاگ ہیں ہم ہمکو لگاوٹ نہیں آتی	کیا بات بنائیں کہ بناوٹ نہیں آتی
بِنت	ع	۴٥٢	بالکسر اول بیٹی لڑکی ۔	مونث	انیس	یہ صدمہ ہوا وقت جنگ وجدل	کہ غش بنت مشکلکشا ہو گئی !
بَنت	ھ	۴٧٧	کپڑے پر چاندی سونے کا کام بنا ہوتا ہے جسکو ڈوری وغیرہ سے ٹانکتے ہیں ۔	مونث	منیر	مل دل کے وصل میں تری محرم نکل گئی	چولی سیاہ پری بنت انگیا کی ملگئی
بنت عنب	ع	۴٥٧	انگور کی شراب ۔	مونث	انیس	زہے مطوعت عدل شہ خدا	کہ بنت العنب پارسا ہوگئی
بنج	ھ	٥٥	بفتح اول و دوم تجارت سوداگری	مذکر	شاد	بوسے دیوہ حسن کے جب گرمئی بازار ہو	دل فروشو چاہیئے ایسا بنج بیوپار ہو
بنچ	انگریزی	٥٥	تپائی بیٹھنے کی ۔	مونث	صریر	سامنے در کے اک بڑی ہی بنچ	خوشنما ہے بہت بڑی ہی بنچ
بندسلہ	ف	٥٦	قبا ۔ اچکن ۔ انگرکھے وغیرہ کا بند انگیا کا تُکمہ ۔	مذکر	آتش	غنچہ کا عقدہ اسکو نسمجھیو اے صبا	ٹوٹا طلسم بند جو ٹوٹا نقاب کا
بند	۔	۔	مرثیہ مخمس وغیرہ کا بند ۔	"	داغ	دلمیں ہو غم ورنج والم حرص و ہوا بند	دنیا میں مخمس کا ہمارے نہ کھلا بند
بندسلہ	۔	۔	داؤں پیچ کشتی کا بند ۔	"	مونس	دعوے تجھے اے دیو تنو مند ہی تھا	باندھا تھا جسے کیونکہ وہ بند ہی تھا
بند	۔	۔	جادو سحر	"	ظفر	ہوگیا جو بند ہما را بناکر اے یارمیں	یہ نہیں کھلتا کہ باندھا کسے ایسا بند ہے
بندشلہ	۔	۔	اعضا کا جوڑ ہڈی کا جوڑ ۔	"	آتش	تیغ قاتل سے اڑ نیگے ٹکڑے	بند سے ہوگا جدا بند اپنا
بند	۔	۔	حلقہ زنجیر ۔	۔	نسیم	مخلصی ورنہ جنوں سے ہوئی حاصل ہمکو	ایک ہی جھٹکے میں ہر بند سلاسل ٹوٹا

سلہ ابتدا ۔ آغاز ہونا شعور م دیوار ہو بلند نہ گر دلال کی ۔ الفت کا نام آیا بڑی ہے بنائے رنج سلہ بناگوش کو میر نے مذکر بھی لکھا ہے ۔ جب بناگوش تُو نے دکھلایا ۔ صبح کا سا سماں نظر آیا مگر بالاتفاق تانیث کے ساتھ مستعمل ہو ۔ سلہ (رشک) ہو پردہ ہائے چشم سے نازک اگر نقاب بند نظر ہیں بند تمھارے نقاب کے ۔ (انیس) لڑکے بھی بند کھولے ہوئے ساتھ ساتھ تھے ۔ سلہ دمیرا فن اشعار میں ہوں پہلوان میر ۔ مجھے ہو یاد اس کشتی کا ہر بند ۔ سلہ (قدر) رنج وغم کی جنتری میں ہوگا ڈھیلا بند بند ۔ میری رگ رگ سے نکالے گا مرا کس بل فراق ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بند	ف	۵۶	کاغذ کا ورق۔	مذکر	منیر	تردامنی سے اُٹھتی ہیں موجیں گناہ کی	دریا کا پاٹ بند ہے میرے حساب کا
بندر[۱]	ھ	۲۵۶	ایک مشہور جانور ہے جسکو بوزنہ کہتے ہیں بانڈر بھی اسکو کہتے ہیں۔	مذکر	جان صاحب	جب چھوٹ گیا کاٹا جاتی ہیں کئی کو	گھر والے نے گھر سے مرے بندر نہ نکالا
بندریا	ھ	۲۶۷	ایک گھانس ہے۔	مونث	جان صاحب	یہ کیوں اپنا آنچل جھٹکتی ہو باجی	لپٹ کر بندریا کہیں چھوٹتی ہے
بندش[۲]	ف	۳۵۶	بندھن۔گرہ۔الفاظ کی ترکیب۔ عبارت کی ترکیب	مونث	نسیم	مومن کا طرز چھٹ نہ سکیگا نسیم سے	شاگرد ہے یہ بندش استاد جائیگی
بندگی[۳]	ف	۸۶	اطاعت۔تابعداری۔	مونث	میر	لا غلامی سے مجھی رہتی ہے جو آوارگی	کیجے کیا اب میر صاحب بندگی بیچارگی
بندگی	ف	؍؍	سلام۔	؍؍	اسیر	پھنس گئے تم نہ سہی حضرت دل بات بنی	بندگی آپکو اے قبلۂ حاجات مری
بندوبست	ف	۵۲۴	انتظام اہتمام۔زمین کی حد بندی مالگذاری کی ذمہ داری۔	مذکر	دبیر	دیکھے ہیں بندوبست کہیں یہ لڑائی کے	آخر بہن کے بال کھلے غم میں بھائی کے
بندوق[۴]	ف	۱۶۲	تفنگ۔	مونث	صبا	وہ بندوق محبوب ایک ایک تھی	دونالی بہت خوب ایک ایک تھی
بندہ	ف	۶۱	بالفتح غلام۔تابعدار	مذکر	اسیر	لطف اس در سے اُٹھایا ہے گرفتاروں میں	رو دیا جسنے جو بندہ کوئی آزاد ہوا
بُندا	ھ	۵۷	بالضم آویزہ جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔	مذکر	مونس	خاک پر لوٹ گئی گوہر غلطاں کیطرح	لوٹ ہیں گوش سکینہ سے جو بُندا اُترا
بندھن	ھ	۱۱۱	بندش۔گرہ	مذکر	میر	گل کے بندھن ہوئے ہیں ڈھیلے سب	باغ کے رنگ ہو گئے ہیں گیلے سب
بندھنوار	ھ	۳۱۸	آم کے پتوں کا ہار جسکو خوشی کے موقع پر عموماً اہل ہنود دروازوں پر باندھتے ہیں۔	مذکر	قدر	چمن کا بیاہ ہے کلیوں کا ہو گیا انبار	بندھا عروس بہاری کے در پہ بندھنوار
بندھیج	ھ	۷۴	رسم رواج۔	مذکر	جان صاحب	کروں بند کیوں غیر کا آنا جانا	مجھے تو یہ بندھیج بھاتا نہیں ہے
بنڈل	انگریزی	۸۶	پلندہ۔گٹھری۔بوجھا	مذکر	تسلیم	صرف کیا پوچھتے ہو کاغذ کا	روز دس بیس بنڈل آتے ہیں
بنسلوچن	ھ	۲۰۱	تباشیر	مذکر	جان صاحب	اے بی کسنے تمہیں بتایا ہے	بنسلوچن بھی گرم ہوتا ہے
بنفشہ	ف	۴۳۷	ایک بوٹی کا نام ہے	مذکر	تسلیم	ایک دو دن زور نزلہ کا رہا	جب بنفشہ پی لیا جاتا رہا
بنک	انگریزی	۷۲	خزانہ۔وہ محکمہ جہاں روپیہ بطور امانت جمع رہے۔	مذکر	ضمیر	جمع کرتے ہیں حسرتیں اسمیں	بنک ہمنے نیا نکالا ہے
بنگ	ف	۷۲	بھنگ۔	مونث	ظفر	نہ تو پی بنگ کبھی اور نہ مینوش بنے	سبز رنگوں کی نگاہوں سے ہی بیہوش بنے
بُنگاہ	ف	۷۸	بالضم اول جگہ مکان۔	مونث	سودا	چھینے ہے غم عشق شکیبائی و آرام	ایدل یہ بڑی لٹتی ہے بنگاہ کسو کی

[۱] بندر بروزن مند فارسی میں گزرگاہ کو کہتے ہیں اور اس شہر یا منڈی کو جو سمندر کے کنارہ ہو بندرگاہ کہتے ہیں۔ [۲] (آتش) طرہ سمجھا کئے مضمون کو اسکے شاعر جیب اسطرح کی بندش تری دستار کی تھی۔ [۳] گلزار نسیم) آہستہ کہا۔کہو تو آؤں۔فرماؤ تو بندگی بجاؤں۔ (تعشق) باغ میں اُس سروقد سے عرض کی شمشاد نے۔بندگی مقبول ہو اس بندۂ آزاد کی طنزاً احترازو پرہیز کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔ (تسلیم) ہیہی فصل بہار میں بھی خدا کے ڈر سے شراب گلگوں۔یہی ہے واعظ جو شرط توبہ تو ایسی توبہ کو بندگی ہے۔کنایہ ہے بیزاری ترک کرنے سے۔ (تسلیم) گئے نہ سوئے حرم کسی دن کام پیر مغاں سے رکھا۔سلامتی بس اس عشق کی ہو ہمیں سے دونوں کو بندگی کی۔ [۴] (بحر) خالی گئی جو یار کی بندوق صید پر۔شیروں نے نیستاں سے ہزاروں ہی فیل پڑے

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
بنگلہ[1]	انگریزی	۱۰۷	مکان۔ پان کی ایک قسم۔	مذکر	منیر	روز انگیا ہوتی ہے آراستہ	کب نیا بنگلہ سجا جاتا نہیں
بنوٹ	ھ	۴۵۸	بالکسر اول وفتح سیوم۔ سپہ گری کا ایک فن ہے۔	مونث	اختر [illegible]	اسمیں محنت بہت اٹھائی ہے	مدتوں میں بنوٹ آئی ہے
بنیاد	ف	۶۷	جڑ۔ نیو۔	مونث	جلیل	بے سبب اپنی جگر کاوی نہیں	عشق کی بنیاد ڈالی جائیگی
بنیاد[2]	ف	۶۷	حقیقت۔ طاقت۔ حوصلہ۔	مونث	امیر	ہوائے عشق سر میں دل میں رنج و یاس کا طوفان	بھلا بنیاد کیا ہے ایک مشت خاک آدم کی
بنیاد	ف	۶۷	سرمایہ۔ پونجی۔ مال دولت۔	مونث	گلزار نسیم	بنیاد جو کچھ تھی سب گنوائی	تب خود وہ کھلاڑ مہرے آئی
بو[3]	ف	۸	بالضم مہک۔ خوشبو یا بدبو۔ ڈھنگ طرز۔ نشان آبان بان۔	مونث	ناسخ	بیان کیا ہو جو ہے جسم دلربا کی بو	زیادہ پیرہن گل سے ہے قبا کی بو
بو	ہ	۸	کوئی درخت کی	مونث	جان صاحب	ادائیں ادایوں نکالو دوگانا	کہ بیلوں میں جسطرح بو پھوٹتی ہے
بوباس	ع	۷	مہک۔	مونث	انس	بو باس نکلتی ہے کچھ شعر میں انشا کے	جامی کی نفاحی کی سعدی کی تجابی کی
بوتات	ع	۸۰۹	روز کا کھانا۔ روز کا خرچ۔	مونث	جان صاحب	اس گھر سے تھا ہمارا ہمیشہ کا لین دین	اب کیا ہوا جو سیٹھ نے بوتات بند کی
بوتل[4]	انگریزی	۴۴۸	انگریزی میں باٹل ہے مگر کثرت استعمال سے بوتل مستعمل ہے شراب یا عرق وغیرہ رکھنے کا برتن جو کانچ کا ہوتا ہے۔	مونث	اسیر	اس مست کو جو کاغذ بادی کا شوق ہو	تحفہ بناؤں کوٹ کے بوتل شراب کی
بوتہ	ت	۳۰۴	اونٹ کا بچہ نر	مونث	داغ	خدا کے فضل سے گردن بڑھا کر	بنا ہے مدعی بوتہ شتر کا
بوتیمار	ف	۲۵۹	بگلا۔	مذکر	تسلیم	دیکھا کس ادا سے بوتیمار	مچھلیوں کا شکار کرتا ہے
بوٹ[5]	ھ	۴۰۸	کچے چنے۔ سبز چنے۔ بواؤ معروف	مذکر	منظر	ٹوکروں میں جو بوٹ رکھے ہیں	دیکھنا سمجھتے ہیں کہ مہنگے ہیں
بوٹ	ھ	″	ایک پرندا کیڑا ارنڈا۔ بواؤ مجہول۔	مذکر	داغ	یار پر دل عدو کا یوں آیا	شمع پر جیسے بوٹ آتا ہے
بوٹ	انگریزی	۴۰۸	بواؤ معروف جوتا۔	مذکر	″	بزم میں ملبوس شان و شوکت کا	یاد نہیں بوٹ ہے ولایت کا
بوٹا	ھ	۴۰۹	بواؤ معروف گلکاری۔ پھول بوٹے	مذکر	امیر	بہار کہکشان و انجم و افلاک کیا دیکھوں	نہ بیل اچھی نہ بوٹا خوش نما ہے اس گلستاں کا
بوٹا[7]	ھ	″	پھولونکا چھوٹا درخت۔ مجازاً قد معشوق۔	مذکر	آتش	باغبانکون سی صورت سے ہرجی لگنے کی	ایک تو مجکو قد یار سا بوٹا دکھلا
بوٹی[8]	ھ	۴۱۸	جڑی بوٹی	مونث	امیر	چھپے گی کیمیا کیونکر تری صحرا نشینوں سے	پتہ پوچھیں گے جب بوٹیاں بولینگی جنگل کی
بوٹی[9]	ھ	″	نقش و نگار۔ گلکاری۔	مونث	منیر	بہار تازہ تیرے قرب سے کمخاب میں آئے	ہری ہو ہو کے پھولیں بوٹیاں ایجان چکن کی

[1] (راسخ) تنکے چننے لگے بہار میں ہم۔ بنگلہ شاید وہ چھائینگے خس کا۔ [2] (داغ) کسی لحاظ سے نالہ نہیں کیا میں نے۔ وگرنہ کون سی بنیاد آسمانوں کی۔ [3] (داغ) ممکن نہیں کہ تیری محبت کی بو نہو۔ کافر اگر ہزار برس دل میں تو نہو۔ شک و شبہ کے معنی میں بھی بو آنا بولتے ہیں (شعور) سہاگ کا تو نہیں عمر بھر یہ کہو ایجان کہ بوئے غیر مجھے آتی ہے پسینے سے۔ انداز۔ (امیر) ڈالی پھولونکی اگر میرے حضور آتی ہے۔ پتی پتی سے مجھے بوئے غرور آتی ہے۔ [4] (ناسخ) وہ رند بادہ کش ہوں کہ تو کیا ہے زاہدا۔ قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی۔ [5] بوٹ و بوٹ ہر معنی میں مذکر ہے۔ [6] دستکاری بیل بوٹا کاڑھنا بنانا کے معنے میں بھی بولتے ہیں (بحر) اپنی بہار خاک دکھائیں غریب لوگ۔ بوٹی نہ چھینٹ کی ہے نہ بوٹا ہے شال کا۔ (رشک) زخم شہید تیغ ادا ہنستے ہیں بجا۔ پھول اسطرح کھلے نہیں بوٹے کڑھے نہیں۔ [7] (بحر) عشرت کے بوستاں کا بوٹا ہے قد یار۔ بتا بانا حجکان کا آئی ہوائے عیش۔ [8] (بحر) داغ کی بوٹی سے کشتہ کرکے اپنے نفس کو۔ بحر تھا مرد فقیر اب کیمیاگر ہوگیا۔ [9] (داغ) چرخ اطلس پر بنادیں بوٹیاں۔ اس مری آہ شرار فشاں نے آج ۱۲۔

بوٹی[1]	ہ	۴۸۸	گوشت کا چھوٹا ٹکڑہ بواو مجہول۔	مونث	تسلیم	سزا دیتی ہیں الفت کی کہ اُن سے کیوں ہیں چاہا	اُڑوا دیتی ہیں پہلو چیر کر وہ بوٹیاں دلکی
بوجھ[2]	ہ	۱۶	بواؤ مجہول بار	مذکر	امیر	کچھ ٹھکانا ہے ناتوانی کا	نہ اُٹھا بوجھ زندگانی کا
بوجھ	ہ	〃	بواؤ معروف سمجھ۔ فہم۔ فراست۔	〃	ناصر	کیا طلسم جہاں کسی پہ کھلے	بوجھ مشکل ہے اس کہانی کا
بوچھار[3]	ہ	۲۱۷	لکھنؤ میں ی ای جملہ اور دہلی میں ر ہے ثقیلہ سے بولتے ہیں مینہ کی وہ بوندیاں جو ہوا کے باعث ترچھی گرتی ہیں۔	مونث	جلیل	خطا میری نہ تھی کچھ وہ رقیبوں پر برستے تھے	ادھر بھی آگئی تقدیر سے بوچھار تھوڑی سی
بود	ف	۱۲	ہستی۔ وجود۔	مونث	ناسخ	ہے مقولہ ملاحدہ کا یہی	بے مدبر ہے بود عالم کی
بود و باش	ف	۳۱۵	رہنا۔ سہنا۔	مونث	ذوق	مسکن پذیر آج ہی دل میں نہیں ہے غم	روز ازل سے اسکی یہیں بود و باش ہے
بور	بھاکا	۲۰۴	آم کا پھول جسکو مور بھی کہتے ہیں۔	مذکر	قلق	ڈھاک پھولا ہے۔ بور آیا ہے	لالہ کوہ رنگ لایا ہے
بوریا	ف	۲۱۹	چٹائی۔	مذکر	غالب	ہے خبر گرم اُن کے آنے کی	آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
بوڑھی	ہ	۲۱۸	برچھی کا پھل۔	مونث	مونس	خفت سے اور گھٹ گئی طاقت گھٹی کی لو	دیکھی زمین تیز سے کی بوڑھی کٹی ہوئی
بوستان	ف	۵۱۹	باغ۔	مذکر	آتش	پھونک آشیاں ہمارا اے برق آتش گل	رہنے کے قابل نہیں یہ بوستان ٹھہرا
بوستان	ف	۵۱۹	سعدی کی مشہور کتاب	مونث	امیر	ہر غزل میں نظم روئے یار کی تعریف کی	مثل سعدی بوستان ہمنے نئی تصنیف کی
بوس و کنار	ف	۲۲۵	بوسہ بازی۔	مذکر	سرور	ہم بغل گلعذار رہتا ہے	روز بوس و کنار رہتا ہے
بوسہ	ف	۷۳	چومنا۔ پیار کرنا۔	مذکر	جلیل	لٹاتے ہیں وہ دولت حسن کی اوروں پہ آتا	ہمیں تو ایک بوسہ بھی بڑی مشکل سے ملتا ہے
بوسیدگی	ف	۱۱۲	کہنہ پن۔ ٹوٹی چیز پن۔ سڑا گلا۔	مونث	امیر	یہ مرے بیت الحزن پر چھائی ہے بوسیدگی	ڈرتے ڈرتے رکھتا ہے سایہ قدم دیوار پر
بوغبند	ف	۱۰۶۴	گٹھری کا کپڑا۔ بڑا بقچہ۔	مذکر	رنگین	اے دوا اطلس کی زنگاری نہالی کیا ہوئی	وہ نہیں ملتی ہے سب میں نے ٹٹولا بوغبند
بول	ہ	۳۸	بات۔ کلمہ۔ موسیقی کی اصطلاح میں گیت کے ٹکڑے کو بول بجانا کہتے ہیں۔	مذکر	رشک	باتیں وہ کر رہا ہے کہ سارنگیوں کے بول	یہ ساز میں صدا ہے نہ یہ لطف راگ میں
بول بالا	ہ	۷۲	ترقی ناموری فقیروں کی دعا۔	〃	صفدر	اگر ہنس کے بولیگا تو مجھ گدا سے	ترا بول بالا بھی داتا رہیگا
بول چال	ہ	۷۲	بات چیت طرز گفتگو[4]	مونث	تسلیم	ہائے کیا بول چال پیاری ہے	تیغ ہے۔ تیر ہے۔ کٹاری ہے
بولی	ہ	۴۸	بالضم آواز۔ گفتگو۔ زبان۔ بول چال	مونث	امیر	عجب عالم ہے اُسکا وضع سادی شکل بھولی ہے	کبھی جاتی ہے دل میں کیا رسیلی اُسکی بولی ہے
بولی	ہ	〃	ڈاک بولی۔ نیلام کے وقت جو لوگ بولی بولتے ہیں۔	مونث	اسیر	فکر ہے اُسکو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو جو لے اگر بولی ہماری نام کی
بولی ٹھولی	ہ	۴۹۹	آوازہ کسنا۔ طعنہ دینا۔	مونث	امیر	خفا کیوں ہو جو آوازے کسے عاشق ذی غیرت	یہ آزادوں کی باتیں ہیں اُنکی بولی ٹھولی ہے
بوم	ف	۴۸	بواؤ معروف اُلّو	مذکر	بحر	وہ کون لوگ ہیں جن پر رہا ہے سایہ فگن	یہاں تو بوم بھی بالائے سر نہیں آتا
بوند	ہ	۶۲	بواؤ معروف قطرہ	مونث	داغ	آنکھ سے گرتی ہے خون دل افگار کی بوند	اسکی ہمسر کو کہاں ابر گہربار کی بوند

[1] (قدر) بوٹی بوٹی مری مقتل میں پھڑکتی ہے پڑی۔ ریزے ہوکر بھی نہ بھولا ادب آداب نشاط۔ [2] (رشک) سر کاٹ کے قاتل نے بڑا بوجھ اُتارا۔ جیسے کہ گرانبار سبکبار ہوئے ہم۔
[3] (لکھنؤ شمشاد) حرف ہونٹھوں کی نزاکت میں نہ آجائے کہیں۔ رنگ لبوں کی ہر گھڑی بوچھار رہنے دیجئے۔ دہلی کا استعمال۔ (داغ) ٹھہر دم لو چاہیے اسوقت میں کچھ آڑ بھی۔ غیر جلتی ہے ہوا بھی مینہ کی ہے بوچھاڑ بھی۔ [4] (داغ) وہ سنکر داغ کے اشعار بولے۔ خدا جانے یہ بولی ہے کہاں کی ۱۲۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بہا مختلف فیہ	ف	"	مول. قیمت۔	مونث	نوازش	بڑہتی جاتی ہی لب لعلیں کی قدر	گھٹتی جاتی ہی بہا یاقوت کی
				مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کہوتی ہی قدر	عدم آب سے ارزاں ہو بہا گوہر کا
بھاپ	ھ	۱۰	بخارات۔	مذکر	دبیر	پڑتی ہی دہوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمیں سے نکلتی ہے
بہارٔ[1]	ف	۲۰۸	بالفتح اول پھول کھلنے کا موسم۔ بسنت کا زمانہ۔	مونث	جلیل	صبا لئے خبر وصل یار آتی ہے	خزاں رسیدہ چمن میں بہار آتی ہے
بہار	ف	"	بالفتح اول تفریح و لطف سیر تماشا	مونث	ناسخ	جنوں پسند مجھے چھاؤں ہی ببولوں کی	عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولوں کی
بہار	ھ	"	بالکسر اول نام ایک راگنی کا ہی۔	مونث	سریر	بلبلوں میں ملار اڑتی ہے	فصل گل ہے بہار اڑتی ہے
بھاڑ	ھ	۲۱۸	بھڑ سائیں۔	مذکر	اسیر	جنے کیطرح سے بھنتے ہیں دشمنان علی	لگی ہے آگ مزار نہیں بھاڑ جلتے ہیں
بھاگ	ھ	۲۸	نصیب قسمت	مذکر	میرحسن	ملا سرخ جوڑے سے یہ عطر سہاگ	کھلے ملکے آپس میں دونوں کے بھاگ
بہاگ	ھ	۲۸	بالکسر اول ایک راگ کا نام	مذکر	شہزادہ[illegible]	جس وقت بہاگ وہ بجایا	زہرہ کو بھی چرخ پہ غش آیا
بھاگڑ	ھ	۲۲۸	فرار۔	مونث	مونس	بھاگڑ امیر شام کی لشکر میں پڑ گئی	غالب ہوا وہ شیر لڑائی بگڑ گئی
بھال	ھ	۳۸	تیر وغیرہ کی نوک۔	مونث	انیس	چھوٹے تو میں کیا منہ سے ہٹیں گے ثنا لئیں	ان سینوں پہ رکھدی کوئی سو تیر وںکی بھال نہیں
بھالا	ھ	۳۹	برچھا۔ نیزہ۔	مذکر	مونس	شاہ تڑپے صورت بسمل کلیجہ تھام کر	پار جسدم سینۂ اکبر سے بھالا ہو گیا
بھالو	ھ	۴۴	ریچھ۔	مذکر	داغ	اسطرح دشمن بد خو آیا	میں یہ سمجھا کوئی بھالو آیا
بہانہ	ف	۴۳	عذر۔ حیلہ	مذکر	جلیل	اے جلیل آنسو بہانے تھنے کیول	انکو ہنسنے کا بہانا ملگیا
بھاؤ[2]	ھ	۱۴	نرخ	مذکر	داغ	سستی نہیں جنس دل پہ سن لو	اب بھاؤ چڑھا ہوا ہے اسکا
بھاؤ[3]	ھ	"	ناچ میں انداز بتانا۔ ناز و انداز کے اشارے۔	مذکر	سرور	دلکو تسخیر کیا بزم میں گا یا ایسا	لے لیا مول نہیں بھاؤ بتایا ایسا
بہاؤ[4]	ھ	"	پانی کی روانی۔	مذکر	ناظم	اس سیل کا ہی میرے ہی دلکی طرف بہاؤ	اندیشہ ناک ہوں نہ مری چشم تر سے آب
بھبھڑ	ھ	۲۱۴	آدمیونکا ہجوم۔ ازدحام۔ مجمع کثیر۔ شور و غل۔	مذکر	سرور	شیخ جی کیا آئے آیا زلزلہ	محفل رنداں میں بھبھڑ مچ گیا
بھبھک	ھ	۳۴	مہک بدبو۔	مونث	تسلیم	یہ کیونکر کہوں پی نہیں تم نے واعظ	کہ منہ سے تو مے کی بھبھک آ رہی ہے
بھبکا	ھ	۳۰	عرق کھینچنے کا آلہ۔	مذکر	جان صاحب	رو رو کے آہیں کھیچتی ہیں اک مست کیلیئے	بھیں گئے آنکھیں بنگئیں بھبکا شراب کا
بھبھوت	ھ	۲۰۴	بواو معروف وہ راکھ جو فقیر لوگ چہرے اور بدن پر ملتے ہیں۔	مذکر	قلق	موتیوں کا ملا ہوا وہ بھبوت	دُرِ دنداں کی یاد میں مبھوت
بہبود	ف	۱۹	بالکسر اول و بضم سوم و واؤ معروف بھلائی بہتری۔	مونث	داغ	لڑائی ہی یاروں سے بے سود تیری	جو بہبود اپنی وہ بہبود تیری

[1] (سحر) مرگئے ہم شروع وحشت میں۔ نہ کٹی ایک بھی بہار افسوس۔ [2] (داغ) کیوں پھیرتے ہو اسکو خریدار دیکھکر۔ کیا جنس دل کا بھاؤ ابھی اتر گیا۔ [3] (داغ) صوفی سے کہا جب میں یہ پیر مغاں نے۔ واللہ ہمیں بھاؤ بتانا نہیں آتا۔ [4] (حسرت) بہاؤ پر کبھی رقت مری جو آجاتی۔ سمٹ سمٹ کے سمندر حباب ہو جاتا۔ (رشک) بحر طبع رواں کا قائل ہوں۔ کسی دریا میں یہ بہاؤ نہیں۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
بھبھوکا	ھ	۴۱	آگ کا شعلہ نہایت سرخ چمکنے والا	مذکر	مصحفی	رات پردے سے ذرا منہ جو کسو کا نکلا	شعلہ سمجھا تھا اسے میں بھبھوکا نکلا
بہتات	ھ	۸۰۸	بروزن برسات ۔ کثرت ۔ زیادتی ۔	مونث	جان صاحب	کہو تو ہوئی آج کیا بات ایسی	نہ تھی ناز و غمزے کی بہتات ایسی
بہتان	ع	۴۵۸	بضم اول تہمت افترا عیب نامی	مذکر	جرات	گھر میں آج اسکے کوئی شخص ملا تا نہیں تجھ	میں تو حیران ہوں کر کیا مجھ پہ یہ بہتان نیا
بھٹکاؤ	ھ	۴۳۴	راہ بھول جانا ۔ کھٹکا ۔ شبہہ	مذکر	ظفر	جو کعبہ میں ہے شیخ وہی بتکدہ میں ہے	ناحق کا تیرے دل میں بھٹکاؤ پڑ گیا
بھٹکٹیا	ھ	۸۲۸	ایک کانٹے دار گھانس ۔	مونث	انشا	بھر گئی نیش ویر سے ہر کیاری	بھٹکٹیا سی لگ گئی ساری
بھٹی	ھ	۴۱۷	جہاں شراب اترتی ہو ۔ بڑا چولھا ۔ لوہار وغیرہ کا انگیٹھا ۔	مونث	امیر	ساقی میں نے دیکھ کے دوزخ کو روز حشر	سمجھا کہ گرم ہو کوئی بھٹی شراب کی
بھجن	ھ	۶۰	خداوند عالم کی تعریف کا گیت	مذکر	صریر	وہ بھجن سبکا دل لبھاتے ہیں	مندروں میں جو گائے جاتے ہیں
بھدرک	ھ	۲۳۱	تمیز ۔ شعور ۔ لطف خوبی ۔ سلیقہ	مونث	سپر	کیا کہوں مرچ تھی نہ ادرک تھی	اس مہندر میں کچھ نہ بھدرک تھی
بھرّا	ھ	۲۰۸	فریب ترغیب دم جھانسا ۔ استعمال ۔ ایک قسم کا تینگ یہاں دم دینا جھانسا دینے کے معنی ہے ۔	مذکر	سحر	یہ عاشق کو دیتا ہے بھرّے نئے	یہ سنواتا ہے روز فقرے نئے
بہرام	ف	۴۴۸	مریخ ۔ پانچویں آسمان کے ایک ستارے کا نام ملک عراق کے ایک بادشاہ کا نام	مذکر	سحر	اس شان سے میدان میں وہ آتا ہو	بہرام فلک دیکھ کے تھراتا ہے
بھرم[۱]	ھ	۲۲۸	اعتبار ۔ ساکھ ۔ بھرم کھلنا شک و شبہ	مذکر	رضا	نہ روتا میں تو دشواری یہ تھی گھٹتا تھا دم میرا	خفا ۔ ضبط گریہ ہو کر کیوں کھو یا بھرم میرا
بھرمار	ھ	۴۰۰	کثرت ۔ زیادتی ۔	مونث	جلیل	ہمنے بھر پایا ترا منہ چوم کر	گالیوں کی رات دن بھرمار ہے
بہروپ[۳]	ھ	۲۱۵	نقل ۔ سوانگ ۔ مختلف قسم کا بھیس بنانا	مذکر	امیر	اس وہم سے کہ گند ہوانے میں جو نٹ کے وہ جھجکے	مشاطہ کا بہروپ عاشق نے بھرا ہو
بہروپیا[۴]	ھ	۲۲۶	نقال ۔ سوانگ بھرنے والا ۔	مذکر	"	جانتا ہوں ہے بڑا بہروپیا بیسر فلک	صورتیں تازہ نئی ہر روز دکھلاتا ہے رنگ
بھروسا	ھ	۲۷۴	اعتبار ۔ آسرا ۔ آشا ۔	مذکر	"	اکیلا ہمکو تکئے میں سلا کر چلدئے یار و	بڑا ہمکو بھروسا تھا تمھاری آشنائی کا
بہرہ	ف	۲۱۲	بالفتح اول وسیوم فایدہ ۔	مذکر	شعور	دل شاد شاد قلقل و مینا سے ہوگیا	کانوں کو بہرہ لکنت موسے سے ہوگیا
بہرہ[۵]	ف	۲۱۲	بالفتح اول وسیوم حوصلہ ۔ دھڑکا ۔ قسمت نصیب ۔	مذکر	ناصر	کیسی فرفر چھانٹتا ہی بید ھڑک باتیں رقیب	کام نہیں کیا کہدیا تمنے کہ بہرہ کھل گیا
بہری	ھ	۲۱۷	بالفتح اول ایک شکاری پرند جو کبوتروں کا شکار کرتی ہو ۔	مونث	جلیل	جان عدو کا کھیل رہی ہے شکار تیغ	بہری چھٹی ہوئی ہو کبوتر کیواسطے
بھڑ	ھ	۲۰۷	ایک پردار کیڑا ہو جسکے ڈنک میں بکھ ہوتا ہی ۔	مونث	سودا	بندے کے حال کی تو ناصح کو کیا خبر ہو	پھر سوتی بھڑ یہ کسنے میری لئے جگائی

[۱] (میر) تری فرقت میں پیارے آج اشک و آہ سے میرے ۔ نکلتا ہو بھبھوکا آگ کا آتش کا پرکالا ۔

[۲] (داغ) کیونکر ارمان نکالوں دل سے ۔ عشق کا اس سے بھرم جاتا ہو ۱۲

[۳] (ذوق) وہ دلکو جراکر جو لگے آنکھ چرانے ۔ یاروں کا گیا اونہہ بھرم اور زیادہ ۱۲ [۴] (رند) کس کس طرح کا بھیس بدل کر بہو نچے ہیں ۔ عاشق ہوئے نہ آپکے بہروپئے ہوئے ۔ ۱۲

[۵] (داغ) اسقدر گستاخ ہوتا ہو کوئی ۔ خوب مجھپر آپکا بہرہ کھلا ۔

بھڑاس[۱]	ع	۲۶۸	بروزن خراش۔ دل کا بخار۔ کچھ کھکر یا رو کر دلکا غبار۔ دلی عداوت۔ غصہ کو فرو کرنا۔	مونث	شوق	آکے رو لینا مری قبر کے پاس	تا نکلجائے تری دل کی بھڑاس
بھڑک	ع	۲۲۷	بروزن سڑک۔ چمک[۲] دمک[۳] پیاس[۴] نمود[۵] رونق جلوس۔ گرمی[۶]۔ اشتعال۔ آگ کا روشن ہونا۔	مونث	جلیل	ٹھنڈے ٹھنڈے مرے سینہ میں کھو کوئی ابھو	آتش دل کی بھڑک اور سوا ہوتی ہو
بہزاد	ت	۱۹	بالکسر ایک مشہور نقاش کا نام ہو جو شاہ اسمعیل صفوی کے زمانے میں تھا۔	مذکر	جلیل	آیا تھا شوق سے تری تصویر کھینچنے	تصویر ہو کے آپ ہی بہزاد رہگیا
بہشت	ت	۵۰۸	بالکسر اول جنت۔	مذکر	میر حسن	اُسی کے ہے کعبہ اُسی سے کنشت	اُسیکا ہے دوزخ اُسی کا بہشت
بہشتی	ت	۵۱۷	پن بھرا۔ پانی بھرنے والا۔ سقہ	مذکر	مومن	کچھ بس چلا اجل سے نہ اس بے قصور کا	مجبور ہو گیا یہ بہشتی حضور کا
بھلا	ع	۳۸	سیری	مذکر	ناظم	ہے طلب کی یہی روش ورنہ	ایک بوسہ میں کیا بھلا ہو گا
				مذکر	جلال	وہ بھلا ہمکو کہیں خواہ بُرا جو چاہیں	اے جلال اپنا بہر طور بھلا ہوتا ہو
بھلا	″	″	فائدہ بہتری۔	مذکر	امیر	صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو	بات وہ کہئے بھلا ہو جسمیں خلق اللہ کا
″	″	″	خیریت۔ سلامتی۔ اچھا۔ نیک	مذکر	ناسخ	بُروں سے بُرا آپ کو جانیو تو	اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے
″	″	″	فقیر دنکی صدا۔	مذکر	غالب	ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا!!	اور درویش کی صدا کیا ہو
بھُلاوا	ع	۲۰۵	دھوکا دینا۔ مغالطہ۔ دغا۔	″	داغ	کدھر سے کدھر لیگیا واے قسمت	بھلاوا دیا راہبر نے بھی ہمکو
بھلاوان	″	″	ایک پھل کا نام ہو جسکا داغ کبھی نہیں چھوٹتا اور جسم میں جہاں لگجاتا ہو وہ جگہ پھول جاتی ہو۔	″	جان صاحب	آپکا منہ آج کیوں پھولا ہوا ہو خیر ہے	کھیوں نے کاٹ کھایا۔ یا بھلاوان لگیا
بھلائی	″	۵۸	نیکی۔ بہتری۔	مونث	داغ	عمر بھر تو نے بھلائی کبھی چاہی میری	جیتے جی میں نے بُرائی کبھی چاہی تیری
بھن	″	۵۱	بالفتح اول و بالکسر دوم علی العموم کو بہن و لکھنؤ والے بہن بفتح دوم بروزن چمن بولتے ہیں	″	انیس	بھائی کیواسطے قاسم کی دلہن روتی ہو	بکھرے داماں قبا چھوٹی بہن روتی ہو
بھنڈی	″	۷۷	ایک ترکاری کا نام ہو جسکو رام تروی بھی کہتے ہیں	″	جان صاحب	نگوڑی بھنڈیاں ایسی خراب ہوتی ہیں	کسی جتن سے پکاؤ لعاب رہتا ہو
بھنک	″	″	بفتح اول و سیوم وسیمی آواز۔ ہلکی آواز۔	″	داغ	سوز محشر کو بھی تو اسکے مست	بانسری کی بھنک سمجھتے ہیں
بھنک	ع	۷۷	خبر اڑتی ہوئی۔	مونث	اختر مینائی	اور کچھ وجہ صبا کو نہیں ترانے کی	کچھ بھنک پا گئی گلشن میں کسی کے آنے کی
بھنگ[۸]	ع	۷۷	مشہور نشہ کی چیز ہو جسکو سبزی بھی کہتے ہیں۔	مونث	اسیر	ساقی کی عطا میں کوئی کیا شاخ نکالے	گاڑھی ہی یہ چھنی بھنگ کہ سبزی اسمیں ہی
بھنور	ع	۲۶۳	گرداب۔ پانی کا چکر۔	مذکر	ذوق	بل پڑ کر یہ گل میں ہو کر قدم گرنے لگا	اور قدم اکھڑے تو کیا دیکھا بھنور پڑنے لگا

۱ (حضرت اختر مینائی مدظلہ) جو رو لے سے نہ مجھے روکتے تو اچھا تھا۔ بھڑاس دلکی مریجان کچھ نکلجاتی۔ ۲ (داغ) ہوئے چاند سورج ستاروں کے ماند۔ غضب کی بھڑک تیری افشاں میں ہے۔ ۳ (انیس) گھر میں تھیں پانی کی بھڑک رہتی ہو دن بھر۔ پھر کیا ہو کسی ان جو نہ پانی ہو میسر۔ ۴ (ناسخ) ہو بھڑک جتنی زیادہ جلد ہی اتنا زوال۔ سب ستاروں سے ہے روشن تر ستارہ صبح کا۔ ۵ (داغ) اُف رے رات بھونک دیا آتش فرقت نے مجھے۔ کیا ہی آفت کی چمک کیا ہی قیامت کی بھڑک۔ ۶ (محسن) بھڑک اٹھی کہ آتش تیز تر۔ بجھانے کو دوڑا جو دامان تر۔ ۸ (نظیر) جسنے ہیں دنیا میں گر اکیدن بھی پی نہ بھنگ۔ اُسنے سچ پوچھو تو کیا دیکھا جہان کا آب رنگ۔

لفظ	حرف	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بھنی	ھ	۶۷	بالضم وہ سودا جو سب سے پہلے دکاندار نقد داموں فروخت کرے بکری کی ابتدا۔	مونث	قلق	پیر و مرشد کی جیسی مرضی ہو	ہاتھ سے آپ ہی کے بھنی ہو
بہو	ھ	۱۳	بیوہ۔ بیٹے کی جورو۔	مونث	انیس	ہاتھ آئی یہ دولت مجھے قدرت سے خدا کی	میں اور بہو بنت رسولؐ دوسرا کی
بھوبھل	ھ	۵۰	گرم راکھ۔	مونث	شعور	قبر عاشق پہ وہ ٹھہرتے کیسا	خاک کا ڈھیر تھا کہ بھوبھل تھی
بھوت	ھ	۴۱۳	خبیث۔ بدروح۔	مذکر	سرور	لے پری وش ترا غصہ ہی بلا	سر سے یہ بھوت اترتا ہی نہیں
بھور مختلف فیہ	ھ	۲۱۳	خاتمہ تذکیر کو ترجیح ہے	مذکر	صبا	سحر وصل کی مانگوں جو دعا	بھور کر دے شب ہجراں میرا
	•	•		مونث	ناسخ	ہجر کی شب کا ہو بس لیا ہی طور	صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے
			صبح بہت تڑکا۔ گجر دم	؍؍	سرور	کافی نہیں نظارہ کو بھی رات وصل کی	رخ سے جہاں نقاب اٹھی بھور ہو گئی
بھوک[1]	ھ	۲۳	کھانے کی خواہش۔ اشتہا۔	مونث	قلق	جی چراتے ہیں یوں تو سب مجھ سے	بھوک تک بھاگتی ہے اب مجھ سے
بھول	ھ	۴۳	غلطی سہو نسیان	مونث	نوح	نہ دل لگاتے نہ مرنے کی آرزو کرتے	ہمیں سے چوک ہوئی ہمیں سے بھول ہوئی
بھولا	ھ	۴۴	بضم اول و سکون واؤ مجہول نادان کم عقل سیدھا سادا۔	مذکر	داغ	بات مطلب کی کیا اڑاتے ہو	تم تو بھولے نہیں ہو بنتے ہو
بھول بھٹک	ھ	۴۷	غلطی۔ سہو۔	مونث	جلال	وادی عشق کی گم کردہ رہی ہے رہبر	خضر اس راستے میں بھول بھٹک ہوتی ہے
بھول بھلیاں	ھ	۱۱۱	ایک قسم کی عمارت جس میں یک ہی قطع کے متعدد دروازے ہوتے ہیں جو شخص اوس مکان میں جاتا ہے راہ بھول جاتا ہے	مونث	داغ	ہیں پیچ رہ عشق کے ایسے کہ نہ پوچھو	یہ بھول بھلیاں تو سمجھ میں نہیں آتیں
بھول چوک	ھ	۷۲	غلطی سہو۔ خطا قصور فروگذاشت۔	مونث	تسلیم	عدو کے دھوکے میں ڈالوا یک سے مجھے	یہ بھول چوک بھی تم سے کبھی نہیں ہوتی
بھوں[2]	ھ	۶۳	ابرو	مونث	رند	ہم وہ جانباز تھے گر کھینچتا قاتل شمشیر	ٹکڑے ہو جاتے مگر بھوں نہ چڑھائی ہوتی
بھونچال	ھ	۹۷	زلزلہ۔	مذکر	میر	نہ پوچھو کہ لوگوں کا کیا حال تھا	جو رکھی قدم واں تو بھونچال تھا
بھونرا	ھ	۲۶۴	ایک سیاہ کیڑا جو کنول کے پھول کا عاشق سمجھا جاتا ہے۔	مذکر	انشا	دل میں سما رہا ہے یوں داغ عشق اپنا	جسطرح کوئی بھونرا ہو کنول میں بیٹھا
بھیجا	ھ	۲۱	مغز۔ سر کا گودا۔ دماغ اندرونی حصہ	مذکر	ظفر	بکتے بکتے ناصحا تیرا تو بھیجا پک گیا	اور سنتے سنتے اب میرا کلیجا پک گیا
بھید	ھ	۲۱	راز۔ دل کی بات۔ سراغ پتا۔	مذکر	داغ	شمع ساں جسم زار گھلتا تھا	پر کسی پہ نہ بھید کھلتا تھا
بھیر	ف	۲۱۷	لشکر کے بازاری لوگ۔ قطار بھیڑ	مونث	میر	عجب کشمکش درمیاں آ گئی	بھیر اک بلا تھی جہاں آ گئی
بھیرویں	ھ	۲۸۳	ایک راگنی کا نام جو صبح کو گائی جاتی ہے	مونث	اختر شاہ اودھ	آجکل ان کے یہاں پچھلے سے	بھیرویں روز اڑا کرتی ہے
بھیڑ[3]	ھ	۲۱۷	بالکسر اول و سکون یا معروف ہجوم جمگھٹ	مونث	امیر	واہ رے شوق تماشا وہ ابھی گھر میں ہیں	اٹھ گئی دیوار در پہ بھیڑ ایسی لگ گئی

[1] (ناسخ) ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے۔ جسقدر بھوک بڑھی اور مرا اندر گھٹا۔ [2] (رشک) نہ چھٹے یا ربھوں کا مضموں۔ باندھنا چاہے تلوار ہمیں (داغ) بھویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں۔ [3] راس ہجا تیر حسن کھینچ کے لائی ہو قافلہ۔ یوسف گرا تو بھیڑ طلب جاہ ہو گئی۔

لفظ			معنی				
بھیڑ [۱]	ہ	۲۱۷	مشکل۔ مصیبت۔ آفت۔	مونث	رند	مدد عشق کی ہے تو جھیلوں گا تنہا	اگر بھیڑ سے بھیڑ ایدل پڑیگی
بھیڑ بھاڑ [۲]	ہ	۲۲۵	بھاڑ لفظ مہمل ہے۔ اژدحام۔ بڑا ہجوم۔ دھوم دھام۔	مونث	امیر	ہمراہ ہے جو حسرت ارماں کی بھیڑ بھاڑ	تابوت اُٹھا امیر غریب الدیار کا
بھیڑ بھڑکا	ہ	۲۲۵	بھڑکا لفظ مہمل ہے ہجوم۔ اژدحام	مذکر	داغ	کیا بھیڑ بھڑکا ہے قیامت کا الٰہی	اس بزم میں بیٹا بھی تو کچھ نہیں ملتا
بھیڑیا	ہ	۲۲۸	ایک درندہ جانور ہے جسکو فارسی میں گرگ کہتے ہیں۔	مذکر	آتش	مصر تک پہونچے نہ کنعاں سے وہ یوسف نہیں	دست اخواں سے چھٹا تو بھیڑیا لیجائیگا
بھیس [۳]	ہ	۷۷	لباس۔ پوشاک۔ وضع قطع۔ دوسری وضع تبدیل کرنا۔	مذکر	امیر	ملوں کفار میں جاکر شکست کفر کی خاطر	بتوں کو توڑنا ہے بھیس میں ان میں ہمکو
بھیک	ہ	۳۷	بالکسر اول وسکون یائے معروف۔ خیرات۔	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے کیا ہمت ہے بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی خانہ زنجیر سے
بھینٹ [۴]	ہ	۷۲۴	بالکسر اول وسکون یائے مجہول۔ قربانی۔ نذر نیاز جو کسی دیوتا دیبی کے نام پر دیجاتی ہے۔	مذکر	بحر	کس و ناکس کو ڈبو کر ہوا پانی مشہور	بھینٹ مجکو یہ ترا چاہ زنخداں لیتا
بھینس	ہ	۱۲۷	گاومیش۔	مونث	جان صاحب	میں پڑی ہی کیا امیر کے گھر میں	بھنس گئی بوڑھی بھینس دلدل میں
بھینی	ہ	۷	خوشگوار۔ ہلکی۔	مونث	قلق	آج کیا لطف ہم نشینی ہے	روشنی کیسی بھینی بھینی ہے
بیابان	ت	۶۶	غیر آباد جنگل صحرا۔ اوسر۔ اُوجاڑ	مذکر	تسلیم	کیا کہیں دشت نوردی کا مزہ ہے کب سے	سبز ہونے بھی نہ پایا تھا بیاباں اپنا
بیاز	ہ	۲۰	بالکسر سود۔ منافع۔ بیاج بھی کہتے ہیں بروزن راز صحیح ہے اور بروزن نیاز غلط ہے۔	مذکر	جان صاحب	جسے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہے	مثل ہے مول سے بھی جان ہوتا بیاز پیارا
بیاض	ع	۸۱۳	بالفتح سفیدی۔	مونث	انیس	ناگاہ بیاض سحر غم نظر آئی	مہتاب جلا رات بہت کم نظر آئی
بیاض	ع	٫٫	یادداشت کی کتاب۔ چھوٹی کتاب جسمیں چند مضامین یا منتخب اشعار لکھتے ہیں۔	مونث	رشک	باندھا جو خاکساری و افتادگی کا حال	تھے جس بیاض میں سب اشعار گر پڑے
بیان	ع	۶۳	قول تقریر۔ گفتگو۔ ذکر ظاہر کرنا کسی بات کا۔	مذکر	امیر	کرتے ہو انکسار کی باتیں ہو آج کیا	میرا بیان ہے یہ تمھارا بیان ہے
بے ادبی	ت	۲۹	ادب نکرنا۔	مونث	جلال	اے شیخ قدم چھوڑ نسکے ہم پیر مغاں کے	یہ بے ادبی قبلۂ حاجات نہ ہوگی
بیاہ	ت	۱۸	سنسکرت میں واہ اور بواہ کہتے ہیں۔ ازدواج نکاح۔	مذکر	مونس	عقد ہوتے ہی عروس گل سے رخصت ہوگئی	بیاہ قاسم کا بھی دنیا میں الا ہوگیا

[۱] (آتش) گردن کو جھکائے صف عشاق کھڑی ہے۔ اُس ترک کی تلوار پہ کیا بھیڑ پڑی ہے۔ [۲] (صبا) دنیا سے چلے لیکے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ۔ دوزخ کو چلے تو بڑی کروفر کے ساتھ
[۳] (آتش) کہاں کہاں تجھے ڈھونڈا ہے دل کے بھیس اے دوست۔ جو شیخ کعبہ میں تو دیر میں برہمن تھا۔ [۴] (داغ) شب فرقت تو کھا جائیگی ہمکو۔ چڑھائیں بھینٹ کسکو اس بلا پر۔

بے پار[3]	ہ	۲۲۳	تجارت۔ جنس کی خرید و فروخت۔ سوداگری صحیح لفظ بیوپار ہے۔	مذکر	مسرور	دیا نقد دل اور لی جنس الفت	یہ سودا ہے اچھا یہ بے پار اچھا
بیت[1]	ع	۲۱۴	بالفتح گھر۔	مذکر	ناسخ	سر سے پا تک اپنے شعلہ کیطرح تھرا گئی	شمع کو جس شب مزار بیت الحزن یاد آگیا
بیت	ع	۴۱۲	بالفتح شعر۔	مونث	صفدر	لے مجرئی جو بیت ہے اپنے سلام کی	مفتاح ہے یہ روضۂ دار السلام کی
بیتابی	ف	۴۲۵	بے چینی۔	مونث	امیر	لو وصل میں بیتابی دل ہو گئی دونی	کی اور کمک درد محبت کی دوا نے
بیٹھک	ہ	۴۲۷	نشست گاہ۔ مردانہ مکان۔	مونث	منیر	پریوں میں شادیاں ہوں تو جلسہ ہو گر	بیٹھک ہو کوہ قاف میں تیری نشست کی
بیٹھکا	ہ	۴۲۸	ایضاً۔	مذکر	امیر	گھر کیا جب سے کھچاوٹ نے ملاقاتوں میں	بیٹھکا تیری رکاوٹ کا ہوا باتوں میں
بیج	ہ	۱۵	تخم	مذکر	انشا	بوئے جو دانہ اشک اسکی ہری کھیتی ہے	ہیں یہی اپنے تو نزدیک عبادت کے بیج
بیخ	ف	۴۱۲	جڑ۔	مونث	ناظم	دم رفتار جب یوں زلف کو لٹکا ہوا دیکھیں	نہ کیوں اس ساق پا کو بیخ سمجھیں نخل صندل کی
بیخ و بن	ف	۴۷۰	جڑ بنیاد	مونث	صبا	بھرا خامۂ صنع سے نقش کن	ہوئی گلشن دہر کی بیخ و بن
بیخبری	ف	۴۲۴	غفلت	مونث	جلیل	چہل پہل ہو اداسی ہو کچھ خبر ہی نہیں	مزے کی بیخبری ہے مزار والوں میں
بیخودی	ف	۴۲۲	بیہوشی۔	مونث	،،	یوں تو خوگر ہو گئے ہیں بیکسی کے ہم مگر	الاماں وہ بیکسی جب بیخودی ہوتی نہیں
بیخیالی	ف	۴۶۳	بے تصوری	مونث	،،	آتے آتے آئیگا انکو خیال	جاتے جاتے بے خیالی جائیگی
بید	ف	۱۶	بید کا درخت جو کثرت استعمال سے بیت مشہور ہے۔	مذکر	ہیرات	پھول و پھل کی نہیں خواہش انہیں جو ہیں آزاد	سرو و بید کہیں پھولتا اور پھلتا ہے
				مذکر	رضا	ہو وہ دیوانہ گیا جب بیاباں کی طرف	بید مجنوں دور سے تسلیم کو خم ہو گیا
بیداد	ف	۲۱	ظلم۔	مونث	جلال	غریبوں پر یہ بیداد اے غرور آزار کیسی ہے	قیامت ہے وہ زور شب یا پس دیوار کیسی ہے
بیداری	ف	۲۲۷	جاگنا۔	مونث	جلیل	جواب ہے تری غفلت کا میری بیداری	وہاں خیال نہیں ہے یہاں بھی خواب نہیں
بیدردی	ف	۲۳۰	بے رحمی۔	مونث	امیر	حکم ہے عشاق کو تڑپیں وقت ذبح بھی	ایسی بیدردی سے ظالم امتحان اہل درد
بیر	ہ	۲۱۴	بالفتح اول و یائے مجہول دشمنی عداوت۔	مذکر	رند	جو دل کا حال ہے فرفر بیان کرتی ہے	یہ بیر لیتی ہے مجھ سے مری زباں کب کا
بیراگ	ہ	۲۳۳	بالفتح جوگ فقیری۔ نفس کشی دنیاوی لذتوں کا ترک کرنا۔	مذکر	انشا	بیٹھے بیراگ اگر اپنے درختوں میں تو پھر	پھول اور پھل کی جگہ دیتے ہیں آگ نیا
بیرق	ت	۲۱۴	جھنڈا۔ علم۔ نشان۔	مونث	انیس	نوبت جنگ نہ آئی تھی کہ دل ٹوٹ گئے	بیرقیں گر گئیں ہاتھوں سے نشان چھوٹ گئے
بیڑا[2]	ہ	۲۱۴	بالکسر اول بیائے مجہول۔ کشتی۔ ناؤ۔ گھرنئی وغیرہ۔	مذکر	بحر	ہے تو ساماں تباہی ایک دل فگار پر	اب جہاز زندگی لشکر کا بیڑا ہو گیا
،،	،،	،،	مشکل آسان ہونا۔	مذکر	جلیل	محیط غم میں اے قاتل مری کشتی ہے طغیانی	لگا دیتا جو تو اک ہاتھ بیڑا پار ہو جاتا

[1] بیت الحرام بیت المحرم۔ تعظیم کا گھر اسوجہ سے کہتے ہیں کہ جدال و قتال وہاں حرام ہے۔ بیت اللہ خانہ کعبہ (تسلیم) دل اپنا مسکن صنم گلبدن ہوا۔ بیت الحرام بتکدۂ برہمن ہوا۔ (راسخ) راسخ بس اب پھرا کرو بیت الحرام کے گرد۔ قسمت میں طوف کعبہ بیت الصنم نہیں۔ (داغ) الجکر جلے وہ سایۂ دیوار سے بھی دور۔ آنکلے گر کبھی مرے بیت الحزن کے پاس۔ بیت الخلا۔ پاخانہ۔ جائے ضرور (سرور) کچھ نہ پوچھو مکان کیسا ہے۔ اس سے بیت الخلا بھی اچھا ہے۔ بیت الشرف اہل نجوم اس برج کو کہتے ہیں جسمیں سبع سیارہ میں سے کسیکا شرف ہو۔ جیسے برج حمل جسمیں آفتاب کا شرف ہوتا ہے۔ بیت الصنم بتخانہ۔ (داغ) مقبول ہو نہ مجھسے مسلمان کی دعا۔ یارب در قبول بھی بیت الصنم ہوا۔ [2] بانسوں کا ٹھاٹھ بنا کر بشکل کشتی بناتے ہیں اسمیں چراغ روشن کرکے دریا میں چھوڑتے ہیں یہ عورتوں کی ایک منت ہے۔ [3] صحیح لفظ بیوپار ہے یہ لفظ سنسکرت ہے رحالی ہکارہ میں پھیلا ہے بیوپار اکا ہے پیر و جواں پر سر کار آکا۔

بیڑا[۱]	ھ	۲۱۳	بالکسر اول یائے معروف۔ بنا ہوا پان گلوری	مذکر	بحر	بوسۂ لب کی تم سے کیا امید	ایک بیڑا بھی پان کا نہ ملا
بیڑی	ھ	۲۲۲	زنجیر جو مجرم یا ہاتھی کو پہناتے ہیں	مونث	امیر	کبھی گیسو کبھی موئے کمر میں قید کر رکھا	پہنائی یار نے بیڑی کبھی ہاری کبھی ہلکی
بیزاری	ف	۲۳۰	نفرت۔	مونث	آتش	ہوئی ہے مردم دنیا کی صورت سے بیزاری	گمان ہوتا ہے اپنے سایہ پر بھی ہمکو دشمن کا
بیساختہ پن	ف	۱۱۳۰	سادگی۔ وضع کی سادگی	مذکر	آتش	کیوں نہ بیساختہ بندہ ہو دل جاں سے تیرا	قدرت اللہ کی بیساختہ پن کسکا ہے
بیسر	ھ	۲۴۲	نتھنی۔	مونث	اثر	ایک رنڈی کا نام تھا کیسر	توڑ دی آ کے ناک کی بیسر
بیشہ	ف	۳۱۷	بالکسر اول وسکون یائے مجہول۔ جنگل۔ بیابان۔	مذکر	انیس	بس یا نہیں ہوتے ہیں یہ بیشہ ہے ہمارا	تھے شیر خدا جسمیں وہ بیشہ ہے ہمارا
بیض	ع	۲۱۲	بالفتح۔ دستخط نشان علامت۔	مذکر	اسیر	ہاں کاہیری بے سر دیا لکھدیا جواب	نے مہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا
بیضہ	ع	۸۱۷	انڈا۔ خصیہ۔ فوطہ۔	مذکر	ناسخ	اس کو شوق یقین ہے نکلے لیے شراب	وہ مست ناز توڑ کے جو بیضہ حباب کا
بیعانہ	ع	۱۲۸	سائی۔ وہ رقم جو منجملہ قیمت کسی شے کے پہلے بیچنے والے کو دیجائے۔	مذکر	امیر	جنس دل اس کو نہ دیا اور نہیں کسی اور کے پاس	آپ بیعانہ اگر دیجئے پکا پکا
بیعت	ع	۴۸۲	فرمانبرداری کا عہد و پیماں کرنا۔ مرید ہونا۔	مونث	دبیر	ہفتاد حج ہیں ایک زیارت حسین کی	واجب ہے کائنات پہ بیعت حسین کی
بیگار	ھ	۲۲۳	بغیر اجرت کے کام لینا۔ جبراً کسی سے کام لینا۔	مونث	جلیل	یہ کہکر جسم کا پتارہ پھینکا روح نے آخر	مرے سر مفت کی آنکھوں پہر بیگار کیسی ہے
بیگانہ	ف	۸۸	غیر۔ اجنبی۔	مذکر	جلیل	جھجکتے آج کیوں ہو کیا کوئی بیگانہ ہمیں سمجھا	وہی ارمان ہیں دلہن جن کی تمنا لگائے ہیں
بیگانگی	ف	۱۱۳	غیریت۔ مغایرت	مونث	جلیل	ملگئیں آنکھوں سے آنکھیں مٹ گئی بیگانگی	دلہن جب ہوا اب آؤ گھر تمھارا ہو گیا
بیل	ھ	۴۲	لتر۔ بوٹا جو کپڑے وغیرہ پر بناتے ہیں	مونث	جاہ	آہ رسا پہونچ ہی گئی بام یار تک	آخر یہ بیل اتنی بڑھی عرش تک گئی
بیل	س	۴۲	نر گاؤ۔	مذکر	گلزار نسیم	دانا تو کرے نہ اسطرف میل	ہارا ہے جوے کے نام سے بیل
بیم	ف	۵۲	ڈر خوف بالکسر اول یائے معروف	مذکر	سالک	شب وصل اسقدر ہوں میں بیخود	بیم مرگ سحر نہیں آتا
بین	ھ	۶۲	بالفتح۔ نوحہ۔ مردے کی خوبیاں بیان کرکے رونا۔	مذکر	قدر بلگرامی	دیر تلک یادمیں روتے رہتے	بین بھی مابین میں ہوتے رہتے
بین	ھ	۶۲	بالکسر و یائے معروف ایک باجے کا نام	مونث	شہزادہ دہلی	اس شب جو کچھ اُسکو دہن سمائی	بین اُسنے نکال کر ملائی
بین السطور	ع	۳۶۸	وہ فاصلہ جو سطروں کے درمیان ہوتا ہے	مذکر	منیر	مرا خط لیکے قاصد کیوں نہو دیوانہ رستے میں	کہ ہے بین السطور اسکا مرے چاک گریباں کا
بینائی	ف	۸۳	بصارت۔ روشنی چشم	مونث	غالب	سبزہ و گل کے دیکھنے کے لئے	چشم نرگس کو دی ہے بینائی
بینش	ف	۲۶۲	بالکسر اول وسکون یائے معروف وکسر سوم۔ دید بینائی۔ دیکھنا	مونث	شعور	یگانہ ہمنے پایا آپ کو عقل و بصیرت میں	نہ دانش ایسی ہوتی ہے نہ بینش ایسی ہوتی ہے

[۱] "بیڑا اٹھانا" کسی مشکل کام کے انجام دینے کی ذمہ داری لینا۔ ذوق سے گلوری پان کی غیر وں کو تم کھلاتے ہو۔ ہمارے قتل کا بیڑا مگر اُٹھاتے ہو۔

بیوپار (ع)	س	۲۲۱	تجارت۔ لین دین۔ سوداگری۔	مذکر	حالی	زمانے میں پھیلا ہے بیوپار انکا	ہے بیرو جواں بر سر کار انکا
بنیپار		۲۱۵		مذکر	مسرور	دیا نقد دل اور لی جنس الفت	یہ سودا ہوا اچھا یہ بیوپار اچھا
بیوہار	س	۲۲۴	لین دین کام کاج واسطہ تعلق دستور طریقہ۔ ڈھنگ۔	مذکر	حالی	ہنر کا جہاں گرم بازار ہو اب	جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
بیہڑ	ھ	۲۱۷	ناہموار رستہ اونچی نیچی زمین۔	مونث	ہجر	کچھ نہ پوچھو نہ زلف پر شکن کی	بیہڑ ہے یہ وادیٔ ختن کی

(باب بائے فارسی)

پا	ف	۳	پاؤں۔ قدم۔	مذکر	جاہ	ٹھہرا نہ کوئی آہ عنادل کے سامنے	گلشن میں پائے موج ہوا بھی اکھڑ گیا
پابوس	ف	۱۷	قدم چومنا۔ آداب بجالانا۔	مونث	تسلیم	گرے قدموں پہ اسکے سر اڑا تن سے جدا ہو کر	میسر کاش یوں ہی ہو مجھے پابوس قاتل کی
پاپ	ھ	۵	گناہ۔ مصیبت۔ آفت۔	مذکر	داغ	اترا جو یہ اتر گئی گٹھری گناہ کی	سر تن سے کٹ گیا تو بڑا پاپ کٹ گیا
پاپڑ	ھ	۲۰۵	کنایۃً تنگی سے اوقات بسر کرنا۔	مذکر	داغ	یوں ہی پاپڑ بیلتے گذری ہے عمر	وہ سخنگوئی سخندانی کہاں
پاپوش	ف	۳۱۱	جوتا۔	مونث	رند	عمر دو روزہ کٹی بے سروپائی میں مری	جو میسر ہوئی پاپوش تو دستار نہ تھی
"	"	"	بیزاری ظاہر کرنے پر تحقیر سے کہتے ہیں	"	شوق	جان جائیگی آنکھ جائیگی	میری پاپوش بھی نہ آئیگی
پاتراب[ؔ]	ف	۲۰۶	ایک مکان سے دوسرے مکان میں سفر کرنے کے ارادہ سے نقل و حرکت کرنا	مذکر	آتش	کنوئیں میں یوسف کنعاں کو پھینکا اخوان نے	نہ سمجھو مصر کے چلنے کا پاتراب ہوا
پاٹ (۵)	س	۳۰۳	دریا کی چوڑان۔	"	رشک	یار آنے میں نہ لائے حیلۂ طوفاں کوئی	پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریاں گھٹ گیا
پاٹ	س	"	کپڑے کا عرض۔	"	آتش	گریباں گیر قاتل ہونگے ہم فردائے محشر کو	ہمارا محضر خوں ہے ترا اک پاٹ داماں کا
پاٹ	"	"	چکی کا پتھر اوپر کا خواہ نیچے کا حصہ	"	امیر	غضب ہے انسان مصیبت کی [illegible]	کہ دیکھو چکی کی پاٹ کیسے ہم نے گردش [illegible]
پاجامہ	ف	۱۲	ازار	"	جان صاحب	باندی کو مری پیڑو کھجانے کی ہے عادت	ہے نات سے پاجامہ جو پہنچے اتر آیا
پائنجامہ	ف	۲۲	ازار	"	"	سوکن نے پائجامہ پہنا ہے گلبدن کا	پھولوں میں تل رہا ہے کاٹنا مرے [illegible] کا
پاداش	ف	۳۰۸	بدلا۔ عوض۔	مونث	ناصر	مصیبت اٹھائی اذیت ملی	یہ پاداش عشق و محبت ملی
پارچہ	ف	۲۱۱	کپڑا۔	مذکر	رشک	اپنے ایمان کا لکھواؤں شہادت نامہ	پارچہ پاؤں جو سفاک کے پیراہن کا

پاتراب۔ اگر ساعت سفر پر کسی وجہ سے سفر نہیں کر سکتے تو ساتھ جانیوالی چیزوں میں سے کوئی چیز ایسی جگہ رکھدیتے ہیں جو راستے میں پڑتی ہو۔

(۵) (پاٹ) آواز کی بلندی اور بجاؤ سے دور تک جانے والی آواز (داغ) اے ہمصفیر میری فغاں کا ہے اور رنگ۔ آواز پاٹ دار کہاں عندلیب کی۔ کیکو مالا مال کر دینا۔ (داغ) اسکے دینے کی انتہا کیا ہے جسنے قاروں کو دیکے پاٹ دیا۔ افراط سے کوئی چیز بھر دینا یا کوئی گڑھا پُر کر دینا۔ (امیر) چھڑک کر میرے زخموں پہ نمک قاتل یہ کہتا ہے۔ نمک سے پاٹ دونگا آج میرا دل یہ کہتا ہے۔ پاچال ف [illegible]۔ اس گڑھے کو کہتے ہیں کہ کپڑا بننے کے وقت جولاہے دونوں پاؤں اسمیں رکھتے ہیں۔ ہندی میں گاڑہ کہتے ہیں۔ مونث بولتے ہیں۔ (سیفی ندوی) عجب کنج خلوت ہے پاچال تیری۔ جہاں یاد آتی ہے عظمت خدا کی۔

(نوٹ) اس لفظ کے لئے کوئی شعر ثبوت نہیں ملا۔ اسی وجہ سے اسجگہ لکھا گیا۔ مگر بعد میں مولانا سیفی صاحب کا شعر مل گیا جو شامل کر دیا گیا۔

ع (داغ) بیوپار وہ کیا تھا کہ جسمیں بچت نہ تھی۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
پارس[1]	س	۲۲۳	بزبان فارسی وہ پتھر[2] جسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہو جاتا ہے۔	مذکر	سرور	وہ دل کو دیکھکر خوش ہو رہا ہے	سمجھتا ہے کہ پارس مل گیا ہے
پارہ	ف	۲۰۸	جز۔ حصہ کتاب۔ تحفہ۔ تبرک۔	مذکر	امیر	نبی سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے	ملا تھا انکو تو اک پارہ اس جلد مجلد کا
پارہ	ف	۲۰۸	ٹکڑا۔ ریزہ۔	”	تسلیم	بنتا ہی پہم جو بن ہے تو مقرر	سیماب بھی ہوگا کوئی پارہ جگر دل کا
پارہ	ہ	۲۰۸	مشہور ایک وزنی دھات ہے سیماب	”	اسیر	قبر میں اترا اگر مردہ ترے بیتاب کا	ہم یہی سمجھے کنویں میں پارہ ڈوب گیا
پازیب	ہ	۲۲	عورتوں کے پیر کا ایک خوبصورت زیور	مونث	امیر	ہر دم رقص وہ پازیب صدا دیتی ہے	بخت خفتہ مری جھنکار جگا دیتی ہے
پاس[3]	ف	۶۳	پہر دن یا رات کا چوتھائی حصہ۔	مذکر	سالک	کٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتوں کے ساتھ	ہر پاس اسکا ہمسر روز حساب تھا
پاس[4]	ف	۶۳	مروت۔ لحاظ۔ خیال۔ طرفداری۔	”	تعشق	نگہ لطف نہیں گور غریباں کیطرف	پاس کچھ بھی تمھیں اے اہل وفا آتا ہے
پاسا الٹنا	ہ	۶۴	آرزو کے خلاف ہونا۔	”	داغ	کبھی دیکھے نہ مزا ایکہ کوئی زوال	پڑ نہ جائے مری تقدیر کا پاسا الٹا
پاسا پلٹنا	ہ	”	نصیب و اقبال کا یاور رہنا۔	”	بحر	جس دن فراق یار کا پاسا پلٹ گیا	ہم جی اٹھیں گے نرد کی صورت مرے ہوئے
پاسا	ہ	”	قسمت کے خلاف کچھ نہ ہونا۔	”	”	مقدر کا پاسا بدلتا نہیں	فلک رنگ کی نرد چلتا نہیں
پاسبان	ف	۱۰۶	دربان۔ محافظ۔ چوکیدار۔	”	جلیل	اپنے دلمیں تجکو رکھکر رات بھر بیدار ہوں	کون ہو سکتا ہے تیرا پاسباں میری طرح
				”	داغ	سنتے ہی واسطے بیٹھا ہے پاسباں در پر	ملے جو راہ میں کہتے ہیں آئیے گھر پر
پاسبانی	ف	۱۲۶	دربانی۔ چوکیداری	مونث	آتش	مجکو بھلا کے یار سوتا ہے	عاشقی کی کہ پاسبانی کی
پاسخ	”	۶۶۳	جواب۔	مذکر	ناسخ	کاش آپ وہ آئیں جو سنوں ناز کی تاب	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
پاسنگ	”	۱۲۳	وہ پتھر جو ترازو کا پلڑا برابر کرنے کو رکھتے ہیں۔	”	رند	کسکو ہم پلہ گنے حسن میں وہ طفل پری	سمجھے یوسف کو جو پاسنگ ترا زر دانا
پاک	”	۲۲	طاہر۔ صاف۔ ستھرا۔ بے عیب۔	مذکر	دبیر	امت نے بھلایا ہے مجھے تو نہ بھلانا	تو پاک ہے دنیا سے مجھے پاک اٹھانا
پاکھر	ہ	۲۲۸	ایک قسم کی آہنی پوشاک جو میدان کارزار میں گھوڑے کو پہناتے ہیں۔	مونث	اسیر	چلنے میں کچھ درنگ نہ تلوار کو ہوئی	اسپ و سوار کٹ گئے پاکھر بھی دو ہوئی
پال	ہ	۳۲	چھوٹا خیمہ۔	”	صبا	ہزاروں سواروں کی پالیں کھڑی	کئی کوس تک پلٹنیں تھیں پڑی
پال	ہ	۳۲	آموں کی پال۔	”	انشا	سینہ پہ میرے اپنے کھلے سر کے بال ڈال	بے ریشہ ہیں یہ آم ارے انکی پال ڈال
				”	داغ	سڑتے ہیں گلتے ہیں کوچے میں پڑے	عاشقوں کی پال ڈالی جائیگی
پالا	”	۳۴	واسطہ۔ سابقہ۔ تعلق	مذکر	مومن	دل لگی جو ہے کسی زلف دوتا کے ساتھ	پالا پڑا ہے مجکو خدا کس بلا کے ساتھ
پالا	”	۳۴	کشتی کا اکھاڑا۔	”	اسیر	قیس و فرہاد جو گذرے تو ہوا دور مرا	سر ہوا معرکۂ عشق کا پالا ٹھنڈا
پالا			حد فاصل جو لڑکے کبڈی کھیلنے کے لئے بناتے ہیں	”	میر	ہم تو پامال جنوں مر کے بھی ہوں جان نگر	خاک کا پالا بنا کھیلتے طفلاں ہونگے
پالا	”	۳۴	برف۔ کہرا۔	”	قلق	جو پالا سی بچتا ہے تو پالا مار جاتا ہے	مری قسمت کا جب تخم دنیا پر دانہ آتا ہے

[1] ہوشنگ شاہ کے بیٹے کا نام ہے اسی کے نام سے تمام ایران منسوب ہے۔ پارسی ایک فرقے کا نام ہے جو زردشت کا پیرو اور آتش پرست ہے۔ [2] پارس ایک پتھر کو بھی کہتے ہیں جسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہو جاتا ہے (رشک) کیونکر نہ ہوں گھر کان طلا کھ بتیوں کے۔ ہر سنگ بنارس میں ہے پارس کے برابر۔ [3] نزدیک قریب کے معنی میں بھی مستعمل ہے [4] پاس انگریزی میں کامیابی جیسے میڈل پاس کیا انٹرنس پاس کر لیا۔ معنی لحاظ مروت۔ (زدق) عہد میں تیرے ہے کافر کو بھی اسلام کا پاس۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پالا	ہ	۴۴	جاڑا۔	مذکر	اسیر	سردخانہ ہے دم سرد سی میری عالم	دیکھ پالا غضب اے سیم بدن پڑتا ہے
پالا	ر	۴۴	اختیار میں ہونا۔	ر	میر	اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالا پڑے	اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہیں لالے پڑے
پالتی	ر	۴۴۳	چار زانو بیٹھنے کا ایک طریقہ	مونث	داغ	بزم میں وعظ کی رندوں کو کہاں اس ادب	پالتی مار کے بیٹھے نہ دو زانو بیٹھے
پالٹ	ر	۴۴۳	جو ہاتھ دشمن کے پاؤں پر ماریں۔ ایک قسم کا کشتی کا پیچ	ر	ر	غیر سے چھوٹ ہو گئی تھی آج	میں نے سر روک کے پالٹ ماری
پالسی	انگریزی	۱۰۳	حکمت عملی مصلحت دور اندیشی۔	مونث	اکبر	تمہاری پالسی کا حال کچھ کھلتا نہیں صاحب	ہماری پالسی تو صاف ہے ایمان فروشی کی
پالکی	ہ	۹۳	پینس ایک قسم کی ڈولی۔	ر	ناسخ	ہوتا ہے ایک خلق کو تابوت کا گماں	جس وقت پالکی مری چلتی ہے ہجر میں
پان	ر	۵۳	تنبول جسکو کتھا چونا وغیرہ لگا کر کھاتے ہیں	مذکر	امیر	قتل پر میرے کھاتے ہو عبث تم بیڑا	سرخرو بھی ہوں وہی بن کے جنھیں پان لگے
پان	ر	ر	انگیا کی کٹوریوں میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں چھوٹے کو پان بڑے کو دیوار کہتے ہیں۔	ر	امانت	بے پردہ ہو گئے وہ لگاوٹ کو دیکھئے	بھیجیں گلوریاں مجھے انگیا کے پان میں
پاندان	ت	۱۰۸	پان رکھنے کا ڈبہ۔	ر	رشک	پہن کے ہار غضب ہے گلوریاں کھانا	تری چنگیر ترا پاندان بھاتا ہے
پانی[1]	ہ	۹۳	آب۔	ر	ذوق	پانی طبیب دے ہے ہمیں کیا بجھا ہوا	ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا
پانی	.	.	مینہ بارش۔ سینچنا۔ پانی دینا۔	ر	اسیر	جا سکا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا
پانی	.	.	تیزی وکاٹ دم تلوار۔	ر	آباد	تشنۂ شوق شہادت کب سے ہوں میں اب کر	مجکو پانی چاہئے قاتل تری تلوار کا
پانی	.	.	لمع۔	ر	اسیر	یاد ہے رنگ طلائی کی ہے صحرا میں ضرور	چاہئے گنبد آہو کو سنہرا پانی
پانی	.	.	آبرو مٹ جانے یا کسی کے ضائع ہوجانے کے موقع پر "پانی پھر گیا" بولتے ہیں	ر	تعشق	سو دریا خندہ زن وہ یار جانی پھر گیا	موتیوں کی آبرو پر آج پانی پھر گیا
پانی	.	.	غیرت دلانا۔	مذکر	بحر	پانی پانی مجکو کرتی ہے مری تردامنی	چاہیے اشکوں کی چادر منہ چھپانے کیلئے
پانی	.	.	بے مروتی۔	ر	بحر	مے جسے نہ چار ہو تو بہائے سے مرد پر	ہوتا ثابت کہ پانی بہہ گیا چشم مروت کا
پاؤں	ہ	۵۹	قدم۔ پیر۔	ر	امیر	کبھی اسکے منہ پر کبھی اسکے منہ پر	ٹھہرتا نہیں پاؤں چنچل ہنسی کا
پایاں	ت	۶۴	انتہا۔ آخر انجام۔	ر	آباد	انتہا ہی میں نہیں ہے میرے طول صبر کو	جسطرح پایاں نہیں قاتل تری بیداد کا
پائداری	ت	۲۲۸	مضبوطی۔	مونث	ناسخ	اگر ہر سنگ میں کیڑا اجل کو بھی آتی ہے	ہوا کب قصر تن محکم محل کی پائداری ہے
پائل	ہ	۴۳	بفتح سیوم عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور جھانجھ خلخال وہ بچہ جو پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا ہو	ر	رشک	پائل تری ہے پاؤں کے پائل[2] سے زیادہ	آواز کے سننے سے گیا درد کمر صاف
پائمالی	ت	۹۴	بربادی۔	مونث	جلیل	ادا سے چلنے والے کچھ تجھے خوف خدا بھی ہے	ترے ہاتھوں جہاں کی پائمالی ہوتی جاتی ہے
پائیں	ت	۷۰	پائنتی۔ نیچے۔	مذکر	ریاض	وہ بیٹھے ہیں منہ تکتی ہے شمع سر بالیں	پائیں لحد آج ہے بالیں سے بھی اچھا

[1] پانی پانی ہونا۔ شرمندہ ہونے کے معنی میں بولتے ہیں (رشک) تو دکھا دے جو قد غیرت سرو و شمشاد — پانی پانی ابھی شمشاد لب جو ہو جائے [2] ایسے شخص کے لات مارنے سے کمر کی چک جاتی رہتی ہے (رند) تھا پائل ہوں دوگانہ ذرا ٹھوکر تو لگا جا۔ چک آئی ہے اٹھا نہیں جاتا ہوں کمر سے۔

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پائین باغ	ت	۱۰۷۶	وہ باغچہ جو مکان میں یا سطح مکان سے نشیب میں ہو۔	مذکر	اسیر	کیوں بلاتا ہی مینے سے وہاں صفۂ بہشت	باغ جنت تو ہی پائین باغ اس درگاہ کا
پایہ[1]	ت	۱۸	مرتبہ۔ درجہ منزلت قدر	مذکر	آتش	بادشاہی سے فقیری کا ہی پایہ بالا	بوریا چھوڑ کے کب تخت سلیماں مانگوں
پایہ	ھ	۱۸	میز کرسی پلنگ تخت وغیرہ کا پایہ	مذکر	انشا	ساری چولوں میں یہ جو گھس آئے	صاف مونگے کے بن گئے پائے
پپوٹا	ھ	۴۱۱	وہ کھال جو بطور غلاف کے آنکھ پر ہوتی ہے۔	مذکر	ناسخ	برگ گل کو دیکھکر کہتے ہیں ہم ہو عندلیب	یہ پپوٹا ہی ہمارے دیدۂ خونبار کا
پپیہا	ھ	۲۰	ایک مٹی کے کھلونے کا نام ہی جسے بناکر لڑکے بجاتے ہیں۔	مذکر	وزیر	پس مردن بھی میں پتہ ہوں نالاں کیے ہاتھوں	بجاتے ہیں پپیہا لے جنوں لڑکے مری گور کا
پپیہا	ھ	۳۰	ایک پرند کا نام ہی جو بہت خوش آواز ہوتا ہی۔	مذکر	محسن	پپیہے نے لیں دل میں سو چٹکیاں	کہاں بولتا ہی سکھی پی کہاں
پت	ھ	۴۰۲	بفتح آبرو۔ عزت۔	مونث	جان صاحب	گالی وہ نہ ہو لیگی تمھاری	ناحق کو ہماری پت اتاری
پتا	ھ	۴۰۳	برگ۔	مذکر	رضا	کل جو بے تیری گیا میں باغ میں اے گلعذار	مثل خنجر باغ میں ہر ایک پتا ہو گیا
پتا	ھ	۴۰۳	پتا کھڑکنا۔ آہٹ ہونا۔	مذکر	بحر	سوتا ہی یار باغ میں آہستہ چل نسیم	کو نجیں کٹینگی تیری جو پتا کھڑک گیا
پتا	ھ	۴۰۳	ایک زیور کا نام ہی جسکو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔	مذکر	جرات	کافر دہ جڑاؤ تیرے پتے ہیں وہ کافر	ہی جنکی چبھن کان میں نے سر کبھی لا
پتا	ھ	۴۰۳	بکسر زہرہ۔	مذکر	جلیل	چاہت کی جو تلخیاں اٹھائے	پتا پانی ہو آدمی کا
پتا	ھ	۴۰۳	بغیر تشدید بالفتح۔ نشان سراغ۔	مذکر	شعور	پتا خون جگر کا بھی نہیں ہے	کروگے حضرت دل آج کیا نوش
پت جھڑ	ھ	۶۱۰	خزاں کا موسم۔	مونث	مسرور	لٹ گیا گلشن خزاں کے ہاتھ سے	زیور اترے نخل کے پت جھڑ ہوئی
پتر	ت	۶۰۲	ورق۔	مذکر	سخن	تجھ سے ہے اے مہر انور دھوپ سونے کا ورق	چاندنی چاندی کا پتر ہے دھوپ سونے کا ورق
پتنگ	س	۴۷۲	کنکوا	مذکر	رند	مستوں کیطرح جھوم رہا ہی ترا پتنگ	کیا شیشہ شراب کا مانجھا ہی ڈور پہ
پتنگ	س	۴۷۲۴	پروانہ۔ پتنگا۔	مذکر	"	کہو نہ کیوں آدب آموز انجمن کو تری	پتنگ شمع سے یاں دور دور ہوتا ہی
پتلا	ھ	۴۲۳	مورت۔ انسان یا حیوان کا قالب جو مٹی یا کسی دھات سے بنایا جائے۔	مذکر	جلیل	ہماری دلمیں وہ سرو سہی قد ہے تو پھر وہ شوخی سے بنتی رہتی ہے	جو یہ پتلا ہے شوخی کا تو وہ پتلا شرارت کا
پتلی[2]	ھ	۲۴۴	مورت۔ گڑیا۔	مونث	جلیل	سمٹی ہوئی ہے ڈر سے کہ لشانہ کوئی	تصویر ہے کیا آپکی پتلی ہے حیا کی
پتلی	ھ	۲۴۴	مردمک۔	مونث	اختر مینائی	ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں میں وہ پتلی کا قیام	وہ کھڑی پاؤں لگاتی ہے بند بالائی ہے
پتھر	ھ	۶۰۷	سنگ۔ ہر معنی میں مذکر ہی۔	مذکر	آتش	اللہ رے شوق اپنی جبیں کو خبر نہیں	اس بت کے آستانہ کا پتھر رگڑ گیا
پتی	ھ	۴۱۲	برگ۔	مونث	امیر	رنگیں بیان ہوئی ہی بلبل وصف گل میں	پتی گلاب کی اب منقار ہو گئی ہے
پتی	ھ	۴۱۲	نام ایک رنگ کا ہے جسکو جل پتی بھی کہتے ہیں	مونث	شعور	گوری رنگت پہ قیامت ہے نکلی پتی	رشک سے یا قوت نکل آیا دوڑ کیسا کیا

[1] پایۂ تفنگچہ بندوق وغیرہ کا گھوڑا اسکی حد تک کھینچنا کہ آگے جو حرکت ہو۔ ستم ہے صاحب۔ انگلی جو کاٹی کہ پائے پر تفنگچہ کھینچا۔ [2] گھوڑے کے سم کے حلقہ کو بھی پتلی کہتے ہیں (منیر) تڑپ مخلوق کی گویا جنبش ابرو سے خوباں ہو۔ اشارے کرتی ہے اے ترک پتلی پائے توسن کی۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پُٹ	ھ	۲۰۲	بضم۔ شانہ، پہلو۔ آمیزش، خمیر۔ چاشنی۔	مؤنث	اختر مینائی	جنوں میرا نہیں بیکار ناصح	کہ اس میں پُٹ محبت کی پڑی ہے
					رشک	اتنی پٹ ایسا نکے کہتا نہیں بد قماش	جتنا کالے کپڑے میں رہ جاتا ہے بخیہ
پَٹ	ھ	۲۰۲	کواڑ کا ایک پلہ۔	مذکر	ناسخ	نسیم آہ کے جھونکے سے کھول دوں دم میں	بھڑا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو
پٹّا	ھ	۲۰۳	بفتح ایک ہتھیار لوہے کا ہوتا ہے مثل تلوار کے جسکو پھری گدکے والے ہلاتے ہیں۔	مذکر	صبا	ذرا تیغ قاتل کے آگے تو آئے	پٹا دور ہی سے ہلاتی ہے بجلی
پٹّا[1]				مذکر	شعور	عیسیٰ ہو تم دکھاؤ نہ مجھکو پٹے کے ہاتھ	امید مجھکو آپ سے دست شفا کی ہے
	ھ	۲۰۳	سر کے بال۔	مذکر	لالہ	پریشاں حال ہے عاشق گر انکی بلا جانے	دہاں جوڑی میں کنگھی ہے کبھی پٹے سنورتے ہیں
پٹاغا	ھ	۲۰۴	دہلی میں ایک آتشبازی کو کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں پٹاقا کہتے ہیں۔	مذکر	داغ	نہ کھینچ چٹک رہے ہیں پٹاخوں کی طرح سے	شادی ہے کیا چمن میں عروس بہار کی
پٹارا	ھ	۲۰۳	بکسر اول گول بانس یا بید کا گول ٹوکرا جسپر ڈھکن ہوتا ہے اکثر اس میں ساہر سانپ رکھتے ہیں۔	مذکر	شعور	پر تکلف ہو جو صندوق لحد کیا حاصل	حق میں ممسک کے سپیرے کا پٹارا ہوگا
پٹڑا	ھ	۲۰۳	لکڑی کا تختہ چھوٹی چوکی۔ برا کرنا ستیاناس کرنا "پٹڑا کر دینا" تباہ کرنا۔ مصیبت میں گرفتار کرنا۔	مذکر	داغ	آکے مہماں سب ساماں لے گئے	میری ساری گھر کو پٹڑا کر گئے
پٹڑی	ھ	۲۱۲	تختی۔	مونث	امیر	گلوری وہ نہیں کھاتے ہیں مسی ملکے ہونٹھوں پر	نگیں قوت کا نیلم کی پٹڑی پر جماتے ہیں
پٹڑی	ھ	۲۱۲	آسن۔	"	انیس	پاس دب کے شاہ کے صف بستہ کر تھم گئی	پٹڑی ہر اک سوار کی گھوڑے پہ جم گئی
پٹکا	ھ	۲۲۳	کمر بند۔	مذکر	امیر	زینت دوش شفاعت کو ہوا خلعت خاص	پٹکا رحمت کا ہوا زیب کمر آجکی رات
پٹکی	ھ	۲۲۲	عورتوں کی ایک بددعا ہے۔ کوسنا۔ غضب نازل ہو۔	مونث	نواب مرزا شوق	زور سے لے لی ران میں چٹکی	پڑے اس اختلاط پر پٹکی
پٹہ[1]	"	۲۰۷	وہ کاغذ جو زمیندار بعوض قبولیت کے اسامی کو دیتا ہے	مذکر	اکبر	نیچر نے دیدیا ہے پٹہ رجولیت کا	کیونکر نہ ہوں بتوں سے طالب قبولیت کا
پٹھا	ھ	۲۰۸	بدن کا وہ ریشہ جسکے ذریعہ سے اعضا سکڑتے پھیلتے ہیں۔	"	قلق	پھر زینت دامن شمشیر ہیں وہ جنگجو	میری گردن کا کبھی پٹھا لگانا چاہیے
پٹھا	ھ	۲۰۸	پہلوانوں کی اصطلاح میں شاگرد کو کہتے ہیں۔	"	داغ	دیو غم سے لڑا ہے دل کشتی	یہ بھی پٹھا بلا کا نکلا ہے
پٹھا	ھ	۲۰۸	انسان یا حیوان کے بچے کو بھی کہتے ہیں جیسے الو کا پٹھا بیوقوف آدمی سے مراد ہے۔	"	"	بیامی تو ہے کیا الو کا پٹھا	سمجھتا ہی نہیں کچھ بات میری

[1] ''پٹہ'' وہ دستاویز جو کاشتکار زمیندار کو کاشت کے بابت لکھ دیتا ہے۔ وہ حلقہ یا تسمہ جو پالے ہوئے جانوروں کے گلے میں ڈالتے ہیں دہلی میں سر کے بالوں کو جو بڑے ہوتے ہیں پٹا بولتے ہیں۔

[2] از نور اللغات جلد دوم صفحہ ۴۲۔

پٹی[ع]	ھ	۲۱۲	کپڑے کی چٹ جو زخم پر باندھتے ہیں	مونث	امیر	نہیں ہے ترے قرآن کی جا یہ ہمکو دکھا	کرتی ہے حالی اغیار نے آنکھوں پہ بھی ہم کیا
پٹی	ھ	؍؍	ترغیب ۔ چارپائی کی لکڑی ۔	؍؍	جلیل	پڑھائی تھی پٹی انہیں غیر نے	مرا خط وہ کیوں نامہ بر دیکھتے
پچ[ا]	ھ	۵	طرفداری ۔	؍؍	فلک	فقط اک اپنی بات کی پچ تھی	درنہ مجھکو غرض بلا سے مری
پچر	ھ	۲۰۵	میخ ۔	؍؍	سخن	ناوک یار مرے زخم سے نکلے کیونکر	مژہ یار کی پچر جو جڑی رہتی ہے
پچکار	ھ	۲۲۶	چمکار ۔ پیار ۔	؍؍	داغ	ہے سمند ناز کی شوخی بہت	کب یہ ٹھہرا آپ کی پچکار سے
پچکاری	ھ	۲۳۶	ایک آلہ ہے جس سے رنگ وغیرہ کسی پر ڈالتے ہیں ۔	؍؍	امیر	ادائیں کھیلتی ہیں رنگ تلوار سے کوئی کر	ہوائی چلتی ہیں پچکاریاں قفس میں ہی
پچھاڑ	؍؍	۲۱۱	زمین پر گر کر لوٹنا ۔ تڑپنا ۔	مذکر	تسلیم	آج دیکھا بت سنگیں دل کو	نعش عاشق پہ پچھاڑیں کھاتے
پچھتاوا	ھ	۲۱۴	افسوس ۔ ندامت ۔	مونث	داغ	یہ جانا تھا نہ آئینگے تو کیوں جان دیا انکو	یہی ہے داغ پچھتاوا مجھے آتا ہے رہ رہ کر
پخت	ف	۱۰۰۲	کھانا پکنے کا فعل ۔ ٹھیک ٹھاک کرنا ۔ کام کی درستی پختگی ۔	مونث	؍؍	نامہ بر اُن سے پخت و پز بھی کی	یا کیے پر ہی اعتبار کیا
پدر	؍؍	۲۰۶	باپ ۔	مذکر	مونس	یہ حوصلہ شہ مظلوم ہی کا ہے ورنہ	پسر کو تیغ کے نیچے پدر نہیں رکھتے
پر	ھ	۲۰۲	جانور کے بازو ۔ پرند کے پر ۔	؍؍	ناسخ	کیا ہے ناسخ جواب خط کا ذکر	نہ ملا ایک پر کبوتر کا
پر	؍؍	؍؍	بار یابی نہ ہو سکنا ۔	؍؍	امانت	ایسی جا سیر کو انسان نہیں چلتے ہیں	واں مری جان فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں
پر	؍؍	؍؍	تیز رفتاری ۔	؍؍	رضا	زیارت ہوگی اس رشک پری کی	خوشی سے لگ گئے پر نامہ بر کے
پرمارنا	؍؍	۴۹۴	بہت کوشش کرنا ۔	؍؍	جرات	بہار آئی پہ صیاد نے رہا نہ کیا	اگرچہ ہم نے قفس میں ہزار پر مارا
پرا	؍؍	۲۰۳	جماعت ۔ گروہ ۔ قطار ۔ صف ۔	؍؍	ضمیر	تیار تھا ایک ایک پرا فوج لعیں کا	جولاں ہوا مرکب بھی ہر اک لشکر کیں کا
پرتلہ	؍؍	۲۲۷	وہ پیٹی جسمیں تلوار لٹکاتے ہیں	؍؍	ناسخ	موتیا کا ہار کر دیگا پسینا آپ کا	پر معطر موتیوں کا پرتلہ ہو جائیگا
پرتو	ف	۶۰۸	عکس ۔ روشنی ۔	؍؍	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچک[ع]	ھ	۲۲۵	اشتعال ۔ حمایت ۔ مدد طرفداری ۔	مونث	آختر مینائی	بڑھ کے غمزے نے اک چھری ماری	نگہ ناز نے جو پرچک دی
پرچم	ف	۲۴۵	پھریرا ۔	مذکر	امیر	برق کو میں علم شوق کا پرچم سمجھا	رعد پر مجکو ہوا شبہہ نقارہ عشق
پرچہ	؍؍	۲۱۰	پارہ ۔ ریزہ ۔ پرزہ ۔ چیتھڑا ۔ ٹکڑا	؍؍	اسیر	کیوں نہوں جامہ سے باہر ہے شادیٔ اسیر	دستخط خاص سے پرچہ مزین ہو گیا
پرچہ[ع]	؍؍	۲۰۰	شاہی زمانہ میں دستور تھا کہ اخبار نویس ہرکاروں سے دریافت کر کے خبریں درج کر کے سرکار میں بھیجتے تھے اسکو پرچہ کہتے ہیں ۔	؍؍	آتش	روز و شب کے حال کا لکھا تھا پرچہ روز و شب	کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا

لہ (غالب) پچ آپڑی ہے وعدہ دلدار کی مجھے ۔ وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے ۔ ع اشارہ ۔ اجازت ۔ (انشا) انشا ٹک بھی پرچک ہو اگر آپکی جانب سے تو جبر یا بھی خم ٹھوک کے یاں کودے لڑسکتے ہیں ۔ شہ دینا ۔ اکسانا ۔ ابھارنا ۔ بہکانا ۔ (داغ) مجھ سے وہ برہم بھی ہیں بیزار بھی ۔ اور پرچک دیتے ہیں اغیار بھی ۔ ع حاکم یا بادشاہ کو کسی بات کی خبر پہنچانا ۔ (امیر) خبراں غافل نہیں ہوئے جوانان چمن) تیسے نہیں اڑتے ہیں پتے یہ اُسے پرچے گذرتے ہیں ۔ کسی خفیہ امر کی خبر دینا مخبری کرنا ۔ (امیر) شاہ آپکی طرف ہے وزیر آپکی طرف ۔ پرچہ تمہارے ظلم کا کیونکر لگائے ۔

ع چارپائی کی پٹی بھی مونث مستعمل ہے ۔ (انشا) پٹیاں بن گئیں رکت چندن ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پرچھا	ھ	۲۶۶	اونچا لا ہونا۔ بھیڑ ہٹنا۔ تصفیہ کا فیصلہ ہوجانا۔ جولاہونکی وہ تلی جسمیں سوت پلیٹتے ہیں۔ سوت کی پھرکی۔	مذکر	جلال	ہو نکلے دم تو کب ہوتا ہے سد رہ ہجوم غم	کچھ آخر بھیڑ چھٹ جاتی ہے پرچھا ہو ہی جاتا ہے
				”	آتش	ہنس کے بولا یار میں مارے خوشی کے مرگیا	قصہ طولانی تھا دو باتوں میں پرچھا ہو گیا
پرچھاواں	”	۲۶۸	پرچھائیں۔ پرتو۔ سایہ۔	”	”	چمن آئینہ ہے گل عکس ہے رخسار تابانکا	رہا جو سرو پرچھاواں ہے تیرے قد موزونکا
پرچھائیں	”	۲۸۱	عکس۔ سایہ۔	مونث	ریاض	کہاں بجلی میں یہ بیتابیاں تھیں	دل مضطر کی پرچھائیں پڑی ہے
پرچھتی	”	۶۲۰	پھوس سرپت کی ہلکی مٹی بنا کر خام دیواروں پر بچانے کے لیے ڈالتے ہیں	”	آتش	اُس بادشاہ حسن کی منزل میں چاہیے	بال ہما کی پرچھتی دیوار کے لئے
پرخاش	ف	۹۰۳	لڑائی جھگڑا۔ آن بن۔	”	رشک	بے قصور وں سے رہا کرتی ہے پرخاش تھیں	ناصحو ہمکو برا کہتے ہو شاباش تمھیں
پرداخت	”	۱۲۰۷	محافظت خبرگیری دستگیری پرورش	”	داغ	پہلے پرداخت تھی مری منظور	اب تو پرخاش انکو رہتی ہے
پروازۃ[1]	”	۲۱۴	ڈھنگ۔ خو۔ خصلت۔ طور۔ طرز۔	مذکر	امیر	ہجوم خلق اُٹھا ہے سبب میں انکا	قیامت نے بھی کچھ پرواز اُڑایا ہے تیرے قدکا
پرواز	”	۲۱۴	خط وخال تصویر کا۔ آراستگی جلا	”	مصحفی	سو حسن کی تصویریں لکھیں کلک قضا نے	چہرہ نہ کوئی پر ترے پرواز کا پایا
پرواز	”	۲۱۴	نقش بنانا۔ جلا کرنا۔ چمکانا۔	مونث	داغ	خط سے روئے یار پر پرواز کی	دست قدرت میں بھی کیا پرکاری تھی
پردہ	”	۲۱۱	آڑ۔ اوٹ۔	مذکر	رضا	خاک صحرا اُڑا نہ اے مجنوں	یہی پردہ بنے نہ محمل کا
پردہ	”	”	عزت۔ آبرو۔	”	تسلیم	بنتیاں رہ گئی دست جنوں کی ضعف میں عید کو	کر تونے فصل گل میں کہہ لیا پردہ گریباں کا
پردہ[1]	”	”	بھید۔	”	جرأت	جی میں آتا ہے کہ اب صاف پہنکر زنار	کیجئے فاش اس بت غارتگر دیں کا پردہ
پردہ	”	”	دہوکا۔	”	امیر	جانتا ہوں کہ خود نما ہو تم	پردہ کب تک یہ لنترانی کا
پردہ	”	”	حجاب۔ شرم۔	”	مومن	چلمن کے بدلے مجکو زمیں پر گرا دیا	اس شوخ بے حجاب نے پردہ اُٹھا دیا
پردہ	”	”	آنکھ۔ کان کا پردہ۔	”	رشک	آنکھوں نے سات پردے رکھے دو اور پردہ گر	ڈالی حجاب شرم پر آسنے نقاب بھی
پردہ	”	”	باجونکا پردہ جو سر ملانے کو ہوتا ہے۔	”	داغ	ان بیحجابیوں کی کوئی حد نہیں رہی	پردے پہ ہاتھ رکھتے نہیں وہ ستار کے
پردہ پوشی	”	۵۲۹	عیب چھپانا۔	”	جلیل	یارب آباد رہے خاک بیابانوں کی	پردہ پوشی ہوئی جس سے تری عریانوں کی
پرزہ	”	۲۱۴	بضم۔ ٹکڑا۔	مذکر	نسیر	موے میان یار تصور میں ہے مدام	ہر پارہ جگر نہیں پرزہ ہے داب کا
				”	داغ	گلی کوچوں میں تمنے اشتہار عشق پھیلائے	کہ اُڑ اُڑ کر مری کتوب کے پرزے بکھرتے ہیں
پُرزہ	”	”	بضم دھجی چیتھڑا۔	”	امیر	کہاں سامان تھا وحشت میں کہ نامہ یار کو لکھتا	دیا قاصد کو پرزہ پھاڑ کر میں نے گریباں کا
پرساں	”	۳۱۳	پوچھنے والا۔	”	”	آسمان زیر زمیں لے تن بیجاں کسکا	شہر بیگانہ ہے یاں کون ہے پرساں کسکا
پرستار	”	۸۶۳	بروزن طلبگار۔ پوجاری۔ پوجنے والا۔	مونث	ناسخ	کبھی لیلیٰ کبھی شیریں کبھی عذرا سلمیٰ	تیری خدمت میں ہے روز ایک پرستار نئی

[1] لکھنؤ میں مذکر دہلی میں مونث بولتے ہیں۔ [2] (آتش) صوفیونکو وجد میں لاتا ہے نغمہ ساز کا۔ شبہ ہوجاتا ہے پردے سے تری آواز کا۔ (ذوق) ہو راز دل نہ یار سے پوشیدہ یار کا۔ پردہ جو درمیاں نہو دل کے غبار کا۔ عیب پوشی (آتش) اپنے عریانوں کا پردہ رکھے گا وہ عیب پوش۔ روز محشر ہونگی چشم مرداں بالاے سر۔ عیب پوشی (گلزار نسیم) بولی وہ بکاولی کہ داری۔ محرم کا ہے کام پردہ داری۔ آنکھ کی جھلی۔ کان کا پردہ۔ (بحر) خدا نالہ نہ سنوائے کسیکو مجھ سے محزوں کا۔ برنگ ابر پھٹ جائیگا پردہ گوش گردوں کا دربان (مصحفی) چلا ہے شوق مجھے لیکے آج اُسکی طرف۔ بڑا مزا ہو اگر در پہ پردہ دار نہو

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پرستان	ف	۷۱۳	پریوں کے رہنے کی جگہ۔ پریوں کا اکھاڑا۔ باعلان نون مستعمل ہے۔	مذکر	فائز	تخت پریوں کا سمجھتا ہے گو سے جو اُٹھے	تیرے دیوانے نے جنگل میں پرستان دیکھا
پرستش	〃	۹۶۲	طاعت۔ عبادت۔ پوجا پاٹ۔	مونث	بحر	ہفت اعضا سے پرستش کی ہے اُس نور کی	میری مٹی قدر پہ چلیں گی سات شمعیں طور کی
پرسش	〃	۵۶۲	پوچھ گچھ باز پرس۔ مواخذہ۔	〃	امیر	آیا تھا سوے حشر میں تفریح کے لیے	ہاں تو شروع پرسش اعمال ہوگئی
پرسہ	〃	۲۶۷	ماتم پرسی کرنا۔ تعزیت۔	مذکر	مونس	بیٹھا بیاہا تھا فاطمہ کے نور عین کا	پرسہ بھی کوئی دینے نہ آیا حسین کا
پرشاد	بھاکا	۵۰۷	تبرک۔	〃	سحر	کرے گا شب چند آگر تری ٹیک	برہمن لائیگا پرشاد اول
پرکار	ف	۴۲۲	لوہے کی دو شاخہ قلم جس سے دایرہ کھینچتے ہیں۔	مونث	ناصر	میری گردش کو دیکھکر پرکار	چال ہی اپنی بھول جاتی ہے
پرکالہ	〃	۷۵۰	شعلہ۔ چنگاری۔	مذکر	اسیر	کیا ہی خاک ہو جلکر جو دل کی نظارے سے	کہ جسکے عکس سے آئینہ پرکالہ ہے آتش کا
پرکھ	ھ	۲۲۷	بالفتح اول و دوم۔ شناخت پہچان کھوٹے کھرے کی تمیز۔	مونث	تسلیم	کیوں تمہو دل پہ آنکھ دلبر کی	[illegible] پرکھ ہے جوہری کی
پرنالہ	〃	۲۸۸	بالفتح نابدان	مذکر	آتش	[illegible] بام پر جو دشت [illegible]	پرنالے رو رو کے [illegible] بہا دیئے ہیں
پرند	ف	۲۵۶	بالفتح پردار جانور	〃	ضمیر	[illegible] پرند کوئی ابھی [illegible]	کہتے تھکی ہیں اپنی زبانوں میں [illegible]
پرندہ	〃	۲۶۱	بالفتح طائر۔ پرندہ پر نہ مار سکے مجازاً سخت روک ٹوک نگرانی حفاظت۔	〃	داغ	وہ ہی خلوت سرا ہے اندر کیا خبر مجھکو	پرندہ پر نہ مار جس جگہ انسان کیا پہنچے
پروا	〃	۲۰۹	توجہ۔ فکر۔ التفات۔ بیم۔ اندیشہ	مونث	جلیل	عصمت کا ہی لحاظ نہ پروا حیا کی ہے	یہ سن غضب کا ہے یہ جوانی بلا کی ہے
پرواز	〃	۲۱۶	بفتح اُڑان۔	〃	میر	سیر گلزار مبارک ہو صبا کو ہم تو	ایک پرواز نہ کی تھی کہ گرفتار ہوے
پروانگی	〃	۲۸۹	حکم۔ اجازت۔ آگیاں	〃	تسلیم	شور رسوائی ہوا سیر تماشا گاہ خلق	دفن کی پروانگی قاتل نے دی بازار میں
پروانہ	〃	۲۶۴	تیتنگا۔	مذکر	اسیر	لباس ظاہری پر عاشق صادق نہیں بلبل	اگر فانوس میں بھی شمع ہو پروانہ آتا ہے
پروانہ	〃	۲۶۴	حکمنامہ۔ فرمان شاہی۔	〃	〃	سمجھے جو ایک حور نے بھیجا جواب خط	پروانۂ معافی باغ جناں ملا
پرورش	〃	۴۰۸	پالنا۔ مہربانی۔ عنایت۔	مونث	انشا	لگا کر گلے رفع دل کی تپش کی	بڑی آپ نے آج یہ پرورش کی
پرویں	〃	۲۶۸	کچھپا ستارے ہیں۔ عربی میں ثریا کہتے ہیں۔	مذکر	تسلیم	یار کے کان میں جھمکا جو نظر آتا ہے	اے فلک دیکھ کے پرویں کی شرماتا ہے
پرہیز	〃	۲۲۴	منع کی ہوئی چیزوں سے بچنا۔ بیمار کا اُن چیزوں سے بچنا جن سے نقصان کا احتمال ہو۔	〃	جلیل	وہ نہ خود دیکھے نہ کوئی دیکھنے پائے ہے	شرم کیا ہے آنکھ کی پرہیز ہے بیمار کا
پری	〃	۲۱۲	قوم جن کے جنس کی عورتیں۔ مجازاً خوبصورت۔	مونث	معذدر	ترا عکس رخ آئنہ میں پڑا	پری سے پری کا مقابل ہوئی
پریشانی	〃	۲۷۳	اضطراب۔ حیرانی۔ تتر بتر ہونا۔	〃	تسلیم	تنگیِ دل سے یہی ذرہ کو آتا ہے خیال	جمع اسمیں اسقدر کیونکر پریشانی ہوئی

پرکھیا	ہ	۲۴۸	بفتح اول و کسر دوم و سکون یائے مجہول آزمایش۔ گلہ شکوہ۔ شکایت۔	مذکر	درد	پرکھیا درد کچھ مت رکھ ترقی و تنزل کا	کہ اپنے ذہن میں یاں تو گدا بھی شاہ ہوتا ہے
پڑاقا[۱]	״	۳۰۴	ایک آتش بازی ہے جو چھوٹنے میں آواز دیتی ہے۔	״	جان صاحب	تف اس بہادری پہ بنا مرد واہی کیوں	چھوٹا پڑاقا میں نے ترا دل دہل گیا
پڑاؤ	״	۴۰۹	لشکر یا قافلے کے اوترنے کی جگہ منزل قیام کرنا۔	״	داغ	مجکو وحشی سمجھ کے یاروں نے	میرے در پر پڑاؤ ڈال دیا
پڑھنت	״	۶۵۷	جادو۔ منتر۔ افسوں۔	مونث	داغ	کیا جانے کیا پڑھنت پڑھی نامہ بر نے آج	اس بت کو دو ہی باتوں میں تسخیر کر لیا
پڑیا	״	۲۱۳	کاغذ کی بندھی ہوئی پوٹلی۔	״	منیر	کھلا کر پان تو نے تلخ کر دی سب مجھے مارا	گلوری تیری پڑیا سنکھیے کی ہے ہلاہل کی
پستان	ف	۵۱۳	چھاتی۔ چوچی۔	״	برق	کھل گئی نشہ کے عالم میں جو انگیا کی پستان	سمجھے میخوار کہ بلور کا ساغر چھلکا
پستول	انگریزی	۴۹۸	تمنچہ۔ چھوٹی بندوق۔	مذکر	ہلال	کب ابھی محو ابرو گیسو نکل گئے	تلواریں چل گئیں کبھی پستول چل گئے
پستہ	ف	۴۶۷	مشہور میوہ ہے۔	״	آتش	میٹھی باتوں کا عجب کیا ہے دہن سے نکلے	بیشتر پستہ ہی آلودہ شکر ہوتا ہے
پستی	״	۴۷۲	نیچائی۔	مونث	امیر	دی کبھی تو قد یار کو طوبی سے مثال	پستی مری بلند نگاہی میں آ گئی
پسر	״	۲۶۲	بیٹا۔	مذکر	جرات	کیوں نہ شیطاں کو کرے جنت دل سے خارج	انتقام پدر خویش پسر لیتا ہے
پسلی	״	۱۰۲	پہلو۔	مونث	نوح	اب اس سے بڑھ کے لاغر اور میں ہونگا تو کیا ہو	کہ باہم مل گئیں دونوں طرف کی پسلیاں میری
پسند	״	۱۱۶	مرغوب۔ ریجھ۔ مقبول ترجیح انتخاب	״	آتش	مول اک نگاہ ہے جو ہو دل کی پسند	بڑھ کر جو لے تو آگے خریدار کی پسند
پس و پیش	״	۳۸۰	آگا پیچھا کرنا۔ سوچ بچار۔	مذکر	آتش	سودے میں ترے دھیان نہیں سود و زیاں کا	مطلق جو پس و پیش ہوا زاغ گراں کا
پسینا	ہ	۱۲۳	وہ رطوبت جو بدن کے مسامات سے نکلے۔	״	داغ	عرق شرم سے ہم ڈوب گئے روز جزا	ہر بن مو سے ہمارے یہ پسینا چھوٹا
پشت	ف	۷۱۲	بضم پیٹھ۔	مونث	مونس	تیغوں سے نظر وقت زد و کشت نہ ٹھہری	ٹکڑے ہوئے سینے کی مگر پشت نہ ٹھہری
پشت	״	״	بضم نسل۔	״	منیر	مری میراث میں کیونکر نہو جوہر صفائی کے	سکندر سے ہے مجھ تک ایک پشت آئینہ داری کی
پشتارہ[۲]	״	۹۰۸	گٹھری۔ اسقدر بوجھ جو پیٹھ پر اٹھا سکیں	مذکر	ناسخ	پیٹھ پیچھے میرے بد کہنے سے زاہد یہ ملا	پیٹھ پر بار گنہ کا جمع پشتارہ ہوا
پشت پا	״	۷۰۵	پانوں کے پنجے کا اوپری حصہ	״	جلال	کہاں جلال وہ تلوے کہاں کی آنکھیں	خوشا نصیب یہ سر اور پشت پا انکی
پشتک[۳]	״	۷۲۲	گھوڑے کا دولتی پھینکنا۔	مونث	شعور	جا بکار عرصہ رنج و بلا ہوں میں	تو سن ابلق چرخ دو رنگ پھینک
پشت خار	״	۱۵۰۳	پیٹھ کھجلانے کا ایک آلہ ہے۔	مذکر	غالب	اسد ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سر و پا ہیں	کہ ہے سر پنجۂ مژگان آہو پشت خار اپنا
پشتہ	״	۷۰۷	گھر و دیوار سے ملا کر ایک ڈھالواں ڈھیر بنا کر یہ اپنی دیوار کو مضبوط کرتے ہیں۔	״	مونس	لاشوں کا ہر اک غول پہ پشتہ نظر آیا	جو ٹاپ تلے آ گیا کشتہ نظر آیا

۱ تمنچہ بندوق وغیرہ کی ٹوپی اور گھوڑے کو پڑاقا کہتے ہیں۔ (بحر) سج ہوا کے ہاتھوں میں کرچیں آئی ہوئی غنچوں کی زلفیں تیز پڑاقے چڑھے ہوئے۔ لکھنؤ میں پڑاقا اور دہلی میں پڑاخا کہتے ہیں ۲ (بحر) پشتارے باندھ باندھ کے بیٹھے اٹھائے رنج۔ (قلق) کہا اشک خط کا پشتارہ کمر پر اور بر باندھے ہے ۳ (داغ) توسن عمر رواں کا کوئی پیچھا نہ کرے۔ پھر سنبھلنے کا نہیں اس نے جو ماری پشتک۔ ۱۲ منہ

لفظ	اصل	حوالہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
پشواز (پیشواز)	ف	۳۱۶ / ۲۲۲	عورتوں کے پہننے کا ایک کپڑا۔	مونث	نسیم	پشواز کنار حوض اُتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
پشہ	"	۲۰۷	مچھر	مذکر	انیس	پیتے ہیں لہو دلکا جو پشے ہیں بلا کے	جوہر پر نہیں حرف ہیں سیفی کی دعا کے
پشیمانی	"	۴۱۳	نادم ہونا۔ پچھتانا۔	مونث	جلال	حشر میں شرمندۂ بیداد اُسکو کرنا تھا	دادخواہی پر ہمیں کو اک پشیمانی ہوئی
پکار	ہ	۲۲۳	آواز۔ ہانک۔	"	مونس	ہر پیچ پہ رو کے جوہر کی سو موت پکارتی تھی	بھاگو ہٹو بچو کی ہر اک سو پکار تھی
پکار	"	"	طلب و بانگ تلاش۔	"	جلیل	توبہ ہے دل شکستہ کو کوئی پوچھتا نہیں	جام و سبو کی چار طرف ہے پکار آج
پکار	"	"	بڑا نام ہونا۔ شہرت	"	امیر	زمانے بھر میں پڑی ہے پکار حاتم کی	دیا ہے جسنے کہ حاتم کو اسکا نام نہیں
پکار	"	"	غل شور۔	"	جلال	یہ گل گشت ہے کون آنے والا	پکار اسکی عنادل میں پڑی ہے
پکار	"	"	بلاوا۔	"	داغ	نالہ کرتا تو قیامت تھا کہ پہلی آہ میں	آسماں پر سے فرشتوں کی پکار آتی کہ ہے
پگڈنڈی	"	۹۰	وہ رستہ جو سڑک کی طرح نہو قدرتی	"	رند	اے خضر کیسی سبیل عشق نا ہموار ہے	ایک پگڈنڈی بھی جسمیں راہ چلتی ہیں نہیں
پکڑ	"	۲۲۲	زور۔ گرفت کسی چیز کو مضبوطی سے تھامنا حراست گرفتاری۔ باز پرس	مونث	داغ	گرفتار محبت ہم کرینگے اُنکو یہ ضد ہے	پکڑ ہے آج آزادوں کی یار دیکھیے کیا ہو
پکوان	"	۹	کڑاہی میں گھی یا تیل میں پکا یا خوانچہ اطلاق اچار	مذکر	"	ہمراہ اُسکے باغ میں کیا کیا مزہ رہے	پکوان بھی تھا آج شراب و کباب بھی
پکھال	"	۵۸	بڑی مشک۔ کناتیا بڑی پیٹ والا۔	مونث	"	خم کے خم پی گئے ہیں اک حضرت	پیٹ ہے یا پکھال چمڑے کی
پکھاوج	"	۱۴۷	طبلہ۔ چھوٹی ڈھولک۔	"	گلزار نسیم	اسنے جو پکھاوج اسکو دیدی	کیفیت اتفاق بنے دی
پگڑی	"	۲۳۲	دستار۔	"	تسلیم	بہت سر چڑھتے ہیں رندوں کے اک دن	اُتر جائیگی پگڑی شیخ جی کی
پل[1]	ف	۳۲	وہ راستہ جو دریا ندی نالے وغیرہ پر سے جانے کے لیے پاٹکر بناتے ہیں	مذکر	نوح	اگر گذرینگے تو گذرینگے ہم اسکے وسیلے سے	خیال ابروئے احمد ہے پل دریائے رحمت کا
پل	ف	"	کثرت کسی چیز کی مبالغہ۔	"	داغ	میرے پیغام بر سے اسنے کہا	جھوٹ کا خوب تونے پل باندھا
پل	ہ	"	آنا فانا فوراً لمحہ بھر میں۔	"	"	کوئی پل ایسا نہیں کٹتا کہ جسمیں چین ہو	دل لگاتے ہی یہ ہمپر کیا قیامت آگئی
پلٹن[2]	انگریزی	۴۰۲	فوج۔ لشکر۔	مونث	داغ	دل پہ دھاوا کریگی یہ بیشک	لیس پلٹن ہے تیر مژگاں کی
پلک	ہ	۵۲	برونی۔	"	امیر	یاد قاتل میں لہو سے جو ہوئیں تر پلکیں	سنگنیں طایر دل بوح کی ٹھہریں پلکیں
پلنگ	ف	۱۰۲	تیندوا۔ چیتا۔	مذکر	اسیر	زور بخشا ہے وہ جنوں نے ہمیں	نیچے ہمسے پلنگ کرتا ہے
پلنگ	ہ	"	چارپائی۔	"	جان صاحب	صرفہ نکر نوار کا۔ غارت نہ کر جہیز	بابی بھی دی پلنگ نہ بیٹی کو بان کا
پلہ	"	۲۷	ترازو کا پلڑا۔	"	ناسخ	جڑ ہاتی ہے دماغ فلک انسا کی کم وزنی	کرے میں زمیں سنگیں جو پلہ ترازو کا
پلہ	ف	"	درجہ۔ رتبہ۔	"	رشک	ہوگئی رخت تکلف کی بھی سبکی کرکری	ایسا پلہ بھاری ہے سادی تری پوشاک کا
پلہ	ہ	"	فاصلہ	"	داغ	تفرقہ پرواز بھی کیا آنکھ میں صیاد کی	مجھ میں اور دلمیں کہ پلہ ہے سو سو تیر کا
پلہ	"	"	دامن۔	"	فایز	دیکھ اپنے ڈوبتے کا کفن عاشق کو	ٹل گئی سر کی بلا آپکا پلہ چھوٹا
پلہ	"	"	آنچل۔	"	جاہ	حسینان جہاں روز ازل سے پردہ کرتی ہیں	لیا ہے منہ پہ آنکھوں نے بھی پلہ تیر مژگاں کا

[1] (ذوق) دریائے غم سے سیر سے گزرنے کے واسطے۔ تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا۔ (ظفر) پیدا کیا وہ اسنے بشر عوج بن عنق پل جسکی ساق پا سے بار ردنیل کا۔

[2] نور اللغات نے پلٹن کو فرانسیسی زبان لکھا ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
پلیتہ / فلیتہ	ف	۲۴۴ / ۵۲۴	بروزن خریطہ۔ کپڑا، تاگا، روئی، کاغذ وغیرہ کی لپیٹی ہوئی بتی۔	مذکر	رشک	نقش وافسونکا سمجھتا ہے پلیتا شاید	نہیں چھوتا مرے خط کا وہ پرپوش کاغذ
پلیتھن[1]	ہ	۲۹۷	وہ سوکھا آٹا جو روٹی ٹپکاتے وقت استعمال کرتے ہیں اسکو خشکی بھی کہتے ہیں۔ نقصان ہونے کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔	"	اسیر	یاں پلیتھن نکل گیا واں غیر	اپنے ٹکے ٹکا سے جاتا ہے
پناہ	ف	۵۸	بچاؤ۔ حفاظت۔	مونث	سخن	ذرا سی بات پہ ہے برزباں خدا کی پناہ	یہی ہے حال تو اے مہرباں خدا کی پناہ
پنبہ	"	۵۹	بمعنی روئی۔	مذکر	تسلیم	سرمست ازل کو نہیں کھٹکا رمضانکا	کیا روزہ ہو پنبہ کسی شیشہ کے دہاں کا
پنج آیت	"	۲۶۶	پنج آیت جو رسم سیوم یعنے پھول میں پڑھتے ہیں۔	مونث	داغ	ایسی جلدی ہوئی عاشق کے سیوم میں آکر	پنج آیت نہ سنی اٹھ گئے وہ گھبرا کر
پنجرہ	"	۲۶۰	قفس۔ پرندوں کے رہنے کا گھر جو تیلیوں سے بناتے ہیں۔	مذکر	محسن	گلدار ہوئے ہیں سبز فانوس	پنجرے ہیں یہ طوطیوں کے فانوس
پنج سورہ	"	۲۲۶	قرآن شریف کی پانچ سورتوں کا مجموعہ	"	ظفر	تربت پہ چار یار کی قران کی قسم	پڑھتا ہے اک فرشتہ یہ پنج سورہ عرش کا
پنجشاخہ	"	۹۶۱	ایک قسم کی پانچ شاخوں والی شمع۔ لوہے کا پنجہ جسکو بانس پر لگا دیتے ہیں	"	اسیر	فاتحہ کو جب اٹھیں اسکی حنائی انگلیاں	قبر پر عاشق کے روشن پنجشاخہ ہوگیا
پنجگانہ	"	۱۳۱	پانچوں وقت کی نماز۔	مونث	سحر	ادا دل سے کرتے ہیں فرض خدا	کہ ہوتی نہیں پنجگانہ قضا
پنجہ	"	۶۰	انسان کے ہاتھ پاؤں کی پانچ پانچ انگلیاں۔	مذکر	ذوق	ایسے پنجے ہیں نہ ایسی ہیں بشر کی انگلیاں	پنجۂ خورشید کے پنجے قمر کی انگلیاں
پنجہ	"	"	چنگل طایران شکاری۔	"	آتش	عاشقوں کے مرغ دل کے خون ناحق کیلیے	پنجۂ مژگان جاناں پنجۂ شاہین ہوا
پنجہ	"	"	علم کا پنجہ۔ وہ حصہ علم کا جسمیں پانچوں انگلیاں معہ ہتھیلی کے بنی ہوتی ہیں۔	"	انیس	ہر گام پہ اقبال چمکتا تھا علم کا	بجلی نہیں پنجہ یہ لچکتا تھا علم کا
پنجہ	"	"	پنجہ لڑانا۔	"	اسیر	زور بخشا ہے کیا جنوں نے اسیر	پنجے ہمسے پلنگ کرتا ہے
پنجہ	"	۶۰	تاش یا گنجفے کے وہ پتے جنپر پانچ ٹکیاں ہوں۔	"	"	تم گنجفے کو چھوڑ کے صاحب جو اٹھ چلو	دامن پکڑ لے دوڑ کے پنجہ غلام کا
پنجہ مریم	"	۲۵۰	ایک گھانس کا نام ہے۔	"	ناسخ	میں ایسا پاکدامن ہوں یقیں ہے بعد مردن بھی	بجائے سبزہ تربت پر اگیگا پنجہ مریم کا
پنچایت	ہ	۲۶۶	فیصلہ ثالثی کے لیے عدالت کا ثالث پنچ مقرر کرنا۔	مونث	شور	نہیں عناصر اربع کی خوب پنچایت	عبث یہ جان کے جھگڑے میں ڈال رکھے ہیں
پنچایت	"	"	ہجوم۔ بھیڑ۔ لوگوں کا کسی امر کے تصفیہ کیلئے اکٹھا ہونا	"	داغ	دل کے معاملہ میں بنیگا نہ کوئی پنچ	پنچایت ایسے جھگڑے کی کس کی بلا کرے

[1] یہ پرانا محاورہ ہے اب متروک ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پند	ف	۵۶	نصیحت۔	مونث	جلال	عشق بتاں نہیں	وعظ کرنا صحیح کی پند ہو
پندار	؍؍	۲۵۷	غرور۔ تکبر۔ خود بینی۔	مذکر	میر	کہا جو یں کر	پندار خود نمائی کا
پنڈا	ہ	۵۷	بکسر جسم بدن۔	؍؍	مرزا تقی ذات باثر	چھ عجب	سے پہنکا ہے
پنسوی	؍؍	۳۸	چھوٹی ناؤ۔	مونث	بحر	اگر رہا ہی	پتیوں کو جو نے فراق
پنس / نفس	؍؍	۱۱۲/۱۴۰	ڈولی۔ پالکی۔ اردو میں بالکسر اول و بفتح دوم مستعمل ہو۔	؍؍	ناسخ	ممکن نہیں ایسی ہو	اُو محبوس نفس
پنشن	انگریزی	۳۰۲	وظیفہ جو بصلہ خدمت بڑھاپے میں مقرر کیا جائے۔	؍؍	داغ	فلک دیتا ہے ہمکو درہم داغ	یہ پنشن ہوگئی ہے عمر بھر کی
پن کٹی	ہ	۴۰۰	بوڑھوں کے کہانے کے لیے پان کوٹنے کا ایک آلہ ہے۔	؍؍	؍؍	بوڑھے جناب شیخ ہیں کیونکر چبائیں پان	پن کٹی انکو واسطے لوہے کی چاہیے
پنکھا	ہ	۷۰	بادکش	مذکر	امیر	گرمی کو گور میں جو ہوئے ہم عرق عرق	پنکھا نسیم خلد کا جھونکا ہلا گیا
؍؍				؍؍	سحر	انکی خدمت میں شب وصل گذاری ہمنے	تپتی کرنے کبھی بیٹھے کبھی پنکھا کھینچا
پنکھڑی	؍؍	۴۸۷	برگ گل۔ پھولوں کی پتی۔	مونث	امیر	تمھارے لب ہیں باغ حسن کے پھول	تبسم انکی نازک پنکھڑی ہے
پَو	؍؍	۸	تڑکا سپیدہ صبح کا۔	؍؍	مصحفی	یار میرا ہے شب وصل لیے اک خنجر	کیونکہ اب پو پھٹی اور یار بھی گھر جاتا ہے
؍؍	؍؍	؍؍	قمار بازوں کی اصطلاح میں اسکے معنے ایک کے لیتے ہیں اصل میں کعبتین کے صفر کو کہتے ہیں۔	؍؍	داغ	یہاں رنگ بد رنگ سب رہگیا	وہاں انکی بازی میں پو رہ گئی
پوبارہ	؍؍	۲۱۶	قمار بازی میں جیت۔ پالنہ پڑنا۔	مذکر	ظفر	بازی لگا دے عشق کی چوسر شوق سے	پو بارہ ہیں ظفر جو کوئی داؤں پڑ گیا
؍؍	؍؍	؍؍	فائدہ ہونا۔ مال ہاتھ آنا۔	مذکر	داغ	عشق کی بازی یہ دل جیتا مرا	اب تو پو بارے تمھارے ہوگئے
پوتھی	؍؍	۳۲۳	کتاب۔	؍؍	منیر	زبان موج سے حال اس بت کافر کا کہتے ہے	بیاض گردن مینا ہے پوتھی برہمن کی
پوٹ	؍؍	۴۰۸	گٹھری انبار۔	مونث	صبا	تم نہ آتے تو شب کو جا در سر	پوٹ گرد ملال کی ہوتی
پوجا	؍؍	۱۱	عبادت۔ پرستش۔ ہندوں کے عبادت کا طریقہ۔	مونث	سرور	ہمیں ہو دھیان اُس زلف سیہ کا	یہاں کالی کی پوجا ہو رہی ہے
پوچھ گچھ	؍؍	۴۴	استفسار۔ دریافت حال	؍؍	تسلیم	رنگ اغیار نے کچھ ایسا جمار کہا تھا	پوچھ گچھ محفل جاناں میں ہماری نہ ہوی
پود	؍؍	۱۲	اولاد نسل۔	؍؍	حالی	وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے	کہ جسکی طرف آنکھ بسکی لگی ہے
پودہ	؍؍	۱۷	چھوٹا درخت۔	؍؍	میر	پودا ستم کا جسنے اس باغ میں لگایا	اپنے کیے کا ثمرہ اُسنے شتاب پایا
پوڈر	؍؍	۲۱۲	صحیح تلفظ پاوڈر ہے ایک سفوف ہوتا ہو جو خوبصورتی کے لیئے عورتیں چہرے پر ملتی ہیں۔	؍؍	انشا	کوئی شبنم سے چھڑک لو تو انپہ پوڈر	کرسی نازپہ جلوے کی دکھائیگا پھبن
پور	؍؍	۲۰۸	انگلی و بانس و گنا وغیرہ کی گرہ۔	؍؍	ناسخ	یار کی شیریں ادائی کا جہاں میں شور ہو	پورا انگلی کی ہو یا وہ نیشکر کی پور ہے

پوست	ت			مذکر	آتش	کس کس کے کلاہ کو زینت ہوئی پسند	کھینچا گیا ہی پوست ہزاروں سمور کا[۵]
پوستین	؍؍			؍؍	منیر	عشق زلف عنبرین کی کھال کھنچوائیگی وہ	ایک فن بود ار اپنا پوستیں ہو جائیگا
پوشاک				مونث	جلیل	اللہ اللہ پھوٹ نکلا رنگ چاہت کا مری	زہر کھایا میں نے پوشاک آپکی دھانی ہوئی
پوشش	؍؍			؍؍	سخن	گلیم دخترِ رز ہو جب تک فقیروں کی پوشش	لباس اہل تنعم ہو اطلس و دیبا
پوئی[۵۲]				؍؍	رند	شیریں شکر سے بھی تنگ و پو کا غبار ہے	ایدل سمند یار کی کیا میٹھی پوئی ہی
پھاٹک				مذکر	داغ	اُسکے دروازے پہ کیونکر ہو رسائی میری	کر دیا بند محلے ہی کا پھاٹک اسنے
پہاڑ	؍؍	۲۰۴	کوہ۔ پربت۔	؍؍	امیر	کیسی بلا جو نام لیا میں نے آپ کا	آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا
پھاگ	؍؍	۲۹	ہولی۔	؍؍	نسیم گلزار نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھال	؍؍	۳۰	تیر۔ برچھی وغیرہ کی نوک۔	مونث	انیس	کبھی برچھی کی انی تھی تو کبھی تیر کی پھال	کبھی تلوار۔ کبھی خنجر براں۔ کبھی ڈھال
پھانس	؍؍	۱۱۸	لکڑی۔ بانس وغیرہ کا باریک ریشہ جو جسم میں گڑ جاتا ہے۔	؍؍	جلال	پھانس ہوتی ہی دل عاشق کی کیا کمبخت پھانس	رہ گئی تو جان لی نکلی تو رسوائی ہوئی
پھانسی	؍؍	۱۲۸	کمند۔ جال۔ پھندا۔ جسمیں مجرم کو موت کی سزا دیتے وقت لٹکاتے ہیں۔	؍؍	داغ	گردن دلمیں تری زلف کی پھانسی پڑی	بیٹھا جان ہی بیچارہ ہونے اس لسّی میں
پھاہا	؍؍	۱۴	کپڑے کا وہ ٹکڑا جسپر مرہم لگاکر زخم پر چپکاتے ہیں۔	مذکر	رضا	شمع سا ہوگی اگر داغ جگر میں سوزش	پر پروانہ مرے زخم کا پھاہا ہوگا
				؍؍	عزیز	رکھا ہو نمایش کیلئے چارہ گروں نے	اترا ہوا پھاہا مرے زخم جگری کا
پھبن	؍؍	۵۹	زیبایش۔ سجاوٹ۔ فصحائے حال اسکو نہیں استعمال کرتے	مونث	جرأت	کافروہ جڑاؤ ترے پتے ہیں وہ کافر	ہو جنکی پھبن کانمیں بالے سے بھی بالا
پھبتی	؍؍	۴۱۹	موزوں بات۔ کسی کی نسبت ایسی بات کہنی جو اسپر صادق آئے۔	؍؍	سخن	کشتہ ہیں آرزوئیں تو مدفن ہی دل مرا	پھبتی ہی داغ دل پہ چراغ مزار کی
پھپک	؍؍	۲۹	بالیدگی۔ درختونکی حالت نمو	؍؍	تسلیم	نمو کا جوش ہے برسات کا زمانہ ہے	بہار دیتی ہی کیسی پھپک نہالوں کی
پھپھولا	؍؍	۱۹	آبلہ چھالا۔ پھپولا بھی بولتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	آتا ہی رشک لے دل پر آبلہ مجھے	کیا جلد پھوٹتا ہی پھپھولا احباب کا
پھپوندی	؍؍	۸۴	کائی۔	مونث	بحر	غم سے موئے ہیں دل ہمارے سفید بحر	سر کو پھپوندی لگ گئی آنکھوں کی سیل سے
پھٹکار	؍؍	۶۲۸	اُداسی چھانا۔ لعنت رہنا۔ بے رونقی	؍؍	داغ	ہوئے بزم میں جب سے اغیار داخل	برستی ہی پھٹکار محفل میں تیری
پہچان	؍؍	۶۱	شناخت علامت نشانی۔	؍؍	تعشق	شب تار جدائی کے سوا نکلے نہیں ممکن	یہی پہچان لکھی ہے مری طالع کے اختر کی
پہر	؍؍	۲۰۰	تین گھنٹہ کا وقت۔ دن کا چوتھائی حصہ	مذکر	رضا	طول حیات خضر سے وہ چند ہو گیا	ہر اک پہر ہماری شب انتظار کا
				؍؍	صفدر	مشہور ہی جو روز قیامت جہان میں	پہلا پہر ہی میری شب انتظار کا
پہرا	؍؍	۲۰۸	چوکیداری۔ نگہبانی۔	؍؍	جلیل	نگہبانی ہی کیا وصل کی شب اپنے جوبن کی	حیا جب اٹھ گئی بٹھلا دیا پہرا نزاکت کا
پھرت	؍؍	۲۰۷	گھوڑے کی گردش۔ گھوڑیکا پھرنا۔	مونث	داغ	سمند عمر رواں جب چلا تو تیز چلا	شکار واہے نہ اٹیرن نہ ہے پھرت اسکی

۵؎ (دجاہ) جاتی ہے جان نزع میں لیکر جو ہچکیاں۔ شاید سمند عمر کی یہ تیز پوئی ہے۔ ۵۲؎ ایک جانور ہے شکل لومڑی سے جس کی کھال کی پوستین بناتے ہیں۔

پھُرتی	ھ	۴۱۷	چالاکی۔ تیزی۔ جلدی۔ تیز دستی۔	مونث	مونس	کل مر گئی ادھر سے اُدھر راہوار کی	پھرتی دکھائی بجلی نے اُسے ذوالفقار کی
پھرکی	ھ	۲۳۷	ایک گھومنے والی چیز لڑکوں کے کھیلنے کی پھرکی۔	مذکر	داغ	وہ دم رقص گردشیں اُسکی	ایک پھرکی نظر میں پھرتی ہے
پھریرا	〃	۲۱۳	پرچم۔ جھنڈی کے اوپر کا کپڑا۔ زخم کا روبصحت ہونا۔ خشک ہونا۔	مذکر	انیس	لڑنے کو فوج کیں سے بہادر تلا ہوا	سر پر نشان دیں کا پھریرا کھلا ہوا
				〃	رشک[۱]	دیدیا قاتل نے آب تیغ کا تازہ نشاں	جب سنا زخم دل عاشق پھریرا ہوگیا
پھڑک	.	۲۲۷	تڑپن۔ بیقراری۔ اضطراب۔	مونث	جلال	رکھکے جب سینے پہ تیر وہ اُٹھا لیتے ہیں ہاتھ	قابل دید کلیجے کی پھڑک ہوتی ہے
پھل	〃	۳۷	ثمر۔	مذکر	انیس	برچھی جو لگی نخل محبت میں پھل آیا	جان آگئی جو وقت پیام اجل آیا
〃	〃	〃	ہتھیار کا پھل جیسے تیغ چھری وغیرہ کا پھل۔	〃	اسیر	ہمارے بعد ہوگا زخم کھانیکا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیوں کے مول تو اُس پھل کٹاری کا
〃	〃	〃	ماحصل نتیجہ۔	〃	جلیل	مزہ چکھا یہ میں نے اُن سے دعوی کرکے چاہت کا	مرا دکھ کاٹ کر لیجئے کہ یہ پھل ہے محبت کا
پہل	〃	〃	بالفتح اول و بالکسر دوم ابتدا۔	مونث	صریر	چھیڑ خانی کا ہوا انجام مری جان بگاڑ	دیکھئے آپکی جانب سے پہل ہوتی ہے
پھلجھڑی	〃	۲۵۵	ایک آتشبازی ہے جسے فارسی میں گلفشاں کہتے ہیں۔	مذکر	جلیل	پھلجھڑی چھوٹتی رہتی ہے فلک تا شب ہجر	ہے یہ زور دق مری آہ شرربار کا رنگ
پہلو	ف	۴۳	بغل۔	〃	رند	تا سحر ہجر کی شب درد کیا کرتا ہے	دل کبھی سینہ کبھی اور کبھی پہلو اپنا
〃	.	.	آغوش۔	〃	ناسخ	ہوگیا تھا سرد میں تو تیرے اُٹھ جانے کے بعد	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا
〃	.	.	کروٹ۔	〃	صفدر	انجل ہے کیوں جہاں میں کیسا یہ زلزلہ ہے	کیا بیقرار کوئی پہلو بدل رہا ہے
〃	.	.	حیلہ بہانہ	〃	جلال	ملال ہے دل آزردہ کے منانے کا	ملا ہے خوب انہیں پہلو یہ روٹھ جانے کا
〃	.	.	طریقہ ڈھنگ	〃	جلیل	تسکین خاک دیتے ہیں رکھکر جگر پہ ہاتھ	پہلو بدل رہے ہیں مری اضطراب کا
〃	.	.	ڈھنگ روش	〃	جلال	کہتے ہیں نہ لیں گے دل کسی کا	پہلو یہ نیا ہے دلبری کا
〃	.	.	مضمون۔	〃	سخن	بیشتر میں نے لکھا ہے ترا مضمون کمر	باندھ ڈالا جب کوئی پہلو نظر آیا مجھے
〃	.	.	〃	〃	جان صاحب	بیچین ہوئی فکر بہت کر دیئے بیں	لے جان ملا شعر کا پہلو نہیں چھپا
〃	.	.	ذریعہ	〃	جلال	دل کو دینے کے تسلی کوئی کرتا ہے سبب	یہی شاید مرے آرام کا پہلو ہوتا
〃	.	.	تدبیر	〃	داغ	یوں تو سو پہلو بٹھائے وصل کے	دل نہیں جمتا کسی تدبیر پر
〃	.	.	کونا۔ کنارہ کنایۃً قریب بیٹھنا۔	〃	جلیل	جا ہے بعد دفن بھی خیال اُس فتنہ قامت کا	قیامت بیٹھی ہے پہلو دبائے میری تربت کا
〃	.	.	موقع	〃	جلال	مشغلہ ہے یہی میرے دل سودائی کا	ڈھونڈھنا سینے میں پہلو مری رسوائی کا
پھلواری	ھ	۲۵۴	باغیچہ۔ چمن۔	مونث	امیر	ساقیا کرتی ہے مستوں کو نہال	تیری پھلواری کی ہریالی گھٹا
پہلوان	ف	۹۴	کشتی باز۔ طاقتور	مذکر	آتش	فرد غصہ کیا جنے یہ پچھاڑا دیو کو اُسنے	اُسے رستم کہیں گے ہم جو ایسا پہلواں ہوگا
پھن	ھ	۵۷	سانپ کا سر	〃	اسیر	آ گیا باغ میں جب گیسوئے جاناں کا خیال	گل سوسن نظر آیا مجھے پھن کالے کا

۱ (رشک) دیدیا قاتل نے آب تیغ کا تازہ نشاں۔ جب سنا زخم دل عاشق پھریرا ہوگیا۔ (نصرت) جنوں ہوکے بھی صحرا میں شکوہ اپنی نہ کم ہوگا۔ پھریرے ہونگے کانٹوں پہ گریباں و آستین و دامن

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پہنچ	ھ	۶۰	رسائی باریابی۔	مونث	سرور	مری ناتوانی سلاسل ہوئی	پہنچ یار تک اپنی مشکل ہوئی
پہنچیا	″	۶۱	مشہور عضو ہی۔ جسے کھورا بھی کہتے ہیں	مذکر	امیر	کھینچتا ہوں میں تصویر میں گر ہاتھ ترا	کھنچے کہتے ہیں کہ ہی ہو مرا پہنچا ٹوٹا
پھندا[1]	″	۶۲	حلقہ۔ الجھاؤ۔ کسی چیز کا حلق میں اٹک جانا۔	″	جلیل	ہر پھر کے آہوان حرم رہتے ہیں یہیں	پھندا گلے میں ہی کسی چشم کحیل کا
پھننگ	″	۱۲۷	درخت کی چوٹی۔ شاخ کا سرا۔	مونث	داغ	طوبےٰ کی بھی پھننگ پہ بندھے جو آشیاں	پھر بھی تو عندلیب صیاد سے بچے
پھوٹ	″	۱۱۳	نااتفاقی مخالفت۔ ایک پھل کا بھی نام ہی۔	″	امیر	غضب کی پھوٹ الفت میں پڑی ہے	ملا ہی دل جو آنکھ انسے لڑی ہے
پھوڑا	″	۲۱۳	زخم۔	مذکر	بحر	یہ پھوڑا جو پھوٹا تو اچھا نہ ہوگا	سمجھ بوجھ کر دل دکھانا ہمارا
پھول	″	۳۴۳	گل۔	″	جلیل	تصویر انکی سامنے مرقع کی جان ہے	گویا چمن میں پھول کھلا ہی گلاب کا
″	″	۳۴۴	چنگاری۔	″	اسیر	اہل جنت کو ہو جنت پہ جہنم کا خیال	پھول اگر پڑ جائے میری آہ آتش رنگ کا
″	″	۳۴۴	وہ نقش جو آستین پر بناتے ہیں اُتو۔	″	″	پہن کے آئے ہیں گل تر لباس پھول کام کا منظر	مری لحد پر بھی ہاتھ رکھکر چڑھائیے پھول آستین کا
″	″	″	تیجا رسم معروف۔	″	ظفر	آئینگے گور پہ کیا خاک کہ جب تک تو نہیں	نہیں خلق گل اندام کسو کے آنے
″	″	″	شیریں کلامی۔	″	گلزار نسیم	چلتی تو زمیں میں سرو گڑتے	باتیں کرتی تو پھول جھڑتے
″	″	″	شراب۔	مونث	امیر	باتیں حکمت کی کہیں کوئی پھول سے پھول	نہ کچھ ہم نے سوائی تھی جو معمول سے پھول
				مذکر	منیر	نخل ایمن میں پھول گئی سب کے ہاتھ پاؤں	غیروں کے ساتھ تم نے پیا جب چمن میں پھول
پھولام	″	۸۴	ایک قسم کا کپڑا جسمیں پھول سبنے ہوتے ہیں۔	″	جان صاحب	مالن پہن کے آئی ہی تو دیکھ نوبہار	سستا گراں کے مول سے پھولام ہو گیا
پھوار	″	۲۱۳	باریک باریک بوندیاں۔	″	[illegible]	پھول پینے کا وقت ہے ساقی	بھینی بھینی پھوار پڑتی ہے
پھیر	″	۲۱۷	نقص۔	″	رضا	گردش چشم صنم ہی گردش قسمت مجھے	پھیر ہے تقدیر کا پھرنا نگاہ یار کا
پھیر	″	۲۱۷	گھماؤ۔ چکر۔	″	امیر	شیخ کعبہ کو گیا اُس تک برہمن دیر سے	ایک تھی دونوں کی منزل پھیر تھا کچھ راہ کا
پھیرا	″	۲۱۹	گشت لگانا۔ آنا جانا۔	″	جلیل	ستم ہی ماہ بننا انکا پھر بھی	مہینوں اسطرف پھیرا نہ کرنا
پھیلاؤ	″	۵۴ ۷	وسعت۔ چوڑان۔ پھیلاوا بھی کہتے ہیں۔	″	شعور	وصف گل میں لگا دیا اک باغ	اُف رے پھیلاؤ طبع بلبل کا
پہیلی	″	۵۷	چیستان۔ کہانی۔	مونث	طاہر	پہیلی بوجھ لی اُن کے دہن کی	کلی ہو نا شگفتہ یا سمن کی
پی کہاں	″	۸۸	آواز پپیہا۔	″	قدر	ادھر تو فاختہ نے غل مچایا ہی کوکو کا	اُدھر بندھا ہی پپیہے کی پی کہاں کا تار
پیے	″	۱۲	عیب۔ نقص۔	″	سرور	اُس بت نے سنا جو حور کا وصف	ہر بات میں ایک پیے نکالی
پیادہ	″	۲۲	چپراسی۔	″	فایز	لیگیا عاشق لاغر کو ہوا کا جھونکا	بخط آپ کے پہرے کا پیادہ چھوٹا
پیار	″	۲۱۳	محبت اخلاص۔ پریم۔	مذکر	امیر	تیغ کھینچے جو یار آتا ہے	اور بھی مجکو پیار آتا ہے
پیاس	″	۴۳	تشنگی۔ پانی کی خواہش۔	مونث	″	غیروں پہ آب خنجر قاتل سبیل ہے	ہے مجکو پیاس ہائے مقدر لگی ہوئی

[1] (جلال) باعث توبہ ہے گیسوے ساقی کی ہی یاد۔ بادہ نوشی جو کروں حلق میں پھندا پڑ جائے

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
پیال	ه	۴۳	دہان وغیرہ کا بھس۔	مذکر	انشا	زر بفت کی قبا نہ فضیحت کے دو ا	تھوڑا سا ان پہ لیکے کہیں پیال ڈال
پیالہ	ف	۴۸	کٹورا۔ ساغر۔	مذکر	امیر	منحصر ساغر جم ہی پہ نہیں وہ کشتی	ٹوٹا پھوٹا کوئی مٹی کا پیالہ ہوتا
پیالہ	۰	،،	مرید بنانا۔ اپنا گرویدہ کرلینا۔	،،	ریاض	ریاض اور ہی رنگ میں مست ہیں	سنا ہے پیالہ پیا ہے کسیکا
پیالہ[1]	۰	،،	عُرس ہونا مر جانا۔	،،	ناسخ	پیالہ مجھ آزاد کا بھر دے ساقی	نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے
پیالہ[2]	۰	،،	توپ بندوق میں رنجک رکھنے کی جگہ۔ جلترنگ کا پیالہ۔	،،	قدر	یہ پیالے کے فتیلہ سے ہوئی ہے گالی	سانپ کے کاٹنے سے کالے ہوے جوبن
پیام	ف	۵۲	سندیسا۔	،،	انیس	فرمایا کہ راحت میں ہماری خلل آیا	منزل پہ نہ پہونچے کہ پیام اجل آیا
پیپ	ه	۱۴	ریم۔ زخم کا تھا ہوا خون۔	مونث	رند	ڈال دی سب کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کا
پینترا	،،	۶۱۴	کشتی باز یا پٹے باز وغیرہ کا قدم ایک انداز سے بڑھانا گھٹانا۔	مذکر	اسیر	وہ کشتہ ہوں جو قاتل نے کیا قتل	ہزاروں پینترے بدلے اکڑ کر
پیٹ	،،	۴۱۲	شکم۔	،،	ناسخ	کیا بھری رہتی ہے مدام شراب	خُم کے مانند ہے ہمارا پیٹ
پیٹ	،،	،،	حمل۔	،،	جان صاحب	ڈھونڈا جو آنکہ مُندی کھلا یا حرام کا	ہو باندی کی بھی پیٹ بھی ہوگا غلام کا
پیٹا	،،	۴۱۳	اُڑتی ہوئی پتنگ کی لٹکتی ہوئی ڈور	،،	اسیر	اسی میں اپنا خط شوق باندھ دوں گی میں	تری پتنگ کا پیٹا جو میرے گھر لٹکا
پیٹھ	،،	۴۱۷	پشت۔	مونث	قلق	چین سے بعد مرگ نیند آتی	قبر میں میری پیٹھ لگ جاتی
پیچ[3]	ف	۶۵	خلل و نقص	مذکر	اسیر	مفلسی کہتے ہیں جسکو ہے وہی تو آگئی	طوق گردن میں ہماری پیچ ہے تقدیر کا
،،[4]	۰	۰	رنج و نقصان۔	،،	داغ	نتیجہ محبت کا کیا پوچھتے ہو	بہت پیچ آپس اٹھایا ہے ہمنے
،،[5]	۰	۰	داؤں۔ کشتی کا پیچ۔	،،	رند	وہ پچھیڑا پہلوان خم جسنے مارا	ہوا جیت عشق کا جسپر بندھا پیچ
،،[6]	۰	۰	دہوکا فریب۔	،،	نصیر	اُسکے پھندے سے کوئی نکلے خدایا کیونکر	آہ ہر ایک میں ہیں جسکے ستم ایجاد کے پیچ
،،[7]	۰	۰	اینٹھن بل۔	،،	گویا	بھول جائے اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلادے جو گیسوے عنبر فام کا
،،	۰	۰	رنجش کدورت۔	،،	جلیل	رنجش خاطر چھپاؤ لاکھ چھپنے کی نہیں	پیچ جو دل میں ہے ماتھے کی شکن ہوجائیگا
،،[8]	۰	۰	پتنگ کا پیچ۔ کل پرزہ۔	،،	شعور	غیروں سے تم نے پیچ لڑائے پتنگ کے	شعلے ہماری آہوں کے ہیں گیند جنگ کے
پیچش	۰	۲۱۵	مروڑ۔ ایک قسم کی بیماری ہے جسمیں پاخانہ میں آنوں گرتی ہے	مونث	آتش	حلقہ ناف سے یہ عقدہ کھلا ہے آتش	کمر یار کو بھی پیچش ہو آتی ہے
پیچ و تاب	ف	۴۷۸	بیچینی۔ اضطراب۔	مذکر	امیر	وصال میں بھی یہاں پیچ و تاب رہتا ہے	اُدھر حجاب اِدھر اضطراب رہتا ہے
پیچ و خم	ف	۶۶۱	کجی۔ بل پھیر۔	مذکر	ظفر	عارض کا صاف رنگ تری گُل میں آگیا	زلفوں کا پیچ و خم تری سنبل میں آگیا

[1] (صبا) دلایا گیا فاتحہ جام پر۔ ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا۔

[2] (شعور) موج و حباب ایک ہیں باہم چلے جو چوٹ گھر میں مرے پیالے بجے جلترنگ کا۔ [3] (داغ) کام سب بگڑے ہوتے داغ۔ میری قسمت نے پیچ ڈال دیا۔ [4] (آتش) اُٹھائے عشق پیچاں کیطرح سے۔ گلستان جہاں میں پیچ پر پیچ۔ [5] (آتش) فراق یار سے کشتی پڑی ہو۔ پچھاڑا جلگیا آتش اگر پیچ۔ [6] (صبا) زاہد کے پیچ پانچ کا سب حال کھل گیا۔ سر پر عمامہ باندھ لیا تعدد کے لئے [7] (ذوق) زلفیں چہرہ پہ پیچ کھانے لگیں۔ پنڈلیاں دونوں تھرتھرانے لگیں [8] (قلق) پتنگ اُڑاتے وقت وہ ہمکو اڑاتے ہیں۔ ڈالے ہیں پیچ رگ جاں کی ڈور پر۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
پپیہا	ہ	۲۱	تعاقب[له] - ساتھ ساتھ رہنا - ساتھ - خیال تصور - یاد -	مذکر	امیر	وقت صید آیا تصور جب قضا کے تیر کا	جلد یا صیاد پپیہا چھوڑ کر نخچیر کا
پیداوار	ف	۲۲۴	آمدنی - زراعت - فصل کی آمدنی نفع - لکھنؤ میں مونث اور دہلی میں مذکر بولتے ہیں۔	مونث	لاعلم	قحط سے اب واسطہ ہے ملک کا	آگے پیداوار کچھ ایسی تھی نہیں
پیدائش	ر	۲۲۶	خلقت - آفرینش - تولد - ولادت	مونث	داغ	خاکساری چاہیئے انسان کو	اُسکی پیدائش ہوئی ہے خاک سے
				ر	اکبر	پوچھا جو اس سماں کا سبب بول اٹھے ملک	پیدائش آج حضرت مشکلکشا کی ہے
پیر	ہ	۲۱۲	پاؤں -	مذکر	مومن	درد نہاں نے پیر نکالا لا تو	عمر ابد نے مار ہی ڈالا لا تو
پیر	ف	ر	پیشوا - مرشد - بزرگ - بوڑھا -	ر	جلیل	تا پیر مے کو روح فزا دیکھ کے ای شیخ	اتنو نہ کہو پیر جواں ہو نہیں سکتا
				ر	اسیر	کرتے ہیں آ آ کے میکش بیعت صبح	بے مرید اک دم کبھی پیر مغاں رہتا نہیں
پیراک	ہ	۲۲۳	پانی پر پیرنے والا - شناور -	ر	انیس	کیا ڈر اُسے طوفاں کا جو ہو لاکھ میں ایسا	جب پار کرے دریا ہو تو پیراک ہو ایسا
پیراہن	ف	۲۹۸	لباس -	ر	ناسخ	تیری دیوانے ہیں معشوقان عالم سے بری	کون گل ہے جسکا پیراہن قبا ہوتا نہیں
پیرایہ	ر	۲۰۰	آرائش - زینت - ظاہری طور طریقہ - لباس -	ر	تسلیم	کبھی دیکھا نہیں ہے سایہ انکا	خدا جانے ہے کیا پیرایہ اُنکا
پیرمغاں	ر	۱۳۰۳	آگ کا پوجاری - مجازاً مے فروش معشوق	ر	ر	وہ رند صاحب شوکت ہوں جب آ کے ہو دیکھا	در میخانہ تک لینے مجھے پیر مغاں آیا
پیرہن	ر	۲۹۷	لباس -	ر	ناسخ	دیکھئے اُترا ہے پیرہن اپنا	ماہ کنعاں کرے کفن اپنا
پیروی	ر	۲۲۹	تقلید - اطاعت - فرمانبرداری	مونث	تسلیم	حسن بندش میں تلاش معنی نو خوب ہے	چاہیئے تسلیم تجکو پیروی استاد کی
پیری	ر	۲۲۲	بڑھاپا -	ر	امیر	پڑ گئی حسن پرستی کی مجھے حرص امیر	اپنی پیری تو جوانی سے بھی آفت نکلی
پیڑ	ہ	۲۱۲	درخت - پودا -	مذکر	آتش	پھرا ہوں گردش سودا سے اخال میں پڑ کر	نظر پڑا ہے کہیں پیڑ جو مجھے تل کا
پیڑو	ر	۲۱۸	ناف کے نیچے کا حصہ جسم -	ر	جانصاحب	پیر گل سے ایکی رہنے میں مری وہ بیکلی	ٹل گئی کیا ناف دائی پیڑو بھر ہو گیا
پیزار	ف	۲۲۰	جوتا - پاپوش - کفش - بے پروائی سے بھی بولتے ہیں	مونث	جلال	نکلا اُسکی پابوسی کی حسرت وصل میں بولی	لے چل اب تری دلیل مری پیزار ہی ہے
پیسہ	ہ	۷۷	سکہ تین پائی کا - ایک دھیلہ کا چوتھائی حصہ	مذکر	اسیر	داغ غم لے دل غنیمت جان محشر قریب ہے	کام ہی آئے وزا رہتا ہے پیسہ پاس کا
پیشانی	ف	۳۶۳	جبین - ماتھا - قسمت - عنوان - کاغذ کا وہ حصہ جو ابتدا میں کسیطرف لکھنے سے خالی چھوڑ دیں -	مونث	رند	صندلے پر صبح اٹھا کر درد سر کے عمر بھر	پر کبھی آلودہ صندل نہ پیشانی ہوئی
پیش خیمہ	ر	۶۶۷	آمد کے آثار -	مذکر	درد	خط کے آنے سے ہوا معلوم جانا حسن کا	نو خطوں نے اب نکالا پیش خیمہ حسن کا
پیش قبض	ہ	۱۲۱۴	کٹار - اسلحہ کی ایک قسم ہے -	مونث	مصحفی	ملگیا گل تو اُسنے دست بخیر	میرے اک پیش قبض گذرانی
پیش قدمی	ر	۲۹۹	سبقت - پہل - ابتدا -	ر	نواب مرزا شوق	پیش قدمی جو تھے کی مرے سات	اسمیں ذلت کی کون سی ہے بات

[له] زنجیر اپنے پیچھے کیوں لگائی ہے بلائے رنج و غم - نخچیر اب چھوڑ دو بھی پپیہا اس بت مغرور کا۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
پیشگی	ف	۳۴۲	تنخواہ یا اُجرت جو رقم واجب الوصول ہونے سے پہلے لیجائے۔	مونث	داغ	بیستوں کاٹنے کی خاک نہ پائی اُجرت	پیشگی کچھ بھی نہ فرہاد نے شیریں سے لیا
پیشوا	″	۳۱۹	امام۔ مقتدا۔ سردار	مذکر	مونس	رہبر ملا۔ امام ملا۔ پیشوا ملا	مدت سے جستجو تھی مگر اب خدا ملا
پیشوائی	″	۳۴۴	استقبال۔	مونث	تسلیم	جنوں کے جوش میں جب ہم گئے بیاباں کو	ہر اک بگولے نے چل پھر کے پیشوائی کی
پیشہ	″	۳۱۷	حرفہ۔ کسب۔ ہنر۔ روزگار۔ کام ہنر	مذکر	انیس	پس یا نہیں ہوتے ہیں تیغ پیشہ ہمارا	تھی شیر خدا جیسے ... پیشہ ہی ہمارا
پیغام	″	۱۰۵۳	پیام۔ سندیسا۔	مذکر	انشا	میاں دل کے سبب اُس شوخ تک انشا	پہونچا ہے بلا واسطہ پیغام ہمارا
پیک	″	۳۱	قاصد۔ ہرکارہ۔ سندیسیا۔ محرم میں بچوں کو پیک بناتے ہیں۔ [۵]	″	دبیر	فی الفور پیک فتح کا لبیک کہہ گیا	منہ کھول کر پیام تعجب سے رہ گیا
پیکار	″	۲۳۳	جنگ۔ لڑائی۔	مونث	مونس	وہ جنگ غضب کی تھی وہ پیکار غضب کی	وہ ہاتھ غضب کا تھا وہ تلوار غضب کی
پیکاں	″	۸۲	تیر کی انی۔ پھل تیر و برچھی وغیرہ کے	مذکر	حلیم	اسکو کہتے ہیں رفاقت کہ مری پہلو سے	دلکو بھی ساتھ ہی تیر کا پیکاں نکلا
پیکر	″	۲۳۲	جسم۔ کالبد۔ جثہ۔ تن۔	″	برق	سوکھ کر کانٹا ہوا ایسا فراق یار میں	جب ہوا چلنے لگی بستر سے پیکر اُڑ گیا
مختلف فیہ				مونث	میر	پیکر ایسی خدا نے رکھی ہے	دانش ایک ایک جیسے لکھی ہے
پیل	″	۴۲	ہاتھی۔	مذکر	ذوق	فلک وارستہ پھرنے دے ہے کب دیوانہ تجھ سا	گیا ہے آخرش زنجیر سے پیل دماں باندھا
پیماں	″	۱۰۳	عہد۔ قول۔ قرار۔	″	آتش	صادق القول نہیں دوسرا پیمانہ کش	شیشے سے عہد تو پیمانہ سے پیماں نہ گیا
پیمانہ	″	۱۰۹	ناپنے کا آلہ۔ نیز جام شراب۔ گلاس	″	امیر	کچھ ادھر بڑھ گئی ادھر وہ حسن کی مستی	یہ آنکھ چھوٹا سا ہے پیمانہ کسی کا
″	″	″	ساغر شراب کا۔	″	ناسخ	بزم میں خالی نظر آیا جو ساقی کا مقام	شیشہ مے کا وہیں لبریز پیمانہ ہوا
پیمایش	ف	۳۶۳	ناپ۔ یہ لفظ مخصوص ہے زمین کی ناپ کے لیے۔	مونث	شعور	ہند و نسبت ملک ہستی کا یہ نقشا ہے شعور	مو جریب قد سے پیمایش زمین گور کی
پیمبر	″	۲۵۴	خدا کیطرف سے پیام لانے والا۔	مذکر	اسیر	ہے شرع کی تکلیف فقط اہل خرد پر	حیواں کی ہدایت کو پیمبر نہیں آتا
پینگ	ھ		سوت کی ڈوری۔ پتلی لیس	مونث	داغ	کل تک تو سادگی تھی مگر آج کیا سبب	پینگ لگائی ہے جو کلائی میں آپ نے
پینجنی	″	۵	ایک جو فدا حلقہ ہے جو کبوتروں کے پاؤں میں پہناتے ہیں	″	منیر	گھنگروں کیطرح تیری گنگر ...	پینجنی ڈالی ہے پائے طایر آواز میں
پینک	″	۹۲	افیون کی اونگھ۔ غنودگی۔	مونث	داغ	جاگتے ہیں اعتکاف میں جو بہت	پینک آتی ہے شیخ صاحب کو
پینگ	″	″	جھولے کا لمبا جھونک	مذکر	بحر	بڑھا کر پینگ جھولیکا سماں برسات کا دیکھو	کمر لچکی تو بجلی ہے کھلا جوڑا تو بادل ہے
پیوند	ھ	۴۲	جوڑ	″	امیر	چھپایا ہے عیب عریانی سے رخت جسم نے اپنا	مرا داغ جنوں پیوند ہے میرے گریباں کا
″	″	″	قلم درخت۔	″	خلق	گلچیں نہال آرزوے عندلیب	پیوند تجکو چاہیے دینا گلاب کا
″	″	″	قرابت داری۔	″	شعور	ذات میں جو لگائے گر برا پیوند ہو	جو پٹے کو ٹڑے سے ہو اس غار کی ہی خبر

۵ (امانت) ہوں وہ دل سوختہ طفلی میں اگر پیک بنا۔ جل اٹھی سینہ سوزاں سے کمر کی پٹی۔

باب تاے فوقانی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
تاب[1]	ف	۳۰۴	برداشت -	مونث	رند	تاب اک آنکھ کی لاتی ہو تیری نور کی	دیدۂ موسیٰ ہوتا دیکھے تجلی طور کی
ر	ر	ر	روشنی -	ر	ظفر	اُس رخ روشن کے آگے اُڑ گیا کیا نور شمع	بلکہ تاب ماہ پر تو یہ سب جاتی رہی
ر	ر	ر	چمک دمک -	ر	اسیر	مس کو رنگینی لخت جگر ملتی نہیں	آنسوؤں کی آب سے تاب گہر ملتی نہیں
ر	ر	ر	مجال - طاقت	ر	ناسخ	خط جو اُس محبوب کا بنتا نہیں ہے یہ سبب	ہاتھ گالوں کو لگانے تاب کیا حجام کی
ر	ر	ر	گرمی - تسکین -	ر	تسلیم	ساری بیتابی ہو الفت کی جنوں تک بعد مرگ	تاب جب جاتی رہیگی دل کو تاب آجائیگی
تابداں	ر	۵۰۴	روشندان - روزن دیوار	مذکر	ظفر	ہمارے دل میں ہو یوں اسکو تیر کا روزن	اندھیرے گھر میں ہو جسطرح تابدان ہو تا
تابش	ر	۵۰۳	گرمی - حرارت -	مونث	اختر بیانی	دامن رحمت کے سائے میں ہنگی جبین سے	تابش خورشید محشر لیا جلا سکتی ہمیں
ر	ر	ر	چمک - نور - روشنی -	ر	اکبر	عاشق جو آستانۂ مشکلکشا کی ہے	تابش مری جبین پہ نور خدا کی ہے
تابوت[2]	ر	۵۰۵	وہ صندوق جسمیں مردہ کو قبرستان لیجاتے ہیں جنازہ - لاش - مردہ کی چارپائی	مذکر	اسیر	ڈرہی یہ چاک کفن کو نکری دست جنوں	جلد اُس کوچے سے تابوت بڑا اُمیر
تاب و تواں[3]	ر	۸۶۶	طاقت - حوصلہ صبر قرار -	مونث	مونس	ہاتھوں سے مری تاب و تواں چھوٹ گئی ہو	کیا اُس سے دغا جسکی کمر ٹوٹ گئی ہے
				مذکر	ظفر	نہیں تو چھوڑتا آہ و فغاں بلی تری ہمت	اگرچہ دل میں غم نے کچھ نہیں تاب و تواں چھوڑا
تاثیر	ع	۱۱۱	اثر -	مونث	جلال	آہیں ہیں کہ نالے جب ہے جلال نکلے	دل ہی میں چھوڑ گئے تاثیر اپنی اپنی
تاج	ر	۴۰۴	بادشاہی ٹوپی -	مذکر	امیر	سر پہ تیرے ہی وہاں تاج شفاعت ہوگا	سکہ تیرا ہی رواں روز قیامت ہوگا
تاجدار	ف	۴۰۹	بادشاہ -	ر	تعشق	تو ابھی سے حسن کی اقلیم کا ہو تاجدار	پر جوانی آتے ہی طفل ہما ہو جائیگا
تاجر[4]	ع	۴۰۴	سوداگر - بیوپار کرنے والا -	ر	قلق	جوکہ تاجر کہیں سے آتا ہے	نادر اسباب ساتھ لاتا ہے
تاخت	ف	۱۴۰۱	فوج کا حملہ - دھاوا - دوڑ - لوٹ - غارت -	مونث	ناصر	کی ہو سپاہ درد و مصیبت نے تاخت آج	پامال ہو نجائے کہیں تختگاہ دل
تاخیر	ع	۱۲۱۱	دیر - ڈھیل -	ر	جلال	آئی اجل نہ عیسیٰ بے سبب ہی مر نکلے	دونوں کو [illegible] مبارک تاخیر اپنی اپنی
تادیب	ر	۴۱۷	تعلیم دینا ادب سکھلانا - طریقہ نیکی بتلانا -	ر	ناسخ	نفس سے یہ ہو نہ سکتا عیش ہی کیشی اگر	آگے دل کی سختیاں تادیب استاد کی
تار	ف	۴۰۰	تاگا -	مذکر	جلیل	ہے ابھی مرغ جنوں کیلیے پھندا درکار	ہاے اک تار نہ باقی مرے دامن میں رہا
ر	ر	ر	سلسلہ لگاتار	ر	آتش	ساقی نہ قطع سلسلۂ دور جام ہو	مطرب نہ تار ٹوٹے اب آواز چنگ کا
ر	ر	ر	گھات -	ر	منیر	تار بوسوں کا لب یار کے کیا کیا باندھا	شوق نے زخم دہن پر مرے حلوا باندھا

[1] تاباں و درخشاں کا فرق - جو نور بجائے خود قائم ہو اُسکو تاباں کہتے ہیں جیسے آفتاب تاباں ہو - اور جو نور کسی نور کے تابع اور کم روشن ہو اُسکو درخشاں کہتے ہیں جیسے تارے درخشاں ہیں - مگر اردو میں دونوں لفظ مرادف مستعمل ہیں - [2] (دبیر) مردہ بھی غیر کو نہ دکھاتا بتول کا تابوت نصف شب کو اٹھا تھا بتول کا - زد دبیر الیتا ہے کوئی تعزیہ زہرا کے خلف کا تابوت اٹھاتا ہو کوئی شاہ نجف کا - [3] لکھنؤ میں مونث اور دہلی میں مذکر مستعمل ہی - [4] (رشک قدوائی) گل تازہ کھلا یہ اس زمیں پر - تاجر کوئی آپڑا دہیں پر -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
تار	ف	۶۰۰	بینائی۔ جیسے تار نظر۔	مذکر	امیر	غضب اشکباری سے عقد پڑے	کہ کوتاہ تار نظر ہو گیا
”	انگریزی	”	ٹیلیگرام۔	”	اکبر الہ آبادی	تشفنا دے گئے جو دو طرف سے دو تار	کیا جانئے کسکو اُسنے اچھا سمجھا
				”	وجاہت	شوق پیا ہو سہم حسن لیں طلب میں اُسکی	خط لکھا آیا تھا اک شخص کو پھر تار آیا
تارا	ف	۶۰۲	ستارہ کا مخفف ہے۔	”	امیر	جوانی جا چکی پیری میں داغ سجدہ آتا ہے	جو شب آتی ہے آخر صبح کا تارا چمکتا ہے
تاریخ	ع	۱۴۱۰	قمری یا شمسی مہینہ کا ایک دن۔	مونث	انیس	تاریخ آٹھویں تھی کہ برہا غلغلہ اک بار	لشکر لئے آیا عمر سعد ستمگار
”	”	”	گذشتہ واقعات اور سیر کی تاریخ۔	”	اکبر	تاریخ ہم اپنی جانتے ہیں اور کو بھی جانتے ہیں	کب آپکی تاریخ میں کچھ فرق ہو گو زور نہیں
			بادشاہوں اور امیروں کے حالات ہسٹری	”	عزیز	مجسم نقش عبرت ہوں سراپا داغ ہستی ہوں	مفصل دیکھ لو تاریخ دنیا کی حقیقت ہوں
تاریکی	ف	۴۲۱	اندھیرا۔	”	امیر	پوچھتے کیا ہو شب فرقت کی تاریکی کا حال	اپنی آنکھوں سے نہیں ملتے ہم آپ نہان اتے بھر
تازگی[1]	”	۴۳۸	نیاپن۔ ہرا پن سرسبزی۔ فرحت۔	”	داغ	ملا دی اسمیں لعاب دہن کچھ تو ساقی	کہ تازگی بھی ذرا سی مئے کہن میں آئے
تازی	”	۴۱۸	عربی گھوڑا۔	مذکر	انیس	بازوئے شہنشاہ حجازی نظر آیا	بجلی سا تڑپتا ہوا تازی نظر آیا
تازیانہ[2]	”	۴۷۴	کوڑا۔ چابک۔ قمچی۔	”	درد	جیتا عبث نہیں کوئی غنچہ چمن میں آہ	نے تو بن بہار مجھے تازیانہ تھا
تاسف	ع	۵۴۱	افسوس کرنا۔	”	صفدر	ہمیشہ مجکو حسرت سے ستمگر یاد کرتے ہیں	تاسف حسن ناحق کا مرے جلاد کرتے ہیں
تاش	ھ	۷۰۱	ایک ریشمی زری کا کپڑا ہے جسکو تاش بادلا بھی کہتے ہیں۔	مذکر	بحر	بہن کے جامہ زر نہ پھول گل کیطرح	یہ تاش بادلا خواجہ غلام مال نہیں
تاک	ف	۴۲۱	انگور کی بیل۔	”	آتش	اینڈتا تھا تیری ستوں کیطرح سے باغ میں	صاحب کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا
				مونث	نوازش	اس چمن میں کیا ضرورت ہے گھٹا کی ساقیا	ابر رحمت جسکے سر پر تاک ہے چھائی ہوئی
”	ھ	”	تلاش جستجو۔	مونث	آباد	جان اُس ظالم کے تاک سے بچی کسکی ہے	مٹ گیا اُسکا نشان تاک سے جسکی ہے
”	”	”	نیت ٹکٹکی۔ نظر۔	”	داغ	تھوڑی نظر گذر کی لے ہمکو ساقیا	ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی
”	”	”	گھات۔	”	صبا	کر دیا آخر ہدف تیر نگاہ یار کا	ایک مدت سے لگی تھی گھات میری تاک میں
تاک جھانک[3]	”	۵۰۰	نظر بازی۔ دیکھا بھالی۔	”	امیر	شانہ دیدہ کا لیکا نہ تاک جھانک گئی	ہزار بار اُٹھائی نزاکت اور رکھائی
تاکید	ع	۴۳۵	بار بار کسی بات کی ہدایت کرکے اُسکو مضبوط کرنا۔	”	قلق	ناچیوں پر کسیکی تھی تشدید	کہیں غماص پہ یہ تھی تاکید
تاگا	ھ	۴۲۲	ڈورا۔ سوت۔ دھاگا۔	مذکر	سودا	تو رشتہ عمر اپنے سے اُسنے جو مری آہ	مت حرص سے ہوا باندھ کہ بودا ہے یہ تاگا
تال	”	۴۳۱	گانے بجانے کا وزن۔	”	خیر شاہ دکنی	راحت کے لیے رنج خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہے میاں ایک ہی سُر کا
”	بھاکا	”	تالاب۔	”	شعور	فیض منعم کی امارت سے بھر حال ہوا	پل ہوا چاہ ہوا باغ ہوا تال ہوا
تالاب	ف	۴۳۴	پوکھر۔ جھیل۔ پانی کا بڑا حوض۔	”	ناسخ	ہر پھول تیری رشک میں جب آب ہو گیا	صحن چمن بھی نظروں میں تالاب ہو گیا

[1] (شعور) عکس خط سبز سے روشن ہے چشم آئینہ تازگی پائی نظر نے سبزہ شاداب سے (شعور) ہے حسینوں میں مرا بار سکندر رطالع [2] آنچوں سے کیا خضر نے حصہ تازہ [3] (صبا) بہار عشق یہ طرہ ہوئی ہوائے بہار سمند عشق پہ اک اور تازیانہ ہوا [3] (امیر) عبث ہے تاک جھانک آنکھیں مجکو دختر رز کی۔

تالاب	ف	۴۴۴	پوکھر۔ جھیل۔ پانی کا بڑا حوض۔	مذکر	ذوق	نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا	پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا
تال میل	ھ	۵۱۱	میل جول رسم و راہ۔	″	مونس	لاشوں سے پاٹا وہ زمیں ایک کھیل تھا	دریا سے اُسکے گھاٹ کو کیا تال میل تھا
				″	بحر	ہوا ہی آج کل ایسے سے تال میل اپنا	کہ جسکے رقص میں توڑا ہی بھاؤ گھونگٹ کا
تالو	″	۴۴۰	منہ کا نچلا حصہ۔ چاندی سر کی۔	مونث	جلال	نالۂ دل نے زباں کو ندیا ہجر میں چین	ہوکے تالو سی جدا ابھر آسے تالو نملا
تالی	س	۴۴۱	کنجی چابی۔ دونوں ہتھیلی پیٹنے سے جو آواز پیدا ہو۔	″	جاہ	دی جو دست شوق سی رشک در دولت کھلا	قفل جنت کی کلید آج اپنی تالی ہو گئی
تالیف	ع	۵۲۱	دلجوئی کرنا۔ الفت ڈالنا۔	″	تسلیم	افسوں نہ پڑھا نہ کوئی جادو سیکھا	تالیف قلوب اُنکو آئی کیونکر
تامجان	ھ	۴۹۵	ایک سواری جو پالکی کیطرح ہوتی ہے	مذکر	سحر	دئے سب کو چاندی کے وہ تامجان	ہوئی جنسے دونی سواری کی شان
تامل	ھ	۴۷۱	رکاوٹ۔ سوچنا۔ اندیشہ ڈھیل دیر پس و پیش۔	″	تسلیم	لا چکے تھے تیغ بہر قتل لیکن وائے بخت	کہدیا کچھ ناز نے پھر کچھ تامل ہو گیا
تان	ھ	۴۵۱	سُر۔ گانے کی بلند آواز۔ لوہے کی سلاخ جو مضبوطی کے لیے پلنگ۔ پالکی ہوادار۔ ہودہ وغیرہ میں لگاتے ہیں۔	مونث	اسیر	محفل میں مطربوں نے بھی کاٹے گلے اسیر	ایسی گلوی یار سے تانیں نکل گئیں
تانتا	″	۵۴۰	قطار سلسلہ۔ لگاتار آنا جانا۔	مذکر	داغ	آباد کسقدر ہی الٰہی عدم کی راہ	ہر دم مسافروں کا ہی تانتا لگا ہوا
تاؤ	″	۴۰۷	غصہ۔ کاغذ کے تختہ کو بھی تاؤ کہتے ہیں	″	مومن	ضد ہے خط سے مرے تاؤ ہزاروں کھائے	دست اغیار میں بھی گر کبھی کاغذ دیکھا
تاوان	ف	۴۵۸	ڈانڑ۔ نقصانی۔ جرمانہ۔ عوض بدلا۔ کسی نقصان کا جرمانے کے طور پر پورا کرنا	″	ناصر	کھو دیا جسکے مرا دل مجھ سے	اسکا تاوان بھی دینا ہوگا
تاویل	ع	۴۴۷	ظاہری مطلب سے کسی بات کو پھیر دینا۔ عذر بیجا۔	مونث	ذوق	جی میں ہی اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا	گوہر مخزن معنی سی ہو جسکی تاویل
″	″	″	بچاؤ کی دلیل۔	″	تسلیم	کچھ طبیعت یہاں نہیں لڑتی	کوئی تاویل بن نہیں پڑتی
تائید	″	۴۲۵	مدد۔ معاونت۔ حمایت۔	″	جلیل	کیوں نہ حصے میں ترے فتح کا میدان رہے	کہ مدد کرتی ہو تائید الٰہی تیری
				″	اختر مینائی	جب کبھو بوسہ بھی ملتا ہی تو کہتا ہوں وہ بت	یہ بھی ہوتا ہی جو تائید خدا ہوتی ہی
تباہی	ف	۴۱۸	خرابی۔ بربادی۔ اُجڑنا۔	″	جلیل	شمع گل ہو کے فنا کر گئی پروانوں کو	دل کے مٹنے سی تباہی ہوئی رازوں کی
تبخالہ	″	۱۰۳۸	چھالہ۔ آبلہ۔	مذکر	ناسخ	ساقیا بے یار کیا ساغر لگاؤں منہ سے میں	ہر حباب بادہ ہی ہونٹھوں کا تبخالہ مجھے
تبختر	ع	۱۶۰۳	مٹک کر چلنا ناز و انداز سے چلنا۔	″	اسیر	تبختر کیا کہوں اُسکے گدا کا راہ چلنے میں	کہ طغرا ہی ہر اک نقش قدم فرمان شاہی کا
				″	جلال	ہاے رے انکا تبختر واہ رے کبر و غرور	وصل کی شب اک سراپا التجا کو دیکھکر
تبخیر	″	۱۲۱۲	بخار۔ دھواں۔	مونث	اسیر	تقدیر میں شفا جو نہو کیا کرے کوئی	زائل نہ کی مسیح نے تبخیر آفتاب
تبر	ف	۶۰۲	کلھاڑی	مذکر	مونس	سر پر پڑی جو تیغ تبر آسپہ پھر پڑا	چھوٹا تڑپ کے خاک پہ گھوڑے سے گر پڑا
تبرک	ع	۶۲۲	تحفہ جو کسی بزرگ یا فقیر سے ملے۔ پرشاد۔	″	انیس	بخدا دولت ایماں اسی سرکار میں ہے	سب بزرگوں کا تبرک مری سرکار میں ہے

تبرک	ع	۳۲۰	تحفہ کسی بزرگ کا۔ پرشاد۔	مذکر	امیر	زباں کاٹیں جو کم رزق کا اب آئے گلہ تک	تبرک مل گیا ہمکو بھی درگاہ الہی سے
تبرکات	ع	۱۰۲۳	تبرک کی جمع۔ وہ چیزیں جو بزرگانِ دین کی نشانی ہوں اکثر فصحا نے واحد استعمال کیا ہے۔	مذکر	انیس	موقع نہیں بہن ابھی فریاد و آہ کا	لاؤ تبرکات رسالت پناہ کا
تبرید	″	۶۱۶	ٹھنڈائی۔ وہ دوا جو مسہل کے بعد حرارت دور کرنے کے لیئے دیتے ہیں یا بخاروں میں دیتے ہیں۔	مونث	ناسخ	دور ہونا رو تپ غم گر بجائے خاکشی	خاک کرے یار چھڑکو تم مری تبرید پر
تبسم	″	۵۰۲	مسکرانا۔ وہ ہنسی جسمیں آواز ظاہر نہیں ہوتی۔	مذکر	نوح	چرخ نے خوش دیکھکر مجھکو ہزاروں غم دئے	میری رونیکا سبب میرا تبسم ہو گیا
تبلیغ	″	۱۴۴۲	پہونچانا۔ کسیکے پاس کچھ لیجانا۔ خدا کا حکم پہونچانا۔	مونث	عزیز	جذبات الہی بھی رہتے ہیں کہیں مخفی	کچھ سوچ کے پہلے ہی تبلیغ رسالت کی
تپ	ف	۴۰۲	بخار۔ حرارت۔	″	اسیر	آئی جو بوئے زلف صنم تپ اتر گئی	سونگھا یہ لخلخہ تو طبیعت ٹھہر گئی
تپاک سلہ	″	۴۲۳	گرمجوشی۔ آؤ بھگت۔ اظہار محبت خاطر و مدارات عشق اخلاص۔	مذکر	ذوق بہ زبان خوشی	اس سے جسنے ذرا تپاک کیا	سب سے پہلے اسے ہلاک کیا
تپش	″	۷۰۲	اضطراب جو گرمی سے ہو۔ بیتابی۔ حرارت۔ سوزش۔ جلن	مونث	اسیر	کہیں صیاد خفا ہو کے نہ دے مجکو چھری	تپش اے مرغ گرفتار نہیں اچھی ہے
تپک سلہ	ھ	۳۲۲	بالفتح اول و دوم ٹیس	″	عزیز	ہر اک قدم پہ ہے لبریز میرا پیمانہ	کہ آبلوں کی تپک بڑھ گئی ہے حد سے زیادہ
تپنچہ	″	۴۶۰	چھوٹی بندوق۔	مذکر	اسیر	پائی دولت مال مارا قتل کیا مجکو کیا	خوب گلچھرے اڑاتا ہے تپنچہ یار کا
تتبع	ع	۸۷۲	پیروی۔ تقلید۔ نقل	″	رند	ابر اکثر اس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	″	۹۰۰	بضم اول و دوم۔ قنات۔ وہ پردہ جو بطور دیوار خیمہ کے آگے لگاتے ہیں۔	″	اسیر	جسے صحرا میں ہر گرد باد وحشت کہتے ہیں	تتق باندھا ہے مری آہ نے گرد گنبد کا
تتو تھمبو	ھ	۱۲۵۹	روک تھام۔ بیچ بچاؤ کرنا۔ دم دلاسا	مونث	جان صاحب	بنتی ساس سے نہ ننا تھی	تتو تھمبو ہزار کی میں نے
تتمہ	ع	۸۴۵	بالکسر اول و دوم۔ بقیہ۔ بچا ہوا آخر	مذکر	امیر مینائی	جنوں دیباچہ تھا اور مرگ عاشق	تتمہ ہے کتاب عاشقی کا
تثلیث	″	۱۴۴۰	بالفتح اول و بالکسر سوم تین ٹکڑے کرنا۔ عیسائیوں کا خدا کو تین ماننا	مونث	نوازش	یہ دل کافر تری دو ابروؤں کی لوٹ تھا	عشق گیسو جب ہوا تثلیث پیدا ہو گئی
تجارت	″	۱۰۰۴	بالکسر اول۔ سوداگری۔ خرید و فروخت۔ بیوپار۔	مونث	حالی	ہر اک ملک میں انکی پہیلی عمارت	ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت
تجاوز	″	۴۱۷	بفتح حد سے گذرنا۔ انحراف۔ تفاوت۔	مذکر	ناصر	وہی زلف کی یاد ہے اور ہم ہیں	تجاوز سر مو ہوا ہے نہ ہوگا

سلہ (ناسخ) تیرے جلانے کو اے سنگدل صنم ہمنے ۔ اک اور صاعقۂ طور سو تپاک کیا۔ (داغ) جس نے کیا تپاک اسی نے کیا ہلاک ۔ جو آشنا ہوا وہی نا آشنا ہوا۔ سلہ (جلال) چھیڑ کر خود ہی رلاتی ہے ہوا آخر کار ۔ نیشتر آبلۂ دل کی تپک ہوتی ہے۔

تجاہل	ع	۴۳۹	جان کر انجان بننا۔	مذکر	میر	اُسنے پہچان کر ہمیں مارا	منہ نکرنا ادھر تجاہل تھا
تجدد	؍؍	۴۱۱	نیا کرنا۔ نئے سرے سے کوئی کام کرنا	؍؍	ناسخ	جسے تو مرتا ہے برسوں سے وہ ہر دم ورد کر	دمبدم ناسخ تجدد ہو یہاں امثال کا
تجدید	؍؍	۴۲۱	ایضاً۔	مونث	مونس	نخل ہوگا اب علی کا یہ جو شفق نے کی	تجدیدیاں وضو کی امام حق نے کی
تجربہ	؍؍	۶۱۱	بفتح آزمایش۔ جانچ امتحان۔	مذکر	رند	بجز خدا نہیں کرتا رجوع بندے سے	کیا ہے تجربہ مشکل میں بارہا دل سے
تجرد	؍؍	۶۰۷	تنہائی۔ مجرد رہنا۔ اکیلا۔	؍؍	تسلیم	دنیائے نابکار کو دیتا نہ کیوں طلاق	آزاد کو تمھارے تجرد پسند تھا
تجرید	؍؍	۶۱۷	تنہائی۔ علحدگی۔	مونث	شعور	تو آپ اپنا ثانی ہے عکس آئینہ میں	توحید وہ تری ہے تجرید یہ مری ہے
تجسس	؍؍	۵۲۳	تلاش جستجو۔ تحقیقات۔	مذکر	جلیل	تجسس شاہد مقصود کا ضائع نہیں جاتا	وہ اک دن آغوش تمنا ہو ہی جاتا ہے
تجلا	؍؍	۴۳۴	روشنی چمک۔	؍؍	منیر	دربار میں حضور کے چہرے کی ہے ضیا	ملبوس زرفشاں میں تجلا ہے نور کا
تجلی	؍؍	۴۴۳	روشنی اُجالا۔	مونث	ناسخ	نکلے اپنے گھر سے نکلا ہے جو وہ خورشید رو	یہ تجلی ہے ہمارے شعلہ آواز کی
تجمل	؍؍	۴۷۴	شان و شوکت جمال و آرایش	مذکر	آتش	جب شاہ حسن نکلا گرد و پیش اسکے تھے	عشقبازوں سے سواری کا تجمل ہوگیا
تجنیس	ع	۵۲۳	مانند۔ مشابہ۔ ایک تلفظ میں دو مختلف المعنی لفظ کا ہونا جیسے آہنگ بمعنی قصد و آز یا دو مختلف المعنی الفاظ کا ایک طرح لکھا جانا جیسے عَلم و عِلم۔	مونث	انشا	تجنیس جس دلی کی ہو جوش چشم یار رو	ہے مدام پایا اسکا آج آج ڈھونڈا
تجویز	؍؍	۴۲۶	روا رکھنا۔ رائے۔ تدبیر۔ قرار دینا۔ غور و فکر۔	؍؍	داغ	برباد نہ ہوگی میری الفت	تجویز مقام ہوگئی ہے
تحریر	؍؍	۸۱۸	لکھنا۔	؍؍	تسلیم	کیونکر دل تباہ سے نہ ہو قاصد میں صدق	تقریر سی نرمی تحریر دکھائی
تحریر[لہ]	؍؍	؍؍	خط لکیر۔	؍؍	ناظم	عذر کے وصل کی باتیں کہو گر ہمسے کیونکر	جیسا لگے کہ ثابت کھلا ہو ہی تحریر کاجل کی
تحریص	؍؍	۷۰۸	لالچ۔ ترغیب۔ ورغلانا	؍؍	شعور	خواہش دنیا نہ تھی جب تک بہت آزاد تھے	نفس نے تحریص کی جب سے پھنسے ہم دام میں
تحریف	؍؍	۶۹۸	بالفتح اول۔ کسی چیز کو اسکی حالت سے بتدیل کرنا۔	؍؍	اسیر	لکھ دیا میں کچھ کا کچھ اشعار ہیں اے اسیر	کاتبوں نے میرے دیوان میں بہت تحریف کی
تحریک	؍؍	۶۳۸	بالفتح اول۔ حرکت دینا۔ اصطلاحاً۔ رغبت دلانا۔ اشتعال دلانا سلسلہ جنبانی۔ نزلہ کی شکایت۔	؍؍	انیس	برسانے لگی پانی کو تحریک ہوا کی	یہ رعد نے بجلی کے چمکنے میں صدا کی
تحسین	؍؍	۵۲۸	تعریف۔ مرحبا۔	مونث	سرور	وہ تیری ادا ہے میرے قاتل	تحسین قضا نے کی ہے جسکی
تحصیل	؍؍	۵۳۸	خراج محصول آمدنی تحصیلدار کی کچہری کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔	؍؍	رند	اُس کاکل مشکیں کا جو ملجائے کوئی تار	تحصیل سمجھنا تو ختا اور ختن کی
تحفگی	ف	۵۱۸	عمدگی۔ خوبی بہتری۔	مونث	رشک	تحفگی مجکو نہیں مدِ نظر کاغذ کی	خط لکھوں اتنے لئے قدر ہے ہر کاغذ کی
تحفہ	؍؍	۴۹۳	سوغات۔ ہدیہ۔ نذر۔ ارمغان۔	مذکر	نواب مرزا شوق	خاصداں اُس طرف سے آتا تھا	تحفہ اکثر ادھر سے جاتا تھا

لہ رامپور کا کھلا مضموں یہ ہمکو دیکھکر تحریر کاجل کی۔ کہ حاجت ہے بیاض چشم میں بھی خط جدول کی۔

تحقیر	ع	۷۱۸	بیقدری ۔ بیحرمتی ۔ ذلیل کرنا ۔	مونث	حالی	گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی	مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
تحقیق	″	۶۱۸	دریافت کرنا ۔ کھوج لگانا ۔	″	سخن	کفر اور اسلام کی تحقیق سے مطلب نہیں	قید مذہب سے صنم عاشق ترا آزاد ہے
تحقیقات	″	۱۰۱۹	حقیقت کا دریافت کرنا ۔ جانچ پڑتال ۔	″	تسلیم	کسی نے لے لیا تھا ایک بوسہ انکے جو برسوں	ہوئے برسوں کہ ابتک اسکی تحقیقات ہوتی ہے
تحکم	″	۴۶۸	کسی پر حکومت کرنا ۔ زبردستی کی حکومت ۔	مذکر	اختر	محبت سے جا ہے کوئی جان لینے	تحکم نہ ہوگا گوارا کسی کا
تحمل	″	۴۷۸	برداشت ۔ بردباری ۔ حلم ۔	″	آتش	انتہائے شوق ہے اب صبر کی طاقت کہاں	ابتدائے عشق میں چندے تحمل ہو گیا
تحیّر	″	۶۱۸	حیرت ۔ تعجب ۔ اچنبھا ۔	″	تسلیم	جنوں سے کچھ ایسا تغیر ہوا	جب آئینہ دیکھا تحیّر ہوا
تخت	ف	۱۴۰۰	چوکی ۔ بادشاہوں کے بیٹھنے کی چوکی ۔	″	مونس	بلقیس نہ بے عوض لے غم شہید کا	الوان عیت تخت الٹ دیں یزید کا
تختہ	″	۱۴۰۵	لوح ۔ لکڑی کا چیرا ہوا چوڑا ٹکڑا ۔	″	امیر	مر کر بھی ہمکو مے سے تعلق رہا وہی	تختے لحد میں پیر مغاں کی دکان کے ہیں
″	″	۱۴۰۶	کاغذ کا تاؤ ۔	″	شعور	ہمسے رقم جو وصف رخ یار ہو گیا	کاغذ کا تختہ تختہ گلزار ہو گیا
″	″	″	قطعہ زمین ۔ زمین کا کوئی حصہ خطہ ۔	″	امیر	فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز	کیا اس زمیں کا تختہ تہ آسماں نہ تھا
″	″	″	حصہ ۔ خطہ ۔	″	بحر	مے کدہ چھوڑ کے کیوں خم میں فلاطون بیٹھا	ایسی ہی عقل نے یونان کا تختہ الٹا
″	″	″	چمن ۔ کیاری ۔ کھیت ۔ باغ کا چھوٹا ٹکڑا ۔	″	امانت	اے اہل گل فروش تکلف میں ہے بہار	تختہ لگا گلاب کے اپنی دکان میں
				مذکر	آتش	سنتا ہوں تختہ پھولا ہے نرگس کا باغ میں	آنکھیں لڑائیے جو ارادہ ہے جنگ کا
تختی	″	۱۴۱۰	لکڑی کا وہ ٹکڑا جس پر لڑکے حرف مشق کرتے ہیں ۔	مونث	″	اسیر چلینگے مثل قلم پائے خوش خطاں	تربت ہماری تختی ہے مشق خرام کی
تخصیص	ع	۱۱۹۰	بفتح خصوصیت ۔	″	نوح	اس کام کو لازم نہیں اوقات کی تخصیص	کیا بادہ کشی کیلئے برسات کی تخصیص
تخفیف	″	۱۱۹۰	بالفتح ہلکا کرنا ۔ کمی ۔ اختصار ۔	″	اسیر	چار بوسے تھے مقرر وہ بھی اب ملتے نہیں	کیا یہ وزینہ تھا جسمیں آپنے تخفیف کی
تخلص	″	۱۱۳۰	بالفتح شاعر کا مختصر نام جیسے ۔ امیر ۔ داغ ۔ آتش ۔ ناسخ وغیرہ ۔	مذکر	امیر	تخلص امیر اسلئے ہے مرا	کہ ہوں میں فقیر در مصطفٰے
تخلف	″	۱۱۱۰	وعدہ خلافی ۔	″	میر	نہ پوچھو خوب ہے بدعہدی کی مشق اسے	ہزاروں عہد کئے پھر وہی تخلف تھا
تخلیہ	″	۱۰۴۵	خلوت ۔ تنہائی ۔	″	تسلیم	دوستوں سے انہیں اب ملنے کی فرصت ہی نہیں	تخلیہ غیر سے دن رات رہا کرتا ہے
تخم	ف	۱۰۴۰	بیج ۔	″	جرأت	بار ہا تونہیں باغ سبز دکھلا کر جنہیں	انکی خاطر کشت دلمیں تخم غم بونا پڑا
تخمہ	ع	۱۰۴۵	بدہضمی ۔	″	جان صاحب	بی نزاکت جان کو سنتی ہوں آج	کھا گئیں اتنا کہ تخمہ ہو گیا
تخیل	″	۱۰۴۰	خیال کرنا ۔ تخیلات جمع ہے ۔	″	شہیدی	وہ خود زمانیں ہے اسکا تخیل کیا ہے فلاں	شب عشرتیں بھی سو غم ہے ہو بدگمانی کا
تداخل	″	۱۰۳۵	ایک دوسرے میں داخل ہونا ۔	″	ناصر	سو طرح کے غم کھاتی ہیں فرقت میں شب و روز	لیکن ہے یہ حیرت کہ تداخل نہیں ہوتا
تدارک	″	۶۲۵	ناجائز فعل کا انسداد سزا کی صورت میں ۔ کسی گم شدہ چیز کا پانا	″	میر	تفحص فائدہ ناصح تدارک تجھسے کیا ہوگا	وہی پائیگا میرا درد ۔ دل جسکا گم ہوا ہوگا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			قبضے میں لانا۔				
تدبّر	ع	۶۰۶	سوچ۔غور عاقبت اندیشی۔ تاَمل کرنا۔ پر غور کرنا۔	مذکر	افسر	کبھی اسلام کی حالت پہ دنیا کو تحیر تھا	تاَمل اندیشیاں تھیں دوربینی تھی تدبّر تھا
تدبیر	"	۶۱۲	علاج۔چارہ منصوبہ خیال۔	مؤنث	جلال	صحت مریض غم کو تقدیر ہی سے ہو گی	بس کر چکے اطبا تدبیر اپنی اپنی
تدرو[1]	"	۶۱۰	کبک مشہور جانور ہے۔	مذکر	صریر	جو آپ ناز سے چلتے تو دل اُلٹ جاتے	تدرو دیکھکے غیرت سے دلمیں کٹ جاتے
تدفین	"	۵۴۴	دفن کرنا۔	مؤنث	"	باقی رہی جو دل کی تڑپ بعد مرگ بھی	تدفین ہی محال ترے بیقرار کی
تدقیق	"	۶۱۴	غور و فکر باریک بات نکالنا۔	"	تسلیم	نہ ہاتھ ابتک کوئی مضموں آیا!	بڑی تدقیق کی فکر کمر میں
			تپلا کرنا۔				
تدوین	"	۴۷۰	جمع کرنا۔تالیف کرنا۔مرتب کرنا۔	"	اختر	اے عشق مرا یہ تنکے چننا	تدوین ہے نسخۂ جنوں کی
تذبذب	"	۱۸۰۴	بفتح اول و بضم چہارم دھکڑ پکڑ شک و شبہ تردد میں پڑنا۔	مذکر	سرور	یقیں اُنکے وعدے کا آتا نہیں	تذبذب مرے دل کا جاتا نہیں
تذکرہ	"	۱۳۲۵	ذکر کرنا۔	"	شور	کوچے کٹتے ہیں جہاں تذکرے	تذکرہ میرا وہاں کیوں کر چلے
"	"	"	سوانح عمری۔یادگار۔ذکر۔	"	نوح	ناز کرتے ہیں سخن پر جسکے سب اہل ہنر	چھپ گیا اُن شاعران نامور کا تذکرہ
ترازو[2]	ف	۶۱۴	وزن کرنے کا آلہ۔	مونث	امیر	اندازسی جو باقی ہے باہر مرے گناہ	زور ا بنا تولتی ہے ترازو حساب کی
تراش[3]	"	۹۰۱	کاٹ۔کاٹ چھانٹ۔کتر بیونت کاٹنے کا ڈھنگ۔	"	سحر	سرکو جھانٹکے دم میں قد موزوں کر دیا	شہر والوں کی تراش ایسی غضب ہوتی ہے
تراش خراش	"	۲۰۰۲	نکالنا۔نیا انداز نئی وضع نکالنا۔ زیب و زینت کا نیا طریقہ صورت گھڑ ہنا۔	"	مونس	کیونکر لکھوں تراش خراش اُسکی چال کی	کٹ جائیگی زباں قلم بے مثال کی
ترانہ[4]	"	۶۵۶	گیت۔سُر نغمہ راگ۔	مذکر	امیر	ڈھونڈھا نہ مفصل میں گیا ہے مجکو گلشن کا	ترانہ بلبلوں کا جانتا ہوں بولتا ان کا
تراوت	ف	۱۰۰۷	تازگی۔ٹھنڈک۔	مونث	عاشق	خط آنے سے مٹتی ہو بہار رخ خوباں	اس سبزے سے آنکھوں میں تراوت نہیں ہوتی
تراوش[5]	"	۹۰۷	ٹپکنا۔چواؤ۔ترشح۔	"	ظفر	ہوئی تب بادلوں کو شکوں کی تراوش ہونے والی ہے	کڑکڑایا ہوا ہے خوب بارش ہونے والی ہے
تربت	ع	۱۰۰۲	مجازاً قبر۔مقبرہ۔مزار	"	جلال	کب وہ ٹھکرانے کو آئے ہیں جلال	بے نشاں جب اپنی تربت ہو گئی
تربیت	ع	۱۰۱۲	پرورش۔پرداخت تعلیم اخلاق۔و ادب۔	"	اکبر	گر قومی اطبا دور ہی کر دیں گے نزلہ	قومی اطفال کو کر دیگی خر تربیت انکی
ترتیب	"	"	ہر چیز کا اسکے موقع پر رکھنا آراستگی درستی تسلسل	"	رند	زاہد مشرب ہوں فقط نام خدا جیتا ہوں	نہ نماز آسے نہ ترتیب وضو آتی ہے

[1] نور اللغات نے دال مہملہ سے غلط لکھا ہے اور ذال معجمہ سے صحیح لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ایک قسم کا جنگلی مرغ ہے جو نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہوتا ہے اور یہ پرند استرآباد و مازندران کے جنگل میں اکثر ہوتا ہے۔ اس لفظ کو چکور کے معنی میں لینا اور دال مہملہ سے لکھنا غلط ہے [2] (انیس) سبک ہو چلی تھی ترازوے شعر مگر ہم نے پلہ گراں کر دیا

[3] (رشک) پاؤں تو چومتا رہوں دست صنم تراش کے۔ سب سے علیحدہ ہو تری اے صنم تراش۔ [4] (نسیم) ترانہ بھی بلبل نے رنگ باندھا ہے۔ عروس باغ کو پنچ جد جھومتی ہے [5] نسیم (غالب) نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا۔ دی ہے جائے دہن اسکو دم ایجاد نہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ترجمہ	ع	۶۴۸	ایک زبان کے لغت کو دوسری زبان میں بیان کرنا۔	مذکر	انیس	کشاف امر حق ہے بیان سعید کا	یا ترجمہ ہے مصحف رب مجید کا
ترجیح	،،	۶۲۱	بڑھانا۔ غالب ہونا۔ غلبہ دینا۔ فوقیت۔ فضیلت۔	مونث	انشا	مجھے ائمہ اثنا عشر کے واسطے بخش	جنہوں کو جملہ خلائق پہ تو نے دی ترجیح
ترحم	،،	۶۴۸	ترس۔ رحم کرنا۔	مذکر	امیر	دیکھتا ہوں کبھی آئینہ تو روتا ہوں امیر	اپنی صورت پہ جو آتا ہے ترحم مجکو
تردد [1]	،،	۶۰۸	فکر۔ ڈھونڈھ کھوج اندیشہ تشویش	،،	داغ	اے داغ شعر ڈھل گئی نعت شریف میں	ہے فکر قافیہ نہ تردد ردیف کا
تردستی	ف	۱۰۷۴	چالاکی۔ چستی تیزی۔	مونث	رشک	جب بہاؤں بحر اشک اٹھنی لگیں قصر حباب	ایسی تردستی نہیں ہوتی کسی معمار میں
تردید	ع	۶۱۸	پھیرنا۔ رد کرنا۔	،،	عزیز	رندان قدح کش پہ دو مست نگہ ڈالی	تردید جو کرتے تھے ہفتاد و دو ملت کی
ترس [2]	ہ	۶۶۰	رحم۔ خوف خدا۔	مذکر	امیر	اندھیری رات میں بجلی کو جب ترس آیا	غریب کیلئے چراغ آئی آشیاں کے لیے
ترشح [3]	ع	۶۰۸	ٹپکنا۔ تھوڑی بارش۔ ننھی ننھی بوندیاں۔	،،	امیر	خدا کے واسطے لا کشتی مے جلد اے ساقی	ترشح ہو رہا ہے کچھ ہوا ہے سرد ساحل کی
ترصد	،،	۶۹۴	آس۔ امید۔ انتظار۔	،،	ناسخ	بہار گلشن دین محراب دکھا یا رب	ترصد بلبل دل کو ہے فصل گل کی آمد کا
ترغیب	،،	۱۹۱۴	رغبت دلانا۔ لالچ دلانا۔	مونث	امیر	ترغیب دی شراب کے پینے کی کیوں اسے	حق تو یہ ہے کہ وہ پہلے گنہگار ہو چکا
ترقب	،،	۷۰۲	امید۔	مذکر	اختر مینائی	کروگے نہ اختر کو ہو سے یاد	ترقب ہمیں تمسے ایسا نہ تھا
ترقی	،،	۷۱۰	بلندی۔ برتری۔ افزایش۔ زیادتی اضافہ۔	مونث	جلال	خود اسے دل کے تڑپنے کی خبر کیا ہوتی	کچھ ترقی بھی تو ہو درد جگر کی ہوتی
ترک [4]	،،	۶۲۰	چھوڑنا۔ دست برداری۔	مذکر	آتش	عاشقوں سے طلب بوسہ کہاں جاتی ہے	مو رسے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا
،،	ت	،،	اوراق کا سلسلہ لگانا۔	مونث	اسیر	پھر تکیں دیکھتا ہوں ہجر میں جب میں کتاب	ترک اک اک جزو کی دو دو پہر تک ہیں
،،	ف	۶۲۰	کڑی۔ شہتیر۔ پتلی لکڑی جسکو ڈالکر کھپریل چھاتے ہیں۔ بفتح اول و دوم۔	،،	ناسخ	پر جو استاد کار ہیں بڑھئی	وہی ترکیں بنائینگے اسکی
،، [5]	ت	۶۲۰	مجازاً معشوق۔ سپاہی بضم اول	مذکر	صبا	ایسا ہے عاشقوں سے یہی چشم یار کا	وہ ترک ہی نہیں جو نہ کھیلے شکار روز
ترکش	ف	۶۲۰	تیر رکھنے کا خانہ۔ اصل میں یہ لفظ تیرکش تھا کثرت استعمال سے ترکش ہو گیا۔	،،	رضا	چبھ کے رہتے ہیں کبھی تیر نکلتا ہے	میرا سینہ ہے کہ ترکش ہے ستمگاروں کا
ترکہ	ع	۶۲۵	ورثہ۔ حصہ۔ مردے کے مال میں حصہ پانا	،،	حالی	مدار اب فقط علم پر ہے ہمارا	کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

[1] (ناسخ) جگر بہتا ہے اک سو اک طرف کو زخم کہتے ہیں ۔ تردد خانۂ دل میں ہے غم کی میہمانی کا ۔ [2] (ناسخ) ہمیں ہے کنارہ ہمکنار اغیار سے ظالم ۔ ترس آتا نہیں تجکو ہمارا جی ستا ہے ۔ [3] دہلی میں مونث لکھنو میں مذکر بولتے ہیں

[4] (داغ) نہ ہوتا تھا ہمسے کبھی ترک ادنیٰ ۔ رہے ہم شگفتہ آب اول اول [5] یافث بن نوح کے ایک بیٹے کا نام ہے جس سے ترکوں کا سلسلہ چلا ۔ باشندگان ترکستان مسلمانوں کی وہ قوم جو تاتار خاص میں آباد ہے ۔

ترکیب	ع	۶۳۲	بناوٹ۔ ساخت۔ بنانے کا طریقہ۔ مرکب ہونا۔	مونث	داغ	تلاش انکو ہے میرے رازداں کی	نئی ترکیب نکلی امتحاں کی
ترم	انگریزی	۶۴۰	بگل۔ ترہی۔	مذکر	صبا	ہوا تیسرے دن ترم کوچ کا	ایشٹونجی کے باغوں میں خیمہ بڑا
ترمیم	ع	۶۹۰	مرمت اصلاح۔ تبدیلی کرکے درست یا موافق بنانا۔	مونث	شعور	جنوں آباد الفت میں عجب سے عمل اپنا	بہت کچھ ہو گئی ترمیم قانون محبت کی
ترنج	ت	۶۵۳	لیمو۔ چکوترا۔	مذکر	غالب	تھا ترنج ایک زرد خسرو پاس	رنگ کا زرد پر کہاں بوباس
"	"	"	کلغا جو کپڑے پر بناتے ہیں۔	"	فائز	رنگ قمیص یوسف کٹتا ہے کیوں زلیخا	شاید ترنج دیکھا اس شوخ کی قبا کا
ترنگ[1]	"	۶۷۰	جوش۔ لہر۔ امنگ۔ نشہ کی حرکت	مونث	جلیل	ترنگیں ہیں جوانی کی جو رنگ اپنا دکھاتی ہیں	کسی جا شوخیاں ہو کر کہیں مستیاں ہو کر
ترنم	ع	۶۹۰	گیت۔ گانا۔	مذکر	اختر مینائی	باغباں سنکے پھڑکتا ہے چمن میں کیا کیا	مجھکو آفت میں پھنسائے نہ ترنم میرا
ترووٹ[2]	"	۱۰۰۶	راگنی کی ایک قسم۔	مونث	امیر	شمع و پروانہ سے ہر شب وہ سنا کرتا ہے	لنترانی کا ترانہ ارنی کی ترووٹ
ترویج	ع	۶۱۹	رواج دینا۔ جاری کرنا۔	"	صریر	بنیاد تو اس فن کی پڑی قیس کے ہاتھوں	لیکن مرے دم سے ہوئی ترویج جنوں کی
تریاق	"	[illegible]	زہر مہرہ۔ زہر دور کرنے کی دوا۔	مذکر	ظفر	لبوں کا بوسہ ترے لیکے جان دی میں نے	یہ میرے واسطے تریاق زہر کیونکر ہوا
تڑپ[3]	"	۶۰۲	بے چینی اضطراب۔ بیقراری	مونث	جلیل	تاب و تواں بھی صبر و سکوں تھا قرار تھا	سب چل دئے تڑپ دل بسمل میں رہ گئی
تڑکا	"	۶۲۱	علی الصباح۔ بہت سویرا۔ صبح	مذکر	تسلیم	نہ گھبرا بہت کم شب غم ہے اے دل	کوئی دم میں تڑکا ہوا چاہتا ہے
تزک	ت	۴۲۷	ترتیب انتظام۔ ضابطہ لشکر و مجلس	"	سرور	ہزار آہ و فغاں لاکھوں ہیں نالے	کوئی دیکھے تزک شاہ جنوں کا
تزلزل	"	۴۷۴	ہلچل۔ زلزلہ۔ جنبش تہلکہ۔ گڑبڑ۔	"	انیس	آمد سے بہادر کی تزلزل ہوا رن میں	غارت صف اعدا کا تجمل ہوا رن میں
تزویج	ع	۴۲۶	بیاہ۔ نکاح۔ جوڑا لگانا۔	مونث	تسلیم	کہاں شیخ صاحب کہاں دخت رز	یہ تزویج دونوں نہیں اچھی ہوئی
تزویر	"	۶۲۳	مکر و فریب۔ جعلسازی۔ جھوٹ بولنا	"	وجاہت	مسلماں اور ہندو کی خصوصیت نہ ہو بالکل	یہ اہل ملک کے برتاؤ میں تزویر کیسی ہے
تساہل	"	۴۹۶	آسانی۔ سہل انگاری۔ غفلت سستی	مذکر	مومن	عاشق نہ ہو کہیں کہ انہیں قتل غیر میں	مشکل بنی کچھ ایسی تساہل نہ ہو سکے
تسبیح	"	۴۸۰	وظیفہ۔ اللہ کو پاکیزگی سے یاد کرنا۔ سبحان اللہ کہنا۔	مونث	رند	جب کہ خدا کا نام سحر کی شب فراق	تسبیح ساری رات پڑھی یا ودود کی
"	"	"	سبحہ۔ وہ مالا جس میں سو دانے گوندھے ہوتے ہیں۔ سمرن۔	مونث	شعور	سرمگیں چشم سے کیا اشک کی طغیانی ہے	دست بیمار میں تسبیح سلیمانی ہے
تسخیر	"	۱۲۷۰	فرماں بردار بنانا۔ تابع کرنا۔ قابو میں کرنا	مونث	اسیر	آتے ہیں کھیلنے وہ مرے ساتھ گنجفہ	آساں آفتاب کی تسخیر ہو گئی
تسکین	"	۵۴۰	ڈھارس۔ تشفی۔ اطمینان۔	"	اکبر	نہایت خوشنما پتھر تری ہیں عقل پر انکی	جنہیں تسکین بے لعل و زمرد ہو نہیں سکتی
تسلسل	"	۵۸۰	سلسلہ وار۔ لگاتار۔	مذکر	آتش	آتش دل سے تسلسل ہے وہی آہوں کا	عود کے جلنے سے مجمر میں دھواں ہے کہ جو تھا
تسلط	"	۴۹۹	غلبہ ہونا۔ غالب ہونا۔	"	حالی	تسلط ہے ملکوں میں امن و اماں کا	نہیں بند رستہ کسی کارواں کا
تسلیم	"	۵۴۰	مان لینا۔ سلام کرنا۔	مونث	اسیر	نہ اٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی

[1] (امیر) مرے گھر کی طرف بھی عالم مستی میں آنکلے۔ ترنگ ایسی کبھی یارب مزاج یار میں آئے۔ [2] (منیر) اے منیر اب بری اور ہی کچھ دھن میں ہے۔ نہ ترانہ ہے نہ ٹپا ہے نہ ترووٹ کوئی

[3] (آتش) حال ہے جسم ناتواں کی مرغ بسمل کی تڑپ۔ ہر قدم پہ ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا ۱۲۰

تسمہ	ف	۵۰۵	چمڑے کا لمبا ٹکڑہ۔ ٹکڑہ چمڑے کا۔	مذکر	جلیل	کاش احسان سے قاتل کے سبکدوشی ہو	ایک تسمہ بھی نہ باقی مری گردن میں رہے
تسنیم	ع	۵۶۰	بہشت میں ایک نہر ہے جسکا نام ہے	مونث	سخن	جیسی تسنیم کہ فردوس میں جاری ہو گی	ملے بازار میں وہ نہر روان دہلی
تسہیل	″	۵۰۵	آسانی۔ سہل کرنا۔	″	مصحفی	قضا سیکھ لیتی ادا گر تمہاری	بڑی جان لینے میں تسہیل ہوتی
تشابہ	″	۷۰۸	باہم مشابہت رکھنا۔	مذکر	ناصر	بلائیں شام کی یہ مجھے مژگاں سے لیتا ہوں	تشابہ کچھ جو پاتا ہوں تری زلف پریشاں کا
تشبیہ	″	۷۱۷	مشابہت۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔	مونث	آتش	باغ کو سرسبز باران بہاری نے کیا	شاعروں کے واسطے تشبیہیں پیدا ہو گئیں
تشتّت	″	۱۵۰۰	پریشانی تتر بتر۔ پراگندگی۔	مذکر	میر	نہ کچھ ہوش گھر جانے کا اسکو تھا	تشتت نہ مرجانے کا اسکو تھا
تشخیص	″	۱۴۰۰	ٹھہرانا۔ تجویز کرنا۔ جانچنا۔ قرار دینا۔	مونث	صبا	ہوئی تشخیص کرے دل کی نہ عیسی سے بھی	عرش تک چرخ چہارم سے مسیحا نہ گیا
تشدّد	″	۷۰۸	سختی۔ زیادتی۔	مذکر	سرور	میں پہلے بھی ہر چند اچھا نہ تھا	تشدد تپ غم میں ایسا نہ تھا
تشرّع	″	۹۷۰	شریعت کی پابندی۔	″	حالی	نشاں سجدہ کا ہو جبیں پر نمایاں	تشرع میاں سکے نہ ہو کوئی نقصاں
تشریح	″	۹۱۸	مفصل شرح۔ کھولکر بیان کرنا صاف بیان۔	مونث	تسلیم	آپکے عشق نے کیا ہے وہ حال	جسکی تشریح ہو نہیں سکتی
تشریف[لہ]	″	۹۹۰	خلعت قیمتی لباس یا وہ لباس جو شاہوں سے ملے۔	″	رند	خلعت عریاں تنی بہتوں نے پہنا پر جنوں	ٹھیک ہے میرے جسم پر تشریف عریانی ہوئی
″[۲]	″	″	تشریف لانا۔ عزت و تعظیم کرنا۔	مونث	آتش	دل اسکا ہے خیال یار اگر تشریف فرما ہو	قدم آنکھوں کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہماں کا
″	″	″	رخصت ہونا۔	″	″	جامہ سے باہر اپنے مرا شوق وصل ہے	تشریف اب تو پیرہن یار سے چلے
″	″	″	آنا۔	″	رشک	آتا نہیں جو یار تو آنے سے فایدہ	تشریف آوری اجل سود مند ہے
تشنگی	ف	۷۸۰	پیاس۔	″	مونس	وہ بولا تشنگی کہوں کیوں کر حسین کی	اب تک زباں ہے ہونٹھوں سے باہر حسین کی
تشنج	ع	۷۵۴	اعصاب جسم کا کھنچنے لگنا۔ بدن اینٹھنا۔	مذکر	داغ	نہیں پی ہے جو مے دردن سے ساقی	تشنج دست و پا میں ہو رہا ہے
تشویش	″	۱۰۱۶	سوچ تردد۔ فکر۔ پریشانی گھبراہٹ	مونث	″	جور رقیب و ظلم فلک کا نہیں خیال	تشویش ایک خاطر نامہرباں کی ہے
تشہیر	″	۹۱۵	شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ رسوا کرنا	″	نوح	جو نہ ہمکو جانتے ہوں وہ بھی ہمکو جان لیں	یوں ہماری لاش کی تشہیر ہونی چاہیے
تشیّن	″	۷۶۰	عزت آبرو شان۔	مذکر	تسلیم	آپ آئیں میکدے میں خیر ہے	شیخ صاحب وہ تشین کیا ہوا
تصحیح	″	۵۱۶	غلطی کی صحت کرنا۔	مونث	امیر	کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح	تھے ماہر احکام خدا احمد مختار
تصحیحہ	″	۵۲۱	اصطلاح دفتر کا وہ رجسٹر جس پر ملازموں کا حلیہ اور فہرست لکھی ہو۔	مذکر	شور	تصحیحہ عاشقوں کا جو وہ دیکھنے لگے	چہرہ مرا انکا ل کے دیوان نے رکھ دیا
تصدق	″	۵۹۴	صدقہ۔	مذکر	انیس	کوشش کرو اتنی جد امجد کا تصدق	دلوا دو رضا عون و محمد کا تصدق
تصدیع	″	۵۷۴	تکلیف دینا۔	مونث	میر	خواہش ہے جسے دل کی دل ودوں سے اور بھی	میں نے تو اسی دل سے تصدیع بہت پائی

لہ (محسن) تشریف شرف کی بے کم و کاست۔ اسکے قد راست پر ہوئی راست ہے ۲ع (تشریف آوری) = آنا۔ آمد آمد دیکھیے دیباچہ صاحب مرتبہ بزرگوں کیلیے از راہ تعظیم بولتے ہیں مثلاً رشک کا وہ مصرع جو اوپر متن میں مندرج ہے (مصرع رشک) تشریف آوری اجل سود مند ہے یعنی رخصت ہونا (سیفی ندوی) تم تو تشریف لے جاتے ہو۔ کون پھر ہو گا ہمارا ہمدم۔

لفظ	اصل	سنہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
تصدیق	ع	۶۰۴	صحت سچائی یقین کرنا صداقت سچ ہونیکی تائید	مونث	مونس	تصدیق لاکلام ہے یاں اس کلام کی	بیعت مگر قبول کرد میر شام کی
تصرف	″	۷۷۰	دخل۔ قبضہ۔ اختیار۔ دست اندازی	مذکر	میر	دفا تھی مہر تھی انصاف تھا لطف تھا	کبھی مزاج میں اسکے ہمیں تصرف تھا
″	۰	۰	تغیر و تبدل۔ کچھ کا کچھ کردینا۔ اپنی طرف سے بنا دینا۔	″	ظفر	کہتے ہیں موسیٰ کو غش آیا تھا کوہ طور پر	اک تصرف تھا وہ تیرے جلوۂ دیدار کا
تصریح	″	۷۰۸	صراحت کرنا ظاہر کرنا صاف صاف کہنا واضح طور پر بیان کرنا۔	مونث	امیر مینائی	خط جو لکھا ہے اک معمہ ہے	کچھ تو تصریح تمنے کی ہوتی
تصفیہ	″	۵۸۵	فیصلہ۔ صفائی۔	مذکر	رند	نگاہ ناز پہ ٹھہرا ہے تصفیہ دلکا	کرو تو آج میں کرتا ہوں فیصلہ دلکا
تصمیم	″	۵۸۰	مضبوطی۔ ارادے میں پختگی۔	مونث	امیر مینائی	دریا رتک ہم پہونچ ہی کے رہتے	جو اپنے ارادے میں تصمیم ہوتی
تصنع	″	۶۱۰	دکھاوا۔ نمود۔ بناوٹ۔	مذکر	افسر	کرم یہ خلاف توقع تمہارا	کھٹکتا ہے دل میں تصنع تمہارا
تصنیف	″	۶۳۰	اپنی طبیعت سے کچھ لکھنا کوئی مضمون لکھنا ایجاد۔ بنایا ہوا۔	مونث	اسیر	نظم کرنی تھی جو انکو مدحت قد طویل	شاعروں نے بحر کے ارکان میں تصنیف کی
تصور	″	۶۹۶	دھیان۔ خیال۔	مذکر	جلیل	میکشی چھوٹ گئی پھر بھی نہیں ہوش جلیل	مست رکھتا ہے تصور مجھے میخانے کا
تصوف[1]	″	۵۷۶	صوفی کا مذہب چونکہ صوفی ماسوائے اللہ سے کنارہ کرکے فنافی اللہ ہوجاتے ہیں اسلیئے انکے فعل کا نام تصوف ٹھہرا۔	″	امیر مینائی	صحبت پیر خرابات میں جانا ہمنے	زہر کیا چیز ہے ہوتا ہے تصوف کیسا
تصویر	″	۷۰۶	صورتگری۔ شبیہہ بنانا۔ نقش۔ مورت۔	مونث	جلال	یکتائیوں کے دعوے زیبا نہیں حسینو	رکھ رکھکے اپنے آگے تصویر اپنی اپنی
تضاد	″	۱۲۰۵	ضد۔ آپسمیں مخالفت۔	مذکر	ناصر	ادہر ہے حبین۔ ادہر غصہ ہے جوش رقت ہے	تضاد دیدۂ دلمیں ہے آگ پانی کا
تضحیک	″	۱۲۳۹	ہنسی اڑانا۔ ذلت۔ رسوائی۔	مونث	سرور	عشق کو دشت نوردی سے بھلا کیا سروکار	آج تک قیس کی تضحیک ہوا کرتی ہے
تضرع	″	۱۲۷۰	گریہ وزاری۔ عاجزی۔ گڑگڑانا	″	تسلیم	ہوئی جب پاس اپنے مدعا میں	تضرع کی جناب کبریا میں
تضییع	″	۱۲۸۰ ۲۷	بالفتح اول وکسر یا و سکون یای دوم وقت گنوانا۔ ضایع کرنا۔	″	اختر	شاعری کا کیا نتیجہ آجکل	مفت میں تضییع ہے اوقات کی
تظلم	″	۱۳۷۰	بالفتح اول ظلم کے باعث سے فریاد کرنا	مذکر	میر	شب ہجر میں کم تظلم کیا	کہ ہمسایگاں پر ترحم کیا
تعارف	″	۷۵۱	جان پہچان۔ واقفیت۔	″	امیر مینائی	عاشقی کا یہ نتیجہ کیا ہے کم	دلبر و دل میں تعارف ہو گیا
تعاقب	″	۵۷۳	پیچھا۔ پیچھا کرنا۔	″	آتش	تعاقب کچھ سمجھکر بھی کسیکا کوئی کرتا ہے	نہ تھا اندیشۂ فرعون تجھ موسیٰ کے حامی کا
تعب	″	۴۷۲	تکلیف سختی رنج محنت مشقت۔	″	انیس	کس سے کہیں آقا پہ جو کچھ رنج و تعب تھا	اسوقت میں رخصت طلبی ترک ادب تھا
تعبیر	″	۶۸۲	خواب کا مطلب بیان کرنا۔	مونث	اسیر	پوشیدہ دل کا حال ہے کیا سوچئے اسے	تعبیر کیا کہے کوئی گونگے کے خواب کی
″	″	″	بیان کرنا۔	″	امیر مینائی	ہمنے دیکھا ہے آج وہ جلوہ	جسکی تعبیر ہو نہیں سکتی

[1] صوفیوں کی اصطلاح میں دل سے جسمانی آلائیشوں و نفسانی خواہشوں کو دور کرکے اشیاے عالم کو خدا کا مظہر جاننا۔ اگلے زمانہ میں صوفی اکثر اون کا کپڑا پہنا کرتے تھے اسوجہ سے انکے اعمال و فعل کو بھی تصوف کہنے لگے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
تعجب	ع	۴۷۵	اچنبھا۔ انوکھا پن۔ حیرت۔	مذکر	ضمیر	یہ حال دیکھ دیکھ تعجب بڑا ہوا	وہ شخص پاس حور کے اکڑ کھڑا ہوا
تعجیل	”	۵۱۳	جلدی۔ عجلت۔	مونث	سخن	انکو جانے کی جو تعجیل بڑی رہتی ہے	اسلئے جیب میں ہر وقت گھڑی رہتی ہے
تعداد	”	۴۷۹	گنتی۔ شمار۔ انداز۔ تخمینہ۔	”	نوازش	روز حساب کا ہو مجھے خوف کسلئے	تعداد ہی نہیں مرے جرم و گناہ کی
تعرض	”	۱۴۷۰	روک ٹوک مزاحمت۔	مذکر	تسلیم	گلا بے خطا کاٹ کر رکھدیا	کسی نے تعرض نہ اسکے کیا
تعریف	”	۷۲۰	سراہنا۔ توصیف۔ مدح۔	مونث	جلیل	میں جو مداح نبی ہوں تو فرشتوں میں جلیل	قدر ہو دھوم ہو تعریف ہے کیا کیا میری
تعزیت	”	۸۸۷	ماتم پرسی۔ سوگواروں کی تسلی کو جانا۔ پرسا دینا۔	”	ظفر	ہجوم شہید ناز کا اپنے وہ کیوں کریں	منظور تعزیت نہو گر پانچ روز کی
تعزیر	”	۶۸۷	سزا۔	”	امیر	کیا کیا شب وصال میں گستاخیاں ہوئیں	تعزیر مجکو دینگے وہ کس کس گناہ کی
تعزیہ	”	۴۹۲	ماتمداری۔ عزاداری۔ امام حسین کے تربت کی نقل بناکر کاغذ و بانس کے ڈھانچ عشرہ محرم کو نکالتے ہیں۔	مذکر	”	فراق یار کا دن کم نہیں عاشورے سے مانو	اٹھاؤں تعزیہ میں اپنے دل کا تم علم لے لو
تعشق	”	۸۷۰	عشق و محبت۔	”	بحر	مقصود دارین حاصل ہے تعشق ہو اگر	بادشاہ لافتی کا۔ سید لولاک کا
تعصب	”	۵۶۲	مذہب کی طرفداری۔ پیچ۔	”	حالی	جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر	تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر
تعطیل	”	۵۱۹	بیکار رکھنا۔ چھٹی کا دن۔	مونث	اختر مینائی	دن کو ہی جامہ دری اشک فشانی شب کو	دفتر عشق میں تعطیل کہاں ہوتی ہے
تعظیم	”	۱۴۲۰	ادب کرنا عزت کرنا۔	”	رند	تسلیم کیا کرتا تھا جھک کر داتیس	تعظیم کیا کرتا تھا فرہاد ہماری
تعقید	”	۵۸۳	پوشیدہ بات کہنا الجھن۔ قاعدہ کے خلاف الفاظ کا آگے پیچھے کردینا جس سے معنی کے سمجھنے میں کسیقدر دقت ہو	”	سرور	تعقید کلام میں جہاں ہوتی ہے	سامع کی طبیعت پہ گراں ہوتی ہے
تعلق	”	۶۰۰	لگاؤ۔ علاقہ مناسبت۔	مذکر	تسلیم	تعلق مر کے بھی باقی رہا زلف پریشاں کا	ملا قسمت سے ہے مدفن تختۂ سنبلستان کا
تعلیم	”	۵۵۰	سکھلانا۔	مونث	ظفر	ہماری ہے الف بے خار صحرا اور خراش پا	کہ ہمنے پہلے وحشت میں یہی تعلیم پائی ہے
تعلی	”	۵۱۰	شیخی۔ ڈینگ۔ اپنی زبان سے اپنی بھلائی بیان کرنا۔	”	انیس	ہاں سچ ہے کہ اتنی بھی تعلی نہ روا تھی	سوا یہ کلیجے کے پھپھولوں کی دوا تھی
تعمیر	”	۷۲۰	عمارت بنانا۔	”	سخن	سرائے عالم فانی میں تو آباد کر دل کو	ارے ناداں بناتا کیا ہے یہ تعمیر پتھر کی
تعمیل	”	۵۵۰	حکم کو پورا کرنا عمل کرنا۔	”	امیر	آپ فرمائیں تو کسکو جان دینے میں ہے عذر	سر سے آنکھوں سے کروں تعمیل میں ارشاد کی
تعمیم	”	۵۶۰	عام کرنا سب کو شامل کرنا۔	”	تسلیم	مست ہے ہر اک ترے دیدار سے	اسقدر تعمیم بھی اچھی نہیں
تعویذ	”	۱۱۹۶	جنتر۔	مذکر	جلیل	جلیل شیشی میں اترا نہ وہ پری رخسار	بہت عمل کئے لکھا ہزارہا تعویذ
”	”	۱۱۸۶	قبر کا نشان۔	”	”	خدا کرے کہ جو آئیں فاتحے کے لیئے	انہیں دکھائے کہیں میری قبر کا تعویذ
تعویق	”	۵۰۶	دیر۔ توقف۔ ڈھیل۔	مونث	انیس	افسوس فوج میں اکدم کی بھی تعویق ہے تدبیر	قہر ہے رخ ہے مسلماں کے لیے صحبت گیر
تعیش	”	۷۸۰	عیش کرنا۔ عیش کے سامان کی فراہمی میں کوشش کرنا۔	مذکر	حالی	تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی	غرض ہر طرح انکی حالت بری تھی

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
تعیّن	ع	۵۳۰	مقرر کرنا معین کرنا۔	مذکر	تسلیم	کیونکر کہوں احباب سے کس وقت ملونگا	اوقات کا وحشت میں تعین نہیں ہوتا
تغافل	"	۱۵۱۱	غفلت۔	"	سخن	تھا دم نزع تغافل ہی تمھارا بہتر	تم اگر آتے تو مرنا مجھے مشکل ہوتا
تغیّر	"	۱۶۱۰	بدلنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت میں ہونا	"	تسلیم	جنوں سے کچھ ایسا تغیر ہوا	جب آئینہ دیکھا تحیر ہوا
تغییر	"	۱۶۲۰	بروزن تقصیر۔ بدلنا پلٹنا۔	مونث	وجاہت	مسلماں وہ مسلماں ہیں نہ ہندو اب وہ ہندو ہیں	نگاہ غور سے دیکھو تو یہ تغییر کیسی ہے
تغیّر	"	"	فارسی والے ہمزہ حذف کرکے صرف تغیر بھی استعمال کرتے ہیں۔	"	رشک	دیوانے تیرے بے سروپا ہیں نگو نہیں ہے	کیفیتیں تغیر ہوئیں گھر بدل گئے
تُف	ف	۴۸۰	بالضم تھوک لعنت ملامت کرنا نفرین کرنا جیسے تف ہو تیری اوقات پر لعنت ہے تیرے ڈھنگوں پر۔ کنایتہً پروا نکرنا۔ توجہ نکرنا۔	مذکر	شعور	نیرنگی گلزار جہاں ہو جو نظر میں	شبنم کی روش اس گل تر تف نکرو ئیں
تفاخر	ع	۱۲۹۱	بالفتح اول فخر کرنا۔	"	امیر	پڑا خط بھی نہ میرے تن پہ میری سخت جانی سے	تفاخر تھا بہت قاتل کو اپنے زور بازو کا
تفاوت	"	۹۹۷	بفتح اول علیحدگی جدائی فرق فاصلہ	"	تسلیم	سرکار عشق میں ہوے ہم جب سے باریاب	رنج و خوشی میں کوئی تفاوت نہیں رہا
تفتیش	"	۱۱۹۰	پوچھ گچھ۔ تلاش جستجو۔ چھان بین۔	مونث	اختر ضیائی	واسطہ چاہنے والوں سے نہیں گر انکو	کیوں میرے حال کی تفتیش کیا کرتی ہے
تفحّص	"	۵۷۸	تلاش۔ جستجو۔	مذکر	مونس	ہر نخل سحر صحرا کے تفحص تھا بسر کا	لٹتا نہ تھا زنہار بتہ نور نظر کا
تفرقہ	"	۷۸۵	علیحدگی۔ جدائی۔ فرق۔	"	"	جو عازم وغا صف دشمن میں ہو گیا	بڑھتے ہی تفرقہ سرگردنمیں ہو گیا
تفرّج	"	۷۹۸	فرحت دینا۔ طبیعت بہلانا۔ مجازاً سیر کرنا۔ جیل۔	مونث	رند	چمن میں بھی ہو آئے صحرا میں بھی	کہیں بھی نہ تفریح حاصل ہوئی
تفسیر	"	۷۵۰	شرح۔ کلام خدا کی شرح کرنا۔	"	صفدر	چہرے پہ ترے خط کی تحریر نظر آئی	یا سورۂ یوسف کی تفسیر نظر آئی
تفصیل	"	۶۱۰	جدا جدا کرنا۔ صراحت کرنا۔	"	قلق	اب برائے خدا نکر نادل	اس معمے کی جلد کر تفصیل
تفضیح	"	۱۲۹۸	رسوائی۔ فضیحت۔ بدنامی۔	"	داغ	جو پی کر میکدے سے جاتے مسجد	بڑی تفضیح ہوتی شیخ جی کی
تفضیل	"	۱۳۱۰	فضیلت۔ بزرگی۔ ترجیح فضل	"	تسلیم	نہ توضیح کی کچھ نہ تاویل کی	کسی کو کسی پر نہ تفضیل دی
تفکّر	"	۷۰۰	فکر۔ سوچ اندیشہ۔ تفکرات جمع ہے	مذکر	امیر	تفکر امتیاز جان و جاناں میں کیا حد کا	عرد ضل ابتک نہ آیا ہاتھ ہے بہت معقد کا
تفکہ	"	۵۰۵	میوہ	"	ناسخ	عہد پیری میں رہا غم ہی تفکہ اپنا	کھیل میں بھی کبھی ادنا نہ بڑا یاری کا
تفنّن	"	۵۸۰	شغل۔ دل لگی۔ جہل۔	"	سودا	تیغ کو لائے بھی سودا سلئے ہم پاس	طبع کو انکی تفنن اس سے حاصل ہوئیگا
تفوّق	"	۵۸۶	برتری۔ فوقیت۔ ترجیح۔	"	تسلیم	چمک کر ذرہ تاروں سے منور ہو نہیں سکتا	تفوق بوالہوس کو عاشقوں پر ہو نہیں سکتا
تقابل	"	۵۲۳	باہم مقابل ہونا۔	"	دبیر	اس طرف یار آدھر ماہ تمام	دو جوانوں کا تقابل دیکھا
تقاضا	"	۳۰۲	طلب۔ خواہش تاکید۔ تشدد	"	جلیل	انھیں دیکھو کہ وہ دل لیگئے ہنسی ہنسی بردستی	ہمیں دیکھو کہ اب ہم سے تقاضا ہو نہیں سکتا
تقاطر	"	۷۱۰	ٹپکنا۔ بوندا باندی۔ قطرہ۔	"	امیر	رواں آنسو رہیں جب تک ہے وہ باہر گھر میں	الٰہی سلسلہ ٹوٹے نہ باراں کے تقاطر کا
تقدم	"	۵۴۴	آگے ہونا۔ ترجیح۔	"	امیر	انبیا میں سب کے بعد آئے مگر	سب پہ ثابت ہے تقدم آپ کا

لہ (رشک) تفکرات میں دنرات غوطے کھاتا ہوں۔ ملال و رنج کے دریا میں آشنا کی طرح۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
تقدیر[1]	ع	۶۱۴	قسمت۔ نصیب۔ مقسوم۔	مونث	جلال	آہ و فغاں دکھائیں تاثیر اپنی اپنی	فرقت میں آزمائیں تقدیر اپنی اپنی
تقدیس	״	۵۷۴	پاکیزگی۔ پاکی کیطرف نسبت کرنا۔	״	اکبرالہ آبادی	تقدیس ماسٹر کی نہ لیڈر کا فاتحہ	یعنے نہ نور دل ہے نہ شمع مزار ہے
تقدیم	״	۵۵۴	آگے بھیجنا۔ پیشگی۔ پہل۔ اولیت	״	ناظم	تھا وہ ناقص منحصر ہی مجھ پہ تکمیل جنوں	جس نے کر سے کیوں نہ دیکھو قیس کی تقدیم کو
تقرب	״	۷۰۲	نزدیکی۔ قربت۔	مذکر	سرور	مراد ور ہی سے ہے انکو سلام	کہ اغیار کو اب تقرب ہوا ہے
تقرر	״	۹۰۰	تعین۔ مقرر ہونا۔ ملازمت۔ نوکری	״	نوازش	پھر میں دیکھونگا کیونکر انسے ہوتی ہے رقیب	پاسبانی پہ اگر میرا تقرر ہوگیا
تقریب	״	۷۱۲	نزدیکی۔ موقع۔ وجہ۔ علت۔ سبب۔ شادی بیاہ میں رشتہ داروں کے جمع ہونے کا سبب۔	مونث	ناظم	ہو اگر نامہ بر ان قتل ہم کیوں غم کریں ناظم	چلو اتھا آئی اک تقریب اس کوچے میں جانیکی
تقریر	״	۹۱۰	بات چیت۔ گفتگو۔ بیان۔ تذکرہ۔ علمی بحث۔	״	جلال	کہدونگا میں بھی آخر جو کچھ سمجھ چکا ہوں	ناصح تمام کرلیں تقریر اپنی اپنی
تقسیم	״	۶۱۰	بانٹنا۔ حصہ کرنا۔	״	حفیظ	خوب کی تقسیم تو نے اے خیال زلف یار	دل کو نذر داغ، سر کو وقف سودا کر دیا
تقصیر	״	۸۰۰	قصور۔ کمی۔ کوتاہی۔ سہو۔ چوک۔	״	رضا	مانا کہ دور بزم میں بیٹھوں حضور سے	یہ بھی تو کچھ بتائیے تقصیر کیا ہوئی
تقطیع	״	۵۸۹	ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کسی مصرع کو وزن پر لانا۔	״	ناسخ	جنہیں تقطیع شعر آتی ہے مصرع سمجھتے ہیں	ہم موزوں یہ مہ نو مطلع ابروئے قاتل کا
تقلید	״	۵۴۴	پیروی کرنا نقل کرنا کسیکے قدم بقدم چلنا	״	جلیل	چال اٹھلائی ہوئی ناز سے ترائی ہوئی	کسکی تقلید یہ باد صبا ہوتی ہے
تقوی	״	۵۱۶	پرہیزگاری۔ اللہ تعالے کا خوف	مذکر	تسلیم	جو وہ کہیں اس بت کافر ادا کو	دہرا رہ جائے تقوی شیخ جی کا
تقویت	״	۹۱۶	قوت۔ مضبوطی۔ بل۔	مونث	حالی	نہ فارغ ہیں اولاد کی تربیت سے	نہ بے فکر ہیں قوم کی تقویت سے
تقویم	״	۵۵۶	قسمت کرنا۔ حساب یکسالہ۔ سالانہ کتاب جسکو جنتری کہتے ہیں۔	״	״	وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی	وہ حکمت کہ ہے ایک ہوکے کی ٹٹی
تقید	״	۵۱۴	تاکید۔ پابند کرنا۔	״	مونس	حاکم کی تقید ہے کہ لادو سر شبیر	تیر نے کہا کچھ نہ ظلم کے لال کی تقصیر
تکا	ف	۴۹۱	(تکا) ایک خاص قسم کا تیر ہے جسمیں بجائے نوک کے گھنڈی ہوتی ہے	مذکر	بحر	کسطرح سوراخ ہو سینہ کسی بے پیر کا	تیر تکا ہے تمہاری آہ بے تاثیر کا
تکان	״	۴۷۱	تھکاوٹ۔ کسلمندی۔ اعضا شکنی۔	مونث	جان صاحب	اب پہلی پہ ہیں چڑھی ہوں گی کبھی	کیا کہوں کسقدر تکان ہوئی
تکبر	ع	۶۲۲	غرور۔ گھمنڈ۔ شیخی۔	مذکر	سالک	پسند اللہ کو کیا جانے کیا آجائے اے زاہد	مجھے شرم گنہ تجکو تکبر ہے عبادت کا
تکبیر	״	۶۳۲	اللہ اکبر کہنا۔ اللہ کی بڑائی کرنا۔	مونث	تسلیم	اس بت کافر نے وقت ذبح میرے حلق پر	جلد کیں آدھی کہی تکبیر آدھی رہ گئی
تکدر	״	۶۲۴	کدورت۔ رنج۔ مکدر ہونا۔	مذکر	جلال	تکدر جوش وحشت کا بہت کیا ہو نہیں سکتا	غبار دل پریشاں ہوکے صحرا ہو نہیں سکتا
تکذیب	״	۱۱۳۲	جھٹلانا۔	مونث	مونس	تکذیب کیا کرے کوئی امر صریح کی	سب مندرج کتاب میں ہے یہ مسیح کی
تکرار[2]	״	۸۲۱	جھگڑا۔ بحث۔	״	امیر	ہم تم چمن میں چلکر جب جا رہے تو پہنچے ہیں	بلبل میں اور گل میں تکرار ہو گئی ہے

[1] (اسیر) اسیر منظور ہو اُس آہ کو بازاروں کی اب جنگ جائیگی تقدیر خریداروں کی سوز جاہت اب اس سے آگے بڑھ کر درجہ ہے قومی مصیبت کا۔ جو ہو محسوس غم اس قوم کی تقدیر کیسی ہے

[2] (عاشق) میں تھا ماہوں وہ اُٹھتے ہیں کہ اپنے گھر کو جائیں۔ میرے اُنکے ہوتی ہو تکرار اُٹھتے بیٹھتے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
تکرار¹	ع	۸۲۱	دُہرانا۔	مونث	جلیل	نام شبیر کی ہوتی ہو جو تکرار جلیل	لذتِ قند مکرر مرے اشعار میں ہے
تکریم	"	۴۷۰	بزرگی۔ تعظیم۔ عزت۔ ادب۔ آؤبھگت۔	"	اکبر	ہم نیک خصال ہیں یہ تسلیم نہیں	دنیا میں تو اس روش کی تکریم نہیں
تکسیر	"	۴۹۰	توڑنا۔ حصہ حصہ کرنا۔ اعداد کو تقسیم کرکے تعویذ کے خانوں میں اسطرح بھرنا کہ ہر طرف کا مجموعہ برابر ہو۔	مونث	منیر	قدر شکستگی ہو کہیں مال سے سوا	اکسیر سے حساب میں تکسیر بڑھ گئی
تکفیر	"	۶۱۰	کافر کہنا۔ کفر کا فتویٰ دینا۔ کافر ٹھہرانا	"	داغ	خوب واعظ نے منہ کی کھائی ہے	کرکے تکفیر مے پرستوں کی
تکّل² (صحیح تکّہ)	ھ	۴۵۰	کنکوا۔ ایک قسم کا پتنگ ہے۔	"	ظفر	اُڑا پھرے ہے تن زار یوں ظفر میرا	ہوا پہ جوں کوئی تکل خراب اُڑتی ہے
تکلف	ع	۵۳۰	اوپری دل سے کوئی کام کرنا۔ نمائش ظاہرداری بناوٹ۔ مغایرت برتنا۔ کسی کام میں لحاظ کرنا۔	مذکر	رند	مطلب ہیں صفا ہو تکلف ہے زباں کا	دقت ہوئی معنی میں تو کیا لطف بیاں کا
تکلم	"	۴۹۰	بولنا۔ بات کرنا۔	مذکر	انیس	وہ چھپے رضواں سے وہ حوروں کا تبسم	آپس میں وہ ہنس ہنس کے فرشتوں کا تکلم
تکلیف	"	۵۴۰	کسیکو اُسکی طاقت سے زیادہ کام کرنے کو کہنا دُکھ مصیبت دشواری۔ دقت۔	مونث	صفدر	انجام کیا ہو دیکھئے صفدر فراق میں	تکلیف ابتدا میں ہمیں انتہا کی ہے
تکمہ	ف	۴۶۵	گریباں کی گھنڈی۔	مذکر	امیر	اگر درکار ہو رنگیں تمھیں تکمہ گریباں کا	لگاؤ لعل اسمیں قطرۂ خون شہیداں کا
تکمیل	ع	۵۰۰	تمام کرنا۔ پورا کرنا۔ کمال کو پہونچانا	مونث	عزیز	نفس ہے جسم طبیعی کیلئے پہلا کمال	چاہیئے تکمیل اسکی اور کمالات ہیں سب
تک و دو³	ف	۴۲۶	دوڑ دھوپ جستجو تلاش۔	"	امیر	پروانے کو دُھن شمع کو لو تیری ہے	عالم میں ہر اک کو تک و دو تیری ہے
تکوین	ع	۴۸۶	پیدا کرنا۔ وجود میں لانا۔	"	امیر	زمین و آسماں میں ہے فقط رونق تری دم کی	تری ہی واسطے خالق نے تکوین دو عالم کی
تکیہ	ف	۴۳۵	بالش۔ سرہانے رکھنے کی چیز۔	مذکر	انشا	نیند مستوں کو کہاں اور کدھر کا تکیہ	خشت خم خانہ ہے یاں اپنے تو سر کا تکیہ
"	"	"	قبرستان۔ فقیر کا تکیہ۔	"	امیر	مانگی جگہ لحد کو تو بولا وہ شاہ حسن	تکیہ ہے یہ فقیر کا یہ وہ زمیں نہیں
"	ف	۴۳۵	بھروسا۔ اعتماد۔	"	جلیل	بستر اپنا رہا کسی در پر	ہمکو تکیہ مگر خدا پر تھا
تکیہ کلام	ف	۵۲۶	بار بار کسی لفظ کے کہنے کی عادت جیسے "کیا نام" "یار جو ہے سو ہے" وغیرہ وغیرہ	"	مرید	ہے جو ہر بات میں "نہیں" لب پر	کیا یہ تکیہ کلام ہے تیرا
تگاور	ف	۶۲۷	اسپ تیز گام۔	مذکر	دبیر	آیا سجا سجایا تگاور جناب کا	پاکھر کرن کے تاروں کے زین آفتاب کا
تگاپو	ف	۴۲۹	دوڑ دھوپ جلدی آمد و رفت کرنا۔	مونث	ناسخ	یقیں ہے سنتے سنتے اسکا سر پھرنے لگے ناسخ	بیاں میں سامنے جسکے کروں اپنی تگاپو کا
تل	ھ	۴۳۰	آنکھ کا تل۔ مردمک۔	مذکر	صبا	کولھو میں گردش نگہ یار سے پیا	تل تیل ہو کے بہ گیا چشم غزال کا
"	"	"	خال۔	"	ناسخ	مردم چشم ملایک ہیں ترے خال سیاہ	روئے خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا

¹ (شعور) تنگی خاطر احباب کا رکھ پاس شعور۔ قافیہ بھی ہوا گر تنگ تو تکرار نکر۔ ² (مصحفی نے تکل کو مذکر لکھا ہے ۔ دل ہوا میں انکی میرا کل اُڑا۔ ہنسکے بولے اُٹھکے کر تو تکل اُڑا۔ میر اُنے بھی مونث ہی لکھا ہے ۔ آئی قیامت آپکی تکل اگر اُڑی قرطاس صبح حشر ہو کاغذ پتنگ کا۔ مصحفی کے استعمال کا اتباع پایا نہیں جاتا تانیث ہی کو ترجیح ہو۔ ³ نور اللغات نے (تگ و دو) لکھا ہے۔ یعنے بجائے کاف عربی کے کاف فارسی صحیح مانا ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
تلاش	ت	۴۳۱	ڈھونڈھ۔ جستجو۔	مونث	جلیل	مری نظر کو ہے اک غیرتِ قمر کی تلاش	مری فغاں کو ہے اک عمر سے اثر کی تلاش
تلاشی	ت	۴۳۱	ڈھونڈھنا۔	"	امیر	کسی جا بھی دل میں لے کے نازنیں نکلی	ترے تیر نے گھر بھر کی تلاشی لی کہیں نکلی
تلاطم	ع	۴۸۰	موجوں کا آپس میں ٹکرانا۔ ہلچل مچ جانا	مذکر	نوح	ضبط کرنے پر بھی ایک ایک اشک قلزم ہو گیا	چار آنسو گر پڑے برپا تلاطم ہو گیا
تلافی	"	۵۲۱	تدارک۔ کسی کمی کا پورا کرنا۔	مونث	مومن	اگر غفلت سے باز آیا جفا کی	تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی
تلاوت	"	۳۲۷	قرآن شریف پڑھنا۔	"	گویا	سر نیزے پہ بھی سورۂ یوسف پڑھا کیا	ناغہ کبھی ہوئی نہ تلاوت حسین کی
تلبیس	"	۵۰۲	مکر و فریب دغا۔	"	داغ	رہے مکر سے باز کیا مدعی	کہ تلبیس ابلیس جاتی نہیں
تلچھٹ	ہ	۴۳۸	دُرد۔ تہ نشین۔	"	امیر	ساقی کا دل ضرور مکدر ہے کچھ نہ کچھ	تلچھٹ ملی ہے ہمکو عنایت شراب کی
تلخی	ف	۱۰۴۰	کڑواہٹ۔	"	"	عاشق پسند کیوں نہ کریں زہر چشم یار	میکش کو خوش گوار ہے تلخی شراب کی
تلطف	ع	۵۱۹	مہربانی	مذکر	میر	وفا تھی مہر تھی الطاف تھا تلطف تھا	کبھی مزاج میں ان کے ہمیں تصرف تھا
تلقین	"	۵۴۰	سمجھانا۔ نصیحت کرنا۔ شیعہ مذہب کے لوگ مردے کو قبر میں اتار کے دعائے تلقین پڑھتے ہیں۔ اور ایک آدمی مردہ کا شانہ ہلاتا ہے۔	مونث	شعور	کیا کانوں میں کہتا ہے اُسے منہ نہ لگاؤ	بدنام کرے گی تمھیں تلقین عدو کی
تلک	ہ	۴۵۰	رسم گدی نشینی۔	مذکر	سخن	ہوتا ہے جو جہاں میں حکم سے تیرے ہے وہ سب	شہ کا کہیں جلوس ہے راج کا ہے کہیں تلک
تلمذ	ع	۱۰۷۰	شاگردی۔	"	تسلیم	ستم میں وہ کامل بت ہوا ہے	فلک کو بھی برسوں تلمذ رہا ہے
تلوا	ہ	۴۳۷	کف پا۔ پنجے کے نیچے کا حصہ	"	رند	کدھر لیجائیگا کس دشت کے کانٹوں کو رولیگا	الٰہی خیر کرنا پھر مرا تلوا کھجاتا ہے
تلوار[1]	"	۶۳۷	تیغ۔ شمشیر۔	مونث	جلیل	جو بسمل ہو چکے ہیں وہ بڑی تعریف کرتے ہیں	ذرا ہم بھی تو دیکھیں آپ کی تلوار کیسی ہے
تلون[2]	ع	۴۸۶	رنگا رنگ۔ طرح طرح کا ہونا۔ تبدیل رنگ۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔	مذکر	ناسخ	تو وہ خورشید ہے اُلٹے جو گلستاں میں نقاب	چہرۂ گل میں تلون ہو وہیں حربا کا
تماشا	"	۷۴۲	چھچھورا پن۔ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔ ہنگامہ۔ مجمع۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ سیر و تفریح کا مقام۔ وہ چیز جسکو تعجب و شوق سے دیکھیں جیسے اگر چھوڑ تماشے جانے ناحق زر جلا ہے کھاتا	"	داغ	تماشا جب سے دیکھا ہے دل کی تڑپنے کا	تماشا ہے کہ وہ اپنی نظر سے آپ ڈرتے ہیں
تمانچہ	ت	۴۹۹	تھپڑ	مذکر	انیس	شہ کہتے تھے ہے بارہ پہ دریا نہ رکے گا	اس فوج پہ آفت کا تمانچہ نہ رکیگا
تمباکو[3]	ہ	۴۹۹	ایک درخت کا پتا ہے جسے حقہ پر پیتے اور پان میں کھاتے ہیں۔	"	منیر	تمباکو بھی ہوا ہے کڑوا ہے	رک رک کے بولتا ہے حقام سے
تمثال	ع	۹۷	صورت مثال۔ مانند۔	مونث	سودا	کون ہے ایسا میں تشبیہ تجھے دوں جس سے	تو ہی آئینۂ ہستی میں ہے اپنی تمثال
تمثیل	"	۴۸۰	مثال دینا۔ تشبیہ۔ نظیر۔ مشابہت۔	"	اختر مینائی	چاند میں بتا ہے زردی ہے رخ خورشید کی	دیکھا نہیں آتی نہیں تمثیل کسی یار کی

[1] درندم بیطرح ابروئے قاتل کے اشارے ہیں ادھر انگلی پڑتی ہے یہ تلوار خدا خیر کرے۔ [2] دقدم تیرے چہرے سے تلون تر اگل جائیگا۔ سمجھنے اس بھولے کو سو رنگ بدلتے دیکھا

[3] اہل لکھنؤ پینے والے کو تمباکو اور کھانے والے کو زردہ کہتے ہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرعۂ اول	مصرعۂ ثانی
تمسخر	ع	۱۳۰۰	مسخرہ پن۔ ٹھٹھول۔ ہنسی۔	مذکر	تسلیم	بوسہ انگا تو ناز سے بولے	یہ تمسخر مجھے نہیں بھاتا
تمغا	ت	۱۴۴۱	نشان۔ مہر۔ فرمان سلطانی۔	ر	امیر	اُٹھتا ہی نہیں غصہ کسی دم چشم و ابرو سے	پر ہر دو یہ کیا تمغا ہی سرکار سلیمان کا
تمکنت [1]	ع	۹۱۰	غرور۔ شیخی۔ اختیار۔ زور۔ گھمنڈ۔ نخوت۔ تعلی۔ ٹیپ ٹاپ۔	مونث	ر	شا ہو کے پوچھتی ہو تہ خاک عاجزی	کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا
تمکین [2]	ر	۵۲۰	قدر۔ مرتبہ۔ عزت۔ دبدبہ۔ طاقت بل۔ برداشت کی قوت۔ شان وشوکت۔	ر	مصحفی	آتا ہے یہ جی میں کہ کروں عرض تمنا	لیکن تری تمکین اجازت نہیں دیتی
تملق	ر	۵۷۰	نرم ہونا۔ خوشامد۔ چاپلوسی۔	مذکر	سرور	وہ روٹھے ہیں مجھ سے تو روٹھے رہیں	تملق بہت مجھ سے ہوتا نہیں
تمن	ت	۴۹۰	رسالہ پلٹن۔ سو سوار دنکا ایک تمن	ر	آتش	صف مژگاں کی جنبش کا کیا اقبال نے تختہ	شہید ہوگئے ہو سالار جب ہم سے تمن بگڑا
تمنا	ع	۴۹۱	خواہش۔ آرزو۔ اشتیاق رکھنا۔	مونث	جلیل	اے تمنا تجھکو رو لوں شام سے	آج تو دل سے نکالی جائیگی
تموج	ر	۴۴۹	تلاطم۔ پانی کا موجیں مارنا۔ لہریں اُٹھنا۔ جوش۔	مذکر	ناصر	نہ وبال ہو کیوں دل مرا اشکوں کے طوفاں میں	سنبھل سکتی نہیں کشتی تموج ہو جوانی کا
تمہید	ر	۴۵۱	ٹھیک کرنا۔ کسی مضمون کی اُٹھان۔ دیباچہ آغاز۔ مقدمہ کتاب۔ عنوان۔	مونث	غالب	ہماری سادگی تھی التفات ناز پر مرنا	ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانے کی
تمیز [3]	ر	۴۵۷	پہچان۔ شناخت جدا کرنا وہ قوت جس سے حق کو باطل سے جدا کریں۔ عقل سلیم۔	مونث	جرأت	یکساں کئے زمانے کے بدذات و نیک ذات	اب کچھ تمیز عیب و ہنر میں نہیں رہی
تن	ف	۴۵۰	بدن۔ جسم۔	مذکر	تعشق	تم دامن نظارہ سے دو خلعت آخر	محتاج کفن کو ہے تن زار کسی کا
تنازع	ع	۵۲۸	باہم جھگڑا کرنا۔ بغض عداوت رنجش۔	ر	شعور	تمہارے ایک جلوے سے ہوئے تسخیر شکر دونوں	تنازع مٹ گیا اے جانجاں شیخ و برہمن کا
تناسب	ر	۵۱۳	باہم نسبت رکھنا۔ مناسبت باہمی تعلق۔	ر	نوازش	تیرے اعضا کے ہیں او صاف سراپا اسمیں	کیوں نہ اشعار میں لفظوں کا تناسب ہوتا
تنبول [4]	ف	۴۸۸	پان۔ پان کا مرکب عرق یا شربت	ر	مصحفی	شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شب وصل	بھرا ہے شادی کا تنبول آبگینوں میں
تنبہ	ع	۴۵۷	آگاہی۔ خبرداری۔ تنبیہ۔	ر	تسلیم	ذلیل اسکی محفل میں ہوتا ہے روز	تنبہ مگر دل کو ہوتا نہیں
تن پھن [5]	ہ	۵۰۷	جلی کٹی غصہ بھری باتیں جیسے ناک بھوں چڑھا کر آپ ہی آپ بکے۔	مونث	جان صاحب	بگاڑی ہے عادت موئی سوت کی	یہ تن پھن تری مجھکو بھاتی نہیں

١ (مصحفی) بولنا کیا رخ ادھر کرتی نہیں۔ تمکنت آفت ہے تری تصویر کی۔ ٢ آتش نے خلاف جمہور کے مذکر بھی لکھا ہے۔ ٣ تول دیکھا ہمنے میزان خرد میں بارہا۔ کوہ سے اے نازنیں بھاری ترا تمکیں ہوا۔ ٤ (اسیر) اغیار دیار سب کو جلاتی ہی برق حسن۔ ہی آگ کو تمیز نہ گل کی نہ خار کی ٥ ہندوستانی جاہل عورتوں کی ایک رسم ہے کہ شب زفاف کی صبح کو کھوپرے کے ساتھ پان کا مرکب شربت شیشہ یا گھڑوں میں بھر کر دلہن کے پینے کے واسطے بھیجتی ہیں۔ مگر اب یہ رواج بہت کم ہے۔

تنبیہ	ع	۳۶۷	جتلانا۔ آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ تہدید۔ ملامت	مونث	مومن	محتسب یہ ستم غریبوں پر	کبھی تنبیہ بادشاہ نہ کی
تنخواہ[1]	ف	۱۰۶۲	مشاہرہ۔ نوکری سے جو ماہانہ روپیہ ملے	”	امانت	بوسہ جو طلب میں نے کیا ہنس کے وہ بولے	سرکار سے موقوف ہے تنخواہ تمھاری
تنزّل	ع	۳۸۷	تھوڑا ہونا۔ درجہ کم ہونا۔ اُترنا۔	مذکر	مونس	فرق اُنکی صفا میں کبھی بالکل نہیں ہوتا	یاں روز ترقی ہے تنزل نہیں ہوتا
تنعّم	”	۵۶۰	ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا۔ آرام۔	”	نصیر	غریبوں کو نفرت سے کیا دیکھتا ہے	رہیگا نہ منعم تنعم کسی کا
تنفّر	”	۷۳۰	نفرت کرنا۔ بھاگنا۔	”	تسلیم	طبیعت ہٹ گئی شعر و سخن سے	تنفر ہوگیا اظہار فن سے
تنقیہ[2]	ع	۵۶۵	پاک و صاف کرنا۔	مذکر	جان صاحب	جن تھا موا بخار کہ اُترا نہ جنک	سو طرح کے علاج ہوے تنقیئے ہوے
تنکا[3]	ہ	۴۷۱	سوکھی گھاس کے ٹکڑے۔ کوڑا۔ کرکٹ۔	”	منیر	تنکا جو ناک میں بت مغرور کے پڑا	خود بینیوں نے جھک کے قدم نیم کے لیے
تنگ[4]	ف	۴۷۰	گھوڑے کی زین کسنے کی نوار۔	”	انیس	شیروں نے عجب شان سے گھوڑوں کے کسے تنگ	تیرے جو سنبھالے تو علمدار ہوے دنگ
تن و توش	”	۱۱۶۲	موٹاپا۔ جسامت۔	”	سخن	پہلوان قیس تھا سچ پوچھو تو میں لاغر ہوں	عاشقوں میں کہو کس کا یہ تن و توش ہوا
تنور	ع	۶۵۶	روٹی پکانے کی جگہ۔	”	جرات	گویا تنور دیدہ گریاں ہے آگ کا	ٹپکے ہے جو سرشک وہ طوفاں ہے آگ کا
تنویر[5]	”	۴۴۴	روشنی۔ چمک۔	مونث	ناظم	شب کو مہ دو ہفتہ کی تنویر دیکھ لی	گویا تمھاری جبیں کی تصویر دیکھ لی
توا	ہ	۴۰۷	لوہے کا گول پتر جس پر روٹی پکاتے ہیں	مذکر	رند	داغ عشق اور کو دیتا ہے فلک ہے ظالم	مجھے گل کھانے کو توے کا ترا ملتا ہے
تواتر	ف	۱۰۰۷	پے در پے۔ لگاتار	”	تسلیم	نہ کیوں مانوں کہ تم دشمن کے ہو دوست	تواتر سے ہے مریجاں اس خبر کا
توارد	ع	۶۱۱	باہم ایک جگہ اُترنا۔ ایک ہی مضمون کا دو یا کئی شاعروں کے ذہن میں آنا۔	”	”	قدِ موزوں کی صفت میں ہمنے جو مصرع کہا	مصرع سرو گلستاں سے توارد ہو گیا
تواریخ	”	۱۲۱۷	تاریخ کی جمع۔ مہینے کے دن سنوں کا علم۔ واقعات کی یاد۔ حالات قدیم۔ تاریخ۔	مونث	سحر	عشق کہنہ ہے حسینوں کی تواریخ ہوں میں	شعر کی بات مرے قصہ طلب ہوتی ہے
تواضع	”	۱۲۷۷	عاجزی۔ آؤ بھگت۔ خاطرداری۔	”	امیر	صد شکر حق نے میری تواضع قبول کی	اچھی تھی شے خزانہ شاہی میں رکھی
توافق	”	۵۸۷	موافقت ہونا۔ مطابقت۔	مذکر	نوازش	اُنکو شوق قتل یاں شوق وصال	دو خیالوں میں توافق ہو گیا
توام	”	۴۴۷	جوڑواں بچے جو ایک ساتھ پیدا ہوں۔ باہم ملے ہوے۔	”	داغ	ہمارے ساتھ ہی پیدا ہوا ہے عشق اے ناصح	جدائی کس طرح سے ہو جدا توام ہی نے ہوتے ہیں
تواں	ف	۴۵۷	طاقت۔ زور۔ بل۔ قدرت۔	مونث	تسلیم	بوقت ذبح نکلی روح لفظ مرحبا کہکر	مرے قاتل ترے ان دست و بازو میں تواں ایسی ہے
توانائی	”	۴۸۴	بل۔ زور۔ طاقت۔	”	جلیل	آہ نکلی دل جگر سے اشک نکلے آنکھ سے	روک لیتے ہم انھیں تنی توانائی نہ تھی

[1] (ناسخ) حد سے گذری لیتی طالع تو کیا سمجھا ہوں میں۔ ہتماں نے کچھ قاروں پر مری تنخواہ کی۔ (امیر) مے پلا خوب رجب سے رمضاں تک ساقی۔ دونی کر دونگا میں تنخواہ سہ ماہی تیری۔

[2] (رشرت) برسوں تنقیے کیے سیکڑوں ہی فصدیں لیں۔ خاک چھانی دھُڑنا تھا سودا ٹھہرا۔ [3] (نواب مرزا شوق) ناک میں نیم کا نقط تنکا شوخی چالاکی مقتضا سن کا۔ [4] "تنگ" بمعنی فراخ کی ضد۔ عاجز۔ مجبور۔ غریب۔ مفلس۔ مشکل۔ دشوار۔ بیزار ہونا۔ تھک جانا۔ زچ کرنا وغیرہ کے معنی میں بولتے ہیں جیسا قدر و امیر مینائی نے فرمایا ہے۔ (قدر) تنگ آیا لاغری سے اسقدر ہیں آجکل۔ ڈوب مرنے کو ہے اس چاہ ذقن کی احتیاج۔ (امیر) اے شہسوار حسن زیادہ کرو نہ تنگ۔ ڈر ہے سمند ناز بشوخی الف نہو۔ (ذوق) حرص کے پھیلتے ہیں پاؤں بقدر وسعت۔ تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے۔ [5] (منیر) گلے کے نور سے بڑھ جائیگی تنویر جوشن کی۔

توبہ	ع	۳۱۴	گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا۔ گناہوں سے پشیمانی ظاہر کرنا۔ گناہوں سے بچنا۔	مؤنث	جلیل	دیکھا ای پیر مغاں جام مئے گلرنگ پر	کیا گری ہی ٹوٹ کر توبہ تری میخوار کی
توپ	ت	۲۰۹	گولہ مارنے کا مشہور آلہ۔	"	امیر	کچھ نہ سمجھے ہم کہ آیا کب گیا روز وصال	صبح کی نوبت بجی یا توپ چھوٹی شام کی
توتا	ہ	۸۰۷	سگا۔ ایک مشہور پرند ہے۔ بندوق کی لبلبی	مذکر	آتش	کھنچ پڑ گئے دونوں مری خانہ جنگ کا	نازغ کماں ہوا نہیں کر توتا تفنگ کا
توثیق	ع	۱۰۱۶	محکم۔ مضبوطی۔	مؤنث	تسلیم	غیروں کے ساتھ عہد کی توثیق ہوگئی	تیری زبان سے کہیں تصدیق ہوگئی
توجہ	"	۲۱۴	کسی کیطرف منہ پھیرنا۔ رخ۔ خیال دلی مہربانی۔ عنایت۔ شفقت۔	"	جلیل	توجہ چاہیے تھوڑی سی شاہ بلند پیر کی	فقیروں کا جہاں میں بول بالا ہو ہی جاتا ہے
۰	۰	۰		"	جلال	مجھ سے پوچھی نہ وجہ خاموشی	کچھ توجہ نہیں ادھر نہ ہوئی
توجیہ	"	۴۴۴	وجہ بیان کرنا۔ معنی بتلانا۔ دلیل لانا	"	ناصر	ہے بہار سخت مشکل ہی لب کھولنا	کرے کون توجیہ ہر بات کی
توحش	"	۷۱۴	وحشت۔	مذکر	سرور	کرے لاکھ صبا و خاطر ہماری	توحش کسیطرح جاتا نہیں ہے
توحید	"	۴۲۸	ایک ماننا۔ ایک جاننا۔ خداوند عالم کی وحدانیت پر یقین لانا۔	مؤنث	امیر	منکر جو ہی نبی کا وہ منکر خدا کا ہی	توحید ہے خدا کی۔ نبوت رسول کی
تودہ	ت	۴۱۵	انبار۔ ڈھیر جسپر انداز تیر و تفنگ نشانہ مشق کرتے ہیں۔	مذکر	امیر	الٰہی بعد مردن بھی رہے مشق ستم مجھپر	لگا کیں تیر جب تودہ بنائیں وہ مری گل کا
تورے[۱]	ت	۶۰۶	بضم اول پالکی کی پوشش وہ رسی جو پالکی و میانہ وغیرہ کے گرد اگرد پردہ نہ اڑنے کی غرض سے باندھتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	لازم اس کی سواری میں گھٹا ٹوپ ہے	نہ بھٹکا دو کہیں سکھپال کا ست تورہ گھٹا
تورہ	ت	۶۱۱	مختلف اقسام کے لذیذ کھانے جو بڑے تکلف کے ساتھ تقریب میں تقسیم ہوتے ہیں۔	"	انشا	لگا کے خواں میں بھیجا ہے کچھ چیز	خدا کیواسطے گذرے ہم ایسے توروں سے
توڑ	ہ	۶۰۷	دھنسنے کی قوت۔	"	آتش	زور کماں ہی ابروے خمدار یار میں	موی مژہ میں توڑ ہی تیر خدنگ کا
"	"	"	پانی کا زور۔ بہاؤ کی تیزی۔	"	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہیں کر دیتی ہے تو سن خرد	توڑ ہوتا ہی کسی دریا میں کب سیلاب کا
"	"	"	جواب۔ بدلا۔	"	داغ	ملکہ تمام بھید کھونگا رقیب سے	آتا ہی خوب توڑ تری بات کا مجھے
توڑا	"	۶۰۷	کمی۔ قلت۔ قحط۔	"	منیر	اشرفی کا پھول بھی ڈھونڈھے کہیں ملتا نہیں	باغ عالم میں زر گل کا مگر توڑا ہوا
"	"	"	زنجیر یا رسی کا ٹکڑا۔ ایک زیور کا نام ہی۔	"	ناسخ	میری گردن کی بھی زنجیر اتروا اب	آپ نے اپنے گلے کا جو اتارا توڑا
"	"	"	بندوق کا پلیتہ۔ بندوق چھوڑنے کی بتی۔	"	منیر	چھلوں سے گھنگرؤں میں ہے بندوق کی صدا	توڑا ہی تیرے ہاتھ کا توڑا تفنگ کا

۱؎ ہندی میں ایک غلہ کو کہتے ہیں جسکی دال پکاتے ہیں۔ ناسخ نے مؤنث بھی لکھا ہی ۔ جو چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چھٹکے ہیں۔ جانتا ہوں اس پری کی پالکی کی تور ہے۔ مگر تذکیر ہی کو ترجیح ہی۔ ۲؎ (سودا) ہاتھ سے سات سہاگن کے رسی ٹھوالا۔ واسطے میرے میانے کے تو اک تورہ بنے۲۔

توڑا	ھ	۲۰۷	تھیلی ایکہزار روپیہ یا اشرفی کی۔	مذکر	اسیر	خبر اُس سیم بدنکی کہیں لا اے قاصد	اشرفی کا تجھے ہوجائیگا حاصل توڑا
″	″	″	پانی کا توڑ۔ بہاؤ کا زور۔	″	″	محفل اہل تنعم میں کہاں قلت مال	کبھی پانی کا ندیکھا لب ساحل توڑا
توڑجوڑ	ھ	۸۱۵	چال۔ کاٹ چھانٹ۔ ترکیب[1]	″	نوح	گرچہ آپسمیں وہ اب رسم محبت نرہی	توڑجوڑ اسکے بدستور چلے جاتے ہیں
			ڈھنگ۔				
توسط	ع	۴۷۵	میانہ روی۔ اعتدال۔ واسطہ۔	″	اختر مینائی	منا ترا دہی ہے کہ بیواسطہ ملے	ہمکو نہیں پسند توسّط رقیب کا
توسل	″	۴۹۶	وسیلہ۔ سفارش۔	″	لطف	توسل گر نہوتا ای شفیع المذنبین ترا	گنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا
″	″	″	کسیکو بیچ میں ڈالنا۔ ذریعہ۔	″	میر	ہمیں شوق نے صاحبو کھودیا	غلاموں سے اُسکے توسل کیا
			سفارش۔				
توسن	ت	۵۱۶	گھوڑا جو شوخ و سرکش ہو۔	″	تعشق	ایک دن الحق رام کریگا پامال	مجھ سوار کے بگڑتا ہی یہ توسن کیسا
توسیع	ع	۵۴۶	فراخی۔ کشادگی۔ وسعت	مونث	تسلیم	کیا فائدہ باتیں جو بنائے کوئی شاعر	کیا اس سے ہوئی جاتی ہی توسیع زباں کی
توشک	ت	۷۴۶	فرش۔ بچھونا۔ گدیلا۔	″	رشک	پھولوں کی سیج جنگیلے رشک	توشک آرام کی نہیں ہے
توشہ	ت	۷۱۱	زادراہ۔ سفرخرچ۔	مذکر	ظفر	منزل الفت میں غم کو میں جو اکیونکر کروں	مجکو ہی اسکا سہارا ہی توشہ راہ کا
توصیف	ع	۵۸۶	تعریف خوبی بیان کرنا۔ وصف۔	مونث	مصحفی	موہوم جو شیے ہو وہ بند ہو نظم میں کیونکر	تعریف دہن کی ہو کہ توصیف کمر کی
توضیح	″	۱۲۴	وضاحت کرنا۔ روشن کرنا۔	″	تسلیم	نہ توضیح کی کچھ نہ تاویل کی	کسی پر کیسکو نہ تفضیل دی
			ظاہر کرنا۔				
توطن	″	۴۶۵	وطن اختیار کرنا۔	مذکر	ناصر	نہ آباد میں جی بہلا گلشن کی ہوا بھائی	کیا آخر توطن ہمنے آکر دشت مجنوں میں
توفیر	″	۶۹۶	زیادتی بچت فائدہ۔ بڑھانا۔	مونث	وجاہت	بڑا دی ہی مصیبت اور بھی نا اتفاقی نے	یہ ہی خود فالتو مدآسمیں پھر توفیر کیسی ہے
توفیق	″	۵۹۶	موافق کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا اسباب	″	شوق	بولی الفت کا کیا یہی ہی طریق	نہوئی تمکو اتنی بھی توفیق
			نیکی عطا کرنا۔ خداوند عالم کا بندہ کے				
			خواہش کے موافق نیک اسباب بہم				
			پہونچانا ہدایت۔ رہنمائی۔ خدا کا فضل				
			خدا کی مہربانی۔				
″	″	″	″ ″ ″ ″	″	تسلیم	دی جو توفیق خدا نے تو دیا اُسنے ہمیں	سچ جو پوچھو تو کچھ احسان نہیں حاتم کا
توقع	″	۵۷۶	امید۔ بھروسہ۔ آس۔	″	داغ	وہاں جھوٹے وعدے پہ لب ہل گیا	توقع مجھے کسقدر ہوگئی
توقف	″	۵۸۶	دیر۔ ڈھیل۔	مذکر	امیر	امیر عشق نہیں ہا رخواہ خوں رکھتے	ہمارے قتل میں اسکو عبث توقف تھا
توقیر	″	۷۱۶	عزت۔ وقار۔	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح حضرت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہے کی
توقیع	″	۵۸۲	فرمان شاہی۔	مذکر	ناظم	ہمارا نامہ اعمال اُسکی فیض نسبت سے	عجب کیا ہے بنے توقیع گر خلد مخلد کا
توکل	″	۴۵۶	خدا پر بھروسہ کرنا۔	″	مصحفی	اے فلک تنگی و افلاس و فلاکت تا کے	رنگ لائیگا کسی روز توکل اپنا

[1] (امیر) یوں نہیں آنے کا قابو میں خط رخسار یار۔ توڑجوڑ ہر خط کے سیکھوں کاتب تقدیر سے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
تول	ھ	۴۲۶	بالفتح وضم دونوں طرح صحیح ہی وزن جانچ - اندازہ -	مذکر	شعور	تولنا صبر وتحمل کا مجھے ہے منظور	تیر اسطرح لگاؤکہ ترازو ہو جاے
تولّا	ع	۴۳۷	بفتح اول و دوم وتشدید سیوم محبت دوستی -	مذکر	ناسخ	دین و دنیا سے تبرا مثل ناسخ ہی مجھے	بس ولا کافی تولّا ہے نبی کی آل کا
تولّد	”	۴۴۳	پیدائش جنم -	”	”	رہی کیونکر نہ دل ہرم نشانہ ناوک غم کا	کہ ہی میرا تولد ہفتم ماہ محرم کا
توند	ھ	۴۶۰	بڑا پیٹ -	مونث	جانصاحب	ساجی کی ہی یہ توند کہ نوبت کا جو ہو نسا	کمبخت سنبھالے سے سنبھلتی ہی نہیں ہے
توانگر[ع]	ف	۴۷۷	مالدار - دھنی -	مذکر	آتش	کیا عجب عاشق بے صبر کو بوسہ جو وہ دیں	تو اضع بھی ہی مفلس سے توانگر ملتا
توہم	ع	۴۵۱	وہم - شک -	”	نوح	بیشتر انکار تھا اب کس لئے اقرار ہے	تمنے وعدہ کرلیا مجکو تو ہم ہو گیا
توہین	”	۴۷۱	اہانت - بعزتی - ذلت -	مونث	رضا	نکلوائی ہی میرے نامہ بر کو اپنی محفل سے	قیامت ہے وہ یوں توہین کرتے ہیں پیمبر کی
توئی	ھ	۴۲۶	گوٹ -	”	رند	روشن ہی آفتاب سے وہ گورا گورا پیٹ	بہتر کرن سے یار کی کرتی کی توئی ہی
تہ[1]	ف	۴۰۵	نکتہ - باریکی رمز -	”	امیر	ہم رند کبھی صحبت زاہد میں جو ہو بیٹھے	ہر بات میں اک تہ و دم گفتار نکالی
”	”	”	پرت -	”	مصحفی	یارو نکو ہی وصیت جاے جواب نامہ	تصویر اسکی رکھدیں میرے کفن کی تہ میں
”	”	”	جھلک - تحریر - باریک ورق -	”	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلا ئی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
”	”	”	پانی کی تہ - تھاہ پانی کے نیچے کا وہ مقام جہاں پاؤں قایم ہو سکے	”	ذوق	تارا سا تہ پہ ہو نہیں کنوئیں کی بز گلاب	نام آسماں پہ میرا ہی زیر زمیں ہو نہیں
”	”	”	بھید -	”	قدر	ہندؤں کا یہ زہر بویا ہے	اسمیں اک تہ کی بات گویا ہی
”	”	”	حیلہ - پردہ آڑ -	”	انشا	ہے نہاں لطف وکرم چین جبیں کی تہ میں	ہاں وہی صاف ہی ایک انکی نہیں کی تہ میں
تھاپ	ھ	۴۰۸	طبلہ یا ڈھولک پر ہاتھ مارنے سے جو آواز نکلی	”	میرحسن	لگی تھاپ طبلو نکی مردنگ کی	صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی
تھال	ھ	۴۳۶	بڑی تھالی - بڑا طباق - طشت	مذکر	جانصاحب	حلوائی کی دکان کی پھبتی نہ کیوں کہوں	دن رات آسمان مٹھائی کا تھال ہے
تھالا	ھ	۴۲۷	بعض تقریبوں کا خاص قسم کا کھانا - درخت کے گرد اگرد جو گڑھا پانی دینے کو بناتے ہیں -	”	ناسخ	یاد جو آیا چمن میں وہ نہال باغ حسن	میرے اشکوں سے لبالب یک قلم تھالے ہوے
تھان	ھ	۴۵۶	کپڑے کے تھان یا مویشی باندھنے کی جگہ -	”	جانصاحب	اپنے گنوں سے تو نے گل آپ یہ پھلایا -	گائن کو تھان بھیجا پھولام گلبدن کا
تھانہ	ھ	۴۶۱	پولیس کی چوکی - ملازمان پولیس کا دفتر کوتوالی -	”	اکبر	عہد شہر عافیت کی نئی طرز پر بندہی	وہ چوکیاں بدل گئیں تھانا بدل گیا
تھاہ	ھ	۴۱۱	دریا کی تہ - انتہا - وہ زمین جو پانی کے اندر ہی -	مونث	رند	کشتی عبث ڈبوئی جو ساحل نہ تھانہ تھا	دریا میں تھاہ بھی کہیں او ناخدا نہ تھی
تھاہ	ھ	”	بھید -	”	”	ہے یہ ممکن انتہا لاؤں سمندر کی مگر	تھاہ تیری پر مجھے اے چشم تر ملتی نہیں

[1] تہ - نیچے - تلے - (امیر) بعد مرکر دن بھی نہ جائیگی مری میخواری - لب کوثر بھی علیگا تہ طوبیٰ ساغر - تلچھٹ دُرد - گاد فرش سطح زمیں جیسے صندل کی تہ عطر میں دیتے ہیں -

[ع] توانگر بغیر الف لکھنا غلط ہے اور پڑھنا صحیح ہے -

تہ بند	ف	۴۶۱	لنگی ۔ دھوتی ۔ لنگوٹا ۔	مذکر	منیر	ہو گیا ہوں میں نقاب روے روشن پر فقیر	چاہیئے تہ بند مجکو چادر مہتاب کا
تھپیڑا[1]	ہ	۶۱۸	طمانچہ ۔	″	ناسخ	بات جب کرتے ہیں ہم جلسہ کا پھر جاتا ہی منہ	یہ تھپیڑا دیو کا ہی یا ہماری بات ہے
۔	۔	۔	تیز ہوا کا جھونکا ۔ آندھی کا جھٹکا ۔	″	رند	رو بروئے تیری اگر گرمی کرے پروانہ سحر	منہ بگڑ جائے ہوا کا وہ تھپیڑا کھا کے شمع
تہدید	ع	۴۲۲	خوف دلانا ۔ دھمکی ۔	مونث	قلق	آنکھوں پہ کسکی تھی تہدید	کہیں غواص پہ یہ تھی تاکید
تہذیب	″	۱۱۱۷	شائستگی ۔ سنوارنا ۔ پاک کرنا ۔	″	مصحفی	یہ دشنام کسطرح آتی تھیں	یہ تہذیب کسنے سکھائی تھیں
تھکا	ہ	۴۲۹	جمی ہوئی چیز ۔ لوندا ۔	مذکر	شعور	چرخ تک پہونچا ہماری بیقراری کا اثر	بنگیا سونے کا تھکا مہر اس سیماب سے
تھکن[2]	″	۴۷۵	درماندگی ۔ تکان ۔	مونث	جلیل	جلیل اس راہ میں موقع نہیں آرام لینے کا	تھکن اپنی مٹا لینا پہونچ جانا جو منزل پر
تھل[3]	″	۴۳۵	مقیش کے گوکھرو ۔ پھول جو پوشاک میں ٹانک لیتے ہیں	مذکر	منیر	کسنے جوڑا چاندنی کا شب کو پہنا اس قدر	بنگیا تھل دامن کا صاف تہ ستارہ آج
تہلکہ	ع	۴۴۰	ہلچل ۔ ہلاکت ۔ تباہی ۔	″	انیس	بیرنگ کے تہلکہ صف اعدا میں پڑ گیا	ٹوٹا یہ مورچہ وہ رسالہ بگڑ گیا
تہلیل	″	۴۷۵	لا الہ الا اللہ کہنا ۔	مونث	مونس	اس دم بھی نہ تھا شکوہ بے پیر زباں پر	تہلیل کبھی تھی کبھی تکبیر زباں پر
تہمت	″	۸۴۵	بعضم بہتان ۔ الزام ۔	″	آتش	توڑتے آبلہ دیوانہ دست نرگس	خار پر تہمت انگشت نمائی ہوتی
تہنیت	″	۸۶۵	مبارکباد دینا ۔	″	امیر	تہنیت رعد نے چلا کے سنائی کیسی	ہاں میں ہاں کوند کے بجلی نے ملائی کیسی
تہور	″	۶۱۱	مردانگی غضب کی زیادتی کی قوت	مذکر	مونس	کہتا تھا منہ ہر ایک بہادر حسین کا	سب سے بڑھا ہوا ہی تہور حسین کا
تہیہ	″	۴۲۰	تیاری ۔ آمادگی ۔ سامان ۔	مذکر	مہر حسن	دوگانہ غرض شکر کا کرادا	تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
تیر	ف	۶۱۰	ناوک ۔ کمان کا تیر ۔ ایک حربہ ہی جسے جنگ کے وقت کمان میں لگا کر دشمن کو مارتے ہیں ۔	″	امیر	ڈوب کر خوب خونچکاں نکلا	تیر دل کا مزا جدا ں نکلا
تیرہ بختی	″	۱۰۲۸	بدنصیبی ۔ سیہ قسمتی ۔	مونث	داغ	قیامت کے دن کیا نہ آئیگی رات	مری تیرہ بختی دکھائیگی رات
تیرتھ	س	۱۰۱۵	ہندؤں کی زیارتگاہ ۔ جاترا ۔ ہندؤں کے مقدس مقامات ۔	مذکر	حالی	وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا	جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا
تیزاب	ف	۴۲۰	ایک قسم کا تیز عرق ہوتا ہی	″	منیر	دشمن دولت دنیا رہی شورابۂ چشم	چاندی سونے کو گلا یا کری تیزاب اپنا
				″	ذوق	واہ کیا مرہم زخم دل بیتاب بنا	آب سے نیشتر تیز کے تیزاب بنا
تیزی	ہ	۴۲۷	کاٹ ۔ روانی	مونث	مونس	کھچ جائے شکل صاف صف کارزار کی	تیزی ہر ایک بیت میں ہے ذوالفقار کی
	۔	۔	جلدی ۔ عجلت ۔ پھرتی	″	امیر	اتنی تیزی کر نہ قاتل ذبح کرنے میں مرے	دم تو لینے دے تڑپنے کا مزا ملتا نہیں
تیشہ	ف	۶۱۵	بسولا	مذکر	تسلیم	ٹکتے ہیں خون ناحق کے جو ٹکڑے	جھکائے سر ہی تیشہ کوہکن کا

[1] (جگر) پری کیا تیرے آگے لات مارے حسن میں کوئی ۔ چراغ انجمن کو بال پروانہ تھپیڑا ہی ۔ [2] (منیر) دن بھی ہی گرم دھوپ بھی ہی کڑی ۔ راہ چلنے کی بھی تھکن ہی بڑی ۔ [3] (سحر) خورشید قیامت ہے سوا نیزے پہ گویا ۔ ٹوپی پہ عجب جلوہ ہے مقیش کے تھل کا ۔ جگہ و مقام کے معنے میں بھی بولتے ہیں مگر خالی تھل نہیں بولتے اس معنے میں تھل بیڑا بولتے ہیں (جلیل) تو سلامت ہے تو قاتل نہ ہا تھل بیڑا کہاں ۔ اب گلے تک آگیا پانی تری تلوار کا ۔

لفظ			معنی				
تیغ [۱]	ف	۱۴۱۰	تلوار۔ شمشیر۔	مونث	رند	نہ پھیرونگا منہ ہوں وہ جانباز قاتل	اگر تیغ پر تیغ قاتل پڑے گی
تیغہ [۲]	″	۱۴۱۵	چوڑے پھل کی چھوٹی تلوار۔	مذکر	منیر	ترے باعث سے ضعیفوں کو ارادے ہیں قوی	قد خم گشتہ ہے تیغہ کمر ہمت کا
تیقن [۳]	ع	۵۶۰	یقین کرنا۔ اعتبار کرنا۔	″	ناسخ	ہے کلام اللہ پر بھی زر کو دنیا میں سبق	ہو گیا مجکو تیقن لوح قرآں دیکھکر
تیل [۴]	″	۴۴۰	روغن۔	″	آتش	دیکھکر یہ خال رخ ملتے ہیں روغن ساز ہاتھ	ان تلوں کا تیل کھنچتا تو مقرر کھینچتے
تیلی [۵]	″	۳۵۰	سینک بانس وغیرہ کی۔	مونث	امانت	جھپکتی ہیں نظر بازوں کی یہ خوش ہو کے پلکیں	شعاع مہر ہیں یا تیلیاں ہیں تری چلمن کی
تیمم [۶]	ع	۴۹۰	پانی کی جگہ مٹی سے وضو کرنا۔ پانی نہ ملنے پر تیمم کیا جاتا ہے۔	مذکر	نوح	دشت غربت میں وضو کی شرط کیا ہے ناز	خاک تھوڑی سی لی چلیے تیمم ہو گیا
تیور [۷]	ہ	۱۶	نگاہ کا انداز۔ صورت۔ بینائی۔ چتون۔	″	سخن	یوں ہی بگڑی ہوئی تھی ہمیشہ تری چتون ہمسے	آ منہ لیکے ذرا دیکھئے تیور اپنا
″ [۸]	″	″	غش آنا۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔	″	اختر شاہ اودھ	جی جھوٹے پہ سنا گیا ہے	اک بولی کہ تیور آگیا ہے
تیوری [۹]	″	۶۲۶	ماتھے کا بل جو غصہ سے آجاتا ہے۔	مونث	ریاض	لائی ہے یہ اڑا کے شکن زلف یار کی	تیوری چڑھی ہوئی ہے شب انتظار کی

۱ (رشک) گلا کاٹا اسی دم عاشق جانباز غازی نے۔ جو ڈالا کھینچ بس لنگر تری تیغ حجازی نے۔ ۲ بند کرنے اور روکدینے کے معنی میں بھی بولتے ہیں یعنی دروازہ کا اسطرح بند کرنا کہ کھل نہ سکے (ناظم) خوف قاتل سے مسلمانوں کے دل رہتے ہیں بند۔ خانہ کعبہ کا دروازہ بھی تیغہ ہو گیا۔ ۵ (آتش) قفس کی تیلیاں ٹوٹیں گی۔ طائر اگر پھڑکا۔ ۶ لغوی معنی طہارت ہے۔ اصطلاحاً دونوں ہتھیلیاں اور ساری انگلیاں کھول کر پھیلا کر پاک مٹی پر مارتے ہیں اور ایک مرتبہ منہ پر پھیرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر کہنیوں تک مسح کرتے ہیں اسی کا نام تیمم ہے۔ ۷ (داغ) غیر کے آتے ہی وہ تیور نہ تھے۔

۸ (امیر) کب آنکھ اٹھاتا ہوں کہ آتے نہیں تیور۔ کب بیٹھ کے اٹھتا ہوں کہ چکر نہیں آتا۔ ۹ (اشرف) اپنے ہمسر پہ کبھی آپکی تیوری نہ چڑھی۔

۳ (امیر) ہو ابر میکدہ متصل امیر اسکی جدائی میں۔ نہ ہو کیونکر تیقن جام سے پر زخم خنداں کا۔

باب تاے ہندی

ٹاپ	ہ	۳۰۳	گھوڑے کے سُم۔	مونث	انیس	بجلی سی نظروں تھی تڑپ آتش نفسوں کی	اسواروں تک آجاتی تھیں ٹاپیں فرسوں کی
ٹاپو	//	۴۰۹	جزیرہ۔ وہ خشک زمین جو ہر طرف پانی سے گھری ہو۔	مذکر	جان صاحب	ہوئی تھی مجکو عید سمندر میں اسگھڑی	ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹاٹ[1]	سنسکرت	۸۰۱	سن کا بنا ہوا کپڑا۔ ساہوکاروں کے بیٹھنے کی گدی۔	//	آتش	ٹاٹ بھی مرقد میں منہ کا نہیں کل بہر فرش	خوش نہو گر آج بند صاحب قالین ہے
ٹال	ہ	۴۲۱	لکڑی بانس وغیرہ کا ڈھیر۔ انبار۔ لکڑیوں کی دکان۔ ریلیت و لعل۔ آنا کانی۔ حیلہ حوالہ۔	مونث	مسرور	وصل منظور ہے تو ہوجاے	ٹال ہر روز کی نہیں اچھی
ٹانکا[2]	//	۴۷۲	سیون۔	مذکر	امیر	ہمسے دل درد محبت میں دکھایا نہ گیا	زخم کھایا کو ٹانکا کبھی کھایا نہ گیا
ٹانگ	//	۴۷۱	پاؤں۔	مونث	رند	بانہیں جو سمیٹیں دامن وابہ کی راتیں	سویا لحد میں جنبش ٹانگیں پسار کے
ٹاٹمبر	//	۶۰۲	کنبہ اور خاندان کا خرچ۔	مذکر	جان صاحب	پنجتن پاک کی ہو آس بچھے بی بی کی	جنکے صدقے میں مرا سارا ہی ٹاٹمبر چلتا
ٹاٹا	//	۶۰۳	فاصلہ ناک کی ایک قسم بندوق کی جو گولی دور تک جاے	//	منیر	تمھاری گالی سے زہر کے گالے تک اے او	مری خیال میں ٹاٹا ہے ایک گولی کا
ٹپکا	//	۴۲۳	آم جو پختہ ہو کر درخت سے از خود گر پڑے۔	//	آتش	مضموں کھولا آتش انہیں آم بھی سمجھو	ہاتھ آتے ہیں جو ٹپکا یہ تقدیر سے ٹپکے
ٹٹو	//	۸۰۶	چھوٹے قد کا گھوڑا۔	//	اکبر	کہا پیر طریقت نے اکڑ کر اپنی ٹمٹم پر	یہی منزل ہے جس پر شیخ کا ٹٹو نہیں چلتا
ٹٹول	//	۸۳۶	چھونا۔ تجسس۔ تلاش۔ ڈھونڈھنا۔ پانا۔	مونث	نکہت	پیکان تیر نکلا پہلو کو کھول دیکھا	دل کا پتہ نہ پایا سینہ ٹٹول دیکھا
ٹٹی	//	۸۱۰	آڑ۔	مونث	صفدر	ہوتا خیال یار سے اس دل کا سامنا	ٹٹی جو درمیاں میں نہ ہوتی غبار کی
ٹکا	//	۴۲۱	دو پیسے۔ روپیہ۔ نقدی۔	مذکر	اکبر	شیخ صاحب کو ہمنے لاکھ بتیں دستی	بے ٹکے بھجن گائے تو منہ سے نکالا نہیں
ٹکٹ	انگریزی	۸۳۰		//	وجاہت	کردیا فیشن نے اب اپنا لفافہ بے رنگ	ردی ہوجاتا ہے بیکار ٹکٹ جاتا ہے
				//	ظریف	چلے انہیں دیا گیا اک سارٹیفکٹ	اول دوم جہاز میں جنکا کہ تھا ٹکٹ
ٹکٹکی	ع	۸۵۰	بفتح اول و سوم تاک۔ انتظار۔ گھورنا۔ دیکھتے رہنا۔	مونث	امیر	اللہ رے دید چہرۂ قاتل کا اشتیاق	ہے ہمکو ٹکٹکی تہ خنجر لگی ہوئی
ٹکر	//	۶۳۰	ٹھیس۔ دھکا۔ صدمہ۔ ٹھوکر۔	//	//	مری کشتی برنگ موج اس بحر حوادث میں	کنارے تک اگر پہنچے تو ٹکر کھائے ساحل کی
ٹکڑا[3]	//	۶۲۱	بھیک کا ٹکڑا۔	مذکر	سودا	نجانے یاد کرتا ہے کس کے دل کے صدقے کو	کہیں ٹکڑا جو سودا کو نظر آتا ہے شیشے کا
//	//	//	پارہ۔ ریزہ۔	//	امیر	رزق کی وسعت ہے منظور اے دل کر دعا	بھیک کا ٹکڑا گدا کو بے صلہ ملتا نہیں

[1] "ٹاٹ الٹنا" دیوالیہ ہونے کی علامت۔ ساہوکاروں کا قاعدہ ہے کہ جب دیوالہ نکل جاتا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کے ٹاٹ یا گدی کو الٹ دیتے ہیں اور چراغ روشن کر دیتے ہیں۔

[2] (آتش) خون ہوجاتا ہے دل کیا دیدۂ تر خشک ہو۔ روز ٹانکے ٹوٹتے ہیں زخم کیونکر خشک ہو۔

[3] روٹی۔ رزق۔ روزی (داغ) ملتا ہے لخت دل مجھے سرکار عشق سے۔ اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ٹکڑی	ھ	۶۳۰	غول۔	مونث	جلیل	مجنوں کے سر پہ ٹکڑی بنی پھرتی ہے جو	دامن کی دھجیاں ہیں بنا ٹکڑی کر
ٹکسال[1]	ھ	۱۱۵	روپیہ پیسا بنانے کا کارخانہ	"	امیر	بنتے نہیں جو سکہ داغ جنوں کہیں	سنے عشق بنا ہی تری ٹکسال ہوگی
ٹوپی[2]	ھ	۴۱۹	کلاہ۔ بندوق کا پٹاخا	"	انشا	انشا مرا آقا کی سلامی کو جھکی ہے	ٹکسال سر وہ تقدس کی ٹوپی
•	•	•	وہ خول جو شکاری جانوروں کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں۔	"	وزیر	وہ بدگماں ہوں کہ خدا دیکھے نہ آنکھیں	نہ اٹھی آنکھ کی ٹوپی سر کبوتر پہ
ٹوٹا	ھ	۴۰۷	نقصان۔ خسارہ۔	مذکر	امیر	دل شکستہ تھے ہم الٹی بنا کام کوئی	لک لکھا جو اجارہ میں تو ٹوٹا آیا
ٹولی	ھ	۴۴۶	چھوٹا جتھا۔ پرا۔ چند آدمیوں کا گروہ	مونث	امیر	گرم کرتی ہو تم... دیکھئے کس کی ہے محشر	دوست میرے گا رنگی یہ میخوار کی ٹولی ہے
ٹوہ[3]	ھ	۴۱۱	کھوج۔ تجسس۔ تلاش۔	"	سحر	محتسب رند کی آمد کو خدمت کرتے	ٹوہ رہتی ہے بہت آپکو میخوار کی
ٹھاٹھ	ھ	۸۱۱	آرائش۔ زینت۔ سامان۔ بناوٹ۔ سجاوٹ۔ چمک دمک۔	مذکر	رشا	آ گئے گر تری رحمت کے فرشتے ہونگے	ٹھاٹھ ہوگا سر محشر پہ گنہگاروں کا
ٹھپا	ھ	۴۰۸	چھاپنے کا آلہ۔ چھاپ۔ سانچا۔ ابھرا ہوا نقش۔	"	امیر	عبادت سے نہیں خالی نشاں اسکی مسند کا	کہہ رہا ہے ٹھپا جلد قرآن مجید کا
ٹھکانا[4]	ھ	۴۷۷	انتہا حد مثلہ	"	"	کچھ ٹھکانا ہے ناتوانی کا	نام اٹھا بوجھ زندگانی کا
•	•	•	اعتبار۔ بھروسہ۔	"	ناسخ	انکی شہرت بھی مٹی جاتی ہے	کیا ٹھکانا مری رسوائی کا
•	•	•	جگہ۔ گھر۔ منزل۔	"	صفدر	نہ گلیس سے تشفی نہ اپنا	یہ دونوں ہو گئے دشمن ٹھکانا ہے کہاں اپنا
•	•	•	ٹھکانے لگانا۔ مار ڈالنا۔	"	انشا	فرہاد کو جنوں نے ٹھکانے لگا دیا	اب جا کے ہم بسائیں نگر کوہسار کو
•	•	•	ٹھکانے کی بات معقول بات۔	"	جرات	دل عشق کو خوب سمجھا ہے تمہارے آنے کی	دیوانہ ہے ولیکن بات کہتا ہے ٹھکانے کی
ٹھنڈ	ھ	۴۵۹	سردی۔ خنکی۔	مونث	آتش	فراق یار میں لی ہے جو میں نے ٹھنڈی سانس	ہوئی ہے گرمی میں جاڑے کی طرح بید ٹھنڈ
ٹھنڈائی	"	۴۸۰	سردی پہنچانے والی دوا۔	"	انیس	ہفتم سے جو اعدا کی ہوئی شہ پہ چڑھائی	بیمار کو پانی نہ ملا کیسی ٹھنڈائی
ٹھنڈک	"	۴۷۹	سردی۔ خنکی خوشی۔ راحت آرام	"	شعور	سبز رنگوں کے دیکھنے سے شعور	اپنی آنکھوں میں ٹھنڈک آتی ہے
ٹہنی	"	۴۶۵	چھوٹی شاخ۔ ڈالی۔	"	صبا	درختوں کی ٹہنی پہ طوطا لی تھی	کر آنسوں نکلتی ہوئی تار سی
ٹھوکر	"	۶۳۱	وہ چوٹ جو راہ چلنے کے پاؤں میں لگتی ہے یا پاؤں سے کسی چیز کو مارنا	"	امیر	افتادہ کوئی مجھ سا کہاں راہ عشق میں	قدموں سے میرے رہتی ہے ٹھوکر لگی ہوئی
ٹھہراؤ	"	۴۱۷	رکنا۔	مذکر	میر	جا کے رسی لیگیا ہمیں سکا خرام ناز	ٹھہراؤ ہو سکا نہ قرار و ثبات کا
ٹھیس	"	۴۷۵	ٹکر۔ ہلکی چوٹ	مونث	ناسخ	میرے ساغر کو نہ محتسب دھکیل کر مے فروش	شیشہ دل ٹوٹ جاتا ہے ذرا سی ٹھیس میں
ٹھیکہ	"	۴۴۰	کرایہ۔ اجارہ۔	مذکر	امیر	ہم تو حسن کے بازار سے پھر جائیں کہاں	طور۔ ٹھیکہ ہو جو موسیٰ سے تماشائی کا
ٹھیکرا	"	۶۳۶	مٹی کے برتن کا ٹکڑا۔	"	شہیدی	لذت مے سے اگر واقف ہو تو	ٹھیکرے خم کے بھی چھوڑے محتسب
ٹیڑھ	"	۶۱۵	کجی۔ خم۔	مونث	داغ	بچ کر ان گیسوؤں کی دست شانہ کیا نکالیگا	کہیں یہ ٹیڑھ جاتی ہے کہیں یہ خم نکلتا ہے

[1] (امیر) خوں خوار کو عرج ہے ذلت کا سامنا شمشیر کھلے جو بار کی ٹوپی اتر گئی۔ [2] (داغ) لطف تھا میں بھی شب وصل کہیں چھپ جاتا۔ آدمی ہکا مری ٹوہ میں گھر گھر پھر جاتے [3] جائے قرار مرکز (آتش) دونوں جہانیں اسکا ٹھکانا کہیں نہیں۔ [4] (داغ) کچھ ٹھکانا ہے اس کدورت کا خاک اڑتی ہے دیدۂ تر تک [5] (ناسخ) دشت جنوں میں آج وہ آتش قدم ہوں میں۔ ٹھوکر لگا کے سنگ کو اختر بنا دیا۔

ٹیڑھی کھیر	ہ		۸۰	مشکل کام - دشوار کام -	مؤنث	داغ	[illegible] ٹیڑھی کھیر	[illegible] ہیں
ٹیس	,,		[illegible]	درد، ٹیک -	,,	[illegible]	[illegible]	ٹیس سی خنجر لگی [illegible]
ٹیسو	,,		۲۴۷	ڈھاک کے پھول -	مذکر	ظفر	[illegible] ہتھیلی [illegible]	[illegible] غیرت گل تو نے ٹیسو توڑے
,,	,,		,,	ایک قسم کا سوانگ بناتے ہیں -	,,	بحر	اک صاحب چشم کا [illegible] عالم	[illegible] شہر میں سو بکتے ہیں
ٹیکرا	ہ		۶۳۱	بجائے معروف - ٹیلا - بلندی - اونچائی -	,,	میر	[illegible] چرخ [illegible]	ایک اونچا ٹیکرا [illegible] کی راہ میں
ٹیلہ	,,		۳۴۵	اونچا مقام - اونچی زمین -	,,	حالی	ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا	کہ آتی ہو واں سے نظر ساری دنیا
ٹیم ٹام	ہ		۸۹۱	زینت و آرائش، زیبائش -	مؤنث	[illegible]	[illegible] کام کہ جس سے ہو عاقبت [illegible]	[illegible] ٹیم ٹام دنیا کی

باب ثائے مثلثہ

ثابت سلہ	ع	۹۰۲	درست۔ برقرار۔ مضبوط۔ پائدار۔ وہ ستارے جو غیر متحرک و قایم ہیں سیارہ کے خلاف۔	مذکر	ناسخ	وہ مہ خانہ نشیں گلیوں میں آوارہ ہوا	اے منجم دیکھنا ثابت بھی سیارہ ہوا
ثانی	″	۵۶۱	دوسرا۔ نظیر۔ مانند۔	مذکر	رند	شان ارفع ہے تری مرتبہ اعلیٰ تیرا	تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقا تیرا
ثبات سلہ	″	۹۰۳	بالفتح اول پائداری۔ قیام۔	″	اسیر	گر وطول عمارت شوق سے اس دار فانی میں	ثبات اسے منعمو سمجھو جو کچھ بھی خانہ تن کا
ثبوت	″	۹۰۸	بضم اول وسکون واو معروف ثابت ہونا۔ قرار پکڑنا دلیل۔ صداقت کی شہادت۔	″	آتش	حجت و بانِ یار میں کیونکر نہ کیجیے	منظور ہے ثبوت نہیں نا پدید کا
ثروت	″	۱۱۰۲	بالفتح تونگری۔ مال کی کثرت۔ دولت۔ حشمت اختیار۔ حکومت۔	مونث	حالی	نہ ثروت رہی انکی قایم نہ عزت	گئے چھوڑ ساتھ انکا اقبال و دولت
ثعبان	″	۶۶۲	بضم اول وسکون عین مہملہ و بای موحدہ بڑا سانپ اژدہا۔	مذکر	ناسخ	جھنجھلا یوں ہاتھ دوڑاتا ہوں زلف یار پر	وہ لپٹا تھا جس طرح ثعبانِ موسیٰ یار پر
ثقبہ	″	۷۰۶	بضم اول سوراخ۔ چھید۔	″	انیس	جلوہ ہے حسن روے شہ کائنات کے	آئینہ ہے نور تھے ثقبے قنات کے
ثقل	″	۶۳۳	بالکسر اول وسکون ثانی گرانی۔ بھاری ہونا۔ ضعوبت ہونا	″	تسلیم	سنیں کیونکر یہ گل فریاد بلبل	انھیں ثقل سماعت ہو گیا ہے
ثمر	″	۴۰۷	بالفتح پھل۔ میوہ۔ بار درخت۔	″	جلیل	لکھا ہے نخل محبت کی پتی پتی پر	یہ وہ نہال ہے جسمیں ثمر نہیں آتا
	″	″	نیک نتیجہ۔ اچھے کام کا پھل	″	قدر	باررور ہوکر ہوا میں سب پہ بار	کیا یہی تھا اس ریاضت کا ثمر
ثمرہ	″	۴۷۵	نتیجہ۔ حاصل۔ انجام۔ بدلا۔ عوض۔	″	″	کچھ بھی غفلت کا نہ ثمرہ پایا	ملی تنخواہ نہ بیکاری کی
ثنا	″	۵۵۱	بالفتح تعریف۔ مدح۔ ستائیش۔	مونث	جلیل	نے لیا ہمنے صلے میں حسن خلد جلیل	کرکے موزوں شہ والا کی ثنا تھوڑی سی
ثواب	″	۵۰۹	جزای خیر۔	مذکر	جلال	حرام موت غم نے دیا جدائی میں	حلال کر چلے۔ تمکو بڑا ثواب ہوا
ثور	″	۷۰۶	بالفتح گاؤ نر۔ دوسرا برج آسمانکا جو گاے کی شکل کا ہے۔	″	برق	مزاج برق جو آتا کبھی تعلی پر	بجاے گاؤ زمیں ثور آسماں ہوتا

سلہ عہد پر قایم بات پر مضبوط (داغ) وہ خراو عشق ہے داغ ہو ثابت قدم۔ عشق کی ہو جسنے رکھکر تیغ و خنجر زیر پا۔ سلہ (رشک) ع۔ اپنا ثبات دیکھ خیال محال دیکھ۔

باب جیم عربی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
جائے	ف	۳	جگہ۔ مقام۔	مونث	اسیر	وہ کون دل ہے کہ جسمیں نہیں ہے جا تیری	وہ کون سر ہے جو رکھتا نہیں ہے سودا تیری
جادو	ر	۱۴	سحر۔ افسوں۔ ٹونا۔ منتر۔	مذکر	امیر	ہوا ہوں میں مر کے کیا نیگا وہ قاصد کو خط	جل گیا تھا جو بھبر ہر وہ جادو اور تھا
جادوگری	ر	۲۴۴	جادو گرنا۔ سحر کرنا۔	مونث	جلیل	دیکھو جو جیب بنالیتے ہیں وہ بات بات کیا	جادوگری ہے سب اگر فتنہ زا کی ہے
جادہ	ع	۱۳	راستہ۔ پگڈنڈی۔	مذکر	امیر	جادۂ سا ہے نکمیں شاہ تیری نظا ہر	گوہر جبیں ہے اس دنیا میں حق وہ راہ مقصد کا
جاروب	ف	۲۱۲	جھاڑو۔	مونث	اسیر	خوار خار جانا نے کثرت دیکھی گل کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن جانہ دلکی
جاروب کشی	ر	۵۴۲	جھاڑو دینا۔	ر	امیر	روضۂ پاک کی خاک آنکھوں سے ملتا میں امیر	کاش جاروب کشی ہو اس کی میسر ہوتی
جاڑا	ہ	۲۰۵	سردی کا موسم۔ سردی۔	مذکر	سودا	ہوا جاتی رہے صد وہ ہے جس تن کا نہ ترکی	جواب بھی سوہو ملکر تو جاتا ہے دلا تیکا
جاسوس	ع	۱۳۰	بھیدیا۔ مخبر۔ گوئندہ۔ خفیہ نویس	مذکر	تسلیم	کیا مجھے اللہ سے تسلیم نے نیک یا بد	ہر بشر کے ساتھ اک جاسوس ہے ہمراہ کا
جاگ[1]	ہ	۲۴	بیداری۔	مونث	انسر	دل اُن سے لگا کر کیا فسر پر دہ کچھ نہیں آج	وہ محو خواب ناز ہو وہ سار ہماری جاگ گئی
جاگیر	ف	۲۲۴	وہ زمین یا علاقہ جو کسی خدمت کے عوض میں کسیکو سرکار سے عطا ہو۔ معافی۔	مونث	رضا	خیر نے بھی آکے بستر کو یہ جانان میں کیا	پاس سے خلد کی جاگیر آدھی کر گئی
جال	ہ	۴۴	دام۔ پھندا۔	مذکر	امیر	حسرت میں خون کے دریا ہی میں تڑپ تو بہی	مچھلیوں کے لئے موجوں ہی کا جال اچھا ہے
ر	ر	ر	مکر و فریب جعل۔	ر	حافظ صاحب	کوٹھے پہ چڑھکے رنڈی کرتی ہے جو تو لکھی	میں تیرے خوب سمجھی ہے بھی یہ جال تیرا
جالا	ر	۳۵	تار عنکبوت۔ وہ جندا جو مکڑی لعاب دہن سے بناتی ہے۔	ر	امیر	اُڑ گئی گھاس مٹی ہے والا	ہے جو بند ھن سو مکڑی ہی کا جالا
ر	ر	ر	آنکھ کا ایک عارضہ یعنے وہ سفید جھلی جو تمیں پردہ کے آنکھوں میں پڑجاتی ہے	ر	[illegible]	کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہے چشم میں	دیدۂ خورشید کو فرصت نہیں آشوب سے
جالی	ر	۴۴	ایک قسم کا کپڑا ہے جو سوراخدار ہوتا ہے	مونث	منیر	بنگلہ میں پھانستا ہوں ہما نی بزنگی	جالی بنارہا ہوں نقوش حصیر کی
ر	ر	ر	جھنجری۔	ر	آتش	صورت عاشق ہے در پردہ اُسے بھی عشق ہے	غرفہ میں جالی رہی دیوار میں روزن رہا
جام	ف	ر	پیالہ۔ ساغر۔ شراب پینے کا برتن۔	مذکر	امیر	جسے گناہ گار جو محروم رہ گئے	ساقی گریہ جام شراب طہور تھا
جامدانی	ر	۱۰۹	صحیح جامہ دانی ہے۔ بوغبند۔ کپڑوں کی پیٹی۔ چمڑے کا صندوق جسمیں پہننے کے کپڑے رکھتے ہیں۔ ایک قسم کا پھولدار کپڑا بھی ہوتا ہے جسکو جامدانی کہتے ہیں۔	مونث	حافظ صاحب	جھینگر ہو جائے پشم ہے یا ذکی پنکو کیا	چمڑے کی جامدانی میں تو رکھی شال ہے
جامہ	ر	۴۹	پوشاک۔ پہننے کا کپڑا۔	مذکر	ناسخ	اس سے بہتر ہے کہیں عریاں پھرا نامجھکو	جامۂ ہستی نہایت اب پرانا ہو گیا

[1] راستہ میں پلیں ہو اُٹھے گی جان اپنی اسکے گردنیں۔ سا ہی جا ہے قریب رگ گلو بہتر ہی ۔ [2] رانیں یاد جاگ تھی سوتا تھا اُدھر لشکر یار ہی۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
جان [۱]	ف	۵۳	روح - زندگی - وہ جوہر لطیف جسکی سبب جاندار زندہ رہتا ہی -	مونث	جلیل	قاتل کا ہاتھ اپنا رکا بھی تو کب رکا	تھوڑی سی جان جب تن بسمل میں رہ گئی
جان پہچان	ہ	۱۱۵	آشنائی - واقفیت -	"	آخر مینائی	کچھ ایسے وہ نا آشنا ہو گئے ہیں	نہ تھی جان پہچان گویا کبھی کی
جانب [۲]	ع	۵۱	طرف - سمت - پہلو - رخ -	مونث	سخن	سن سکے فریاد میری کون خبر ہوتا ہی	ہوتے ہیں سب اسی جانب جدھر ہوتا ہی
جانچ	ہ	۵۶	آزمایش - پرکھنا - امتحان -	"	امیر	مجھ ہی جانچ کرے جنس کا بازار سہی	فریب جانچ فرشتوں سے نہ کھا گئے دم نمائی کا
جان جوکھوں	"	۱۴۴	مصیبت - جان کے نقصان کا خوف -	"	تسلیم	ہاے رے بیکسی محبت میں	جان جوکھوں ہوئی محبت میں
جان جوکھم	"	۱۳۸	ایضاً -	"	بحر	خدا بچائے محبت میں جان جوکھم سے	سچ اسمیں ہی عاجز یہ ناداں ہی نفس
جانکنی	ف	۱۴۴	دم نکلتے وقت کی تکلیف -	مونث	داغ	تنگ آکے دیکھے یا تھیں جانا ہمنوا	یہ کیا خبر تھی یہ زمانہ میں جانکنی ہوگی
جانکاہی	"	۴۰۰	جان گھٹانا - محنت مشقت -	"	رند	کرنے کا نہیں قصد کبھی کوہ کنی کا	جانکاہیاں دیکھیگا جو فرہاد ہماری
جانفشانی	"	۵ و ۴	بڑی محنت - نہایت کوشش -	"	جلال	مرے پہ ہوئی قدردانی ہماری	ٹھکانے لگی جانفشانی ہماری
جانشانہ	"	۱۰۲	معصوما -	"	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہیں وہ بھی رہن جام ہوئی
				"	ذوق	اس سنگ آستاں پہ جبین نیاز ہے	وہ ابھی جانماز ہی اور یہ نماز ہی
جانور	"	۲۶۰	حیوان -	مذکر	ناسخ	آدمی کو عشق نازیبا ہی زلف و خال کا	جانور ہوتا ہی قیدی دانہ کا اور جال کا
جاہ	"	۹	رتبہ - مرتبہ - عزت -	"	امیر	[illegible]	اعزاز بڑھا مال بڑھا جاہ بڑھا
"	"	"	بزرگی - شان - عظمت -	مونث	[illegible]	بہار جوانی علیحدہ سیر تو ہی ہوا	ہوا کیا اگر جاہ حاصل ہوئی
جاہل	ع	۳۰	ناخواندہ - بے علم -	مذکر	آتش	[illegible]	عقل سے ہوتا ہی دنیا میں جاہل خالی
جاہ و جلال	ف	۷۹	دبدبہ - رعب و داب -	مذکر	نوازش	غیر و نکو جس طرح [illegible]	حاصل کبھی نہیں [illegible] جاہ و جلال تھا
جاہ و حشم	ف	۲۰۲	شان و شوکت - کر و فر - ٹھاٹھ -	"	صبر	ہم جاہ و حشم [illegible] کیا جانا	خاتم کو سلیماں کے انگشتری جانا
جائزہ	ع	۲۲	حساب لینا - پڑتال کرنا - جانچنا - حاضری لینا		[illegible]	[illegible]	ابھی لینا ہی مجنوں جائزہ صحرا کے دامن کا
جبر	"	۲۰۵	زبردستی - ظلم - ستم - جور و جفا - دباؤ - زیادتی -	"	امیر	کیوں [illegible] عاشق جفا ہو گر نہ تجھکو صبر تھا	اے دل بیتاب کیا تجھ پر کسی کا جبر تھا
جبروتی	"	۱۲۱	بالفتح اول و دوم عظمت تکبر - باصطلاح صوفیہ عظمت و جلال اسماے صفات الہی - جبروتی - بزرگی کی شان تکبر	مونث	رشک	ہماری بندگیوں سے ہوا غرور بتاں	سما گئی جبروتی انھیں خدا کی طرح
جبرئیل [۳] جبریل	"	۲۳۵ / ۲۵۵	چار مقرب فرشتوں میں سے ایک مشہور فرشتہ کا نام جو خدا تعالے کیطرف سے رسولوں کو احکام پہونچایا کرتے تھے -	مذکر	ناسخ	غاشیہ بردار تھا جبریل ہمراہ رکاب	جب ہوا راکب براق آسمان رفتار کا

[۱] (ناسخ) تا بہ میخانہ پہونچ جاؤں تو بچ جائیگی جان - ساغر مے میں نہیں تیغ غم سیر ہو جائیگا - [۲] جانبین یعنی طرفین فریقین (صبا) اب کے صبا وہ لطف نہیں جانبین میں - دل بدل گیا کہ وہ دلبر بدل گیا

[۳] (محسن) جبریل تھا اور براق بھی ہے جذبہ بھی ہوا اشتیاق بھی ہے (انیس) پر جبرئیل کے بھی سپر ہوں تو کاٹ دیں -

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جبل	ع	۳۵	بفتح اول وسوم پہاڑ	مذکر	بحر	انسان مشت خاک ہے کیا مستقل رہے	بن بن کے اسباب ہے روزہی جبل چلے
جبلت	"	۴۳۵	بفتح اول وکسر دوم وتشدید لام۔ خلقت اصل طبیعت صفت خلقی۔ پیدائشی۔ قدرتی۔ جیسے شفقت اولاد ماں باپ کی جبلت میں داخل ہے۔	مونث	اختر مینائی	عداوت سے باز آئے کیا مدعی	جبلت کسیکی بدلتی نہیں
جبہ	"	۱۰	لباس کی ایک قسم چغہ لبادہ۔	مذکر	امیر	آئے تو دو بہار یہ دونوں ہیں رہن مے	خرقہ نہ پیر کا ہے نہ جبہ مرید کا
جبہہ	"	۱۵	پیشانی۔ ماتھا۔	"	امیر	یاں کی پیشانی پر نور ہے کیا دوں مثال	جبہۂ خورشید ہے ابر دلنظر آیا مجھے
جبیں [۱]	"	۶۵	پیشانی۔ ماتھا۔	مونث	امیر	سنگ در آپ کا ملجائے تو سجدے یہ کریں	سودہ ہو کر مری رہ جائے جبیں تھوڑی سی
جتن	ھ	۴۵۳	بالفتح کوشش تدبیر ڈھنگ جتیا چارہ۔	مذکر	جان صاحب	تعویذ نقش چلہ کشی ٹوٹکے فسوں	ملنے کو تیرے ہمنے ہزاروں جتن کئے
جٹا	"	۴۰۴	بال کی لٹ۔ درخت کی جڑ۔ ریشے	مونث	گلزار نسیم	زنبور سیاہ خال اس کے	برگد کی جٹائیں بال اس کے
جحیم	ع	۲۱	دوزخ جہنم۔	مذکر	امیر	محشر میں تقمہ میں ہوا کی خدا نے خیر	مدت سے در رہ کھلے ہوئے منہ جحیم تھا
جد	"	۷	دادا۔	"	مونس	رو کے سمجھے کیا منہ پسر سعد نحس کا	جد کر سکا ہے یہ واسطہ تم دیتے ہو جسکا
جدال	"	۳۸	بالکسر۔ جنگ لڑائی۔	مونث	اختر مینائی	دل نہ میری سنے نہ میں دل کی	روز باہم جدال رہتی ہے
جدائی	ف	۲۸	بضم اول دوری مفارقت علحدگی۔	"	امیر	وصل اگر ممکن نہیں تو ہو وصال	اب نہیں اٹھتی جدائی آپکی
جدت	ع	۴۰۷	بالکسر۔ نیا ہونا۔ تازہ ہونا۔	"	جلیل	طرز رفتار میں ہونے لگی جدت پیدا	روز تلوار نئی زیب کمر ہوتی ہے
جدول	"	۴۳	وہ خط یا لکیر جو کتاب کے صفحہ پر چہار طرف کھنچے ہیں	"	ناسخ	جابجا تعریف لکھی ہی خط رخسار کی	چاہیے جدول مرے دیوان کو زنگار کی
جذب	"	۴۰۵	بالفتح۔ کھنچاؤ۔ کشش۔ وہ حالت جو مجذوب فقیروں کیواسطے مخصوص ہے	مذکر	مونس	گر کشش ہو بخت شاق ہو طوفان شاہ کا	کہربا کو جذب کیا مشکل ہو برگ کاہ کا
جذبہ	"	۴۱۰	کشش کھنچنا دل کا جوش۔ ولولہ	"	جلیل	کہدے اے آہ یاس سے جو کھنچا بیٹھا ہے	کھینچ لائے گا تجھے جذبۂ کامل میرا
جرأت	"	۴۰۴	دلاوری۔ چالاکی۔ ہمت۔	مونث	داغ	جواب انکی جانب سے دینے لگا	یہ جرأت تجھے نامہ بر ہو گئی
جراحت	"	۶۱۲	زخم۔	"	جلال	خوشی سے اپنے سینہ کو بنایا ہے ہدف	جراحت دل کی جب پڑتا ہے تیرا تیر
جرس	"	۲۶۳	عربی میں بفتح اول وسکون دوم آواز نرم فارسی میں بفتح اول ودوم گھنٹہ جو قافلہ والے کوچ کے وقت بجاتے ہیں	مذکر	امیر	نہیں رہنے کے زیر خاک تلے مرد کو	جرس خاموش ہوگا جب پہنچ جائیگا منزل تک
جرعہ	"	۲۷۸	گھونٹ۔ ایک دفعہ کا پینا۔	"	تسلیم	پلادیتا اگر اک جرعہ صہبائے محبت کا	تری صدقے میں میں بھی مست بیجا دہ ہوتا
جرم [۲]	"	۲۴۳	بضم اول۔ گناہ۔ تقصیر۔ پاپ۔	"	امیر	کسی گنہ پہ کوئی قتل ہو میں کہتا ہوں	کہ اس سے جرم ہوا ہوگا آشنائی کا

[۱] (داغ) نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر۔ کیوں تری چاند سی جبیں ہوتی۔ [۲] (امیر) در پے خون میرے کے نہ رہو۔ ہو ہی جاتا ہے جرم آدم سے۔

جِرم	ع	۲۴۳	بالکسر۔ جسم دھڑ بدن۔ اکثر اس لفظ کا اطلاق فلکیات معدنیات جمادات پر ہوتا ہے جیسے جرمِ کرہ جرمِ قمر جرمِ خاک وغیرہ۔	مذکر	انیس	عکس سپر بدن میں۔ بدن کا سپر میں تھا	تھی یوں وہ سپر کہ جرمِ نمایاں قمر میں تھا
جُرّہ	"	۲۰۸	نام ایک شکاری جانور کا ہے جسکو باز بھی کہتے ہیں۔	"	صبا	کئے صید سرخاب اور قرقرے	کلنگوں پہ جرّے اڑائے گئے
جریب	"	۲۱۵	لاٹھی۔ چھڑی۔ ایک پیمانہ زمین ناپنے کا انگریزی بچپن گز کی زنجیر۔	مونث	ظفر	جریب کاہکشاں تو نے ضعفِ پیری میں	کبھی نہ اے فلک پیر ہاتھ سے پھینکی
جڑ	ھ	۲۰۳	بیخ۔ بن بنیاد۔	مونث	منیر	منظور ہے شکست دل دادخواہ کی	جڑ کاٹتے ہیں آہ مرے سرو آہ کی
جزا[1]	ع	۱۱	صلہ۔ بدلا۔ انتقام نیکی و بدی کا عوض مگر فارسی والے نیکی کے لئے جزا اور بدی کے لئے سزا بولتے ہیں۔	"	امیر	بارگاہ حق سے ہر طاعت کی ملتی ہے جزا	ہے بڑی سرکار حق رہتا نہیں مزدور کا
جزر و مد	"	۲۶۰	سمندر کے پانی کا اُتار چڑھاؤ جسکو جوار بھاٹا کہتے ہیں۔	مذکر	انیس	ہے قہر غضب نام ہے قہر صمد اس کا	رُکنے کا نہیں شام تلک جزر و مد اس کا
جزو / جز	ف	۱۶ / ۱۰	پارہ ریزہ ٹکڑا۔	"	ناسخ	نکہت کا گل بیجاں سے جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشاں ہوتا
				"	صبا	ہوائے وصل و آب اشک و سوز ہجر و گرد غم	یہ ہوا ایک ایک جزو ہم عاشقوں کے چار عنصر کا
جزیرہ	ع	۲۲۵	ٹاپو۔ زمین کا وہ ٹکڑا جو پانی سے گھرا ہوا ہو۔	"	آتش	تیار رہتی ہیں صف مژگاں کی پلٹنیں	رخسار یار ہے کہ جزیرہ فرنگ کا
جزیرہ نما	ف	۳۱۹	جغرافیہ کی اصطلاح میں وہ خشکی کا ٹکڑا جو تین طرف پانی سے محیط ہو۔	"	حالی	عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا	جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
جسارت	ع	۶۶۴	بکسر اول دلیری۔ ہمت۔ مردانگی۔ حد سے گذرنا۔	مونث	اختر مینائی	کعبۂ دل کو مٹانے کا خیال	اللہ اللہ یہ جسارت آپ کی
جسامت	"	۵۰۴	بالفتح موٹاپا۔ فربہی۔ حجم کسی چیز کا۔	"	شعور	دست و بازو سے نہیں مردانگی	دیکھنے کی ہے جسامت فیل کی
جست	ف	۴۶۳	کود پھاند۔ زغند۔ قلانچ۔	"	صبا	کئی بار اُٹھ اُٹھ کے جست اس نے کی	جب اٹھا برابر سے گولی پڑی
جستجو	"	۴۷۲	تلاش ڈھونڈھ	"	تسلیم	زخود رفتہ ہیں دونوں آرزوئے وصل باہم میں	مجھے ہے جستجو انکی انہیں ہے جستجو میری
جست و خیز	"	۱۰۸۶	بفتح اول کود پھاند۔	مونث	ناصر	شوخی دکھا کے اس نے ہمیں اپنی چال کی	آنکھوں سے جست و خیز گرا دی غزال کی
جسم	ع	۱۰۳	بالکسر۔ بدن۔ تن۔ دھڑ۔	مذکر	ناسخ	دیکھئے کیا روز فرقت میں ہو عالم شام تک	دوپہر میں ہائے میرا جسم آدھا رہ گیا
جشن	ف	۳۵۳	خوشی کی محفل ناچ رنگ عیش و نشاط کا لطف۔	"	صبا	بہار آتے ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا	تمام میکدہ میں جشن خسروانہ ہوا

[1] ’’جزاک اللہ‘‘ خدا تجھے نیک صلہ دے۔ شاباش۔ مرحبا۔ صد رحمت۔ (امیر) بڑھا جاتا نہیں اے دلربا خط۔ جزاک اللہ لکھا ہے نیا خط۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جعد	ع	[illegible]	جوڑا۔	مونث	نوازش	یاد جب وہ جعد مشکیں آ گئی	دل میں اک ناگن تھی جو لہرا گئی
جعل	"	۱۰۳	بنانا۔ ایسی نقل بنانا جو مشابہ اصل کے ہو۔ مکر۔ فریب۔ دھوکا۔	مذکر	قلق	چھنے مانا یہ جعل اسی کا تھا	مگر ایسا یہ شخص تنہا تھا
جفا	ف	۴۴	ظلم و ستم۔ زیادتی۔	مونث	جلیل	ہم تڑپتے ہیں رقیبوں پہ جفا ہوتی ہے	کون سا جرم ہے جس کی یہ سزا ہوتی ہے
جفت	"	۲۰۳	جوڑا۔	مذکر	قدر	اُس بادشہ حسن کا خط لکھے ہوا گم	کیا جفت ہوا میرا کبوتر بھی ہما سے
جُفتہ	"	۲۰۰	بالضم بر وزن خفتہ کپڑے میں شکن پڑ جانا۔	"	بحر	اُس ستمگر کے دوپٹے کی چناوٹ دیکھ کر	پڑ گئے جفتے گلوں کے جو تو قیروں میں
				"	ناسخ	رات بھر تڑپے بے فراق یار میں ہم بسکہ	پڑ گئے جفتے [illegible]
جَگ	ہ	۲۴	بالفتح دنیا۔ سنسار۔	"	جرات	اُس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں	گر لاکھ جگت ہم گئے اور جیسے جگ گیا
جُگ	"	۱۴۳	بالضم قرن۔ مدت اہل ہنود کے مجوزہ زمانے مثلاً ست جگ وغیرہ۔ ایک خانہ میں دو نردوں کا اکٹھا ہونا۔	"	گلزار نسیم	ایک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	جو پوچھتے ہی جگ نردوں کا ٹوٹا
جگت[1]	"	۲۲۴	وہ چبوترہ جو کنویں کے گرداگرد بناتے ہیں	مونث	امیر	چاہ ذقن دکھا کر کشتوں کا ڈھیر ہو	گہرا اگر کنواں ہے تو اونچی جگت بنے
جگر	ف	۲۲۳	اعضائے رئیسہ میں سے ایک عضو کا نام (کلیجہ) ہمت۔	مذکر	جلیل	جان دیدے مگر اے آہ بہت مشکل ہے	عشق کرنے کو جگر چاہیے پروانے کا
•	•	•	مجازاً بمعنی تاب و طاقت۔ قوت۔ زور	مذکر	امیر	ہر سرو پہ نثار رہوں ہر گل پہ سینہ چاک	قمری کا دل ملا ہے جگر عندلیب کا
•	•	•	صدمہ ہونا۔ جگر آب ہوجانا۔ بیتاب ہوجانا۔	مذکر	انیس	از بسکہ دل درد تھا بیتاب ہو گیا	پانی کے نگلنے پہ جگر آب ہو گیا
•	•	•	خوف طاری ہونا۔ (جگر کانپنا)۔	مذکر	امیر	میرا جگر تو کانپ گیا اُس نگاہ سے	اُس سنگدل کا دل نہ ہلا میری آہ سے
•	•	•	جگر پہ چھریاں چلنی کنایۃً حد سے زیادہ بیچین ہونا۔	مذکر	داغ	یاں جگر پر چلگئیں چھریاں کسی مشتاق کے	واں خبر یہ بھی نہیں زور ادا نے کیا کیا
•	•	•	بیحد رنج و صدمہ ہونا۔	مذکر	قدر	شمع کی صورت ہے میرا حال زار	جب چپ جو رہتا ہوں تو پھنکتا ہے جگر
جگنو	ہ	۷۹	ایک چمکدار کیڑا ہے جسکو فارسی میں کرم شب تاب یا کرمک شب تاب کہتے ہیں	"	اسیر	دل سوزاں ہمارا پھنس گیا جب زلف جاناں میں	کہا سب نے شب تاریک میں جگنو چمکتا ہے
"	"	"	عورتوں کے گلے میں پہننے کا ایک زیور ہے	"	رند	مہر کا ڈوبنا شب کو ہے گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگہ	"	۳۸	ٹھکانا۔ مقام۔	مونث	تعشق	نہیں کچھ خواہش جنت ترے کوچے کی نذر ہے تقصیر	جگہ ملجائیگی طوبیٰ کے نیچے ایک بستر کی
"	"	"	موقعہ۔	"	رند	صلواۃ اسکے حسن پہ پڑھتے نہ کس طرح	انصاف کیجئے تو جگہ ہے درود کی
جل[2]	"	۳۴	بضم دھوکا۔ فریب۔ و بفتح بمعنی پانی	مذکر	شوق	کیا فریب آپ سے کیا میں نے	کونسا تمکو جل دیا میں نے

[1] بضم اول سنسکرت میں چیتراؤں جوڑ توڑ تدبیر سازش۔ لطیفہ۔ ذو معنی بات۔ تدبیر کے معنی میں بولتے ہیں (سحر) کس اندر ہی چال ہے یہ جگت۔ کہیں اور ہی جا پہنچے یہ لغت [2] (جل) بالفتح بھاکا زبان میں بمعنی پانی بولتے ہیں۔ (محسن) سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل۔ برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل۔ جل بادل نا شد کے معنی میں بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
جلا	ع	۳۴	بکسر چمک روشنی ۔ صفائی صیقل ۔	مونث	جلیل	خاک میں جسم ملاتا ہے ملانے دو جلیل	اور بھی آئینۂ دل میں جلا آتی ہے
جُلاب	″	۳۰	مسہل ۔	مذکر	میر	بہکے جو ہم مست آگئے سو بار مسجد سے اٹھا	واعظ کو مارے خوف کے کل لگ گیا جلاب سا
جَلاجل	″	۶۷	جھانجھ ۔	″	انیس	ہو گیا جوڑ کے ہاتھوں کو جلاجل خاموش	کیا بجاتے کہ بجا تھے نہ کسی شخص کے ہوش
جلّاد	″	۳۸	کھال اُتارنے والا ۔ گردن مارنے والا ۔ بے رحم ۔	″	امیر	نہ ہو جبتک کہ حکم اسکا کرے وہ قتل کیا ممکن	کہ عزرائیل اک جلاد ہے سرکار قاتل کا
جلال	″	۶۴	بزرگی ۔ برتری شان و شوکت ۔	″	ناسخ	دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا	آیا وہیں خیال کسی کی نقاب کا
جلالت	″	۴۶۴	بزرگی ۔ عزت ۔ فخر ۔ شان شوکت ۔	مونث	مونس	پرنور ہے سب دشت صباحت سے جبیں کی	خورشید لرزتا ہے جلالت سے جبیں کی
جلترنگ	ہ	۷۰۳	ایک باجے کا نام ہے ۔ اسمیں پانی بھر دیتے ہیں اور اُسکے کنارہ کو دو لکڑیوں سے بجاتے ہیں ۔	″	تسلیم	روز اشک و فغانِ بلبل سے	باغ میں جلترنگ بجتی ہے
جل تھل	ہ	۹	زمین جو پانی سے بھر جاتی ہے ۔ مراد کثرت بارش سے ہے ۔	مذکر	ناسخ	ایسے مژدۂ مرگ کے ہیں دل بھرے ہوئے	پل مارنے میں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوئے
جِلد	ع	۷ب	پوست جسم ۔	مونث	صفدر	پڑ گیا نیل تصور میں بھی بوسہ جو لیا	کسقدر جلد ہے نازک تری رخسار کی
″	ف	″	کتاب کی جلد ۔ سلائی کتاب کی ۔	″	اسیر	لائق ہیں دیکھنے کے مرے داغہائے تن	چھپنے عجیب رکھتی ہے جلد اس کتاب کی
″	″	″	کتاب ۔	″	امیر	ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت	کہ موجیں ہے دریا کی ہیں جلدیں ہفت قلزم کی
جلد ساز	ف	۱۰۷	صحاف کتاب کی جلد بنانے والا ۔	مذکر	ناسخ	دیوان اسنے میرا دکھایا ہوا میں قتل	یہ جلد ساز تو مجھے جلاد ہو گیا
جلدو	ت	۴۳	بضم و بکسر دونوں طرح بولتے ہیں ۔ صلہ انعام ۔ نیک بدلا ۔		رشک	سو با جوڑا قتل سے جلدوئے وحشت ملی	تیغ قاتل رنگ ریز رخت عریانی ہوئی
جلدی	ہ	۴۷	بفتح ۔ عجلت ۔	مونث	جلیل	میں کہتا ہوں کہ جلد آؤ چلا میں	وہ کہتے ہیں کہ جلدی کیا پڑی ہے
جلسہ	ع	۹۸	میٹنگ محفل ۔ مجلس ۔ کمیٹی ناچ رنگ کی مجلس ۔	مذکر	داغ	سریلی صدائیں ہیں اوس شوخ کی	الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے
جلن	ہ	۸۲	سوزش ۔	مونث	جلیل	انجام کیا ہو داغ محبت کا دیکھئے	سینے میں ابتدا سے جلن انتہا کی ہے
″	″	″	حسد ۔	″	″	جلنے سے میں بچا تو فلک کو جلن ہوئی	بجلی زمیں سے اٹھ کے گری آسمان پر
جِلَو	ت	۳۹	بکسر اول و بفتح دوم سجا ہوا کوتل گھوڑا جو سواری کے ساتھ زینت کے لیے ہو ۔ سواری کے ساتھ کا ٹھاٹھ	″	ذوق	حاضر ہے مرا توسن وحشت کی جلو میں	باندھے ہے ہوئے کمسار بھی دامن کو کمر سے
جلوت	ع	۴۳۹	خلوت کی ضد ۔ اپنے کو دکھانا ۔ ظاہر کرنا ۔	″	امیر	کبھی آئیگا وہ آنکھوں میں کبھی دل میں امیر	یہی خلوت کبھی ہوگی یہی جلوت ہوگی
جلوخانہ	ف	۶۵۵	صحن جو سلاطین و اُمرا کے مکان کے سامنے ہوتا ہے ۔	مذکر	″	ہیں دیدہ و دل دونوں امیر اسکے ٹھکانے	یہ قصر ہے اس کا یہ جلوخانہ ہے اسکا

جلوس	ف	۹۹	تخت نشینی۔	مذکر	سخن	ہوتا ہی جو جہاں میں حکم سے تیرے ہی وہ سب	شہ کا کہیں جلوس ہو راج کا ہو کہیں تلک
جُلوس	"	"	سازوسامان شاہانہ حشم۔ کروفر۔	"	مونس	چمکا علم جو فاتح بدر و حنین کا	دونا جلوس ہو گیا فوج حسین کا
جَلوہ	ع	۴۴	بالفتح آپکو دکھانا۔ سامنے آنا۔ نظارہ۔ نمودار ہونا ظاہر ہونا۔	"	جلیل	حق یہ ہے کہ دیدار کو درکار ہیں آنکھیں	ہوئے کور تو جلوہ کہاں ہو نہیں سکتا
جلی کٹی	ہ	۴۷۳	طعن وتشنیع کی باتیں۔	مونث	"	پروانہ کہگئے دیکھلے وہ شمع رو مجھے	ہو گی جلی کٹی بھری محفل کے سامنے
جماعت	ع	۵۱۴	گروہ۔ بھیڑ۔ جتھا۔ ہجوم۔ نماز یونکی قطار صف۔	"	امیر	راحت و فرحت و بہجت نے کیا دل کا طواف	حج ادا کرنے جماعت کی جماعت آئی
جمال	"	۷۴	حسن وخوبی خوبصورتی۔	مذکر	"	خوب دیکھا تو جوانی کا ہے سارا جوبن	حسن پریوں کا نہ حوروں کا جمال اچھا ہے
جماؤ	ہ	۵۰	قیام۔ لوگونکا جمع ہونا۔	"	اختر مینائی	یہ سیر آکے سر بام دیکھلے تو بھی	جماؤ ہے ترے کوچے میں مرنے والوں کا
جماہی	"	۵۹	سستی غنودگی سے منہ کا کھل جانا اکثر کثرت بیداری کیوجہ سے منہ کھولکر سانس لیتے ہیں جسکو خمیازہ کہتے ہیں۔	مونث	ذوق	نام میرا سن کے مجنوں کو جماہی آگئی	بید مجنوں دیکھکر انگڑائیاں لینے لگا
جمع[1]	ع	۱۱۳	آمدنی محاصل۔	"	رشک	آجائے ہوا پر جو تری زلف معنبر	دم بھر میں پریشان کرے جمع ختن کی
جمع خرچ	ف	۹۱۹	آمدنی ومصارف۔ آمدنی وخرچ کا کاغذ۔	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بمقدار حسرت دل ہے	مری نگاہ میں ہے جمع خرچ دریا کا
جمعیت	ع	۵۲۳	اطمینان۔ تسلی۔ دلجمعی۔ مجمع انبوہ جمگھٹا فوج لشکر۔	مونث	اسیر	تنگی غم دل کو آخر باعث راحت ہوئی	اس قدر سمٹی پریشانی کہ جمعیت ہوئی
جم غفیر	"	۱۳۳۳	ہجوم عام۔ بڑا گروہ۔	مذکر	امیر	پہلے تو کوئے یار میں تنہا امیر تھا	نکلا جو گھر سے یار تو جم غفیر تھا
جمگھٹ	ہ	۴۶۸	بھیڑ۔ انبوہ۔	"	"	یارب اکیلے رہنے کی عادت نہیں مجھے	جمگھٹ رہے مزار میں غلمان و حور کا
جملہ	ع	۷۸	بالضم فقرہ کلام کلمونکا مجموعہ۔	"	"	کبھی گھبرا کے دریا بحر جو میں فقرتیں ہو جاتاں	زبان موج پر آتا ہے جملہ دو خبر باشد کا
جمنا	ہ	۹۴	ایک دریا کا نام ہے۔	مونث	امیر	ہوا دونوں آنکھوں سے یہ جوش اشک	کہ گنگا سے جمنا مقابل ہوئی
جن	ع	۵۳	بالکسر۔ پریوں کی قسم میں سے ایک قسم ہے وہ مخلوق جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ جمع جنہ وجنات ہے۔	مذکر	رند	کھولدی زنجیر مجھ دیوانے کی	اسے پری تجھپر بھی شاید جن چڑھا
جناب	"	۵۶	بفتح اول درگاہ آستانہ۔ بزرگی۔	مونث	تسلیم	جو ملتجی ہے شاہ ہدا کی جناب میں	وہ التجا ہے عین خدا کی جناب میں
جنازہ	"	۶۶	تابوت۔ آدمی لاش جو دفن کرنے کو لیجاتے ہیں۔	مذکر	تعشق	دیکھ آؤ کر بیمار تمھارا تو نہیں ہے	رکھا ہے جنازہ سر بازار کسی کا
جناں	"	۱۰۴	جنت کی جمع۔ بہشت۔	"	امیر	جناں لاکھ آراستہ ہو مگر	مدینے کے گلشن کو پاتا نہیں
جُنبش	ف	۲۵۵	ہلنا۔ حرکت۔ گردش۔	مونث	"	وہ جواں رعشۂ پیری کا مزا کیا جانیں	عضو تن وجد میں ہیں جنبش سر کہتی ہے

[1] کل۔ تمام۔ گروہ۔ جماعت۔ سرمایہ۔ پونجی۔ دھن۔ میزان جوڑ چند رقمونکا مجموعہ۔ [2] (انیس) جمعیت اعدا کو پریشان کر آئی۔

جنّت	ع	۵۳۴	باغ۔ بہشت۔	مونث	جلال	کوچۂ یار میں مرتے ہیں جو آکر زاہد	حوریں انکی ہیں قصور انکو ہیں جنت انکی
جنجال	ھ	۸۷	بروزن کنگال آفت مصیبت بکھیڑا	مذکر	صبا	اس بکھیڑے سے الٰہی کہیں چھٹکارا ہو	عشق گیسو نے جان کا جنجال ہوا
جنس	ف	۱۱۳	سودا۔ چیز۔ شے۔ سوداگری کا مال غلہ اناج۔ ہر چیز کی ایک قسم اسکی جمع اجناس ہے۔	مونث	رند	کون کہتا ہے کہ ہوجائیگی ارزانی حسن	کبھی بازار میں یہ جنس نہ سستی ہوگی
"	"	"	قسم جماعت	مونث	رشک	باغ سخنوری میں جنس مرغ خوش بیاں	عنقا ہوئی ہے جنس مری ہمصفیر کی
جنگ	ف	۷۳	لڑائی۔	مونث	ناسخ	صفحہ پہ جو لکھا تیرے خط مشکیں نے	نہ رہی جنگ جو کچھ میری اور غبار کی تھی
جنگل[1]	ف	۱۰۳	صحرا۔ بیابان۔ میدان۔	مذکر	انیس	نخل تھراتے تھے سب گونج رہا تھا جنگل	سرکی جاتی تھی زمیں ان کی غضب تھی چل بل
جنگلا[2]	ھ	۱۰۸	کٹھرا۔ وہ لکڑی یا لوہے کی سلاخیں جو صحن کے گرداگرد لگا دیتے ہیں۔	مذکر	منیر	کلکتے میں ہر دم ہے منیر آمد و رفت	ہر کوٹھی میں ہر بنگلے میں جنگلا نظر آیا
جنگ و جدل	ف	۱۱۲	لڑائی۔	مونث	انیس	ہاں بعد علی کم ہوئی جنگ و جدل ایسی	غل تھا کبھی دیکھی نہیں جنگ و جدل ایسی
جنم	ھ	۶۰	پیدایش	مذکر	بحر	غرق گریہ ہی شب و روز ہونگی غم میں	بحر تیرا ہے جنم مردم دریائی کا
جنوب	ع	۹۱	سمت دکھن	مذکر	وجاہت	دیکھکر نقشہ مری [illegible]	نہ جنوب اچھا ہے اس کا نہ شمال اچھا ہے
جنون	ف	۱۰۹	دیوانگی	مذکر	جلیل	کھوئے ہوئے ہیں شاہد معنی کی دھن میں ہم	یہ بھی جلیل ایک جنوں ہے شباب کا
جنیو[3]	ھ	۶۹	زنّار۔	مذکر	بحر	دھاگا دیا بتوں نے خفا دیکھکر مجھے	اٹھا جو میں جنیو کمر سے لپٹ گیا
جوئہ[4]	ف	۹	نہر چشمہ۔ دریا	مونث	آتش	کرم حق سے ہے گلزار توکل سرسبز	کٹ کے دریا سے مری باغ میں جو آتی ہے
جوا	ھ	۱۰	قمار بازی۔ ہار جیت کی شرط۔	مذکر	گلزار نسیم	بدبختی سے آخری جوا تھا	بندہ ہونا بدا ہوا تھا
جواب[5]	ع	۱۲	ثانی۔ مثل۔ مقابل۔ ہمسر	مذکر	آتش	دنیا کے خرابے میں نہ گھر جسنے بنایا	جنت میں نہ نکلیگا جواب اسکے مکاں کا
"[6]	ف	"	پاسخ۔	مذکر	ناظم	کچھ غم نہیں ہے صاف مجھے گر دیا جواب	کیا کم ہے یہ خوشی کہ ملا بات کا جواب
"	"	"	خط کا جواب۔ پیغام کا جواب۔ سوال کا جواب۔	مذکر	جلیل	دیر میں آیا تو کیا قاصد شتاب آیا تو کیا	انکو آنا چاہئے خط کا جواب آیا تو کیا
"[7]	"	"	تردید۔ ردّ کلام۔	مذکر	امیر	شوق سے لکھیں فرشتے میرے عصیان ...	ایک رحمت انکی ہو اس ساری دفتر کا جواب
"	"	"	انکار۔ نامنظوری۔ قبول نہ ہونا۔	"	آتش	دعائے وصل صنم مانگ دل شکستہ نہ ہو	درِ کریم سے آتش کسے جواب ہوا
جواز	"	۱۷	جایز ہونا۔ درست ہونا۔	مذکر	امیر	لب یار کے جو م لے اگر جام	ہو جائے جواز میکشی کا

[1] جنگل غیر آباد جگہ۔ جنگل۔ ویرانہ = دسہرا صدقے ہزار شہر وہ صحرا ہے عیش باغ۔ دیوانے ہیں جو کہتے ہیں جنگلا ہے عیش باغ۔ [2] (رشک) کوٹھوں کے جنگلے آئے یاد صحرا دیکھکر۔ [3] ہندی زبانوں پر جنیو بوزن تگاپو ہی اور مسلمان جنیو بروزن غریو بولتے ہیں۔ شعور نے بھی ایک جگہ جنیو لکھا ہے۔ تلوار چلانے کی اصطلاح میں آڑا ہاتھ جو دشمن پر چلایا جائے (انیس) کافر وہ تھا تو ہاتھ بھی مارا جنیو کا۔ [4] فارسی میں بالفتح ایک غلہ کو بھی کہتے ہیں (بحر) بیجا ہے سعی رزق ہمارا جو ہے سو ہے۔ جو بھر گھٹے نہیں کبھی تل بھر بڑھے نہیں۔ (گندم نما جو فروش) مجازاً دغا باز بے ایمان۔ (محسن) بہ ترغیب ابلیس بیہودہ کوش۔ دغا باز گندم نما جو فروش۔ [5] (بحر) قرآن کا کسی سے نہ لکھا گیا جواب۔ [6] (غالب) کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب۔ آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی۔ [7] (جواب) بہت موقعوں پر بولتے ہیں جیسے نوکری چھوٹ جانا جواب ہوجانا بیکار و ازکار رفتہ ہوجانا۔ (تعشق) آنکھیں جواب دے گئیں کسوقت اسے اسے۔ چھوٹنا بجھنا۔ (رشک) نصیب خفتہ اسوقت جاگ اٹھیں ہیں رشک۔ جو ہجر یار میں دے زندگی جواب مجھے۔ ملازم کا اپنے آقا کو جواب دینا کام سے انکار کرنا۔ (ناسخ) کوئی دیتا ہے کسیکو ہی بخیل ایسا جواب۔ (غالب) دکھا کے جنبش لب ہی تمام کر ہمکو۔ نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے۔

جوان[1]	ف	۶۰	گبرو۔ نوخیز۔ بالغ۔ مضبوط۔ بہادر۔ دلیر۔ سیانا۔	مذکر	امیر	غمزے کا بانکپن صفِ مژگاں میں دیکھئے	کس نوک کا جوان ہے یہ اس سپاہ میں
جوانی	ف	۷۰	گبرو پن۔ شباب کا زوروں پر آنا۔	مونث	جلال	بہت یاد پیری و جوانی کو رہینگے	لڑکپن تمہارا جوانی ہماری
جواہر[2]	ع	۲۱۱	قیمتی پتھر۔ جیسے لعل مروارید الماس زمرد۔ یاقوت۔ فیروزہ مرجان نیلم۔ عقیق وغیرہ وغیرہ۔	مذکر	جانصاحب	پروانہ لاکھ لائے وہ مرزا نسیم کا	لونگی کبھی نہ مول جواہر مقیم کا
جوبن	ھ	۶۱	آغاز جوانی۔ خوبصورتی۔ حسن و جمال۔ بہار رونق۔	″	تسلیم	ہوئی جب روح رخصت جسم بے رونق نظر آیا	گیا ہمراہ یوسف کے وہ جوبن کنج زنداں کا
″[3]	″	″	چھاتی۔ پستان۔ اب اس معنی میں متروک ہے۔	″	حیاء	کوئی کہدو کہ یہاں دست ہوس ہے گستاخ	سر اٹھائے نہ بہت وصل میں جوبن انکا
جوت	ھ	۲۰۹	روشنی۔ چمک	مونث	داغ	مٹ گئی تاب قمر تاب گہر کے آگے	چاندنی رات میں جب جوت پڑی سہرے کی
جوتا	ھ	۲۱۰	پاپوش	مذکر	ناسخ	ہے مناسب کیا ہی کج ہونا تری رفتار کا	پاؤں میں یکجان جوتا ہی ہے ٹیڑھے تیر کا
جود	ع	۱۲	بخشش۔ سخاوت	″	″	بخل جتنا ہے زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جودت	ع	۲۱۴	تیزی عقل۔	مونث	سخن	اک غزل اور سخن سے دم آخر سن لے	دیکھ تو اسکی ذرا طبع کی جودت قاتل
جور	ع	۲۰۹	ظلم وستم	مذکر	″	مری جانب سے ہوگا جو کہ مجھپر جانثار ہوگا	ستم تیرا نہ ہوگا اور نہ جور آسمان ہوگا
جوڑ[4]	ھ	۲۰۹	ٹکڑا۔ اعضا کا جوڑ	مذکر	امیر	وہ ناتواں ہوں اگر نبض کو ہوئی جنبش	تو صاف جوڑ جدا ہو گیا کلائی کا
″	″	″	تال میل۔ میل جول	″	″	بہت مستی جلتی ہے دونوں کی رنگت	سلامت رہے جوڑ سرمہ مسی کا
″	″	۲۰۹	داؤں پیچ۔ تہمت۔ افترا۔ فقرہ۔ بہتان۔	″	جانصاحب	رشتہ بہنا پے کا توڑینگے وہ جوڑیں طوفان	خوب ثابت ہوا اب جوڑ ہی مجھپر چلتا
″	″	″	چالبازی۔ فقرہ بازی چالاکی فریب تدبیر کارگر ہونا۔	″	″	مرزا مزاج آپکا جب سے بدل گیا	کس کس کا دیکھو جوڑ نہیں مجھپہ چلگیا
″	″	″	برابر ہونا مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا۔ ٹکر ملنا	″	″	بوا جوڑ اچھا ہے کر دو بیاہ	بہت چھان بین اسمیں اچھی نہیں
				″	سحر	دختِ رز کہنہ تو جواں ساقی	جوڑ کچھ خوب مہرباں نہ ملا
″	″	″	تدبیریں ہونا۔ چالیں چلنا۔	″	شعور	شکر صد شکر رقیبوں کی نہ کچھ پیش گئی	جوڑ کیا کیا نہ مرے توڑ پہ ہر بار بندھے
″	″	″	شکایت کرنا۔ دراندازی کرنا۔ غمازی کرنا۔	″	رند	غیر کیا دوست بھی اب دشمنِ جاں ہے ری ہیں	کس نے جا جا کے وہاں جوڑ نہیں لگائے ہیں

[1] جواں بخت اقبال مند جواں دولت نودولت جواں سال۔ نیا جوان۔ جوانِ صالح۔ جوانی میں گناہ سے بچنے والا۔ جوانمرد۔ دلیر شجاع عالی ہمت جوانمرگ یا جوانہ مرگ۔ عالم شباب میں مرنیوالا۔ جوانِ دنیا سے جانے والا وغیرہ وغیرہ [2] اس لفظ کا استعمال فصحا میں واحد نہیں ہے۔ بلکہ جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔ رزشک کاتب نہیں ہے مرصع نگار ہے حرفوں کو کیا کہوں جو جواہر جڑے نہیں۔ [3] جلال دل آیا ہے تیرے اٹھتی جوانی ابھری جوبن پر۔ اکیلے پر نہیں معلوم کیا ڈھائیں ستم دونوں [4] میزان حساب۔ کل تعداد۔ وہ ظروف جو ہم رنگ ہوں۔ پیسوں پہلوانوں کا مقابل۔ اعضا کا جوڑ۔ یعنی بند کپڑے کا جوڑ یا حرفونکا یا کسی اور چیز کا۔ امیر۔ یہ عشق خط یار میں ہے حال جسم زار۔ مفصل تمام جوڑ ہیں خط غبار کے۔

جوڑ	ہ	۲۰۹	جفت۔ دوسرا۔	مذکر	داغ	ظرف بے مثل ہے دل پرخوں	جوڑا اس جام کا نہیں ملتا
〃	〃	〃	ہمپایہ۔ ثانی۔	〃	جلیل	نہ ٹوٹے اُن سے دل غیروں کے مجھ سے اُٹھ سکے گر	نقاہت میری پورا جوڑ ہو آنکی نزاکت کا
جوڑا	〃	۲۱۰	جفت	مذکر	منیر	شراب ناب کے نشے میں فکر شعر لازم ہے	بط مے سے لگایا جائے جوڑا مرغ مضموں کا
〃	〃	〃	پوشاک	〃	آتش	بھبھے کپڑے گزی کے اُس سے ہم بہتر سمجھتے ہیں	اگر اُترا ہوا ہووے تن نواب کا جوڑا
〃	〃	〃	جوتا۔	〃	بحر	جوڑا نہ اُٹھا یا نہ کبھی پاؤں دبائے	سیکھا ابھی اے بحر محبت کے قرینے
〃	〃	〃	موزہ کا جوڑا۔	〃	آتش	حنا کا رنگ بھی ہو بار جسے نازک طبیعت کو	بھلا پہنے وہ کیونکر پاؤں میں جراب کا جوڑا
جوڑا[1]	〃	۰۰	سر کے بال جنکو عورتیں یکجا کر کے سر پیچھے گرہ دے لیتی ہیں۔ جعدہ	〃	امیر	گھٹا کالی کالی جو آئی میں سمجھا	کھلا ہوگا اسوقت جوڑا کسی کا
جوڑ توڑ	ف	۸۱۵	پالیسی۔ حکمت عملی۔ چالبازی فریب	〃	امیر	غیروں کے بند بند کئے یار نے جدا	پر ان کے جوڑ توڑ برابر چلے گئے
جوش	〃	۳۰۹	اُبال۔	〃	〃	جوش کیوں کر گئی پر زخم کہن میں آیا	خوں کا دھبہ جو نظر میرے کفن میں آیا
〃	〃	〃	کسی امر کا شوق و ولولہ	〃	جلیل	لکھوں اب شکر یہ کیسا تھہ کچھ مدح شہ والا	کہ اس موقع پہ دلمیں جوش پیدا ہو ہی جاتا ہے
〃	〃	〃	زیادتی۔ کثرت	〃	امیر	مشکل کیوں یہ کہتے ہیں ترا انجام کیا ہوگا	ادھر ہو جوش عصیاں کا ادھر ہو جوش رحمت کا
جوشن	〃	۳۵۹	زرہ۔	〃	اسیر	حصن حصیں ہے ذکر جناب امیر کا	جوشن ہو ذکر پاک صغیر و کبیر کا
〃	ف	〃	نام ایک زیور کا ہے	〃	فائز	نکل آ تن سے لے تار رگ جاں	کہ گوندھا جائیگا جوشن کسی کا
جوف	ع	۸۹	کھوکھلا۔ شکم خالی۔	〃	مومن	نکلنے لگی خواہش مدعا	یہ جوف اب ہوا ہے سبح بھرا
جوکھم	ہ	[illegible]	نقصان۔ خطرہ۔ اندیشہ	مونث	رند	ذکر عادت وصل گھبرائے گا	جدائی کی جوکھم جو اے دل پڑیگی
جوگ	〃	۲۹	نفس کشی۔ فقیری	مذکر	اختر شاہزادہ	جسواسطے جوگ یہ لیا ہے	بندہ تو غرض کا آشنا ہے
جوگی	〃	۲۹	نفس کش۔ فقیر	مذکر	سخن	جوگی جٹا سنبھالے بیٹھا ہو آسنی پر	عاشق نہیں تو پوچھو چیلہ ہو کس گرو کا
جوگیا[2]	〃	۴۰	سرخی مایل رنگ۔ گیروا رنگ۔ ایک راگنی کا نام۔	مونث	سحر	سنی جوگیا راگنی بے نظیر	کیا جسنے نجم النسا کو فقیر
جوگنی	〃	۸۱	فقیر عورت جو دیبی کی پوجا کرتی ہے	مونث	رضا	جاؤں کعبہ کو میں سب کی ملاقات کو کیا	جوگنی سامنے ہنگام سفر ہوتی ہے
جوں	〃	۵۱	وہ کیڑا جو بالوں میں پڑجاتا ہے۔ اسجگہ بے پروائی سے مراد	〃	ذوق	دور کر بالوں کو سر سے کہ ہے لیلے	پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی
جونک	〃	۴۹	ایک آبی کیڑا ہے جو فاسد خون نکالنے کیلئے جسم پر لگاتے ہیں اسجگہ ناممکن بات کے ممکن ہونے یا غیر ممکن ہونے سے مراد ہے۔	〃	بحر	جونک پتھر میں نہیں لگتی فغاں بیکار ہے	ان بتوں کے دلمیں کا ہیکو اثر ہونے لگا
جوہر[3]	ع	۲۱۴	ہنر۔ صفت۔ کمال و لیاقت۔	مذکر	رشک	قتل کرنیکی خوش اندازی کا جوہر چاہیے	کون کہتا ہے کہ تیغ و تیر و خنجر چاہیے

[1] (آتش) کہتی ہے فکر رسا باندھ کے جوڑا دکھلا۔ [2] (محسن) جوگیا بھیس کئے جرخ لگائے ہے بھبھوت۔ یاکہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل [3] جوہر اپنے تمام معنوں میں مذکر مستعمل ہے مثلاً (ناسخ) کھولدیتا ہے اگر جوہر شمشیر کیس؛ جیب گیا تیر کی بخت سے جوہر اپنا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جوہر	ع	۲۱۴	آبِ و تاب۔ تلوار و خنجر وغیرہ کی چمک	مذکر	آتش	کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلے	نقش جب اُبھرے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا
؍؍	؍؍	۲۰۴	برائی و بھلائی معلوم ہونا۔ اصلیت معلوم ہونا۔	؍؍	؍؍	یہ راہ و رسم خود بینی حسینوں نے ہے مدت سے	کھلے تھے جوہر اس آئینہ کے عہد سکندر میں
؍؍	؍؍	۲۱۴	عیب و ہنر ظاہر کرنا	؍؍	رشک	آئینہ کو دیکھکر جوہر نکالے یار نے	صاف باطن تھا یہ صحبت کا اثر ہونے لگا
جہاد	؍؍	۱۳	بالکسر کافروں سے لڑنا۔ اس سے لڑنا جو فرائض منصبی میں حارج ہو۔	مذکر	امیر	کمال کچھ نہیں تیغ و سناں کے منہ پڑھنا	جہاد نفس کیا جس نے وہ بہادر ہے
جھاڑ[1]	ہ	۲۰۹	چھوٹے قد کے کانٹوں والے درخت جیسے جھربیری وغیرہ کے درخت۔	مذکر	رشک	جھاڑ بوٹے نخل ماتم ہو گئے وقت خزاں	باغ گویا بنگئے ماتم سرائے عندلیب
؍؍[2]	؍؍	۲۰۹	بلور وغیرہ کے درخت نما فانوس جو امیروں کے گھر میں روشنی اور زیبائش کیواسطے لٹکائے جاتے ہیں۔	؍؍	امیر	مر گیا ہوں میں صفائے جسم جاناں دیکھکر	مقبرے میں سر کے روشن جھاڑ ہو بلور کا
؍؍[3]	ہ	۲۰۹	باتوں کا سلسلہ	؍؍	نسیم	لوگ فوارہ آب دُر دہاں سمجھے	جھاڑ باتوں کا جو تم نے لب دریا باندھا
جھاڑو	؍؍	۲۱۵	فارسی میں جاروب کہتے ہیں "جھاڑو پھرنا" ایک محاورہ ہے لٹ جانے، برباد ہو جانے تباہ ہونے کے معنے میں بولتے ہیں۔	مونث	امیر	کھینچ کر سرمی کا دنبالہ دکھائی مجھے آنکھ	پھر گئی کوکب دمدار کی جھاڑو دل میں
جہاز	ت	۱۶	بڑی کشتی اسباب تجارت لادنے اور بحری سفر کرنے کی بڑی ناؤ۔	مذکر	امیر	ہوائے مے میں موج محو ایسا چمن میں گھر کے جو ابر آیا	سیاہ مستی میں میں سمجھا جہاز ہے آب آتش کا
جھالا[4]	ہ	۴۰	لکھنؤ میں اس بارش کو کہتے ہیں جو بہت زور شور سے برس کے جلد کھل جائے۔	مذکر	رند	فرقت میں اسکی شدت گریہ کہاں ملک	برسا برس کے ابر کا جھالا نکل گیا
؍؍[5]	؍؍	؍؍	عورتوں کے کان کا ایک زیور ہے جو موتیوں کی لڑیاں ہوتی ہیں۔	مونث	سحر	نہا کے یار نے بالوں کو جب نچوڑا ہے	دکھا دیا ہے سماں موتیوں کی جھالوں کا
جہالت	ع	۲۳۹	ناواقفیت۔ اُجڈپن۔ بیخبری ناحق شناسی۔	مونث	آتش	عقل کر دیتی ہے انسان کی جہالت زائل	موت سے جان چھپانے کو سپر لیتا ہے
				؍؍	حالی	جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر	تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر
جھالر[6]	ہ	۲۲۹	ابریشم وغیرہ کی تار جو آرائش کیلیئے دوپٹے وغیرہ کے گرد ٹانکتے ہیں	؍؍	عزیز	زہے کلکِ قدرت کی معجز نمائی	فلک پر ستاروں کی جھالر تو دیکھو
جہان	ت	۸۹	تمام عالم۔ دنیا	مذکر	جلیل	محبت میں یارب کروں رشک کس سے	کہ سارا جہان مبتلا ہو رہا ہے

[1] (ظفر) جنکے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے۔ جھاڑ اُنکی قبر پر ہے اور نشاں کچھ بھی نہیں۔ [2] (آتش) دیں نثار باب صفا ہر گز کیسے دلکو رنج۔ گوشۂ دامن سے الجھا جھاڑ کب بلور کا [3] (محسن) نظر آنے لگی اک سرو چراغاں کی جھاڑ۔ جھاڑ میں باتوں کے گویا کہ لگائے ہیں کنول۔

[4] (بحر) دریا بھرے ہیں دیدۂ گریاں میں اے سحاب۔ یہ وہ نہیں برس کے جو جھالا نکل گیا۔ [5] (بحر) بالوں کی گھٹا نے ہیں جھالے۔ یہ موتیوں کا برس رہا ہے [6] (فسرا) لہو کی بوند ہر نوک مژہ پر لاجاتی ہے۔ ہمارے گریۂ پیہم نے اک جھالر بنائی ہے [7] (سینی ندوی) پلکوں پہ ننھی ننھی قطرے ہیں آنسوؤں کے۔ جیسے کہ موتیوں کی جھالر لگی ہوئی ہے۔

جھانجھ	ہ	۶۷	ایک قسم کا بڑا مجیرا جو ڈھول تاشے کے ساتھ بجایا جاتا ہے	مذکر	انیس	سنکر دُہل کے شور کلیجے دہلتے تھے	تھراکے جھانجھ بھی کف افسوس ملتے تھے
جھانواں	″	۱۱ ۶	پتھر کا وہ ٹکڑا جس سے ہاتھ پاؤں کی میل چھڑاتے ہیں یا اینٹ کا وہ حصہ جو زیادہ پک کر سیاہ ہوجاتا ہے۔	مذکر	امیر	کنارِ چشمۂ زمزم جو بیٹھے پاؤں دہونے کو	شریف کعبہ جھانواں لیکے آئے سنگ اسود کا
جھائیں	″	۷ ۹	داغ۔ چہرے کے وہ سیاہ دہبے جو فساد خون سے پڑجاتے ہیں۔	مونث	امیر	چہرۂ روشن سے تیرے کسطرح تشبیہ دوں	جھائیاں ہمکو نظر آتی ہیں دو ہر ماہ پر
جھپٹ[1]	″	۲۱۰	بروزن لپٹ۔ دوڑ۔ کود۔ دہکا۔ ہلکی چوٹ۔ جلدی دوڑنا تیز چلنا۔	مونث	جلال	مرتا ہے جلال انکو خبر جاکے یہ دے جلد	کوئی نفس رفتہ ہے کہ ہو وقت جھپٹ جائے
″	″	″	آسیب جن پری کا سایہ	مونث	رند	ہر گام پہ ڈگتا ہے قدم راہِ وفا میں	کھائی ہے جھپٹ ایسی کہ سنبھلا نہیں جاتا
جھپک	″	۳۰	آنکھ مارنا۔ نظر بازی۔ پلک جھپکانا حیا۔ شرم۔ حجاب	مونث	تعشق	دل اُڑے جاتے ہیں بجھتے ہیں چراغ ہستی	دامن افشاں ترے پلکوں کی جھپک ہوتی ہے
جھپیٹا	″	۲۱ ۲	سایہ۔ آسیب جن پری کا اثر۔ جادو کا اثر۔	مذکر	بحر	نکلے چنتا باغ سے نکلا میں دیوانوں کی طرح	پون بھی باد خزاں مجکو جھپیٹا ہو گیا
جھٹکا	″	۲۲۹	جنبش۔ صدمہ کسی چیز کو دہکا دینا۔ ہچکولا۔ مصیبت حادثہ	مذکر	جلیل	بھلا اس جامۂ ہستی کی اصل کوئی ہستی ہے	کریگا پرزے پرزے ایک جھٹکا دست وحشت کا
جھجک	″	۳۱	چونک۔ بھڑک۔ خوف	مونث	نوح	مجکو حیرت ہے کہ وہ غیر و نسے کیونکر مل گئے	اپنے سائے سے جنھیں اکثر جھجک ہوتی رہی
جہند	ع	۱۲	بفتح اول کوشش۔ سعی	مونث	افسر	نہ کٹنے دی تن آسانی میں اپنی زندگی میں نے	بڑی منزل مقصود جد و جہد کی میں نے
جھرمٹ	ہ	۲۲۹	بھیڑ۔ جھنڈ۔ حلقہ گروہ	مذکر	تسلیم	جبین منور پر افشاں نہو	فلک پر یہ جھرمٹ ستاروں کا ہے
جھڑ	″	۲۰۸	لگاتار۔ بارش۔	مونث	جرات	آگے رونے پہ جو یہ دیدۂ خونبار نہیں	جھڑ نئے رنگ سے دو چار گھڑی مینہ کی لگی
جھڑکی	″	۲۳۸	ملامت۔ گھڑکی	مونث	امیر	فرشتوں کی اُٹھاؤں میں جو جھڑکی	کھلی ہو سامنے جنت کی کھڑکی
جھڑی	ہ	۲۱۸	لگاتار۔ بارش	مونث	جلیل	تمھاری تیغ سر پر سار ہی ہے	مزے کی ہے جھڑی ابر کرم کی
جھک	ہ	۲۰	بفتح بکبک واہی تباہی باتیں۔ جنوں کا اثر۔	مونث	رند	باقی ہے ابھی اثر جنوں کا	سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے
جھکڑ	″	۲۲۸	وہ تند ہوا جسمیں گرد و غبار یا پانی ہو	مذکر	جاہ	گریہ و آہ یہ کہتے ہیں کہ کیا آئی کوئی	کہیں موقوف بھی ہوتا ہے یہ جھکڑ پانی
جھگڑا	″	۲۲۹	دنگہ فساد۔ لڑائی	مذکر	ریاض	بک گیا عمامہ ہو کر رہن مے	بوجھ اترا سر سے جھگڑا تو چکا
جہل	ع	۳۹	بالکسر بے علمی۔ نادانی	مذکر	حالی	عرب جسپہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا
جھلک[2]	ہ	۵۸	بالفتح۔ بروزن فلک روشنی۔ چمک دمک۔	مونث	جلال	جھپکتی آنکھ تیری دیکھنے والونکی کیا انکو	گریباں اک جھلک باقی ہیں مرجھائے ہوئے تیری

[1] جھپٹ و جھپیٹ قریب قریب ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں بعض تھوڑا سا تفاوت ہے۔ [2] (انیس) ہر برگ گل پہ قطرۂ شبنم کی وہ جھلک (جلال) ہوش کھو دیتی ہیں ان پردہ نشینوں کی جلال لاکھو جلوؤں سے فزوں ایک جھلک ہوتی ہے۔

جھلک	ہ	۵۸	بالفتح پرتو۔ عکس۔ کنایۃً صورت	مؤنث	ناسخ	دور سے دیکھی جھلک جو عارضِ پُر نور کی	بام جاناں پر نظر آئی تجلی طور کی
جھلم[1]	؍؍	۸۸	بالکسر اول ایک زرہ کی طرح کی نقاب جو جنگی آدمی لڑائی کے وقت منہ پر ڈال لیتے ہیں۔	مونث	اسیر	تھیا رہیے اور جھلم زیب بدن کی	گھوڑے کو نہ ران کیا راہ لی رن کی
جھمک	؍؍	۱۶۸	بالفتح۔ چمک رونق۔	مؤنث	بحر	ماتھے پہ پسینا ہے قدرت کا تماشا ہے	تاروں کی جھمک کیا ہے افشاں کسے کہتے ہیں
جُھمکڑا[2]	؍؍	۲۶۹	بضم اول کروفر۔ تجمل۔ خوبصورتی۔ تجلی۔ دیدار۔	مذکر	مونس	اک اک قدم میں اسکے چلن دلبری کا تھا	آمد فرس کی تھی کہ جھمکڑا پری کا تھا
جھنجھٹ	؍؍	۴۶۶	جھگڑا۔ فساد۔ قضیہ۔ رنج وفساد کی گفتگو۔ تکرار کی باتیں۔	؍؍	امیر	ہے یہاں تذکرہ معنی و تفسیر حدیث	اہل منطق سے کہو لائی کہاں کا جھنجھٹ
جُھنڈ	؍؍	۶۲	بضم اول۔ جماعت۔ غول۔ بھیڑ۔ بہت سے درخت جو نکا ایک جگہ اُگنا	؍؍	انس	ہوا گرفتار دام آفت نہ ہی جھنڈ اک کبوتروں کا	ہزار کی کوشش رہائی چلا نہ کچھ زور بے پروں کا
جھنڈا	؍؍	۶۳	نشان۔ علم۔	؍؍	آتش	آیا جو سرخ لعل لب یار کا خیال	جھنڈا اقلم کا اپنے بدخشاں میں گڑ گیا
جھنک	؍؍	۷۸	بالفتح بروزن فلک۔ گھنگھرو وغیرہ کی آواز جھنکار	مؤنث	ظفر	وہ گا مجھ تو آفت لائی ہے بہتر ان میں یہ جان نکلا	ناچ اس کا ٹھائی سو فتنے گھنگھرو کی جھنک پر اٹھے
جھنکار[3]	؍؍	۲۷۹	بروزن رفتار۔ برتن وغیرہ کے ٹکرانے کی آواز	؍؍	جلال	دل وحشی تو میرا زلف میں تیرے نہیں لال	بتا اس بے صدا زنجیر میں جھنکار کیسی ہے
جہنم[4]	ع	۹۰	بفتح اول وسیوم دوزخ	مذکر	رضا	سرد مہری پر پری رویوں کی موت آئی رضا	میری آہ سرد سے ٹھنڈا جہنم ہو گیا
جھوپڑا	ہ	۲۱۷	چھوٹا سا پھوس کا گھر	؍؍	تسلیم	بخت بلبل کے میں صدقے فصل گل آتی نہیں	پڑ گیا صحن چمن میں جھوپڑا صیاد کا
جھوپڑی	؍؍	۲۲۲	ایضاً	مونث	امیر	امیر اپنی نظر میں قصر شاہی	فقیروں کی سی ٹوٹی جھونپڑی ہے
جھوٹ	؍؍	۲۱۴	دروغ غلط۔ کذب۔ واقعہ کے خلاف	مذکر	سرور	میرے ہوتے غیر کھیل سکتا نہیں	سچ کے آگے جھوٹ چل سکتا نہیں
جھُول[5]	؍؍	۴۴	شکن۔	؍؍	قلق	مٹتے نہیں دیکھی ہے شکن ہنی جبیں کی	جب فرش پر اسکے کہیں کچھ جھول رہا ہے
جھول	؍؍	؍؍	جانوروں کے پیٹھ پر ڈالنے کا کپڑا۔	مونث	منیر	اسپ توان کا سایہ ہے بخت سیاہ پر	جلوہ نٹی کا پوست فیل شب غم کی جھول ہے
جھولا	؍؍	۴۵	ہنڈولا۔	مذکر	صفدر	الکن وہ تھا کہ آکے گلستان خلد سے	روح الامیں جھولاتے جھولا حسین کا
جھولا	؍؍	؍؍	تھیلا۔ رعشہ۔ فالج ہو جانا	؍؍	جان صاحب	ٹانڈی میں جھولا مار گیا سٹر ہی کو بی	کمبخت کو یہ کیسا لگا بیٹھا سال ہے
جھولی	؍؍	۵۴	تھیلی	مونث	جلیل	دیکھو تو میری آہ شرربار کی بہار	کیا پھولوں سے بھری ہوئی جھولی صبا کی ہے
جھومر	؍؍	۲۵۴	ایک زیور کا نام ہے	مذکر	ظفر	چرخ پر ٹھہری بُری عقد ثریا کی چمک	جبکہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جھومک جھمکا	؍؍	۴۷ / ۶۹	ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں کانمیں پہنتی ہیں	؍؍	تسلیم	یار کے کان میں جھمکا جو نظر آتا ہے	اے فلک دیکھ کے پروین سے شرماتا ہے

[1] (انیس) مغفر سے جھلم کٹ گئی گردن میں درآئی۔ [2] (رشک) ایک موسیٰ غش ہوئے تھے اس سے لاکھوں مر گئے۔ جلوۂ حق اور ہے تیرا جھمکڑا اور ہے۔ (قلق) کس جھمکڑے سے پردہ غیرت برق تھا خود بھی آئی چمک کے صورت برق [3] (انیس) ڈھالونکا وہ اوج اور وہ تلوار کی جھنکار۔ [4] (انیس) کہتی تھی تیغ نکلے کہاں مجھ سے جائیگا۔ ٹھنڈا اگر کرونگی میں تو جہنم جلائیگا [5] جھول بمعنی بچوں کا جننا جیسے مرغی کا جھول۔ (جان صاحب) شمشاد کو قمری کا میں کیا جوڑا دوں نسرین۔ تو جھول میں مادے کے سوا نر نہ نکالا۔

جھونک[1]	ھ	۸۴	دہکا۔ ہچکولا۔ بار۔ لنگر۔	مونث	جلیل	اونچی ہنکر نکلتے ہیں خدا کی شان ہے	اس کمر پر جھونک اٹھا لیتی ہیں وہ تلوار کی
جھونکا	”	۸۵	ہوا کا ریلا۔ ہوا کا دہکا	مذکر	”	عہد شباب چشم زدن میں گذر گیا	جھونکا ہوا کا تھا اِدھر آیا اُدھر گیا
جھیپ	”	۲۰	شرمندگی۔	مونث	داغ	نہ کی شکایت معشوق شرم عصیاں سے	کہ اور جھیپ چڑھی سامنے خدا کے مجھے
جہیز	ع	۲۵	وہ سامان جو لڑکیوں کو شادی کے وقت میکے سے ملتا ہے	مذکر	مونس	باہر جہیز جا چکا اب کیا ہے انتظار	مجرا کرو کھڑے ہیں شہنشاہ نامدار
جھیل	ھ	۴۸	پانی کا وہ قطعہ جو چاروں طرف خشکی سے گھرا ہو۔	مونث	میر	مسطح زمیں میل در میل تھی	نہ دریاچہ تہا کوئی نے جھیل تھی
جھینگر	”	۲۸۸	ایک بڑی بڑی مونچھ کا کیڑا ہوتا ہی جو کپڑے کو چاٹ جاتا ہو۔	مذکر	”	ہاں جھینگر تمام چاٹ گئے	بھینگ کے بانس پھاٹ پھاٹ گئے
جی[2]	”	۱۳	جان۔ روح۔ زیست۔ زندگی۔ دل۔ طبیعت خواہش	مذکر	درد	سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا	بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
جے[3]	س	”	فتح سلامتی نصرت جیت۔ ترقی۔ بڑھتی۔	مونث	انشا	سانورے پن پر غضب ہے دہج بسنتی شال کی	جی میں ہے کہہ بیٹھئے اب جے کنہیا لال کی
جیب	ع	۱۵	گریباں۔ سینہ۔ پیرہن تھیلی جو اہل عرب گریباں کے نیچے لگاتے ہیں۔	مذکر	رشک	کاسہ ہے گدائی کا یہاں کاسۂ خورشید	ہے چاک سحر جیب ہماری کفنی کا
جیب	ھ	”	تھیلی جو دامن کے چاک میں لگاتے ہیں۔ پاکٹ۔	مونث	رامن	شاید کوئی بزرگ تہجد گذار تھے	مسجد میں آکے جیب ہماری کتر گئے
جیت	”	۴۱۳	ہار کی ضد۔ فتح کامیابی۔ نفع فائدہ بلخ کے نزدیک کے ایک دریا کا نام ہے	”	گلزار نسیم	جیت اسکی تھی ہاتھ جو کچھ آیا	اس کا کوئی ہتھکنڈہ نہ پایا
جیحون	ف	”	مجازاً عام دریا۔	مذکر	آتش	پھرتے پھرتے جستجو گوہر مقصود میں	بیٹھ کر رو یا گھڑی بھر میں جہاں جیحون ہوا
جیلخانہ[4]	”	۲۹۹	قیدیوں کے رہنے کا گھر۔	”	ذوق	کیوں نہ ہر تار میں دل ہوں گرفتار کہ زلف	جیلخانہ ہے محبت کے گرفتاروں کا

[1] یہ لفظ علی العموم فصحا میں مونث مستعمل ہو مگر بحر نے ایک جگہ تذکیر کے ساتھ باندہا ہے ”بڑہتی جاتی ہو نزاکت یارکے پاؤں کے ساتھ۔ جھونک زلف کا بھی اب بارکمر ہونے لگا۔“ مگر اتفاق سب کا تانیث ہی پر ہے (مونس) بھاری ہو گرز جھونک سنبھالی نہ جائیگی۔ گر پڑ گئی یہ ضرب تو خالی نہ جائیگی۔ [2] (ناسخ) خود بخود جی مرا اُداس نہیں۔ دل لگی جس سے تھی وہ پاس نہیں۔ (سحر) ان روزوں نام عشق سے کچھ جی ہی ہٹ گیا۔ صدمے فراق کے نہ اُٹھے جی اُلٹ گیا۔ [3] (شوق) بول دی ہنسے بتو کی جے بھی۔ [4] ”جیل“ لفظ انگریزی ہے اور خانہ فارسی مگر اردو میں ”جیلخانہ“ ایک لفظ مستعمل ہے۔

باب جیم فارسی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
چابک	ف	۲۶	گھوڑا تازیانہ۔ چست و چالاک۔	مذکر	تسلیم	سختیاں ساری ہیں کاہل کیلئے	اسپ چابک نے نہ چابک کھایا
چاپ	ھ	۹	پاؤں کی آہٹ۔	مونث	ناصر	تمھاری چال سے سب فتنۂ خوابیدہ چونک اٹھے	صدا اچھا گل کی ہے یا چاپ ہے یا قیامت کی
چاپلوسی	ف	۱۱۲	خوشامد۔ بیجا تعریف	مونث	افسر	اسکی عزت نہو سکی قائم	جس نے دنیا میں چاپلوسی کی
چاٹ	ھ	۴۰۴	مزہ۔ چسکا۔ لالچ۔ عادت۔ لپکا۔	مونث	جلیس	دیکھنے پر انکے اب تسکین ہے بیمار کی	چاٹ سی کچھ پڑ گئی ہے شربت دیدار کی
چادر	ف	۲۰۹	بڑا اور چوڑا دوپٹہ	″	جاہ	جو صاف دل ہیں گرد علایق سے پاک ہیں	کب بہر شوب چادر آب گھر گئی
″	″	″	کپڑے یا پھولوں کی چادر جو کسی بزرگ کی قبر پر ڈالتے ہیں	″	آتش	الٰہی طول عمر خضر دے باد بہاری کو	مزار بیکساں پر پھولوں کی چادر چڑھائی ہے
چارآئینہ	ف	۲۰	ایک قسم کی زرہ جسمیں لوہے کے چار تختے باناتیا مخمل سے منڈھ کر پشت کی جانب لگاتے ہیں۔	مذکر	انیس	سب صورت غربال بدن چھن گیا اسکا	چارآئینہ تیروں سے زرہ بنگیا اس کا
چارچاند[1]	″	۲۶۲	عزت و مرتبہ بڑھانا۔	مذکر	بحر	اگر چاہے آنکھ سے جو ہو تجھسے دوچار چاند	چار ابروؤں نے تجکو لگائے ہیں چار چاند
چارخانہ[2]	″	۸۱۰	ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے چار دھاری بنا ہوا شطرنج کی بساط کے چاروں خانے بیچ کے۔	″	بحر	کوئی لباس بشر کے لئے نہ زیبا تھا	پسند خاص عناصر کا چارخانہ ہوا
چاردیواری	″	۴۳۵	شہر پناہ۔ فصیل۔ احاطہ	مونث	اسیر	قید ہے زندان تن میں روح اپنی چند روز	چاردیواری پسند آئی ہے چار ضد کی
چارہ	″	۲۰۹	علاج۔ فکر۔ تدبیر۔	مذکر	ناسخ	کور آنکھیں ہوں کسطرح سے کر دو روتے	اور چارہ ہی نہیں دید کی بیمار کا
″[3]	ھ	″	خوراک جانوراں علاوہ دانہ کے	″	″	چشم بد دور آج آتے ہیں نظر کیا گال صاف	سبزۂ خط کیا غزال چشم کا چارہ ہوا
چارہ گر	ف	۴۲۹	معالج تدبیر کرنیوالا۔	″	علیل	درد سے مجکو ایسی الفت ہے	آگیا غش جو چارہ گر آیا
چاشنی[4]	″	۳۶۴	مٹھاس وہ چیز جو چکھنے کیلئے لیجائے۔	مونث	آتش	آب شمشیر دوا عشق کے بیمار کی تھی	چاشنی اسمیں گر شربت دیدار کی تھی
چاقو	ت	۱۱۰	چھوٹی چھری۔ قلم تراش۔	مذکر	قلق	اگر تم بوسۂ سیب ذقن سے ہو گئے قاتل	گلے پر پھیر دیجے میرے چاقو منہ خورے کا
چاک[5]	ف	۲۴	پھٹا ہوا۔ شگاف۔ آستین یا دامن وغیرہ کا کھلا ہوا حصہ	″	امیر	ازل سے سامنا ہے اس جنون فتنہ ساماں کا	شگاف خامۂ کن چاک ہے میرے گریباں کا
″	″	۲۲۴	کمہار کا پہیہ جس پر وہ برتن بناتے ہیں	″	ناسخ	خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ	جو میری خاک سے تیار اس نے چاک کیا
چاکر	″	۲۲۴	نوکر۔ ٹہلوا۔ خدمتگار۔	″	جرات	کافر ہوں گر خیال ہو کچھ عز و جاہ کا	الفت کا میں غلام ہوں چاکر ہوں چاہ کا
چال[6]	ھ	۴۴	رفتار۔	مونث	رند	تو خراماں ہے تو اے رشک چمن ساتھ چلیں	چال پیدا ہو تو ابت میں بھی ساروں کی

[1] (بحر) اگر چاہے آنکھ سے جو ہو تجھسے دوچار چاند۔ چار ابروؤں نے تجکو لگائے ہیں چار چاند۔ [2] (شعور) کی جو سیر چار خانۂ عشق مات کا گھر ہے چار خانۂ عشق [3] (ناسخ) لگائے کانٹے میں ٹکڑا کوئی مرغ کا جو چارہ چاہیے اژدرگلعذار مچھلی کا۔ [4] چاشنی چکھنا۔ مزہ چکھنا (آتش) چاشنی دونوں کی چکھی ہے جو حق حق پوچھیے۔ اس لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا [5] (امیر) نہو گا بند جب تک نقد جاں باقی ہے قالب میں۔ سخی کے گھر کا دروازہ ہے چاک اپنے گریباں کا [6] (صبا) انکی رفتار ناز اڑالیتی۔ کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی شطرنج وغیرہ کھیل کر ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں رکھنے کو بھی چال کہتے ہیں (بحر) یہ جو سر عشقبازی کی ہے لے دل نہ چلنا چال وہ جس سے ہو گھر بند۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
چال	ہ	۴۴	روش۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ طور طریق	مونث	امیر	چڑھاؤ پھول جو تربت پہ میری آئے ہو	یہ کوئی چال ہے تیوری چڑھا کے آنے کی
"	"	"	دم بازی۔ فریب	"	جلال	ٹھہر ٹھہر کے نہ چل خنجر بت قاتل!	کہ جانتی ہے یہ چالیں رگ گلو تیری
	"	"	گھات۔ چالاکی۔	"	داغ	ہجر صنم میں کیوں نہ خدا کو کیا گواہ	یہ چال ہم سے ایسی گواہی میں آ گئی
چالا[1]	ہ	۳۵	دلھن کا سسرال سے میکہ آنا۔	مذکر	بحر	نوعروس باغ کی شادی مجھے ماتم ہوئی	پاؤں پھیرا بھی نہیں کلیوں کے گھر چالا ہوا
چالان	"	۸۵	بھیجی ہوئی چیز۔ ملزم کو حاکم کے پاس بھیجنا	"	انس	بس اظہار الفت جان کا نقصان بھی ہوگا	ثبوت جرم ہو جائے تو پھر چالان بھی ہوگا
چال چلن	"	۱۱۷	روش۔ طور طریقہ۔ رنگ ڈھنگ	"	تسلیم	ہر سخن سے یہ ہے جان سخن اچھا ہے	آپ اچھے ہیں اگر چال چلن اچھا ہے
چال ڈھال	"	۴۷	طرز۔ روش۔ انداز۔	مونث	دبیر	حاجت نہ اسکو ڈھال کی وقت جدال تھی	شمشیر آبدار کی کیا چال ڈھال تھی
چانپ	"	۵۶	لوہے کا ایک آلہ ہوتا تھا جسکو مجرم کے کانوں میں لٹکا دیتے تھے جس سے اسکو سخت ایذا پہونچتی تھی۔	"	سحر	عاشق پر اور یہ خفگی عرض حال پر	چانپیں چڑھائی جائیں زبان سوال پر
چانٹا	"	۴۵۵	دھول۔ طمانچہ۔ تھپڑ	مذکر	افسر	عرض شوق وصل پہ چانٹا دیا	ہم نے کیا مانگا تھا تم نے کیا دیا
چاند	"	۵۸	کھوپڑی۔ چندیا	مونث	"	ہجو سنے بیساختہ جوب پر آجاتی ہے پھر	حضرت ناصح تمہاری چاند کھجلاتی ہے پھر
چاند	"	۵۸	قمر۔	مذکر	امیر	زلف رخ پر چھوڑ کر بولا وہ طفل برہمن	آج پوشیدہ گہن میں چاند سارا ہو گیا
.	.	.	مہینہ		آتش	دو ماہ آج جو آیا تو کل کیا غرہ	نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ سارا چاند
.	.	.	عورتوں کا ایک ہلال نما زیور۔	"	جان صاحب	تجھپہ بجلی گرے سنار موے	چاند کیسا بنا کے لایا ہے
.	.	.	ڈھال کا آہنی یا برنجی پھول	"	امانت	تیغ اشکی معرکہ میں جو چمکی ہلال وار	شرمندہ ہو کے چاند سپر سے نکل گیا
چاندنا	ہ	۱۰۹	اُجالا۔ روشنی۔ وہ کبوتر جسکا سر گردن و سینہ سفید ہو۔	"	ناسخ	گھر مرا تاریک ہی ایسا کہ لیکر خط یار	چاندنا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا
چاندنی[2]	"	۱۱۸	شب ماہ۔ اُجالی رات۔ سفید فرش	مونث	آتش	غسل کر کے تجکو بھی لازم ہو تبدیل لباس	چاندنی نکھری ہی خوب ہے مہ لقا برسات کی
چاندی[3]	"	۷۴	مشہور دھات ہے۔ نقرہ۔	"	امیر	کندن سا جسم دیکھو کبھی آئینے میں تم	سونا ملاؤ مہر کا چاندی میں ماہ کی
چاؤش[4]	ف	۳۲۰	نقیب۔ چوبدار	مذکر	مونس	چاؤش بھاگ بھاگ کے روپوش ہو گئے	کر ملکیت مارے خوف کے خاموش ہو گئے
چاول	ہ	۴۰	مشہور غلہ ہے۔	"	منیر	کھانا لذیذ زہر ہلاہل ہے ہجر میں	الماس کی کنی ہوے چاول پلاؤ کے
چاہ	ف	۹	کنواں۔	"	امیر	رہ الفت میں نئے آبی ذقن کی دلکو فرقت ہے	مسافر کی قضا ہو چاہ گر ہو خشک منزل کا
"	ہ	"	خواہش۔ اشتیاق۔ دوستی۔ محبت میل جول محبت	مونث	"	کسیکی چاہ بھی دل میں مرے ای ناز نیں نکلی	تیری تیر نظر نے گھر بھر کی تلاشی لی کہیں نکلی
چاہ پیار	"	۲۲۲	محبت پیار۔ الفت۔	مذکر	مسرور	یا برسوں عدو کا یار رہا	خوب دونوں میں چاہ پیار رہا
چاہت	"	۴۰۹	خواہش محبت	مونث	داغ	نہیں ہے اب نہیں ہے صاف سن لو	کبھی تھی مجکو ہاں چاہت کبھی تھی

[1] (امیر) چلی ہو دولہن بنکے کیا تیغ قاتل۔ عروس اجل کے یہ چالے ہوے ہیں [2] (شعور) دیوار قصر یار پہ چڑھتی ہو چاندنی۔ ڈر ہو پھسل پڑے نہ صفا فصیل سے (ناسخ) ہو شب فرقت میں کیا تاریک ویرانہ مرا۔ سایہ کے مانند اُترتی چاندنی دیوار سے۔ سفید فرش کو بھی چاندنی کہتے ہیں جو دری پر بچھاتے ہیں۔ [3] کنایۃً کامیابی فائدہ کام کا درست ہونا (شعور) ہجر کی شب ہوگیا اُسکا تصور کیمیا۔ میری چاندی بنگئی جب سیمتن یاد آگیا۔ [4] (انیس) چاؤش یہ دیتے تھے صدا دمبدم آگے۔ سرباز و بڑھے جاؤ قدم باقدم آگے۔

چبوترا	ہ	۶۱۶	وہ ٹکڑا زمین کا جسکو زمین سے کچھ بلند چوکور یا مستطیل بیٹھنے کے لیے بناتے ہیں	مذکر	انشا	غلام میں تو ہوں ان صاحبوں کی کھرچ کا	سڑی تو صاحبی اُسپر چبوترہ گچ کا
چپ	”	۵	خاموشی، سکوت	مونث	جلال	گو دل دُکھا کے دیں نہ اجازت وہ آہ کی	بر پا کر گئی حشر یہ چپ داد خواہ کی
چپاتی	ف	۴۱۶	وہ روٹی جو خمیری نہو۔ ایک قسم کی باریک روٹیاں	”	نوح	کیا کیجئے محرومیٔ قسمت کا گلہ	بسکٹ نہ ملا اور چپاتی بھی گئی
چپراس	”	۲۶۶	سپاہیوں کا تمغہ۔	”	انسر	فلک کو بھی ہیں اس در بار کا نوکر سمجھتا ہوں	نہیں ہی مہر اک چپراس ہے خدمتگزاری کی
چپقلش	ت	۴۲۵	تنگی۔ مشکل۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ : بفتح اول وضم سیوم و بکسر چہارم۔	”	اختر مینائی	ایک تم اور لاکھ غمزہ و ناز	بزم میں چپقلش بلا کی ہے
چکن	ت	۷۵	انگرکھا۔	”	ناسخ	عاشق ہیں جو سوزن مژہ کے	اپنی چکن بھی سوزنی ہے
چپکی[1]	ہ	۲۵	خاموشی۔	”	”	لگ گئی ہے پھر جوان وزونیں چپکی مجھے	آگیا ہے دہیان پھر اک کافر خاموش کا
چپیٹ[2]	”	۴۱۵	ہلکی چوٹ۔ جھڑپ دہکا۔ صدمہ	”	امیر	پڑا ہوں رنج میں میں نیز زخم کے ہاتھوں	چپیٹ دیتی ہی مجکو برا کر دلکی چوٹ
چتر	ف	۶۰۳	چھتری۔ چھتر	مذکر	اسیر	شاہ ملک فقر ہوں تخت زمین ہے میرا	پھر رہا ہے چتر سر پر گردش ایام کا
چتون	ہ	۴۵۹	نظر۔ نگاہ کا انداز۔ تیور۔	مونث	نوح	کیوں بیخودی میں آہ دہن سے نکل گئی	اتنی سی بات پر تری چتون بدل گئی
چیتھڑا	”	۶۰۹	پرانے کپڑے کا ٹکڑا۔ گودڑ دہجی	مذکر	صبا	جامۂ گل دیکھکر سودا ہوا	چیتھڑے اڑنے لگے پوشاک کے
چٹکا	”	۳۲۴	لالچ۔ ذائقہ۔ کسی چیز کا زبان کو مزہ پڑجانا۔	”	آتش	علاج ہی نہیں کچھ تیرے نام کے رٹ کا	چھوڑانے سے نہیں چھٹتا زبان کا چٹکا
چٹکلا	”	۴۵۴	بضم اول لطیفہ۔ دلچسپ فقرہ۔ گپ اڑانا ہنسی کرنا۔ کوئی انوکھی بات کہنا۔	”	صفدر	لڑائی ٹھن گئی ہے آج میرے دیدہ و دل میں	بتا تونے یہ کیسا اے ستمگر چٹکلا چھوڑا
چٹکی	”	۴۳۲	دو انگلیوں کے بجنے کی آواز	مونث	طاہر	شل ہو گئے ہر شاخ کے کیا ہاتھ خزاں میں	اب غنچوں سے چٹکی بھی بجائی نہیں جاتی
”	”	”	چٹکی کاٹنا۔ انگلی سے گوشت مسلنا۔	”	جلیل	لب نازک کی آپ کے کیا بات	دل میں چٹکی بھی لی نہیں جاتی
چخ[3]	ف	۶۰۳	وہ جھگڑا تکرار جو بغیر بار بیت کے ہو	”	انسر	یہ ادہر آشفتہ خاطر وہ ادہر پژمردہ ہو	بلبل و گل میں نہیں معلوم کیا چخ چل گئی
چراغ	”	۱۲۰۴	وہ ظرف جسمیں تیل و بتی ڈالکر روشن کریں۔ دیا	مذکر	محشر	اب تو یوں دلکا داغ جلتا ہے	جیسے اندھا چراغ جلتا ہے
چراغان	”	۱۲۵۵	بہت سے چراغ ایک جگہ جلانا۔	”	آتش	داغ چیچک کے ہیں زیبا ذقن یار کے گرد	لطف رکھتا ہی لب چاہ چراغاں ہونا
چراغدان	”	۱۲۵۹	دیوٹ	”	جان صاحب	یہ آئینہ ہے فانوس باجی کب تھی	چراغدان ہونے دیا نہ گھونگھٹ کا
چراگاہ	”	۲۳۰	چرنے کی جگہ ۔ گھانس کی جگہ	”	ناسخ	بعد مردن بھی ہی باقی مجھسے خود چشموں کو عشق	سبزۂ تربت چراگاہ غزالاں ہو گیا
چربا	”	۲۰۶	باریک کاغذ یا پوست آہو کسی	”	مونس	میری تصنیف کا بے مثل ہے ایک ایک سخن	اس مرقع کا کسی سے بھی نہ چربا اترا

[1] (امیر) جا رہی ہائے ہمارے شکوے چپکی لگ گئی نہ تھا بہت بلبل کو اپنی خوش بیانی پر گھمنڈ [2] جیسے منشی جی کو بڑی کراری چپیٹ آگئی [3] چراغ کو صاحب کشف اللغات نے بالکسر اور صاحب برہان نے بالفتح لکھا ہی مگر زبانوں پر بالکسر ہی زیادہ پایا جاتا ہی۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے (رشک) چمن سے جو وہ گلبدن بڑھ گیا چراغ بہار چمن بڑھ گیا۔ (جلال) فلک اقسردہ سب وصل رکھتا مجکو۔ اس بجھے دل کا چراغ آج تو روشن رہتا۔ (چراغ کا ہنسنا) چراغ سے جلتا ہوا تیل ٹپکنے کو کہتے ہیں اور اسکو خوشی کا باعث سمجھتے ہیں۔ (داغ) ہیں جو شہید ہوں لب خندان یار کا۔ کیا کیا چراغ ہنستا ہے میرے مزار کا۔ [4] لکھنؤ میں اب چاٹ بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			نقش یا تصویر پر رکھکر ہو بہو اُسکی نقل اُتارنا کنایتہً انداز اُڑانا۔				
چربی	ہ	۲۱۵	چربی کو فارسی میں پیہ کہتے ہیں۔	مونث	ناسخ	تپ سے ہماری جان جلتی ہی ہجر میں	چربی برنگ شمع پگھلتی ہے ہجر میں
چرچا	ہ	۲۰۷	تذکرہ	مذکر	رند	ہے تذکرہ ابتک مری شوریدہ سری کا	یہ ذکر یہ مذکور یہ چرچا نہیں جاتا
چرخ	ف	۸۰۳	آسمان۔ آکاس	〃	جلیل	ظلم کی فریاد کیوں کرتے اگر ہم جانتے	آپکی تائید پر چرخ کہن ہو جائیگا
چرخہ	〃	۸۰۸	سوت کاتنے کا آلہ	〃	جان صاحب	آئی گردش ہے عجب دور کے روز بھی	ہر محلے میں بوا چرخہ ہی گھر گھر چلتا
چرکا	ہ	۲۲۴	تلوار وغیرہ کا ہلکا زخم۔ اوچھا زخم۔ زک۔	〃	امیر	تڑپنے میں دکھا جاتی ہی کچھ انداز بسمل کا	مگر کھایا نہ چرکا برق نے بھی تیغ قاتل کا
چری	ہ	۲۲۳	کڑبی۔ گھاس۔ چرنے کی شے	مونث	آتش	سبزہ مری تربت کا ہرا خوب ہوا ہی	ایسے میں ہرن آئیں تو موقع ہی چری کا
چڑھ	〃	۲۰۸	ناگوار خاطر بات یا فعل	〃	امیر	کہتے ہیں اب تو رٹ ہے شکوہ کی	چڑھ ہماری ہوئی گلہ نہ ہوا
چڑھائی	〃	۲۲۹	حملہ۔ دھاوا	〃	〃	ہو نہیں بیمار محبت کوئی مجرم تو نہیں	میری گھر پہ ہی طبیبوں کی چڑھائی کیسی
چڑیا	〃	۲۱۴	پرند جانور۔	〃	قدر	مفت اُنھیں سونے کی چڑیا ملی	خاک میں وہ دولت دنیا ملی
چستی	ف	۴۷۳	چالاکی۔	〃	داغ	دل کے لینے میں تو یہ شوخی و چالاکی ہی	تم سے چستی نہوئی سستی پیماں میں کبھی
چسکا	ہ	۸۴	لالچ۔ مزہ۔ چاٹ۔ وہ مزہ زبان جسکی خوگر ہو جائے۔	مذکر	جلیل	آئینہ پیش نظر رہتا ہی یہ اچھا نہیں	پھر بُری ہوگی جو چسکا پڑ گیا دیدار کا
چسک	〃	۸۲	میٹھا میٹھا درد۔ خفیف درد	مونث	داغ	خار غم کی کھٹک نہیں جاتی	درد دل کی چسک نہیں جاتی
چشک	ف	۳۲۳	بالکسر افزونی زیادتی اردو میں کھانے کو کہتے ہیں جو امیروں کے خاصہ سے بچ رہتا ہے۔ جسکو باورچی اپنے کھانے کو لیجاتے ہیں۔	〃	سحر	اے فلک سیر ہی جینے سے طبیعت اپنی	تیری خاصہ کی چشک کا نہیں بھوکا کوئی
چشم	〃	۲۴۳	آنکھ۔	〃	جلیل	اُڑا لیتی ہی دل کیا کہیے چشم یار کیسی ہے	نشیلی ہی مگر نام خدا ہشیار کیسی ہے
چشمداشت	〃	۱۰۴۷	امید توقع	〃	آتش	زندہ نہ چھوڑیگی نگہ خشمگین یار	نیکی کی چشمداشت نہیں بدنہاد سے
چشمک	〃	۲۶۳	اشارہ	〃	جلال	لگا لیجاتی ہے دل کو لگاوٹ شوخ چشموں کی	یہ چشمک بد بلا ہوتی ہی اچھی آنکھ والوں کی
چشمہ	〃	۲۴۸	پانی کی سوت	مذکر	تسلیم	نو خط کی ہوئی بوسہ لبوں کا کوئی تاہی	جاری ہیں خضر کے اب بے چشمۂ آبحیواں کا
چغد	〃	۱۰۱۷	اُلّو مشہور پرند ہی منحوس کہا جاتا ہی	〃	رند	یاں ہر گدا کو آکے ہوئی سلطنت نصیب	چغد اپنے دشت کا ہی ہما جسکا نام ہی
چفر	ہ	۳۰۳	برساتی پانی کے گڑھے جسکو جوہڑ بھی کہتے ہیں مجازاً چشمہ۔	〃	صبا	کانٹوں پہ لوٹتا ہوں میں دیوانہ دشت میں	پانی کی جا لہو سے ہیں چفر بھری ہوئی
چق چک	〃	۱۰۳ / ۲۲	چلمن	مونث	میر حسن	چقیں اور پردے پڑے زر نگار	دروں پر کھڑی دست بستہ بہار
چکا چوند	〃	۸۷	روشنی سے آنکھ بند ہو جانا۔ حیرت۔ تعجب۔ خیرگی چشم	〃	انیس	دریا کے دل میں تھی جو کدورت سو دھو گئی	آنکھوں میں مچھلیوں کی چکا چوند ہو گئی

لفظ				معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
چکاره	ه		۲۲۹	خوبصورت چھوٹا سا ہرن [illegible]	مذکر	انیس	بجلی چمک کے چھپ گئی پارہ تڑپ گیا	جنگل میں ... چکارہ تڑپ گیا
چک	״		۲۲۳	بفتح اول جھٹکا۔ درد۔	مونث	امیر	کبھی ... کے رکھا جو زخم میں نے	اسے ... چک ... میں آئی
چکر	״		۲۲۳	دوران سر۔ غش آنا	مذکر	امیر	پرستش کو مری کون ... نہیں آتا	... چکر نہیں آتا
״	״		״	گردش۔	״	آتش	... کی طاقت رہتی	چرخ کو میری طرح سے کبھی چکر ملتا
״	״		״	پھیر۔	״	امیر	کھل گیا جب ... جادہ گاہ یار ہے	کون چکر کھائے ... کی راہ کا
״	״		״	ایک گول ہتھیار کو کہتے ہیں [illegible] گگر پر دھار ہوتی ہے۔	״	ناسخ	ہوگیا ...	بدلے ... چکر ... نہیں
چکمہ	״		۲۹	دھوکا۔ جل۔ فریب	مذکر	نواب ...	میں ... چکمہ کھا گئی افسوس	جو تری چال میں آ گئی افسوس
چکن	ت		۲۲	سوئی سے بیل بوٹا بنا ہوا کپڑا۔	مونث	انس	دیکھ کر ... جوبن اُسنے کہا شوخی ہے	جسم ... چکن خوب ہی
چکور	ه		۲۲۹	کبک	مذکر	صبا	ہوا ... دیکھو اضطراب رہا	چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا
چکھی	״		۲۱	لالچ	مونث	آتش	... ہوتا ہے رسوا جہاں	چکھی خراب کرتی ہے ... حرام کی
چکی	״		۲۲	آسیا	״	امیر	وہ نرم دل ... ایک کا بھی دل	چکی اگر ... سنگ مزار کی
چلبلاپن	״		۱۱۸	شوخی۔ بیقراری۔ چنچل پن۔ زندہ دلی۔	مذکر	امیر	صبا بولی ابھرا ... جو بن سکا	مٹ ... میں چلبلاپن ...
چلپاسہ	ف		۱۰۱	چھپکلی	مونث	منیر	چارپائی جب ... نے بچھوائی	پہلے چلپاسہ ہی نظر آئی
چل پھر	ه		۲۲۰	چالاکی۔ گردش	״	انس	خبریں جو لکھوں خسرو خورشید علم کی	تلوار کی چل پھر ... روانی ہے قلم کی
چلم[1]	ت		۴۳	حقہ پینے کا مشہور ظرف ہے۔ یہاں خدمت کرنے سے مراد ہے	״	اسیر	سوز دل سے کس طرح خالی ہوا اپنا کوئی شعر	محنتیں کیں تو چلمیں ... استاد کی
چلمن	ه		۱۲۳	ایک قسم کا پردہ ہے جو تیلیوں سے بناتے ہیں۔	״	״	کب ہوا نظارہ ... گھر کا آنکھوں کو نصیب	کب صف مژگاں در جاناں کی چلمن ہو گئی
چلن	״		۸۳	رفتار۔ چال۔	مذکر	برق	انداز میں وہ حور ہے نقشہ ہے پری کا	منہ چاند ہے چلنے میں چلن کبک دری کا
״	״		״	طور۔ طرز۔ وضع	مذکر	آتش	فریب حسن سے گبرو مسلماں کا چلن بگڑا	خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا
״	״		״	رواج	״	״	سکۂ داغ ... مرے کام آئیگا	عشق کے بازار میں ان کا چلن ہوجائیگا
״	״		״	رسم	״	״	تعلق روح سے مجکو جسد کا ناگوار ہے	زمانے میں چلن ہے چار دن کی آشنائی کا
چلو	״		۲۹	ہاتھ کی گہری۔ اوک	مذکر	امیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے تردد ساقی	حاجت جام نہیں جام ہے چلو اپنا
چلہ[2]	״		۴۸	کمان کی تانت میں جو حلقہ ایک جانب لگا ہوتا ہے۔	״	ذوق	ناز سے تان کے ابرو کو لگا تیر نگاہ	چلہ چلا کھینچ کماں ... قربان ...

[1] (ذوق) کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے۔ دوزخ بھی ہو تو انکی چلموں پہ آگ رکھے۔

[2] (آتش) تشبیہ لی دوں ترے گیسوے رسا کو۔ اترا ہوا چلہ کہوں ابرو کی کماں کا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
چلّہ[1]	ف	۴۰	وظیفہ خوانی کی غرض سے چالیس روز کی گوشہ نشینی یا چالیس روزہ عمل۔	مذکر	منیر	کیا نام علی نے کو ورد چہلم تک محرم سے	ملیگا مدعا کھینچا ہے چلہ اسم اعظم کا
چلّہ[2]	”	”	کسی بزرگ کی قبر پہ یا کسی مقدس درخت و علم و تعزیہ و منبر و مسجد وغیرہ پر حصول مراد کے واسطے تاگا یا نارہ باندھتے ہیں۔	”	سرور	یا الٰہی نہ بر آئی کوئی اس دل کی مراد	تیری درگاہ میں نہ رہا تھا نہ کھولا چلہ
چمپا	”	۴۶	چنبا ایک زرد پھول سفیدی مائل ہوتا ہے جسکی خوشبو نہایت مست ہوتی ہے	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھسے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی
چمپاکلی	ہ	۱۰۶	ایک زیور کا نام ہے	”	اسیر	بخشی بہار حسن نے زیور کو ناز کی	چمپے کا پھول یار کی چمپاکلی ہوئی
چم خم	ف	۲۸۳	ناز و ادا بوقت رفتار	مذکر	انیس	بجلی کی زرق برق تھی چم خم ہلال کا	جوہر میں پیچ و تاب تھا زلفوں کے بال کا
چمڑا	ہ	۲۴۴	جانور وغیرہ کی کھال	”	ناسخ	روئے آتشناک سے رومال جلجائیگا کیوں	الصنم کپڑا ہو کچھ چمڑا سمندر کا نہیں
چمک	”	۶۳	روشنی۔ پرتو۔	مونث	جلیل	ہزار تیرگی بخت تھی مگر پھر بھی	تجھے کیا تھا جو سجدہ چمک جبیں میں رہی
	”	”	درد	”	جلال	آج آمد ہے کسی برق تجلی کی ضرور	دل بیتاب میں رہ رہ کے چمک اٹھتی ہے
چمک دمک	”	۱۲۷	آب و تاب	مذکر	امیر	لڑی ہی لڑی یہ دعا مانگتی ہو سر سجود	چمک دمک ہے پروردگار سہرے کی
چمن	ف	۹۳	پھولوں کی کیاری	”	مصحفی	صاف جھلکے ہے عیاں ہو بدن سرخ ترا	نہیں چھپتا یہ شبنم چمن سرخ ترا
چمنستان	”	۲۰۳	پھلواری	مذکر	سخن	داغ سودا سے ہو گلشن تن عریاں میرا	اے گلو دیکھو تو آکر چمنستان میرا
چنار[3]	ہ	۲۵۴	ایک درخت کا نام ہے۔	مذکر	ناسخ	تری سواری میں کب بخشا نخل بن ہی سرو	جلو میں صحن گلستاں سے ہو چنار آیا
چناں چنیں	ف	۲۱۷	باریکیاں چھانٹنا۔ خوشامد کی باتیں۔ اسطرح اسطرح کرنا۔	مونث	ظفر	خط میں بہت سی ہم نے چناں او چنیں لکھی	پر بات اک چنی ہوئی ابتک نہیں لکھی
چنبر	”	۲۵۵	چلم کا سرپوش۔ ہر چیز کا گھیرا۔	مذکر	منیر	دریا کنارے آپ جو قلیاں کشی کریں	سورنگ لے رشک سے چنبر حباب کا
چندن	س	۱۰۷	صندل	”	”	سر کو پتھر سے پٹکتا ہو جو اس بت کا گاہ	چاہتا ہو تیری پیشانی کا چندن آئینہ
				”	افسر	تمہارے آستاں کی خاک رکھ کر جبیں اپنی	یہ میں نے درد سر کے واسطے چندن لگایا ہے
چندہ	ف	۶۲	وہ رقم جو مختلف آدمیوں سے لیکر کسی کام کیلئے جمع کیجائے۔ بہری	”	اکبر	دھمکاکے بوسہ لونگا رخ رشک ماہ کا	چندہ وصول ہوتا ہو صاحب دباؤ سے
چندیا	ہ	۶۸	کھوپڑی۔ سر کے اوپر کا حصہ	مونث	جان صاحب	سر پہ باندی جو مرے آکے تو چلاتی ہے	میں نے جانا اری چندیا تیری کھجلاتی ہے
چنگ	ف	۶۳	ایک قسم کا ستار ہے	مذکر	میر حسن	خوشی سے بلا مجکو ساقی شراب	کوئی دن میں بجتا ہے چنگ و رباب
چنگ (مختلف فیہ)	ہ	۶۳	ایک قسم کا تینگ ہے جو رات کو غبارے کیطرح ایک گیند روشن کرکے اڑاتے ہیں۔ دہلی میں مونث لکھنؤ میں مذکر مستعمل ہے	”	منیر	کھیل میں تیری تعلی و تجلی دیکھی	بنگیا چودھویں کا چاند اگر چنگ اڑا
				مونث	ظفر	ہوا بلند فلک پہ یہ میرا شعلۂ آہ	ہوا یہ چنگ نہیں نکلے یہ چراغ اڑی

[1] (بحر) مار کر مجکو وہ تائب ہوئے سفاکی سے۔ مقتل تیغ ہوئی تیرنے چلہ کھینچا [2] (دبیر) ٹانکے کہاں ہیں زخم دل ناامید پر۔ چلے بندھے ہوئے ہیں مزار شہید پر [3] ولایت میں یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ پتے اسکے پنجہ انسان کے مشابہ اور عمر اسکی ہزار برس کی ہوتی ہے پھل اسمیں نہیں ہوتے رات کو ان پتوں سے آگ کی چنگاریاں پھڑکتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ معشوق کے مہندی لگے ہاتھ کو اسکے پتے سے تشبیہ دیتے ہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
چنگاری	ھ	۲۹۳	شرارہ۔ آگ کا پھول	مونث	امیر	جلا اس حور کا دل کیا ہماری سوز فرقت سے	گئیں جنت کو کچھ چنگاریاں ہو کر جہنم کی
"	"	"	محاورتاً ایسی بات جس سے فساد پیدا ہو فتنہ انگیز گفتگو۔ چنگاری کو پھلجھڑی بھی بولتے ہیں	"	جانصاحب	بنی جب تو کیطرح ڈال کے بیٹھیں چنگی	دوڑتی پانی کو ہوا آگ سا لگا دیتی ہو
چنگل	ھ	۱۰۴۳	آدمی یا جانور کا پنجہ	مذکر	آتش	مرغ دل مارا ہوا چشم سیاہ یار سے	پنجۂ مژگاں سے شاہیں کا چنگل ہو گیا
چنگیر	"	۲۹۳	چھوٹی نکی دشتری۔ چنگیری روٹی رکھنے کی چھوٹی ٹوکری۔	مونث	امیر	کر اک نگاہ سینۂ پر داغ کیطرف	پھولوں کی تیری نذر کو حاضر چنگیر ہے
چنور	"	۲۵۹	مورچھل۔	مذکر	مونس	ہر ایک گام چنور اسپ ہوتا آتا تھا	برہنہ سر کئے سائیس دوڑا جاتا تھا
چوب	ف	۱۱	لکڑی۔ بھجری۔ ڈانڈ	"	انیس	ہر اک علم کی چوب صلابت نشان کٹی	منہ پر تیغ کا کٹنا تو سناں کی زباں کٹی
"	"	"	وہ لکڑی جس سے نقارہ بجاتے ہیں	مونث	"	نقارۂ وغا پہ لگی چوب ناگہاں	گردون دوں کے پار ہوئی غل کی صدا
چوبدار	"	۴۱۶	نقیب	مذکر	"	محتاج عصا ہوئے تو پیری نے کہا	چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے
چوپڑ	ھ	۴۱۱	چوسر کھیلنے کی بساط	مونث	امیر	در دولت پہ عجب فیض کی چوپڑ کہ جہاں	کبھی پڑتا نہیں پانسہ کسی تقدیر کا بٹ
چوٹ	"	۴۰۹	وار	"	تسلیم	ترچھی نظر سے دونوں طرف دیکھتے ہیں وہ	دل کو بچاؤں چوٹ کروں کو جگر کی چوٹ
"	"	"	ضرب	"	داغ	یوں کون جانے درد محبت کو ناصحا	وہ جانے جسکے چوٹ ہو دل پر لگی ہوئی
"	"	"	جوڑ۔ طنز	"	جلال	چوٹیلے چوٹ تھے دل جگر عشق میں	تو اک چوٹ دونوں میں چلتی رہی
چوٹی	"	۴۱۹	گندھے ہوئے بال	"	ناظم	جوہر کا جال آپ کی تلوار میں نہیں	چوٹی کھلی ہوئی یہ عروس قضا کی ہے
"	"	"	پہاڑ کا سرا۔ بالائی حصہ	مونث	جلیل	بالائے بام پہنچے جو وہ چوڑا باندھ کر	چوٹی دکھائی دینے لگی کوہ طور کی
چوچلا	"	۴۴	ناز نخرہ	مذکر	رند	تجکو آتا ہی تو ہے چک اے اجل	چوچلا تیرا مجھے بھاتا نہیں
چور	"	۴۰۹	زخم کے اندر کا سوراخ	"	جاہ	ہے یہ غضب ہوا نہ چھپا راز عشق دوست	سنتا ہوں چور زخم جگر کا ابھر آگیا
چوراسی	"	۲۸۰	چار رنگ کی رسی ہوتی ہے جو رتھ کیا لگاتے ہیں۔ گھنگرؤں کا ..... ہار جو بیلوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔	مونث	شہیدی	تخت بخت دل نے برپا کرکے شور محشر کا شور	یاد دلوائی کسی کی رتھ کی چوراسی مجھے
چوراہا	"	۴۱۷	وہ جگہ جہاں سے چاروں طرف راستہ گیا ہو۔	مذکر	آتش	تیری صورت کا سمجھتی ہیں اسے چوراہا	چار ابرو کو یہ آزاد صفا رکھتے ہیں
چورنگ	س	۲۶۹	نشانہ	"	"	کشتہ تیر مژہ پر تیغ ابرو بھی چلے	اے شکار انداز ہو چورنگ اس نخچیر کا
چوڑی	"	۲۱۹	وہ حلقہ جو عورتیں کلائی میں پہنتی ہیں	مونث	امیر	چوڑیاں ٹوٹی ہوئی نیل بدن پر ہیں پڑے	بزم دشمن میں کہ تم محفل ماتم میں ہے
چوسر	"	۲۶۹	چوپڑ جیسی۔	"	تسلیم	بوسے کی شرط پر ہوس حسینوں سے کھیلتا	میری بغل میں بھی ہے جو چوسر لگی ہوئی
چوک	"	۲۹	غلطی۔ سہو	"	جلیل	دل تو نادان سدا کا ہے اس کیا جھگڑا	سچ تو یہ ہے کہ ہوئی چوک انہیں سے پہلے
چوک	ھ	"	بڑا بازار	مذکر	برق	جسنے دیکھا مری یوسف کو خریدار ہوا	چوک میں وہ جو گیا مصر کا بازار ہوا
چوکڑی	"	۲۳۹	چار گھوڑوں کی گھی جس گاڑی میں چار گھوڑے جتتے ہوں۔ یہ چوکڑی بھی بنا ہے ان دو ہر نشان لگا	مونث	آتش	کھینچتے اس غزال کی تصویر	چوکڑی سی بھولتی ہے مانی کی

١ (آتش) چنگاریاں جھڑیں عوض قطرہائے آب۔ برسائے آگ ابر جو دل میں بخار ہو ٢ (مولانا سیفی ندوی) ہو گئی ان سے عدو کے صفت اک بھڑ ب۔ بعض پر چنگاری کسی نے ڈالدی جس سے چنگاری ... بعض میں چنگی چھوڑنا محاورہ ہے بمعنی آگ لگا دینا لڑائی کرا دینا۔ چنگاری اور چنگی ہم معنی ہے

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
چوکھٹ	ہ	۲۳	بھتی اتر تنگ۔ آستانہ۔ دروازہ کے اوپر کی لکڑی۔	مونث	مومن	یاں یہ ٹھہری ہے کہ اب بڑی بنھائی چاہیے	انکو مقناطیس کی چوکھٹ لگانی چاہیے
				〃	〃	سرائے یار میں ہو تینگے ہم لگا کے کمند	بلند بام سے رتبہ ہے اسکی چوکھٹ کا
چوکی[1]	ہ	۳۹	چھوٹا تخت۔ کرسی۔ چھوٹا تھانہ (پولیس اسٹیشن)	مونث	اکبر	حد شہر عافیت کی نئی طرز پر بندھی	وہ چوکیاں بدل گئیں تھانہ بدل گیا
〃	〃	〃	پاخانہ کی چوکی	مذکر	جان صاحب	چخ ہو لوٹا نہ رکھواؤں اپنی چوکی پر	کریں تم ایسی مجھے اب خدا کی شان بلند
چوگان	ف	۸۰	گیند کھیلنے کی لکڑی۔ گیند کا بلا	〃	منیر	تری پوشاک اتاری وصل کی شب بازی جیتی	ہمارا ہاتھ چوگاں بنگیا گوئے گریباں کا
چول	ہ	۳۹	وہ چھید جسپر کواڑ گھومتا ہے۔	مونث	انشا	تھی کھلی کنڈی تو کیا تھا سہارا ہاتھ کا	کچھ نہ کچھ چولیں کواڑوں کی تو چٹ پٹ بولیں
چولھا	〃	۳۵	دیگدان۔ آتشدان۔	مذکر	اسیر	دلکی گرمی ہے فلاس میں کیا خاک اسیر	گھر میں فاقہ ہو تو کیونکر نہو چولھا ٹھنڈا
چولی	〃	۲۹	انگیا۔ انگرکھے کے دامن کا اوپری حصہ	مونث	جلیل	ہر کلی کرتی ہے یوں بادصبا کا شکوہ	اسی کمبخت نے چولی مری مسکائی ہے
چومک	〃	۶۹	صحیح لفظ چومکھ ہے چارمخ کا چراغ۔ جو نذر وغیرہ کے لیے بناتے ہیں خواہ آٹے کا ہو یا کسی دھات کا۔	〃	اسیر	بخت سیہ سے آنکھیں اس سے ہوئیں دوچار	چومک چمک چمک کے سیاہی میں رہ گئی
چونا	〃	۴۰	جو پان میں کھاتے ہیں۔	مذکر	منیر	ابرسی رنگت کھوٹے کی طلوع مہر سے	گلوری میں اگر چونا ہے مروارید شبنم کا
چونٹی	〃	۲۲۹	چیونٹی مشہور جاندار ہے فارسی میں مور کہتے ہیں	مونث	اسیر	منفعت وہ ہوا کہ فیل دیا اس کا خون بہا	چیونٹی جو میری پاؤں کے نیچے کچل گئی
چونچ	〃	۶۲	منقار۔ پرندوں کی تول یعنی پرندوں کا منہ	مونث	ناظم	مری ہڈی میں ہے وہ سوز نہاں	کہ جس سے چونچ جلجائے ہما کی
چون وچرا	〃	۲۹۹	کیوں۔ کسواسطے۔ تکرار حجت	〃	مہر بیانی	وفا کی اسنے لے دل یا جفا کی	غضب ہوگا جو کچھ چون وچرا کی
چھاتی	〃	۴۱۹	سینہ۔ صدر	〃	مونس	چھاتی تو چھن چکی ہے امام شہید کی	رن سے صدا اب آگئی طبل رحیل کی
〃	〃	〃	حوصلہ۔ جرات استقلال مضبوطی	〃	سودا	داغ ہے خورشید سا چاک گریباں سے نمود	تسپہ تو خنداں ہے ہر دم کیا تری چھاتی ہے صبح
〃	〃	〃	پستان	〃	صفدر	اس اندھیرے میں رکھ کر ہاتھ وہ سینہ پہ سوتے ہیں	شب مہتاب میں دیکھے نہ کوئی چھاتیاں میری
چھاگل	〃	۵۹	پانی کا برتن	〃	اسیر	وادی گرم محبت میں ہیں کانٹے پیاسے	کاش اک چھوٹی سی چھاگل لئے چھالا ہوتا
〃	〃	〃	ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں۔	〃	تسلیم	حشر اٹھاتی دم رفتار ہے چھل بل اسکی	سوتے فتنوں کو جگا دیتی ہے چھاگل اسکی
چھال	〃	۳۹	پوست درخت	〃	اسیر	میں وہ غم دوست ہوں تجویز کی غم سے دوا غم کی	جو آیا منہ چبا لی چھال میں نے نخل ماتم کی
چھالا	〃	۴۰	آبلہ۔ پھپھولا	مذکر	تسلیم	میں قدم وادیٔ وحشت میں جو رکھتا تسلیم	ٹوٹا پھوٹا سر ہر خار پہ چھالا ہوتا
چھالیا	〃	۵۰	سپاری۔ ڈلی۔	مونث	اسیر	تعریف اسکی چرب زبانی کی کیا کروں	کھائی جو چھالیا بھی تو چکنی ڈلی ہوئی
چھاں	〃	۵۹	سایہ۔ پرچھائیں	〃	جلیل	سروں پر چلتی پھرتی اسکی تلوار	نظر آتی ہے چھاں ابر کرم کی
〃	〃	〃	پتہ	〃	〃	دیکھو ذرا سکوت تم اپنی شبیہ کا	چھاں دے رہی ہے یہ بھی تمھاری غرور کی

[1] چھوٹا تخت بہرا۔ پاسبانی۔ حراست۔ پڑاؤ۔ وہ چھوٹا تھانہ جہاں پولیس کے چند سپاہی اور ایک چھوٹا افسر رہتا ہے۔ نگہبانی کرنا۔ پہرا اٹھانا۔ انیس۔ اور چوکیاں دریا پہ سواروں کی بٹھا دو

[2] چھاتی بھر آنا۔ کنایہ جوش محبت سے غمگین ہونا۔ (ذوق) بس کرلے سوز دروں بہ جائینگے دل اور جگر۔ رحم جوش گریہ پھر چھاتی ابھی بھر آئے ہے۔ چھاتی پتھر کرلینا۔ سنگدلی کرنا۔ (عاشق لکھنوی) سنگدل ستمگر چھاتی کرلی ہے کیسی پتھر۔

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
چھان بین	”	۲۰۲	کسی امر کی جانچ و تحقیق کرنا۔ اچھی طرح دیکھ بھال لینا۔	مونث	جان صاحب	ہوا جو تُرا چھاپے کر دو سیاہ	بہت چھان بین اسمیں اچھی نہیں
چھان پھٹک	”	۲۰۰	ایضاً۔ صرف دہلی والے بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔	”	نوح	عقل و خرد سے مطلب کیا احسن عشق کے مشرب کو	دل کی لینی دینی میں چھان پھٹک کب ہوتی ہے
چھاؤں	”	۶۵	سایہ۔ چھاں۔	”	ناسخ	تھا مجھے بال ہما ہر برگ کاہ دیوار	چھاؤں جب دم مرے سر پر تری دیوار کی تھی
چھاونی	”	۷۵	کیمپ۔ سپاہیوں کی بارکیں۔	”	امیر	عاشق کے دل میں عشق بتاں کا کہاں گذر	یہ چھاونی ہے فوج غم و درد و آہ کی
چھب	”	۱۰	آرائش۔ زیبائش۔ زیب و زینت۔ ناز و انداز۔ معشوقانہ انداز۔	”	اختر مینائی	نکیلی ادا دل کو بر ما گئی	قیامت وہ چھب تھی کہ تڑپا گئی
چھپر	”	۲۰۰	پھوس کی چھت۔ سائبان پھوس کا	مذکر	رشک	جب ہوا ہے میکشی میں ریش زاہد منڈ گئی	میکدے میں غل مچا آندھی میں چھپر اڑ گیا
چھپر کھٹ	”	۴۳۵	پلنگ۔ چارپائی۔	”	امیر	کہاں ہے قصر شاہی میں چھپر کھٹ نازنینوں کا	ڈھچونکا گھروندا ہے یہ گڑیوں کی کھٹولی ہے
چھت	”	۴۰۸	سقف۔ پاٹاو۔ سائبان۔ کوٹھا	مونث	امیر	ہے انقلاب کا یہ تقاضا کہ میرے گھر	ہو فرش آسماں کا بنے چھت زمین کی
چھتا	”	۴۰۹	مکھیوں و بھڑوں وغیرہ کا گھونسلا۔ کھونتا۔	مذکر	امیر	عاشق مژگاں ہوں مجکو نوش ہے ہر ڈنک نیش	لطف اٹھاتا ہوں میں چھتا چھیڑ کر زنبور کا
چھتری	”	۶۱۶	چھوٹا چھاتا۔ آفتاب گیر۔	مونث	منیر	میخواروں پہ ہے سایہ فگن رحمت خدا	چھتری لگائے پھرتی ہوا بر مطیر کی
چھٹکارا	”	۶۳۰	رہائی۔ آزادی۔	مذکر	گویا	شمع ساں سو بار سر کٹ کر دوبارہ پیدا ہوا	بوجھ اترا پر نہ چھٹکارا ہوا مزدور کا
چھٹی	”	۶۱۸	لڑکا ہونے پر چھٹے روز جو غسل دیا جاتا ہے	مونث	قلق	اس تکلف سے کی چھٹی اسکی	بے حقیقت تھا جشن جمشیدی
چہچہہ	”	۲۱	خوش الحانی۔ خوش آوازی۔ پرندوں کا شوق میں آکر بولنا۔	مذکر	آتش	قوی دماغ رہے بلبل خوش الحاں کا	قفس میں بھی ہے وہی چہچہہ گلستاں کا
چہرہ	”	۲۱۳	شکل و صورت۔	”	”	خورشید حشر کا جو کسی نے کیا ہے ذکر	دکھلا دیا ہے یار نے چہرہ عتاب کا
چھرا	”	۲۰۹	چھوٹی چھوٹی گولیاں جو بندوق میں بھر کر چلاتے ہیں۔	”	صبا	حال دل لکھکر جو بھیجا اس بت رعنا کو	پرزے نامہ کے ہوئے چھرّے کبوتر پر بنے
چھری	”	۲۱۸	لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکتا ہو۔	مونث	مونس	زخم ہوں سے تیری خون کی ندی ابل گئی	بیٹا چھری ہماری کلیجے پہ چل گئی
چھڑکاؤ	”	۲۲۵	آبپاشی۔	مذکر	منیر	ہے کعبہ بھی قبلہ بھی مرجع ہے عالم کا	تری کوچہ میں ہے چھڑکاؤ آب زمزم کا
چھڑی	”	۲۱۸	پتلی۔ ہاتھ میں رکھنے کی پتلی لکڑی۔	مونث	مصحفی	تھی گل گلاب کی جو تری ہاتھ میں چھڑی	کرتی تھی کار تیغ اشارات میں چھڑی
چہل	”	۳۸	ہنسی۔ خوش مزاجی۔	”	نواب مرزا شوق	بام سے کچھ اترتی جاتی تھیں	چہلیں آپس میں کرتی جاتی تھیں
چھلا	”	۳۹	بے نگینہ کی انگوٹھی۔ کسی دھات کا حلقہ جو انگلیوں میں پہنتے ہیں	مذکر	رضا	نیرنگئ زمانہ سے ہرگز عجب نہیں	چھلا اتارے وہ زر حنا دست یار کا
چھلاوہ	”	۵۰	دھوکا۔ شہابہ۔ جھپ دینے والا۔ غول بیابانی۔	”	انیس	نے جست نظر آئی نہ کاوہ نظر آیا	پھرتا ہوا لشکر میں چھلاوہ نظر آیا

چھل بل	ھ	٧٠	اُچھل کود کر چلنا۔	مونث	تسلیم	حشر اٹھاتی دم رفتار ہے چھل بل اسکی	سوتے فتنوں کو جگا دیتی ہے چھاگل اسکی
چھل پہل	״	٧٥	رونق آبادی۔خوشی۔خرمی کھما کھمی۔	״	منیر	چیز جو دیکھی ہے بے بدل دیکھی	ہر طرف اک چھل پہل دیکھی
چہلم	ف	٧٨	چالیسواں	مذکر	دبیر	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہوچکا	پیوند بیکسوں کے تن و سر کا ہوچکا
چھوٹ	ھ	٣١٤	فرصت۔چھٹکارا۔(٢) عکس پرتو۔چمک۔	مونث	امیر	مسی پر چھوٹ افشاں کی پڑی ہے	کنی ہیرے کی نیلم میں جڑی ہے
چھید	״	٢٢	سوراخ۔	مذکر	ناسخ	وہ چلا جب میرے گھر سے میں ہی یکبار رونے لگا	چھید جو دیوار میں تھا چشم گریاں ہوگیا
چھیڑ	״	٢١٨	اشتعال۔بھڑکا کر چھیڑ خانی۔ نوک سا جھونک۔	مونث	آتش	ساز کیطرح رہا کرتے ہیں عاشق نالاں	چھیڑ طرفہ تجھے ای عربدہ جو آتی ہے
چھینٹ	״	٤٦٨	بوند۔دھبہ	״	تسلیم	میں شرم خاک کر دوں رخ تر ریائی کی	کہ چھینٹ بھی نہیں زاہد میں پارسائی کی
چھینٹا	״	٤٦٩	پانی کی چھینٹ ۔بارش ہونا۔	مذکر	״	غش آگیا ہے دیکھ کر گل جیش خشک رنگ	چھینٹا دو یہ عندلیب کے منہ پر گلاب کا
״	״	״	لالچ	״	جلیل	پیاسا کسی کے شربت دیدار کا ہوں میں	چھینٹا دو بہشت مجھے سلسبیل کا
چھینک	״	٨٨	آواز جو سردی یا کھجلی کے باعث ناک سے نکلتی ہے۔	مونث	عزیز	دل بلبل سے بھی آئی صدا الحمدللہ کی	قریب آیا جو دم کسی غنچہ کو چھینک آئی
چیتا	״	٣١٤	ایک درندہ جانور ہے	مذکر	جان صاحب	اے جان کبھی تھا وہ میرے حسن کا عالم	آنکھیں تو ہرن دیکھنے چیتا کمر آیا
چیچک	״	٣٦	فارسی میں سیتلا کہتے ہیں مشہور بیماری ہے	مونث	رشک	تیری گل گشت کی گرمی نے بگاڑی یہ فصل	چیچک اوراق گل تر کو سراپا نکلی
چیخ	״	٦١٣	چلانا۔زور کی آواز	״	تسلیم	گل گراں گوش سنگدل صیاد	کون سنتا ہے چیخ بلبل کی
چیرہ	ت	٢١٨	پٹکا۔پگڑی	مذکر	سودا	چہرہ ترا ساکب ہے سلطان قادری کا	چیرہ ہزار باندھے سر پر جو دہ زری کا
چیز	״	٢٠	شئے	مونث	تسلیم	بوسہ تمہیں پیارا ہے مرا دل مجھے پیارا	یہ چیز تو یوں مفت کبھی دی نہیں جاتی
چیستاں	״	٥٢٤	پہیلی۔عربی میں معمہ کہتے ہیں	مذکر	سودا	دل میں جو کچھ ہے صاف صاف کہیں	کون سمجھے یہ چیستاں آنکی
چیل	ھ	٤٣	ایک مردار خور پرند ہے	مونث	نگہت	کہے ہے العطش آتش میں ققنس	زمیں پر چیل انڈا چھوڑتی ہے
چیلہ[1]	״	٤٨	شاگرد۔مرید۔پیرو	مذکر	سخن	جو گی جٹا سنبھالی بیٹھا ہے آسنی پر	عاشق نہیں تو پوچھو چیلہ ہے کس گرو کا
چین	ت	٦٣	قرار۔آرام۔سکھ۔ اطمینان۔	״	رند	ہجر کی شب کروٹیں کیونکر نہ لوں	کوئی پہلو دلکو چین آتا نہیں
״	״	״	شکن۔بل۔	مونث	آتش	مجکو حیرت ہے حسینوں کی کجی ہے کیونکر	بادشاہوں کیلئے چین جبیں تھوڑی سی
״	״	״	دہلی میں چیں بولنا ہار ماننے کو کہتے ہیں لکھنؤ میں نہیں بولتے	״	ظفر	کہا میں نے نہ کھینچ اس زلف کی تصویر کھینچ کا	نہ مانی بات مانی نے مری آخر کو چیں لی

[1] (صبا) چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا۔سر د چیلا ہوگیا ہے کیا کسی آزاد کا۔

چینڈ	ھ	۶۷	بدمعاملگی۔ بے ایمانی۔ ہٹ دھرمی کھیل میں امرواجبی کا چھپانا۔	مونث	حالی	سبب اسکا لکھا ہے یہ اصمعی نے	کہ گھوڑ دوڑ میں چیند کی تھی کسی نے
چینی	ف	۳۰۲	چین کا رہنے والا۔ چین کا بنا ہوا برتن۔ شکر سفید	"	امیر	صدمہ ہجر سے کیونکر نہو نالاں مرا دل	ٹھیس لگتی ہو تو چینی بھی صدا دیتی ہے
چیونٹی	ھ	۴۷۹	مورچہ	"	ذوق	نبض نکلی ہو کہاں میری فلاطوں چلتی	ہے یہ ضعف اب تو کہ چیونٹی بھی نہیں یوں چلتی

۵۵ (معروف) بازی عشق میں دل بدکے لگے لینے جان۔ خیر لیجایئے پہ چیندیہ سرکار نے کی۔

باب حائے حطی

حاجب	ع	۱۴	دربان - چوبدار	مذکر	آتش	عید قرباں جو قریب آئی تو کچھ دل میں سمجھ	پاؤں پڑ کے مری حاجب زنداں لوٹا
حاجت	،،	۴۱۲	ضرورت - خواہش -	مونث	ناسخ	دولت تقدیر کو تدبیر کی حاجت نہیں	معدن زر ہو جہاں اکسیر کی حاجت نہیں
حادثہ ۱؎	،،	۵۱۸	واقعہ مصیبت - زمانہ کی گردش	مذکر	منیر	معذرطوف کعبہ مقصد سے ہوں مگر	ان روز دن سنگ راہ بڑا حادثہ ہوا
حاشیہ	ع	۳۲۴	کنارہ گوٹ - کور -	مذکر	امیر	دو عالم کے دوشالے کو ملی ہرگز نہ یہ بالش	لگایا حاشیہ جبتک نہ اسمیں اسکی مسند کا
،،	،،	،،	شرح - تفسیر - کنارہ	،،	انیس	مطلب کھلا ہوا ہے خط سبزہ رنگ کا	یہ حاشیہ لکھا ہے اسی متن تنگ کا
حاصل	،،	۱۲۹	آمدنی ملک کی - خراج -	،،	رشک	آگے عزت کے حواس خمسہ کی دولت نہیں	آبرو دیکر نہ لوں حاصل کبھی پنجاب کا
،،	،،	،،	نتیجہ - مطلب مجازاً فائدہ -	،،	جلال	جان مضطر ہوئی بے چین اگر دل ٹھہرا	کچھ ٹھہرنے کا نہ کمبخت کے حاصل ٹھہرا
حاضرات	،،	۱۴۱۰	جن بھوت پریت و بدروحوں کے جمع کرنے و اتارنے کا جلسہ	مونث	جان صاحب	جب سے بچی کو سایہ کا ہے خلل	آئے دن حاضرات ہوتی ہے
حافظہ	،،	۹۹۴	یاد رکھنے کی قوت	مذکر	ناصر	شعر کیا یاد رہیں پیری میں	حافظہ کام نہیں دیتا ہے
حاکم	،،	۶۹	حکم کرنے والا - ملک کا والی - مالک سردار -	،،	آتش	نہ رکھی دولت دنیا کی خواہش خاک کی ... نے	خدا نے کردیا حاکم مجھے اکسیر اعظم کا
حال ۲؎	،،	۳۹	حالت - کیفیت -	،،	امیر	نزع میں ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ خیریت ہے	پھر برا ہوتا ہے کیسا جو یہ حال اچھا ہے
،،	،،	،،	طاقت - سکت -	،،	رشک	دیکھ شب اپنے رشک لیلے کو	دنگ تھا میں تو مجھ میں حال نہ تھا
،،	،،	،،	وجد	،،	سخن	وہ رند ہوں کہ مرا ذکر سنکے محفل میں	فقیر مست ہوئے صوفیوں کو حال آیا
،،	،،	،،	خبر -	،،	تسلیم	پہنچا نہیں ہے رونے کا حال انکے کان تک	باقی ہے آب اشک کو ہونا گہر ہنوز
حالت	،،	۴۳۹	واردات جو گزرے - کیفیت	،،	جلیل	عالم قید میں بھی روح رہا ہوتی ہے	کچھ عجب حالت ارباب فنا ہوتی ہے
حُب	،،	۱۰	دوستی محبت - یارانہ - اُنس - الفت	مونث	تسلیم	تمہیں تسلیم واعظ دورخی کہتا ہے کہنے دو	کہ حب اہلبیت پنجتن کچھ اور کہتی ہے
حَب	،،	،،	گولی - گول دانہ - بفتح اول تشدید دوم -	،،	بحر	ہم مریضوں سے کوئی پوچھے حقیقت حال کی	نام ہے حب شفا اسکی مگر ملتی نہیں
حُباب ۳؎	،،	۱۱	بالفتح پانی کا بلبلہ	مذکر	منیر	کثرت عیش ہے کیا ملک عدم میں یا رب	رقص کرتا ہم دنیا سے حباب آتا ہے
حبل المتین ۴؎	،،	۵۰۱	مضبوط رسّی - محکم وسیلہ -	مونث	امیر	ہر گنہ سے پاک کر دیتی ہے حب اہلبیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتیں ملتی نہیں
حبیب	،،	۲۲	دوست یار -	مذکر	امیر	سب عشق مجازی ہیں حقیقی ہے یہ عشق	اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے
حج	،،	۱۱	وقت مقررہ پر بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا -	،،	،،	حق رسی جا ہے تو ہفتاد و دو ملت سے گذر	منزلیں طے ہوں تو حج حاصل ہو بیت اللہ کا

۱؎ (انیس) پھولوں پہ عجب حادثۂ تقدیر نے ڈالا - ۲؎ موجودہ زمانہ موجودہ کیفیت (ناسخ) میرے تیرے رشک سے ہے حال دونوں کا جو غیر (آتش) مقبول مرکر قول سے قوّال ہوا ہے - صوفی کو غزل سنکے مری حال ہوا ہے ۱۲ ۳؎ ثبات بحر جہاں نہیں کیسکو امیر - ادھر نمود ہوا اور ادھر حباب نہ تھا ۴؎ رگ حبل الورید) حبل - رگ - ورید - وہ رگ جسمیں سے خوں جاری ہوکر اجزاے بدن کے ہر ہر جزو میں پہونچتا ہے - شہرگ جو بہت قریب ہے - حد درجہ قریب سے مراد ہے ۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
حجاب	ع	۴۰	پردہ۔ حیا۔ اوٹ۔	مذکر	مصحفی	درمیاں میں نقاب کس دن تھا	میرے اُسکے حجاب کس دن تھا
حجام	//	۵۲	پچھنے لگانے والا۔ سر مونڈنے والا۔ نائی	//	ناسخ	روز تیرا خط بنا کر قتل کرتا ہے ہمیں	کیا ہماری جان کو جلاد یہ حجام تھا
//	//	//	// //	//	امیر	خط بنا کر اُسکے چہرے کا کیا کندن سا رنگ	کیمیا گر نام رکھوں یار کے حجام کا
حجامت	//	۴۵۰	سر مونڈنا۔	مونث	داغ	دیکھئے داڑھی کی کیا گت ہوگئی	شیخ صاحب کی حجامت ہوگئی
حجت	//	۴۱	دلیل۔ بحث	//	امیر	یہاں نہیں ہم مرتبہ قرآن و آل کا	وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی
//	//	//	جھگڑا۔ تکرار۔	//	تسلیم	بس مت جو آئی بھی وہی حجت نکل آئی	وہی ہر ذکر چھیڑا ہی وہی حجت نکالی ہے
حجر	//	۲۱	پتھر۔	مذکر	مومن	بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو بارے کیا حجر اسود آگیا
حجر الیہود	//	۲۶۷	نام ایک دوا کا ہے۔	//	ذوق	کسی تحلیل کو دینا تو کچھ اسکو نہ ہوتا	دل سخت کا شکن کا نہ حجر الیہود ہوتا
حجرہ	//	۲۱۶	کوٹھری۔ خلوتخانہ	//	غالب	ہنوز اک پرتو نقش خیال یار باقی ہے	دل افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زنداں کا
حجم	//	۵۱	بروزن بزم۔ حجامت۔ موٹاپا۔	//	انسر	کیا جلد اُٹھ کے رہ گئے اوراق زندگی	گویا کہ اک طلسم تھا حجم اس کتاب کا
حد	//	۱۲	بفتح اول کنارہ انتہا سرحد	مونث	اختر	زیبا نہیں ہے اک کے لئے لن ترانیاں	اے بت خدا سے ڈر کوئی حد ہے غرور کی
//	//	//	گناہ کی سزا جو شریعت اسلامی کے موافق دیجائے۔	//	انیس	جس غول پہ جھپٹ کے گئی صورت اسد	بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے دشت ستم کی حد
//	//	//	انتہا۔	//	منیر	مجھ پر ہوئی زیادتی بڑا دیر کی	حد ہوگئی گناہ صغیر و کبیر کی
//	//	//	عزت۔ وقعت	//	داغ	دشمن کی بات کا بھی تو ہونے لگا یقین	کچھ حد نہیں رہی ہے مرے اعتبار کی
حداد	//	۱۷	لوہار۔	مذکر	رند	پاؤں پھیلا دیے کس شوق سے مجھ مجنوں نے	بیڑیاں ہاتھ میں جب دم لئے حداد آیا
حدت	//	۳۱۲	تیزی۔ تندی۔ گرمی۔	مونث	سحر	حدت بادۂ انگور غضب ہوتی ہے	ہر بپانی انہیں تبخالۂ لب ہوتی ہے
حدیث	//	۵۲۲	نئی چیز۔ بات۔ بیان۔ ذکر۔ حکایت۔ اصطلاحاً قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	//	مومن	رو کے حدیث شوق ادا کی	آگ یہ روغن تھی تمنا کی
حذاقت	//	۱۲۰۹	بکسر اول و بفتح چہارم زیرکی۔ دانائی۔ مہارت عقلمندی۔	//	حالی	شہرت ایک مشرق میں تھی انکی ہنر	مسلم تھی مغرب تک انکی حذاقت
حذر	//	۹۰۸	بفتح اول و دوم پرہیز۔ بچاؤ۔	مذکر	داغ	ظلم کس کس غریب پر نکیا	تمنے اس کام سے حذر نکیا
حرارت	//	۸۰۹	تپش آفتاب یا آگ کی گرمی۔	مونث	آتش	ایسی خلاف ہمسر ہوئی آج کمادھی	کافور کھائیے تو ہوں پیدا حرارتیں
//	//	//	گرمی بخار کی۔ حدت	//	صبا	رگیں رشتۂ شمع سوزاں بنیں	تپ غم کی ایسی حرارت ہوئی
//	//	//	غصہ۔	//	صفدر	جب اسکی اگر میاں صفدر نظر آتی ہے غصہ سے	بدن میں آگ لگتی ہے حرارت آ ہی جاتی ہے

لہ (رشک) ارباب جاہ حد جہاں مجکو روتے ہیں۔ چار آنسو آپ نے بھی گرا دیئے تو کیا ہوا ۵۲ حد بلوغ (عمر) رہا حد میں انسان بالغ ہوتا ہو۔ و حد فاصل وہ چیز جو درمیانی ہو اور دو چیزوں کو جدا کر دے

۲ے معنی بات (لا معلوم) حدیث دل بگوئیم عجیب غمی دارم دوسرے معنے میں (جلیل) زبان شہ کے نشتر زباں بات جو منہ سے نکلجائے۔ کلام حق حدیث مصطفیٰ معلوم ہوتی ہے

حرارہ	ع	۴۱۴	تیزی۔ غصہ کا غلبہ۔ وہ حرارت جو گرمی شوق میں ہوتی ہے۔	مذکر	آتش	چمن میں جا نکلتا ہو جو بو اس حور جنت کی	حرارہ آتش گل لاتی ہو نار جہنم کا
″	″	″	جذبہ دکھانا۔ تیزی دکھانا۔ جوش دکھانا۔ بدی سے پیش آنا۔ افروختہ ہونا	″	جرات	نہ کیونکہ شیخ کو بھر کیجئے شیخ سدو آج	دیا جو راگ کسی نے تو کیا حرار کو ملے
حراست	″	۶۶۹	بکسر اول نگہبانی۔ نظر بندی۔ حوالات۔	مونث	نوازش	کوئی خواہان وصل تک بھلا پہنچے تو کیا پہنچے	حراست میں کیا کرتے ہیں وہ اپنی نزاکت میں
حرب	″	۲۱۰	جنگ۔ کارزار۔ معرکہ آرائی۔ لڑائی۔	″	انیس	ہے قہر خدا دو جہاں حرب ہماری	رکتی نہیں دشمن سے کبھی ضرب ہماری
حربہ	″	۲۱۵	لڑائی کا ہتھیار جیسے تلوار۔ بندوق وغیرہ	مذکر	اسیر	رک سکے سے کبھی وار ہمارا نہ رکے گا	ستم بھی اگر ہو تو یہ حربہ نہ رکے گا
حرز	″	۲۱۵	بکسر اول پناہ کی جگہ۔ مجازاً تعویذ	″	انیس	سبطین مصطفےٰ کو سمجھتے ہیں جو شنین	شیعوں نہیں ہے یہ حرز صغیر و کبیر کا
حرص	″	۲۴۰	بالکسر طمع لالچ۔ خواہش ہوس رغبت	مونث	داغ	یہ نہ کہئے کہ نہیں کام کی حرص	اور حج کا فکر کو ہو اسلام کی حرص
حرف	″	۲۸۸	بالفتح بات سخن کلمہ۔ حروف تہجی	مذکر	تسلیم	مفلسی سے اہل معنی کا نہیں گھٹتا وقار	کس جگہ رتبے میں حرف مہمل جاتا رہا
″	″	″	عیب الزام۔	″	صبا	حرف ایمان پر آیا نہ ہوا وصل صنم	خط قسمت نہ مٹا ماتھے پہ قشقہ کھینچا
حرفت	″	۶۸۸	بالکسر پیشہ کاریگری ہنر کسب۔	مونث	رنگین	ہیں حرفتیں بھری ہوئی رگ رگ میں کوٹ کر	رنگیں تری طرح سے رنگیلی نہیں ہیں
حرکت	″	۶۲۸	بفتح اول و دوم مگر فارسی والوں نے بسکون دوم بھی استعمال کیا ہے جنبش ہلنا۔ گردش۔ تڑپ اضطراب	″	رند	تم جا تنا۔ ہوئی حرکت قطب کو بھی آج	میدان سے جو پاؤں ہمارا سرک گیا
″	″	″	اردو میں بمعنی کام و فعل کردار و عمل کے بھی استعمال کیا گیا ہے	″	آتش	اچھا نہیں ہے صورت عاشق سے بھاگنا	صاحب سمجھ لیں حرکت ہے غلام کی
حرم	″	۲۴۸	بالفتح احاطہ جو گرد اگرد خانہ کعبہ کے ہے جہاں آدمی و حیوان کا مار ڈالنا حرام ہے۔	مذکر	تسلیم	ہر جگہ جلوہ صنم تیرا ہے	دیر تیرا ہے حرم تیرا ہے
″	″	″	شرفا کے گھر کی عورتیں۔	″	انیس	رونق دہ محمل جو ہوئی دختر زہرا	ناقوں پہ چڑھے سب حرم سید والا
″	″	۲۴۸	وہ عورتیں جن سے معمولاً نکاح کر کے گھر میں ڈال لیں۔	مونث	جان صاحب	انکی حرمیں کیا بنی ہیں عرش سے آپ داغ	جان کے کرتی ہیں حجن بو نقصان اب
حرمت	″	۶۴۸	بضم اول عزت آبرو۔ تعظیم و تکریم آؤ بھگت۔	″	امیر	صد شکر عفو میرے گنہ حشر میں ہوئے	حرمت گدا کی مجلس شاہی میں رہ گئی
″	″	″	حرام ہونا۔	″	سرور	شیخ جی نے آج بسم اللہ کی	لیجئے اب مے کی حرمت اٹھ گئی
حریر	″	۴۱۸	ایک ریشمی کپڑا ہے۔	مذکر	قلق	مری مردی یہ میرا شمع رو بر تو فگن ہوگا	حریر شعلہ پروانے کی میت کا کفن ہوگا
حریرہ	″	۴۲۳	ایک لطیف غذا ہے جو میدہ شکر میں	″	منیر	آنکھیں لڑتے ہی ہماری اشک آنسو بہ چلے	جوش زن بادام توام کا حریرہ ہو گیا

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
			گھول کر تیلی بناتے ہیں۔ اسکو حریرہ کہتے ہیں۔				
حریم	ع	۲۵۰	گرد کعبہ۔ چار دطرف کی دیوار۔	مذکر	تسلیم	سب دل کا طواف کرتے ہیں	یہ گھر ہے حریم ناز کس کا
حریف	״	۲۲۴	ہم پیشہ۔ شریک۔ مجازاً دشمن	״	سخن	دیکھا نہ مثل تیر لگی تجکو اے فلک	ہونا نہ تھا حریف تجھے میری آہ کا
حُزن	״	۲۵	بضم اول غم، اندوہ و رنج۔	״	نثار اودھ	آئی بہار باغمیں حسرت خزاں ستاد یا	نوکری عیش کی ہوئی حزن جگر بڑھتا
حِس	״	۹۸	بکسر اول معلوم کرنا۔ جاننا۔ دریافت کرنا حرکت کرنا۔	مؤنث	تسلیم	بت بنا یا آئینہ رونے مجھے	دیکھکر صورت کو حس جاتی رہی
حِساب	״	۷۱	بالکسر گنتی شمار۔	مذکر	اسیر	ایکدن ہم ہیں تو وہ ہمکو بھولکر	شکر کی جا ہے ابھی انکو حساب آتا نہیں
״	״	״	مجازاً طور طریقہ۔	״	صبا	آیا جو موسم گل تو یہ حساب ہوگا	ہم ہوں گے یار ہوگا جام شراب ہوگا
حُسام	״	۱۰۹	بضم اول تلوار شمشیر۔	مؤنث	انیس	بجلی خدا کے قہر کی تھی یا حسام تھی	پہلے ہی وار میں صف اول تمام تھی
حَسد	״	۷۲	ڈاہ کسی کی نعمت کا زوال چاہنا۔	مذکر	امانت	حسد دیکھئے تو کوئی تفرقہ انداز گردونکا	نہیں ہے تربت لیلیٰ پہ سایہ بید مجنوں کا
حسرت	״	۲۲۸	بالفتح افسوس تاسف۔ تمنا آرزو۔	مؤنث	جلال	نہ ٹھکرا نے آئے وہ تربت ہماری	ملی خاک میں یہ بھی حسرت ہماری
حُسن	״	۱۱۸	بالضم خوبی بہتری لطف خوبصورتی دلربائی۔	مذکر	آتش	یہ سچ ہے جو جیسا کرے ویسا ہی آجاتا ہے پیش	عشق کو بدنام کر کے حسن رسوا ہو گیا
حسین	״	۱۲۰	بفتح اول خوبصورت حسن والا	״	رند	مشہور اک جہاں میں ہے عشق باز ہوں	چاہا نہ ہو جسے کوئی ایسا حسین نہیں
حُسین بند	״	۱۹۴	دو نقرئی چھلے جنکے درمیان ایک زنجیر چاندی کی ہوتی ہے عشرہ محرم میں بطور منت پہناتے ہیں	״	منیر	ہوتا ہے تجسے پنجہ خورشید دست تیغ	بنوا حسین بند ہے آفتاب کا
حشر	״	۵۰۸	بفتح اول مجازاً قیامت روز حساب	״	تسلیم	میرا اُن کا جو فیصلہ نہ ہوا	ایک ہے حشر اگر ہوا نہ ہوا
״	״	״	نتیجہ۔ انجام	״	جلیل	منہ آفتاب حشر ہوا ہے عتاب سے	ہوتا ہے حشر دیکھئے اب کیا نقاب سے
حَشَم	״	۳۴۸	بفتح اول و دوم نوکر چاکر نوکر دنکی بھیڑ بھاڑ۔	״	قبول	تمسے برباد ہو گیا میں	مجسے سارا حشم تمھارا
حشمت	״	۷۴۸	بفتح اول و دوم نوکر چاکر خدمتگاروں و خادموں کا انبوہ۔	مؤنث	قلق	ہو مہاراج کی فزوں حشمت	ہر گھڑی ہو ترقی دولت
حصار	״	۲۹۹	بالکسر احاطہ گھیرا۔ چار دیواری۔	مذکر	رند	روز دم ناک میں کرتی ہے بلائے شب ہجر	کھینچا ہے مجھ گرد ابھی حصار آجکی رات
حصر[1]	״	۲۹۸	بالفتح گھیرنا منحصر ہونا	״	رضا	گن کے بتلا دے مری سینہ کے چھالے مجھکو	حصر ممکن ہے اگر چرخ کے سیاروں کا
حِصن	״	۱۴۸	بالکسر قلعہ۔ جائے پناہ۔	״	ناصر	تیرا تصور ہے محافظ میرا	خوب مجھے حصن حصیں مل گیا
حصول	״	۱۴۴	حاصل ہونا۔ پیدا ہونا۔	״	رند	اس اضطراب و قلق سے تپش سے ہے مرنا	حصول خاک دل ناصبور ہوتا ہے

[1] (جرأت) کیا کیا اسے دیکھ آتی ہے حسرت ہمیں جرأت۔ پھر آئے ہے واں سے جو کوئی نامہ بر اپنا۔ (ناسخ) حسرت دل نہیں دنیا میں نکلتی ناسخ۔ ہاتھ شل ہوتے ہیں جو گریباں ہوتا [2] (شعور) بس نہیں چلتا جوان دبیر کا حصر ہے تقدیر پر تدبیر کا۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حصّہ	ع	۱۰۳	بکسر اول وبتشدید دوم مفتوح بانٹ تقسیم ٹکڑہ - جزو -	مذکر	حسرت	ملگیا عاشقی کا وہ حصہ	جو مرے بخت کا مگا رمیں تھا
//	//	//	بنیا شادی تقریب اور تہواروں میں جو غیر کو حصہ بانٹتے ہیں -	//	امیر	وعدہ انہیں ہے حشر کے دن کس سے دید کا	حصہ ابھی سے بانٹ رہی ہیں وہ عید کا
//	//	//	حق -	//	رضا	عابد دا اپنی عبادت پہ تکبر نہ کرو	مغفرت حشر میں حصہ ہے گنہگاروں کا
حصیر	//	۳۰۸	بروزن فقیر - بوریا - چٹائی	//	صبا	بلند و پست عالم ایک ہی جسم حقیقت ہیں	حصیر فقر ہمپایہ بنا تخت فریدوں کا
حضر	//	۱۰۰۸	بفتح اول و دوم سفر کی ضد ایک جگہ رہنا قیام -	//	قایز	خوب ثابت جب جنون جامہ در رہنے جائیگا	پھر تواے تا پر سفر مجکو حضر ہو جائیگا
حضور	//	۱۰۱۳	عزت کا لقب بجائے آپ کے استعمال کرتے ہیں - حاضری - موجودگی - حاضرباشی -	//	امیر	ہے بیخودی ہی جس سے ہوتا ہے قرب حاصل	غائب جو آپ سے ہو پائے حضور تیرا
حضوری	//	۱۰۲۴	قربت سامنا	مونث	آتش	حضوری نگاہوں کو دیدار سے تھی	کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیاں تھا
حظ[سلہ]	//	۹۰۸	بفتح نصیب بہرہ مندی - عیش	مذکر	مصحفی	کل خضر کی جو اس سے ملاقات ہوگئی	بولا کہ اب ملا ہی مجھے زندگی کا حظ
//	//	//	خوشی انبساط لطف -				
حظیرہ	//	۱۱۲۴	بفتح اول وکسر دوم قبرستان کی چاردیواری مقبرہ گنبد -	//	امیر	گرد مرقد اس نے دوڑایا جو آب	میری تربت کا حظیرہ ہوگیا
حفاظت	//	۱۳۰۹	بالکسر محافظت - نگرانی پاسبانی بچاؤ -	مونث	امیر	یہ وجہ ہے جو عارض جاناں پہ ہے نقاب	کرنی ہے خوب جلد حفاظت کتاب کی
حق[سلہ]	//	۱۰۹	راستی - صدق -	مذکر	جلیل	یہ کہکے چاندنی میں کیا انکو بے نقاب	چھپتا نہیں ہے حق کبھی باطل کے سامنے
//	//	//	حصہ	//	امیر	زاہد و ساقی کوثر تمھیں کیوں نہ کہیں شراب	دختر رز تو فقط بادہ کشوں کا حق ہے
//	//	//	فرض و ذمہ داری - جو واجب تھا جیسا لائق تھا -	//	//	کیوں نہ منصور دار پر چڑھتا	راز داری کا حق ادا نہ ہوا
حقارت	//	۴۰۹	بفتح اول ہتکی اہانت - خواری نفرت - حقیر جاننا بکسر غلط ہے -	مونث	حالی	نہ باتوں میں انکی حقارت کسیکی	نہ جلسوں میں انکے مذمت کسیکی
حُقہ	//	۱۱۲	بضم اول و قاف مشدد مفتوح ڈبہ جسمیں جواہرات وغیرہ رکھتے ہیں	مذکر	رند	بوئے عطر آئی دماغ جاں معطر ہوگیا	زلفیں تیری کیا کھلیں حقہ کھلا عطار کے
//	//	//	تمباکو پینے کا حقہ -	//	میرحسن	وہ شیشے کا حقہ مرصع کا کام	مغرق زری کا وہ پیچہ تمام

سلہ (میرحسن) حظ اٹھا لو ابھی جوانی کا - کچھ مزہ دیکھو زندگانی کا -

سلہ بمعنی دعوی استحقاق - (ریاض) ہمیں یہ حق ہے تراشہ بھی جہ سے جائیں - کہ تیرے شکوہ بیجا بجا سمجھتے ہیں - (جالقصاحب) جالقصاحب بات کا پورا ہے یہ منصور خاں - حق ہی بولے جائیگا گو رکھدے حاکم دار پہ - سچ و درست کے معنے میں (جلال) نہ کہدیت پرستوں کو اے شیخ کافر - یہ حق ناشناسی مسلمان ہوکر - (انیس) غازی ستمگروں سے وفا کرکے مرگئے - حق نمک جو تھا وہ ادا کرکے مرگئے

لفظ		نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حقیقت	״	۶۱۸	بفتح اول ماہیت کسی شے کی۔ کیفیت۔ ماجرا۔	مونث	جلال	نہ پوچھو عشق نے جب گرد باد کیوں	حقیقت کیا کہوں اس اپنی کی
״	״	״	اصلیت۔ بساط۔ پونجی۔	״	صفدر	حسیں ہم نے دیکھے زمانے میں لاکھوں	ترے سامنے کیا حقیقت کسی کی
حقیّت	״	۵۱۸	حق داری۔ ملکیت۔ اردو میں جائداد کے معنی میں بھی بولتے ہیں	״	افسر	ہو گئے قربان ہم آشام نو رجام پر	آخرش ساری حقیت چھڑ گئی شیلا نیلام
حکّاک	״	۴۹	بالفتح جوہر کن۔ نگینہ تراشنے والا۔	مذکر	آتش	لعل لب کے جس سے مضمون لعل گینہ نکلا اسکا	ان نگینوں کو تراشا جسنے وہ حکاک تھا
حکایت	״	۴۲۹	بالکسر کہانی قصہ۔ داستان۔	مونث	جوہر	ہوئی قید بلبل گئی فصل گل	گلستاں کی باقی حکایت رہی
حکم	״	۶۸	بضم اول فرمان ارشاد۔	مذکر	رند	ضبط کرتے کرتے مرغان قفس تنگ آگئے ہیں	اب رہائی انکی ہو یا حکم ہو فرزند کا
حکمت	״	۴۶۹	بکسر اول وفتح سیوم عقلمندی دانائی	مونث	جلیل	کھلتی نہیں کھاری مسیحائی ہو	ہمکو دیا جو درد یہ حکمت خدا کی تھی
حکومت	״	۴۷۴	بالضم فرمانروائی۔ سلطنت۔ بادشاہت	״	ناظم	انہوں نے جبر سے اسکو نہ بلاؤ ناظم	بندۂ عشق ہو کر تم تو حکومت کیسی
	״	״	حکمرانی۔ اختیار۔ جبر	״	مصحفی	حیران ہیں ہمارے مفتی و قاضی دونوں	آگے ترے کسی کی حکومت کہاں رہی
حَلّ	״	۳۸	بفتح اول وتشدید دوم کھولنا۔ آسان کرنا۔ بہ تخفیف دوم بھی مستعمل ہے	مذکر	وزیر	اگر عقد سراپا ہے برنگ شمع کیا ڈر ہے	مری افتادگی کے ہاتھ حل ہونا ہے مشکل کا
حلاوت	״	۴۴۵	بالفتح مٹھاس۔ لذت۔ ذائقہ۔	مونث	آتش	میری قسمت میں لکھی تھی جو تلوار کی تھی	شیر دایہ میں حلاوت نہ تھی ہر بار کی تھی
حلب	״	۴۰	نام شہر۔	مذکر	ذوق	وہ مست ناز لیکر مجھ سے میرا شیشۂ دل کو	ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ اسکے حلب آیا
حلف	״	۱۱۸	قسم کھانا۔	״	تسلیم	ناصح خیال مصحف عارض کا چھوڑ دوں	اسیر حلف تو مجھے اٹھانا پڑیگا
حلق	״	۱۳۸	بالفتح گلا	״	جلال	کاٹ کر پچھتاؤ گے حلق ایک بے تقصیر کا	دیکھ لو گے رنگ لانا خون دامنگیر کا
حلقہ	״	۱۴۳	بالفتح گھیرا۔ ہر چیز کا مدور بشکل دایرہ ہونا۔ مجازاً	״	رعنا	انعکاس ساق سیمیں سے تری ظاہر ہے	بدر کامل بن گیا حلقہ تری خلخال کا
حِلم	״	۷۸	بالکسر بردباری۔ تحمل۔ برداشت۔	״	امیر	حلم تھا حضرت کی گھٹی میں پڑا	تھیں حلیمہ نام دائی آپ کی
حلوا	״	۴۵	ایک لذیذ غذا ہے۔ جو گھی شکر ملاکر بنائی جاتی ہے۔	״	شوق	کبھی کہنا جو ہمکو ہاتھ لگائے	جسکو چاہے اسی کا حلوا کھائے
حلول	״	۷۴	بضم اول ایک چیز کا دوسری چیز میں مل جانا اسطرح کہ تمیز نہ ہو سکے۔	״	منیر	خالی نہیں ہے تیری محبت سے کوئی دل	اس حال کا ہر ایک محل میں حلول ہے
حُلّہ[۵۱]	״	۴۳	جامہ۔ جبہ۔ یمن کی پوشاک	״	انیس	ایسا کسی شہید کو رتبہ نہیں ملا	مرنے سے پہلے حلۂ خلد بریں ملا
حلیہ	״	۵۳	بالضم۔ سراپا۔ صورت۔	״	نوازش	مجمع حشر میں چھپنا ہے محال	میں نے لکھ رکھا ہے حلیہ تیرا
حماقت	״	۵۴۹	نادانی۔ بیوقوفی۔ بیعقلی۔	مونث	تسلیم	کہہ دیا جو یار سے کہنا نہ تھا	اور میں اپنی حماقت کیا کہوں
حمّام[۵۲]	״	۸۹	نہانیکی جگہ۔ حمام کرنا غسل کرنا نہانا۔	مذکر	انشا	آگیا تیری رضائی میں پسینہ مجکو	گرم ایسا بھی نگوڑا کوئی حمام ہو نوج

۵۱ (اسیر) لاش آگئی بے کفن ہو یہ کیا قہر ہے فلک۔ آتے تھے جسکے واسطے حلے بہشت کے۔

۵۲ (آتش) شربت وصل میسر ہو شفا حاصل ہو تب ہجراں سے جو صحت ہو تو حمام کریں

حمایت	ع	۳۵۵	بکسر اول و فتح چہارم طرفداری۔ کمک۔ مدد۔	مونث	صبا	ہے اعدا سے ایمن جماعت علی کی	پناہ خدا ہے حمایت علی کی
حمایل[1]	"	۱۹	گلے میں ڈالنے کی چیز۔ یہ ذرا چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف۔ عورتوں کے گلے میں پہننے کا ایک زیور۔	"	رند	گلے میں رہا کچھ تو کچھ یار کے	وہ ہیکل ہوئی تو حمایل ہوئی
حمد[2]	"	۵۴	خدا کی تعریف۔	"	امیر	زباں اظہار سے کب کافر ہیں کوئی کرتی ہے	خدا کی حمد کیا ہو بندوں سے کہ ... رسول
حمرت	"	۲۲۸	بضم اول۔ لالی۔ سرخی۔	"	"	لے اڑے پھول بہا خون جو قربانی کا	لالے کی طرح ہتھیلی میں بھی حمرت آئی
حمق	"	۱۴۸	بالضم نادانی بیوقوفی۔	مذکر	ناسخ	علم اسرار کا گو دعوے تھا	تو بھی اسدرجہ حمق اس کا تھا
حمل[3]	"	۷۸	بالفتح۔ بوجھ۔ بار۔ عورت کے شکم میں بچہ ہونا۔	"	قلق	شاہ کا اک محل خاص جو تھا	ناگہاں اس پری کو حمل رہا
حملہ	"	۸۳	بالفتح۔ چڑھائی۔ دھاوا۔ چڑھ کرنا	"	انیس	وہ معرکہ خیبر وہ خیبر نہیں بھولا	کفار پہ وہ حملہ حیدر نہیں بھولا
حمیت[4]	"	۵۵۴	غیرت۔ شرم۔ ننگ۔	"	"	یہاں حمیت ہوئی کیا قوم عرب کی	مہمان ہوں مہلت دو مجھے آج کی شب کی
حنا	"	۵۵	مہندی۔	"	رند	ہوا ہی مائل آرایش ہو وہ خود بیں	گئی جو سامنے سے آرسی حنا آئی
حواس[5]	"	۷۵	جمع حاسہ۔ وہ قوت جو حس کرتی ہے	مذکر	انیس	قابو میں رہا ہوار تو کیا دست و پا تھے	لاکھوں تھے پر حواس کسی کے بجا نہ تھے
حوالات	"	۴۴۴	حراست۔ نظربندی۔ قید نگرانی۔ وہ مکان جسمیں تا تحقیقات مقدمہ مجرم نظر بند رکھا جاوے۔	مونث	تسلیم	نکلا تھا گھر سے کوچہ گیسو کی سیر کو	سنتا ہوں میں کہ دل کو حوالات ہو گئی
حوالہ	"	۵۰	پتا نشان مثال۔	مذکر	داغ	ہمسے یوسف کا بیاں ہی نہ کیا واعظ نے	ورنہ ہر بات میں تیرا ہی حوالہ ہوتا
حوالی	مث	۵۵	نواح۔ گرد آس پاس۔ جیسے۔ حوالی شہر۔ شہر کے گرداگرد۔	مونث	ناسخ	داغ خوں شاہد ہیں دیکھو پیچ در و دیوار کو	رات میں تیری حویلی کی حوالی ہو گیا
حور	"	۲۱۳	بروزن نور۔ گوری عورتیں جنکی آنکھیں اور بال سیاہ ہوتے ہیں بہشتی عورتیں۔	"	جلال	قیامت میں پوچھیں گے اللہ والوں سے	تمھاری ہے یا حور جنت ہماری
حوصلہ	"	۱۲۹	بفتح اول و سیوم و چہارم۔ فارسی کنایتہً بمعنی ہمت و ارادہ استعمال کرتے ہیں۔	مذکر	تعشق	عشق کی وہ شورشیں وہ ولولے جاتے رہے	اک جدائی کیا گئی سب حوصلہ جاتا رہا
حوض[6]	"	۸۱۴	پانی کا بچہ۔ کنڈ۔ جو حوض مربع ہر طرف سے دس گز ہو شرعاً اسکا پانی پاک ہے۔	"	منیر	حیرت نے دوں کے ہوش اڑائے جنوں نے	آئینہ ہے کہ حوض بھرا ہے ہولی کے رنگ کا

[1] (رشک) یہ نازو ترے گلے میں سجی ہے بت۔ مراد مت لا حمایل نہیں ہے۔ [2] "حمد" بالفتح اور "ثنا" کا فرق: حمد خاص خدا تعالیٰ کی تعریف و عظمت و بزرگی بیان کرنے کو کہتے ہیں اور ثنا انسان کی تعریف کو بھی کہتے ہیں۔ [3] (رجا صاحب) وائی تقصیر دیکھو ہی گر جائیگا حمل نیمخا سارڈ کا خواب میں کل پیٹ مل گیا۔ [4] (رجز) جنون عشق میں ہر چند کچھ عزت نہیں لیکن جو کوئی طعن کرتا ہے حمیت آہی جاتی ہے۔ [5] حواس دس ہیں۔ پانچ ظاہری (۱) قوت باصرہ (۲) سامعہ (۳) شامہ (۴) لامسہ (۵) ذائقہ۔ اور پانچ باطنی ہیں (۱) حس مشترک (۲) خیال (۳) متصرفہ (۴) واہمہ (۵) حافظہ۔ [6] (آتش) صحن چمن میں حوض بھرا ہے گلاب کا۔

حویلی	ع	۶۳	مکان ۔ عالیشان گھر	مونث	ناسخ	جب بگولا کوئی اٹھا تو میں وحشی سمجھا	مرے رہنے کو حویلی ہوئی تیار نئی
حیا[1]	”	۱۹	حجاب، شرم، غیرت ۔	”	جلیس	نماز پڑھیں تجھیں تھے امام بننے کو	جلیس تمکو خدا سے حیا نہیں آتی
حیات	”	۱،۲،۳	جان ۔ زندگی	”	تسنیم	ہو گا کب خاک رہ روضۂ اقدس تسلیم	زنگی ہے تو حیات کشتہ دیں تھوڑی سی ہی
حیثیت[2]	”	۴۲۰	پونجی حقیقت ۔ استعداد	”	سرور	جلینگی سامنے میرے نہ حکمت تیری	رقیب تجھکو ہے معلوم حیثیت تیری
حیرانی	”	۴۶۹	پریشانی ۔ دنگ	”	جلال	آئینوں کو حیرتی کرتی ہے نقشوں کو دنگ	تیری خاموشی ہوئی یا میری حیرانی ہوئی
حیرت	”	۴۱۸	تعجب ۔ اچنبھا ۔	”	”	تمھاری بزم میں آئینہ تھے ہم	تماشا اپنی بھی حیرت کبھی تھی
حیف	”	۴۸	بفتح ۔ افسوس ۔	مذکر	میر	کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں	ہے بڑا حیف ہمیں یہی بھی نادانی کا
حیلہ	”	۵۲	بہانہ ۔ مکر و فریب	.	رند	ٹالنا منظور تھا ہر چند پہلے سے ولے	حیلۂ معقول صاحب کو حنا کا ہو گیا
حیوان[3]	”	۵۵	بفتح اول ۔ جانور ۔	”	مونس	ڈرنے لگا اسوار سے یہ سنکے وہ حیوان	مغموم گئی میان میں تیغ شرر افشاں

[1] (آتش) شراب انگور پلا کر ہوئی پشیمانی ۔ وہ بیحجاب ہوئی تو مجھے حیا آئی [2] (حیثیت) بفتح اول و کسر سوم و تشدید چہارم ۔ مگر اردو میں بغیر تشدید کے استعمال کرتے ہیں (۱) اردو وضع ۔ اسلوب ۔ طرز ۔ طور ۔ ڈھنگ (۲) اردو حقیقت لیاقت قابلیت ۔ استعداد ۔ (۳) اردو حوصلہ ظرف (۴) اردو مالیت دولت ملکیت ۔ جائداد ۔ (۵) اردو مقدور ۔ مقدرت ۔ بساط ۔ آمدنی (۶) اردو عزت آبرو ۔ حرمت ۔ [3] (مجر) عشق انسان کو حیوان بنا دیتا ہے یہ خرابی انہیں پریوں کے سبب ہوتی ہے

باب خائے معجمہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
خاتم	ع	۱۰۴	بفتح سیوم - انگوٹھی و بکسر سیوم ختم کرنیوالا جیسے خاتم الانبیا -	مونث	انیس	دکھلائیں سند دست رسول عربی کی	یہ مہر سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی
خاتمہ ملہ	"	۱۰۴۰	انجام - عاقبت - اخیر نتیجہ -	ذکر	محشر	محو ذوق غم ہوں سنا بھی کہا جاتا نہیں	خاتمہ بالخیر ہو یارب مری فریاد کا
"	"	"	انتقال - موت - مرجانا -	"	سحر	صدمے فرقت کے نہ اٹھیں گے نہ اٹھو میں سحر	صبح کے ہوتے ہی اپنا خاتمہ بالخیر ہے
خادم	"	۳۴۵	نوکر - خدمتگار	"	انیس	میکائیل پکارے کہ ملازم ہوں اسیکا	جبرئیل کہے فخر کہ خادم ہوں اسیکا
خار	ف	۱۰۸	کانٹا	"	رند	ہے ترک عشق پر بھی وہی کاوش مژہ	دلمیں کھٹکتا ہے کوئی خار رہ گیا
"	"	"	حسد - جلن - رشک	"	صبا	چمن میں جب مرے ہمراہ وہ نگار رہا	گلوں کو داغ ہوا بلبلوں کو خار ہوا
خار خسک	"	۱۲۸۱	گوکھرو	"	آتش	صحرا میں جاکے لاگے حواری جو آبلے	پاؤں تلے ان میں ہیں کے خار خسک بھرا
خارشت / خارش	"	۱۵۰۱ / ۱۱۰۱	کھجلی - ایک سوداوی مرض کا نام ہے جسمیں تمام جسم میں دانے نکل آتے ہیں اور کھجلاتا ہے -	مونث	افسر	بچاؤ غلبۂ سودا سے خلط خونی کو	محال بڑھتی ہے خارشت اسی سے ہوتی ہے
خاصدان	"	۷۴۶	گلوریاں رکھنے کا ظرف	ذکر	رشک	گلوریاں نہیں تقسیم عام کی خاطر	یہی سمجھکے ترا خاصدان بھاتا ہے
خاصہ	ع	۶۹۶	عادت - جیسے - ہنسنا انسان کا خاصہ ہے -	"	اسیر	وہ ٹکڑے صاف کرتی ہے دشمن کا دل اسیر	ہے خاصہ زباں میں بھی تیغ اصیل کا
خاصیت	"	۱۱۰۱	عادت - خصلت - اثر	مونث	سحر	جان آئی تن بیجاں میں ملا ہاتھ سے ہاتھ	اور اعضا میں بھی خاصیت لب ہوتی ہے
خاطر	"	۸۱۰	دل -	"	اسیر	یہ ہے رحم دلمیں کہ میں خون رویا	اگر خاطر طفل بے شیر ٹوٹی
" ملہ	ف	"	مرضی - خوشی - مروت - لحاظ -	"	داغ	خاطر سے تری عدو کی خاطر	گوارا نہ خلاف تھی گر کی
"	"	"	مدارات - تواضع - آؤ بھگت	"	جلال	رنج ہی دے جو خوشی اس ستم ایجاد کی ہے	یوں ہی ہم شاد ہیں خاطر دل ناشاد کی ہے
"	"	"	لیے واسطے غرض	"	داغ	گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عیش کی خاطر	قمار عشق میں کیا کیا ہمارا مال لگتا ہے
خاک	"	۶۲۱	مٹی	"	امیر	تھی نزار کوئے یار میں کیا جاتی اپنی خاک	اتنی تھی کم کہ اڑ کے ہوا ہی میں رہ گئی
خاکساری	"	۸۹۲	انکسار	"	تسلیم	خیر ہے جب تک نہیں اے دل عروج	خاکساری خاک میں مل جائیگی
خاکستر	"	۱۲۸۱	راکھ	"	ظفر	دل جلوں کی ہوتی بربادی نہ قسمت میں تو کیوں	پھرتی پروانے کی خاکستر سحر اڑتی ہوئی
خاکہ ملہ	"	۶۲۶	نمونہ تصویر کا مسودہ - مسودہ کرنا - ڈھانچا	ذکر	رضا	آجتک تخت سلیماں خلق کہتی ہے جسے	ایک خاکہ تھا وہ میرے خانۂ برباد کا

ملہ (ذوق) ذوق عاصی ہے تو اسکا خاتمہ کیجو بخیر - یاالٰہی اپنے خیر المرسلیں کیواسطے (تسلیم) وہ کافر کفر دیں کی بحث کو مسجد میں جاتا ہے - الٰہی خاتمہ بالخیر ہو زاہد کے ایماں کا ملہ ”خاطر“ عربی - جو کچھ دلمیں گذرے - (۱) دل (۲) گھر (۳) دھیان خیال توجہ (میر) فریادی ہوں تڑپنے کو ہو مری زباں سے - نالہ کر بلبلو کے خاطر میں بھی نہ لاؤں (۴) مرضی خوشی - مروت لحاظ (ناسخ) میں تو کرتا ہوں بہت سی تری خاطرداری میری خاطر بھی تو ہو لے بت چیں تھوڑی سی - مدارات تواضع آؤ بھگت - (امیر) عاشق ہوں فوج اشک کو آنکھوں میں دوں جگہ - سردار کو ضرور ہے خاطر سپاہ کی - لیے - واسطے غرض (رشک) واہ کیا میرے مسیحا کی مسیحائی ہے - کہ میسر نہیں بیمار دوا کی خاطر خاطر جمع - مفرد دلکی تسکین اطمینان - (ناسخ) باغباں اپنے گل میوہ سے رکھ خاطر جمع - (غالب) جمع ہوتی مری خاطر تو تسکر تا تعجیل - (خاطر نشان ہے اطمینان - تسلی قلب = (انیس) ثابت ہے جسپہ زرہ کوئی ایسی مکان نہ تھی تیر افگنوں کو خود سے خاطر نشان نہ تھی ملہ (جلال) پھر اتیری توسن میں برگشتہ ہر سو - بگولوں کا عاشق نے خاکہ اڑایا = (آتش) نہ اسکی تمکنت کا خاکہ بھی کر سکا مانی - ہر ایک بال میں کیا کیا نہ خاکسانہ ہوا -

خال	ف	۷۳۱	تل سیاہ نقطہ جو بدن پر ہوتا ہے	مذکر	سخن	اب حسن کا کیوں نہ منتخب روزگار ہو	بنتا ہے جب یہ خال مرے دود آہ کا
خامہ	″	۶۴۶	قلم	″	جرات	لکھتے ہی سوز غم نہ فقط خامہ جل گیا	لو مرغ نامہ بر بھی مع نامہ جل گیا
خاموشی	″	۹۵۷	چپکی	″	ناسخ	کیوں نہ خاموشی خوش آئے بلبل تصویر کی	لطف کیا میری طرح جو آہ بے تاثیر کی
خامی[1]	″	۷۵۱	کچاپن - نا تجربہ کاری	مونث	جلیل	خامی ہے یہ خیال کی ہے درد نہ اے جلیل	تجکو ترا یہ درد ہے کیا کم طبیب سے
خاندان	″	۷۰۶	گھرانا - نسل - قبیلہ - کنبہ	مذکر	اسیر	دیدۂ گریاں کو طفل اشک نے چمکا دیا	خاندان یعقوب کا یوسف سے روشن ہو گیا
خانقاہ	″	۷۵۷	درویشوں اور مشایخ کے رہنے کی جگہ -	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ سے کچھ مگر کہیں	ہم رات جسمیں تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانماں	″	۷۴۳	گھر کا اسباب - اثاث البیت - اثاثہ	مذکر	سودا	اے دیدۂ خانماں تو ہمارا ڈبو چکا	لیکن غبار یار کے دل کا نہ دھو سکا
خانوادہ	″	۷۲۷	درویشوں اور مشایخ کا وہ خاندان جس سے انکو توسل ہو - فقرا کا سلسلہ	″	منیر	پیر طریقت اب ہوئی یکتائی آپکی	بے وحدت اس سے پہلے ہر اک خانوادہ تھا
خانہ[2]	″	۷۵۶	گھر - مکان -	″	داغ	خانۂ عیش لٹ گیا گیا کیا	مجھ سے معشوق چھٹ گیا کیا
″[3]	″	″	سوراخ - جال وغیرہ کا خانہ	″	رضا	عکس سے تیرے رخ انور کے اے صیاد خلق	مثل اختر بنگیا ہر ایک خانہ جال کا
خباثت	ع	۱۵۰۳	ناپاکی - گندا پن - بدباطنی - شرارت	مونث	سرور	میری آنکھوں سے مروت نہ گئی	غیر کے دل سے خباثت نہ گئی
خبث	″	۱۱۰۳	ایضاً	مذکر	ناصر	دشمن بنا رہا ہے جو مجکو حبیب کا	بندہ نواز خبث ہے یہ بھی رقیب کا
خبر	″	۹۰۳	بفتح اول و دوم آگاہی - واقفیت - اطلاع -	مونث	امیر	اک قدم پاؤں اٹھائے ہوئے ہی تو مدت گم	مدتوں سے خبر آئی نہیں کچھ یاروں کی
″	″	″	پیغام - سندیسا -	″	داغ	فرشتے ہوں مخبر تو کیا کیجئے	یہاں بات کی واں خبر ہو گئی
″	″	″	خبرگیری - حفاظت	″	جلیل	کسی کی خبر کو چلا دل یہ کہکر	خبر لیتے رہئے گا حضرت ہماری
خبط	″	۶۱۱	بالفتح دیوانگی سودا - جنون	مذکر	نواب مرزا شوق	دو مہینے میں تمکو خبط ہوا	سال دو سال بھی نہ ضبط ہوا
ختن	″	۱۰۵۰	نام شہر	″	ناسخ	لب یمن رخ حلب نہیں زلفیں	آپ نے کیا کیا ختن اپنا
خجالت خجلت	″	۱۰۳۲ ۱۰۳۳	شرمندگی - حیا - ندامت بفتح اول و دوم خجلت ہے	مونث	امیر	بیخودی ہاں شیشہ نہ ٹوٹے کوئی	مجکو ساقی سے خجالت ہو گی
خدا[4]	ف	۶۰۵	اللہ تعالیٰ -	مذکر	اسیر	نادان ہیں فرق سفل و اعلیٰ میں جو کریں	جو ہے خدا فقیر کا وہ بادشاہ کا
خداوند	″	۶۲۵	مالک - صاحب مجازاً اللہ تعالیٰ	″	درد	مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کے رقم کا	حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
خدائی[5]	″	۶۲۵	صاحبی -	مونث	سخن	ذرہ بھی تو خالی نہیں قدرت سے خدا کی	ہر شے میں سخن اسکی خدائی نظر آئی
″[6]	″	″	ساری دنیا -	″	جلیل	سر جو تی جو مری دل سے بگڑتی مجھ سے	تم جدھر ہو گئے ادھر ساری خدائی ہوئی

[1] (داغ) نہ رہجائے اتنی کوئی خامی - پیامی بات کی کرکے آئے - [2] خانہ - صندوقچہ کے اندر کا گھر - شطرنج یا چوسر کا وہ مربع نشان جسمیں گوٹ بٹھاتے ہیں - کسی چیز کے رکھنے کا ڈبہ جیسے گھڑی کا خانہ - آئینہ کا خانہ - نگینہ کا خانہ - نقش کا خانہ (رشک) اسکا ہمارا نام لکھا ایک خانہ میں عامل نے نقش حب میں ہمیں گھر بنا دیا - (منیر) ہائے اوج مقصد کیلئے دام اسیری میں نگین مہر جم کا خانہ ہے ہر خانہ خالی کا "خانہ باغ" وہ مکان جو باغ کی چہار دیواری کے اندر ہو (صبا) دل پر داغ کی بھی ہے بہار - دیکھئے خانہ باغ کسکا ہے [3] (آتش) خدا یاد آگیا مجکو بتوں کی بے نیازی سے - ملا ہم حقیقت زینۂ عشق مجازی سے - [4] (مصحفی) کیا خدائی ہے کہ اب در تک نہیں ہم آ سکے بار - جسکا ہم زانو دبا کر بیٹھے تھے محفل کے بیچ - [5] (ذوق) کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے - انکا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے ۱۲ -

لفظ	اصل	سنہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
خدمت[1]	ع	۱۰۲۴	نوکری - چاکری - اطاعت - ٹہل	مونث	ذوق	عزیزو ناقہ لیلےٰ کے دیکھو گے شتر غمزہ	اگر مجنوں کو ملجائیگی خدمت ساربانی کی
	″	″	سامنے - روبرو - پاس -	″	مونس	آیا ہے یہ ضعیف بھی رخصت کو آپکی	بہائی سے ملکے جائیو خدمت میں باپ کی
خدنگ[2]	″	۹۷۴	بفتح اول و دوم ایک درخت کا نام ہے جسکے تیر بناتے ہیں چونکہ اس لکڑی کے تیر بنتے ہیں اسوجہ سے خدنگ کے معنے بھی تیر ہو گئے -	مذکر	برق	دعائے وصل شب غم میں مستجاب ہوئی	خدنگ آہ کلید در قبول ہوا
خر	ف	۸۰۰	بالفتح گدہا -	مذکر	گویا	زور سے زیر کیا چاہیئے نفس کو	آپ سے خر تو کبھی مائل پالاں نہوا
خرابات	″	۱۲۰۴	فسق و فجور کی جگہ - بتخانہ - شرابخانہ - قمارخانہ - ”خراباتی“ شرابخوار جواری کو کہتے ہیں -	مونث	ظفر	نکلیں گے خانقاہ سے جسوقت پھر یہی	ہم ہونگے - رند ہونگے - خرابات ہوئیگی
خرابہ[3]	″	۸۰۸	ویران مکان - ویرانہ کھنڈر - مجازاً دنیا -	مذکر	ناسخ	ہوگئی زر کی جگہ - دلمیں خرابا ہوگیا	بیشتر جس جا خزانہ تھا خرابہ ہوگیا
خراج	″	۸۰۴	بفتح اول فارسی میں اور اردو میں بکسر اول زمین کا محصول جو رعایا سے بادشاہ کو وصول ہوتا ہے -	″	بحر	وہ میری دلکا آئینہ توڑا ہے آپنے	بیعانہ جسکا آج خراج حلب نہ تھا
خراش[4]	″	۱۱۰۱	بفتح - رگڑ - چھلن - کھجلی -	مونث	ذوق	لبریز صد نشاط بزنگ ہلال عید	سینے میں میری ناخن غم کی خراش ہے
خرافات	ع	۱۲۸۲	بیہودہ باتیں - یاوہ گوئی -	″	اکبر	بار خاطر ہو تو واعظ کا بھی ارشاد برا	دل کو بھاجائے تو اکبر کی خرافات اچھی
خرام	ف	۸۴۱	بکسر اول رفتار - ناز و انداز کی چال -	مذکر	اسیر	ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا
خرچ	″	۸۰۳	روپیہ و زر کا صرف - صرفہ	″	صبا	دولت حسن کے لٹانے میں	خرچ کیا اسے حضور ہوتا ہے
خرخشہ	″	۱۷۰۵	جھگڑا - بکھیڑا -	″	افسر	لیگئے پہلو سے وہ میرے دل بیتاب کو	شکر ہے رنج والم کا خرخشہ جاتا رہا
خرطوم	ع	۸۵۵	بالضم ہاتھی کی سونڈ -	مونث	انیس	قرنا جو ایک دیو نے منہ سے لگائی تھی	خرطوم فیل مست نے گویا اٹھائی تھی
خرقہ	″	۹۰۵	بکسر اول پرانا جامہ پیوند لگا ہوا کپڑا پہننے کا -	مذکر	رشک	اب ہم فقیروں کا اثر جذب دل کھلا	شوق سے سکو ہے کبوتروں میں خرقہ بند سے
خرمن	ف	۸۹۰	کھلیان - انبار - غلے کا وہ ڈھیر جس سے بھوسا الگ کیا گیا ہو -	″	سالک	جسپہ گرنے کو ہے وہ برق نگاہ	وہی خرمن ہے میرے حاصل کا
خروس	″	۸۲۲	بضم اول و دوم مرغ جو صبح کو آواز دیتا ہے	″	ناسخ	وصل کی شب غل موذن نے مچایا قبل صبح	کیا خروس بیمحل بیہرا اذاں پیدا ہوا

[1] (ناسخ) منع ہے خدمت کا لینا بندۂ آزاد سے - [2] برق دعائے وصل شب غم میں مستجاب ہوئی - خدنگ آہ کلید در قبول ہوا

[3] (سحر) یہ وہ خرابہ ہے سب اپنی اپنی راہ پر ہیں - کیسکو حال کیسکا سحر نہیں معلوم - (لا معلوم) آج ہی چھوٹے جو چھٹتا یہ خرابہ کل ہو - ہم غریبوں کو ہے کیا غم ہے وطن ہے کسکا - [4] خراش کی تانیث تذکیر میں اختلاف ہے (میر) کبھو عاشق کے تری جبہہ سے ناخن کا خراش - خط تقدیر کے مانند مٹایا نہ گیا

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
خروش	ف	۱۱۰۶	بضم اول و دوم غل و شور۔ چلانا۔	مذکر	ناسخ	دن حشر کا غربت نے مجھے دکھلایا	نالوں نے خروش صور کا سنوایا!
خرید[۱]	″	۹۱۳	خریدی ہوئی مول لی ہوئی۔	مونث	″	تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں	کہتی ہے مشتری بھی میں تیری خرید ہوں
خریدار	″	۱۰۱۵	گاہک مول لینے والا۔	مذکر	جمیل	کیا حسن کی ہے جنس ملے گر میں نہ ارزاں	یوسف بھی خریدار ہے محبوب خدا کا
خریطہ	ع	۹۲۴	تھیلی۔ کیسہ	″	تسلیم	بھری ہے اس میں ہزاروں معانی رنگیں	کتاب ہے کہ خریطہ ہے یہ جواہر کا
خزاں	ف	۹۵۸	بفتح اول و بکسر ثانی دونوں طرح بولتے ہیں پت جھڑ	″	آتش	افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجئے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزاں نہیں
خزانہ	ع	۶۶۳	در بیل اول وزن نقد جواہر جمع کرنے کی جگہ	″	جلیل	غنچہ تھا خوشی سے کھل گیا	آپ کیا آئے خزانہ مل گیا
خزینہ	″	۶۷۲	ایضاً	″	ناسخ	جس طرح معدوم ہو قدم ساقی کا سبو جم	عہد پیری میں مرا خالی خزینہ ہوگیا
خس[۲]	ف	۶۹۱	بالفتح سوکھی گھاس۔ کوڑا۔ اور ایک خوشبودار گھاس جس سے گرمی میں جھجّیاں ٹٹیاں بناتے ہیں اور عطر بھی کھینچتے ہیں	″	سودا	آنکھوں کے گرد میرے مژگاں کی ہے یہ صورت	جیسے کنار دریا خس ہو کے آرہا ہے
خسارہ	″	۸۹۶	بکسر اول نقصان ٹوٹا۔	″	نوح	یہ ناتا کوئی فرمائش کوئی کرتا نہیں ہے	مگر تھوڑا بہت اپنا خسارہ ہو ہی جاتا ہے
خساست	ع	۱۱۲۱	بکسر اول۔ بخل۔ کنجوسی۔ کمینگی	مونث	افسر	جب ستائے اپنا وار کیا کام آئی دولت تجھکو	جب تک انسان ہو کے ہی دنیا میں خساست قارون کی
خست	″	۱۰۹۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوحہ بخل کنجوسی کمینگی۔	″	قدر	منعمو دین میں ضرر کرے خست کیسی	خاک میں مل گئی قارون کی دولت کیسی
خسخانہ	ف	۱۳۱۶	وہ مکان جسمیں ہر طرف خس کی ٹٹیاں لگائی گئی ہوں۔	مذکر	امیر	الفت کے دل جلوں کو وہاں نیند آگئی	خسخانہ تھا کہ طبقۂ نار جحیم تھا
خشت	ف	۱۳۰۰	بروزن زشت اینٹ۔	مونث	تسلیم	آج مرنا ہے تکیہ پر منعم	خشت بھی کل زیر سر ہوگی
خشکی[۳]	″	۱۳۰۹	سوکھا پن	″	ناسخ	تیرے آگے خشک ہوجاتی ہیں کیا کیا آبرو	دیکھا ہو ناوک مژگاں خشکی لب سوفار کی
خشوع	ع	۹۷۶	عاجزی گڑگڑانا	مذکر	حسرت	دنیا ہے عاشقی میں ہر دم رہے مبارک	مجکو خشوع میرا تجکو غرور تیرا
خصلت	″	۱۱۲۰	عادت سبھاؤ۔ خو۔	مونث	رند	ہیں سر کہ عادت سے جو واقف نہو	دیکھ لی خو تیری خصلت دیکھ لی
خصوصیت	″	۱۱۹۹	بضم اول و نیز بفتح اول و تشدید پنجم۔ خاص بات ذاتی تعلق۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ بغیر تشدید بھی مستعمل ہے۔	″	جلیل	جلیل پیر مغاں کی خصوصیت کیا ہے	مرید ہو نہیں سکتا جو دے شراب مجھے
خضاب	″	۱۴۰۳	بکسر اول وہ رنگ جس سے بال پر رنگ آجائے مثلاً وسمہ حنا وغیرہ۔	مذکر	جاہ	فلک سے کہہ دو سحر قریب ہے گئی وہ ظلمت فنا ہو آخر	شفق حنا لیکے بہر آب ہوکر اڑ گیا ہے خضاب تھا

۱ ریحہ بازار عشق میں کوئی سودا نہ بن پڑا۔ ہم اسکے ہاتھ بک گئے جبکی خرید کی۔

۲ خوشبودار گھاس کی معنے میں اکثر مونث مستعمل ہے ۳ خشکی پلیتھن کو بھی کہتے ہیں

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
خضر[1]	ع	۱۶۰۰	بکسر اول و سکون دوم و بفتح اول و کسر دوم و بکسر اول و فتح دوم بھی مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں بفتح اول و بکسر دوم زبان پر زیادہ تر ہے بالکسر بھی ہے۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے۔	مذکر	امیر	خط سبز کے غم نے غوطے دے	خضر میری کشتی ڈبو دیا کیسا
خط[2]	ع	۶۰۹	لکیر نشان[6]	"	"	لگائی تیغ یہ اُس ترک نے تیغ	، مطلق سخت جانی سے پڑا خط
"	ف	"	نامہ۔ مکتوب۔ چٹھی	"	ذوق	دیا دل مضطر کو تری کچھ تو نشانی	پر خط بھی ترے ہاتھ کا لکھا نہیں آتا
"	"	"	سبزہ جو انسان کے چہرہ پر نکلتا ہے	"	ناسخ	رو تو جاناں پہ ہوا خط معنبر پیدا	ہو گئے حسن کی پرواز کو شہپر پیدا
"	"	"	حجامت (اردو)	"	امیر	اے سبزہ رنگ خط بھی بنا تو ہو سبزہ	بیگانہ تھا جو سبزہ چمن سے نکل گیا
"	"	"	سواد خط۔ لکھاوٹ (اردو)	"	"	ہاں مشق رہی بہجرا کہ نہ کہا اُسنے	لکھو ائینگے کچھ ہم بھی بچپن تمھارا خط
"	ع	"	ٹوٹنے کا نشان بال جو شیشہ میں پڑ جاتا ہے	"	آتش	ہے یہ مستی میں اپنی عالم دیوانگی	حلقۂ چشم پری خط ہے ہمارے جام کا
خطا	ع	۶۱۰	بالفتح بھول چوک سہو۔ غلطی قصور گناہ	مونث	امیر	گھبرا رہی ہو حشر میں کیوں اسقدر امیر	اتنی ہی سی تو بات ہے کہ خطا ہوئی
خطاب	"	۶۱۲	بکسر اول۔ لقب نام	مذکر	ناسخ	گو رہی کھدر ہی اُن مہر کے ساتھ	آپ خوش ہو گئے خطاب ملا
"	"	"	کسیکی طرف متوجہ ہو کر کلام کرنا۔	"	امیر	شکایت اُنسے کوئی گالیوں کی کیا کرتا	کسی کا نام کسی کی طرف خطاب تھا
خطبہ	"	۲۱۶	بضم اول عبارت حمد و تعریف۔ اندیشہ۔	"	تسلیم	تجھکو زیبا خسروی گر ہفت کشور میں کہے	شرق سے تا غرب ہو سکہ ترا خطبہ ترا
خطر	"	۸۰۶	بالفتح ڈر خوف۔ اندیشہ۔	"	امیر	دیکھکر آفت و کم اُس بت کی آتا ہے خیال	رہبر راہ عدم کو بھی خطر ہے جا دو کا
خطرہ	"	۸۱۴	ایضا	"	تسلیم	دہر میں ہے حرص طوفان بلا سر تا کمر	کشتی درویش کو خطرہ نہیں سیلاب کا
خطہ	"	۶۱۴	قطعہ زمیں۔	"	حالی	وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ	گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ
خفاش	ع	۹۸۱	چمگادر۔ بفتح اول و تشدید دوم۔	"	بحر	دنیا کے پیٹر نیم ہیں خفاش میں کیا سکوں پھل	خفاش سوئی باغ کے کھا کر اُلٹی چلے
خفت[3]	"	۱۰۸۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح ذلت (بغیر تشدید مونث) خجالت۔ سبکی۔ ہلکاپن۔ اوچھاپن	مونث	اسیر	کیوں کہا اس کی کمر کو مثل مو	موشگافوں میں بڑی خفت ہوئی
"[4]	"	۱۰۸۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح۔ تخفیف۔ کمی۔	"	امیر	آئے مزار پر ہوئی خفت عذاب میں	مرنے کے بعد راہ چلے وہ ثواب کی
خفقان	"	۸۳۱	بفتح اول و دوم دل دھڑکنا۔ ایک مرض۔	مذکر	آتش	آتش نالۂ بلبل سے دھواں ہوتا ہے	سیر گلزار سے مجکو خفقان ہوتا ہے

[1] (غالب) وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناس خلق اے خضر۔ نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے۔ (آتش) عمر خضر کی زیادہ ہو زندگی۔ وہ دن سپید جو یار کی زلف دراز کا
[2] (ناسخ) خوشی کے مارے کہوں آج مجکو خضر ملے۔ جو راہ کوچہ جاناں کا راہبر ملجائے [5] رہا نہ نام سیا رسنگی جو ابھی باندھ دو شمس بکرے کے۔ بدبتا ور کے ہمراہ برابر بھی تلوار کا خط [3]
[3] (ناسخ) کسقدر اعمال سے خفت اٹھائی بعد مرگ۔ کیا عجب تربت بھی گر سنگ مدفن آب ہیں۔ شرمندگی۔ ذلت خجالت [4] عربی میں تشدید دوم ہے گر فارسی والے بغیر تشدید استعمال کرتے ہیں بمعنی نوشتہ۔
[6] تحریر۔ لکیر۔ ٹوٹنے کا نشان۔ بال جو شیشہ کے برتنوں میں پڑ جاتا ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
خلا	ع	۶۳۱	خالی جگہ۔ پولا۔ مجوّف	مذکر	سخن	تہی ہے یار سے اے ہمدمو مری آغوش	فلاسفہ میں خلا کسطرح محال آیا
خلا ملا	ف	۷۰۳	میل جول۔ خلط ملط۔ ربط ضبط۔	〃	صفدر	پچھتائیگا آپ یہ سمجھائے دیتے ہیں	اچھا نہیں رقیب سے اتنا خلا ملا
خلاصہ	ع	۷۳۶	چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ مختصر۔ حاصلِ کلام۔	مذکر	رضا	شاد دل ہونے نہ پائے ہو دو بیداد کا	یہ خلاصہ ہے کسیکے قول کا ارشاد کا
خلاف	〃	۷۱۱	برعکس۔ مخالف۔	〃	ناسخ	بو ہیں مقدار میں ہوا ہے خلاف	حکما نے بہم کیا ہے خلاف
خلاق	〃	۷۳۱	پیدا کرنیوالا	〃	〃	جان وہی ہے جسنے تمکو نان بھی دیگا وہی	جو ترا خلاق ہے ناسخ وہی رزاق ہے
خلائق	〃	۷۴۱	خلق کی جمع دنیا کے لوگ	مونث	رند	رلاتے ہو عاشق کو بے وجہ باعث	ہنسے گی مری جان تم پر خلائق
خلت	〃	۱۰۳۰	دوستی۔ محبت	〃	تسلیم	حضرت یہ تھی جو مہر خدا سے جلیل کی	صولت ملی کلیم کی خلت خلیل کی
خلجان	〃	۶۸۴	بفتح اول۔ تردد۔ تفکر۔ فکر و اندیشہ	مذکر	سرور	اسکے رک رہنے کا سبب کیا ہے	خلجان آے دن یہ رہتا ہے
خلخال	〃	۱۲۶۱	بفتح اول۔ پازیب	مونث	امیر	پائے قلم نے لکھے تری گیسو کی صفت	خلخال بنی حلقۂ مارِ سیاہ کی
خلد	〃	۶۳۴	بہشت	مذکر	خسرو شاہ زادہ	خانۂ آل عبا ظلم سے برباد ہوا	اجڑا یہ شہر و مکان خلد جو آباد ہوا
خلش [1]	ف	۹۳۰	مناقشہ۔ کھٹک	مونث مذکر	جلیل	سب قتل ہو چکے ہیں کوئی اب تجکو دیکھکر	کہتے ہیں وہ کہ ایک خلش دل میں رہ گئی
					سودا	خوش ہیں شکستہ پائی سے اپنی ہم اسلیے	پرواز کا تو دل سے خلش دور ہو گیا
خلط [2]	ع	۶۳۹	بالکسر۔ ہر چیز ملی ہوئی۔ چار خلطوں سے صفرا۔ سودا۔ خون۔ بلغم۔ انہیں سے ہر ایک ایک خلط ہے۔	〃	معروف	سبزہ رنگوں کی محبت میں جو آزاری ہوا	خلط صفرا یاں تلک بگڑا کہ زنگاری ہوا
خلطہ	〃	۶۳۴	میل جول۔	مذکر	میر	تب اس بہشتی رو سے یہ خلطہ بہم کیا	جب برسوں ہمنے سورۂ یوسف کو دم کیا
خلعت [3]	〃	۱۱۰۰	وہ کپڑا جو بادشاہ کسی نوکر کو بخشے	〃	جلیس	ہو گئی جامے سے باہر فرد شادی سے ادیبا	پا کے خلعت آپکی اتری ہوئی پوشاک کا
خلف	〃	۷۱۰	بفتح اول و دوم بیٹا۔ فرزند۔	〃	انیس	کس باپ نے آفاق میں پایا خلف ایسا	خاتم پہ جہاں کے نہیں در نجف ایسا
خلق	〃	۷۳۰	بالضم عادت۔ نیک سبھاؤ	〃	اسیر	یار نے تیغ حسینی کا پلا یا پانی	لطف کہتے ہیں اسے خلق حسن ایسا ہو
خلق	〃	〃	بالفتح دنیا کے لوگ۔ مخلوق	مونث	داغ	کہوں گو نہ میں حشر کو تیرے ظلم	یہ خلق خدا کیا مگر جا ئیگی؟
خلقت	〃	۱۱۳۰	بالکسر۔ پیدائش	مونث	تسلیم	اول ہے ساری خلق سے خلقت رسول کی	آخر ہوئی اگرچہ ولادت رسول کی
〃 [4]	〃	〃	بالکسر۔ دنیا کے لوگ	〃	ناظم	رلایا چھیڑ کر تمنے جو ہمکو	ہماری حال پر خلقت ہنسا کی
خلل	〃	۶۶۰	بفتح اول و دوم۔ فتور۔ بگاڑ	مذکر	غالب	بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل	کہتے ہیں جسکو عشق خلل ہے دماغ کا
خلوت	〃	۱۰۳۶	بفتح اول صحیح و بالکسر غلط ہے تنہائی	مونث	داغ	دور بیٹھا ہوں چھپا کر ہے تو ال خاموش	مجلس وعظ میں دیکھے کوئی خلوت میری
خلوص	〃	۷۳۶	بضمتین۔ سادہ و پاک مجازاً خالص دوستی۔ سچی محبت۔	مذکر	تسلیم	وارفتگی کا میری سبب اور کیا ہوا	یہ خلق آپ کا یہ خلوص آپکا ہوا

[1] (برق) کم نہیں کاوش مژگاں سے خلش خار زکی۔ جادہ صحرا میں نہیں بار ہے تلواروں کی۔ [2] (آتش) بھولتی آنکھیں نہیں اک دم تری ہو شہ سوار۔ یاد تیری دل سے رکھتی ہے خلش تلوار کی۔ [3] خلط ملط بالفتح ع آمیزش ملنا ملانا۔ جیسے سب کا غذ خلط ملط ہو گئے۔ [4] (دبیر) ای دکفن آتا اسے خلعت حور شفا کا۔ اے پیاسوں کے مولا اسے شربت دو بقا کا۔ [5] (داغ) ادا تیری خلقت میری بھلا کب چین دیتی ہے۔ جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
خم [1]	ف	٦٤٠	بالفتح ٹیڑھاپن۔ ترچھاپن۔ کجی۔	مذکر	تسلیم	کہاں تک عشق بازی اتنی تسلیم رگندو	جوانی چل بسی ٹیڑھی ہوئی قامت میں خم آیا
خم [2]	ھ	٦٤٠	تال ٹھوکنا	"	رند	وہ پچھڑا پہلوان خم جس نے مارا	ہوا جیت عشق کا جس بند ہا ہیچ
خم	ف	٦٤٠	بالضم شراب کا مٹکا۔ مٹکا۔	"	مصحفی	کسی مست کی لگی ہو گرا اسکے سر کو ٹھوکر	جو پڑا ہے میکدے میں خم شراب النا
خمار	ع	٦٤٠	بالضم نشہ کے اتار کا عالم بقیہ نشہ شراب	"	امیر	ترا میکدہ سلامت تیرے خم کی خیر ساقی	مرا نشہ کیوں اترتا مجھے کیوں خمار ہوتا
خمسہ	ع	٥٠٥	پانچ مصرع والی نظم۔	"	نوازش	ہو یہ مقبول کہیں چمکے نصیبا میرا	ہو یہ پنجتن پاک کا خمسہ میرا
خمکدہ	ف	٦٦٩	شراب خانہ	"	محشر	ہمارا نشہ اب لیجائیگا ہمکو سوی کوثر	خدا کے فضل سے ہے خمکدے کا خمکدہ اپنا
خموشی	"	٩٥٦	چپکی۔ چپ	مونث	جلال	وہ پوچھیں بھی تو طہار تمنا کر نہیں سکتی	غضب میں پڑ گئی بیکر خموشی ہائے دل میری
خمیازہ [3]	"	٦٦٣	بدلا۔ مکافات۔ رنج پشیمانی۔ انگڑائی	مذکر	منیر	لگا رکھا ہو کوئی تار بھی بہر کفن جس نے	وہی خمیازہ کھینچیگا جنوں جاک گریباں کا
خمیر	ع	٦٥٠	سڑا ہوا آٹا۔ سرشت۔ مٹی۔ جسم کی مٹی جوش میں آنا۔	"	امیر	پوچھو نہ حال خلق رقیب سیاہ رو	بگڑا ہوا خمیر ہے خاک یزید کا
خمیرہ	ف	٦٥٥	خمیر اٹھا کر دوا پکائی ہوئی جیسے خمیرہ بنفشہ و خمیرہ گاؤزبان وغیرہ	"	امیر	صندلی رنگوں کے وصف ایسے لکھے	صوف صندل کا خمیرہ ہو گیا
خنجر	ف	٦٥٣	بڑا چھرا۔ ایک حربہ کا نام ہے	"	داغ	قاتل نے وقت ذبح لیا جب خدا کا نام	خنجر ہماری حلق پر آسمان بھر گیا
خنجری	"	٦٦٣	مشروع و گلبدن میں جو خطوط ہوتے ہیں	"	رند	جو نزاکت اسمیں ہے کب ہے کسی انسان میں	خنجری نے گلبدنی چٹکیاں لیں ران میں
خندق	ع	٦٥٤	گڑھا۔ کھائی۔ کھوہ۔	مونث	امیر	وہ زار ہوں کہ میرے لئے وقت قطع ارض	ہر نقش پای مور ہے خندق حصار کی
خندہ	ف	٦٥٩	ہنسی	مذکر	تسلیم	دہر میں ظالم ہمیشہ رہتی ہے ناشادی نصیب	کم نہیں ہوتا کبھی خندہ لب سوفار کا
خو	"	٦٠٦	عادت۔ خصلت۔ سرشت۔	مونث	تعشق	عجب نہیں ہے کہ جینا تباہ ہو جائے	وفا طریق ہے میرا جفا ہے خو تیری
خواب	"	٦٠٩	وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ عالم رویا۔ سپنا۔	مذکر	صبا	زلفوں کا عشق انسے کیونکر بیاں کرونگا	حال دل پریشاں گویا کہ خواب ہوگا
"	"	"	نیند۔	"	جلال	آنکھ لگنے ہو چکے خواب ہیں تم	خواب اسے رات بھر نہیں آتا
خواص	ع	٦٩٢	خاصیت۔ گو یہ لفظ خاصہ کی جمع ہے مگر اردو میں واحد بھی مستعمل ہے۔ ہم جلیس مصاحب کے معنی میں بھی مفرد بولتے ہیں۔ مثلاً ایک خواص آئی۔	"	رضا	اشارہ جب سے دیکھا خنجر ابروئے قاتل کا	خواص ابنہ دل مجروح میں ہے مرغ بسمل کا
خوان [4]	"	٦٥٧	سینی۔ کشتی۔ چنگیر۔ تھال۔ طشت۔	"	آتش	قل ہو فراق یار میں کس کس کا دیکھئے	تاروں کے نقل سے ہے یہ خوان فلک بھرا

[1] (اسیر) تیغ خمدار جو باندھی ہے، تو تنکر نہ چلو۔ چاہیے نیچہ تو دیں بھی خم تھوڑا سا۔ [2] (ناسخ) وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کر۔ ورنہ ناسخ اسقدر کس پہلواں میں زور ہے [3] (سودا) نہ غنچۂ گل کے کھلتے ہیں نہ نرگس کی کھلیں کلیاں چمن میں لیکے خمیازہ کسی نے انگڑیاں لیاں [4] عوام نون غنہ سے بولتے ہیں اور خواص باعلان نون بولتے ہیں۔ [5] (رشک) شہد لب نے ہمیں بھیجے جو بیٹھے دن کے کباب۔ یہ اڑی بات کہ خوان من و سلوی آیا۔

لفظ			معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
خوانچہ	ن	۶۶۵	چھوٹا خوان تھال سینی۔ خوانچہ اُسکو بھی کہتے ہیں جسمیں پھیری والے بکی ہوی چیزیں یا مٹھائی وغیرہ رکھکر بیچتے ہیں۔	مذکر	امیر	تا فتا فو کی جگہ داغ زبوں حالیوں کے	کوفتہ لخت جگر خوانچے تنخا ئوں کے
خواہش	"	۹۱۲	آرزو۔ تمنا۔ ارمان۔ رغبت۔	مونث	نوح	خواہش تری نظر کو ہماری جگر کی ہے	یہ بات عمر بھر سے ہے یہ عمر بھر کی ہے
خولبو	"	۹۱۴	رنگ ڈھنگ۔ عادت۔ خصلت۔	"	جلال	طبع نازک بھی تو ہی رنگ تلوّن کی وہی	اپنی دلبر ہی کی ہم پاتے ہیں خو بو دلمیں
خوبی	"	۹۱۸	لطف۔ بڑائی۔ جوہر۔ اچھائی۔ بہتری۔	مونث	داغ	سنکر مرا فسانۂ غم اس نے یہ کہا	ہو جائے جھوٹ سچ یہی خوبی بیاں کی ہے
خود	"	۶۱۰	بضم اول بروزن رود لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں۔	مذکر	دبیر	میداں سے پاؤں ہٹ گیا اور خود گر گیا	مارا طمانچہ خوف نے منہ اس کا پھر گیا
خودکشی	"	۹۴۰	اپنے آپ جان دینا۔	مونث	نوح	توبہ کے بعد اہل خرابات مر گئے	یہ ترک میکشی نہ ہوئی خودکشی ہوئی
خودی[1]	"	۶۳۰	غرور۔ نخوت۔ تکبر۔ آپے سے باہر ہوجانا۔	"	جلال	خودی میری رکھتی ہے دور اس سے مجکو	یہ سب تفرقے اسکے ڈالے ہوئے ہیں
خوراک	"	۸۲۷	کھانا۔ غذا۔ دوا کے ایک مرتبہ کھانے کی مقدار	"	تسلیم	آپ نے غیر کو جو دی دشنام	وہ یہ سمجھا مری خوراک ملی
خورد و نوش[2]	"	۱۱۶۶	کھانا۔ پینا	مذکر	ناصر	کبھی اشک پینا کبھی رنج کھانا	یہی عشق میں ہے خورد و نوش اپنا
خورش[3]	"	۱۱۰۶	بروزن پرورش۔ کھانا۔ طعام۔ خوراک۔	مونث	انیس	مثل دم شمشیر لہو اسکی خورش ہے	پنجے میں جو ہے زور تو ناخن میں کئی ہے
خورشید[4]	"	۱۱۳۰	آفتاب	مذکر	امیر	دیکھکر اس رخ و گیسو کو میں حیران ہی امیر	شب تاریک میں خورشید کہاں سے آیا
خوشامد	"	۹۵۱	چاپلوسی۔ لَلّو پتّو کرنا۔	مذکر	صفدر	رحمت حق جو اٹھادے ابھی چہرے سے نقاب	بگنہ دوڑیں خوشامد کو گنہگار ابھی
خوشبو	"	۹۱۴	اچھی مہک۔	مونث	انیس	خوشبو گلستان ارم اسمیں بھری ہے	گویا ورق زر پہ کلی گل کی کھلی ہے
خوشہ	"	۹۱۱	بالی۔ گچھا۔ جیسے انگور کا خوشہ	مذکر	جرات	یاں کیا وہ تکے تاج کے انگور کا خوشہ	جو تاکے ہے تاک چمن نور کا خوشہ
خوشی	"	۹۱۶	سرور۔ انبساط۔ شادی۔	مونث	داغ	آسماں بھر تا رہا ہے مضطر و عدے کی رات	کونسی تجھ تک خوشی پروردگار آنے لگی
خوف	"	۶۸۶	ڈر۔ اندیشہ۔ ہول	مذکر	ناسخ	پہونچے گیا گوشہ نشینوں کو ضرر دشمن سے	آتش سنگ کو کچھ خوف نہیں پانی کا
خون[5]	"	۶۵۷	لہو۔	"	جلیل	تیر قاتل کی پیاس کیا بجھتی	خون دل میں نہ بوند بھر نکلا
"[6]	"	"	قتل خونریزی۔	"	"	شراب کا نہیں کوئی قصور ہے ساقی	تری نظر نے کیا خون پارسائی کا

[1] (رشک) بتو خودی جو نہ ہوتی تمہیں خدا کیطرح۔ تو وصف ذات و صفاتی بیان میں آتے [2] "خورد و نوش" پت کھانا پینا۔ گزر اوقات کا سامان۔ (رشک) میرے معشوق وہ ہیں جنکو برائے خورد و نوش۔ جھٹکے آیا کئے فردوس کا میوہ ٹوٹا۔

[3] (سرور) غم عشق کھانے کی لذت نہ پوچھ۔ یہی ابتو اپنی خورش ہوگئی۔

[4] "خور" بروزن گور۔ آفتاب۔ [5] (انیس) کس سے کہیں جو خون جگر ہمنے پیا ہے۔ [6] (سالک) قتل قاصد پر گلہ کیا ہے جفا کردار کا۔ خون ناحق روز ہوتا ہے دو چار کا۔

خون بہا[۱]	ف	۴۶۴	خون کا بدلا۔ خون کی قیمت جو مقتول کے ورثا لیں۔ دیت۔	مذکر	جلیل	وہ میری خون بہا پہ کہئے خاک ڈال گئے	نہ ہو کسیکو یہ شکوہ کہ خونبہا نہ ملا
خوناب	"	۷۰۹	خون کے آنسو۔ خون کا دریا۔ خونکی دھار	"	آتش	چشم باراں میں مری لخت خوناب اترا	یاد آیا نہیں پھر وہ بیاباں سمجھو خواب اترا
خیاباں	"	۶۶۴	کیاری	"	سرور	ہر کلی میں ہے پری کا رنگ و دب	جو خیاباں تھا پرستان ہوگیا
خیار	ع	۸۱۱	کھیرا۔	"	انیس	جو رنگ تھا فرس تو دو پارہ سوار تھا	اللہ رے منہ کہ تیغ نے جانا خیار تھا
خیاط	ع	۶۲۰	درزی	"	جاہ	پوشاک میں تری نہ کرن بھرگئی کی	خیاط ہی ایسا ہے سینا نہیں آتا
خیال	"	۶۴۱	عربی میں بفتح اول اور فارسی میں بکسر اول تصور۔ گمان وہ صورت جو بیداری میں تصور کریں۔	"	امیر	دونوں آئینہ ہیں اُسمیں ہو رقیب اسمیں حبیب	خواب معشوق سے عاشق کا خیال اچھا ہے
خیال[۲]	ع	"	تصور۔ دھیان۔ فکر۔ منصوبہ۔ ارادہ	مذکر	جلیل	فراق میں بھی صورت ہے اک تسلی کی	زباں پہ نام ہو دل میں خیال احمد کا
خیانت	"	۱۰۶۱	بکسر اول۔ دغا۔ غبن۔ تغلب۔ امانت میں چوری بے ایمانی۔	مونث	داغ	جان دیدوں تجھے پر ڈرتا ہوں	کہ امانت میں خیانت ہو گی
خیر[۳]	"	۸۱۰	بالفتح۔ نیکی۔ بھلائی۔ بہتری۔ برکت۔ بڑھ ہو تری سلامتی۔ "خیر گذری" یعنی ناگہانی صدمہ سے بچے۔	"	داغ	ہمیں مرگئے صدمہ رشک سے	بڑی خیر ای فتنہ گر ہو گئی
خیرات[۴]	"	۱۲۱۱	خیر کی جمع نیکیاں۔ بھلائیاں۔ صدقہ۔ پُن دان	"	جلیل	دولت حسن جوانی ہو مبارک تمکو	کچھ خیرات بھی کچھ راہ خدا ہوتی ہے
خیر باد	ف	۸۱۷	ایک کلمہ ہے جو رخصت کے موقع پر بولتے ہیں۔	"	اختر میناٸی	واسطہ انسے ہے نہ ہے دل سے	ہمنے دونوں کو خیر باد کہی
خیریت[۵]	ع	۱۲۲۰	بفتح اول و بکسر سیوم و تشدید یائے مفتوحہ۔ تندرستی سلامتی	"	تسلیم	نامہ و نامہ بر سے کیا مطلب	مجکو ملجائے خیریت تیری
خیل	"	۶۴۰	گروہ۔ جھنڈ۔	مذکر	میر	عضب کرگئے جرئے نواب کے	اُڑا لے گئے خیل سرخاب کے
خیمہ[۶]	"	۶۵۵	ڈیرہ۔ تنبو۔	"	انیس	جب اُٹھتی تھیں جوہر تیغ جھکا جاتا تھا خیمہ	بھرتی تھی ہوا جب تو اُڑا جاتا تھا خیمہ

[۱] (رشک) اُن کو جو قتل کرمیں لئے نقد داغ زخم۔ ہم سمجھو خوں بہا تری تلوار سے ملا [۲] بمعنی دھیان (غالب ع) دل سے مٹنا نہیں انگشت حنائی کا خیال۔ بمعنی یاد۔ دھیان۔ (جلیل) یہی دو ہیں مکانِ دل کے مکیں تو ہمیں یا ترا خیال ہوا بمعنی منصوبہ (میر) پاکدامن ہو تو ارمان وصال اچھا ہے۔ اچھی نیت ہو تو اچھوں کا خیال اچھا ہے بمعنی فکر (میر) اچھو عیسیٰ ہو مریضوں کا خیال اچھا ہے۔ ہم مرے جاتے ہیں تم کہتے ہو حال اچھا ہے۔ بمعنی لحاظ (ناسخ) کبھی نہ آئنہ دیکھا لیئے خود آرائی۔ یہ بے مثالی کا اسکو خیال رہتا ہے بمعنی ارادہ (ناسخ) دشت وحشت میں سے کہتے تن عریاں نہیں یاں خار سے دل لیکن خیالِ گوشہ دامان نہیں [۳] (رسم) خیر الامور اوسطہا پر عمل کیجئے رکھا قدم جو راہ تو سط کے درمیاں۔ [۴] (صبا) ضرر تربت مجنوں پہ گل جو چڑھاؤ نگا جو آپکی خیر سے فصل بہار میں گذری [۵] خیر گذری۔ (رشک) بدمزاجی تری سنتے ہی اٹھایا لمنا خیر گذری جو بڑھا نہ لگی تیری بات [۶] (صبا) مانند گدا کاسہ بکف آتا ہے خورشید۔ ہر صبح نکلتی ہے جو خیرات تمھاری [۷] (عاشق) جی آج جو خیریت سے بچ جائے۔ ہم جانیں خدا کے گھر سے پھر آئے [۸] (آتش) فرش سبزہ پہ لب جو مجکو مینے شراب۔ خیمہ بر سر اے آسماں استاد ہو۔

باب دال مہملہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
داب	ع	۲۰	کسی کام میں محنت کرنا خصلت ڈھنگ	مذکر	نوازش	تیری محفل میں عدو کیا آئے	داب مجلس اُسے آتا ہی نہیں
	″	۳۴۰	طریقہ۔ ادب۔ گھوڑے کا دوڑانا	″			
داخلہ	ع	۹۴۰	رسائی۔ داخل ہونا۔		امیر	قابل دید تماشا حشم و جاہ کا ہے	داخلہ تخت گہ دل میں شہنشاہ کا ہے
داد [1]	ف	۹	انصاف۔ عدل۔ فریاد رسی بناؤ۔	مؤنث	رند	مشغلیں دشمن میں فریادی ہیں پر مستغیث	داد کی کس لئے اے داد گر ملتی نہیں
[2]	ف	۹	تعریف۔ صلہ۔ تحسین۔ واہ واکرنا۔	″	تلق	واہ کیا تمنے قدر دانی کی	داد دی خوب جانفشانی کی
دادرس	ف	۲۶۹	فریاد سننے والا۔	مذکر	امیر	قافلہ سب ہے پیش و پس پر نہیں کوئی ہمنفس	کون تیرا ہے دادرس بیچ ندا ہے درا عبث
دادودہش	″	۳۰۰	بخشش عطا۔	مؤنث	اختر بنانی	جو تہیدست نظر آتا ہے بھر دیتے ہیں	دیکھے عالم تو ذرا داد و دہش آصف کی
دادوستد	″	۲۷۳	لین دین۔	″	نوح	بیہوشی کا عالم ہے یہاں تخانی میں شرع کہاں	ساقی سے رسکی داد و ستد تو دین ایباق بھی ہے
دار [3]	ع	۲۰۵	گھر۔ محلہ۔ مقام۔ مثلاً دار العمل۔ کنایۃً دنیا دار القرار۔ کنایۃً جنت دار البوار کنایۃً دوزخ وغیرہ	مذکر	اوج	دونوں شقی و دونیم ہے ایک دار میں	پہونچا دیا سامر نے دار البوار میں
[illegible]	ف	۲۰۵	سولی۔ پھانسی۔	مؤنث	ناسخ	دل کو اس زلف چلیپا میں جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور نیا دار نشیں
دارالشفا	ع	۶۱۷	ہسپتال۔	مذکر	ناظم	بن گیا ہے کوچۂ جاناں میں کب دارالشفا	باریو واں ہنے کا اب اچھا سہارا ہوگیا
دارو	ف	۲۱۱	دوا۔	مؤنث	رند	خاک پا اس غیرت منصور کی جب ہی ہے ل	مجکو دارو کے کلفت کیا ہے قمر ملتی نہیں
دارو گیر	″	۱۴۱۴	حکومت۔ ریاست۔ پکڑ دھکڑ۔ مواخذہ پرسش	″	اختر بنانی	چلا ہے کوچۂ گیسو میں دل مرا خوش خوش	خبر نہیں کہ وہاں دار و گیر ہوتی ہے
دارومدار	″	۴۵۶	ٹھہراؤ۔ قرارداد۔ انحصار۔ خاطر۔ تواضع۔	مذکر	دبیر	کھل رستی کا یہ الف اعتبار تھا	اے پیر ہمارے اوج کا دار و مدار تھا
داسا	ھ	۶۶	دروازہ کے اوپر کی لکڑی یا پتھر۔ وہ ٹکڑا لکڑی یا پتھر کا جو دیوار پر رکھکر اسپر کڑیاں رکھتے ہیں	″	رشک	خنجر جب قاتل آئینہ خانے میں کھینچے	رکھدوں گلے کے عکس کو داسے کے عکس پر
داستان	ف	۵۱۶	قصہ۔ کہانی۔ سرگذشت۔	مؤنث	تسلیم	نہ پوچھو سامنے غیروں کے ایجان جہاں دل کی	ملو گے جب کبھی تنہا کہونگا داستاں دل کی
داشت [5]	″	۲۰۵	رکھاؤ۔ خبرگیری۔ نگرانی	″	میر	داشت کی۔ کوٹھری میں لا رکھا	گھر کا غم طاق پر اٹھا رکھا
داغ [6]	″	۱۰۰۵	دھبہ۔ نشان	مذکر	جلیل	ہماری خون کا دھبہ نہیں ہے اے قاتل	یہ داغ ہے ترے دامن پہ بیوفائی کا
	.	.	صدمہ رنج۔ غم۔	″	انیس	تاراج نہ اسطرح سے ہو باغ کسیکا	اب مجکو دکھائے نہ خدا داغ کسیکا
	.	.	زخم۔	″	جلیل	دل سے صبر و قرار سب بھاگے	مگر اک داغ دل جدا نہ ہوا

[1] رجا لصاحب) رات دن کرتی ہوں درگاہ پر اسکی فریاد۔ اپنی اس بندی کی وہ جلد کہیں دیدے داد۔ [2] ناسخ) پہلے اپنے عہد سے افسوس سودا اُٹھ گیا۔ کس سے مانگیں جا کے ناسخ اس غزل کی داد ہم۔ [3] دار تنہا نہیں بولتے ہیں مثلاً دار الآخرۃ۔ دار البقا۔ دار البوار۔ دار الحرب۔ دار الجزا۔ دار السلام وغیرہ وغیرہ۔ (جلیل) اب اختیار ہے تمہیں دار المحن کہو جب تم نہ ہوں تو یہی دار السرور تھا دارین۔ دونوں جہاں یعنی دنیا و آخرت۔ [5] حبیب الترام [6] ہر تن شمعیں جلتی نہیں شب غم میں داغ میرے سمان کہاں ہیں

داغ	ف	۱۰۰۵	عیب	مذکر	ناسخ	لگ گیا داغ اک غلامی کا	ورنہ یوسف برا نہیں تجھسے
داغ بیل	″	۱۰۴۷	وہ نشان جو سڑک یا روش بنانے کے لئے ڈالتے ہیں۔ عمارت بنانے کی حد قائم کرنی۔	مونث	محسن	لگائی فنا نے کہاں داغ بیل	عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
دال	ہ	۳۵	دلا ہوا غلہ ہے جیسے ارہر کی دال مونگ کی مسور کی چنے کی اور ماش کی دال۔ دال گلنا بمعنی بار پانا	″	منیر	دیکھ مجھ کو وہ آتشہ اس سے لپٹ گیا	دو آنچ میں رقیب کی کیا دال گل گئی
دالان	ف	۸۶	گھر کا بڑا کمرہ۔	مذکر	سحر	ہم بھی رہنے کو ڈھونڈ ہینگے کوئی گھر کہیں	آپ بھی سنئیں مبارک رہے دالان نیا
دام	″	۴۰	قیمت۔	″	داغ	پوچھتے ہیں حضرت زاہد سے رند	دام کیا ہیں جامۂ احرام کے
۰	۰	۰	جال۔ پھندا۔	″	آتش	طائر بازی ایام ہے باطن سے خلاف	دانہ ہوتا ہے عیاں دام نہاں ہوتا ہے
۰	۰	۰	سکہ۔	″	اسیر	کریں مقابلہ اغیار کیا مسایل میں	کھرے کے سامنے کب کھوٹے دام چلتے ہیں
داماد	ف	۵۰	بیٹی کا شوہر۔ مجازاً مرد نوکدخدا	″	جرات	مست شیخ جی چھوڑا ؤ تم دختِ رز کو مجھے	دیکھو نہ پاؤ گے پھر داماد اسطرح کا
دامان	″	۱۶	دامن۔ انگرکھے قبا وغیرہ کا وہ حصہ جو نیچے لٹکتا رہتا ہے	″	آتش	جسم خاکی سے کہ ہے دشوار رسائی مجھ تک	گرد اڑ کر نہیں چھو سکتی ہے داماں تیرا
دامن	ف	۹۵	آنچل۔ پہاڑ کے نیچے کی زمین۔	″	امیر	خراماں ہوی وہ تو بولی نزاکت	کہ مجھ سے نہ سنبھلیگا دامن کسی کا
دان [1]	ف	۵۵	زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقہ۔	″	افسر	غریبوں اور محتاجوں پہ کچھ احسان کرنا تھا	خدا نے دی تھی دولت تو تجھے بھی دان کرنا تھا
دانائی	ف	۷۶	عقل۔ فہم۔ دانش سمجھ	مونث	جلیل	آفریں حضرت دل آپکی دانائی پر	یہ نہ سمجھے کہ محبت کا نتیجہ کیا ہے
دانت	ہ	۴۵۵	دنداں۔ نیت۔	مذکر	اسیر	ہم بنائے زیست میں سمجھے خلل	دانت پیری میں جو کوئی ہل گیا
دانست	ف	۵۱۵	واقفیت۔ شناخت۔ عقل۔ سمجھ۔ رائے۔	مونث	داغ	جسکے پہلو میں ہو تم اسکا نصیب اچھا ہے	میری دانست میں تو یہ بھی رقیب اچھا ہے
دانہ	″	۶۰	اناج۔ غلہ۔ بیج۔	مذکر	امیر	مزرعِ عالم میں مجھ سا سوختہ قسمت کہاں	جل گیا قسمت کا میری کھیت میں جو دانہ تھا
داؤں	ہ	۶۱	بازی۔ کشتی کا پیچ	″	بحر	ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے	جسنے یہ داؤں ہم کو لگایا تھا ہر گیا
دائی	[illegible]	۲۵	وہ عورت جو بچہ کو دودھ پلاتی ہے اور خدمت کرتی ہے بچہ جناتی ہے۔ انّا	مونث	امیر	حلم تھا حضرت کی گھٹی میں پڑا	تھیں حلیمہ نام دائی آپ کی
دائرہ	ع	۲۲۰	گھیر گولائی۔ حلقہ	مذکر	آتش	حلقہ کی ناف یار کی تعریف کیا کروں	گول ایسا دائرہ نہیں پرکار نے کیا
۰	۰	۰	دف۔ محلہ۔ حلقہ۔ لشکر	″	نسیم	لوگوں سے بھرا وہ دائرہ تھا	پُر صوت و صدا وہ دائرہ تھا
۰	۰	۰	حرف کا دائرہ	″	اسیر	آنکھ کا حلقہ نہیں ہے دائرہ صاد کا	ابروئے خمدار خلعت ہے کسی استاد کا
دایہ	ف	۲۰	انّا۔ دودھ پلائی۔ خدمت کرنیوالی عورت۔	مونث	مصحفی	کہتے تھی یہ طفلی میں دیکھ اسکو دایہ	یہ لڑکا طرحدار پیدا ہوا ہے

[1] (ناسخ) لائی ہے کون تحفۂ دنیا کو عقد میں۔ پیر فلک کا کب کوئی داماد ہو گیا۔ [2] دان۔ (ناسخ) خط شبرنگ ہے گالوں پہ نہیں دھیان کرو۔ ہے ابھی چاند گہن بوسہ کو مجھ دان کرو ۱۲۔

لغت	اصل	نمبر	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع	مصرع
دباؤ عہ	ہ	۱۸۱	داب۔ جبر۔ سختی۔	مذکر	امیر	پاؤں اُسکے نہیں دباتے ہیں	اُسپر اپنا دباؤ ڈالتے ہیں
دبدبہ	ع	۱۷	رعب۔ شان۔ شوکت ہیبت داب	″	مونس	یہ دبدبہ جہاں میں ہلاک کیسکا ہے	زہرہ حسین کا ہے کلیجا علی کا ہے
دبستان	ف	۵۱۷	مکتب۔ اصل لفظ ادبستان تھا کثرت استعمال سے۔ دبستان رہگیا۔	″	تسلیم	عہد طفلی میں تھی شور جنوں کی تعلیم	آج تک صحن قیامت ہے دبستاں اپنا
دخان	ع	۶۵۵	دھواں	″	شہیدی	قیس تباں اگر کی سلگتی ادھر ادھر	آتش درخت طور کی تھی پر دخان تھا
دخت رز	ف	۱۲۱۱	انگور کی شراب۔	مونث	تسلیم	چھپی ہے خم میں کیوں ساقی کہاں کی پردہ نشیں ہے	یہ دخت رز مری کس مرتبہ کی دیکھی بھالی ہے
دختر رز	″	۱۲۱۱	″	″	جلیل	آکے شیشے کی گلو تک بھی پلٹ جاتی ہے شوخ	دختر رز بھی سیانی ہوکے ستائی ہوئی
دخل لہ	ع	۳۲۴	قبضہ۔ پہونچ۔ رسائی۔ آمدنی چو دخلت نیست خرچ آہستہ ترکن۔	مذکر	جاہ	ہاں لاکھ بھی عنادل کو تو کب لائے نصیب	جب گلستاں میں خزاں کا دخل بالکل ہوگیا
			شرکت	″	آتش	دست قدرت سے بنایا ہے خدا نے قصر تن	دخل معمار اسمیں ہے نہ دخل ہے مزدور کا
در سہ	ع	۲۰۳	موتی۔	مذکر	جلیل	آبرو اپنی غلاموں کی بڑھانے کے لیے	آج دریائے کرم کا گوہر غلطان آیا
در	ف	۲۰۴	دروازہ۔ ہندی میں بمعنی دبھاؤ کے معنی میں آتا ہے مگر بھاؤ کے معنی میں مونث مستعمل ہے جیسے عہ کی در کا سوتا	″	رند	غم نکھا تجھ سے سوا رزاق کو ہے فکر رزق	لاکھ دروازہ ہوں کہنے گر بند ایک رہ جائیگا
درّاج	ع	۲۰۴	تیتر۔	″	شاہ اودھ	ہوا پامال تیری چال پر صیاد میں ہے پر	عبث الزام بلا میں تو ہے یہ درّاج کہنیا ہے
دراڑ	ہ	۲۰۵	شگافت۔	مونث	ناسخ	بھاگنے کیلئے ہوں جیسیں دراڑیں تجھے	ای پری کو بھی ہے ایسی ہی دیوار پسند
دربار	ف	۲۰۷	بادشاہی کچہری۔	مذکر	امیر	جبریل ہیں فرش بچھاتے ہیں لاست	کس شان کا دربار ہے محبوب خدا کا
دربار عام	″	۵۱۸	وہ دربار جہاں کسیکے آنے جانے کی ممانعت نہ ہو۔	″	داغ	آپ ہیں اور مجمع اغیار	روز دربار عام ہوتا ہے
دربان	″	۲۵۰	چوکیدار۔	″	سخن	حال سب اُسنے کہا اک ایک کا	آج ہمسے اُنکا درباں کھل گیا
دُرج	ع	۲۰۷	بضم اول ڈبہ	″	نواز	تیری دانتوں پہ تصدق ہیں ثریا انجم بھی	ہمسر درج دہن درج گہر کیا ہوگا
درجن	انگریزی	۲۵۷	بارہ عدد کا ایک درجن۔ صحیح لفظ ڈوزن ہے ہندی میں درجن مستعمل ہے۔	″	رند	دخل کیا میری بہکنے کا وہ ہوں صاحب ظرف	ایک درجن جو برانڈی کا پلا دے ساقی
درجہ	ع	۲۱۲	رتبہ۔ مرتبہ	″	محشر	یہ معراج کوئی شے ہے کہ ملتی وہ اجر ہیں	غرض یہی تھی کہ اہل حق میں اک درجہ بڑھے تعلیق کا
			حالت۔	″	منیر	دق کیا جو مزے پر کیوں مرض عشق کو	تیسرے درجے سے بدتر اُسکا درجہ ہوگیا

لہ امکان (سحر) نکلیں اس پیچ سے بے ترک محبت کیا دخل ۃ قید گیسو کی تو بیداد ہے ثابت عشق۔ بمعنی مجال (ذوق) قاتل سے دخل کیا ہے کہ جانبر ہو اپنا ہوش گر اڑ کے مثل طایر رنگ حنا چلے۔ بمعنی دست اندازی و مزاحمت۔ (داغ) رخنہ گر یہ بت ہے یوں اسلام میں ۃ دخل ہے کسکو خدا کے کام میں۔ بمعنی مہارت و شدید واقفیت (صبا)

میرا حال دل کتا ہے وہ یوسف لقا ۃ دخل بندے کو نہیں اس خواب کی تعبیر میں۔

سہ ہندی میں کلمہ تحقیر و تنفر کا ہے دور ہو نکلجا (جلال) پیچ ہے کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے ۃ تنے جو دُر کہا مری عزت بگڑ گئی۔ دُر دُر انا نکال دینا۔ و شعوم دیا انعام سکو در در۔ یا یار نے مجکو ۃ غضب ہے یہ سری حصہ میں آیا در تگذر کا عہ (جلیل) آہو نکی فوج لیکے چلی ہے دعا مری ۃ اچھا ہے کچھ دباؤ پڑے آسمان پر

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
درجہ	.	.	کمرہ۔ کوٹھری۔	مذکر	اختر شاہ	فرش اسپنج کا ایک جا بچھا ہے	درجہ درجہ سجا ہوا ہے
درخت	ف	۲۰۴	پیڑ	"	امیر	نہ پوچھو حال لکا میری آہ کا اثر دیکھو	درخت بے ثمر ہی ابھی اجڑی گلستاں کا
درخواست	"	۱۲۷	خواہش۔ استدعا	"	جلیل	جب وصل کی درخواست پہ کرتے ہیں وہ انکار	قسمت بھی یہ کہتی ہے کہ ہاں ہو نہیں سکتا
"	.	.	عرضی۔	مونث	تسلیم	کہدیا حسرت پہ اس نے مگر کچھ بھی نہیں	میں نے جو درخواست دی منظور ہو کر رہ گئی
درد	ف	۲۰۸	پیر۔ دکھ	مذکر	جلال	ترقی تھی ہوا ہمدرد کیا درد نہاں میرا	کوئی پردہ نشیں کیا آج ہوگا میہماں میرا
.	.	.	ترس۔ رحم۔	"	انیس	حیوانوں کو بھی غم ہوتا ہے زخموں کے تعب کا	میں درد رسیدہ ہوں مجھے درد ہے سب کا
دُرد	ف	۲۰۸	تلچھٹ۔ گاد	مونث	امیر	ساقیا دُرد مئے صاف نہیں بیٹھ گئی	شعر بھی ڈانگ تھی یہ زیر نگیں بیٹھ گئی
دردسر	ع	۲۶۸	الجھن۔ محنت	مذکر	آتش	مہربانی حال پر میرے کرے نہ فرمائیں طبیب	دردسر ہوگا نہ مجھ رنجور سے بے بہر کا
درس	ع	۲۶۴	سبق	"	"	ولکو ابرو ی صنم کا شیفتہ کرتی ہے تکتہ	درس دیتا ہے معلم پہلے بسم اللہ کا
درست	ف	۲۶۴	ٹھیک۔ صحیح۔ ترمیم۔ مرمت۔ سالم۔ شکستہ کی ضد۔	"	رشک	ہم سے عتاب تیرہ سے بگڑی تھی جو طرح	تو نے درست اے مژہ کر بنا دیا
درشن	ھ	۵۵۴	زیارت۔ دیدار	"	داغ	تجلی روزن دل سے عیاں ہے	جھروکے سے ہوا درشن کسی کا
درع	ع	۲۷۴	زرہ۔ لوہے کا کرتا جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں۔	"	ناسخ	تن پر دروں کی تیغ زباں سے نہ تھی پناہ	گو پہنے تھے درع نقوش حصیر کا
درگاہ	ف	۲۳۰	مقبرہ۔ کچہری۔	مونث	مصحفی	اے مصحفی تربت کا مری نام نہ لینا	وہ پوچھے تو کہنا یہ ہے درگاہ کسی کی
درگت	ھ	۶۲۲	پتلا حال۔ گت بننا۔	"	صفدر	بزم رنداں میں شیخ آئے تو	کیسی درگت بنائی جاتی ہے
درگزر	ف	۴۴۱	معاف کرنا۔	"	داغ	کمی کی نہ تھی شوق نے قتل میں	ادھر ہی سے کچھ درگزر ہو گئی
درم	ع	۲۴۴	ایک چاندی کا سکہ قدیم	مذکر	رضا	ازل کے دن ہوا تھا داغ دل پر نقش نام کا	ابد تک ہو نہیں سکتا رضا کھوٹا درم اپنا
درماں	ف	۲۹۵	دوا۔ علاج	"	آتش	کیا بیان درد دل پیش اطبا کیجے	کچھ کسی سے ہو نہیں سکتا ہے درماں رگ کا
درماہہ	ف	۲۵۵	ماہواری تنخواہ۔ مشاہرہ۔	"	جان صاحب	برابر گر نہیں نسبت کے درماہہ ہمارا ہے	غنیمت ہے نمک کی کنکری کا تو سہارا ہے
درنگ	"	۲۷۴	بکسر اول و بفتح دوم دیر۔ وقفہ۔	مونث	اسیر	میں مر گیا وہ نہ لایا جواب خط اب تک	خدا ہی جانے کہ قاصد کو کیا درنگ لگی
دروازہ[۵۱]	"	۲۲۳	دواری۔ پھاٹک۔ در۔ پٹ	مذکر	جلال	صحبت بلبل و گل کا تھا زمانہ کتنا	چار دن بند ہی دروازۂ گلشن رہتا
درود[۵۲]	"	۲۱۴	بضم اول و دوم۔ حق تعالیٰ کیطرف سے بمعنی رحمت اور ملایکہ کیطرف سے بمعنی استغفار اور انسان کیطرف سے بمعنی دعا و سلام و حمد اور بہائم وطیور کیطرف سے بمعنی تسبیح بولا جاتا ہے۔	"	انیس	سونے میں شغل طالب رب ودود تھا	دل میں خدا کی یاد تھی لب پر درود تھا
				مونث	داغ	برسوں پڑھی ہے حضرت داؤد نے درود	جب آگیا ہے داغ کوئی خوبرو پسند

۵۱ دَرو فصل کاٹنا جیسے جو گیہوں وغیرہ وغیرہ (انیس) اُسکی نہ ایک ضرب نہ اعدا کے وار سے۔ کشتِ حیاتِ اہلِ ستم ہو گئی دَرو۔

۵۲ دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دروغ[۱]	ف	۱۲۱۰	جھوٹ۔ خلافِ واقعہ۔	مذکر	شعور	دروغ مصلحت آمیز سے انسان کاذب ہے	لگائی مصر میں یوسف نے چوری اپنے بھائی کو
درون	ف	۲۶۰	اندر۔ بیچ۔ یہاں بمعنی دل کے مستعمل ہے۔	مذکر	آتش	کروں پیش کس آہی کہاں تلک آتش	درونِ صاف دیا۔ پاک اعتقاد دیا
درویش[۲]	″	۵۳۰	فقیر۔ بھکاری۔ خدا رسیدہ۔ غریب مسکین۔	″	مونس	مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا درویش	تعویذ پہ منہ رکھ دیا اور مر گیا درویش
دُرّہ[۳]	ع	۲۰۹	بضم اول و تشدید رائے مفتوح کوڑا جو ایک چرمی جس سے گنہگاروں کو سزا دیتے ہیں۔	″	اسیر	نہیں ہے اب نہ کر رسم قاضی گشتہ کی تعزیر میں راضی	نگاہِ دُرّہ جو مجکو قاضی کسی گیسو عنبریں کا
″	ف	″	بفتح اول بہ تشدید دوم مفتوح و نیز بغیر تشدید بفتح دوم دو پہاڑوں کے درمیان کا رستہ۔ گھاٹی۔	″	ناشق	قاف میں بھی اس پری کے ہجر میں حلقہ ہے	جو درہ تھا کوہ کا باب جہنم ہو گیا
دریا[۴]	″	۲۱۵	بڑی ندی۔ پانی کی وہ دھار جو پہاڑ سے نکلکر خشکی پر بہتی ہوئی سمندر میں جا ملے	″	ناسخ	لبِ طامے کو پہونچائے کوئی یہ مژدہ	رواں مے کا دریا ہوا جاتا ہے
دریچہ	″	۲۲۲	کھڑکی	″	انیس	وا تھے دریچے باغ بہشتِ نعیم کے	ہر سو رواں تھی دشت میں جھونکے نسیم کے
دریوزہ	″	۲۳۲	جستجو۔ گدائی۔ بھیک مانگنا۔	″	رند	کیا بسکہ دریوزہ دیدار کا	مری آنکھ کشکول سائل ہوئی
دُزد[۵]	″	۱۵	چور	″	جلیل	دُزدِ نگہ ترا ہے وہ شاطر کہ آنکھ سے	کاجل اڑا لے اور نہ ہو دل کو اطلاع
دزدِ حنا	″	۷۴	وہ سفیدی جو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے پر رہ جاتی ہے۔	″	آتش	پہونچا سزا کو اپنی ہے بیدادگر کہاں	دزدِ حنا چڑھا یا گیا دار پر کہاں
دست	″	۴۶۴	ہاتھ۔ اطبائے ہند ہندی میں پتلے پاخانہ کو کہتے ہیں۔	″	اسیر	کیا وفورِ معاصی نے حوصلہ کو پست	کبھی نہ شرم سے دستِ دعا بلند ہوا
دستاویز	″	۴۸۸	سند۔ قبالہ۔ تمسک۔ کسی چیز کا ثبوت۔	مؤنث	گلزارِ نسیم	بدلے کی انگوٹھی ڈھیلی پائی	دستاویز اُسکے ہاتھ آئی
دستار[۶]	″	۶۶۵	پگڑی۔ عمامہ	″	دبیر	دستار گری خاک پہ شاہِ شہدا کی	جنبش میں لحد آ گئی محبوبِ خدا کی
دستاربند	″	۷۲۱	پگڑی باندھنے والا۔ جو پگڑی باندھنے کا پیشہ کرتا ہے۔	مذکر	ناسخ	باندھ لایا شملۂ زرتارِ مثلِ آفتاب	آسماں سے کم نہیں اُس ماہ کا دستاربند

[۱] دروغ۔ ف۔ بضم اول و دوم و نیز بفتح اول بھی بولتے ہیں۔ بمعنی جھوٹھ۔ بہتان۔ دروغ بیانی بمعنی جھوٹھ بولنا۔ دروغ حلفی۔ بمعنی جھوٹی قسم کھانا۔ دروغ گو۔ جھوٹا۔ کاذب۔ [۲] درویش ہر کجا کہ شب آید سرائے اوست۔ [۳] دُرّۃ بمعنی مروارید۔ فارسی والے دُرّہ بمعنی تازیانہ بولتے ہیں۔ تازیانہ۔ وہ چمڑے کا تسمہ جس سے شرعی محتسب گنہگار کو مارتے ہیں۔ [۴] (شرف) کبھی نکل جو گئے رگ زیر تیغ قاتل کے تو بہنے خون کا دریا لگا کر دیکھا۔ [۵] دُزدی۔ چوری۔ دزدیدہ نگاہ یا دزدیدہ نظر۔ کن آنکھیوں سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔ (تسلیم) ہوتا ہے ثابت مجھے دزدیدہ نگہ سے۔ دل بھی دہیں میرا ہے جہاں ہیں تری آنکھیں۔ [۶] دستار بدل۔ کسیکو بھائی بنانا۔ پگڑی بدل کے بھائی بنا لیتے ہیں۔ (جرأت) ہمکو معلوم ہے سچ ہے سنا ہے یار بدل۔ اب ہوا ہے کسی بانکے سے تو دستار بدل۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
دستانہ[1]	ت	٥٢٠	ہاتھ کا غلاف بنا ہوا۔ جو جاڑوں میں بیشتر پہنتے ہیں۔	مذکر	مونس	تا حال شجاعوں میں ہے افسانہ اُسیکا	برچھا یہ اُسیکا ہی یہ دستانہ اُسی کا
دست برد	"	٦٧	خیانت۔ غبن۔ چالاکی۔	مونث	گلزارنسیم	خاتم بھی نام کی نشانی	انسان کی دست برد جانی
دست پناہ[2]	"	٥٢٢	دسپنا۔ چمٹا۔ آگ اُٹھانے کا آلہ۔ ایران میں آتشگیر کہتے ہیں	مذکر	ظریف	چولھا بھی اُٹھا انگیٹھی بھی ہمراہ آئی تھی	پھکنی تو اُٹھا دست پناہ اور کڑاہی تھی
دسترس	"	٤٢٤	پہونچ۔	"	شوق	نہیں واللہ دسترس اپنا	قید ہستی میں کیا ہی بس اپنا
دست شفا	.	٨٤٥	صحت۔	"	فایز	زیست کا مرگ محبت میں مزا ملتا ہی	تیغ قاتل کو یہاں دست شفا ملتا ہی
دستک	"	٤٨٤	تالی بجانا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ دروازہ کھٹکھٹانا۔	مونث	امیر	لاغری نے یہ مٹایا کہ کوئی گھر میں نہیں	دستک آ کے جو شب غم یہ قضا دیتی ہے
.	.	.	محصول۔ سوار یا پیادہ جو محصول زر کیلئے متعین کیا جائے	"	شعور	کب حسن کے عامل کی یہ دستک ہوئی ہی	کب محکمہ عشق سے اعلام نہ آیا
دستکاری	"	٦٩٥	کاریگری۔	"	رند	ہو سکا تجھسے نہ چربا تک شبیہ یار کا	آج کیا وہ دستکاری تیری ہاتھوں کی ہوئی
دستگاہ	"	٤٩٠	قدرت۔	"	امیر	نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ عشق میں	ہمارے پاؤں کی پھر دستگاہ کیا ہوگی
دستگی	"	٤٩٤	وہ تاگا جس سے تلوار باندھتے ہیں۔ کاغذ باندھنے کا لانبا جزدان۔	"	منیر	نئی تشبیہ وصف ابروی پر خم سے حاصل کی	زبان اپنی بنی ہی دستگی شمشیر قاتل کی
دستگیری	"	٧٠٤	مدد	"	داغ	محبت نے جب کی مری دستگیری	مقدر نے رو رو دیا ہاتھ ملکر
دستور[3]	"	٤٧٠	قاعدہ رسم ورواج۔ طرز ڈھنگ فیس کمیشن۔	مذکر	درد	قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا	پر تری عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا
دستورالعمل	"	٨١١	قاعدہ۔ قانون۔ سرکاری احکام کا مجموعہ۔	"	اسیر	کیوں کسی اُستاد کے دیوان کو دیکھیں وقت فکر	حاکم مردہ کا دستورالعمل پایا تو کیا
دستہ	"	٤٦٩	قبضہ تلوار چھری وغیرہ کا۔ مونٹھ بینٹ۔	"	ذوق	تو ہو بعد از مرگ بھی گر اے محبت دستگیر	استخواں سے ہو مری دستہ تری ساطور کا
.	.	.	فوج کا حصہ۔ گارد۔ آدمیوں کا گروہ	"	انشا	جو خالی کروں ترکش آہ حزیں کا	تو بھاگے کمان دار زابل کا دستہ
.	.	.	پھولوں کا گلدستہ۔	"	"	اگر سر دُکھے شیخ کا تو سنگھا دوں	کہیں سے بنا لاکے ریحاں کا دستہ
دستہ	ع	٤٦٩	کاغذ کا دستہ۔ رم کا بیسواں حصہ ٢٤ تختہ کا ایک دستہ ہوتا ہی۔	"	ناسخ	خود بخود دستہ کے دستے ہو گئے جاتی ہیں سیاہ	کیا لکھوں حال میں ناسخ کی سیہ کاری کا
دسو کھا	"	٩٦	طائر دنکا پر جس سے وہ پرواز کرتے ہیں	"	رشک	کیا کبوتر کا دسوکھا نوچ ڈالا یار نے	صدقہ تو کیوں ہماری جان پر ہونے لگا

[1] اسلحہ جنگ میں سے ایک لوہے کی چیز ہی جو ہندوستانی بہادر زخم سے حفاظت کے لیے لڑائی کے وقت ہاتھوں میں پہنتے تھے۔ ایران میں "دستکش" کہتے ہیں [4] دسترخوان۔ کھانا کھانے کی جاجم یا کپڑا۔ دسترخوان کرنا۔ بزرگان دین کی نیاز کا کھانا کھلانا۔ دکھ یار نے مجکو کھلایا اپنے ساتھ۔ بجز اب گھر میں کے دسترخوان کر۔ دسترخوان کی بلی۔ وہ بلی جو کھانا کھانے کے وقت آموجود ہو۔ [2] وزیر منشی۔ [3] یعنی فیس کمیشن کے بھی بولتے ہیں۔ رشعور رکاٹ کر دستور پر سوں میں جو روز نہ ملے۔ کیوں نہ سرکار کے معمار کی مٹی خراب۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
دشت	ف	۷۰۴	میدان۔ صحرا۔ جنگل۔	مذکر	مونس	خالی ستم شعاروں سے دشت مصا تھا	ٹوٹی ہوئی تھی مورچہ میدان صاف تھا
دُشمن	″	۳۹۴	بیری۔ حریف۔ مخالف۔ بدخواہ	″	داغ	اے داغ کیوں نہ مجکو شفاعت کی ہو امید	ہیں ہم محب حسین کا دشمن یزید کا
دشنام	″	۳۱۵	گالی گلوچ۔	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدرؓ کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی
				مذکر	ظفر	ہوس ہے اگر کھینچ نہ لاتی ہمکو	کاہیکو سنتے کو دشنام کسی کے آتے
دشنہ	″	۳۵۹	کٹاری۔ بڑا چھرا۔	″	آتش	ہوگیا شوق شہادت سے حلال اپنا دل	سان پر چڑھ کے اگر دشنۂ قصاب آتا
دشوار	″	۵۱۱	مشکل کٹھن	″	تسلیم	آئے نہ وعدہ پر اگر اے یار کیا ہوا	مرجانے کے سوا مجھے دشوار کیا ہوا
دشواری	″	۵۲۱	مشکل۔ دقت۔ سختی۔	مونث	داغ	کیا جب وعدہ آنے کا نہ آئے	اس آسانی کی دشواری تو دیکھو
دعا	ع	۷۵	خدا سے مانگنا۔ خواہش کرنا۔ التجا۔ پرارتھنا۔	″	جلال	وہ موت مانگیں مری ٹھہر کر الہی	اٹھائیں ہاتھ کہ مقبول ہو دعا انکی
دعوت	″	۴۸۰	طلب۔ بلاوا۔ ضیافت	″	داغ	کیا خوشی ہو کہ میری پھولوں میں	دعوتِ خاص و عام ہوتی ہے
دعوےٰ[۲]	″	۹۰	استغاثہ۔ درخواست۔ خواہش مطالبہ۔	مذکر	جلیل	قاتل کو آکے حشر میں جانا کرو نہ سچ	اب ہمکو اپنے خون کا دعوےٰ نہیں رہا
دغا	ف	۱۰۰۵	دھوکا۔ فریب۔ مکر۔ مکاری۔ دغابازی۔ بے ایمانی۔	مونث	مومن	دیا علم و ہنر حسرت کسی کو	فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی
دغدغہ	″	۲۰۱۳	خوف۔ ڈر۔ اندیشہ۔ کھٹکا۔	مذکر	رند	مٹ جائے دغدغہ مجھے روز حساب کا	سنہ اسطرف کو پھر بھی جو آفتاب کا
دغل	″	۱۰۲۴	مکر۔ فریب۔ کھوٹ	″	ناسخ	ہیں زر میں بھی ظاہر ہے دغل ان بتوں کا	ورنہ کیا سبب ہے کہ ان کے زر خالص میں ملمع ہے
دَف	″	۸۴	ڈفلی جسکو فارسی میں دایرہ کہتے ہیں	″	رشک	میری عشرت خانہ میں آیا ہو اگر دایہ حسن	مطرب و نے ہے جو موج کی تو دف گرداب کا
دفتر	″	۶۸۴	کسی محکمہ کے کاغذات۔ مجموعہ کاغذات۔ کچہری کے بڑے کاغذات کے رکھنے کی جگہ۔	″	امیر	کچھ غم نہیں جو پیش ہو دفتر قصور کا	عنوان نامہ نام ہو ربِ غفور کا
			زیادتی تحریر کی۔ طول طویل خط	″	مومن	پڑا ہے مرنا بس اب تو ہمکو جو اسنے خط پڑھ کے نامہ بر سے	کہا کہ یہ حال ہے تو ناتو دفتر اتنا رقم ہوتا
دفعہ	ع	۱۵۹	یکبار۔ ایک ٹکڑا۔ قانون کا فقرہ نمبر مضمون ہم سبق لڑکوں کی جماعت	مونث	عزیز	یکدل ہے ہوسکتے ذرہ پر اور کیوں نہ ہو وہ آخر	ہو دفعہ ہے اک زبر قانون شہادت کی
دفعیہ	″	۱۲۹	اردو میں بر وزن تجربہ و بر وزن تشبیہ علاج۔ تدبیر روک۔ دفع کرنے کی تدبیر۔ توڑ۔	مذکر	دبیر	سب نے کہا دفعیہ پھر اس رنج کا کیا ہے	شہ بولے کہ سر کھول کے مشغول دعا ہے
دفینہ	″	۱۴۹	گڑا ہوا مال۔ چھپا ہوا خزانہ	″	جاہ	کھلتے ہی نہیں ہیں دل معشوق کے اسرار	قبضے میں کیسے یہ دفینہ نہیں آتا
دق	″	۱۰۴	باریک۔ پتلا۔ ناراض۔ آزردہ۔ ایک قسم خفیف و مہلک تپ کی ہے	مونث	رند	طبیعت پھر اک بت پہ مائل ہوئی	دبی دق ہوئی پھر وہی سل ہوئی

[۱] دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں مونث بولتے ہیں۔

[۲] بمعنی غرور بھی بولتے ہیں (نقش) دی شمر کو صدا کہ یہ دعوا کیا ہوا۔ دعوے اسی سپاہ پہ تھا کیوں یہ کیا ہوا۔

وقّت	ع	۵۰۴	بارکی ۔ مجازاً شکل مصیبت	مونث	فائز	ڈھونڈھتی پھرتی ہو بیداد اٹھانیوالا	ہم مرتے جو سمجھتے کہ یہ دقت ہوگی
دقیقہ	"	۲۱۹	باریکی ۔ نکتہ ۔ لمحہ ۔ درجہ ۔ منٹ	مذکر	اختر شاہ اودھ	گتنوں نے سر و نکو اسپنے چھوڑا	باقی نہ کوئی دقیقہ چھوڑا
دُکان	ف	۷۵	سودا بیچنے کا گھر ۔ کارخانہ ۔ واؤ کے ساتھ املا غلط ہے ۔	مونث	ناسخ	بند ہو جائے در توبہ تو زاہد غم نہیں	ہے قیامت بند اگر دیکھوں دکاں خمار کی
دُکھ[1]	ہ	۴۹	درد	مذکر	غالب	ابن مریم ہوا کرے کوئی	میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
.	.	.	تکلیف ۔	"	انیس	غربت کے نہ دکھ اب دل نالاں سے اٹھیں گے	سن لیجو کہ مرکر بھی نہ ہم یاں سے اٹھینگے
دُکھڑا	ہ	۲۳۰	مصیبت کا بیان ۔ درد آمیز افسانہ	"	امیر	سکتے ہیں کیا کروں میں شکوہ فسانہ دل کا	وہی جھگڑا وہی دکھڑا ہے پرانا دل کا
دکھن	"	۷۹	بتشدید کاف مفتوح و بزیر کاف مکسور وبغیر تشدید جانب جنوب ۔	"	داغ	چلو تھی بیخودی کی دُھن میں ہم کیا جانیں کس جانب	اُتر تھا کہ دکھن تھا یہ پورب تھا کہ پچھم تھا
دِل[2]	ف	۳۴	من ۔ جی ۔	"	امیر	دل تو پہلو سے ہمارا کھو گیا	درد پہلو ۔ ہائے تو کیا ہو گیا
دَل	ہ	۳۴	بڑی فوج	"	مومن	کوئی سیہ حد بار یہ تک فوج کا دل تھا	جو شوخی بھی نہ تھی انسے یہ سامان جدل تھا
.	.	.	شاپا	"	امیر	سخت حیران ہوں کہ دیوار کروں کس کے مقابل	کہوں آئینہ تو آئینہ میں تنا نہیں دل
دُلار	ہ	۲۳۵	پیار محبت ۔	"	جانصاحب	لڑکیوں کا لاڈ پیار اچھا نہیں	جانصاحب یہ دلار اچھا نہیں
دلاسا[3]	ہ	۹۶	تسلی ۔ تسکین	"	صفدر	لگاوٹ تری خوب میں جانتا ہوں	مری جان لینگے یہ جھوٹے دلاسے
دلّال	ع	۶۵	سودا کرانے والا ۔ آڑھتیا ۔ دوسرے کا مال بکوا دینے کی اجرت ۔ لینے والا ۔	"	آتش	لڑواتا ہے آپس میں خریداروں کو سیرے	دلال ترا قضیہ کا دلال ہوا ہے
دلبادل	"	۱۷	بڑا تنبو ۔ خیمہ	"	انشا	یہ دلبادل اشکوں کے ہیں یا کہ نکلا	غلامانِ سلطانِ کابل کا دستہ
دلبر	"	۲۳۶	معشوق ۔	"	جلیل	یا الٰہی رہیں آباد مرے گھر دونوں	ایک پہلو میں مرے دل ایک میں دلبر میرا
دلدار	"	۲۴۹	ایضاً	"	ناسخ	ناسخ ہے اب آٹھوں پہر مشق تصور سقدر	جس سمت کرتا ہوں نظر دلدار آتا ہے نظر
دلدل	ہ	۶۹	کیچڑ ۔ جھیلا ۔	مونث	امانت	بندھی ہیں کسقدر مضمون صفائے تیغ قاتل کے	زمین شعر میں دلدل ہوئی ہے آب آہن کی
دُلدُل	"	"	نام اس خچر کا ہے جو حاکم سکندریہ نے رسول خدا کو نذر دیا تھا جو حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بخشدیا ۔ اب عزادار اسکی شبیہ بنا کر محرم میں گلی گلی گھماتے ہیں ۔	مذکر	اسیر	بنات النعش ہوتا بوت وہ سامان گر غم کا	بنائیں ابلق ایام کو دلدل محرم کا
دِلگی	ہ	۹۴	ہنسی مذاق ۔	مونث	جلیل	دل لگانے کے ذکر پہ بولے	دلگی آپکی نہیں جاتی

[1] ذکر ۔ آفت ۔ ایذا ۔ بلا ۔ مصیبت ۔ مرض ۔ بیماری کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔ (تلق) کون ہوتا ہے محبت کی مصیبت میں شریک ۔ یہ وہ دکھ ہے کہ جو بانٹے سے نہیں بٹتا ہے ۔ دُکھنا ۔ ع ۔ درد ہونا ۔ درد کرنا ۔ بعض دُکھا کو بتشدید بھی بولتے ہیں (اکبر) مزاج پوچھا کسیکا تو اسکا سنہ دُکھا ۔ کسک سی ہاتھ میں آئی اگر سلام لیا ۔ [2] اردو میں سخاوت ۔ حوصلہ ۔ فیاضی ۔ ہمت ۔ شجاعت دلیری جرات توجہ عندیہ کنایۃً رغبت خواہش (درد) ہم تجھسے کس ہوس کی فلک جستجو کریں ۔ دل ہی نہیں رہا ہے کوئی آرزو کریں ۔ خوشی کے معنی میں بھی مستعمل ہے (شرف) مری خوشی جو میں مرتا ہوں اس ستمگر پر ۔ اسکا مجھ پہ ہے کیا اختیار میرا دل [3] (داغ) بیتاب ہو نہ ہوش نہیں ہے جو نہ سمجھوں ۔ دم دیتے ہیں یہ آپ جو دیتے ہیں دلاسے ۔

دلگی	ہ	۶۴	دل بستگی۔	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات تھی	صبح تک شام سے دو یا ہو کے سوا بات نہ تھی
دُلھن	ہ	۸۹	عروس۔ بنی	"	امیر	نہیں پلکوں کی اوجھل میں وہ پتلی	دُلھن چلمن میں شرمائی کھڑی ہے
دلیا[ا]	"	۴۵	دلا ہوا اناج۔ ایک قسم کی کھیر۔ غذا	مذکر	میر	چار من کا جروں کا قلیا تھا	وہ منی دیگ بیچ دلیا تھا
دلیل	ع	۷۴	وجہ ثبوت	مونث	برق	ہوا کا بھی اُس جا گزارہ نہیں	دلیل خلا آج باطل ہوئی
دَم[۲]	ف	۴۴	سانس۔	مذکر	تعشق	کہتے ہو قیامت کی ہوا بند ہوئی ہے	دم آج رکا ہے مگر اے یار کسیکا
.	.	.	دعا پڑھ کے پھونکنا۔	"	داغ	جو کہتا ہوں کہ مرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ مرجاؤ	جو غش آتا ہے تو مجھ پر ہزاروں دم بھی ہوتے ہیں
.	.	.	دھوکا۔ فریب۔ جھانسا۔ مکر	"	تسلیم	کوچہ یار سے اُٹھکر نہ گیا جنت کو	دم دیا شیخ حرم نے مجھے کیسا کیسا
.	.	.	جان۔ روح۔ پران۔	"	رضا	زرا آسان ہو جاتی مصیبت بس یہ مقصد تھا	نہ آئے آپ تو کیا نزع میں نکلا نہ دم میرا
.	.	.	تیزی۔ کاٹ تلوار یا خنجر وغیرہ۔ کسی دھار دار چیز کی تیزی	"	جلیل	کہئے ابھی اک ادا پہ کٹ جائیں	دم دیکھتے تھے فقط چھری کا
دَم	"	"	وقت۔ لحظہ۔ پل	"	تسلیم	کون دیکھے گا اُسے تاب نظارہ ہے کسے	ہمنے مانا کہ دم وعدۂ فردا آیا
دُم[۳]	"	"	جانوروں کی پونچھ۔ پچھلا حصہ	مونث	انیس	تن سے عرق کی بوند جو ٹپکی گہر ہوئی	جب خاک اُڑی ادھر تو دم اُسکی چنور ہوئی
دماغ[۴]	ع	۱۰۴۵	بھیجا۔ مغز۔ سر کا گودا۔ عقل کی تیزی دانائی۔ سمجھ	مذکر	امیر	مشتاق بوئے زلف رسا کا دماغ ہے	تیرا بھی ای امیر بلا کا دماغ ہے
.	ف	.	غرور۔ گھمنڈ۔ تکبر۔	"	تسلیم	تشبیہ دی جو ابروئے جاناں سے بھول کر	ملتا نہیں دماغ فلک پر ہلال کا
.	.	.	تاب و طاقت برداشت۔	"	سودا	دوزخ مجھے قبول ہے ای منکر و نکیر	لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا
دمک[۵]	ہ	۴۴	چمک آب و تاب۔ چہرے یا سونے کی چمک۔	مونث	"	عارض پہ حسن خط سے دمک کیا ہے نور کی	یہ دود اڑ رہا ہے تجلی سے طور کی

[۱] دلی۔ ایک مشہور شہر کا نام ہے جسے راجہ دیلو نے بسایا تھا۔ (ذوق) ان دنوں گرچہ دکن میں ہے بہت قدر سخن۔ کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑکر۔ دلی۔ مونث مستعمل ہے [۲] دم[۱] ہوم ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دوا میں ڈالنے کے کام آتا ہے۔ دم کے بہت سے معنی ہیں۔ سانس نفس۔ فریب دھوکا۔ تکبر شیخی۔ افسوں۔ وقت خنجر تلوار کی دھار۔ کیند مکر سے (ذوق) ہزار دل دم ہیں اسے یاد تو نے دیکھا ذوق۔ گیا وہ غیر کے گھر تجکو ٹال کر کیا۔ تلوار کی دہار۔ جیسے دم شمشیر۔ روح جان۔ (ناسخ) دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا جھونکا نسیم کا توں ہی سن سے نکل گیا۔ ذات۔ نفس (جلیل) اشکوں کے دم سے داغ جگر کی بہار ہے۔ پانی نہ پائیں پھول تو کیا رنگ و بو رہے۔ حقے کا کش۔ لحظہ منٹ۔ وقت۔ (مومن) دم بسمل یہ کسکے خوف سے ہم پی گئے آنسو۔ کہ زخم جگر سے خون کا دریا نکل آیا۔ یا مثلاً دم زینت دم سحر۔ وغیرہ۔ "دمباز" حقے کا دم لگانیوالا۔ (جرات) دیتا تو فلک کاش مجھے رتبۂ قلیاں۔ تو مجکو وہ دمباز ذرا منہ تو لگاتا۔ دم بڑھ جاتا۔ (انیس) جب ہاتھ اُٹھا چرخ پہ سر چڑھ گیا اُسکا۔ پی پی کے ہوا اور بھی دم بڑھ گیا اسکا [۳] (اوج) یوں دم چنور کئے ہوئے رن سے نکلگیا۔ طاؤس تھا کہ صحن چمن سے نکلگیا۔ دمدار تارا۔ (ذوق) ظلمت عصیاں سے میری بنگیا شب روز حشر آفتاب اک نیزہ پیر دمدار تارا ہوگیا [۴] یہ لفظ بکسر اول ہے مگر فارسی والوں نے بفتح اول بھی جائز کرلیا ہے۔ بمعنی بھیجا۔ سر کا گودا۔ مغز مستعمل ہے نیز بمعنی کنایۂ غرور تکبر گھمنڈ (امیر) ہر ذرہ آفتاب سے کرتا ہے ہمسری اللہ رے دماغ تری پایمال کا۔ عقل و سمجھ و دانائی کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے عالی دماغ۔ اردو میں تاب و تراوت کے معنی میں (غالب) غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا۔ بمعنی ہوش و حواس اوسان (رشک) لینگے خدائے عشق سے اجر بلا عمل۔ رندوں کو کب دماغ صیام و نماز کا۔ دماغ اور ہونا۔ کنایۂ مغرور ہونا (داغ) عشاق کی کثرت سے دماغ اور ہے اسکا۔ ہے جنس گراں جوش خریدار کے باعث۔ خلل دماغ۔ اختلال حواس۔ مالیخولیا۔ جنون۔ سودا۔

[۵] چمک دمک کا فرق ——— چمک کے لیے نور لازمی ہے اور نور سپیدی دینے والی چیز ہے۔ دمک کے لئے سپیدی لازمی نہیں ہے بلکہ سرخی ہونی چاہئے جیسے سونے کی دمک کندن کی دمک بظاہر سونے کا رنگ زرد ہے مگر در اصل سرخ ہے۔ غرض کہ دمک۔ چمکدار سرخی کو کہتے ہیں۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دن[1]	ہ	۵۴	روز	مذکر	جلیل	ہزار رنگ بدلتا ہی آسمان لیکن	شب وصال سی بدلا نہ دن جدائی کا
•	•	•	زمانہ	”	داغ	اک نجومی داغ سے کہتا تھا آج	آپکے دن ای جناب اچھے نہیں
دُنبالہ	ف	۹۱	سُرمے کی وہ لکیر جو خوبصورتی کے لیے آنکھہ کے کوئے سے بڑہا کر کھینچتے ہیں پچھلا حصہ عقب۔	”	منیر	سرتاج روح نام ہے رب کریم کا	جو بیٹ عروس کی ہی کہ دُنبالہ میم کا
دنداں	”	۱۰۹	دانت۔	”	رند	آپ انستہ کوئی کھوتا ہی نعمت اپنی	پھینک دیتا ہی کوئی توڑ کے دنداں جیتا۔
دندانہ[2]	”	۱۱۴	دانت	”	”	عشق دنداں کی خطا پر قتل جو مجکو کیا	اسلئے شمشیر قاتل میں بھی دندانہ ہوا
دنگل	”	۱۰۴	اکھاڑا۔	”	انشا	ہو گیا سب زمانہ کا دنگل	انکی دولت کریں کا جنگل
دنیا	ع	۶۵	جہان۔ عالم۔	مونث	اسیر	دین برباد کریں ایک نظر پر اے بت	ایسے ناداں نہیں ہمنے بھی ہی دنیا دیکھی
دوا	”	۱۱	دارو۔ علاج۔ معالجہ۔	”	اسیر	لو وصل میں تو جان ہی اسکی ہلاہوئی	علیے یہ درد ہجر کی اچھی دوا ہوئی
دوآبہ	ف	۱۸	جہاں پر دو دریا ملے ہوں۔	مذکر	رشک	ایک چشم تر چمن ہے ایک چشم تر ہی گنگ	رشک رونے کو جہاں بیٹھا دوآبہ ہوگیا
دوات	”	۴۱	سیاہی رکھنے کا برتن	مونث	جرات	لکھتے ہی درد دوری جانان	نہ قلم پاس نہ دوات رہی
دوا دوش	ف	۳۲۱	دوڑ دھوپ	”	تسلیم	وحشت میں کمی ہوئی نہ کچھ بھی	یاروں نے بہت دوا دوش کی
دوالہ	ہ	۴۲	نا داری۔ ادائے قرض کی بے مقدوری کا روبار کا بگڑنا۔	مذکر	اسیر	بعد مرنے کے کہاں پہ درم داغ جنوں	غم جو نکلیگا تو نکلے گا دوالا اپنا
دوام	ع	۵۱	ہمیشگی۔	”	ناسخ	یوں ہی سمجھو دوام خلقت کا	محض بہتان ہے قیامت کا
دوپہر	ہ	۲۱۰	۶ گھنٹہ کا وقت۔ آدہا دن یا رات	مونث	اسیر	جوانی پہ اسے مہرناز اں نہو	زوال آگیا دوپہر ہوگئی
دوپٹہ	”	۲۱۷	اوڑہنی۔	مذکر	ناسخ	دے دوپٹہ تو اپنا ململ کا	ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا
دوجہاں	ف	۶۹	دنیا و دین۔	”	آتش	نقاب الٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں	قیامت آئی اٹھتا ہی دوجہاں سوتا
دود	”	۱۴	دھواں	”	”	چرخ کے پار گزر جاتی ہی آہ عاشق	سقف کو توڑتا ہی دود مریخم کا
دودماں	”	۱۰۵	خاندان۔ قبیلہ۔ کنبہ۔	”	گویا	خدا سی شرم نکی ظالموں نے واویلا	نبی کا کردیا برباد دودماں کیسا
دودہ	ہ	۱۹	کاجل۔	”	آتش	خط لکھونگا یار کسیم ازام کو ہیں کے قلم	روشنائی میں ہو دودہ روغن کیسر کا
دودھ	ہ	”	شیر۔	”	میرحسن	وہ گل جبکہ چوتھے برس میں لگا	بڑھایا گیا دودھ اس ماہ کا
دور	ع	۲۱۰	گردش بفتح اول۔	”	جلیل	میکشو اٹھو یہاں اب لطف رہنے کا نہیں	بھر گئی جب چشم ساقی دور ساغر ہوگیا
•	•	•	عہد زمانہ۔ عمل دخل۔	”	اسیر	ای قیس عمل وادی وحشت سے اٹھالے	تھا پیش از ین دور تراب ہے ہمارا
•	•	•	گھیر۔	”	”	کیفیت اہل بزم کو مستو نکی نصیب	ہے دور جام دور تری پیشواز کا

[1] دور وقت راحج) اسنے کہا ایسی بہت جہان کنے ہیں۔ جانبا زا سیوقت ہی دن کے لئے ہیں۔ موسم رُت۔ (سحر) جنوں کا جوش ہے فصل بہار کے دن ہیں۔ حالت بخت نصیب۔ اس معنے میں بطور جمع مستعمل ہی۔ (جرات) ذرا تو دیکھ نجومی مرے ستارے کے دن۔

[2] وہ نسکاف جو کنگھی کے دونوں جانب ہوتے ہیں۔ (ناسخ) زلف تو کیا تیری کنگھی کے ہیں دندانے بھی قہر۔ ہر بلا ای پری دنداں اژدر میں نہیں۔ وہ چیز جو دندان کے مشابہ ہو جیسے سین کا دندانہ ہر چیز کا کنگرہ (رشک) صاف ہے ہر گوہر دندان یار۔ ہر در شہوار میں دندانہ ہے۔

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دُور	ہ	۲۱۰	بضم اول فاصلہ	مونث	امیر	ناتے کی پاؤں تھک گئے قسمت سے دیکھئے	جب تھوڑی دور نجد کا میدان رہ گیا
دوران	ف	۲۶۱	چکر۔ سر گھومنے کی بیماری	مذکر	رند	گوش زد جسکے ہوا سرگشتگی کا میری حال	انگلیاں کانوں میں دیں دوران سر ہونے لگا
دوراہہ	ہ	۲۲۱	جہاں پر دو راستے ملے ہوں	״	بحر	اے خضر راہ رہ ہدایت کا وقت ہے	درپیش ہے دوراہہ ثواب و عذاب کا
دوربین	ف	۲۷۲	ایک آلہ ہے جس سے دور کی چیز نزدیک دکھائی دیتی ہے۔	مونث	امیر	کیونکر نہ حال غیب ہو مستور آئینہ	ہے دوربین دیدۂ ساغر لگی ہوئی
دور دورہ	ف	۴۲۵	عہد۔ زمانہ۔ عمل دخل۔ حکومت	مذکر	محشر	جہاں میں دور دورہ ہے یہ کس سلطان رسل کا	گروہ انبیا بھی منتظر ہے جسکے احسانکے
دورہ	ع	۲۱۵	چکر۔ گردش۔ حاکموں کا اپنے علاقہ میں گشت کرنا۔	״	امیر	پھرتے پھرتے لحد میں ٹھہر گئے ہم	دورۂ آخری تمام ہوا
دوڑ[1]	ہ	۲۱۰	تیز قدمی۔ کوشش	مونث	حالی	رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ انکی	فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ انکی
دوڑ دھوپ	״	۲۲۷	دوا دوش آنا جانا۔ کوشش	״	تسلیم	انجمن میں کس گل رنگیں قبا کی ہے	ہر سمت دوڑ دھوپ سحر سے صبا کی ہے
دوزخ	ف	۶۱۷	جہنم۔ نرک۔	مذکر	انیس	بھری ہے کون سی یارب الٰہی میں آگ	کہ جسکی آنچ سے دوزخ کباب رہتا ہے
״[2]	۰	۰	شکم۔ پیٹ	مونث	داغ	رند میخوار ہی پیتے ہیں پلا کر ورنہ	اپنی دوزخ کو بھرا کرتے ہیں بھرنے والے
دوست[3]	ف	۴۷۰	یار۔ پیارا۔ آشنا۔ خیرخواہ۔ محبوب	مذکر	مونس	رغبت اسی جانب کو ہے جو دوست علی کا	واللہ شقی ہے وہ جو ہے دوست شقی کا
دوش[4]	״	۳۱۰	کندھا۔ مونڈھا۔	״	انیس	میں کیا تھا مجھے خاک سے حضرت نے کیا پاک	و زیب مرا دوش اور نشان شہ لولاک
دوشالہ	״	۳۴۲	پشمینہ کی دوہری چادر۔	״	امیر	عاشق زار کا تابوت تکلف سے اٹھے	دو گھڑی کے لیے تم دو جو دوشالہ اپنا
دوگانہ	״	۸۶	دو رکعتی نماز۔	״	میرحسن	دوگانہ غرض شکر کا کر ادا	تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
دولاب	ع	۴۳	چرخہ جس سے کنویں سے پانی نکالتے ہیں	״	تسلیم	آبرو اہل زمیں کی چرخ سے بچتی نہیں	دیکھ سکتا ہی نہیں دولاب پانی چاہ کا
دولائی	ہ	۶۱	دوہرے کپڑے کی سلی ہوئی چادر جسمیں خفیف روئی ہوتی ہے۔	مونث	سفدر	کیا کہوں کیا کچھ مزے لوٹے نگاہ شوق نے	ہٹ گئی جس وقت سینہ سے دولائی آپکی
دولت[5]	ف	۴۴۰	دھن۔ مال۔ زر نقد۔	مونث	امیر	نگہ جائے کہاں سینے سے اٹھکر	یہیں تو حسن کی دولت گڑی ہے
دولتسرا	״	۷۰۱	امرا کا مکان۔	״	جلیل	پہلو سے وہ اٹھے تو کہا دل نے ہائے دوست	آباد ہوکے لٹ گئی دولتسرائے دوست
دونا[6]	ہ	۶۱	پتل	مذکر	منیر	لاؤں کباب جوت فلک تم پیو شراب	دونا بناؤں برگ گل آفتاب کا
دوئی[7]	ف	۳۰	وحدت کی ضد۔ دو سمجھنا۔ غیریت۔ شرکت	مونث	امیر	اٹھ گئی دل سے دوئی وحدت کے عالم میں امیر	دیر میں جلوہ نظر آتا ہے بیت اللہ کا
دھات[8]	ہ	۴۱۰	کان کی چیزیں جیسے چاندی سونا لوہا وغیرہ۔	״	حالی	پڑی کان میں دھات تھی اک نکمی	نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی اسکی
دھار	״	۲۱۰	باڑھ تلوار اور چھری وغیرہ کی۔	״	مصحفی	تو نے پھر اسکو سان پر رکھا	تیرے خنجر کی دھار پھر چمکی

[1] پولیس کا مجرموں کی گرفتاری کے لیے تیزی اور عجلت سے جانا۔ [3] دوستانہ۔ ف یاری دوستی۔ محبت۔ یارانہ۔ دوستی کی کیفیات از رسم (محسن) دوستانہ مجھے سمجھاتے ہیں یہیں سنتا ہو تو ہم جاتے ہیں۔ [4] گذری ہوئی رات [5] سلطنت حکومت۔ طاقت جیسے دولت ایران۔ دولت روم۔ [6] بالفتح دونا مردا۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔ تلسی [7] (زشتی) یکرنگ خوب تھے دل میں کسیکے دوئی نہ تھی۔ ایسی کسی جا انس محفل ہوئی نہ تھی۔ [8] ہندی زبان میں کبھی منی کے بھی بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
دھار	ھ	۲۱۰	پانی کی دھار۔ فوارہ۔	مونث	امیر	پلکیں دم جوش خونفشانی	دھاریں نظر آتی ہیں لہو کی
دھارا	ھ	۲۱۱	دریا کا بیچ جہاں پر پانی کا توڑ ہوتا ہو آب دریا جاری ہونے کی جگہ	مذکر	ناسخ	ابر کو نسبت بھلا کیا چشم دریابار سے	ایکدم رونے کناری پر جو ہم دھارا ہوا
دھاڑا	″	″	ڈاکا۔ بھیڑ	″	صبا	زاہد و مجمع کرہم رندوں کے پاں بھاگے تو کیا	جائے کوثر پر یونہیں دھاڑ کیا دھاڑا جائے
دھاک	″	۳۰	رعب۔ خوف۔ ڈر۔ ناموری۔ شہرت۔ دھوم۔ غلغلہ بروزن خاک۔	مونث	امیر	رستی پر جو تری زلف مسلسل آئی	دھاک تاتار سے تاکشور چین بیٹھ گئی
دھاگا	″	۳۱	سوت۔ تاگا۔ ڈورا۔	مذکر	″	پھولوں سے فرش خاک پہ تارے چھٹک گئے	دھاگا کبھی جو ٹوٹ گیا انکے ہار کا
دہان[1]	ف	۶۰	منہ	″	ناسخ	ہاتھ اپنے طوق ہوں کس میں کمر ہے نہ نشاں	کسکا بوسہ لیجئے ظاہر وہاں ہوتا نہیں
دہانہ	″	۶۵	منہ۔ مشک کا منہ۔ موری	″	صبا	یہ آب آب ہوئی انفعال عصیاں سے	کہ تن پہ ہر بن مو مشک کا دہانہ ہوا
″	″	″	وہ کڑی جو گھوڑے کے منہ میں دیتے ہیں۔	″	ناسخ	جہاں تار نفس ٹوٹا گیا میدان ہستی سے	دہان توسن عمر رواں کا یہ دہانا ہے
دہائی	ھ	۳۰	فریاد	مونث	تسلیم	میدان حشر میں یہی کہتا پھرونگا میں	لوٹا ہے ان بتوں نے دہائی خدا کی ہے
دھبا	″	۱۲	داغ۔ نشان۔	مذکر	جلیل	پیاری پیاری تھی پھول سے ہونٹھ	دھبا یہ بڑا لگا مسی کا
دھج	ھ	۱۲	شکل۔ وضع۔ طرز۔ روش۔ پھبن۔	مونث	انشا	سانولے پن پر غضب ہے دھج بسنتی شال کی	جی میں ہے کہہ بیٹھئے اب جے کنہیا لال کی
دھجی	″	۲۲	کاغذ۔ یا کپڑے کی چٹ۔ چھوٹا ٹکڑا	″	جلیل	کیا کیجئے کہ فاش نہ ہو پردہ جنون	مثل خبر اڑی ہوئی دھجی قبا کی ہم
دھرم	″	۲۴۹	نیکی۔ راستی۔ ایمان۔ مذہب۔ مذہبی فرائض دستور برتاؤ۔	مذکر	اکبر	دل سے دھرم اٹھا ہے تو اب بات بھی توڑو	ویراں ہوئی کھیتی تو عمارات بھی توڑو
دھڑدھڑ	″	۴۲۰	آہٹ	مونث	بحر	یوں مفت نقد دل کو وہ دلدار لیگیا	گویا کہ اسکی تھی یہ دھڑ دھڑ بری بھلی
دھڑ	″	۲۰۹	جسم۔ بدن	مذکر	آتش	پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤں	سر سے تڑپ کے جا رہ قدم آگے دھڑ گیا
دھڑکا	″	۲۳۰	خوف۔ ڈر	″	جلیل	پچھتائیں کیوں جو ہم نے حسینوں پہ جان دی	یہ تو ہوا کہ موت کا دھڑکا نہیں رہا
دھڑکن	″	۲۷۹	اختلاج قلب۔ دل کا دھڑکنا	مونث	تسلیم	انکو بچھڑے ہوئے زمانہ ہوا	دل کی دھڑکن مگر نہیں جاتی
دھڑی	″	۲۱۹	مسی ہونٹھوں پر جمانا۔ پانچ سیر کے وزن کو بھی کہتے ہیں۔	″	امیر	کیا وجہ کہ سودا سا ہے میر آج ہے اسکو	آیا ہے کہیں دیکھ کے مسی کی دھڑی پر دل
دہشت	ف	۲۰۹	خوف۔ ڈر۔ اندیشہ۔	″	آتش	اندیشۂ بہار سے رنگ خزاں ہے زرد	دہشت لگی ہوئی ہے اسی [illegible] کی
دہقان	ع	۱۶۰	دیہات کے رہنے والے لوگ جو کھیتی کیا کرتے ہیں۔	مذکر	″	تیر باراں بلا سے ہو گئی کشت اپنی سبز	رہ گیا دہقاں دعا کرتا [illegible] نگاہ

[1] دہان۔ نام ایک غلہ کا ہے۔ چھلکوں سمیت جاول اگتے ہیں۔ دہان پان۔ دبلا پتلا۔ نازک اندام۔ (جلیل) تم دہان پان ہو نہیں متحمل حجاب کا۔ کیوں بوجھ ڈالو پھول سے رخ پر نقاب کا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ڈہل[1]	ف	۳۹	ڈھول۔	مذکر	انیس	ہلتا تھا دشت کیں ڈہل طرح بجتی تھے	باجو نکا تھا یہ شور رکہ بادل گرجتے تھے
دہلیز	"	۵۶	چوکھٹ	مونث	رند	توبہ۔ کبھی نہ بھول کے بھی سجدہ کیجئے	دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی
دھمک	ھ	۶۹	ٹھونک۔ پاؤں کی آواز	"	اختر مینائی	قیس پھر جانب نجد آتی ہے لیلے بیتاب	کچھ دھمک پھر رگ سودا میں پیدا ہوتی ہے
دھمکی	"	۷۹	خوف دلانا۔ ڈرانا۔	"	تسلیم	خبر دیتا ہے کیا واعظ ہمیں سوز جہنم کی	ہزاروں دیکھی ہنگامہ بت ایسی ہی دھمکی
دہن[2]	ف	۵۹	منہ	مذکر	آتش	لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب	زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا
دُہن[3]	ھ	۵۹	دھیان۔ خیال جو برابر سلسلہ وار رہے۔ شوق۔ تصور۔ گانے کی طرز کے۔	مونث	امیر	جائیگا سوئے زلف دل کی تن کر و امیر	ظلمت کی دُہن ہے شل سکندر لگی ہوئی
دہندھا	ھ	۶۹	کاروبار۔ کام کاج	مونث	ناظم	خریدار ہے شہد و شیر و قصر و حور و غلمان کی	غم دیں بھی اگر پوچھو تو اک دنیا کا دہندھا ہے
دہواں	"	۶۶	بھاپ۔ بخار	مذکر	جلال	ترے دل جلے مر کے بھی پھنک رہے ہیں	وہ مرقد پہ اُنکے دہواں ہو رہا ہے
دہوپ	"	۱۷	سورج کا عکس۔ تمازت آفتاب	مونث	تسلیم	جاتے ہو عدو کے گھر غضب ہے	یہ وقت یہ دھوپ دو پہر کی
دہوکا	"	۳۶	فریب۔ دغا۔ جل دینا	مذکر	منیر	دہوکے جب دست حنائی سرخ دریا ہو گیا	ہر حباب بحر پر دہوکا ہوا سرخاب کا
دُہول	"	۴۵	خاک۔ گرد	مونث	ناسخ	جو ترا نقش قدم ہے پھول ہے	نکہت گل رہگزر کی دھول ہے
دَہول[4]	"	۴۵	چپت۔ طمانچہ۔ دہپ۔ چانٹا۔ تھپڑ	"	ذوق	فتنہ سرکش ہے جبھی تک کہ تری ٹھوکر نے	دست محشر گاہ سے کوئی دہول کھڑی کھوتے ہیں
دھوم	"	۵۵	شہرت۔ شور مچانا۔ غل غپاڑا۔	"	جلیل	بڑھا رہا تھا تجھی فیض حضرت استاد	جلیل کیوں نہ تری دھوم چار سو ہوتی
دہوم دھام	"	۱۰۵	شہرت۔ ناموری	"	برق	زلفوں نے تیری آنکھ کا رتبہ بڑھا دیا	نافہ سے دہوم دھام غزال ختن کی ہے
دہونا[5]	"	۱۶	بواو معروف۔ ایک قسم کا روغن جو کشتی کے پیندے میں لگاتے ہیں تاکہ پانی اثر نہ کرے۔	مذکر	رشک	جب اُٹھا دود دل سوزاں مرا	کشتی گردوں کو دہونا ہو گیا
دہوون	"	۱۷	کسی چیز کا دہویا ہوا پانی	"	آتش	عمر خضر سے اُسکی زیادہ ہو زندگی	دہوون پیئے جو یار کی زلف دراز کا
دہیان	"	۷	خیال۔ لحاظ۔ توجہ	"	جلیل	ہائے اتنا بھی ابتو ہوش نہیں	دہیان بلبل و نہار کسکا ہے
دَیا	ھ	۱۵	ہمدردی۔ ترس۔ محبت۔ [illegible]	مونث	میر حسن	کدہر سے تم آئے کہاں جاؤ گے	دیا اپنی ہمپر بھی فرماؤ گے
دِیا	"	"	چراغ۔	مذکر	جان صاحب	حاصل ہوا بتوں سے نہ عاشق کا مدعا	روشن کبھی نہ دیر میں گھی کا دیا ہوا
دیار	ع	۲۱۵	گھر۔ ملک۔ شہر	"	درد	ہر رہ پہ داغ عشق ہوا شہر یار دل	مدت سے یہ چراغ بنا تھا دیار دل
دیانت	"	۵۰۶	ایمانداری۔ [illegible]	مونث	مسرور	دل دیا جسنے انہیں [illegible]	عشق [illegible] شہرہ دیانت [illegible]

[1] نور اللغات میں بضم اول و دوم لکھا ہے جیسے ڈُہُل (مونس مصرع) نوبت جنگ آئی کہ ڈہل ٹوٹ گئی۔ اور ہندی میں بفتح اول و دوم۔ جیسے تردد و فکر... [illegible] ہر صفت کو رونق ... ہوا کیا بد حواس گیا۔ المجل پڑی سپاہ میں شکر ڈہل گیا۔ [2] (جلیل مصرع) بے مزا ہے یار نہ منہ کا دہن ہو جائیگا۔ [3] (داغ) اے داغ دُھن بندھی ہے تجھکو تو یار کی۔ کمبخت موت ہے تری سر پہ سوار آج۔ گانے کی طرز (رشک) دُھن اگر راگ کی باندھو رہے اپنے نکا خیال۔ کرتا سب نہیں گانا تھیں بیگانوں میں۔ بفتح اول ہندی میں نرتے دو دمہ کے معنی میں بولتے ہیں۔ (جان صاحب) اور و کبھی تھی بس نہیں بنا۔ دہن بھی ہوتا ہی کتنا کا بڑا [4] دھول دہپا۔ ایک دوسرے کے سر پر دہپ مارنا۔ (غالب) دہول دہپا اُس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا۔ ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیشدستی ایکدن۔ ٹوٹا نقصان خسارے کے معنی میں بھی ہوتی ہے۔ جیسے کاروبار میں شرکت کرنے سے سو روپیہ کی دہول پڑی۔ [5] بواو مجہول۔ پانی سے پاک صاف کرنے کے معنی میں بولتے ہیں۔

دیباچہ[1]	ف	۲۵	آغاز کتاب ۔ چہرہ ۔	مذکر	امیر	کتاب لوح محفوظ ای امیر اسکا ہی دیباچہ	سواد خامۂ کن خاتمہ ہی اپنے دیوان کا
دِیت	ع	۲۱۴	خونبہا ۔ خون کے عوض جو روپیہ دیا جاے ۔	مونث	ذوق	دور انصاف میں گر تیری ہو کشتہ سیاب	تو بلا شبہ پڑے دینی فہوس کو دیت
دید	ف	۱۸	دیکھنا ۔ نگاہ کرنا ۔ نظر بازی ۔ نظارہ	"	ناسخ	آشنا تھا نہ کبھی یار نگہ کا ٹوں سے	رات دن دید مجھے گلشن بنجار کی تھی
"	۰	۰	ملاقات	"	تسلیم	روز و شب اُنکی دید آے تسلیم	بارہا چاہی بشیتر نہ ہوئی
دیدار	ف	۲۱۹	درشن ۔ زیارت ۔ نمایش	مذکر	جلیل	رونا ہی اب یہ آٹھ پہر یار کیا ہوا	آنکھوں کو روگ لگ گیا دیدار کیا ہوا
دیدہ	"	۲۲	آنکھ ۔	"	"	اشک خون دیکھکے ہنستے ہو مگر یاد رہے	رنگ لائیگا کبھی دیدۂ گریاں اپنا
۰	۰	۰	دلیری	"	امیر	لڑاتی ہی آنکھ اُس سے ڈرتی نہیں ہے	ذرا دیدہ دیکھے کوئی آرسی کا
دَیر	ف	۲۱۴	مندر ۔ بتخانہ	"	اسیر	کعبہ میں آئے جو ۔ ہمسے دیر خالی ہوگیا	بت پھری تو کیا ہوا اللہ والی ہوگیا
دِیر	ھ	۲۱۴	توقف ۔ عرصہ ۔ ڈھیل ۔	مونث	انیس	حامی ہو تو دیر ایکدم اک پل نہیں ہوتی	مشکل کوئی بی عقدہ کشا حل نہیں ہوتی
ڈیرہ	"	۲۱۹	عارضی قیام گاہ ۔	مذکر	اسیر	رُخ پر ہجوم ہی خط و خال سیاہ کا	ڈیرہ ہوا ہی روم میں زنگی سیاہ کا
دیس[2]	"	۷۴	وطن ۔ ملک	"	مونس	دم لینے کا موقع بھی کسی جا پہ نہ پایا	سرگشتہ و حیران تھے کہ تھا دیس پرایا
دیکھ بھال	"	۷۷	نظارہ ۔ ڈھونڈھ ۔ تلاش ۔ نگرانی حفاظت	مونث	منیر	مدت سے تاکتے ہیں مبصر تری نظر	آنکھوں سے دیکھ بھال ہی تیر نگاہ کی
دیگ	ف	۳۴	تانبے وغیرہ کا بڑا برتن جو مثل ہانڈی کے ہوتا ہے ۔	"	برق	جاری ہے لب پہ نام علی دلمیں جوش ہے	دیگ شراب الفت حیدر اُبل گئی
دین	ع	۷۴	ایمان ۔ دھرم ۔ عقبیٰ ۔ دینا کی ضد	مذکر	انیس	آغوش محمدؐ کا مکین اُنکی طرف تھا	دینا تو اُدھر جمع تھی دین اُنکی طرف تھا
دین[3]	۰	۰	مذہب ۔ پنتھ	"	حالی	جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے	پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
دین	ھ	۷۴	بالکسر و یاے مجہول عطا ۔ بخشش ۔ دینا ۔	مونث	طاہر	دیا حسن تمکو محبت ہمیں	اسے دین کہتے ہیں اللہ کی
دَین	ع	۶۴	بفتح اول ۔ قرض ۔ اُدھار ۔	مذکر	نوح	بیہوشی کا عالم ہے یہاں میخانے میں شرع زہد کہاں	ساقی سے رہنگی دولت تو دین ابیاق بھی ہے
دینار[4]	"	۲۲۵	ایک عربی سکہ کا نام ہے جو یہاں کے سکہ سے ڈھائی روپیہ کے برابر ہوتا ہے اشرفی ۔	"	جرأت	دفینہ بھی جو نکلیگا تو بد قسمت کو کیا حاصل	کہ ہر دینار اُسکے ساتھ بچھو بنکے نکلیگا
دیو	ف	۲۰	بیائے مجہول شیطان ۔ بھوت جن وغیرہ دیوتا ۔	"	آتش	میں نے لیا بغل میں پری وصال کو	دیو فراق کشتی میں مجھسے بچھڑ گیا
دیوار	"	۲۲۱	زبان عوام میں دیوال بھیت ۔ اوٹ ۔ پردہ ۔	مونث	اسیر	چار آنکھیں کرو آئینہ ہٹاؤ صاحب	بیچ میں شرم کی دیوار نہیں اچھی ہے
دیوان	ع	۷۱	غزلوں کی کتاب ۔ رکن سلطنت ایک عہدہ	مذکر	اسیر	جابجا ہیں وصف اُسکی ابرو و خمار کے	کیا مرا دیوان بھی دیوان ہلالی ہوگیا

[1] دانسرا یہ آغاز جوانی ہو نگا ہاتھ مہندی کا کہ ہو جاے زر رازنگین دیباچہ گلستان کا ۔ [2] (اکبر) اکدن وہ تھا کہ دب گئے تھے لوگ دین سے ۔ اک دن یہ ہی کہ دین دیا ہے مشین سے ۔ [4] ایک دوا کا نام جسکا شربت دینار بناتے ہیں ۔ [3] دیس پنجے ہر معنی میں مذکر مستعمل ہے ۔

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دیوانگی	ف	۱۰۱	جنون۔ حماقت۔ بے عقلی۔ نادانی	مونث	رضا	نہ کیونکر پرورش دیوانگی میرے پریشاں ہو	سراسر اسمیں لکھی ہے رضا دیوانگی دل کی
دیوانہ	”	۷۶	پاگل۔ سڑی۔ بے عقل جو آپے میں نہو	مذکر	صفدر	سر بازار جب جاتا ہوں تو یہ دھوم پڑتی ہے	پری رو کو تماشے کو چلو دیوانہ آتا ہے
دیوانہ پن	”	۱۲۸	بے عقلی۔ نادانی۔ جنون۔	”	جرات	جس جا سنو اُسی کا مذکور ہو رہا ہے	دیوانہ پن یہ میرا مشہور ہو رہا ہے

باب دال ہندی

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ڈاب	ہ	۷	پرتلہ جسمیں تلوار لٹکاتے ہیں۔	مونث	تسلیم	کمر سے جو لپٹی ہوئی ڈاب تھی	پڑی اُسمیں اک تیغ خونریز تھی
ڈاٹ	”	۴۰۵	سوراخ وغیرہ کے بند کرنے کی چیز	مونث	امیر	کیا مری تحریر کی اُس مست نے کی قدر واہ	ہے لفافہ ڈاٹ شیشے کی تو خط ساغر کے بیچ
ڈار	”	۲۰۵	جانوروں کا جھنڈ۔ پرندوں کا پرا	”	معروف	بیکسی صحرا کو جو اُس چشم وحشی کی یاد	ڈار ہرنوں کی بہار آگے مجرائی ہوئی
ڈاڑھ	”	۲۱۰	پچھلے دانت جن سے غذا چباتے ہیں	”	رنگین	جھریاں سارے بدن میں پڑ گئیں	دانت کیا ڈاڑھیں بھی ساری جھڑ گئیں
ڈاڑھی	”	۲۲۰	ٹھوڑی اور رخساروں کے بال	”	صفدر	جو شعور ہے تو نہ آؤ کبھی تند کے قریب میں	جو یہ لمبی لمبی ہیں ڈاڑھیاں کبھی مٹھیاں ہیں شکار کی
ڈاک	”	۲۵	خط کی ڈاک۔ پوسٹ آفس	”	امیر	تمھارا کون ہے غیروں کی ہے ڈاک	امیر اُسکو سمجھکر بھیجنا خط
•	•	•	گھوڑے وغیرہ کی چوکی راستہ میں جابجا سواریوں کا موجود رہنا کسی شخص یا کسی چیز کو کسی خاص جگہ پہونچانے کے لیے [۱]	”	”	قصد جنت جو مری روح نے دنیا سے کیا	ڈاک حوروں کی دم باز پسیں بیٹھ گئی
•	•	•	قے۔ الٹی	”	ناسخ	کیا یوں مئے ہجر ساقی نبکی لگجائیگی ڈاک	بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
•	•	•	سنہرا روپہلا ورق جو نگینہ کے نیچے چمک بڑھانے کو رکھتے ہیں۔ [۲]	”	جاہ	عشق صادق دل عدو میں نہیں	اس نگینے کی ڈاک جھوٹی ہے
ڈاکا [۳]	ہ	۲۶	غارتگری۔ لوٹ مار۔ لوٹیروں کا حملہ۔ دھاوا۔	مذکر	امیر	حشر میں قفل بھی رضواں نے نہ کھولا تھا ابھی	جا پڑا خلد میں ڈاکا مرے ارمانوں کا
ڈال	”	۳۵	شاخ۔ ٹہنی۔	مونث	شوق قدوائی	بدن کا تھا لرزہ کے مارے یہ حال	ہلے جیسے آندھی میں پھولوں کی ڈال
ڈالی	”	۴۵	شاخ۔ ٹہنی	”	جلیل	چمن کی سیر اور شک پری تجکو مبارک ہو	تصدق بیتا بیتا ڈالی ڈالی ہوتی جاتی ہے
•	•	•	نذر۔ پھولوں کا تحفہ	”	امیر	نعت رخسار مبارک کے صلہ میں مجکو	ڈالی فردوس سے پھولوں سے بھری آتی ہے
ڈانڈ	ہ	۵۹	بانس کی وہ چھڑ جسمیں برچھی لگاتے ہیں۔ تاوان۔	”	اختر شاہ اودھ	لٹو ہوتا ہوں ترے حسن پہ اے شاہسوار	ڈانڈ نیزے کی عجب شان سے لٹکائی ہے
ڈانڈہ	”	۶۴	سرحد۔ کھیت کی مینڈ	مذکر	مونس	صحن اسکو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا	ڈانڈہ ملا ہوا ہے یہیں سے بہشت کا

[۱] ایک مقام سے دوسرے مقام تک اثنائے راہ میں جابجا سواری وغیرہ کا کسی شخص یا کسی شے کے پہونچانے کے لیئے موجود رہنا۔ [۲] آتش نے مذکر بھی لکھا ہے ع اڑایا پان کی تحریر نے ڈاڑھ کے دانتوں کو۔ نگیں کا رنگ چمکا دے مقرر ڈاک کندن کا۔ مگر اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔ مونث ہی انسب ہے۔ حضرت امیر مینائی نے بھی تانیث ہی لکھا ہے ع نہیں ہے نام کو بھی دلمیں تو بیکرنگی۔ دو رنگ ڈاک ہمیشہ ترے نگیں میں رہی۔ [۳] صحیح لفظ ڈاکا پایا جاتا ہے مگر سحر نے ڈانکا لکھا ہے ع جلا کر ٹھوکر دیتے ہیں نقد دل مردوں سے لیتے ہیں۔ سحر شہر خموشاں میں بھی اب پڑنے لگا ڈانکا۔ اب علی العموم فصحا ڈاکا بولتے ہیں۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ڈبیا	ہ	١٧	چھوٹا ڈبہ۔	مونث	قدر	کھلتے ہی ہجر میں آنکھ آنسو نکل پڑینگے	ڈبیا یہ موتیوں سے منہ تک بھری ہوئی ہے
ڈر	"	٢٠٤	خوف۔ اندیشہ۔	مذکر	جرات	بھلا ہوا نہ ہوئی گل چمن کے ہم ورنہ	ہزار رنگ سے باد خزاں کا ڈر ہوتا
ڈکار	"	٢٢٥	معدہ کی ہوا	مونث	اسیر	ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی وحشت	ہر نکو کان ہوئے شیر کو ڈکار آئی
ڈگری	انگریزی	٣٤٣	انگلش اول وسیوم۔ فیصلہ۔ حکم جو بغرض حاصل کرنے جایداد یا روپیہ یا زمین وغیرہ کے صادر ہوا ہو۔ مقدمہ کی جیت مقدمہ کا مدعی کے موافق فیصلہ ہونا۔	"	نوح	لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے اک لڑکی ہوئی	ہم یہ کہتے ہیں فلاں صاحب کے اک ڈگری ہوئی
ڈلی	ہ	٤٤	ٹکڑہ۔ سپاری۔ چھالیا	مونث	امیر	نہ کھایا دل فریب زینت و ہر	ڈلی اس پان میں ہر سنکھیا کی
ڈنڈ	"	٥٨	ایک قسم کی ورزش جسے ڈنڈ کرنا کہتے ہیں۔	مذکر	رشا	شیروں نے خوب ڈنڈ پیلے	ہونے لگے اک دگر میں ریلے
"	"	"	بازو۔ تاوان۔	"	افسر	دل لگا کر اک ستمگر سے ہمیں ناحق پڑا	کی خطا ایسی کہ اسکا ڈنڈ بھی بھرنا پڑا
ڈنک	"	٧٣	نیش۔ زہریلا کانٹا۔ بچھو وغیرہ کا آر	"	فایز	ہمارے حق میں دشمن نیش زن ہے خط تمہیں لکھکر	کیا نوک قلم کو موذیوں نے ڈنک بچھو کا
ڈنکا	"	٧٥	نقارہ جو امرا و سلاطین کی سواری کے آگے بجتا ہے۔ عروج۔	"	امیر	خدا جانے کب آنا ہو چمن میں اس سہی قد کا	بجا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا اندر کا
ڈوب	"	١٢	بدن سے لگاتار پسینا آنا۔ روشنائی میں ایک بار قلم ڈبونا۔ کپڑا رنگ کے پانی میں ڈالنا۔ غوطہ۔ ڈبکی بواو مجہول	"	نواب مرزا شوق	پڑ گئے لالے پھر تو جینے کے	ڈوب پر ڈوب تھے پسینے کے
ڈور	"	٢١٠	سوت کی باریک رسی۔ بٹا ہوا سوت تاگا۔ پہلی کا شکار کھیلنے یا پتنگ اڑانے کی ڈور۔ بواو مجہول	مونث	ناسخ	دم اسکو کوٹ کر مانجھا تو اپنی ڈور ڈر	تیشہ دل میری پہلو میں جو جب چلنا جور ہے
ڈورا [١]	"	٢١١	تاگا۔ تلوار کی دھار۔ بواو مجہول۔	مذکر	داغ	پوری اتری یہ قیامت سے نہیں مجکو امید	ایک ڈورا ہیں تری قد کے برابر بھلا
ڈول [٢]	"	٤٠	بفتح اول۔ ڈھنگ۔ وضع۔ ڈھانچہ تخمینہ بنیاد۔ صورت	"	افسر	رشتہ شکم پری کا انسان نے نکالا	برسات آگئی تو کھیتی کا ڈول ڈالا
ڈول	"	"	کنوئیں سے پانی نکالنے کا چرمی یا آہنی ظرف۔ بواو مجہول۔	"	منیر	کنوئیں دیکھے تو سقائے شوق ابد بھی	نہ پھانسی چاہ زنخداں جو رسی بھر ڈول
ڈولا [٣]	"	٣١	ایک قسم کی زنانی سواری۔	"	جان صاحب	خالی میں تو کیا نکلیگا مہتاب کا ڈولا	جب عید ہی کے چاند میں ہر نہ نکالا
ڈولی	"	٥٠	کشتوں کو شکل پالکی بناتے ہیں جسے صرف دو کہار اٹھاتے ہیں۔	مونث	امیر	کو کناروں کے ہوا سے نہیں ملتے ہیں رخصت	ڈولیاں ہیں تری خال کے ہواؤں کی

[١] (جلیل) زخم دینا نخچہ کرنا دونوں ہیں قاتل کے ہاتھ۔ دھار ادھر تلوار کی ڈورا ادھر تلوار کا۔ [٢] ڈولا دینا۔ بغیر نکاح و رسوم کتخدائی حسب رواج مذہبی بیٹی کو داماد کے گھر رخصت کر دینا (جان صاحب) وہ جسکو ڈولا اب کر تو بہار دیتے ہیں۔ اسی نگوڑی کی خاطر یہ ہار لیتے ہیں۔ یا بامید لغزز رو مراتب کسی امیر یا بادشاہ کو دینا (جان صاحب) ڈولا گئی سرکار میں ہمشیر تمہاری۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ڈھارس	ھ	۲۷۰	تسلی۔ ہمت۔ دلاسا تسکین	مونث	انیس	ڈھارس تھی بڑی آپکی اے سید ذیجاہ	چھوڑا مجھے جنگل میں تو کیا قہر کیا آہ
ڈھاک	″	۳۰	ایکدرخت کا نام ہے جسکی ہر ٹہنی میں تین ہی پتے ہوتے ہیں۔	مذکر	آتش	صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی	کیا کیا جلا ہے ساکھو پھولا جو ڈھاک بن میں
ڈھال	″	۴۰	سپر۔	مونث	امیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہیں فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہیں ہے جو ڈھال رکھتی ہے
•	•	•	نشیب۔ ڈھلاؤ۔ نیچان	مذکر	جرات	ہوا میں بھی دخل تشنگاں تو عجب تو نہ ہوئے گر گراں	کہ مری گلی کی طرف میاں ترے آب تیغ کا ڈھال ہے
ڈھب	″	۱۱	ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ۔ طرز۔	″	امیر	فلک ہم تو ترا ابھی شکوہ نہ کرتے	مگر تجکو ڈھب ہی نہ آیا جفا کا
ڈھٹائی	″	۴۳۵	بیخوفی نڈرپن۔ شوخی۔ بے شرمی گھمنڈ۔	مونث	تسلیم	دیکھی ہوئی باتوں سے کرتا ہے ستمگر	پھر آنکھیں ملاتا ہے ڈھٹائی نہیں جاتی
ڈھنڈورا	″	۲۷۰	منادی۔ ڈہل کی وہ آواز جو کسی حکم شاہی کی اطلاع کے لئے ہو۔	مذکر	امیر	شوق سے تیغ لگاؤ مجھے لیکن ہے ڈر	خندۂ زخم ڈھنڈورا نہو رسوائی کا
ڈھنگ	″	۷۹	طور۔ طریقہ۔ رویہ۔ چال چلن۔ سجاوٹ۔	″	مونس	جسپر گرے وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا	اس شعلہ رو کے سایہ میں بجلی کا ڈھنگ تھا
ڈھول[1]	″	۴۵	ایک باجے کا نام۔ ڈھولک	″	برق	ایسے کبھی نہ ہوں گے فرشتے بھی نور کے	حوروں کے شور ڈھول سمجھتی ہیں دور کے
ڈھولی	″	۵۵	دوسو پانوں کا گٹھا۔ دوسو پانوں کی ایک ڈھولی ہوتی ہے۔	مونث	مصحفی	خوبان سبز رنگ کی پورب میں کیا ہے قدر	جب دو دو بیسے بکتی ہوں پانوں کی ڈھولیاں
ڈھیر	″	۲۱۹	انبار۔ اٹالہ۔ بہت	مذکر	جرات	کیا حال پوچھتا ہے تو اس خستہ جان کا	اک ڈھیر رہ گیا ہے یہاں استخوان کا
•	•	•	قبر۔ مزار۔	″	آتش	قاتل رہا کریگی شب جمعہ روشنی	کوچہ میں تیرے ڈھیر ہے تیرے شہید کا
ڈھیل	″	۴۹	سستی۔ تاخیر۔ دیر۔ توقف	مونث	مصحفی	چل دلا وہ پتنگ اڑتا ہے	ابھی آنے میں اسکے ڈھیل سی ہے
ڈھیلا	″	۵۰	کلوخ۔ مٹی وغیرہ کا ڈلا۔ ٹکڑا	مذکر	جان صاحب	ان خواصوں کو دو ادھنا کروں نے جو تم ستم	پھر اسی صورت سے ڈھیلے رات بھر آنے لگے
	″	″	آنکھ کی پتلی۔	″	سحر	پتلیاں آنکھوں کی نچائینگی بت حق ہیں	ایکدن ڈھیلے نظر آئینگے پتھرائے ہوئے
ڈینگ[2]	″	۸۴	شیخی لاف اترا کر بات کرنا۔	مونث	گلزار نسیم	ڈینگ آپکی سب فضول ہے یہ	وہ گل یہ نہیں وہ پھول ہے یہ
ڈیوڑھی	″	۴۳۵	آستانہ۔ بارگاہ۔ دروازہ۔ دہلیز۔	″	رند	صبح لیجاتا ہے رقعہ شام کو لاتا ہے جواب	یار کی ڈیوڑھی تجھے کیا نامہ بر ملتی نہیں
″	•	•		″	امیر	ہنگامہ حشر کو جو دیکھا	ڈیوڑھی ہی سمجھا میں تیرے در کی

[1] ڈھول کو مونث بھی بولتے ہیں زیادہ تر زبانوں پر تانیث ہی ہے (مولف) دربار اک طرف ہے مکلف سجا ہوا جنت بھی جسکے سامنے ہے ڈھول دور کی۔ یہ شعر عندیہ میں تانیث ہی کے ساتھ مثال فصیح ہے

[2] (رضا) میری گہر وہ پھر اکڑ آنے لگیں۔ بھول جائیں غیر ڈینگیں ماری۔

باب ذال معجمہ

ذات	ع	۱۱۰۱	ہستی۔ حقیقت ہر شے کی۔	مونث	صبا	کا ذب ہے جو بوسے کی بھی رکھتا ہو توقع	کچھ فیض ہو جس سے وہ نہیں ذات تمھاری
ذات[۱]	•	•	قوم۔ ہندی والے جات کہتے ہیں	״	رند	چار دن زیست کے جو چاہے سو کھوا لو رند	بیٹھ ازیں خاک کے پتلے کی کوئی ذات تھی
ذائقہ	ع	۸۱۶	مزہ۔ چکھنے کی قوت	مذکر	ناسخ	ذائقہ شیرۂ جاں سے ہی سوا بوسہ کا	تا لب گور نہ بھولے گا مزا بوسہ کا
ذخیرہ	״	۱۵۱۵	انبار۔ گودام خزانہ۔ پونجی۔	״	مونس	طاعت خدا کی۔ قرب شہ کائنات کا	توشہ تھا مغفرت کا۔ ذخیرہ نجات کا
ذرّہ	״	۹۰۵	ریزہ جو دھوپ میں نظر آتا ہے (مجازاً) تھوڑا۔ کم۔	״	انیس	اٹھ اٹھ کے چمک اپنی دکھانے لگے ذرے	خورشید کے پہلو کو دبانے لگے ذرے
ذریعہ	״	۹۸۵	وسیلہ۔ واسطہ۔ خاطر اسکی جمع ذرائع ہے	״	جلیل	اللہ تک پہونچ کا ذریعہ یقین ہے	جنت کو دخل ہو نہ گزر ہی دلیل کا
ذقن	״	۸۵۰	بالفتح ٹھڈی۔	״	فائز	خون عشاق ہوا میز گر پاک رہے	وہ کنواں ہو مری یوسف ذقن سرخ ترا
ذکر	״	۹۲۰	بالکسر کسیکا حال بیان کرنا۔ چرچا۔ تذکرہ۔ یاد الٰہی کرنا۔ بفتح اول و دوم آلہ تناسل۔	״	اسیر	کشتہ واعظ ہے قد دلبر کا	روز کرتا ہے ذکر محشر کا۔
ذلت	ع	۱۱۳۰	رسوائی۔ توہین۔ خواری۔ خرابی۔	مونث	رند	تم جو تو کہہ کے پکارو سر محفل مجکو	فخر ہو جائے مری واسطے ذلت کیسی
ذمہ	״	۷۴۵	ضمانت۔ سپردگی۔ جوابدہی	مذکر	جلیل	دل ہو گر باِل فریاد تو میرا ذمہ	شرط یہ ہے کہ نہ بے چین تری یاد کرے
ذوالجناح[۲]	״	۷۹۹	حضرت امام حسینؑ کی سواری کا گھوڑا۔ محرم میں شبیہہ بناتے ہیں دلدل سے موسوم کرتے ہیں۔	״	مونس	یہ ذوالجناح شہنشاہ خوش خصال کا ہے	یہ فاش زیں پہ ہو فاطمہؓ کے لال کا ہے
ذوالفقار	״	۱۱۱۸	حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی تلوار۔ محرم میں ایک بانس میں دو تلواریں لٹکاتے ہیں اسے بھی ذوالفقار کہتے ہیں۔	[illegible]	انیس	داؤ دکی زرہ شہ والا کے بر میں تھی	اور ذوالفقار حیدر صفدر کمر میں تھی
ذوق	״	۸۰۶	مزہ لینا۔ لطف۔ حظ۔ شوق خوشی	مذکر	امیر	کرتی ہیں دل کو خون ان آنکھوں کی بیلیاں	ان غنچوں کو ذوق ہے مہر کی کشید کا
ذہن[۳]	״	۷۵۵	سمجھ۔ فراست۔ فہم۔ زیرکی۔ اخذ مطلب کی قوت۔	״	انیس	بس ہے تا بعدم ذہن رسا دوڑ کر جاتا	لیکن انہیں مضمون کو کرکو نہیں پاتا

[۱] اب اس معنی میں نہیں بولتے متروک ہے۔

[۲] (رضا) کیا آپ بھی امیر کے شاگرد ہیں رضا۔ ذکر آپکا جو مجمع اہل ہنر میں ہے۔

[۳] (راجح) یوں بانوے غریب تھی زینب سے تذکرہ جو پہنچا یا در پہ ادھر ذوالجناح شاہ۔

[۴] (محسن ع) عرش پر کرسی بچھائے ہو مرا ذہن رسا

باب رائے مہملہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
رابطہ[1]	ع	۲۱۰	میل جول۔ ربط ضبط۔ قرابت۔ رشتہ۔	مذکر	رند	پھر دلکو رابطہ ہوا اک طفل شوخ سے	بار دگر ہیں رند جواں پیر سے ہوا
رات	ہ	۲۰۱	شب۔ رین۔ شام کے بعد کا حصہ	مونث	تسلیم	میری پہلو میں ہے وہ رشک قمر آج کی رات	جان غیر میں اور درد جگر آج کی رات
راج[2]	"	۲۰۴	ہندوؤں کی حکومت۔ بادشاہت۔ ریاست۔ دور دورہ۔ معمار۔ راجگیر۔ عورتوں کا سہاگ۔	مذکر	انیس	مرجاؤنگی میں ساتھ جو وارث کا چھٹ گیا	آگے قدم بڑھا تو مرا راج لٹ گیا
راحت	ع	۲۰۹	بفتح سیوم آسایش۔ آرام۔ سکھ۔	مونث	جلال	چٹکیاں میٹھی کے لو عاشقوں کے پہلو میں	دو کچھ آزار جو منظور ہے راحت انکی
راحلہ	"	۲۴۴	سواری کا جانور نر ہو یا مادہ۔ لدو جانور۔	مذکر	مونس	وافر تھے راحلہ متعدد ہر ایک شے	دس دن کی راہ ہوتی تھی ایک ایک دن میں طے
راز	ف	۲۰۸	پوشیدہ بات۔ بھید۔	"	آتش	سوزش دل کی زباں کو نہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ نکلا راز پنہا
راس[3]	ہ	۲۱۱	طالع۔ آسمان کے بارہ برجوں کے نام۔ اصطلاح جغرافیہ میں وہ قطعہ خشکی کا جو دور تک پانی میں چلا گیا ہو۔ سزاوار ہونا۔	مونث	تعلق	کچھ بلائے گئے ستارہ شناس	ماہ دیرجبیں کی ملائی راس
راس البضاعت	ع	۱۵۱۵	اصل سرمایہ۔ پونجی۔	مذکر	حالی	وہ آسودہ حالوں کا راس البضاعت	وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
راستہ[4]	ف	۲۶۶	مجازاً راہ۔ سڑک۔	"	جلیل	بیخودی جا ہے دم بہ دم مجھے منظور نہیں	ہوش آیا کہ لیا راستہ میخانے کا
	"	۔	انتظار۔	"	تسلیم	چھوڑ دنیا کو سوے ملک عدم چل تسلیم	راستہ دیکھتی ہے گور غریباں تیرا
راستی[5]	"	۲۰۱	سچائی۔ دیانتداری۔ سدھائی۔	مونث	سحر	زلف پیچاں ہے کجی ترک نظر ٹیڑھی ہے	راستی پر ہے مگر ہم سے قد یار بہت
راغ	"	۱۲۰۱	سبزہ زار۔ چراگاہ مویشیاں۔ پہاڑ کے نیچے کا میدان۔	مذکر	داغ	ہر ذرہ گرد ہی میں بھٹکر تیرے سے مری	جانب دامان کوہ و راغ ہوا
راکب	ع	۲۲۳	سوار۔	"	انیس	فرمایا کہ امت کا بھلا ہوتا ہے گھوڑے	راکب ترا اب تجھ سے جدا ہوتا ہے گھوڑے
راکھ	ہ	۲۲۶	خاکستر۔ کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔	مونث	ظفر شاہ اودھ	موتی کی وہ راکھ چہرہ پر تھی	یا گرد یتیم گوہر تھی۔

[1] میر ازن و شوہر میں اخلاص باہم ہونا۔ اس آشفتہ سی رابطہ کم ہوا۔ [2] راج ہنس۔ راجہ کا خاندان۔ راجپوت چھتری۔ راج تلک گدی نشینی کی رسم۔ رواج دلارا۔ ممتاز ہونا۔ راج کرنا۔ برباد ہونا۔ بجا ازیں جانا یعنے یہ لفظ کسی ندرت کے مقام پر بولتے ہیں (انشا) کردیا تو نے خفا مجھسے مری آشنا کو۔ یہ تری راج کو ہے شوخ دہائی ہائی۔ (راجع) ع پھرنے والا۔ رجوع کرنیوالا (محسن) ہیں کس سے صفات یہ عجائب۔ راجع ہے کدھر ضمیر غایب۔ [3] گلزار نسیم) کتنا تھی غرض کہ ہو اسکی۔ سزاوار۔ موافق۔ (داغ) دنیا ہے زہر مری چارہ گرنے تنگ آکر دوا تو خوب ملی ہے جو آئے راس مجھے [4] رشعوم) ہماری گھر کیطرف بھول کر نہ آنکلے وہ سر جھکا کے چلے راستہ بچا کے چلے۔ [5] (آتش) ہاں نہ شوق سے غمزے میں بھی باز نکلی۔ آئی جب راستہ برسوں ہی قضا کا دیکھا۔ [6] فارسی میں راستہ بروزن خاستہ۔ صفت۔ دکانہائے بازار۔ از براہان۔ ۱۲۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
راکھی	ھ	۲۳۶	وہ رنگین ڈوری جو سلونوں میں ہندو ہاتھ میں باندھتے ہیں۔ رکھا۔ سُتر	مونث	محسن	راکھیاں لیکے سلونوں کی برہمن نکلیں	تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل
راگ	”	۲۲۱	گانے کا طریقہ۔ گیت۔ سُر۔	مذکر	رند	کیونکر نہ لائے رنگ گلستاں نئی نئی	گاتی ہیں اک مرغ خوش الحان نئی نئی
رال	”	۲۲۱	ایک قسم گوند کی ہے۔ لعاب دہن۔ تھوک۔ ”رال ٹپکنا“ منہ میں پانی بھرنا جی چاہنا۔ کمال رغبت۔ بیحد خواہش۔	مونث	منیر	ہے شور چار سمت سے طوفان نوح کا	تجھ پر یہ رال ٹپکی ہے سارے جہان کی
رام	ف	۲۴۱	مطیع۔ فرمانبردار۔ غلام۔ ہندی میں پرمیشر۔ پروردگار کو کہتے ہیں۔ اور راجہ دسرتھ کے بیٹے کا نام۔	مذکر	سودا	بوجھ مجھ اس ہر کہیں میں کیا پوجھ ہی تجھ کو	مجھ وحشی کو سُنا برہمن تو نے بنا رام کیا
رام رام	ھ	۲۰۲	ہندوؤں کا باہمی سلام۔ توبہ توبہ کرنا	مونث	داغ	یہ سنا ہے کہ برہمن سے بھی	تسبیح کی رام رام ہوتی ہے
ران	ف	۲۵۱	جانگھ۔	”	مونس	گردن جو بھری بائیں طرف ظالم دوں کی	ران اڑگئی عنتر کی طرح تیغ دو رُوں کی
راہ	”	۲۰۰	راستہ۔ سڑک۔ گلی۔	”	ناسخ	نقد جاں بیچ ہیں اُس یوسف بازار کو	راہ بھی دیکھی نہیں ہر چند ابھی بازار کی
”	”	۔	انتظار۔	”	مونس	تصویر کدھر چھپ گئی اے ماہ تمہاری	ہم باندھے ہیں کمر دیکھتے ہیں راہ تمہاری
”	”	۔	میل جول۔	”	اسیر	حافظ خدا ہے بلبل ناشاد کام کا	صیاد و باغباں میں آداب راہ ہوگئی
”	”	۔	محبت دوستی۔	”	شوق	دل کو چاہ ذقن کی چاہ نہ تھی	کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی
”	”	۔	ڈھنگ۔ تدبیر۔ کرتا۔ صورت	”	رند	پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہرے گا طریق	راہ تو نکلے کہیں اُس سے شناسائی کی
رائے	ع	۲۱۱	اعتقاد و بینائی دل صلاح۔ عقل۔ تجویز۔ قیاس۔ مشورہ۔	”	مونس	جو رائے ہے بجا ہے شہ نامدار کی	بیچے ہو قدر کیا تمھیں موتی کے ہار کی
رایت	”	۲۱۱	بفتح سیوم۔ علَم۔ جھنڈا۔	مذکر	انیس	منہ سرخ ہوا غیظ سے ہمشکل نبی کا	رایت بھی بڑھا فوج رسول عربی کا
رائض	”	۱۰۱۱	بفتح سیوم۔ چابکسوار۔	”	”	جب حُر کو ملا خلعت پُرخون شہادت	جنت میں گیا رائض گلگون شہادت
ربؔ	”	۲۰۲	خدا۔ اللہ۔ پالنے والا پرورش کرنیوالا	”	داغ	رب ہمارا غیب داں ہے یہ کراماً کاتبیں	رات دن تحریر کیا کرتے ہیں مہمل و شر پر
رباب	”	۲۰۵	ایک باجے کا نام۔ امام حسین کی ایک زوجہ کا نام۔	”	جانفشاں	ہے شوق گانے بجانے کا جانفشاں کو	جو گھر میں اُس کے یہ چنگ و رباب رہتا ہے
رباعی	”	۲۸۳	بضم اول نظم کی ایک قسم ہے جو چار مصرع مخصوص وزن پر ہوں۔	مونث	امیر	فقط کہتا نہیں ہیں شعرا ن مصرع گیسو	رباعی اک نئی ہوتی ہے موزوں چار ابرو پر

سنہ ۵ دنیا و تمام عالم کا پالنے والا۔ رب الارباب۔ تمام پالنے والوں کا پروردگار۔ ربِّ یسّر ولا تعسّر وتمّم بالخیر۔ اے رب آسان کر اور نہ دشوار کر اور اچھی طرح ختم کو پہونچا۔ کتاب شروع کرتے وقت یہ دعا بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ (انشا) ہر گام مری زباں پہ جاری انشا رب یسر ہے اور تمم بالخیر۔ بضم اول انار۔ بہی۔ انگور وغیرہ کا عرق پکا کر گاڑھا کر لیتے ہیں اُسی کو رُب کہتے ہیں۔

ربڑ[1]	ھ	۲۰۲	مسافت۔ دوڑ دھوپ۔ تھکاوٹ بے فائدہ مسافت بعیدہ طے کرنا۔ بے ثمرہ محنت۔ بلاوجہ تھکنا۔	مونث	انشا	چلیے آداگلوں کے قافلے رہ اب جنوں کے ہم آلکر	پڑی اپنی پاؤں میں آبلی تو بھلا ہوا کہ ربڑ گئی
ربط[2]	ع	۲۱۱	بالفتح میل جول تعلق۔ بندش لگاؤ۔ علاقہ۔	مذکر	صفدر	وصل ہوتے ہی یہاں ہستی کا قصہ پاک تھا	ربط حسن و عشق ربط شعلہ و خاشاک تھا
ربع مسکون	”	۴۴۸	بالضم چوتھائی حصہ دنیا کا جو انسان سے آباد ہے۔ مراد ہے تمام جہاں سے۔	”	ناسخ	کل ہوا اک دوگز زمیں ہنے کو بعد قبض روح	آج گو قبضے میں سارا ربع مسکون ہوگیا
رپٹ[3]	انگریزی	۶۰۲	اہل کچہری کی اصطلاح میں اطلاع۔ ہندی میں بمعنی پھسلن بولتے ہیں	مونث	امیر	کون وہ۔ کلب علی خان بہادر جمجاہ	دیتے ہیں جسکو ملک عالم بالا کی رپٹ
رُت	ھ	۶۰۰	فصل۔ موسم	”	”	زاہدوں کی توبہ ٹوٹی لڑکھڑایا ہر شیخ	کچھ عجب مستانہ رت ہو ساقیا برسات کی
رتبہ	ع	۶۰۷	مرتبہ۔ درجہ۔	مذکر	تسلیم	آنکھوں میں گھر کیا صفت سرمہ ہوکے خاک	رتبہ ملا زوال سے ہمکو کمال کا
رتجگا	ھ	۴۴۴	شب بیداری	”	امیر	نیند تیرے وحشیوں کو رات بھر آتی نہیں	رتجگا رہتا ہو شب بھر خانہ زنجیر میں
رتی	”	۶۱۰	بکسر اول و تشدید دوم رونق۔ نصیب قسمت جاگنا۔ و بفتح ماشہ کا آٹھواں حصہ	مونث	جاہ	مضموں اشک پڑ گئی کانوں میں پٹ رکی	ان موتیوں کی آج سے رتی چمک گئی
رٹنا	”	۶۰۰	بالفتح ایک بات کو بار بار کہنا۔ دہرانا۔ اعادہ۔	”	امیر	غضب ہے نزع میں سب کہتے ہیں پڑھو کلمہ	لگی ہو رٹ مجھے اس بیوفا کے آنے کی
رجز	ع	۲۱۰	بفتح اول و دوم۔ وہ کلمات جو پہلوان میدان جنگ میں فخریہ کہتے ہیں۔ اصطلاح شعرا میں ایک بحر کا نام ہے۔	مذکر	مونس	سیف براں ہو رجز سبط رسول اللہ کا	شیر بسمل ہو سنے نعرہ جو بسم اللہ کا
رجعت[4]	”	۶۷۳	واپس آنا۔ پھر آنا۔ لوٹ آنا۔ عورت کو طلاق کے بعد پھر زوجیت میں لانا۔ اردو میں جنون و سودا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔	مونث	ناسخ	کھینچتے ہیں جذب دل سے ہم بھی اس محبوب کو	رجعت خورشید مولانے جو کی اعجاز سے
رجوع[5]	”	۲۷۹	بضم اول و دوم و سکون واؤ معروف مائل ہونا۔ جھکنا۔ متوجہ ہونا۔ لوٹنا	”	برق	دل اس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق	رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا

[1] انگریزی میں صحیح ربر ہے بگڑکر ربڑ ہوگیا۔ ایک درخت کا رس جسکو پکاکر جمالیتے ہیں اور مذکر بولتے ہیں۔ [2] (برق) میسر ہو وصال آٹھوں پہر محبوب دلبر کا۔ تعجب کی جگہ ہو ربط شہباز و کبوتر کا۔ [3] مستغیث تھانہ پر جو اطلاع لکھاتے ہیں اسکو رپٹ کہتے ہیں۔ [4] کسی جلالی دعا کا عمل بگڑ جانے سے پاگل ہوجانا [5] ناسخ نے مذکر لکھا ہے ؎ ایسا طبیب کون ہو اے گل کہ بارہا۔ تجھ سے رجوع نرگس بیمار نے کیا۔ لیکن تانیث کو ترجیح ہے: ع (ذوق) کبھی تھا دیکھنا تیغ و زحل کی رجعت۔

لفظ	زبان	عدد	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ریجھ	ہ	۲۰۳	خواہش ۔ رغبت ۔ لذت پانا ۔ مالوف ہونا ۔	مونث	رنگیں	دل کسی سے نہیں ریجھتا رنگیں	خوبی نے بد اپنی سو ناراض ہوں میں
رچاوٹ	؍؍	۶۱۰	رچنا ۔ جیسے مہندی رچانا ۔	؍؍	؍؍	اسکا اظہار کروں تجھسے میں کیا کیا رنگین	دست و پا تجھ میں مہندی کی رچاوٹ تھی کہ
رحل	ع	۲۳۸	وہ تختہ چوبی جسپر قرآن مجید رکھکر پڑھتے ہیں ۔	؍؍	امیر	سبطین محمد تھے اگر مصحف ناطق	قرآن کی تھی رحل دو زانوئے محمد
رحلت	؍؍	۶۳۸	کوچ ۔ انتقال ۔	مونث	صبا	ہوا رنج و غم کا عالم تہ و بالا فلک	ہماری جو دنیا سے رحلت ہوئی
رحم[عـہ]	؍؍	۲۴۸	مہربانی ۔ رحم ۔ ترس ۔ بفتح اول	مذکر	نسیم	اضطراب دل مرا آخر مزا دکھلا گیا	اپنی بیتابی کے میں صدقے اُسے رحم آگیا
رحمت	؍؍	۶۴۸	مہربانی ۔ دیا ۔ کرم ۔ مجازاً بارش	مونث	جلیل	یہ شامیانہ خاص ہے مستوں ہی کیلئے	چھائی ہوئی مزار پہ رحمت خدا کی ہے
رُخ[لہ]	ف	۸۰۰	منہ ۔ چہرہ ۔ عربی میں بمعنی مہرۂ شطرنج و نام طایر بزرگ معروف مستعمل ہے ۔	مذکر	جرات	رخ جو پردے سے مرے رشکِ قمر کا نکلا	نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا
۔	۔	۔	سمت[لہ] ۔ طرف ۔	؍؍	میر	ملا نہیں کچھ مجکو پتنگ آج اڑاتے	بہتوں کے تئیں او کا رخ اُن نے بتایا
۔	۔	۔	قصد ۔	؍؍	انیس	الدم میں الٹ دیگا ورق فوج کی صف کا	رخ ہے سوئے دریا خلفِ شاہ نجف کا
۔	۔	۔	توجہ ۔	؍؍	داغ	سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ	کچھ اُنکا تجھ سے رخ اچھا نہ پایا
رخت	ف	۱۲۰۰	سامان ۔ اسباب ۔ اثاث البیت ۔ لباس ۔	؍؍	رند	جائیگا چوری کفن بھی بعد مردن گور سے	حصہ رہزن مرا رخت سفر ہو جائیگا
رخسار	؍؍	۱۰۶۱	گال ۔	؍؍	تعشق	میں باغ میں ہوں طالب دیدار کسیکا	گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسیکا
رخسارہ	؍؍	۱۰۶۶	؍؍	؍؍	آتش	جب شب مہ میں چکور اڑتا ہے جاتے ہیں ہم	تیلیو نکا اپنی بھی تازہ کوئی رخسارہ تھا
رِخش	؍؍	۱۱۰۰	بالفتح سفید و سرخ ملے ہوے رنگ کا گھوڑا ۔ رستم کا گھوڑا اسی رنگ کا تھا مگر اب تمام گھوڑوں کو رخش کہتے ہیں ۔	؍؍	انیس	کیا اُٹھا رخش کہ طاؤس نے بھی مدنا نہ اُڑا	دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز اُڑا
رخصت[سـہ]	ع	۱۲۹	بضم اول و فتح دوم چھٹی ۔ مہلت ۔ اجازت ۔ روانگی ۔	مونث	جلیل	آمد یہاں جنوں کی ہے رخصت حواس کی	دونوں کو انتظار ہے فصل بہار کا
رخنہ	ف	۶۵۵	بفتح اول و سکون دوم روزن ۔ سوراخ	مذکر	جرات	گرد اُس کوچہ کے کس رات گنہگار نہ تھا	وائے حسرت کہ کوئی رخنۂ دیوار نہ تھا
۔	۔	۔	فساد ۔ خلل ۔ فتنہ ۔ عیب ۔ نکتہ چینی حیلہ حوالہ ۔ خلل اندازی ۔	؍؍	امیر	کھب گئیں دلمیں اگر پلکیں نکیلی زاہدا	سیکڑوں پڑ جائیں گے رخنے ترے ایمان میں

لہ رُخ بدلنا ۔ بے مروتی کرنا ۔ روکھائی کرنا ۔ (جلیل) پھر رہیں جو نزع میں آنکھیں وہ بدگماں بولا ۔ کہ آپ ہمسے کہاں رخ بدل کے جاتے ہیں ۔ ۲ـہ سمت ۔ (ظفر) جدھر ہوتے تھے نظارہ ہائے یار ظفر ۔ وہ رخ بھی یار نے اپنے مکاں کا پھیر دیا ۔ ۳ـہ چھٹی مہلت (داغ) عدم سے سب آتے ہیں یاں چار دن کو ۔ نہیں ہوتی منظور رخصت زیادہ ۔ اجازت ۔ (اوج) بیٹوں کیطرح آپ نے پالا ہے شفقت ۔ آفت ہے چھٹوں میں جو ملے مرنے کی رخصت عـہ رُچنا (رس) (لکھنؤ میں) خواہشمند ہونا ۔ لذت پانا ۔ دل کے ساتھ مالوف ہونا ۔
عـہ بکسر اول و بفتح اول و کسر دوم و نیز بفتح اول و سکون دوم ۔ بچہ دان اور چاولوں کا کچا حلوا ۔ ۱۲ ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ردلہ	ع	۲۰۲	بفتح اول وتشدید دوم - مگر اردو میں بغیر تشدید کے مستعمل ہے۔ نہ ماننا پھیر دینا - لوٹا دینا - تردید -	مونث	جلال	تو جو کچھ تری پاتا تو کہتا خواہش اپنی	یہ اک منہ پھیر لینا ردہی میرے سوال کی
ردا	”	۲۰۵	بکسر اول و ہمزہ در آخر مگر فارسی والوں نے بہ تخفیف ہمزہ استعمال کیا ہے چادر -	”	انیس	سر پہ ردا نہ ہوگی کہ بھائی کو دی کفن	خیمہ جلا کے لوٹ گئے اسباب پنجتن
ردّا	ف	۲۰۵	بفتح اول وتشدید دوم - اینٹ یا مٹی کی تہ در تہ جو دیوار اٹھاتے ہیں - یعنے ایک تہ کے بعد دوسری تہ رکھتے ہیں کنایتہً الزام رکھنا -	مذکر	داغ	وہ کریں عذر وفا اچھی کہی	مجھ پہ ردّے رکھتے ہیں الزام کے
ردّوبدل	ع	۲۴۶	بحث - ہیر پھیر - لڑائی - حجت تکرار -	مونث	انیس	ہاں بعد علی کم ہوئی جنگ وجدل ایسی	غل تھا کبھی دیکھی نہیں ردّ و بدل ایسی
ردیف	”	۲۹۴	وہ لفظ جو غزل یا قصیدے وغیرہ میں قافیہ کے بعد بار بار ہر مصرع میں آئے - وہ شخص جو ایک گھوڑے یا اونٹ پر کسی دوسرے شخص کے پیچھے سوار ہو -	”	امیر	رنگ سا دیتی ہیں ردیفیں بولتے ہیں قافیے	دم بھر کتا ہے نوائے بلبل شیراز پر
رزّاق	”	۳۰۸	رزق دینے والا - خداوند تعالی -	مذکر	ناسخ	کہیں ہم رند ہوں پر ہمکو پہونچتی ہے خبر آخر	کیا ہی رزاق لطیفے کہ بھی پر دیتا ہے
رزق	”	۳۰۷	روزی -	”	امیر	واہ کیا رحمت رزاق ہے سبحان اللہ	بلبلیں جرم سے کہ رزق مقدر نہوا
رس	ھ	۲۶۰	عرق شیرہ - مزہ - گنے کا عرق وہاں کے کشتہ کو بھی رس کہتے ہیں	”	داغ	گلشن میں تر لبوں نے گویا	رس چوس لیا کلی کلی کا
رسالت	ع	۶۹۱	بکسر اول و فتح چہارم - پیام پہونچانا - پیغمبری - سفارت -	مونث	امیر	سوئے خلق قرآن ہے مکتوب خالق	ہوئی ختم سب پر رسالت تمہاری
رسالہ	”	۶۹۲	سواروں کا دستہ - فوج -	مذکر	انیس	یہ سنکے تہلکہ صف اعدا میں پڑ گیا	ٹوٹا یہ مورچہ وہ رسالہ بگڑ گیا
.	.	.	چھوٹی کتاب	”	جلیل	بات مطلب کی نہیں کرتی کوئی قطعہ نہیں	نامہ یار بھی منطق کے رسالے نکلے
رسائی	ف	۲۰۱	بفتح اول - پہونچ - باریابی - دخل -	مونث	امیر	خلد میں داور نے جگہ دی مکاں	لامکاں تک ہے رسائی آپکی
رستگاری	”	۶۹۱	خلاصی سبکدوشی - رہائی -	”	”	ہوا جو قایل توحید باری	مقرر ہوگئی اسکی رستگاری
رستہ	”	۲۶۵	راہ - راستہ -	مذکر	”	کوچہ قاتل میں اپنا دل گیا	خاک میں ملنے کا رستہ مل گیا

لہ اردو میں بمعنی تردید - جھٹلانا - باطل کرنا مستعمل ہے (انیس) نقل ہرا کیے ستمگار تو کد کرتے تھے - پر یہ کس خوبی سے ہر بار کو رد کرتے تھے - ردّ خلق بمعنی مردود دنیا (وہ ردّ خلق ہوں نہیں گر ڈوب کر مرونگا - مردہ مرا دبالِ دوشِ حباب ہوگا -

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
رسد	ف	۲۶۴	بفتح اول و دوم لشکر میں جنس و غلہ پہونچانا - آذوقہ جو قافلہ یا لشکر کے ہمراہ ہو -	مونث	انیس	موقوف اُسی دن سے ہوئی تھی رسد آنی	لشکر میں ہوئی شاہ کے غلہ کی گرانی
رسم[1]	ع	۳۰۰	بفتح رعیت - رواج - آئین - دستور	″	امیر	پوچھ نہ اس زمانے میں الفت کا حال کچھ	اک رسم تھی قدیم سو موقوف ہوگئی
				مذکر	انیس	وطن آوارہ تیں کیوں قرق ہے یہ پانی کا	کیا زمانے میں یہی رسم ہے مہمانی کا
رسن[2]	ف	۳۱۰	رسی - یہ لفظ عربی فارسی میں مشترک ہے -	مونث	″	اک ہاتھ میں زنجیر بصد رنج و محن تھی	اک ہاتھ میں ماں بہنوں کے اونٹوں کی رسن تھی
رسوائی	″	۲۸۷	بیعزتی - ذلت - خواری - فضیحت	″	امیر	کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی	ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی
رسید	″	۲۷۴	وہ تحریر جو کسی چیز یا روپیہ پانے کے ثبوت میں لکھدیجائے -	″	منیر	نظارہ کے عوض دل پر داغ ندرہے	مہری رسید کیجئے خطِ نگاہ کی
رشتہ	″	۹۰۵	دھاگا -	مذکر	تسلیم	تسبیح کا اشک ریائی کفر سے خالی نہیں	رشتہ تسبیح سلیمانی میں ہے زنار کا
		۰	ناتا - قرابت	″	امیر	گردن کو تیغ سے کہیں رشتہ بعید کا	ڈورا جو باڑھ کا ہے وہ حبل الورید ہے
رشتہ دار	ف	۱۱۱۰	ناتے والا - قرابت مند	″	″	دونوں نے نذر رود ول مٹایا	گنڈے کا ہے رشتہ دار تعویذ
رشد	ع	۵۰۴	بالضم - ہوش سنبھالنا - راہ راست پر آنا - مرشد کے ارشاد پر عمل کرنا ہدایت -	″	″	دربار سید الشہدا میں جگہ ملی	پہونچا حدِ کمال کو رشد اس رشید کا
رشک	ف	۵۲۰	حسد - ڈاہ	″	جرات	انکی صحبت وہ دیکھکر مجکو	رشک کس کس طرح سے آتا ہے
رشوت	ع	۹۰۶	گھوس - وہ رقم ناجایز جسکے لینے کا حق نہو -	مونث	جان صاحب	جو بہت دے اُسکا کہنا ہو جو کم دے ہو خراب	ہر کچہری میں ہے کرتی کام رشوت آجکل
رضا	″	۱۰۰۰	خوشنودی	″	امیر	جنناں میں تو ہمیں لیجائے یا جہنم میں	وہی رضا ہے ہماری جو ہو رضا تیری
		۰	اجازت	″	انیس	فرمائیں گر عباس نے جان اپنی بچائی	یہ کون کہیگا کہ رضا رن کی نہ پائی
رضائی[3] رزائی		۱۰۰۱ / ۲۲۸	جاڑوں میں اوڑھنے کا ایک روئیدار کپڑا -	″	سودا	پانی پر جسطرح کہ کائی ہے	سبزہ شال کی رضائی ہے
رضوان	ع	۱۰۵۷	بالکسر نام اُس فرشتہ کا جو بہشت کی دربانی پر معین ہے -	مذکر	امیر	تشنگی میں کوثر و تسنیم کے چشموں پہ ہم	اسطرح پہونچے کہ رضواں غرق حیرت ہوگیا

[1] ایک کھیل کا نام ہے جسمیں ایک شخص دوسرے سے پوچھتا ہے کہ کیا کھایا وہ جواب میں کسی کھانے کی چیز کا نام لیتا ہے - اُس چیز میں تو رسم کے تینوں حرف ہوں یا کوئی حرف نہو ان دونوں میں سے جواب لفظ نہیں بتلا سکتا وہ ہارجاتا ہے - (بحر) دلبر نہیں بیوفائی کی اگر ہوتی نہ رسم - بیٹھکر اغیار میں کیوں رسم دیر لوٹتی - رسوم جمع ہے بمعنے دستور طریقہ - قاعدہ - اردو میں مفرد مستعمل ہے - (انیس) مصرع جاری تھے وہ جو انکی عبادت کے تھے رسوم - سرکار - ی اکٹ فیس کے معنی میں لوٹتے ہیں جیسے سرکاری رسوم ادا کئے گئے ہیں - [2] رسن باز - ف - نٹ - جو رسیوں پر تماشا دکھاتا ہے - (رشک) رشتۂ عشق سے تا عرش رسائی پائی کچھ رسن باز سے ہلوگ سوا کھیل گئے - [3] رضائی - یہ لفظ ہندوستان میں بنایا گیا - ہندوستان کے شعرانے بھی شعر میں باندھا ہے - (بیدل) ز تشریف حکمت نکردیم عریاں - چو بیدل بود پوشش ما رضائی - بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کا موجد کوئی شخص "رضا" نامی تھا جسکے نام سے یہ نام رکھا گیا - واللہ اعلم

رُطَب	ع	۲۱۱	تر خرما ۔ تازہ چھوہارا ۔	مذکر	بحر	لیتے ہیں بوسہ میوۂ لب کا مواہیں بحر	شاید کہ بلدے کی گرہ تھی رطب تھا
رِطل	"	۲۳۹	ایک رطل کا وزن چھتیس روپیہ کے برابر ہوتا ہے ۔ شراب کا پیمانہ ۔	مذکر	ظفر	ساقی ہے نشہ آنکھوں نہیں معمول سے ہلکا	نظروں نہیں ہے اب رطل گراں بھی ہلکا
رطوبت	"	۶۱۷	بضم اول و دوم و سکون واو معروف و فتح چہارم ۔ تری ۔ نمی وہ تری جو خلقی طور پر عضو میں ہوتی ہے ۔	مونث	قبول	جب آہیں سرکیں اشک نکلی قبول	یبوست گئی تو رطوبت ہوئی
رعایا	"	۳۸۲	بکسر اول رعیت ۔ محکومانِ بادشاہِ وقت ۔ جمع ہے مگر بطور واحد مستعمل ہے	"	قلق	شاد و آباد و سب رعایا تھی	محو عشرت تمام دنیا تھی
رعایت	"	۶۸۱	بکسر اول و بفتح چہارم طرفداری ۔ کسیکے حق میں رعایت کرنا ۔ توجہ ۔ مہربانی ۔ لحاظ ۔ خیال ۔ نگاہ رکھنا	"	جلیل	ہمیں کرنی پڑی آخر رعایت ناتوانی کی	کئی دن سے کلیجہ تھام کر فریاد کرتے ہیں
رُعب	"	۲۷۲	بالضم دھاک ۔ ڈر ۔ خوف ۔	مذکر	"	کٹ گئے ہاتھ جو عباس کے وقت پیکار	رعب اُس شیر کا کھینچے ہوئے تلوار رہا
رعد	"	۲۷۴	بالفتح ایک ابر جب دوسرے سے ٹکرا جاتا ہے تو ایک آواز پیدا ہوتی ہے بادل کی گرج ۔ بانی ہیر وقت آسمان سے جو ایک خوفناک آواز ہوتی ہے	"	ناسخ	ابر کو دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست سے	رعد بولا اب مئے گلرنگ برساتا ہوں میں
				"	دبیر	زیرِ فلک تڑپنے سے ہم رہا ہوار کے	بجلی کے سر پہ رعد گرا چیخ مار کے
رعشہ	"	۵۷۵	کپکپی ۔ ایک بیماری ہے جس میں ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں	"	تسلیم	کامل سے ہے مریض ازل کی وہ محال	رعشہ مسیح سے نہ گیا آفتاب کا
رعنائی	"	۳۲۱	زیبائش ۔ خود آرائی	مونث	آتش	مصرع سرو میں لکھوں ہی نگاہ و شاخیں	باندھو مضمون جو قد یار کی رعنائی کا
رعونت	"	۶۲۶	غرور ۔ تکبر ۔	"	جان صاحب	تو جو مجھکو ہو محبت اُسکی	زہر لگتی ہے رعونت اُسکی
رعیت	"	۶۸۰	بفتح اول و بکسر دوم پرجا ۔ رعایا ۔	"	امیر	جانتا ہے مجھکو رضوان ہوں رعیت آپکی	کیوں نہ مہدی کر دو جنت میں دیکھے
رغبت	"	۶۰۳	خواہش ۔ میل ۔ رجحان ۔	"	قبول	رہا ہجر جسطرح عاشق مزا	کبھی وصل کو یوں نہ رغبت ہوئی
رفاقت	"	۶۸۱	بفتح اول میں جل ۔ رفیق ہونا ۔ دوستی کرنا ۔ ساتھ دینا ۔	"	رند	کیوں نہوں مستحقِ لطف و سزاوار کرم	کی ہے سرکار میں بندے نے رفاقت کیسی
رفاہ	"	۲۰۶	بھلائی نیکی ۔ آرام ۔ فراخی عیش کی آسانی ۔	"	امیر	خدا لگتی آپکو پیدا کیا سمجھ کر یہ بات	رفاہ خلق کی بز بادشاہ کیا ہوگی
رفتار	ف	۲۸۱	بالفتح ۔ چال ۔ روش جیسے ذرا رزنامہ	"	آتش	کرتی ہے مجھے قتل مرے یار کی رفتار	تلوار کی تلوار ہے رفتار کی رفتار
رفتگی[1]	"	۷۱۰	بیخودی ۔	"	رشک	حسرت ہے سا حسرتی ہے کبک کے جنبش شرف خرام	ہماری رفتگی سے معشوقوں کی خوش خرامی کے

[1] رفتہ ۔ بیخود ۔ مجازاً عاشق (جلال) وہ چلیں کیونکر مری میت کے ساتھ ۔ جانتے ہیں رفتہ ہے رفتار کا ۔ رفتہ رفتہ ۔ آہستہ آہستہ ۔ بتدریج ۔ (جلال) رفتہ رفتہ قیدی زلف بتاں آزاد ہوں ۔ جبکہ ٹھہرا دوچار کو دوچار رہنے دیجئے رفتگاں ۔ گذرے ہوئے مرے ہوئے ۔ (تعشق) اسواسطے کرتے ہیں ذکر رفتگاں ۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
رفرف	ع	۵۶۰	وہ سواری جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں سوار ہوئے تھے۔ اُڑنے کیواسطے جانوروںکا پر بازو پھڑپھڑانا۔	مذکر	دبیر	رفرف بھی اس انداز سے فرفر نہیں جاتا	یوں تخت سلیماں بھی ہوا پر نہیں جاتا
رفعت	″	۷۵۰	بکسر اول وفتح سیوم بلندی اونچائی مرتبہ کی بلندی۔	مونث	انیس	دیکھا جو علم رفعت طوبا نظر آئی	پنجہ میں ضیا ید بیضا نظر آئی
رفل مخفف رائفل	انگریزی	۳۱۰	ایک قسم بندوق کی ہو جو رائفل سے بگڑکر رفل ہوگیا	مذکر	آتش	اپنی شکارگاہ جہاں میں ہے آرزو	ہم سامنے ہوں اور تمھارا رفل چلے
رفو	ع	۲۸۶	بفتح اول پھٹی ہوئی کپڑے میں سوت وغیرہ بھرکر درست کرنا۔ ایک قسم کی سلائی	مونث	سحر	موج ہوا کی ہاتھ میں کرچیں اُپی ہوئی	غنچوں کی رفلیں لیس پٹے آتی چڑھی ہوئی
				مذکر	جلال	سی دیا چاک گریباں تو ہی بخیہ گرو	کچھ پھٹے دل کا بھی عاشق کے رفو آتا ہے
رفوگر	ف	۵۰۶	رفوگری کا پیشہ کرنیوالا۔	″	رند	جو زخم کو سینے کے سیئے ٹانکے جگر کو	ایسا کوئی استاد رفوگر نہیں ملتا
رفیق	ع	۳۹۰	نرمی کرنے والا۔ رحمدل۔	″	امیر	ہر غم میں بڑا رفیق ہے تو	بندوں پہ بڑا شفیق ہو تو
رقابت	″	۷۰۳	رقیب ہونا۔	مونث	″	ہونٹھ کو ہونٹھ ترے چومتے ہیں لکنت میں	یہ نئی بات ہے اب تجھسے رقابت ہوگی
رقت	″	۷۰۰	رونا۔ پتلا پن۔	″	″	حال بیمار محبت کا یہ آخر کو ہوا	ملک الموت کو بھی دیکھ کے رقت آئی
رقص	″	۳۹۰	ناچ۔ اصول موسیقی کے موافق تھرکنا	مذکر	صفدر	کیا کہوں حال ہے جو کچھ دل کا	رقص دیکھا ہو کتنے بسمل کا
رقعہ	″	۲۷۵	بضم اول وفتح سیوم۔ کاغذ کا ٹکڑا جس پر کچھ لکھیں۔ چھوٹا خط۔ کپڑے کا ٹکڑا۔ پیوند	″	اختر شاہ اودھ	ٹھہرا کے یہ دلمیں اُسنے تدبیر	رقعے کئے سب کو اُسنے تحریر
رقم [۱]	″	۳۴۰	نوشتہ۔ تحریر۔ ایران میں اُمرا اور بادشاہوں کی تحریر کو رقم کہتے ہیں۔ روپیہ کے وہ نشان یا ہندسے جو تنخواہ کے لئے بنائے گئے ہوں۔ مال و دولت	مونث	منیر	ہے مرثیہ حساب غم عشق چشم کا	کس بند میں رقم نہیں مژگاں کی
• [۲]				″	داغ	تمھیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل	یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار رہتا
رقیب	″	۳۱۲	محافظ۔ نگہبان مجازاً وہ دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہوں انہیں ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے۔	مذکر	داغ	نکلتا خلد سے روتا ہوا اگر آدمی ہوتا	رقیب اُسکی گلی سے کیوں خوش و خرم نکلتا ہے

[۱] (زندہ دم) مقدور ہمیں کب تری وصفوں کی رقم کا۔ حقا کہ خداوند ہو تو لوح و قلم کا۔

[۲] (نزع) یہ وہ دولت ہو جو ہاتھ لگ میں رہ جاتی نہیں۔ یہ رقم وہ ہو جو اپنے صرف میں آتی نہیں۔ رقم۔ روپیہ کے وہ نشانات جو الفاظ کا اختصار کرکے بتائے گئے ہیں مثلاً ایک روپیہ (عہ) دو روپیہ (عہ) تین روپیہ (عام) چار روپیہ (للعہ) پانچ روپیہ (صہ) چھ روپیہ (صہ) سات روپیہ (لے) آٹھ روپیہ (عم) نو روپیہ (لعہ) دس روپیہ (عسہ)

رکاب	ع	۲۲۳	بالکسرہ آہنی حلقہ جو پاؤں رکھنے کیلئے اونٹ گھوڑے کے سوار زین؛ کاٹھی میں لگاتے ہیں۔	مونث	مونس	کا بنا بدن رکاب قدم سے نکل گئی	پر دوش جب پہنچ مشک سکینہ سنبھل گئی
رکابی	ف	۲۲۲	تھالی۔ چھوٹا طباق۔	〃	ناسخ	چاند کو تیرے منہ سے کیا نسبت	چاندی کی چھوٹی اک رکابی ہے
رکاوٹ	ھ	۔۲۷	روک۔ توقف۔ تعرض۔ مزاحمت رنجش۔ کشیدگی۔ دیر	〃	جلیل	ہیں امتحان غیر میں کیا کیا رکاوٹیں	خنجر جو لگ گیا تو ہے جلاد کی تلاش
رکعت	ع	۔۹۰	نماز میں قیام سے سجدہ تک ایک رکعت ہوتی ہے۔ ہر نماز میں دو یا تین یا چار رکعتیں ہوتی ہیں۔	〃	اسیر	سر جھکا کر کیجئے تعظیم زلف و خط و خال	رکعتیں تین اسطرح پڑھئے نماز شام کی
رُکن	〃	۲۷۰	بالضم کسی چیز کا جزو اعظم۔ مکان کے بچھوت کی دیوار جس پر بنیاد رکھتے ہیں ستون۔ کھمبا۔	مذکر	〃	طاعت میں دیکھیا ہے کسی قدّ دراز کا	اعظم یہی ہے رکن ہماری نماز کا
رکوع	〃	۲۹۶	بالضم نماز میں عاجزی سے جھکنا۔	〃	ناسخ	نہیں نماز اگر زاہد تو پھر کیا ہے	یہ میکدہ میں رکوع و سجود شیشے کا
رُکھائی	ھ	۲۴۶	بے التفاتی۔ بیمروتی۔ بے پروائی۔ کج ادائی۔	مونث	جلیل	پھر گئی آنکھ مری پھر کے نہ دیکھا اُنکو	میری آئی نہ ٹلی اُنکی رُکھائی نہ گئی
رکھ رکھاؤ	〃	۲۶۲	دیکھ بھال۔ خاطرداری کا برتاؤ	مذکر	سخن	ہو رکھ رکھاؤ علم و عمل کا ہر اک طرح	کس کام کا وہ علم کہ ہو گرد راہ کا
رکھوائی	〃	۳۴۲	نگہبانی۔ حفاظت	مونث	امیر	تاک میں تیری ہوا میخوار ست	کس سے ہوگی تیری رکھوائی گھٹا
رگ	ف	۲۲۰	بالفتح نس۔ جسم کی وہ نالی جسمیں خون رہتا ہے۔	〃	جلیل	تمھارے ہاتھ میں کتنی خوشنما تلوار	یہ ہوتی اور کسیکی رگِ گلو ہوتی
رگڑ	ھ	۳۴۰	گھسنا۔ خفیف زخم وہ نشان جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے ہو جائے۔	〃	امیر	کب گور میں خنجر کی رگڑ یاد نہ آئی	کب روح سوئے کوچہ بیداد نہ آئی
رَم	ف	۲۴۰	بالفتح بھاگ۔ دوڑ۔	مذکر	گویا	ساقیا ہجر میں میخانہ بیاباں ہوگا	دورِ ساغر بھی رم چشم غزالاں ہوگا
رمز	ع	۔۴۷	بالفتح اشارہ۔ پوشیدگی۔ آنکھ و ابرو کا اشارہ۔ کنایہ۔ پیچدار بات	مونث	صبا	غوطے کھلواتی ہے کیا رمز تری کج بحثی	تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں
رمضان	〃	۱۰۹۰	بفتح اول و سوم۔ قمری نواں مہینہ۔ روزہ صوم کا مہینہ۔	مذکر	داغ	ریل نے دو ہی دن میں پہونچایا	رمضان ایک دن کے بعد آیا
رمنہ	ف	۲۹۵	بالفتح چراگاہ۔ وہ جگہ جہاں ہرن چرتے ہیں۔	〃	جلیل	شوخ چشموں کا ہے رمنہ سبزہ زار دل مرا	روز دو دو چار چار آہو نظر آنے لگے

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرعہ	مصرعہ
رَن	ھ	۲۵۰	بالفتح میدان جنگ ۔ نبرد گاہ ۔ لڑائی کی جگہ ۔	مذکر	دبیر	کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی	رن ایکطرف چرخ کہن کانپ رہا ہی
رنج	ف	۲۵۳	بالفتح دُکھ ۔ تکلیف ۔ غم ۔ آزردگی ۔ افسوس ۔ پچھتاوا ۔ ملال ۔	”	آتش	اس گنبد سپہر کو میں کیا کروں گا یاد	آتش ہمیشہ رنج رہا گور تنگ کا
رنجش	”	۵۳	خفگی ۔ دلکی کدورت ۔	مونث	جرات	بیٹھیں جب آ لوگو نہیں ہم تب تم واں اٹھ کر	رنجش بیجا ب اسکی بات یہ ٹھہر گئی
رنجک	ھ	۲۷۳	وہ بارود جو بندوق توپ وغیرہ کے پیالہ پر رکھتے ہیں ۔ چاشنی ۔	”	ظفر	وہ شکار انداز لے جب ہاتھ میں اپنے تفنگ	برق تھرا جائے رنجک دیکھکر اُڑتی ہوئی
رنجوری	ف	۲۴۹	بیماری ۔	”	داغ	جگر کی ناتوانی میں کہوں یا دلکی رنجوری	ادھر بیمار پہلو میں اُدھر بیمار پہلو میں
رِند	”	۲۵۴	جو احکام شرع سے عمداً انکار کرے ۔ شرابخوار ۔	مذکر	جلیل	پھول لائے کے کھلے ہمنے یہ جانا ساقی	رند ہاتھوں میں لئے ہوئے پیمانے نکلے
رنگ [1]	ف	۲۷۰	لون ۔ جیسے سبز ۔ سرخ ۔ زرد ۔ کالا ۔ سفید وغیرہ ۔	”	ناسخ	تیرے دانتونکو جو دیکھا ہوگئے پھر سفید	زرد وای کا ملاحت رنگ تھے پکھراج کا
۰	۰	۰	غصہ و غضب ۔ عتاب	”	تسلیم	بے سبب ہر بات پر میری خفا ہوتا ہی آج	دیکھئے لاتا ہی کیا وہ شوخ گل اندام رنگ
۰	۰	۰	طرز روش ۔	”	جلیل	کوئی ایسا نملا ہمکو حسین جیسیں ہو	تیری رفتار کا جادو تری گفتار کا رنگ
۰	۰	۰	ڈھنگ ۔ انداز ۔	”	انیس	دکھلا رہے تھے رنگ علیؑ کی لڑائی کا	اعدا کے خوں سے لال تھا سبزہ ترائی کا
۰	۰	۰	طریقہ ۔ انداز ۔	”	جلیل	ہوں ایک سے سب حسین کیونکر	ہے رنگ جدا کلی کلی کا
۰	۰	۰	دھاک رعب	”	جاہ	کوئی رنگیں غزل سنا کر جاہ	باندھیئے آج خوب اپنا رنگ
۰	۰	۰	اعتبار ۔ فروغ ۔ قدر ۔ عزت	”	امانت	یار کی مستی کے آگے رنگ جمنے کا نہیں	کالا منہ تسلیم کر اب جائے رو دختر نہیں
۰	۰	۰	خوبی ۔ انداز	”	جلیل	مٹتی نہیں دشمنی کسیکی	رنگ اسمیں ہی میری دوستی کا
۰	۰	۰	رسوخ پیدا کرنا ۔	”	رند	ہمنے جو رنگ جمایا تھا کسی سے نہ مٹا	غیر نے جوڑ جو بارے تھے وہ بیکار گئے
۰	۰	۰	رونق بہار ۔ خوبصورتی ۔	”	جلیل	کھل رہی ہی یہ آنکھ ساقی کی	میرے دم سے ہی رنگ محفل کا
۰	۰	۰	مزہ لطف	”	جان صاحب	جنگلا ہی پیلی بھیت کا بیلو بجائیے	ویرانی جائے دلکی اجی دستار رنگ
۰	۰	۰		”	رند	بدست میکدے سے جہاں کے میں اُٹھ گیا	آنکھوں نے میری رنگ نہ دیکھا خمار کا
۰	۰	۰	نتیجہ نکلنا ۔ فایدہ و نفع ظاہر ہونا ۔	”	تسلیم	بھیجکر اُس گل کو خط پوشیدہ کہتے دلمیں ہیں	دیکھئے لاتا ہی کیا یہ نامہ و پیغام رنگ

[1] کتب ہائے لغت میں رنگ کے معنی بہت سے پائے جاتے ہیں چنانچہ غیاث اللغات میں بحوالہ جہانگیری وغیرہ کے ۳۱ معنے درج ہیں (۱) لون (۲) حصہ نصیب (۳) عیب ننگ و عار (۴) رنج و محنت (۵) قوت و توانائی (۶) جان (۷) شتر قوی (۸) مال و زر (۹) نفع و فایدہ (۱۰) گوڑی (۱۱) طرز و روش (۱۲) جنگلی بیل و بکری (۱۳) مکر و حیلہ (۱۴) اُگنا (۱۵) خوبی (۱۶) خوشی و تندرستی (۱۷) شرم و خجالت (۱۸) خون (۱۹) رونق و لطافت (۲۰) تھوڑی پونجی (۲۱) زر و سیم و جوہری (۲۲) جواد حاصل جو (۲۳) صاحب والی (۲۴) باپ (۲۵) خال تل (۲۶) نقطہ (۲۷) شیر کلی (۲۸) جلاجل (۲۹) غضب و غصہ (۳۰) ابریشم (۳۱) خیاط ان معنوں کے علاوہ غیاث نے یہ بھی لکھا ہی کہ انکے علاوہ برہان نے دو معنی (۳۲) مانند ۔ اور بھی لکھے ہیں ۔ نور اللغات میں معنی با یحود ذیل پائے جاتے ہیں (۱) رنگت روپ (۲) طرز روش انداز (۳) ناچ گانا (۴) وہ چیزیں جس سے رنگتے ہیں ۔ (۵) حال احوال کیفیت (۶) بہار رونق خوبصورتی ۔ (۷) سماں (۸) مانند نظیر (۹) روغن ارنش (۱۰) خوشی خوشحالی لطف مزہ (۱۱) رسم دستور قاعدہ (۱۲) قسم (۱۳) تماشا سیر (۱۴) ہنسی مذاق چہل (۱۵) گنجفہ کی آٹھواں بازیاں (۱۶) جوڑ ہمسر (۱۷) لطف مزہ شغل (۱۸) خمار نشہ قوت (۱۹) مکر و حیلہ (۲۰) برتاؤ ۔ (۱) لون ۔ (صبا) خونباری فراق سے گل پوش ہوگئے ۔ کپڑے دنے رنگا خون جگر کا اٹھا لیا ۔ (۲) طرز و روش ۔ (داغ) اس چمن میں گو برنگ سبزہ بیگانہ ہوں ۔ گل ہے رنگیں ہو میں بیخود رنگ کا دیوانہ (باقی حاشیہ صفحہ ۱۸۹ پر ہے) ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
رنگ	.	.	دہج صورت۔	مذکر	مصحفی	اے مصحفی گریباں سارا لہو سے تر ہے	یہ رنگ اپنا ظالم تو نے کہاں بنایا
.	.	.	بری کیفیت خراب حالت۔	״	شعور	شاید پیام آیا گلزار میں خزاں کا	کچھ رنگ ہے دگرگوں گلچین و باغباں کا
.	.	.	بیماری۔خوف۔شرم۔	״	ناسخ	تیرے دانتوں کو جو دیکھا ہو گئی مسی سفید	زرد ہے کانِ ملاحت رنگ ہے پکھراج کا
.	.	.	تعصب روپ کھونا۔	״	بحر	ٹلا ہوا ہے تعصب کا چہروں پر روغن	مٹا سکا نہ کوئی شیخ و برہمن کا رنگ
.	.	.	کر و فر۔شان و شوکت رونق۔	״	امیر	پھول اے بلبل نہ پھولوں پہ دو روزہ ہے بہار	ایک جھونکے میں ہوا سب رنگ و بو ہو جائیگا
رنگت	ھ	۲۷۱	رنگ۔	مونث	جلیل	کی شست و شو ہزار مگر پھر بھی اے جلیل	رنگت لہو کی دامنِ قاتل میں رہ گئی
رنگ ڈھنگ	״	۳۴۹	طور طریقہ	مذکر	جرات	بجائے اشک ہے خونناب لخت دل سر مژگاں پر	عجب کچھ رنگ ڈھنگ اب تو بنا ہے چشم گریاں کا
رنگ روپ	ف	۳۷۸	آب و تاب۔چمک دمک۔	״	رشک	سرو سے عرض کیجئے طول قد نگار کا	پھولوں سے کہئے رنگ روپ نرگس چشم یار کا
رنگ و بو	״	۲۴۴	کنایۃً کر و فر۔شان و شوکت۔ رونق۔	״	امیر	پھول اے بلبل نہ پھولوں پہ دو روزہ ہے بہار	ایک جھونکے میں ہوا سب رنگ و بو ہو جائیگا
رُو	״	۲۰۶	منہ۔چہرہ۔رخسار	״	ناسخ	گم ہوا میں جب سے تیرا رو نظر آیا مجھے	آئینہ جب میں نے دیکھا تو نظر آیا مجھے
رَو	״	״	پانی کا بہاؤ۔	״	ظفر	لاکھ تم منع کرو جبکہ بھر آئیگا یہ دل	ناصحو آنسوؤں کی چشم میں رو ہووےگی
رواج	ع	۲۱۰	بفتح اول مگر فارسی نہیں کثرت عمل عام دستور معمول رسم	״	فائز	ہم ہوئے بے قصور شہر بدر	اے جنوں یہ رواج کیسا ہے
روا روی	ف	۴۲۲	تیز رفتاری۔ہلچل۔جلدی۔ بھاگا بھاگ۔	مونث	״	شب کی روا روی ہے علامت سحر کی ہے	ہمکو لحد کی فکر نہیں یاد گھر کی ہے
رُوآں (رویاں)	ھ	۲۵۶/۲۶۶	باریک بال جو تمام جسم میں ہوتے ہیں	مذکر	ناسخ	شکم صاف کے قریں ہے کمر	یا ہے مخمل پہ روآں مخمل کا
				״	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلی سے	ایک رواں ہو میلا مری بارانی کا
روانی	ف	۲۶۷	تیزی دھار	مونث	مونس	اے قوم میری سیف زبانی نہ جائیگی	کاٹوں گی لاکھ تو یہ روانی نہ جائیگی
روانی	ف	۲۶۷	بہاؤ۔پانی وغیرہ کا	״	جلیل	بند یارب نہ ہو اشکوں کی روانی ہو جائے	مجکو ڈر ہے نہ کلیجہ کہیں پانی ہو جائے
روایت	ع	۴۱۰	سرگذشت۔کسیکی بات دوسرا نا بیان کرنا	״	انیس	لکھتے ہیں زرارہ بن صالح نے روایت	اک دم میں ہوئی فوج ملایک کی یہ کثرت
روباہ	ف	۴۱۳	لومڑی	مذکر	״	نامرد شقی صاحب شمشیر ہوئے ہیں	روباہ طرح دہر میں کیا شیر ہوئے ہیں
روپ	ھ	۲۰۰	بھیس۔صورت۔شکل۔وضع ڈھنگ نقص سے سوانگ۔	״	امیر	مری صورت جو بدلی فرط غم سے	تو وہ بولے کہ اچھا روپ بدلا
.	.	.	آب و تاب۔رونق۔جلوہ۔تجلی۔	״	رند	کون کہتا ہے کہ بیگانہ ہے مرے دلدار کا رنگ	ابتلا تم وہی جوبن ہے وہی یار کا رنگ

ہوں۔(۶) بہار۔رونق خوبصورتی۔(امانت) سر کہ بکڑے ہاہی نزاکت سے آنکھ میں۔تیغ نگاہ بار میں بھی آج رنگ ہے (۷) سماں بہار (امانت) کس زہرہ وش کی باغ میں آمد ہے صبحدم۔صحن چمن میں آج رنگ ہے ہر سمت رنگ ہے (۸) مانند۔نظیر۔(امانت) مہندی لگا کے تمنے کیا خلق کو ہلاکا۔پامال کون کوت بزنگ حنا نہیں۔(۱۰) خوشی خوشحالی لطف رشوق تمنا مالی) کہتے ہیں چمن کے پھول بوٹے۔ہو رنگ جو تو سبز آج لوٹے۔(۱۲) قسم (رجانصاحب) لنگوٹی سرکھلی اندھی میں کیوں کھڑی ہے تو۔ہزار رنگ کی ہوتی ہے اس غبار میں روح۔(رشک) بہار کے لئے بلبل کا حوصلہ دیکھو۔) ہزار رنگ کے گل کہائے چار دن کے لیے۔(۱۳) سیر تماشا (نظیر اکبرآبادی) ع عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانی۔(۱۷) شغل لطف مزہ۔(امانت) چھیڑتے ہیں تجھے در پردہ شب وصل رقیب۔رات کے رنگ میں سب رات گنوا دیتے ہیں (۲۰) برتاؤ۔(داغ) ایک ہی رنگ ہے سب سے یہ تماشا کیسا۔کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا ہے رنگ تمام معنوں میں مذکر ہے۔

بقیہ معانی رنگ صفحہ ۱۸۸

روٹی	ہ		۹۱۶	نان ۔ رزق	مونث	تسلیم	جو دیکھا غور سے ۔ دنیا میں روٹی	خدا سے کم رسولوں سے بڑی ہے
روح	ع		۲۱۴	جان ۔ بخار لطیف جو دل سے پیدا ہو	”	جلیل	قبر عاشق کی اُداسی بھی بلا ہوتی ہے	شمع کہتی ہے مری روح ہوا ہوتی ہے
روح القدس	”		۳۷۹	لقب حضرت جبریل علیہ السلام ۔	مذکر	ناسخ	روح ناسخ ہے اُسکی روح اقدس کی ثنا	بارہا جسکے لئے روح القدس نازل ہوا
رود	ف		۲۱۰	نہر ۔ ندی ۔	”	میر	رونے کا جوش دیکھا آنکھوں کو ہے لعینہ	جیسے ہو رود کوئی برسات میں اُبلتا
روداد رونداد	”		۲۱۵ ۲۲۵	کیفیت حال ماجرا ۔ سرگذشت ۔ اردو میں عدالت کی کارروائی کو بھی کہتے ہیں ۔	مونث	نوح	سرگذشت دل ناشاد نہ دیکھی نہ سنی	آجتک تمنے یہ روداد نہ دیکھی نہ سنی
روز	”		۲۱۳	دن	مذکر	جلال	دونوں مہماں ساتھ میری گھر ہوئے تھے فلک	وصل کی شب ہائے جلدی روز ہجراں کر گیا
•	•		•	روز کی مزدوری ۔ جو مزدوری روز دیجاتی ہے ۔	”	بحر	تنخواہ گالیوں کی نہ جھڑکیاں کبھی	جب صبح کے اُٹھے نوکر ونہیں روز بٹ گیا
روزگار	ف		۴۴۴	زمانہ	”	مومن	اے چرخ چاہنے سے رہے بہرواہ کو	کیا چاہیں روزگار یہ تمنا نہیں رہا
•	•		•	نوکری	”	داغ	کب میسر ہو روزگار ایسا	اور آقا سے نادار ایسا
روزن	ف		۲۶۳	سوراخ	”	تعشق	کھدیا بسکہ تری آہ میں تاثیر نہیں	یہ نہ کھا کہ یہ سینے میں ہے روزن کیسا
روزمرہ	”		۴۵۸	روز کی بات چیت ۔	”	سحر	یہ عاشق کو دیتا ہے بھر کے سنئے	یہ سنوتا ہے روزمرے سنئے
روزہ	”		۲۱۱	جسکو صیام وبرت کہتے ہیں	”	رند	بوسہ لب شیریں کا لیا وصل کی شب میں	افطار کیا خرمے سے روزہ رمضاں کا
روزی	”		۲۲۳	بضم اول روزمرہ کی خوراک ۔ رزق ۔ حصہ نصیب مجازاً نوکری ۔	مونث	جلیل	نکلجاتی ہے خدمت ہاتھ سے روزی نہیں جاتی	یہی وہ بات ہے دل جسپہ شیدا ہو ہی جاتا ہے
روزینہ	”		۲۲۱	روز کی مزدوری ۔ وظیفہ	مذکر	آتش	آمد خط پر تو بوسہ کا نکرا انکار یار	شام کو ملتا ہے روزینہ ہر اک مزدور کا
روش	”		۵۰۶	بفتح اول وکسر دوم ۔ طور طریق طرز ڈھنگ وضع انداز ۔	مونث	داغ	قدم قدم ہے تری چال کا نیا انداز	وگرنہ ایک روش ہے سب آسمانوں کی
روش	”		”	باغ کی پٹری ۔ درختوں کے درمیان کا راستہ ۔	”	امیر	روش باغ جناں کیا بھلی معلوم ہوتی ہے	مجھے تو یہ مدینے کی گلی معلوم ہوتی ہے
روشنائی	”		۵۷۷	روشنی ۔ لکھنے کی سیاہی ۔	”	مونس	لکھی شہ کی جب روئے انور کی مدح	سیاہی میں بھی روشنائی ہوئی
روشنی	”		۵۶۶	تاب ۔ فروغ ۔ ضیا ۔ نور چمک بینائی	”	ناسخ	ہوتی جاتی ہے خط شبرنگ کی ہر جا نمود	روشنی ہے روئے جاناں میں چراغ شام کی
روضہ	ع		۱۰۱۱	بفتح اول وسیوم ۔ باغ ۔ باغیچہ	مذکر	امیر	مہماں جب شب معراج ہوئے دعوت میں	چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا
”	”		”	بفتح اول وسیوم ۔ مجازاً مقبرہ جسپر گنبد بنا ہوتا ہو ۔	”	”	نور ایسا دیدہ و دل کو خدا بخشے امیر	سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا
روغن	ف		۱۲۵۶	تیل	”	جان صاحب	جورت کیا باقی رہا آنکھوں میں آب آنسو نہیں	ان چراغوں کا تو نرگس خشک روغن ہو گیا
•	•			وارنش	”	گویا	تیرے عکس رخ سے ہر خوشبو سے پھول ہیں	روغن گل بنگیا ہے صاف روغن ڈھال کا
روک	ہ		۲۲۶	اٹک ۔ ممانعت انسداد ۔	مونث	داغ	مرا خیال تو آنے دیا نہ تمنے مگر	ہوئی نہ روک دل مبتلا کے آنے کی

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
روک تھام	ہ	۲۲۲	کسی امر کے بابت پہلے سے انسداد کرنا۔ تنبیہ کرنا۔	مونث	داغ	اب بقا نے گرچہ بہت روک تھام کی	پیری چلی نہ خضر علیہ السلام کی
روگ	"	۲۲۶	دکھ درد بیماری۔ کنایۃً وبال جنجال خلاف طبع چیز۔ جھگڑا فتنہ فساد۔ مشکل۔ وقت۔ تکلیف عیب نقص۔	مذکر	امیر	پھر بیٹھے بیٹھے وعدۂ وصل اس نے کر لیا	پھر اٹھ کھڑا ہوا وہی روگ انتظار کا
رومال	ف	۲۲۲	منہ ہاتھ پوچھنے کا چھوٹا ٹکڑا کپڑے کا شال کا وہ کپڑا جو تکونا کر کے اوڑھتے ہیں	"	انیس	ہو بجا دماغ عرش پر اک مشت خاک کا	رومال ہے یہ فاطمہ زہرا کے دست پاک کا
رونا	ہ	۲۵۲	آنسو بہانا۔ جھینکنا۔ شکایت کرنا۔ گلہ کرنا۔	مذکر	امیر	بناوٹ سمجھتے ہو رونے کو میرے	مجھے تو ہے اب جان رونا اسی کا
روند	"	۲۶۰	چوکیداروں کا گشت	"	داغ	گشت وشن ایسا ہی رہتا ور مژگان اگر	روند عزرائیل پھرتے کوچۂ شمشیر میں
رونق	ع	۲۵۲	کسی چیز کی خوبی۔ زیبائش۔ خوبی تازگی۔ چہل پہل۔	"	داغ	گل سرد ہو گئے چمن میں داغ	کچھ رونق مگر نہیں آتی
رونمائی	ف	۲۱۲	منہ دکھائی۔	"	رند	بے تکلف ہو خدا کے لئے منہ دکھلائے	نقد جاں حاضر ہے یاں بھی رونمائی آپ کی
روہٹ	ہ	۲۱۱	بضم اول وسکون دوم معروف و فتح سیوم۔ نرمی۔ تازگی۔ چہرے کی رونق	"	بحر	منہ سے منہ کس کے ملا تو نے جو روہٹ آئی	بحر دیکھ آئینہ صورت کبھی ایسی تو نہ تھی
رویاں	"	۲۶۲	بال۔ روواں بھی کہتے ہیں	مذکر	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلی سے	ایک رویاں نہو میلا مری بارانی کا
رویت	ع	۲۱۶	بضم اول و فتح سیوم دیکھنا۔ نظارہ نظر آنا۔ رویت ہلال چاند کا نظر آنا۔	مونث	سیر	ابرو پہ اسکے آگئی اڑکر ہوا میں زلف	کیا رویت ہلال سیاہی میں رہ گئی
رہ	ف	۲۰۵	راستہ۔	"	ظفر	زخم سینہ کی مری پٹی اگر کھل جائیگی	بند ہو جو وہ رہ خون جگر کھل جائیگی
رہائی	ہ	۲۲۶	چھٹکارا۔	"	جلیل	بیخودی خوب تھی پابند علایق کیسی	یہ جو ہوتی تو اسیری میں رہائی ہوتی
رہبر	"	۲۰۲	رہنما۔ ہادی۔	مذکر	تسلیم	شب آب بقا نہیں ہونا توانی بڑھتی جاتی ہے	بنا ہے ضعف رہبر وحشت عمر گریزاں کا
رہرو	"	۲۱۱	مسافر۔ راستہ چلنے والا۔	"	ناظم	لعل لب دیکھتی ہی دیکھتی رہی زلف کی راہ	رہرو شوق بدخشاں سے ختن میں آیا
رہزن	"	۲۰۲	ٹھگ۔ لٹیرا۔	"	آتش	گرد رہ زہری اڑکر اسکی آنکھیں بند کریں	ہاتھ ملتا مجھ مسافر کے لیئے رہزن رہا
رہگزر	"	۲۲۲	راہ۔ عام راستہ۔ مختلف فیہ	مونث	بحر	جو کوڑی بھولی غزالوں کو ہماری وحشت میں	غول ہر سو دوڑتے ہیں رہگزر ملتی نہیں
	.	.		مذکر	رند	رونق فزا بام پر وہ بیشتر ہونے لگا	بند مارے پھیر کے اب رہگزر ہونے لگا
رہنمائی	"	۲۱۲	رہبری۔	مونث	آتش	پہچانا حق کو چار دو معصوم کے طفیل	زینہ سے رہنمائی ہوئی مجکو بام کی
رہوار	"	۲۱۲	گھوڑا۔	مذکر	انیس	لب تشنہ جو وہ حق کا شناسا نکل آیا	رہوار بھی اس نہر سے پیاسا نکل آیا
ریا	ع	۲۱۱	مکر۔ حیلہ۔ دکھاوا	مونث	رشک	طاعت میں ریا جو تجھ سے ناشی ہوگی	پرسش میں غضب کی جان خراشی ہوگی
ریاست	"	۲۲۱	حکومت۔ عملداری	"	امیر	ظلم ہے آپ ہی مظلوم سیاست ایسی	ساری عالم میں ہے آگ ہو ریاست ایسی

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ریاض	ع	۱۰۱۱	باغ۔	مذکر	امیر	کیا زنگ اسکو جاتی ہی گھر کا بدل گیا	دوزخ ہوا آج کل جو ریاض نعیم تھا
٠	٠	٠	محنت۔ مشقت	؍؍	مونس	برباد سب ریاض علمدار ہو گیا	اس شکل سے وہ تیر لوہیں پار ہو گیا
ریاضت	ع	۱۴۱۱	محنت۔ مشقت	مونث	انیس	ہر نخل برومند ہے یا حضرت باری	نخل اسکو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری
ریت	س	۶۱۰	بکسر اول وسکون دوم مجہول۔ بالو ریگ۔	؍؍	؍؍	تن جلا جاتا ہی جب گرم ہوا آتی ہے	ریت اڑ اڑ کے ہر اک زخم میں بھر جاتی ہے
؍؍	؍؍	؍؍	بکسر اول وسکون دوم معروف رسم و رواج دستور۔	؍؍	شوق	ساتھ میرے نئی نہ ریت کرو	پاس سے ہٹ کے بات چیت کرو
ریچھ	ہ	۲۱۸	بکسر اول وسکون ہر دوم معروف بھالو	مذکر	صبا	وہاں جا کے اکدن جو ساکن ہوے	کئی ریچھ نخچیر اس دن ہوے
ریختہ[1]	ف	۱۲۱۵ ۲	بکسر اول وسکون دوم مجہول و فتح چہارم۔ وہ شے جو قالب میں ڈالکر بنائی جائے وہ کلام جو دو یا کئی زبانوں سے مخلوط ہو۔	؍؍	جرات	جرات انداز ترے شعر کا خوش آتا ہے	ریختہ اور کوئی پڑھ کے سناتا ہے بنا
ریزہ	؍؍	۲۲۲	چھوٹا ٹکڑا۔ وہ چیز جو کسی چیز سے ٹوٹ کر گرے۔ پرزہ۔ ریشمی کپڑے کا تھان۔	؍؍	امیر	ہر ساقی میں ہے دل چور کرو کیا گلگشت	سبزہ زیر کف پا ریزۂ مینا ہوگا
ریس	ہ	۲۷۰	برابری۔ رشک۔ حرص۔ ہوس	مونث	حالی	مخالف کی ریس اسمیں کرنی بری ہے	نشاں غیرت دین حق کا یہی ہے
رئیس	ع	۲۸۰	سردار۔ عزت دار آدمی	مذکر	انیس	گھوڑوں پہ گرد و پیش رئیسان شام تھے	زریں کمر جلو میں کئی سو غلام تھے
ریش	ف	۵۱۰	بکسر اول وسکون دوم معروف ڈاڑھی	مونث	تسلیم	کیفیت دکھلائیگی پھر کر شراب سرخ رنگ	لالہ ہی ریش سفید اے شیخ جی ہو جائیگی
ریشہ	؍؍	۵۱۵	تار۔ مہین مہین جو درختوں کی جڑ میں ہوتے ہیں۔	مذکر	اسیر	کس زبان سے لمعۂ دندان جانان ہے بیاں	تار چاندنی کا ہر اک ریشہ ہو مسواک کا
ریگ	؍؍	۲۳۰	بالو ریت۔	مونث	؍؍	جگہ کشتی پہ ہو یارب کسی شہر پہ ساحل کی	جو شہرت آب دریا ہو تو شکر ریگ ساحل کی
ریل[2]	انگریزی	۲۴۰	بروزن تیل۔ ریل گاڑی۔ ہندی میں افراط۔ انبوہ۔	؍؍	ظریف	القصہ ریل جب کہ جہانسی روان ہوئی	اور شکل لکھنؤ کی نظر سے نہاں ہوئی
				؍؍	محسن	لگائی فنا نے کہاں داغ بیل	عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
ریلا	؍؍	۲۴۱	ریلا۔ سیلاب۔ دھکا۔ انبوہ۔	مذکر	قلق	شہر والوں کا ساتھ ریلا تھا	لب دریا بس ایک میلا تھا
رینی	؍؍	۲۷۰	بکسر اول وسکون دوم مجہول کسم کپڑے میں رکھکر پانی کے ذریعہ سے رنگ اتارتے ہیں اسکو رینی کہتے ہیں۔	مونث	امیر	اٹھا وہ دلیں درد کہ بجلی چمک گئی	ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی

[1] بزبان اردو نظم کو بھی کہتے ہیں مگر اس معنی میں اب متروک ہے۔ [2] ریل خصوصاً اس لوہے کی پٹری کو کہتے ہیں جس پر گاڑی چلتی ہے اور اسی وجہ سے گاڑی کو ریل گاڑی کے نام سے موسوم کیا ہے۔

باب زائے معجمہ

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
زادِ عقبیٰ[1]	ف	۱۹۴	توشۂ آخرت	مذکر	اوج	خدا تو بڑی طرح سے بخشدیگا رونے والوں کو	کہ ہم کو زادِ عقبیٰ کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
زادِ راہ	؍؍	۲۱۱	توشۂ راہ یا راستہ کا خرچ	مونث	تسلیم	دی دعا یار نے جو وقتِ سفر	میں یہ سمجھا کہ زادِ راہ ملی
زادِ سفر	؍؍	۳۵۲	سفر کا خرچ	مذکر	رشک	ہم سے عماں نیاک جو زوجار بھی ہوتے	ہنگام سفر زادِ سفر خوب نکلتا
زاغ	؍؍	۱۰۰۸	کوا۔ زاغِ کمان۔ کمان کے گوشہ کی نوک۔	؍؍	اسیر	جائیں گے ہم بھی ناوکِ مژگاں کو دیکھنے	صدقہ اُتارنے کو جو زاغِ کماں ملا
زانو	؍؍	۶۴	گھٹنا۔ جانگھ۔ ران۔	؍؍	رند	مشغلہ تھا یہ شبِ ہجر میں میرا اپنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زاہد	ع	۱۲	عابد۔ عبادت کرنیوالا۔ پرہیزگار۔	؍؍	امیر	مسجد میں بلاتا ہے ہمیں زاہد نافہم	ہوتا جو اگر ہوش تو میخانے نہ جاتے
زائچہ	ف	۲۶	جنم پتری۔ رمل کی شکلیں	؍؍	اسیر	کسقدر ہے کوکب طالع بلند	زائچہ میرا تمہارا مل گیا
زائر	ع	۲۱۸	زیارت کرنیوالا۔ زیارت کو جانے والا۔ حاضری	؍؍	لطف	ملوں یہ شوقِ دل کیا کیا ابھی آنکھیں قدموں سے	کوئی زائر جو ملجائے رسول پاک کے در کا
زبان	ف	۶۰	جیبھ	مونث	اسیر	زندگانی کا مزا وصل میں حاصل ہو اسیر	منہ میں جو رشمنا کے زباں رہتی ہے
				؍؍	آتش	لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیاں صاحب	زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
؍؍			بولی۔ بول چال۔ روزمرہ	؍؍	امیر	ہزار طوطی و بلبل نے مشق کی پیدا	نہ اسکو آئی نہ انکو مری زباں آئی
				؍؍	اوج	شہرت ہر ایک شہر میں اس گفتگو کی ہے	دہلی کا ہے مذاق زباں لکھنؤ کی ہے
زبرجد	ع	۲۱۶	ایک قسم کا زمرد ہے جو سبز مائل بزردی ہوتا ہے۔	مذکر	داغ	انکا رنگ سبزۂ رخسار گہرا ہو گیا	جو زبرجد تھا زمرد کا نمونا ہو گیا
زٹل	ہ	۲۳۷	بیہودہ گوئی۔ بمعنی بات۔ بڑ۔ جھک	مونث	تسلیم	تسلیم آج تک ہے وہی شعر و شاعری	بڈھے ہوئے مگر نہ تمہاری زٹل گئی
زچہ	ف	۱۵	بفتح اول و دوم اردو میں بتشدید دوم و فتح دوم بھی بولتے ہیں عورت بچہ جنی ہوئی چالیس روز تک زچہ کہلاتی ہے۔	مذکر	امیر	واہ کیا شکلیں ہیں قابل ہیں تصور ونگر	دیکھو نکلی ہیں زچہ خانے میں شمشیروں کے
زحل	ع	۴۵	سنیچر ستارہ جو بہت بلند ہے اور منحوس سمجھا جاتا ہے۔	؍؍	میر حسن	نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل	عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل
زحمت	؍؍	۴۵۵	تکلیف۔ دکھ	مونث	نوح	آنکھوں سے اڑ تو کوئی زحمت ٹل گئی	اتنا ہوا کہ پھانس جگر سے نکل گئی
زخم	ف	۶۴۷	گھاؤ کنایۃً نقصان خسارہ۔ غم۔ الم	مذکر	مونس	کھینچا جو وہ کماں تو کھلا زخم جبیں کا	خورشید سحر ہو گیا چہرہ شہ دیں کا

[1] اس لفظ کی تانیث و تذکیر باعتبار مضاف الیہ کے ہوتی ہے جیسے "زادِ راہ" مونث ہے اور "زادِ سفر" مذکر ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
زد	ف	۱۱	چوٹ۔ ضرب۔ نشانہ۔ نشانے کا سامنا۔ نقصان۔ ضرر	مونث	امیر	چوٹ اس نگہ ناز کی کھاتا نہیں ناصح	یہ صید کسی تیر کی زد پر نہیں آتا
زر	″	۲۰۷	دھن۔ دولت۔ روپیہ پیسہ	مذکر	جان صاحب	نہ کیوں یہ خاک میں ملجائے رنگ کندن کا	کسی کے ہاتھ اجی مفت زر نہیں آتا
۰	۰	۰	طلا۔ سونا۔	″	ناسخ	کیا ہی ہو خاک کے پتلے کی سنہری رنگت	کبھی اکسیر سے ایسا نہ ہوا زر پیدا
زراعت	ع	۶۷۸	بالفتح کاشتکاری۔ کھیتی۔	مونث	رند	یوں ہو گئی زراعت دل پائمال غم	گویا ہوا گذار رخ اپنی کشت پر
زربفت	ف	۶۰۹	ایک قسم کا پُرزر کپڑا ہے۔	″	منیر	دھوکا چمک کا نالۂ اغیار پر نہ کھاؤ	زربفت جھوٹی ٹینچتے ہیں برق آہ کی
زردی	″	۲۲۱	پیلا پن۔	″	امیر	اک عمر ہوئی ترک کئے عشق کا پیشہ	پر آج تلک چہرے کی زردی نہیں جاتی
زرگر	ف	۴۲۷	سنار	مذکر	رند	آرائشیں موقوف ہوئیں سلطے اسیجاب	گوہر نہیں ملتا ہے کہ زرگر نہیں ملتا
زِرہ	″	۲۱۲	بکسر اول و دوم و با علان ہائے ہوز فولاد کا حلقہ دار کرتا جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔	مونث	انیس	داؤد کی زرہ شہ والا کے بر میں تھی	اور ذوالفقار حیدر صفدر کمر میں تھی
زشتی	″	۷۱۷	برائی۔ بدخصلتی۔ بدنمائی	″	انیس	تو بہشتی ہو یہ کافر ہیں کنشتی اے حر	کھل گئی سب بد اعمال کی زشتی اے حر
زعفران	ع	۴۰۸	بفتح اول و سیوم ایک خوشبودار زرد رنگ کا پھول۔	″	آتش	زردی نے میرے رنگ کی مجکو ہنسا دیا	ہنسائے جو کسیکو یہ وہ زعفران تھی
زعم	″	۱۱۷	بالضم۔ و نیز بالفتح دونوں بولتے ہیں گمان۔ ظن۔ غرور۔ گھمنڈ۔	مذکر	رنگین	ہے جسے زعم نوجوانی کا	اُسکو کیا غم ہے ناتوانی کا
زغن	ف	۱۰۵۷	بروزن چمن۔ چیل۔	مونث	میر	زغن ان نے نہیں نہ پائی گئی	نہ مقتول کی لاش اٹھائی گئی
زغند	″	۱۰۹۱	کودان۔ چوکڑی۔ کود پھاند۔	″	مونس	اُچکا کبھی اُدھر کی کبھی اسطرف زغند	بندھتا نہ تھا حریف سے نیزے کا کوئی بند
زفیل	″	۱۲۷	بروزن کفیل سیٹی۔ وہ خاص قسم کی آواز جو کبوتر باز منہ میں اُنگلی رکھکر نکالتے ہیں	″	بحر	موقوف کر زفیل ابھی جو وہ صیاد دکھلا دے	کہے تکبیر ایسی مرغ بسم اللہ بسمل ہو
زک	″	۲۷	سبکی۔ خفت۔ ذلت۔ شرمندگی۔ ہار۔ نقصان۔ خسارہ	″	امیر	مٹا نہ دید کا لپکا نہ تاک جھانک گئی	ہزار بار اُٹھائی زک اور کھائی چوٹ
زکام	ع	۶۸	نزلہ۔ ایک مرض ہے جسمیں ناک سے پانی بہتا ہے۔ سردی ہونا بھی کہتے ہیں۔	مذکر	شوق	اور باتوں کا اب پیام ہوا	مینڈکی کو بھی لو زکام ہوا
زکواۃ	″	۴۳۴	مال کا چالیسواں حصہ جو خیرات دیا جاتا ہے۔	مونث	منیر	کھنچے ہیں حلقے گوشۂ عزلت میں یوں	دی ہے بہت زکواۃ نقوش حصیر کی
زگال	ف	۵۸	کوئلہ۔	مذکر	ناسخ	ہوا ہے خال رخ یار دیکھکر حیراں	سیاہ آگ میں کیونکر زگال رہتا ہے

ل (برق) رہتا ہو اب خیال جو پہلوئے یار کا۔ بازو پہ اپنے زعم ہے بازوے یار کا۔

زلال	ع	۶۸	صاف میٹھا اور ٹھنڈا پانی۔ نتھرا ہوا صاف پانی۔	مذکر	محشر	شدید گرمی میں دوپہر کی محنت کا نتیجہ	عرق جبین کہا ہوا تھا زلال صہبائے کوثر کا
زلزلہ	"	۶۷	بھونچال۔ زمین کا کانپنا۔	"	تسلیم	جونکا نہ خواب گہ سے اکدن بھی گور میں	سو بار زلزلہ مرے شانے ہلا گیا
زلف	ف	۱۱۷	بال کی لٹ۔ گندھے ہوئے سر کے بال۔	مونث	نعشق	لوٹتی ہے شام حسن صبح پر	عارضوں پر زلف لہراتی نہیں
زمانہ	ع	۱۰۳	عالم۔ دنیا۔ جگ	مذکر	"	اب ملاقات مہینوں نہیں اُنسے ہوتی	یاد آتا ہے زمانہ مجھے یکجائی کا
.	.	.	وقت۔ روزگار۔	"	جلیل	اب تو صورت بھی اسکی یاد نہیں	دل کو بچھڑے ہوئے زمانہ ہوا
.	.	.	عرصہ۔ مدت۔ میعاد۔	"	جانصاحب	خورشید کیا کھولا نہیں آنکھوں کے سامنے	گرگٹ کیطرح رنگ زمانہ بدل گیا
.	.	.	دور دورہ	"	جلیل	یہی موقع ہے غریبوں کی نکالینے کا	کشورِ حسن میں ہے آج زمانہ تیرا
.	.	.	مخلوق۔ دنیا کے لوگ۔ خلایق۔	"	اسیر	دیکھا ہمیشہ مور و مگس کو شکر کے گرد	دولت ہے جسکے پاس اُسیکا زمانہ ہے
زمرد	ف	۲۵۱	بفتح اول وضم دوم وتشدید فتح سیوم ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔	"	آتش	رشک کے مارے زمرد خاک میں ملجائیگا	بُندہ پر اس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا
زمزمہ	ف	۹۹	راگ۔ آواز جو دور سے آئے۔ نغمہ وسرود۔	"	رند	نوائے چند سکر ہیں گوش آشنا جن کے	خوش آئیگا نہ انہیں زمزمہ عنادل کا
زمزم	ع	۹۴	مکہ شریف کا مشہور کنواں۔ اسکے پانی کو بھی زمزم کہتے ہیں	"	امیر	دعا کرتا ہے یہ کعبے میں زمزم	خداوندا یہ طوفاں ہو کہیں کم
زمزمی	ف	۱۰۴	صراحی۔ آب زمزم رکھنے کا ظرف۔	مونث	ریاض	بھر کر حرم کے گوشے میں رکھی تھی زمزمی	پی لی چرا کے زاہد شب زندہ دار نے
زمستان	"	۵۵۸	بفتح اول وبکسر دوم جاڑا۔ موسم سرما۔	مذکر	داغ	شعلہ زن ہو تنورِ طوفاں بھی	کانپتا تھا یہاں زمستاں بھی
زمین	"	۱۰۷	دھرتی۔ کرۂ خاکی۔	مونث	آتش	آسماں مر کے تو راحت ہو کہیں تھوڑی سی	پاؤں پھیلانے کو ہاتھ آئی زمیں تھوڑی سی
"	.	.	زمینِ شعر۔ غزل کی ردیف	"	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر	ہمنے زمین شعر جہانمیں خرید کی
زنار[1]	ف	۲۵۸	جنیو۔ وہ تاگا جو ہندو گلے میں ڈالتے ہیں۔	"	رند	آنکھ تجھ بن جو کسی بت عیار پڑی	عوضِ سبحہ گلے میں مرے زنار پڑی
			مختلف فیہ	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہوں جسکے سبب عشق ہے وہ زہر	زنار مجکو چاہئے موجِ شراب کا
زنبور	"	۲۱۵	شہد کی مکھی۔ بھڑ جسکو برّ بھی کہتے ہیں	"	نشا	ایک بھونرے نے جو دیا طنبو۔	نکلے پلٹن بنا بنا زنبور
زنبیل	"	۹۹	ٹوکری۔ جھولی۔ کاسۂ گدائی	مونث	ذوق	ڈر زمانے سے یہ عیار ہے ہشیار	لاکھ بھید شیوں سے جسکی بھری ہے زنبیل
زنجیر	"	۲۷۰	سلسلہ جسکی جمع سلاسل ہے۔ ہاتھی کی تعداد ظاہر کرنے کو ایک زنجیر دو زنجیر بولتے ہیں	"	جلال	گمان ہوتا ہے اکثر قہقہوں کا اسکی نالوں پر	مری دیوانگی پر خود مری زنجیر ہنستی ہے

[1] کثرت استعمال سے مونث کو ترجیح ہے رشک نے بھی مونث ہی لکھا ہے۔ ع بیخود ہے تیری راہ میں تحریر شیخ و برہمن۔ تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
زنجیر	ف	۲۷۰	کنڈی	مونث	شعور	دستِ نازک سے جو کھلنے میں ہوئی تاخیر	دی ہے کسنے یہ دریار کی الٹی زنجیر
	۰	۰	عورتوں کا ایک زیور ہے	״	تعشق	بدگمانی خاک چھنواتی ہے مجھسے اے جنوں	گردنِ جاناں کی زنجیر طلا جاتی رہی
زنداں	ف	۱۱۳	قید خانہ۔	مذکر	آتش	ہمرہی روح رواں کی تنِ خاکی نے کی	ساتھ یوسف کے زمانے سے یہ زنداں نگیا
زندگانی	״	۱۴۲	حیات۔ عمر۔ جینا	مونث	جلال	کسیکا یہ کہنا کہ مرتے نہیں تم	مزہ دیکھئے زندگانی ہماری
زندگی	״	۱۰	بکسر اول و فتح سوم۔ حیات۔ عمر۔ جینا	״	درد	جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے	زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے
زنگ	״	۷۷	بروزن رنگ۔ گھنٹی۔	مذکر	سودا	دلِ نالانِ مجنوں کی سی گرمی ہو کہاں آہیں	بپا کی ناقہ لیلیٰ باندھ دے گو زنگ آہن کا
	۰	۰	مورچہ۔ میل لوہے وغیرہ کا	״	صفدر	کچھ دل کی قدر سمجھو کلفت کو تم نہ دیکھو	تیغِ اصیل ہے یہ پر زنگ آگیا ہے
زنگار	ف	۲۷۸	بالفتح۔ نیلا تھوتھا۔ تانبے کا کساؤ۔ سبز رنگ کا ایک مرہم۔	״	غالب	لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی	چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا
زنگولہ	״	۱۱۸	گھنٹی۔ گھنگرو۔	״	قلق	انسا نکا دم نزع نہیں بولتا گھنگرو	زنگولہ یہی ہے کمرِ پیکِ اجل کا
زوال	ع	۴۴	بالفتح زایل ہوجانا۔ دور ہونا کمی گھٹاؤ۔ تنزل۔	״	ناسخ	رکھتا ہے چرخ اوج کسیکا کب ایکدن	ہوتا ہے دوپہر میں زوال آفتاب کا
زُور	״	۲۱۳	بروزن نور۔ مکر۔ فریب۔ جھوٹ	״	״	دیگا غمِ فراق مجھے بعدِ وصلِ یار	اے آسمان یہ بھی ترا ایک زور ہے
״	ف	۲۱۳	بروزن گور۔ طاقت بل۔ قابو۔ توانائی۔ اختیار کوشش سعی۔	״	تعشق	ضعف اب تو ہمیں پہروں نہیں اٹھنے دیتا	یاد وایام کہ تھا زور توانائی کا
زورق	״	۲۱۳	چھوٹی کشتی۔ کشتی نما ٹوپی۔ اس معنے میں زورقی بھی مستعمل ہے	مونث	ناظم	کربلا کا ہے ستم قابلِ رقت ناظم	آہ طوفان اٹھا زورقِ دیں بیٹھ گئی
زہ[1]	״	۱۴	بالکسر۔ کلمۂ تحسین۔ ڈوری فیتہ جو دامن آستین گریباں کے کنارے پر ٹانکتے ہیں۔ کمان کا چلہ۔	״	انیس	بڑھ بھی سر چھل کمانِ کیانی سے زہ گری	نیزوں کی ڈانڈ کٹ کے گرہ پر گرہ گری
زہد	ع	۱۶	تقوے۔ پرہیزگاری۔ دنیاوی چیزوں سے بے رغبت ہونا۔	مذکر	داغ	یہ زہد آپکا اے داغ سب ہے مکر و فریب	ہزار پھیرئے تسبیح لاکھ دانوں کی
				״	انیس	اب روئیں محبانِ خوش اقبالِ علی کے	کہتا ہے بیاں زہد کا احوال علی کے
زہر	ف	۲۱۲	بروزن قہر۔ سم۔ بس۔	״	تسلیم	کھائینگے غم ہزار طرح کے فراق میں	یہ زہر وہ نہیں ہے جو کھایا نہ جائیگا
زہرہ	״	۲۱۷	بالفتح و فتح سیوم۔ پتا۔ ایک اندرونی عضو کا نام۔	״	امیر	آنکھ قاتل کی نہ کیونکر ہو مرے زخموں پر	زہرہ پانی ہوا جاتا ہے نمکدانوں کا
زُہرہ	״	۲۱۷	بضم اول و فتح سیوم۔ سپیدی [illegible] ستارہ ناہید جو تیسرے آسمان پر ہے	مونث	اسیر	شب جو انکو خواہشِ مطرب ہوئی	ساز لیکر زہرہ حاضر ہوگئی
زہگیر	״	۱۴۴	بکسر بروزن دلگیر سینگ [illegible] کی [illegible] ہوئی ہوتی ہے	مذکر	مونس	زندہ کوئی سرکش نہ شمشیر سے چھوٹا	ثابت کوئی ترکش کوئی زہگیر نہ چھوٹا

[1] بالفتح بچہ دانی۔ زادن ۱۲

			جسکو انگوٹھے میں پہنکر کمان کی زہ چڑہاتے ہیں بالکسر بروزن دلگیر				
زیارت	ع	۶۱۸	درشن ۔ کسی متبرک مقام یا چیز یا آدمی کا دیکھنا ۔	مونث	اسیر	نظر آئی کعبہ میں صورت تمھاری	ہوئی عین حج میں زیارت تمھاری
زیان	ف	۹۸	نقصان ۔ خسارہ ۔	مذکر	گویا	موت جب نزدیک آئی پھر لڑائی تو کیا	فایدہ گروہ ہوا تو یہ زیاں ہوجائیگا
زیب	″	۱۹	بروزن سیب ۔ زینت ۔ آرایش ۔ خوشنمائی ۔ رونق ۔	مونث	اسیر	کہوں کیا جو زیب مکاں ہوگئی	قدم سے زمیں آسماں ہوگئی
زیبایش	″	۳۳۰	آرایش ۔ زینت خوشنمائی زیبائی خوبی	″	″	سرخ ہی عکس تن سرخ سی ملبوس تن	سادگی حسن خداداد کی زیبایش ہے
زیرپائی	ہ	۲۴۰	ایک قسم کی زنانی جوتی ۔	″	ظریف	ننھی سی پہ کلیسا اور آتنی بڑی چڑھائی	پیروں سے نکل جاتی ہی پھسل سے زیرپائی
زیروبم	ہ	۲۶۵	آواز کا اُتار چڑھاؤ ۔ زیر مدھم آواز بم اونچی آواز	″	قدر	راتدن سنکے تیری زیر و بم	آگیا ہے لبوں پر اپنے دم
زیرہ	ف	۲۲۲	بروزن کھیرہ ایک مسالہ کا نام زیرہ سفید ۔ زیرہ سیاہ ۔	مذکر	اسیر	کھاگیا بے فایدہ مجکو فلک	اونٹ کے منہ کا میں زیرہ ہوگیا
زیست	″	۴۷۷	بالکسر و بیائے معروف زندگی حیات	مونث	مومن	تیری بن زیست کسکو بھاتی ہے	نام مرنے سے لذت آتی ہے
زین	″	۹۷	بالکسر و بیائے معروف چارجامہ ۔ زین پوش ۔ زین پر ڈالنے کا کپڑا ۔	مذکر	آتش	دم بھی اس مہماں سرا میں پھر لینے نہ پائے	آتے ہی یاں توسن عمر رواں کی زین ہوا
زینت	ع	۴۷۷	بکسر اول و یائے معروف ۔ زیبایش سجاوٹ جو لباس و زیور وغیرہ سے کیجائے ۔	مونث	فایز	ان کی افشاں کے ستارونسے زینت ہوگی	بیت ابرو میں بھی منقوطہ کی صنعت ہوگی
زینہ	ف	۶۰	سیڑھی ۔ بکسر اول و فتح سیوم ۔	مذکر	جلیل	مجھے ہی ناز کہ کاکل بڑھی پھنسانیکو	مجھے خوشی ہے کہ زینہ ملا رسائی کا
زیور	″	۲۲۳	بالکسر و یائے مجہول و فتح سیوم ۔ گہنا ۔ پاتا ۔	″	آتش	نالہ بلبل کا نہ سنتا یہ غرور آجاتا	گوش گل کو جو تری کان کا زیور ملتا
ژالہ	″	۴۳	اولا جو آسمان سے برستا ہے ۔ بنولی ۔	″	ناسخ	اُس پری کی سرد مہری نے رُلایا جب مجھے	اشک جو ٹپکا مری آنکھوں سے ژالہ ہوگیا
				″	ذوق	غیر بڑ بایہ نہ کم یا یہ سے ہو ضبط ہوس	بہ گیا ژالہ ہوا آگ سے نہ پگھلا گوہر

باب سین مہملہ

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
سابقہ	ع	۱۶۸	واسطہ۔ معاملہ۔ جان پہچان۔	مذکر	آتش	دیوانہ ہو نہ دیکھکے دل حسن عارضی	اچھا نہیں ہے سابقہ بے اعتبار سے
″	″	″	کسی کام کا وسیلہ۔ ذریعہ۔	″	رند	پڑا ہے سابقہ کس کوچہ گرد سے اے رند	میں دیکھتا ہوں تمہیں دربدر کئی دن سے
ساتھ	ہ	۲۶۶	ہمراہی۔ ہمراہ۔	″	جلیل	ادھر اُدھر نہ بھٹکتا پھروں قیامت میں	اٹھوں تو ساتھ ہو یا ذوالجلال احمد کا
″	″	″	رفاقت۔ میل ملاپ۔ شرکت	″	امیر	یداللہ کس لڑائی میں آئے کام احمد کے	حقیقت میں ہمیشہ ساتھ دیتا ہے بہادر کا
ساحر	ع	۲۶۹	بکسر سیوم جادوگر۔	″	انیس	اسکے فسوں سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہے	سحر پریوں کا اسیطرح سے چلجاتا ہے
ساحل	″	۹۹	بکسر سیوم دریا کا کنارہ۔	″	امیر	دریائے محبت سے جو پار اتر ہی جائیں	ہوتا ہے خدا جانے کہ ساحل نہیں ہوتا
سادگی	ف	۹۵	سادہ وضع۔ سادہ طور بے تکلفی بھولاپن۔ بے لکھا کاغذ۔	مونث	جلیل	پوچھنا آئنہ سے وصفِ جمال	آپکی سادگی نہیں جاتی
سارباں[1]	″	۳۱۴	اونٹ کا چرواہا۔ شتربان۔	مذکر	رضا	روک لیگا ناقۂ لیلےٰ کو صحرا میں ورنہ	مہرباں گر قیس پر کچھ سارباں سمجھائیگا
سارنگی	ہ	۲۹۱	ایک قسم کے باجے کا نام	مونث	بحر	جان قالب میں ٹھہری قصۂ جاناں دیکھکر	مجکو گھنگرو اسکی سارنگی کا ہار ہو گیا
ساز	ف	۶۸	سامان[2]	مذکر	گلزارِ نسیم	مرسوم تھے جسطرح کے انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز
.	.	:	مزامیر جو مطرب سرود کے وقت بجاتے ہیں۔ جیسے طبلہ سارنگی۔ ڈھولک وغیرہ۔	″	سحر	فرقت میں مغنی نے چھیڑا دلِ نالاں کو	ناساز ہوا ہمکو محفل میں جو ساز آیا
.	.	.	میل جول۔ لگاوٹ۔ سازش۔ ربط ضبط۔[3]	″	مصحفی	آساں نہیں ہے تنہا در اُسکا باز کرنا	لازم ہے پاسباں سے اب ہمکو ساز کرنا
.	.	.	اردو میں گھوڑے کا اسباب جیسے زین۔ لگام۔ زیربند وغیرہ اور وہ زیور جس سے کوتل گھوڑے آراستہ کئے جاتے ہیں۔	″	برق	کسقدر زیبا ہے زیور اُس بت طناز کو	ساز سونے کا لگایا ہے سمندِ ناز کو
سازش	ف	۲۶۸	میل جول جو کسیکی مخالفت میں ہو۔	مونث	امیر	مارا ہے دل نے ملکے بت بیعدیل سے	ہاری مقدمہ ہوئی سازش وکیل سے
ساعت[4]	ع	۱۳۱	گھنٹہ۔ گھڑی۔ پل۔ لحظہ۔ لمحہ۔ وقت	″	مونس	جسدم یہ سنی کو فیونکی ہرزہ درائی	حضرت نے کہا ساعتِ پیکار آئی
ساعد	″	۱۳۵	بکسر سیوم۔ بازو۔ ہاتھ۔	″	مصحفی	مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہوگی	ناحق کو قتل اس سے ساری خدائی ہوگی
(بمختلف فیہ)			ہاتھ کی کلائی۔ ہاتھ کے پہونچے سے کہنی تک کا حصہ۔	مذکر	آتش	ساعد زیبا تو ہیں لباس کے تر شے ہوے	اک نظر ساقِ بلوریں بھی دکھانا چاہیے

[1] سار (ف) معنی اونٹ۔ بان بمعنی چرو۔ یا یعنے سارباں لونٹ کا چرواہا۔ [2] اس معنے میں اب قلیل الاستعمال ہے۔ [3] (نوح) جل کے دل خاک ہوا خاک سے برباد ہوا۔ کیا ترے سوزِ محبت کو بھی ساز آتا ہے۔ (رزورق) ناساز ہے جو ہمسے کسی سے یہ ساز ہے کیا خوب دل ہے واہ ہمیں جسپہ ناز ہے۔ سازِ سفر سامان سفر۔ (رند) بے سروسامان روانہ ہوگی کیا بتلاؤں رند۔ کوچ ہے اور فرصت سازِ سفر ملتی نہیں۔ ناچنے کے سامان کو بھی ساز کہتے ہیں جیسے پیشواز وغیرہ اور صدری کے اوپر کا فیتہ گھنڈیاں وغیرہ تک۔ [4] سعد و نحس وقت دیکھنا۔ (منیر) ہر گھڑی آتی ہے کانوں میں یہ آواز جرس۔ کون دنیا سے سفر کرتا ہے ساعت دیکھکر۔ (دبیر) وہ میاں سے شمشیر شجاعت نکل آئی۔ لو راجہ سے جنگ کی ساعت نکل آئی۔ نیک ساعت دیکھنا۔ ہندو ساعت کے زیادہ معتقد ہوتے ہیں۔ (شوم) بدگمانی سے ہوا طفل برہمن کیوں گرم۔ ساعت نیک جو پوچھی تو قیامت آئی۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ساغر	ع	۱۲۶۱	بروزن لاغر۔ پیالہ شراب کا جام۔	مذکر	تسلیم	مے مینو میں ساقی نہیں پروائے تکلف	چلو مجھے کافی ہے جو ساغر نہیں ملتا
ساق	”	۱۶۱	پنڈلی	مونث	ناسخ	رانیں نہ پری کی ہیں نہ ہیں حور کی ساقیں	یہ نور کی رانیں ہیں یہ ہیں نور کی ساقیں
ساقی [1]	”	۱۶۱	پانی یا شراب پلانے والا۔ کنایۃً معشوق اردو میں حقہ پلانے والے کو بھی کہتے ہیں	مذکر	جلیل	چلتا وہ مست ناز نہ کیوں جھومتا ہوا	ساقی بہار اور ہی نشہ میں چور تھا
ساکھ	ہ	۱۶	اعتبار۔ بھرم۔	مونث	نوح	تھو کچھ اور تو سرمایۂ آزار و غم اچھا	محبت میں یہ ساکھ اچھی ہے الفت میں بھرم اچھا
ساکھو	”	۹۲	ایک درخت ہے جسکی لکڑی عمارتوں میں کام آتی اور مضبوط ہوتی ہے۔	مذکر	آتش	صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی	کیا کیا جلا ہے ساکھو بھولا جو ڈھاک بن میں
ساگ	ہ	۶۱	بقولات۔ سبزی۔ ترکاری	”	انشا	ان بعینوں کا یہ سہاگ ہوا	تھا جہاں سبزہ لال ساگ ہوا
سال	ف	۹۱	برس۔ (سال تمام) آخیر سال	”	امیر	عمر کی جان جوانی یہ جوانی کی ہے جان	بارہ سے بیس تلک جو ہے وہ سال اچھا ہے
سالار	”	۲۹۲	سردار۔ افسر	”	مونس	ہم سب کا سرپرست جہاں سے گذر گیا	ہے قافلہ کی موت جو سالار مر گیا
سالگرہ	ہ	۲۱۶	تتمہ پیدائش کی۔ ایک رسم خوشی کی ہے جو ہر سال پیدائش کے روز مناتے ہیں۔	مونث	ہنر بہار	اختر کی یہ دعا ہے کہ جب تک ہے دہر و ماہ	ہر سال یونہیں سالگرہ ہو حضور کی
سامان	ف	۱۵۲	اسباب	مذکر	جلیل	عجب عید مبارک ہے کہ جب جا ہو جہاں جا ہو	خوشی کا عیش کا سامان مہیا ہو ہی جاتا ہے
سامری	ع	۲۱۰	حضرت موسیٰ کی قوم میں سے ایک شخص کا نام ہے جو مرتد تھا اور گوسالہ بنا کر جس نے قوم بنی اسرائیل کو گمراہ کیا تھا۔	”	آتش	چشم بد سرمہ جو دکھلائی کسی محبوب نے	سامری ناواقف جادو نظر آیا مجھے
سامنا	ہ	۱۵۲	آنکھ چار ہونی۔ روبرو ہونا۔	”	منفرد	بھلا دیکھیں ہتی ہے کس طرح بخش	ذرا سامنا ہو تو انکا ہمارا
•	•	•	مقابلہ۔ لڑائی۔ جنگ	”	آتش	سامنا تجھ سے جو ہے ناوک فگن ہو جائیگا	جو کڑی کو بھول کر تو وہ ہرن ہو جائیگا
سان	ہ	۱۱۱	وہ پتھر جس پر چھری کو تیز کرتے ہیں	مونث	تسلیم	سنگدل پیار کیا کرتے ہیں خونخواروں کو	سان سینہ سے لگا لیتی ہے تلواروں کو
سانپ	”	۱۱۳	مار۔ ناگ۔	مذکر	انشا	پھر یہ آنکھوں نہیں اس زلف عنبریں کا سانپ	کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ
سانچہ	”	۱۱۹	قالب۔ ڈھانچہ۔ ڈول۔	”	منیر	کمال عقل نشہ سے ملا [illegible]	سبو بادہ سانچہ ہے خم فکر فلاطوں کا
سانحہ	ع	۱۲۴	ظاہر ہونے والا۔ پیش آنے والا حادثہ۔ واقعہ رنج دینے والے واقعہ کا ظہور۔ اردو میں واقعات بد کے لیے مخصوص ہے	”	قلق	کہ یہ واں آج سانحہ گذرا	شاہزادے کا یوں لگا پرچا
سانڈ	ہ	۱۱۵	بیل یا گھوڑا جو مادہ کو گابھن کرنے کے لئے چھوڑتے ہیں	”	جان صاحب	خدا کا قہر ٹوٹے کسبیاں تو نڈوں سے لڑتی ہیں	زنانی نہیں لٹے کی یہ بابی سانڈ پالا ہے
سانس	”	۱۷۱	دم۔ نفس۔ پھونک۔ وہ ہوا جو ہر جاندار کے منہ سے نکلتی ہے	مونث	جلال	آہ لیتی تھی آسماں کی خبر	سانس بھی اب تو لی نہیں جاتی

[1] ساقی کوثر سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہوتی ہے مگر اہل تشیع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ساقی کوثر کہتے ہیں۔ رشک۔ روز روا گر شہید کربلا کی پیاس پر۔ جانا ہے اے رشک کہ ساقی کوثر کے پاس۔

ساون	ھ	۱۱۷	ہندی مہینونکا چوتھا مہینہ جسکا برسات میں شمار ہے	مذکر	جانصاحب	مین ہوس روتی جانصاحب تو اُڑتا خاک ہے	تجکو ہولی ہوگئی بندی کو ساون ہو گیا
ساونت	ھ	۵۱۷	بہادر۔ شجاع۔	”	مونس	رعشہ تھا اسکو بھی کہ جو ساونت تھا رن کا	کیسا ہی زبردست ہو ڈھل جاتا ہے منکا
سائبان	”	۱۲۳	اوسارا۔	”	گویا	میں وہ گریاں ہوں کہ بعد از مرگ تربت پر مری	ابر رحمت کا مقرر سائبان ہو جائیگا
سایل	ع	۱۰۱	بکسر سیوم سوال کرنے والا۔ بھکھاری پوچھنے والا۔ چاہنے والا۔	”	تعشق	شہ حسن ہو دھیان رکھا کرو تم	کہ خالی نہ پھر جاے سایل ہمارا
سایہ	ف	۷۶	چھاؤں۔	”	جلیل	مسافر کو سفر میں دھوپ کی ایذا نہیں ہوتی	کہ سر پر دامن دولت کا سایہ ہونا چاہیے
・	・	・	عکس۔ پرتو۔ پرچھائیں	”	تعشق	گھٹ گھٹ کے رُلاتا ہے مجھے عہد جوانی	ڈھلتا تھا یونہیں سایۂ دیوار کسیکا
・	・	・	مربی سرپرست جیسے باپ کا سایہ ماں کا سایہ ظل عاطفت۔	”	وجاہت	چرخ نے یہ دن دکھایا ہائے ہائے	اُٹھ گیا منشی امیر احمد کا سایا ہائے ہائے
				”	انیس	میں دھوپ میں ہوں جب سے اُٹھا آپکا سایہ	
	・	・	فیض صحبت۔ اثر۔ خو بو۔	”	ناسخ	سرو پر سایہ پڑا تیرا جو موزوں ہو گیا	میرے سایے کے اثر سے بید مجنوں ہو گیا
	・	・	آسیب	”	امیر	ہے تازہ طلسم رخ پہ وہ زلف	اک حور پہ سایہ ہے پری کا
سائیس	ع	۱۴۱	گھوڑے کی خدمت کرنے والا۔ چاکر	”	مونس	ہر ایک گام جو نور سپہ ہوتا آتا تھا	برہنہ سر کئے سائیس روتا آتا تھا
سبب	”	۶۴	اردو میں باعث۔ وجہ۔ ذریعہ وسیلہ	”	تسلیم	نہ پوچھو ہجر میں تسلیم جو دلپر گذرتی ہے	بتائیں آپکو ہم کیا سبب آنسو بہانے کا
سبحہ مختلف فیہ	”	۷۵	بفتح اول و سیوم تسبیح۔ جپنے کی مالا	”	جلال	زنار سے شاید کوئی رشتہ نہیں اُسکو	کھائے تو قسم سبحۂ صد دانہ کسیکا
				مونث	ناسخ	فصل گل میں اسقدر ہے میکشو دور ولا	سبحۂ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی
سبزہ	ف	۷۴	ہراپن۔ گھانس وغیرہ کی ہریالی۔	مذکر	امیر	خیال خط میں یہ گل جا نکلتا ہوں جو گلشن میں	لگاتا ہے ہزاروں برچھیاں سبزہ گلستانکا
・	・	・	چہرے پر خط کا نمو۔ ڈاڑھی مونچھونکا نمودار ہونا۔	”	انیس	سب خلق پہ وہ حسن میں ممتاز ہوا تھا	سبزہ بھی ابھی خوب نہ آغاز ہوا تھا
	・	・	عورتونکا ایک زیور۔ آویزہ۔	مذکر	مصحفی	اشک جو آنکھوں سے نکلا دانۂ انگور ہے	یاد آتا ہے یہ کسکے کان کا سبزہ مجھے
سبک	ف	۸۲	ہلکا پن۔ مجازاً ذلیل۔ ایران والے بفتح اول وضم دوم اور عوام بضم اول و دوم بولتے ہیں۔	”	داغ	اٹھا کے بزم مین اپنی سبک کراتا نا	نہ لے اُڑیں کہیں ظالم مری حواس مجھے
سبق	ع	۱۶۲	بفتح اول و دوم کتاب کا وہ حصہ جو روز آگے پڑھا جائے۔ درس۔ تعلیم۔	”	غالب	ہیں سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہیں	یعنی سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا
سبقت	”	۵۶۲	بفتح اول و سیوم۔ پہل۔ آگے بڑھنا۔ پیشقدمی	مونث	مونس	جلدی وغا میں شیوۂ آل نبی نہیں	سبقت کبھی ہماری بزرگوں نے کی نہیں
سبو	ف	۶۸	ٹھلیا۔ گھڑا۔	مذکر	داغ	دیکھ چلکر مری ساقی کی سخاوت زاہد	ایک ساغر کوئی مانگے تو سبو ملتا ہے
سبھا	ھ	۶۸	مجلس۔ جلسہ۔	مونث	ناظم	جب کیا رقص کا اُسنے آہنگ	راجہ اندر کی سبھا ٹوٹ گئی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
سبیل[1]	ع	۱۰۲	راہ۔ راستہ۔	مونث	رند	اے خضر کیسی سبیل عشق ناہموار ہے	ایک پگڈنڈی بھی جس میں راہ پر ملتی نہیں
″	″	″	پوسلہ۔ پیاؤ۔ پانی پلانے کی جگہ	″	منیر	کیفیتیں ہیں فیض جناب امیر کی	رکھی سبیل بادۂ خم غدیر کی
سپاہ	ف	۶۸	لشکر۔ فوج۔	″	جلال	آہیں ذبیح چرخ سے کھا کر شکست بھی	بھاگی ہوئی سپاہ غضب لوٹ کر پڑی
سپر	″	۲۶۲	بکسر اول و فتح دوم ڈھال۔	″	رند	مقتضا تیری جہالت کا ہے لیتا ہے جو آڑ	روکے جو تیر قضا کو وہ سپر ملتی نہیں
سپنا	ہ	۱۰۳	خواب۔	مذکر	اکبر	اے برہمن ہمارا تیرا ہے ایک عالم	ہم خواب دیکھتے ہیں تو دیکھتا ہے سپنا
سپند	ف	۱۱۶	کالا دانہ جو نظر بد کے لیے جلاتے ہیں	″	امیر	جہاں کسی کا دکھا دل میں رو دیا	جلا میں آگ میں نالاں اگر سپند ہوا
سپہر	″	۲۶۷	بکسر اول و دوم آسمان	″	داغ	سپہر صرف مری دربدری گزند ہوا	غضب ہوا کہ زمانے کا کاربند ہوا
سپیدہ	″	۸۱	اجلاپن۔	″	اسیر	زیست کا کیا اعتبار جو سحر ہو کر بال سپید	صبح صادق کا سپیدہ کوئی دم ہوتا ہے
ستار	″	۱۶۹	ایک باجے کا نام	″	رند	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اس پری کا ستار کرتا ہے
ستارہ[2]	″	۲۶۶	تارا۔ کوکب۔ مجازاً اقبالمندی۔ اوج۔	″	آتش	شب مہتاب میں منہ کھول کر وہ شوخ نکلا ہے	ستارہ آجکل چمکا ہوا ہے ماہ تاباں کا
	.	.	سلمہ ستارہ۔	″	ناسخ	یہ ترقی پر ہے ہر دم حسن اس محبوب کا	ماہ کامل زیر پائی کا ستارہ ہو گیا
ستائش	ف	۷۷	تعریف۔ سراہنا۔ دعا۔ شکر۔	مونث	تسلیم	کی کارگزاران ریاست کی ستائش	ہیں مثل ہیں سب لائق و فرزانہ و دانا
ستم	″	۵۰۰	بروزن شکم۔ ظلم۔ بے انصافی	مذکر	اسیر	ماہ رو چرخ سے کچھ کم نہیں جلا دی ہیں	کون کہتا ہے کہ انہیں ہے ستم تھوڑا سا
ستون	″	۵۱۶	کھمبا۔ بلیا۔ منارہ۔ رکن	″	مونس	ضرب اس کی وہ تھی جس سے جگر دیو کا خون	وہ گرز نہ تھا خانۂ بدعت کا ستون تھا
ستیاناس	ہ	۵۰۲	بددعا ہے۔ تباہ۔ برباد۔ اجاڑ۔ اصلی معنی ایمان کا برباد ہونا ہے	″	قلق	ستیاناس جائے ان سب کا	ذات سے جنکی اشغلہ یہ اٹھا
ستھراؤ	″	۴۰۲	مار کر انبار لگا دینا۔ مقتولوں کا ڈھیر۔ صفایا۔	″	مونس	حملوں سے فوج شام کا ستھراؤ کر دیا	دم میں زمیں پہ خون کا چھڑکاؤ کر دیا
سٹک	″	۴۸۰	چھوٹا پیچوان۔ پتلی لچکدار چھڑی جو ایک طرف سے پتلی اور ایک طرف سے موٹی ہو۔	مونث	رشک	اے مغنی لطف سے خالی نہیں قلیاں کشی	تیری ہونٹھوں تک سٹک پہونچ گئی ہو جائیگی
سٹی	″	۴۷	بکسر اول اوسان۔ خواہش۔ سٹی بھول جانا سٹ پٹا جانا۔	″	رند	سن آئے خوش الحانیاں کس غنچہ دہن کی	سٹی ہے جو بھولی ہوئی مرغان چمن کی
سجادہ	ع	۷۳	جانماز۔ مصلیٰ۔	مذکر	دبیر	واں کلمہ کفر کا یہاں شکر ہے غفور کا	واں جادہ نار کا یہاں سجادہ نور کا
سجاوٹ	ہ	۴۷۰	آراستگی۔ بناؤ۔ زیبائش۔	مونث	جلیل	وہ کانوں میں سجاوٹ دیکھ کر اس بانکے نادر کی	نگاہیں محو حیرت ہو کے رہ جاتی ہیں ناظر کی
سجدہ	ع	۷۲	بکسر اول و فتح سوم خدا کے سامنے سر جھکانا۔ سر زمین پر رکھنا جھکنا	مذکر	ناسخ	خلق کی پیشانیوں پر ہے یہی مضمون رقم	سجدہ واجب ہے تیرے دروازہ کی محراب کا

[1] (امیر) میں تھک چکا ہوں بہت دور قافلہ پہنچا۔ سبیل کون ہے بانگ درا کے آنے کی [2] وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
سجدہ گاہ	ف	۹۰	وہ شے جس پر سجدہ کریں۔ وہ جگہ جہاں سجدہ کریں۔	مونث	اسیر	ہے بعد مرگ مشق خط سبزہ اسیر	خاک اپنی سجدہ گاہ ہے مردم گیاہ کی
سج دھج	ہ	۷۵	وضع قطع۔ انداز۔ آراستگی۔ بناؤ سنگار۔	”	ظفر	کٹ جائے ابھی آرۂ غیرت سے چمن میں	سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمہاری
سجود	ع	۴۳	بضم اول و دوم۔ عاجزی۔ سجدہ۔ سجدہ کرنا۔	مذکر	محسن	کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود	کہ تھا ورد سبحان ربی ودود
سحاب	”	۶۱	بادل۔ ابر۔	”	آتش	صدائے رعد سے ظاہر ہے برق اندازی	شکار کھیلنے طاؤس کا سحاب آیا
سحر [51]	”	۲۶۸	بفتح اول و دوم۔ صبح۔ فجر کا وقت	مونث	جہاں	آنکھیں ہی میری ہو گئیں کہ سوئے سفید	الفت نہیں شب غم کی سحر ہوتی ہے
سحر	”	”	بکسر۔ جادو۔ ٹونا۔ طلسم۔	مذکر	انیس	اسکی آنکھوں سے جو ساحر ہے وہ چلجاتا ہے	سحر پریوں کا اسیطرح سے چلجاتا ہے
سخا	”	۲۴۱	سخاوت۔ داد و دہش۔ فیاضی۔	مونث	اختر مینائی	ہے تو اُس شاہ کے مداح میں اختر ہیں	شان جمشید کی ہے اور سخا حاتم کی
سخاوت	”	۱۹۷	سخی ہونا۔ داد و دہش کرنا۔	”	عزیز	وہ دریا دل کا ہے جوش سخا عوض رحم ہے اس	کہ سائل جسکو دریا خود سخاوت ہونے والی ہے
سخن [52]	ف	۷۱	بضم اول و فتح دوم نیز بفتح اول و ضم دوم۔ بات چیت۔ کلام۔ لفظ۔	مذکر	آتش	آشنا گوش سے اُس گل کے سخن ہو سکا	کچھ زباں سے کبھی کوئی یہ دہن سے کسکا
سخن تکیہ	”	۶۴۵	بار بار کسی لفظ کے بولنے کی عادت۔ تکیہ کلام بھی کہتے ہیں۔	”	رند	وابستہ تیرے ذکر سے ہے لطف جہاں کا	ہوجائے ترا نام سخن تکیہ زباں کا
سختی [53]	”	۴۷	کڑا پن۔ مضبوطی۔ دشواری۔ دقت۔ جبر۔ سنگدلی۔ اکڑ پن۔ تاکید۔	مونث	صبا	سختیاں کچھ روز مرگ کی ہوس نے کھینچ لیں	اور آہیں آمد و رفت نفس میں کھینچ لیں
سخی	ع	۴۷	داتا۔ خیرات کرنے والا۔	مذکر	امیر	مر کے بھی محتاج ہوتا ہے کسیکا کب سخی	گور حاتم پہ ہے نام روشن حاتم چراغ
سد	”	۴۴	بفتح اول و تشدید دوم۔ فارسی میں بلا تشدید بھی استعمال کیا ہے دیوار۔	مونث	منیر	آئینہ سامنے سے تمہارے ہٹا دیا	دو ہاتھ صاف سد سکندر سے کر گئی
سد باب	”	۶۹	دروازہ بند ہو جانا۔ کسی کام کا غیر ممکن ہو جانا۔	مذکر	جلال	یہاں جو قصد دعا وقت اضطراب ہوا	در قبول پکارا کہ سد باب ہوا
سدرہ	”	۲۶۹	ساتویں آسمان پر بیری کا درخت ہے یہی مقام حضرت جبریل کا ہے اس سے اوپر گذر نہیں ہے۔	”	منیر	بستاں سرائے فیض کرم ہیں بجائے سرو	سدرہ ہے نور کا کہیں طوبےٰ ہے نور کا
سدھ	ہ	۶۹	بضم اول۔ یاد۔ خیال۔ خبر۔ آگاہی	مونث	ناسخ	تھا تری نرگس میگوں کا زمانہ بدمست	سدھ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی
سُر [54]	ہ	۲۶۰	بضم اول۔ آواز۔ لہجہ۔ راگ۔	مذکر	درد	بلند و پست ہموار ہیں اپنی نظروں میں	برابر ساز میں ملتا ہے جوں سُر زیر و بم کا

[51] (داغ) جانب ہجر وہ سحر آئی۔ تو یہی جاننے کی پھر آگر آئی۔

[52] (رجب) سخن شنو ہیں مرے کان اثر پذیر ہے دل۔ ہزار شکر کہ بیتر ہیں خود پسند نہیں۔ بمعنی عہد و قول۔ (رند) بات سے اپنی پھرے قول پہ مرد نکا نہیں۔ ہوسولوب تو ہم اُس بت سے سخن ہارے ہیں۔ بمعنی شعر۔ نظم۔ مقولہ۔ مثلاً ہیں انکا سخن یاد ہے۔

[53] (داغ) میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی۔ زلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی

[54] وہ آواز جو سانس نکلنے میں ناک سے ہوتی ہے۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح میں بازی کے آغاز کو سر کہتے ہیں۔ علم موسیقی میں۔ آواز۔ تال۔ آواز کی بلندی پستی کو سر کہتے ہیں۔

سَر	ف	۲۶۰	فرقِ سیس۔ گردن تک سر کا حصہ بفتح اول مگر اردو محاورہ میں بانون بالکسر بھی پایا جاتا ہے اور یہی فصیح ہے	مذکر	مونس	تن لوٹ رہا ہے وہ امام ازلی کا	یہ سر لئے جاتا ہے حسین ابن علی کا
سِر	.	.	بالکسر بھی بولتے ہیں۔ فرق سر	”	انیس	بالائے زمیں تیغ سے کٹ کٹ کے گرے سر	اک چشم زدن میں صفِ اول ہوئی آخر
سَر	ف	۲۶۰	بالفتح۔ کنارہ۔ سرا	”	غالب	دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک	میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہوا تھا
سِرّ	ع	”	راز۔	”	ناسخ	ہاتف غیبی پکارا جب علی پیدا ہوئے	آج یہ اللہ کا سرِ نہاں پیدا ہوا
سِر	.	.	بھید۔ بغیر تشدید	”	رشک	گر پڑا ہیں جا کے کوسے یار میں	سر کسے سمجھاؤں اس افتاد کا
سَرا	ع	۲۶۱	مکان۔ مسافر خانہ	مونث	تعشق	آمد قافلۂ درد و الم ہے صد شکر	آج ہوتی ہے سرائے دلِ ویراں آباد
سِرا[1]	”	”	کنارہ۔ شروع یا آخر کی حد	مذکر	اکبر	فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں	ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں
				”	عزیز	دوسرے کی انتہا وابستۂ تخئیل ہے	اک سرا تو ہے ہمارے ہاتھ یا دشمن زنجیر کا
سَراب[2]	ع	۲۶۳	بروزن شراب۔ وہ بلو ہی زمین جو ریت اُڑنے کی وجہ سے دور سے بہتے پانی کی طرح معلوم ہو۔	”	اسیر	مطلب ہی خاک حاصل اس چشم از گوں سے	سمجھے ہیں ہم کہ دریا جسکو سراب نکلا
سراپا	ف	۲۶۴	تمام۔ سب۔ از سر تا پا۔ جس نظم میں سر سے پاؤں تک کی تعریف ہو	”	رند	آنکھ اسکی نہیں تاب تجلائے جمال	عالم نور ہے اے یار سراپا تیرا
سراپردہ	”	۲۷۴	خیمہ۔ جسمیں امرا کا ڈیرہ ہو۔	”	امیر	گرد باد اٹھ کے سراپردہ در کسکا ہے	اے جنوں خانہ بدوشی میں گھر کسکا ہے
سراچہ	”	۲۶۹	تنبو۔ ایک قسم کا خیمہ مختصر۔ قنات۔	”	انیس	خیمے کئے استادہ سراچے بھی لگنے	اور ڈیوڑھی پہ ناموس کے چاروں نکلوائے
سُراغ	ت	۲۶۱	بالضم۔ کھوج۔ نشان۔ پتہ۔	”	درد	ہے میرے تئیں سراغ دل کا	پھرتا ہوں لئے یہ داغ دل کا
سرانجام	ف	۳۵۵	بالفتح اٹھے ہونا کسی کام کا انتظام ہونا	مذکر	انیس	جب تک شہ مظلوم سرانجام نہ ہوگا	امت کی شفاعت کا سرانجام نہ ہوگا
سرپت	ھ	۶۶۲	وہ گھاس جس سے لوگ گھر چھاتے ہیں۔ سرپت کی دھار بھی کاٹنے والی ہوتی ہے۔	مونث	رشک[3]	جیسے سرکی لگا دی کھیل میں اسکو مارا	سر ہی سنگی جب ہاتھ میں قاتل کی سرپت
سرپرست	ف	۹۶۶	مددگار۔ حمایتی۔	مذکر	مونس	ہم سب کا سرپرست جہاں سے گزر گیا	ہے قافلہ کی موت جو سالار مر گیا
سرپوش	”	۵۶۸	ڈھکنا	”	منیر	کاسہ کو دست یار میں اتنا ہوا عروج	سرپوش بن گیا قدح آفتاب کا
سرتاج	”	۶۶۴	سردار	”	جلیل	اللہ نے رتبہ خاص دیا دیونکا تجھ سے سج گیا	وہ سب ہیں سرتاج تم ہو تم سلطان الہند غریب نواز
سرٹیفکٹ	انگریزی	۸۷۰	سارٹیفکیٹ۔ سند۔ خوشنودی یا کارگذاری کی چٹھی	”	ظریف	کونسل سے پاسپورٹ کا سرٹیفکٹ لیا	مختار نامہ ہو کے ٹکٹ کم لیا
سرحد	ف	۲۶۲	حد۔ ملک کی وسعت کی انتہا۔	مونث	امیر	زمانے بھر کی اداؤں سے چھٹ کر کی ملتی ہے	لحد کہتے ہیں جسکو ہے وہ سرحد کشور غم کی

[1] (مونس) کھایا تھا جو پیشانی پہ اک تیر ستم آہ۔ شعلے کا سرا سیہ لپیٹی ہوئی تھو شاہ۔ [2] سراب کو حضرت استادی قبلہ مدظلہ نے اپنے رسالہ میں مونث لکھا ہے اسکی تائید نور اللغات نے بھی کی ہے مگر مونث کا ثبوت کسی صاحب نے پیش نہیں کیا جناب اسیر مرحوم کا شعر بہ ثبوت مذکر ملا ہے جو درج کیا گیا ہے۔ [3] صاحب نور اللغات نے اس شعر کو جلال کا لکھا ہے۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
سرخاب	ت	۸۶۳	بالضم ایک پرند کا نام جو رات کو اپنی مادہ سے دور رہتا ہے۔	مذکر	ناسخ	کسلئے ہر شب یہ ہوتا ہے گرفتار فراق	ہجر میں کیا اپنا مرغ نامہ بر سرخاب تھا
سرخط	"	۸۶۹	کرایہ نامہ یا رسید وغیرہ۔	"	مومن	نیا ڈھب اور سوجھا امتحاں کا	کہ سرخط ہے ضمیر نکتہ داں کا
سرخی	"	۸۷۰	لالی سرخ روشنائی۔ لکڑی ہوئی اینٹ	مونث	ناسخ	نشہ مے کا گماں کرنے لگا وہ بدگماں	دیکھکر سرخی ہماری دیدۂ خونبار کی
"	"	"	وہ عبارت جو مضمون کے اوپر جلی قلم سے لکھتے ہیں۔ کنایۃً عنوان۔	"	محسن	یا ایہا النبی صلی و علیک السلام	سرخی کتاب دیں میں ہے ہر ایک بات کی
سردفتر	"	۹۴۴	میر منشی۔ ہیڈ کلرک	مذکر	جلیل	شان کہتی تھی کہ یہ ماہ فلک شوکت ہے	آن کہتی تھی کہ سردفتر خوباں آیا
سردمہری	ف	۵۱۹	بے رحمی۔ بے رخی	مونث	امیر	جو پھیری آنکھ غیروں سے تو اٹھا لطف شکوہ	تمہاری سردمہری نے جمایا رنگ محفل کا
				"	داغ	ہوئی بے اثر سردمہری بتوں کی	نہ ٹھنڈے ہوئے حضرت داغ جل کر
سردہ	ہ	۲۹۹	ایک پھل کا نام ہے جو خربوزہ کے قسم کا ہوتا ہے۔	مذکر	بحر	میکشو موسم گرما میں ہے بہتر یہ ضرور	آب تربز ہو شراب اور گزک ہو سردہ
سردی	ف	۲۰۴	جاڑا۔ زکام	مونث	ناسخ	رکھتی ہے بہا جو اٹھا شعلہ مرے داغ کا	ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی
سرزمین	"	۳۸۷	زمین ملک کی۔	"	تسلیم	عمر بھر دیکھا ہے بستے خاک پر صد ہا شہید	سرزمین کوئی قابل کربلا کس آن تھی
سرزنش	"	۶۱۷	ملامت کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ سزا دینا۔	"	ناظم	ثابت قدم کے خنجر براں گلے لگا	بھاگے ہوئی سرزنش تیر دیکھ لی
سرسام	"	۳۶۱	بالفتح ایک قسم کی بیماری جسمیں دماغ کے ورم یا بخارات چڑھ جانے کی وجہ سے مریض فضول باتیں بکنے لگتا ہے اور بیہوش ہو جاتا ہے	مذکر	صبا	جاتے ہیں وصل کی شب کے مجھے سرسام ہوا	درد سر نالۂ مرغان سحر سے اٹھا
سرسوں[۱]	ہ	۳۷۰	ایک غلہ کا نام جسکا تیل نکالتے ہیں اور پھول اسکا زرد ہوتا ہے۔	مونث	محسن	زردی چھائی ہوئی رخساروں پر	سرسوں پھولی ہوئی انگاروں پر
سرشک	ف	۵۸۰	بکسر اول و دوم و نیز بفتح اول قطرہ۔ آنسو۔	مذکر	نسیم	اٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت میں	سرشک دیدہ استقبال کو تا آستیں آیا
سرشت	"	۹۶۰	بکسر اول و دوم طینت۔ خو۔ خمیر۔	مونث	رند	اے رند قصد کعبہ کہیں کیا بنائیں بیتیاں	سودائے زلف یار ہے میری سرشت میں
سرعت	ع	۷۳۰	بالضم عجلت جلدی تیزی۔	"	مونس	وہ تیزیاں وہ گشت وہ سرعت سمند کی	وہ بیش و پیش وہ شان وہ شوکت سمند کی
سرکار[۲]	ف	۱۸۴	گورنمنٹ۔ حاکم سلطنت کسی رئیس کی ریاست۔ بارگاہ حکومت۔ دربار کچہری۔	"	دبیر	بانو سے چھین لیگئے مسند امام کی	سرکار لٹ گئی مشرع عالی مقام کی
سرکشی	"	۵۹۰	نافرمانی بغاوت۔	"	امیر	بو جہل بھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا	طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی
سرکوب	"	۳۸۴	افسر انتظام کرنیوالا۔ سردار۔	مذکر	جرات	ہے مری خانہ نشینی سے یہ آگہ کر کر	خیل عشاق کا سرکوب کہیں بیٹھ رہا

[۱] زردی پھول جانے سے اسکے پھول کی رنگت مراد ہے۔ [۲] (داغ) بھیجے دیتا ہے انہیں عشق متاع دل وجاں۔ ایک سرکار لٹی جاتی ہے سوغات نہیں۔ (جلیل) بدولت عشق کی دامن بھرا ہے لعل و گوہر سے۔ خدا رکھے تری سرکار بھی سرکار کیسی ہے۔

سرکہ	ف	۲۸۵	سڑا ہوا اوکھ کا رس	مذکر	ناظم	بی محتسب نے گھر کی تلاشی تو کیا ہوا	نکلا سبو کے کہنہ میں سرکہ بھرا ہوا
سرکی	ھ	۲۹۰	بکسر اول ایک گھاس ہے جس سے سوپ بناتے ہیں۔	مونث	رشک	جیسے سرکی لگائی کھیل میں تونے [illegible]	سر ہی تنکے کی تا مل نے لی جب [illegible]
سرگذشت	ف	۱۰۸۰	کیفیت۔ ماجرا۔ جو کچھ حالت انسان پر گزری ہو بیتی ہوئی۔	"	جلیس	سنتے ہو تم جو خلق میں افسانہ قیس کا	کچھ کچھ وہ سرگذشت مری ابتدا کی ہے
سرمایہ	"	۲۱۶	پونجی۔ مالیت۔	مذکر	محشر	عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا میں تھا	شکر کرتا ہوں مجھے میری وفا سے مل گیا
سرمہ	"	۳۰۵	انجن۔ کحل	"	امیر	بے ثباتی چمن حیرت نرگس سے کھلی	لگیا کورے سے سرمہ ہیں بینائی کا
	.	.	کنایۃً کسی چیز کو بہت باریک کرنا۔	"	ناسخ	فکر ہی بیتابی عاشق کی چشم دوست	بھر سوسی برق نے سرمہ بنایا طور کا
سرنگ	ھ	۳۳۰	نقب۔ وہ زمین دوز راستہ یا زمین کے اندر کی وہ نالی جسمیں بارود بھر کر دشمن کے مکان کو اور پہاڑ کو اڑا دیتے ہیں۔	مونث	اسیر	نہیں ہے غم جو مری ہاتھ گو سرنگ لگی	کہ باغ خلد میں اس جا سے ہی سرنگ لگا
	.	.	ایک خاص رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	امیر	مضمون جو سوچنے لگے اڑنے لگا قلم	میدان باکے اور ہوا یہ سرنگ طرح
سرنوشت	ف	۱۰۱۶	قسمت کا لکھا۔ نصیبہ	مونث	ناسخ	دھوئی گئی نہ اشک کے طوفان لوح محفوظ	سرنوشت اپنی ہی ناسخ نہ مٹائی ہوتی
سرو	"	۲۶۶	نام ایک درخت کا جو سیدھا ہوتا ہے اور پھل نہیں دیتا ہے۔	مذکر	انیس	مضمون صفائے قد کا قیامت سے لڑ گیا	قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا
سرور	ع	۲۶۴	خوشی۔ شادی۔ خرمی۔ بضم اول صحیح ہے	مذکر	امیر	وہ لطف انتظار وہ سامان وصل ہائے	دلکو غم فراق میں اپنی کیا سرور تھا
	ھ	.	خفیف نشہ	"	تسلیم	دکھایا لطف دو رنگی مے صبوحی نے	خمار دور ہوا آنکھوں میں سرور آیا
سروسامان	ف	۴۱۵	اسباب	"	جلال	یاس نے ساری امیدوں کو مٹایا دل کی	ورنہ ہیں گھر میں بہت کچھ سروسامان میرا
سروکار	"	۴۸۷	تعلق۔	"	جلیل	داغ دل بنکے غم سید ابرار رہا	زندگی بھر مجھے چلنے سے سروکار رہا
سڑک	"	۲۸۰	شارع عام یعنی راہ جسکو انگریزی میں روڈ کہتے ہیں	مونث	جاہ	اس تنگ نے جو چہرے کے جانب کو رخ کیا	کعبے کو شہر شام سے سیدھی سڑک گئی
سزا	ف	۶۸	بری کام کا بدلا۔	"	امیر	ہم عمل جل گئے تو جہنم پکار اٹھا	یارب سزا ملی یہ مجھ کو کس گناہ کی
سزاول	ت	۱۰۴	وہ عہدہ دار جسکے تعلق علاقہ کی وصول تحصیل کا کام ہو۔	مذکر	اسیر	کیا ہی نقد جاں لینے کو مامور اسی غمزہ بیچ	سزاول سو رہتا ہے ملنگا خاص [illegible]
				"	فائز	ذکر جس بیت میں جاگیر محبت کا ہوا	آہ کو ہمنے علاقہ کا سزاول باندھا

سلطان آتش غم فرار کرتے ہیں صورت سے ترے دل کے جو غم ہیں۔ نشاط و عیش ہمارا ہے تو سرور ہمارا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
سسرال	ہ	۲۵۱	ساس سسر کا گھر۔ خاوند یا جورو کیطرف کا کنبہ	مونث	جانصاحب	کل جو مہندی آئی لاڈو جان کی سسرال سے	رکھ لیا باجی نے کیا مشاطہ اور کیا پھر گیا
سطح	ع	۷۷	بالفتح ہر چیز کا بالائی حصہ۔ سطح آب پانی کا بالائی حصہ۔ پانی کی چادر۔	مذکر	وزیر	پرووں میں فلک سے لے سطح آب کا	پھونچاؤں آسمان پہ ستارہ حباب کا
				مونث	محسن	سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی	روپ بجلی کا سنہرا ہے رو پہلا بادل
سطحہ	〃	۸۲	سطح۔ طبقہ۔	مذکر	امیر	اگر ترک تعلق ہو سکے آسان ہے مشکل	نہیں کشتی سے کم مردے کو سطحہ آب جیحوں کا
سطر	〃	۲۶۹	لکیر۔ قطار۔ پانتی	مونث	انیس	جو صفت ہے وہ اک سطر ہے قرآن مبیں کی	دیوار ہے قبلہ کیطرف کعبۂ دیں کی
سطوت	〃	۲۷۵	بفتح اول وسیوم۔ دبدبہ۔ قہر۔ شان۔ وشوکت۔	〃	ناسخ	دیکھکر حیدر کی سطوت کہتی تھی بنت اسد	کیا پسر پیدا ہوا شیر زیاں پیدا ہوا
سعادت	〃	۵۳۵	برکت۔ نیک بختی۔ اقبالمندی۔ خوش قسمتی۔ نیکی۔ بھلائی۔	〃	امیر	اگر میرے سیہ خانے میں آ جائے	سعادت ساری اڑ جائے ہما کی
سعی	〃	۱۴۰	سفارش۔ دوڑ دھوپ۔ کوشش	〃	مصحفی	ایک نے آکے مری سعی نکی قاتل سے	کیا کوئی دوست مرا گبر و مسلمان میں تھا
				〃	امیر	سعی تو کی وصل کی ہم نے بہت	جب نہ کچھ قابو چلا تو مر چلے
سفارش	ف	۱۴۶	سعی کرنا۔ کسیکے واسطے بھلائی کے کلمے کہنا۔	〃	〃	ناصحوں نے اسے دیکھا تو نصیحت کیسی	الٹی کرنے لگے اب اس سے سفارش میری
سفاک	ع	۱۹۱	خونریز۔ بے رحم۔	مذکر	〃	کریں فریاد ہم بے زباں ہو داور کس سے	کہ ہر دم کھینچکر خنجر یہ سفاک آتے ہیں۔
سفر	〃	۳۴۰	بفتح اول ودوم۔ مسافرت وطن سے باہر۔ روانگی۔ کوچ۔	〃	امیر	زاہد ریا سے حاصل کر شغل مے کشی کا	خشکی سے سہل ہوگا تجھکو سفر تری کا
سفیدہ	ف	۱۵۵	وہ سفیدی جو صبح کو ظاہر ہوتی ہے۔	〃	ناسخ	وصل کا حظ رات اٹھا کر ہو چلا جب سفید	بولے ہوتا ہے سفیدہ آشکارا صبح کا
〃	〃	〃	خربوزہ کی اور آم کی ایک قسم۔				
سفیدی[1]	ہ	۱۹۴	مکانوں میں چونا پھیرنا۔ سیاہی کی ضد	مونث	داغ	آمد آمد ہے آج کس کی داغ	یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے
سفیر	ع	۳۵۰	ایلچی۔ قاصد۔	مذکر	امیر	شتاب ایسا ہمارا سفیر جاتا ہے	کڑی کمان کا جسطرح تیر جاتا ہے
سفینہ	〃	۲۰۵	کشتی۔ ناؤ۔	〃	جلیل	تو بھی حامی نہوا خنجر قاتل میرا	ڈوبا جاتا ہے سفینہ لب ساحل میرا
سقر	〃	۳۴۰	بفتح اول ودوم۔ دوزخ۔ جہنم	〃	مونس	شعلہ لپک کے چرخ پہ سر کھینچنے لگا	اپنی طرف صفوں کو سقر کھینچنے لگا
سقف[2]	〃	۲۴۰	بفتح چھت	مونث	امیر	سقف گردوں کی بھی اے دیدۂ تر کچھ ہے بساط	چار ہو چھینٹیں بھی تری ٹھہر نہ سکیں بیٹھ گئی
سقم	〃	۲۰۰	بضم اول ودوم۔ روگ۔ نقص۔ برائی۔ عیب۔	مذکر	ناسخ	دور ہے شائبہ معائب کا	نہ ہو سقم سہو کاتب کا
سقہ	〃	۱۶۵	پن بھرا	〃	دبیر	سب شام کا لشکر مرے سقے سے بھرا ہے	سقہ مرا نرغے میں لعینوں کے گھرا ہے
سکت	ہ	۴۸۰	بفتح اول ودوم قوت۔ طاقت	مونث	امیر	شوق فی الحقیقت الفت میں دوڑایا مجھے	تھک گیا سایہ سکت جاتی رہی ہمزاد کی

[1] سپیدی بھی مستعمل ہے (للا تسلیم) ناز و نیرنگ ہے اے دل بقائے ایام نکر۔ ہوگی یہ سپیدی یہ سیاہی تیری

[2] مونث النسب ہے۔

سکتہ	ع	۶۲۹	بیہوش ہونے کی ایک بیماری	مذکر	صبا	دیکھ کر اس بت کو سکتا ہوگیا	میں بہت محو تماشا ہوگیا
٠	٠	٠	اصطلاح شعرا میں شعر کی ناموزونیت جو شعر وزن میں پورا نہو۔	″	امیر	شک نہیں سمجھے کہ ہے مصرع موزوں قد یار	پر کمر بیچ سے غایب ہے یہ سکتا گیا
سکوت	ع	۴۹۲	خاموشی۔ چپ ہونا۔ خاموش رہنا	″	جلال	وعدہ آنے کا ہے پھر ہر گھڑی کا سکوت اسکے بعد حسن کا	ادھر تقاضائے دل حزیں کا ادھر ہو اشتیاق سخن کا
سکون	″	۳۰۶	ٹھہراؤ۔	″	جلیس	خدا رکھے سلامت ای خیال مصطفیٰ تجکو	تجھی سے کچھ سکون خاطر بیمار ہوتا ہے
سکہ	″	۹۵	ڈھلا ہوا زر۔ پیسہ۔ روپیہ۔ اشرفی	″	امیر	سر پہ میرے ہی ہوا ان تاج شفاعت ہوگا	سکہ تیرا ہی رواں روز قیامت ہوگا
سکھ	ھ	″	بالضم آرام چین	″	نواب مرزا شوق	ہے یہی لطف زندگانی کا	دیکھو سکھ اپنی نوجوانی کا
سگ	ف	۸۰	بالفتح کتا۔	″	رند	ہما کے کھانے سے سمجھی کی سعادت تھی	سگ حبیب کی ہڈیاں چبا جاتا
سل	ع	۹۰	ایک مہلک مرض کا نام ہے جسمیں تپ رہتی ہے پھیپھڑے میں زخم پڑجاتے ہیں اور منہ سے خون آتا ہے	مونث	″	ہے یہ تینوں ہما سیاس جانگسل	محبت ہو دق۔ دق ہوئی۔ سل ہوئی
″	ھ	۹۰	مسالہ پیسنے کا پتھر۔	مونث	جرات	جیتے جی رو کے جو اکثر میں کیا دل بھاری	تو پس از مرگ بھی چھاتی پہ ہوا اک سل بھاری
سلاح	ع	۹۹	بکسر اول حربہ ہتھیار۔ بالفتح غلط ہے	مذکر	ناسخ	دئے انکو سلاح بہر شکار	کہ ہے آنکی صلاح بہر شکار
سلاح شور	ت	۶۰۵	بہادر سپاہی۔ ہتھیار بند۔ میگزین کا داروغہ۔	″	اوج	پھر اک سلاح شور بڑھا اک بیکار	بدکیش و جفا کار و ستم پیشہ و مکار
سلاخ	″	۶۹۱	چھڑ۔ لوہے چاندی سونے وغیرہ کا لانبا ٹکڑا	مونث	ظفر	بھری ہے آہ کی خون دل و جگر میں سلاخ	کلال کی ہے کوئی آتش سقر میں سلاخ
سلاسل	ع	۱۸۱	بالفتح سلسلہ کی جمع اردو میں بطور مفرد بولتے ہیں۔	″	امیر	وہاں باغ میں کی قبا گل نے چاک	یہاں ٹکڑے ٹکڑے یہ سلاسل ہوئی
سلام	″	۱۳۱	اطاعت کے لیے گردن جھکانا۔ ڈنڈوت۔ بیخوفی۔ سلامتی۔	مذکر	داغ	انسے ہوتا ہے سامنا جس دن	دور ہی سے سلام ہوتا ہے
	ھ	٠	مدحیہ نظم۔	″	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
سلسبیل	ع	۱۹۲	بہشت کی ایک نہر۔	مونث	سخن	عاشق ہوں مجکو شربت دیدار چاہیے	پیاسا نہیں ہوں آپکی میں سلسبیل کا
سلسلہ	″	۱۸۵	زنجیر بیڑی۔ قطار۔ لڑی۔ خاندان نسل۔	مذکر	آتش	سودا ہی رہا گیسوئے پیچاں کا تمہارے	شانہ کی طرح ہاتھ نہ یہ سلسلہ آیا
سلطنت	″	۹۴۵	حکومت۔ بادشاہت	مونث	انیس	مٹی ہے سلطنت جو تو کا ثبات کی	بیٹا نہو تو خاک ہے لذت حیات کی
سلک	″	۱۱۰	بکسر اول رشتہ دھاگا مجازاً لڑی۔	″	جرات	جب وقت تبسم ہے کہے وا وہ لب لعل	گویا کہ چمکتی ہوئی اک سلک گہر تھی
سلوک	″	۱۱۲	بالضم نیکی۔ نیک روی۔	مذکر	امیر	کیا دوں جواب شکوہ دل کو تمہیں کہو	کسسے تو جو سلوک ہوا دل شکن ہوا
سلیقہ	″	۲۰۵	شعور۔ انتظام کا مادہ۔ قابلیت۔	″	رضا	ہم ایسے خاکساروں کو کیا برباد دنیا نے	سلیقہ جور کا تجکو نہ ای چرخ بریں آیا

سَم	ع	۱۰۰	زہر	مذکر	تسلیم	وہ لذت آشنائے تلخیِ تکلیف دوراں ہوں	کہ سمجھا قند سے بہتر جو تب میری سم آیا
″	ھ	″	تال۔	″	سحر	جہاں تان توڑی ستم ہوگیا	وہ سم حق میں سشنوا کے سم ہو گیا
سُم	ف	″	گھوڑے گدھے اور خچر کی ٹاپ۔	″	دبیر	کچلے کہیں بدن کہیں پامال سر کئے	کشتوں کو روند روند کے سم خوں میں تر کئے
سماعت	ع	۵۷۱	سننا۔ شنوائی۔	مونث	اسیر	میری فریاد ہی خود داد رسی کا ساماں	اُڑ گئی نیند تری اب تو سماعت ہو گی
سماں[1]	ھ	۱۵۱	تماشا۔ سیر۔ نظارہ۔ کیفیت۔ عالم۔ حالت۔ زیبایش۔ راگ رنگ کا مزہ۔ لطف۔ رُت۔	مذکر	جلیل	شکر کرتا ہوں کہ منت کش ساقی نہ ہوا	ہو گیا مست سماں دیکھ کے میخانے کا
سمائی	″	۱۲۱	گنجایش۔	مونث	ناسخ	ہوں وہ غنچہ دستہ کہ سب اپنے ہی دل میں بھر گیا	ساری عالم کی اگر اسمیں سمائی ہوتی
سَمت[5]	ع	۵۰۰	بالفتح راہ راست جانب طرف کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔	″	محسن	سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل	برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل
سمجھ	ھ	۱۰۸	عقل۔ برائی بھلائی کا فرق نکالنے کی قوت۔	″	جلیل	الٰہی کیونکر ہو اتنی سمجھ تو آ چلی ان میں	کہ اب آنکھیں جھکا لیتے ہیں وہ نام محبت پہ
سُمرن	″	۳۵۰	مالا جپنے کا۔ تسبیح۔ خیال۔	″	رند	نہ دلا یاد او تسلسلِ اشک	سمرنیں یار کی کلائی کی
سمند	ف	۱۵۴	بادامی رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	صبا	طرارہ بھرتے ہی پہونچا عدم میں	سمندِ عمر کیا چالاک نکلا
سمندر	ھ	۳۵۴	بحر محیط	″	جلیل	مشک بھرنے کو جو اتری ہیں علمدار حسین	شور برپا ہے کہ دریا میں سمندر آیا
″	ف	″	آگ کا کیڑا جو بشکل موش ہوتا ہے	″	ناسخ	کب ہیں ہمارے سینۂ سوزاں میں لختِ دل	آتشکدے میں ہیں یہ سمندر بھرے ہوئے
سموم	ع	۱۴۷	بفتح اول وضم سیوم گرم ہوا۔ لو۔ وہ ہوا جو قاتل ہو۔	مونث	انیس	جب سن سے فوجِ کفر پہ وہ جنگ جو چلی	گویا سموم قہرِ خدا چار سو چلی
سَن[2]	″	۱۱۰	گنتی کا سال	مذکر	فائز	شہیدوں کے مزاروں پر وہ آئے	کوئی توڑا مٹا یا سن کسی کا
سِن	″	″	عمر کی مقدار	″	جلال	خوبرو یونہیں بسر ہونے کیا سن اپنا	رات اپنی کٹی کبھی اور کبھی دن اپنا
سناٹا	ھ	۵۱۲	گہری خاموشی	″	عزیز	عزیز اب سخت مشکل ہے بہلنا دل سے خموشی کا	وہ عالم ہے شہروں کی آبادی کہ سناٹا بیابانکا
سناں	ع	۱۶۱	بالکسر بھالا۔ نیزہ۔ تلوار وغیرہ کی نوک۔	مونث	صبا	اے یار حالِ الفتِ مژگاں ہے دیدنی	کیسی جگر میں تیر گئی یہ سنان دیکھ
سنائی	ھ	۱۷۱	موت کی خبر	″	مونس	کچھ خبر اور نہ قاصد کی زبانی آئی	خط کے بدلے شہِ بیکس کی سنائی آئی
سنبل	ع	۱۴۲	بالچھڑ۔ ایک خوشبودار گھاس	مذکر	آتش	کیا مری آنکھوں نکو دھوکا دیگا زلفِ یار کا	موئے زنگی کی طرح سنبل سا ہوتا نہیں
سنبھالا	ھ	۱۴۹	بیمار کا قریب المرگ ہو کر ایسا معلوم ہوتا کہ اچھا ہو گیا ہے۔	″	ذوق	بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا	لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

[1] دہلی میں سما اور لکھنؤ میں سماں بولتے ہیں۔ وقت۔ زمانہ۔ دَور۔ (میر حسن) عجب وقت ہے اور عجب ہے سماں۔ کری دو گھڑی آگے مجرا یہاں۔ رُت۔ فصل۔ سماں۔ جیسے ستا سماں ہے
رونق۔ زیبایش۔ آرایش۔ تماشا۔ سیر۔ (بحر) جب تمہاری کان کی بجلی چمک کر رہ گئی۔ میری آنکھوں نے سماں دکھلا دیا برسات کا۔ [2] ہندی میں ایک چھال کا نام ہے جسکی رسی بناتے ہیں۔
[5] سَمت اردو میں بالکسر بھی بولتے ہیں۔

سنبلستان	ف	۶۵۳	وہ مقام جہاں بکثرت سنبل کے درخت ہوں	مذکر	امیر	تم کھلے بالوں جو آنکلے کبھی گلگشت کو	تختۂ نرگس چمن میں سنبلستاں ہوگیا
سنبلہ	ع	۱۴۷	بضم اول وسوم وفتح چہارم - آسمان کے چھٹے برج کا نام جو بشکل خوشہ ہے - جو گیہوں کی بال -	؍؍	اسیر	کان سے لپٹی ہوئی دیکھی جو زلف سیاہ	سنبل غم سے گھٹا ایسا کہ پانی ہوگیا
سنجاف	ت	۱۹۴	بکسر اول - حاشیہ - گوٹ جو زیبائش کیلئے کپڑے پر ٹانکتے ہیں -	مونث	نسیر	پڑے نیرنگی دوراں سے پیچ آکے	مری پگڑی بنی سنجاف کو وہ غمزۂ دشمن کی
سند	ع	۱۴	بفتح اول ودوم وثیقہ - دستاویز - ثبوت -	؍؍	انیس	دکھلائیں سند دست رسول عربی کی[1]	یہ مہر سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی
	.	.	مجازاً اعتبار بھروسہ - وثوق	؍؍	جلال	سچا ہمارا خواب ہے آنکھیں کہا کریں	کہتا ہے دل سند نہیں جھوٹے گواہ کی
سندیسا	ہ	۱۸۵	پیغام - خبر -	مذکر	داغ	سنکے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں	آئے میں آپ سب محبت کا سندیسا لیکر
سنکھیا	؍؍	۱۴۶	نام ایک زہر کا ہے جسکو سم الفار کہتے ہیں اور ہر ایسی چیز کو جو کڑوی یا قاتل ہو	مونث	عزیز بنارسی	آپ دیں گالی مجھے ہو ناگوار	سنکھیا ہوگی تو کھا لیجائیگی
سنگ	ت	۱۳۰	بالفتح - پتھر - مجازاً وقار - اور بھاری چیز جو وزنی ہو -	مذکر	جرات	کروں جو یاد تو در آستان یار کا سنگ	تو بعد مرگ ہو ٹکڑے مری مزار کا سنگ
سنگار	ہ	۳۳۱	آراستگی - بناؤ - آرائش - زینت - جو زیور کنگھی چوٹی اور لباس سے ہو	؍؍	بحر	کھلتا ہے آنکھ خوش نصیبی اتنک دل اسکا ابھی [illegible]	نہ دید مجکو ہوئی مبارک رہی سکو سنگار آیا
سنگت	؍؍	۵۳۰	ہمراہی - ساتھ - سوسائٹی - صحبت	مونث	قبول	بتوں پر جو مائل طبیعت ہوئی	بڑی سخت ان غم کی سنگت ہوئی
سنگریزہ	ت	۳۵۲	پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے - کنکری -	مذکر	انیس	ذروں کا ہے زمیں سے فلک تک دماغ تھا	ہر سنگریزہ رشک در شب چراغ تھا
سنیچر[2]	ہ	۳۲۳	نحوست - زحل ستارہ جو منحوس ہے - بدقسمتی -	؍؍	شعور	میری وادی میں یہ پڑا کہ لشکر تو	ابھی جنگل میں بھی منگل ہے سنیچر آتا
سواد	ع	۷۱	نواح - حوالی شہر - اطراف - سیاہی -	؍؍	جلال	مبارک اس دل سودا زدہ کو کوچۂ زلف	دیار حسن کا دلکش نظر سواد آیا
؍؍	ہ	؍؍	ذائقہ - مزہ - لطف -	؍؍	شعور	اٹھی نہ جھمکر کسی خال سرمہ بھی	وہ خط پشت لب میں مزے کا سواد کر
سوار	ت	۲۶۰	اونٹ گھوڑے وغیرہ پر چڑھا ہوا آدمی -	؍؍	انیس	چورنگ تھا فرس تو دو پارا سوار تھا	اللہ رے منہ کر تیغ نے جانا خیار تھا
سواری	؍؍	۲۷۷	مرکب - چڑھنے کی چیز مثلاً اونٹ گھوڑا ہاتھی پالکی وغیرہ -	مونث	امیر	لیکے جنت سے خبر باد بہاری آئی	اٹھو تعظیم کو حضرت کی سواری آئی

[1] (انس) سیر یں کریں گے گلشن عنبر سرشت کی - یہ مرثیہ نہیں ہے سند ہے بہشت کی - [2] (داغ) یہ کیا کہا کہ غیر کو تجھسے حسد نہیں - بنجاؤ تم گواہ تو اسکی سند نہیں - قابل اعتماد معتبر - (عارف) سند ہو کہ ہم کہدیں عارف - زبان ریختہ اپنی زبان ہے - [3] (محسن) ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے - نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل -

سوال	ع	۹۷	مانگنا ۔ طلب کرنا ۔	مذکر	آتش	خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے آتش	کریم رد نہیں کرتے سوال سائل کا
"	"	"	دریافت ۔ پوچھنا ۔ استفسار	"	امیر	بھولے بن کر دم رخصت یہ سوال اچھا ہے	ہاتھ سینے پہ ہو کیوں دل کا تو حال اچھا ہے
"	"	"	عرضی ۔ درخواست ۔ استغاثہ ۔	"	داغ	سر عدالت محشر جواب کیا دو گے	جو داد خواہ ہوئے تیر کوئی سوال دیا
سوانگ	ھ	۱۲۷	نقل ۔ بھروپ ۔ روپ بھرنا ۔	"	آتش	گہ تیر بنتی ہو کبھی خنجر کبھی سناں	لاتی ہو سوانگ یار کی مژگاں نئے نئے
سُوت	"	۴۶۶	تاگا کچے تاگے کا تار ۔ (بواو معروف)	"	منیر	زمرد کی چھڑی ہو سبزۂ عارض سے ہر تیلی	بنا ہو سوت الفنیا کا ڈوری تیری چلمن کی
سوت	"	"	پانی کی سوت چشمہ ۔ (بواو مجہول)	مونث	انشا	وہی تو حسن کے چشمے کی تھی سوت	نہ تھی وہ ناف تھی اک جاگتی جوت
سَوت	"	"	دو رقیب عورتیں ۔ ایک مرد کی دو بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت یا سوتن کہلاتی ہیں ۔	"	قلق	خیر یوں ہی بدی تھی موت مری	کہ حقیقی بہن ہو سوت مری
سُوچ	"	۹۹	بواو مجہول ۔ اندیشہ خیال ۔ غور و فکر	مذکر	جرات	گر اظہار محبت تم جو پیارے منہ چھپا بیٹھو	تو کیا کیا سوچ پھر اس بات سے دل میں گزرتا ہے
سود	ف	۷۰	نفع فائدہ ۔	"	"	ملی مجکو پریشانی و خاک افشانی اے جرات	جو کوئی نقد دل بیچے اسے یہ سود ہوتا ہے
سودا	ف	۷۱	عشق ۔ جنون دیوانگی ۔ شدت محبت وہ مرض جو خلط سوداوی سے ہو	"	جلیل	خلش خار مزا دینے لگی چھالوں کو	آچلا رنگ پہ سودا ترے دیوانے کا
سودا[لہ]	"	"	خرید و فروخت کی چیزیں	"	تسلیم	بازار محبت میں کمی کرتی ہو تقدیر	بن بن کے بگڑ جاتا ہو سودا مرے دل کا
سوراخ	ف	۸۶۷	چھید ۔ بل ۔	"	انشا	کان کی لو میں گھسے موتی سی بالی کیونکر	جسکا ہو سوئی کے ناکے سے بھی ننھا سوراخ
سورج	ھ	۲۶۹	آفتاب ۔ خورشید ۔	"	جلال	تم رات کو کیا آئے قیامت نظر آئی	سورج نکل آیا مہ کامل کے برابر
سورج گہن	"	۳۴۴	مشہور ہے جسکو عربی میں کسوف کہتے ہیں ۔	"	امیر	جا پائی خط نے اسکے رخ پر نقاب میں	سورج گہن پڑا اشرف آفتاب میں
سورہ[لہ] سورت	ع	۲۶۷ ۴۶۶	قران شریف کے ایک سو چودہ باب میں سے ایک باب کو سورہ کہتے ہیں جیسے سورۂ اخلاص سورۂ یٰسین وغیرہ ۔	"	جاہ	مصحف رخ میں جبیں کا عشق پورا ہو گیا	سارے قرآں میں مجھے حفظ ایک سورہ ہو گیا
سوز	ف	۷۳	بروزن روز جلن ۔ گرمی ۔ کوفت ۔ درد ۔ دکھ	"	جلیل	نہ گئی ہائے تپ غم کی حرارت نہ گئی	وہی دھڑکن ہو وہی سوز جگر ہو کہ جو تھا
"	"	"	مرثیہ کا سوز ۔ وہ اشعار جو مرثیہ خوانی کیلئے ابتدا میں پڑھتے ہیں	"	ناسخ	نوحہ خواں ہے ساز مطرب ہجر میں	راگ مجکو مرثیہ کا سوز ہے
سوزش	ف	۲۷۲	جلن	مونث	آتش	کیا کہیے کہ ہو سوزش داغ جگر ایسی	سنتا نہیں وہ غیرت شمس و قمر ایسی
سوزن	"	۱۲۳	سوئی ۔	"	"	فصل گل آتی ہو کرلوں گا گریباں بھی چاک	آئے دو سوزن اگر پھر رفو آتی ہے
سوز و گداز	"	۱۱۱	جلنا اور گھلنا وہ کیفیت جس سے متاثر ہو کر دل متاثر ہو	مذکر	نوح	شیوۂ اہل وفا اور تو معلوم نہیں	تجکو اے شمع فقط سوز و گداز آتا ہے

لے (دبیر) ع بلے اسکے کبھی خلد کا سودا نہ بنے گا ۔ (صفدر) لیا جو ایک دل اسنے تو دو درد دئے پوسے ۔ ہزار شکر یہ سودا بہت گراں نہ رہا ۔ ۵۲ (امانت) مر گیا بس سنکے اس رو کتابی کا بیاں ۔ مجکو ذکر مصحف رخ سورۂ یٰسیں ہوا ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
سوسن	ف	۱۷۶	ایک نیلے رنگ کا پھول ہوتا ہے	مونث	امیر	لبِ جاناں پہ مسّی کی دھڑی ہے	تو سوسن کے لئے پھولی کھڑی ہے
سوغات	ت	۱۴۶۷	تحفہ۔ ہدیہ۔	"	رند	بوئے یوسف کے سوا مصر سے کیا لائی صبا	اور یعقوب کے قابل کوئی سوغات نہ تھی
سوفار	ف	۲۴۷	سوئی کا ناکا۔ تیر کا وہ منہ جسے کمان میں رکھکر چلاتے ہیں۔	مذکر	مونس	رخ مہر کا پھر الب بہرام ہلگیا	سوفار تیر گوشِ مبارک سے ملگیا
سوگ	"	۸۶	غم۔ ماتم۔ مردے کا ماتم۔ سنسکرت میں شوک کہتے ہیں۔	"	تسلیم	کسکے ماتم میں سیہ پوش رہا کرتی ہے	سوگ کہتی ہے شب شام غریباں کسکا
سوگند	"	۱۴۰	قسم۔ حلف۔ یہ لفظ فارسی و ہندی میں مشترک ہے۔	مونث	دبیر	سوگند سنی میں نے نبی کی نہ خدا کی	وہ منتیں کرتے رہے اور میں نے جفا کی
سولی	ھ	۱۰۶	دار۔ پھانسی۔	"	جلیل	شہید زلف و مژگاں کی یہ تعظیم	کہیں پھانسی کہیں سولی کھڑی ہے
سِوُم	ف	"	بکسر اول و بضم دوم و بسکون سیوم اردو میں مردے کا تیجا۔	مذکر	امیر	عاشق کا سوگ چاہئے زینت نہ کیجیے	جہلم تو کیا سیوم بھی ابھی تک ہوا نہیں
سونا	ھ	۱۱۷	زر۔ طلا۔	"	ذوق	مصحف رخ پہ تری رنگ سنہرا تیرا	واہ کیا خوب ہے سونا سر قرآن چڑھا
سونڈ	"	۱۲۰	ہاتھی کی لمبی ناک	مونث	ناسخ	سونڈ اسکو بجائے گردن دی	کر اُٹھا یا کرے غذا اپنی
سوہان	"	۱۲۲	ریتی۔	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہیں زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سوئی	"	۸۶	سوزن جس سے کپڑا سیتے ہیں	مونث	تعشق	سوئیاں سی کچھ دلِ وحشی میں چبھنے لگیں	ٹھیک ہونے کو لباس رعنائی پھر گیا
سویدا	ع	۸۱	بضم اول و فتح دوم ایک سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔	مذکر	جاہ	رخسارۂ گلرنگ پہ یہ خال نہیں ہے	بوسے تری لیتا ہے سویدا مری دل کا
سویرا	ھ	۲۷۷	اول۔ پہلے۔ صبح۔ تڑکا۔	"	محسن	اُجالے میں پیدا اندھیرا ہوا	شب آرزو کا سویرا ہوا
سہارا	"	۲۶۷	آسرا۔ بھروسہ۔ ٹیک۔ امید۔ توقع	"	تسلیم	اچھا دم محشر بھی نہ ملنا گر اب تو	توڑو نہ مری جان سہارا مری دل کا
سہرا	"	۲۶۶	بالکسر پھولونکا سہرا جو شادی بیاہ میں سر پر باندھتے ہیں اور وہ نظم جو سہرا باندھنے کے موقع کے لیے شعرا نظم کرتے ہیں۔	"	جلیل	آپ گوہر ہیں جو ڈوبا ہے سراسر سہرا	آتش حسن سے جلتا نہیں رُخ پر سہرا
سہو	ع	۷۱	بھول۔ غلطی۔	"	رند	لکھدیا وصل و ہجر کی جا سر نوشت میں	انشانہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا
سُہَیل	"	۱۰۵	بضم اول و فتح دوم نام ایک ستارہ کا ہے۔	"	میر حسن	نہ آوے کبھی تیری خاطر پہ میل	چمکتا رہے یہ فلک کا سہیل
سیادت	"	۴۷۵	بزرگی۔ سرداری۔	مونث	ضمیر	بس ہو چکی تمام سیادت حسین کی	سیدانی ایک بچے کو لیکر نکل پڑی
سیّارہ	"	۲۷۶	ہر وہ سات ستارے جو گردش کرتے ہیں سورج۔ چاند۔ منگل۔ بُدھ۔ برہسپت شکر۔ سنیچر۔	مذکر	ناسخ	شب نظر کی میں نے فرقت میں جو سوئے آسماں	اژدہا تھی کہکشاں عقرب ہر اک سیارہ تھا

سیاست	ع	۵۳۱	بکسر اول۔ انتظام شہر۔ رعیت پر تنبیہ گناہ و جرم سے روکنا۔	مونث	جلیل	غریبوں کی خبر لینا۔ شریروں کو سزا دینا	ریاست کرتے جاتی ہے سلطنت ہوتی جاتی ہے
سیاحی	"	۷۹	ملکوں کی سیر	"	فایز	آسماں پر ہے خورشید زمیں پر فائز	سب کو سیاحی تقدیر لئے پھرتی ہے
سیاق	"	۱۷۱	حساب لکھنے کے قواعد۔ رواں کرنا۔ علم حساب۔	مذکر	قلق	فاضل نہیں ہے رکھتے ہیں لو سیو دم شمار	سب سے الگ سیاق ہے اپنے حساب کا
سیاہہ	ف	۸۱	بہی۔ حساب کی کتاب۔ وہ کاغذ جس میں آمدنی کی رقم جمع کرتے ہیں۔	"	امیر	خط نکلنے پر ملا بوسہ بعد دلخواہ کا	کیا سواد خط سیاہہ تھا مری تنخواہ کا
سیاہی	"	۸۶	روشنائی جس سے لکھتے ہیں۔ تاریکی۔ اندھیرا۔	مونث	انیس	منزل آئی یہ آفت یہ تباہی نہیں دیکھی	ہر ہر کسی شب میں یہ سیاہی نہیں دیکھی
۔	۔	۔	کالا پن	"	جلیل	یہ رات اتنی جو بڑھ گئی ہے سیاہی اتنی جو چڑھ گئی ہے	کہیں کھلا ہے ضرور جوڑا کسی کے گیسوئے عنبریں کا
۔	۔	۔	داغ۔ دھبا۔ کنایۃً عیب نقص۔	"	امیر	سب عیب ایک اشک ندامت سے مٹ گئے	ساری سیاہی دھو گئی روئے سیاہ کی
سیب	ہ	۷۲	بکسر اول و سکون دوم مجہول ایک میوہ کا نام شعرا معشوق کی ٹھوڑی سے تشبیہ دیتے ہیں۔	مذکر	امیر	سیب دو دن سے زیادہ تر و تازہ نہ رہا	کبھی پژمردہ ترا سیب زنخداں نہ ہوا
سیپ	"	"	سیپی۔ صدف جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں۔	مونث	برق	مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہے	سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا
سیج	"	۷۳	بکسر اول و یائے مجہول بستر۔ بچھونا۔ چارپائی۔ پلنگ۔	"	امیر	کس گلبدن نے ہاتھ سے سہرا لگا دیا	پھولوں کی سیج ہو جو جنازہ شہید کا
سیخ	ف	۶۷۰	بکسر اول و یائے معروف لوہے کی چھڑ جس پر کباب پکاتے ہیں یا اور مصرف میں لاتے ہیں۔	"	"	لخت دل برشتہ نکلتے ہیں چھید کے ساتھ	ہر بد آہ سیخ ہے گویا کباب کی
سیر	ع	۲۷۰	بفتح اول تفریح۔ ہوا خوری۔ سیاحی۔ چلنا۔ ٹہلنا پھرنا۔ گشت۔	"	غالب	کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب	آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی
۔	۔	۔	تماشا۔ کیفیت۔ نظارہ۔	"	امیر	خندۂ گل ہے کہیں نالۂ بلبل ہے کہیں	سیر اس گلشن ایجاد میں کیا کیا دیکھی
۔	۔	۔	بہار۔ لطف۔ مزہ۔ گلگشت	"	صبا	شراب چل کے شب ماہ میں پئیں ہم تم	چمن کی سیر کبھی ایک قمر نہیں ہوتی

لے در آتش ہے طول شب فراق کا قصہ بیاں نہو۔ خط یار کو لکھوں تو سیاہی رواں نہو۔ سے سیاہ۔ سیہ۔ کالا۔ سیاہ باطن۔ بد باطن۔ مکار۔ منافق۔ سیاہ بخت۔ بد نصیب۔ سیاہ پوش ماتمی کپڑا پہننے والا۔ سوگوار۔ سیاہ چشم۔ کنایۃً بے مروت۔ بے وفا۔ سیہ خانہ۔ ویران۔ سیاہ رو۔ کالا کلوٹا کنایۃً ذلیل۔ رسوا۔ ذلت رسوائی شرمندگی۔ سیاہ روزی یا سیہ روز مصیبت کے دن۔ غم کا زمانہ۔ سیاہ کار یا کار گنہگار۔ بدکار۔ فاسق۔ سے (داغ) حور کے واسطے زاہد نے عبادت کی ہے۔ سیر تو جب ہو کہ جنت میں نہ جانے پائے۔ گشت و گردش۔ (مصحفی) عروج و عرب دیکھ کر مسیح جو قمر بھی سیر منازل سے رہ گیا ہوگا۔ بالکسر اول و یائے معروف سیر۔ بلسن ادرک۔ وہ آرضی جو زمیندار کی خود کاشت ہو۔ بکسر اول و یائے مجہول سیر بمعنی آسودہ حال۔ پیٹ بھرا۔ مستغنی۔ بے پروا۔ سخی۔ (رند) بنایا صانع عالم نے سیر چشم مجھے۔ مری نظر میں تو قارون کا گنج مال نہیں۔ سیر ٹہلنے کے معنی میں مختلف فیہ بھی کہا ہے۔ سودا نے مذکر اور مونث دونوں طرح لکھا ہے (مذکر) ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا۔ موسیٰ نہیں کہ سیر کروں کوہ طور کا (مونث) سیر کی یوں کو ہے ہستی کی ہم نے میں جوں نالہ گذر کر گئیا۔ مگر اب بالاتفاق مونث ہی بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
سیرت	ع	۲۰۰	خو خصلت۔ عادت۔ طریقہ ہیئت	مؤنث	جلیل	دیوانے تیرے تجکو نہیں پاتے عمر بھر	صورت تری پری کی ہے سیرت ہے حور کی
سیڑھی	ہ	۲۰۵	بکسر اول و یائے معروف و کسر سیوم۔ زینہ۔ درجہ۔	〃	امیر	بیعت پیر مغاں سے لگیا ہم مراد	سلسلہ پیدا ہوا رفعت کا سیڑھی لگ گئی
سیف[1]	ع	۱۵۰	بالفتح تلوار۔	〃	جاہ	آفت کی سیف ہے بہت اشنا کی ہے	سیدھی سڑک پہ آئیگی تیغ قضا کی ہے
سیفی[2]	ف	۱۰۰	وہ عمل یا دعا جس میں بہت جلال ہو اور دشمن کے دفعیہ کے لیئے پڑھی جائے	〃	انیس	شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے	اسقدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے
سیل[3]	ع	۱۰۰	پانی کی رو۔ طغیانی۔ بہاؤ۔ پانی کا تیزی سے کسی طرف جانا۔	〃	سودا	موج آتش ہے نہ یں آنکھوں کی	شاید اس دل کا آبلہ پھوٹا
				مذکر	نسیم	گریہی جوشش گریہ ہے تو زینہار نسیم	سیل اشک آج ہنگامہ سر پر ہوگا
سیلا	ہ	۱۰۱	بکسر و یائے مجہول ریشمی چادر ریشمی عمامہ۔ اسکا رواج دکن میں سر سے باندھنے کا زیادہ ہے۔	〃	سحر	وہاں سب کی پگڑی اچھلتی رہی	سروں پر نہ بانکوں کے سیلے رہے
سیلاب	ف	۱۰۳	طغیانی۔ بہنا۔ پانی کی رو	〃	امیر	عاجزوں پر ہے سوا تیزی تیغ غضب	وادی پست ہے سیلاب وہاں اور بڑھا
سیلانچی	〃	۱۲۶	چلمچی۔ سلفچی غلط بولتے ہیں۔	مؤنث	ناسخ	ماہ کامل تیرے مشرب ہو فلک کی ہے سیلانچی	آفتاب اسکے تو بان آفتابہ ہوگیا
سیلی	〃	۱۴۰	بکسر اول و بیائے اول مجہول نون یا ریشم کی وہ ڈوری جو ہندو فقیر گلے میں ڈالے رہتے ہیں۔	〃	منیر	اللہ تک پہونچو ہیں ارباب سلسلہ	تار کمند عرش ہے سیلی فقیر کی
سیم	〃	۱۱۰	بکسر اول و بیائے معروف چاندی	〃	قدر	بہت کھری ہے تری سیم حسن کیا کہنا	ہر اک کھری ہی پیابر و جبین کے عوض
سیماب	〃	۱۱۴	پارہ۔ کنایۃً مضطرب۔ بیقرار۔	مذکر	ناسخ	رات ایسا ہنسنا یار میں بیتاب تھا	بستر غم پر نہ تھا میں آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	〃	۱۳۱۰	ایک قسم کے بڑے پرند کا نام	〃	امیر	ڈرتی ہیں تری ناوک مژگاں سے یہ طائر	سیمرغ تک قاف سے باہر نہیں آتا
سیندور	ہ	۳۰۳	ایک سرخ رنگ کی دہات ہے جسکو ہندو عورتیں مانگ میں لگاتی ہیں۔ اور کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے	〃	منیر	غصہ میں بوسہ لعل دہن لاجواب کا	سیندور کھاؤں سرخی رنگ عتاب کا
				〃	ذوق	کیوں نہیں بولتے سحر کے طیور	کیا شفق نے کھلا دیا سیندور
سینک	ہ	۱۴۰	باریک تنکا۔ سینک سے کان کا درد بھی جھاڑتے ہیں جھاڑو کی تیلی۔	مؤنث	منیر	بیمار عشق گوش ہیں اپنے گل ہیں طفلان اشک	سینکیں ہیں جھاڑنے کے لیئے تیری کان کی
سینگ	〃	〃	جانوروں کی شاخ	مذکر	انشا	لیٹے جو ہم سے تو پھر نہ چھوٹے	بارہ سنگوں کے سینگ ٹوٹے
سینہ	ف	۱۲۵	چھاتی	〃	آتش	مشتاق ہمکناری ملتے ہیں ہاتھ کیا کیا	تن تن کے جب وہ سینہ ابھارتے ہیں
〃	.	.	صدر	〃	ناسخ	کیا ہے میں نے اس انداز سے گریباں چاک	کہ سینہ دشمن بیدرد کا فگار رہا

[1] سیف زباں تیز زباں ہونا۔ کلام پر تاثیر۔ (تعشق) دریائے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا۔ خنجر کا مزہ سیف زبانی نے دکھایا۔ [2] سیفی کا الٹ جانا اپنی ہی تباہی و بربادی کا باعث ہوتا ہے (انیس) خون عدو سے کھیت کبھی یوں سینچا نہ تھا سیفی الٹ پڑی ابھی جبکہ کھینچا نہ تھا۔ [3] بالکسر و بیائے معروف۔ تری رطوبت۔ دریا کے کنارے جو مکانات ہیں انہیں سیل رہتی

سیوتی	״	״	۴۸۶	بروزن دیونی - ایک قسم کا سفید گلاب کا پھول نسترن -	مذکر	آتش	مارا پڑا ہوں سیکھ کی اک سیوتی سانگ	لازم جریدہ تین کو ہے نسترن کی شاخ
سیون	״	״	۱۲۶	سلائی -	مؤنث	انشا	کیوں نہ لپٹالوں میں سینہ سے تجھے	تیری محرم کی یہ سیون دیکھکر

باب شین معجمہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ش	ع	۳۰۰	عربی کا تیرہواں اور فارسی کا سولھواں حرف ۔	مذکر	اسیر	کس طرح توام لڑائی میں ہو فتح و شکست	شین ہے مفتوح بھی کسرہ بھی شمشیر کا
شاباش[1]	ف	۶۰۴	سراہنا ۔ تعریف کرنا ۔ کلمۂ تحسین	مونث	مسرور	سرخرو ور کھا اُسے ایجاد نے	دیکھکر شاباش دی اُستاد نے
شاخ[2]	″	۹۰۱	ڈالی ۔ ٹہنی ۔	″	امیر	قیامت ہیں اسے پاس جھونکی ترکر	مری شاخ امید مرجھا گئی
۰	۰	۰	سینگ ۔ مخصوص ہرن کی سینگ ۔	″	ناسخ	ظالم کو بعد مرگ بھی ہو ظالموں سے ربط	خنجر کا دستہ کیوں ہے کرگدن کی شاخ
شاخ	ھ	۹۰۱	عیب ۔ نکتہ چینی ۔ نقص	″	انیس	گل ہو کہ ثمر بو نہیں یا بد مزگی ہو	ہر شے میں غرض ایک نہ اک شاخ لگی ہے
۰	۰	۰	قید ۔ شرط ۔ پخ	″	جلیل	شوق کا خون شب وعدہ ہوا جاتا ہے	تنے مهندی کی بری شاخ لگا رکھی ہے
شاخسار	ف	۱۱۶۲	جہاں پر درخت بکثرت ہوں ۔	″	امیر	لائی ہے کیا چمن میں ہر اک شاخسار جو	دکھلا رہے ہیں باغ جہاں کی بہار پھول
شاخسانہ[3]	″	۱۰۱۷	مکر و فریب ۔ دغا ۔ حیلہ ۔ فتنہ ۔ فساد ۔ خود نمائی ۔	مذکر	انیس	ہر کج نہاد تیر اجل کا نشانہ تھا	شانے بھی تھے قلم یہ نیا شاخسانہ تھا
شادمانی	″	۴۰۶	خوشی ۔ خرمی	مونث	جلال	خوشا بخت وہ رنج دیں آکے ہمکو	نہ پوچھے کوئی شادمانی ہماری
شادی	″	۳۱۵	خوشی ۔ جشن ۔ عید ۔ تہوار ۔	″	جرات	یہ خانۂ جہاں ہے بستی سرای کی	یاں غم نہ کچھ گیا نہ شادی ہے آئے کی
″	ھ	″	خوشی کی تقریب ۔ بیاہ وغیرہ	″	شوق	تھی جو قسمت میں ہوئی آبادی	ہو گئی دھوم دھام سے شادی
شادیانہ	ف	۳۰۷	خوشی کا باجا ۔ نوبت ۔ مژدہ	مذکر	ناسخ	مجکو دم لینے کی فرصت بھی نہ دنیا میں ملی	روز مولد شادیانہ کوچ کا نقارہ تھا
شافہ	″	۳۸۶	خلاصہ یہ کہ اجابت ہونے کے لیے پاخانہ کی راہ سے دوا داخل کرنا ۔	″	جان صاحب	دوا سے مرض میں اضافہ ہوا	بڑھا قبض بیکار شافہ ہوا
شاگرد	″	۵۲۵	چیلا ۔	″	انیس	تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا	جبریل سا استاد ہے شاگرد ہمارا
شال	ع	۳۳۱	پشمینہ کا کپڑا	مونث	رند	دیتی ہیں زیب آپکو سب رنگتیں مگر	سرخ و سفید رنگ پہ کھلتی ہے شال سرخ
شام	ف	۱۴۱۳	وقت غروب آفتاب ۔ سانجھ ۔ ایک ملک کا نام بھی ہے جو مذکر مستعمل ہے	″	صبا	یہ اندھیر کیسا ہے اے آسماں	نمودار پھر شام فرقت ہوئی
″	ھ	″	چھڑی وغیرہ کی ٹھیک	″	منیر	دستگیری کر رہی ہے تیرہ بختی آجکل	خود بخود میری چھڑی کی شام گیسو ہوگئی

[1] اصل میں لفظ شادباش ہے فارسی والوں نے دال کو تخفیف کر کے شاباش بنالیا ۔ اردو والوں نے الف مخفف کر کے شابش بنالیا ۔ شابش عورتوں کی بول چال میں زیادہ ہے

[2] (آتش) مہندی ہاتھوں میں ملی تو نے جو اے دریائے حسن ۔ انگلیاں رنگ حنا سے شاخ مرجاں ہوگئیں

[3] ایران میں فقیروں کا ایک گروہ جو سینگ ہرن کی یا مینڈھے کی ہڈی کی رگڑ کر ایک قسم کی آواز پیدا کرتے ہوئے گاؤں گاؤں گھر گھر مانگتے پھرتے ہیں اگر کسی نے کچھ دیا تو خیر ورنہ چھری سے اپنے اعضا زخمی کرتے ہیں مجبوراً لوگ کچھ نہ کچھ دے کر ٹال دیتے ہیں ۔ مو مچرا بھی انہیں لوگوں کو کہتے ہیں ۔ اسی وجہ سے ایران والوں نے شاخسانہ بمعنی تمسک بھی مستعمل کیا ہے ۔ حجت ۔ تکرار ۔ دلیل بحث (رشک) شاخسانہ کوئی سا میں نے نکالا تھا جو آج ۔ رات بھر زلفوں کو مجھ پر پیچ و تاب آ گیا ۔ بمعنی رخنہ و عیب (آتش) نہ زلف یار کا خاکہ بھی کر سکا مانی ۔ ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا ۔ بمعنی بدگمانی (رسوا) کب دیا دل میں تیری زلفوں کو ۔ یہ بھی لوگوں کا شاخسانہ ہوا ۔ ڈھکوسلا ۔ دم ۔ فریب کے معنی ہیں ۔ (سرور) مشک و سنبل کہاں وہ زلف کہاں شاعروں کے یہ شاخسانے ہیں ۔ بات کا پہلو (مصحفی) حدیث سر زلف کیا کوئی سمجھے ۔ کہ اس میں کے شاخسانے بہت ہیں ۔ حیلہ ۔ خود نمائی ۔ (رجب) ہر ایک پیچ پر ہے پابندی عاشق ۔ ہے زلف یار بھی اک شاخسانہ زنجیر ۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شام وسحر	ف	۷۱۵	صبح وشام - کنایۃً حیلہ - حوالہ ٹالنا یہاں حیلہ ہی سے مراد ہے -	مونث	جلیل	چاند سورج کی طرح پھرتے ہیں تو گھر گھر	ہمسے ملنے کے لیے شام وسحر ہوتی ہے
شامت	ر	۱۸۴	نحوست - بدبختی - خرابی -	ر	امیر	سر بہ طلب ہوا ہے خدا خیر ہی کرے	آئیگی شامت آج کسی بیگناہ کی
شامیانہ	ر	۴۸۴	کپڑے کا سائبان - خیمہ	مذکر	انیس	سحاب سایہ میں رکھتا تھا جسکے نانا کو	لحد کو اسکی میسر نہ شامیانہ ہوا
شان[1]	ع	۳۵۱	عظمت - قدرت - شوکت - دبدبہ - جلال - مرتبہ -	مونث	داغ	مجھ سے گناہگار کو کیا ایک اعلا کیا	اے داغ کیا ہی شان ہے پروردگار کی
ر	ر	ر	علامت -	ر	امیر	میں نے بلائیں لیں شب فرقت کی بار بار	بائی جو شان کچھ تری زلف سیاہ کی
شانہ	ف	۳۵۶	کنگھی	مذکر	ناسخ	رات کو ہوتی ہے سیر ماہ کہفتہ کی سیر	جب نظر آیا تری زلفوں میں شانہ عاج کا
			سونڈھا - کاندھا - بازو -	ر	جلیل	لاش ابھی میری اٹھائی بھی نہیں	نازکی کہتی ہے شانہ چھل گیا
شاہ	ف	۳۰۶	اصل - خداوند - صاحب - بادشاہ - شطرنج کے ایک مہرہ کو بھی شاہ کہتے ہیں -	ر	امیر	تخت کا غذ پہ ہوا ہے نشیں شاہ قلم	دائرہ طبل کی صورت ہیں الف طبل علم
شاہد[2]	ع	۳۱۰	گواہ - صاحب حسن - حسین -	ر	تسلیم	باپ کو آوارگی اولاد کی کرتی ہے قتل	زخم گل شاہد ہے ہجر نکہت برباد کا
شاہراہ	ف	۵۱۲	چلتا ہوا راستہ - عام راستہ	مونث	امیر	عدم کو جاتی ہے ہستی سے قافلے کیا کیا	یہ شاہراہ شب و روز رہتی ہے جاری
شاہین	ر	۳۶۶	باز - شکاری پرندہ - ترکی میں ترازو کی ڈانڈی -	مذکر	ر	چھپ رہا ہے قفس تن میں جو طائر دل	آنکھ کھولے ہوئے شاہین نظر کرتا ہے
شائبہ[3]	ع	۳۱۸	ملاوٹ - آلودگی - آمیزش - شک شبہہ -	ر	ناظم	کہو جو نعت میں سچ ہے کہو جو حمد میں حق ہے	نہیں اعلان حق میں شائبہ ہرگز خوشامد کا
شب	ف	۳۰۲	بفتح اول رات -	مونث	جلال	گراں گذری نہ کیونکر میرے دل کو رات فرقت کی	کہ ہر بیمار پہ بھاری شب بیمار رہتی ہے
شباب[4]	ع	۳۰۵	اٹھتی جوانی - ہر چیز کی ابتدا - بفتح اول -	مذکر	منیر	تھا فلور تبہ ایام جوانی سمجھو	پندرہ سال کی رستے سے شباب آتا ہے
شباہت[5]	ف	۷۰۸	بفتح اول وچہارم خوبصورتی - رونق - مشابہت صورت یا سیرت کی مطابقت	مونث	رند	واہ کیا شکل ہے مورت کی شباہت کیسی	آپ تو کیسا ہے صانع تری صنعت کیسی
شبخون	ر	۹۵۸	رات کو دھاوا کر کے قتل کرنا - چھاپہ مارنا -	مذکر	مومن	جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی	مفت اس ملبوہ میں شبخون تمنا ہو گیا
شبدیز	ر	۳۲۲	بیائے مجہول سیاہ رنگ کا گھوڑا -	ر	ناسخ	کوڑی زانو کے لگاتا ہوں قدم اٹھتا نہیں	کیا ہی شبدیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا

[1] انداز - طرز - علامت - (امیر) میں نے بلائیں لیں شب فرقت کی بار بار - بائی جو شان کچھ تری زلف سیاہ کی - رعب دبدبہ - (داغ) کسکی محفل میں ہوئی عزت - کیا بری ہے شان دشمن پر [illegible] اہل تشیع قبر میں کور [illegible] ملقیس [illegible] حتی اللہ مرتضی کا شانہ ہلاتی ہیں (جلال) جاگا شب فرقت کا بس دن کسو کرے مرقد میں ملا ہو نہ کوئی شانہ کیسا کا [2] شاہد بازاری معشوق طوائف (مصحفی) جس آنکھ کیطرح خستہ بسمل کی تلاش - پھر کیوں کریں شاہد بازاں کی تلاش - بمعنی گواہ - (ذوق) نہیں جز قادر مطلق دو صانع قدرت نشان - ہے اسکی ذات پہ شاہد یہ عالم امکاں [3] (ناسخ) نہیں ہے شائبہ ساغر کا - نہ ہے ستم سیو کا تک کا - [4] بالضم شاب کی جمع ہے [5] یہ لفظ ہندوستانیوں کا ایجاد کردہ ہے -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شبستان	ف	۸۰۳	بفتح اول وبکسر سیوم خلوتخانہ۔ رات کو سونیکی جگہ۔	مذکر	ناظم	تنگی جا سے ہوں ولتنگ کہ ہے	دیدۂ مور۔ شبستاں میرا
شبکا[1]	ہ	۳۲۲	شگاف پھٹن جو کپڑے یا دیوار وغیرہ میں ہو۔	”	شرف	ایسا پھٹا ہے دل کہ شبکے ہیں جابجا	کچھ اسمیں حال بھی ہو اسے کیا رفو کریں
شبنم	ف	۳۹۲	اوس۔	مونث	آتش	گلشن دہر بھی ہے کوئی سرائے عالم	شبنم اس باغ میں جب آئی تو گریاں آئی
”	”	”	اردو میں ایک قسم کے باریک کپڑے کو کہتے ہیں	”	امانت	ٹھنڈی سانسیں تھیں جو اطلس نظر آتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبہ	ع	۳۰۷	بضم اول و فتح سیوم شک۔ گمان۔ احتمال۔	مذکر	ناسخ	محو عشق ایسا ہوں کرتی ہیں اگر اعدا بھی ظلم	شبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بیداد کا
شبیہ	”	۳۱۷	بروزن فصیح۔ مانند تصویر مشابہ۔ مثال ہمشکل۔	مونث	انشا	دکھلا نہ مجکو یوسف یعقوب کی شبیہ	طالب ہوں دے کہ مجھے مری مطلوب کی شبیہ
شپرہ	ف	۵۰۷	بفتح اول و تشدید دوم مفتوح چمگادڑ	مذکر	اسیر	بنتے ہی آجکل نکل آتا ہے اسکا خط	عاشق پہ شپرہ ہے مگر آفتاب کا
شتر[2]	”	۹۰۰	بضم اول و دوم اونٹ۔ بضم اول و فتح دوم غلط ہے۔	”	بحر	ہر مسافر کو سبکباری سفر میں چاہیئے	کیوں شتر بنتا ہے منعم خیمہ و خرگاہ کا
شجاعت	ع	۷۷۴	بفتح اول و چہارم بہادری۔ دلیری	مونث	انیس	دم ہو نٹھوں پہ آئے تو شجاعت نہیں جاتی	مرنے پہ بھی چہرے کی بشاشت نہیں جاتی
شجر	”	۵۰۳	بفتح اول و دوم۔ درخت	مذکر	آتش	روئے رنگیں سا ہو گل جسمیں شجر کوئی نہ تھا	باغ میں سیب زنخداں سا ثمر کوئی نہ تھا
شجرہ	”	۵۰۸	بفتح اول و سیوم۔ نسب نامہ۔ وہ کاغذ جسمیں مشایخ اپنے پیروں کا نام اور سلسلہ لکھکر مریدونکو دیتے ہیں۔ درخت کی شکل بنانا۔	”	ناسخ	گر سلسلہ ہے گیسوئے مشکین مصطفٰے	بے سایہ سرو۔ شجرہ ہوا میری بیر کا
شحنہ		۳۶۳	اردو میں با لفتح زبانوں پر ہے۔ محافظ شہر۔ کوتوال پہرہ دار اردو میں اس محافظ کو کہتے ہیں جو کھیت کی فصل اگورے۔	”	ناظم	اُس در پہ آنے جانے کی صورت بنی رہی	درباں ہوا تو شحنہ شہر آشنا ہوا
شخص	”	۹۹۰	آدمی۔	”	رند	دوست و دشمن ہیں بہرہ ور تجھ سے	کون سا شخص مستفیض نہیں
شدت	”	۵۰۴	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح سختی۔ تکلیف۔ تنگی۔ زبردستی جبر۔ زور۔ قوت۔ زیادتی۔ کثرت۔ ترقی۔ غلبہ	مونث	تعشق	تیرے ہاتھوں کو ہوا رنگ حنا بار اسقدر	نازکی سے درد کی شانے میں شدت ہو گئی

[1] یہ خاص لکھنؤ کی زبان ہے۔ [2] شتر غمزہ۔ ناز بیجا۔ شتر بے مہار۔ آزاد آدمی۔ نڈر۔ قابو سے باہر۔

شدنی	ف	۳۶۴	اتفاقیہ ہونے والی بات۔	مونث	داغ	غیر محفوظ ہے ہر آفت سے	شدنی بھی تو عمر بھر نہ ہوئی
شر	ع	۵۰۰	فساد۔ شرارت۔ بدی۔ برائی۔ بفتح و تشدید دوم مگر اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے۔	مذکر	جان فصاحت	لڑائی جھگڑا بکھیڑا کر کے بلا میری	رہیں وہ کبی کے گھر مجکو شر نہیں آتا
شراب	”	۵۰۳	ہر رقیق چیز جو پی جائے۔ مے خمر کے معنی میں خصوصًا مستعمل ہے نشہ پیدا کرنیوالا عرق ہے۔	مونث	امیر	کہاں عقل برنا کہاں عقل پیر	نئی سے ہے بہتر پرانی شراب
شرار	”	۷۰۱	آگ کی چنگاریاں۔	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجکو	ادھر نہ آتش گل کا کوئی شرار آیا
شرارت	”	۱۱۰۱	بدی۔ جھگڑا برپا کرنا۔ بدزبانی۔ شوخی۔ بیباکی۔	مونث	جلال	دکھا کر اک جھلک بجلی گرانا اور چھپ جانا	شرارت یہ تری اے جلوۂ دیدار کیسی ہے
شرارہ	”	۷۰۶	چنگاری۔	مذکر	سخن	پھنکا جاتا ہوں اے ہمدم تپ ہجر بتاں میں	اڑاتا ہے دہوئیں دل کی شرارہ داغ حسرت کا
شرّاٹا	ھ	۹۰۲	زناٹا۔ ہوا کا سناٹا۔ خون یا پانی وغیرہ کی دھار زور سے نکلنا۔	”	عاشق	سلطان جہاں یہ غم تھا طاری	شراٹے تھے آنسوؤں کے جاری
شرافت	ع	۹۸۱	بزرگی۔ بھلمنسی۔ اصالت۔ بفتح اول وچہارم آبرو ذاتی۔	مونث	انیس	قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہیں ملتی	دولت سے کمینے کو شرافت نہیں ملتی
شرب[1]	”	۵۰۲	بالضم پینا۔ نوشیدن۔	مذکر	برق	سرخ رنگت ہو گئی آیا جو نشہ آنکھ میں	شرب مے ساقی علاج نرگس بیمار تھا
شربت	”	۹۰۲	وہ مقدار جو ایک دفعہ پی لی جائے۔ ایک بار پینا۔ شکر چینی قند وغیرہ پانی میں گھولا ہوا۔	”	امیر	رفتہ رفتہ راہ پر واعظ کو لانا ہے ضرور	لے چلوں شربت بنا کر نذر کو انگور کا
شرح	”	۵۰۸	بالفتح۔ بیان۔ اظہار۔ تفسیر۔ تشریح۔ کسی بات کو کھول کے کہنا۔ وضاحت سے کہنا۔	مونث	صفدر	سیماب کو سپند کو آتش کو دیکھئے	پوچھو نہ مجھسے شرح مری اضطراب کی
شرر	”	۶۰۰	بفتحتین چنگاری۔	مذکر	امیر	سختی سے کر جو ساز تو حاصل ہو سوز عشق	پتھر سے کھائی چوٹ تو پیدا شرر ہوا
شرط	”	۵۰۹	بالفتح عہد پیمان قول و قرار وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو۔	مونث	امیر	آب خضر ملا نہ سکندر کو ای امیر	ہر سعی میں ہے شرط مقدر لگی ہوئی
۔	۔	۔	بازی۔ ہار جیت۔	”	داغ	محشر میں توبہ توڑ کے جنت میں جاؤنگا	زاہد سے مجھ سے شرط لگی ہے شراب کی
شرف	ع	۵۸۰	بفتح اول و دوم بزرگی۔ ترجیح۔ فوقیت۔ خوبی۔ بھلائی۔	مذکر	آتش	استخوان آتش کے ہیں رزق سگان کوئے یار	اس سعادت کا شرف ہمرہا ہوتا نہیں

[1] شرب الیہود۔ کنایۃً چھپ کر شراب پینا۔ چونکہ مسلمانوں کے خوف سے یہودی چھپ کر شراب پیتے تھے اسلئے پوشیدہ شراب پینے کے معنی میں مستعمل ہے (داغ) توبہ کا در کھلا ہے ذکر چھپ کے میکشی۔ اے شیخ یہ طریقۂ شرب الیہود ہے۔ (صبا) شرب جام گل سے یاد آیا۔ ہوئی توبہ شکن بہار چمن۔

شرک	ع	۵۴۰	بالکل خدا ہی لاشریک کے ساتھ کیسکو شریک کرنا۔	مذکر	حالی	رہا شرک باقی نہ وہم وگمان میں	وہ بدلا گیا آ کے ہندوستان میں
شرکت	؍؍	۹۲۰	شریک ہونا۔ ملاوٹ۔ ساجھا۔ ہمراہی۔	مونث	جلیل	صد آفریں ہو قاتلِ رنگیں مزاج کو	شرکت حنا کے رنگ میں خونِ وفا کی ہو
شرم	ف	۵۴۰	حیا۔ لاج۔	؍؍	تعشق	آئی پیری چھوڑ عشق نوجوان	ای تعشق تجکو شرم آتی نہیں
	.	.	اردو میں عزت حرمت۔ لحاظ۔ پاس۔ خیال۔	؍؍	جرات	قاتل مجھہ سی موڑیو منہ وقت ذبح تو	کچھ شرم کیجیو مری گردن جھکائی کی
شریعت	ع	۹۸۰	خدا کی بنائی ہوئی راہ۔ دین۔ مذہبی قانون احکام شرعی۔	مونث	امیر	ظاہر ہی بعد شاہ کے کوئی نبی نہیں	جاری ہی تا بحشر شریعت رسول کی
شست	ف	۷۶۰	بالفتح ہو مگر اردو میں بالکسر بولتے ہیں حلقۂ زلف وزنار۔ مچھلی کے شکار کھیلنے کی ڈور۔	؍؍	مصحفی	دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہوں	اس کماندار نے کیا شست اُدھر باندھی ہے
شست وشو	؍؍	۱۰۷۲	نہانا۔ دہونا۔ دہو کر صاف کرنا۔	؍؍	صبا	تن کو کیا دہوتا ہی دل کو پاک کر	ای نجس تن شست وشو اچھی نہیں
شط	ع	۳۰۹	کنارۂ دریا۔ نہر۔ نالہ۔	مذکر	مصحفی	گڑیں شہید ہی کس نمط زمیں کے تلے	جب ان کے خوں کا بہتا ہو شط زمیں کے تلے
شطرنج	ف	۵۶۳	ایک بازی رکھیل کا نام ہی۔	مونث	امیر	جہاں کو وضع جہاں پائمال رکھتی ہے	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہی
شعار	ع	۵۷۱	طریقہ۔ ڈھنگ۔ عادت۔ روش	مذکر	صفدر	ہر صبح راہ کوچہ جاناں تھی اور ہم	زندہ تھے جب تلک یہی اپنا شعار تھا
شعاع	؍؍	۴۴۱	چمک۔ روشنی۔ عکس کسی روشن چیز کا۔	مونث	برق	شب مہتاب شب وصل میں بیکار رہی	دھوپ نکلی تھی شعاع رخ دلدار رہی
شعبدہ	ف	۳۸۱	بازیگری جو مکر وفریب سے ہو۔ نظر بندی دہوکا۔	مذکر	امیر	تو اُسے لائے مرے گھر نہیں باور آتا	یہ نیا شعبدہ ای چرخ کہن کسکا ہی
شعبہ	ع	۳۷۷	بضم اول وفتح سیوم ٹکڑا۔ درخت کی شاخ۔ پہاڑ کی گھاٹی۔	؍؍	؍؍	بہت شعبۂ کوہ مشہور تھا	زبانوں پہ لوگوں کے مذکور تھا
شعر	؍؍	۵۷۰	بالکسر جاننا۔ اصطلاحاً کلام موزوں جو بالقصد کہا جائے۔	؍؍	جرات	جہاں کچھ درد کا مذکور ہوگا	ہمارا شعر بھی مشہور ہوگا
شعر وسخن	ف	۱۲۸۶	شاعری۔ کلام۔	؍؍	؍؍	جرات غزل اک اور بھی کہتا نہ خلق میں	کہنے کو ہو کہ ہند سے شعر وسخن گیا
شعلہ	ع	۴۰۵	بضم اول وفتح سیوم روشنی آگ کی لپٹ لو آنچ۔	؍؍	امیر	برنگ شمع جلایا یہ سوز الفت نے	کہ شعلہ آگ کا سر سے مری بلند ہوا
شعور	؍؍	۵۷۶	بضم اول ودوم وبواو معروف دانائی۔ سلیقہ واقفیت تمیز۔ پہچان۔	؍؍	صفدر	سمجھا رہا ہی کسکو یہاں اور ترک الفت	چل بیٹھ جاکے ناصح دیکھا شعور تیرا

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
شغال	ت	۱۳۳۱	بفتح اول گیدڑ	مذکر	ناسخ	جنوں نے دشت دکھایا ہی ہولناک ایسا	کہ مثل شیر نظر آتے ہیں شغال مجھے
شغل	″	۱۳۳۰	بالضم کام دہندا - کم فرصتی مصروفیت	″	آتش	دوستی بھی نظر آتی نہیں محبوب سے	نازیاں اُٹھتا نہیں وہ اس شغل ہی بیہودہ کا
شغف	″	۱۲۸۰	بفتح اول ودوم - کمال محبت لے انتہا - رغبت نہایت دلچسپی	″	نواب	کچھ تسلی نہو گی جینے سے	جسکو مرجانے سے شغف ہو گا
شفا	″	۳۸۱	بکسر اول صحت تندرستی بیماری سے صحت پانا بفتح اول تلفظ غلط ہی	مونث	امیر	مسیحا کو دیکھا دوا ہو گئی	اشاروں سے مجھ کو شفا ہو گئی
شفاعت	″	۸۵۱	خواہش کرنا سفارش - گنہگار کی بخشش چاہنا -	″	دبیر	دولت ہے خوب پاکہ شفاعت سول کی	بولا شقی کہ ہمنے تو دولت قبول کی
شفتالو	ت	۸۱۷	بالفتح ایک میوۂ مشہور کو کہتے ہیں کبوتر کا ایک رنگ ہے -	مذکر	آتش	طفل کے مانند سبز رال ٹپکے گی مری	باغ عالم میں مجھی شفتالو سب بھائیگا
شفق	ع	۴۸۰	سرخی جو صبح و شام آسمان پر ظاہر ہوتی ہے -	مونث	داغ	بھر دعا وہ دست حنائی جو اُٹھ گئے	طرفہ شفق زمین و روز جزا کھلی
شفقت	″	۸۰۰	بفتح اول و دوم و سیوم مگر اردو میں بسکون دوم مستعمل ہے مہربانی - دیا - غمخواری - رحم -	″	رند	نہو گا دوسرا مجھ سا کوئی ہیٹھا مقدر کا	نہ شفقت باپ کی دیکھی نہ ہمیں آغوش مادر کا
				″	انیس	کیسی شفقت سے وہ زانو پہ بٹھاتی تھی مجھے	روٹھتی تھی تو محبت سے مناتے تھے مجھے
شق القمر	″	۷۷۱	بالفتح حضرت ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشہور معجزہ ہے -	مذکر	رند	تجھ میں بھی یوسف کے ہے معجزۂ ختم النبی	گر ہلی انگشت تو شق القمر ہو جائیگا
شقہ	″	۴۰۵	بضم اول و تشدید دوم مفتوح - پرزۂ کاغذ مجازاً خط رقعہ جو بادشاہ امرا لکھتے ہیں فرمان شاہی -	″	انیس	سفاک نے یہ چین بجبیں ہوکے سنایا	حاکم کا یہ شقہ ہی ترے نام پہ آیا
شک [1]	″	۳۲۰	شبہ گمان - وہم -	″	تسلیم	ثابت کیا وہاں دکمر کو تمام عمر	لیکن نہ دل سے وہم ہوا کم نہ شک گیا
شکار [2]	ت	۵۲۱	جانور کا مارنا مارا ہوا جانور	″	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک میں	میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا
شکاربند	″	۵۷۷	وہ تسمہ جو شکار لٹکانے یا ضروری سامان لٹکانے کے لیے چارجامہ کے پیچھے گھوڑے کی دُم کے قریب لگا ہوتا ہی -	″	گویا	ہو یہ خشک ہوا خوف صید افگن سے	نہ میرے خون سے تر اسکا شکاربند ہوا
شکایت	ع	۱۳۷	بکسر اول و فتح چہارم گلہ شکوہ اُردو میں دُکھ مرض تکلیف کے معنے میں بھی بولتے ہیں -	مونث	جلیل	کاٹ دی کیوں یہ ظالم نے زبان شکوہ	شکر کرتے نہیں کرتے ہو شکایت میری

[1] (آتش) پھر بھی جھکے شمشیر گلے پر کہیں آتش - جلاد کو شک آتا ہی تقصیر میں میری -

[2] (اوج) چلا تھا بھاگ کے میں نے ہی اسکو گھیرا ہے - ادہر نہ آئیے گا یہ شکار میرا ہے -

شکر	ع	۵۱۰	بضم اول۔ نعمت ملنے کے بعد منعم کا احسان ماننا۔	مذکر	جلیل	ہے لاکھ لاکھ شکر خدائے جلیل کا	جس نے دُرِ سخن سے بھرا منہ جلیل کا
شکر[1]	ف	”	مشہور مٹھاس ہے اور بمعنی بوسہ معشوق کے بھی بولتے ہیں۔	مونث	ناسخ	کیا لبالب ہے تری تنگ دہن میں شکر	دیجیو مجھکو بھی از لطف حسیں تھوڑی سی
شکر رنجی	”	۷۸۳	معمولی بگاڑ۔ خفیف رنجش	”	اسیر	پوچھتے کیا ہو [illegible] ہوئے کا قدر	اور کیا پایا شکر رنجی زیادہ ہو گئی
شکرہ	”	۵۲۵	بکسر ایک شکاری پرند کا نام ہے۔	مذکر	صبا	وہ شکرے کہ جن کی [illegible] نظر میں	برابر جنہیں آسمان و زمین
شکریہ	”	۵۳۸	بالضم احسان ماننا۔	”	رند	زبان قاصر ہے [illegible] شکریہ کیونکر ادا ہوگا	عنایت کا توجہ کی نظر کا مہربانی کا
شکست[2]	”	۷۸۰	بالکسر ٹوٹ پھوٹ شکستگی۔ ہزیمت ہار	مونث	جلیل	کچھ اور انکسار سے [illegible] غرض نہیں	منظور ہے شکست تمھارے غرور کی
شکل	ع	۳۵۰	بالفتح۔ مانند۔ صورت۔ چہرہ۔ بھیس	”	ناسخ	بیکسی سے ہی مشابہ [illegible]	شکل گر دیکھی ہوا سے ہمدم کبھی آرام کی
شکم	ف	۳۶۰	بکسر اول و فتح دوم پیٹ۔	مذکر	انیس	کٹ جاتے تھے منہ دیکھ کے اہل ستم کے	خوں پیتی تھی بھرتا تھا نہ خالی شکم اسکا
شکن[3]	”	۳۷۰	بکسر اول و فتح دوم اینٹھن۔ بل	مونث	منیر	تری محفل میں [illegible]	شکن شال پہ [illegible] فرش مخمل کی
شکنجہ	”	۳۷۸	سخت سزا کرنے یا سخت سزا دینے کا ایک آلہ۔ جلد سازی کا ایک آلہ جس میں کتابیں کاٹتے ہیں۔	مذکر	”	سزا دی [illegible] عشق کی	شکنجہ چاہئے [illegible] گریباں کا
شکوہ	ع	۳۳۱	بضم اول و دوم شان و شوکت ۔ دبدبہ	مونث	انیس	ہر جا فرس شکوہ دکھاتا تھا طور کی	بجلی قدم قدم پہ چمکتی تھی نور کی
شکوہ	ف	”	بکسر اول۔ فتح سوم گلہ شکایت	مذکر	جلیل	غیر شاکی ہو تو ہو وہ غیر ہے	تمنے کس منہ سے مرا شکوہ کیا
شکیبائی	”	۳۵۳	بکسر اول و دوم صبر و تحمل۔	مونث	داغ	ضعف نے ایسا بٹھایا اسکی بزم ناز میں	میں یہ جانا مجھ کو حاصل شکیبائی ہوئی
شگاف	”	۴۰۱	بالکسر پھٹن۔ رخنہ	مذکر	اسیر	[illegible] تیری مانگ کا لکھتا ہوں وصف میں	دروازہ بہشت قلم کا شگاف ہے
				”	رند	یاد آیا مار گیسو دو زباں دیکھ کر	بہتر کھولا اگر ناخن پہ خامے کا شگاف
شگوفہ	”	۴۹	بکسر اول و فتح چہارم۔ کلی۔	”	ناسخ	شگوفہ تازہ جنون داغ عشق کا پھولا	خبر کسے ہے کہ کب موسم بہار آیا
•		•	امر عجیب انوکھی بات	”	آتش	گل پھول ساقی نہیں ہے [illegible]	اڑی یہ شگوفہ ہے نسیم سحری کا
		•	ہنسی مذاق کا موقع ہاتھ آنا۔	”	گلزار نسیم	اُسنے تو گل ارم بنایا	لوگوں کو شگوفہ ہاتھ آیا
شلک	ت	۳۶۰	بکسر اول و دوم مشدد مکسور توپ بندوق کی آواز۔ اردو میں بغیر تشدید بھی مستعمل ہے۔	مونث	امیر	آئے ہیں کس کی [illegible] ملک وحشت کے قدم	ہوئی نالوں کی شلک ہے خانۂ زنجیر میں
شلوار	ف	۵۰۷	بالکسر۔ ازار۔ پاجامہ۔ جانگھیا	”	جرات	ہے تیغ ترچھی ہم تو ہوتے ہیں دیکھ کر وہ	رانیں بھری بھری اور شلوار تنگ ہی کی

[1] شکرانہ۔ شکر اور گھی ملا ہوا خشکہ (سودا) دختر رز سے ہمارا باندھ دو گر تو نکاح۔ خوب کھلوائینگے اے ملا تجھے شکرانہ ہم۔ شکر بروزن اگر و شیر بروزن رہبر دونوں طرح بولتے ہیں اور صحیح ہیں۔ [2] (امیر) اُدھر شرم ادھر توبہ ٹوٹی میری شکست آج دونوں طرف آگئی۔ [3] (ریاض) لائی ہے یہ اٹھا کے شکن زلف یار کی۔ تیوری چڑھی ہوئی ہے شب انتظار کی

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
شلوکا	ہ	۲۶۱	مثل کرتے کے ایک پوشاک ہے۔	مذکر	انیس	چھوٹا سا شلوکا تھا بھرا خون میں سارا	معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہے باپ کا پیارا
شمار	ف	۵۴۱	بضم اول گنتی۔ تعداد	"	تعشق	مجھ سے کیا پوچھتے ہو داغ ہیں دل میں کتنے	تمکو ایام جدائی کا شمار آتا ہے
شمال	ع	۲۷۱	بالکسر اُتر۔ سمت۔	"	وحیات	دیکھکر نقشہ مرے دل کا وہ فرماتے ہیں	نہ جنوب اچھا ہے سکا نہ شمال اچھا ہے
شمس	"	۶۴۰	بالفتح سورج۔	"	مونس	بھری کوڑے کے شمس فلک ڈھانپنے لگا	جلاد آسماں کا جگر کانپنے لگا
شمشاد	ف	۶۲۵	نام ایک درخت کا ہے	"	سودا	جو نہیں پڑی بہتی ہیں جا دیکھ گلستاں میں	تجھ قد سے خجل ہوکر شمشاد بہت رویا
شمسہ	"	۴۰۵	تسبیح میں زینت کیلیے کلابتوں و ریشم کا پھندنا د گچھا بنا کر لگاتے ہیں۔ کلس۔ سونے کا قبہ۔	"	منیر	بال انگشت حنائی سے لپیٹے تمنے	سجۂ زلف میں یاقوت کا شمسہ باندھا
شمشیر	"	۸۵۰	بالفتح بروزن تکبیر۔ تلوار۔	مونث	مونس	گرمی سے ہو تن کا جلا دیتی تھی شمشیر	کیا دم تھا کہ لوہے کو گلا دیتی تھی شمشیر
شمع	ع	۴۱۰	بفتح اول و دوم مگر فارسی والوں نے بسکون میم بمعنی اس چیز کے جو موم یا چربی سے مثل بتی بنا کر جلاتے ہیں مستعمل کیا ہے۔	"	تسلیم	جلاؤ یا کرو سر قطع سب اسکو گوارا ہے	سحر کو شمع روتی آپکی محفل سے نکلے گی
شمعدان	ف	۴۶۵	وہ ظرف جسمیں موم یا چربی وغیرہ کی بتی رکھکر جلاتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	ہوگئی ہر شمع تیرے سامنے خجلت سے آب	شمعداں گویا تری محفل میں فوارہ ہوا
شملہ	"	۳۷۵	بفتح اول و سکون سربند۔ پگڑی کا وہ سرا جو پیٹھ پر لٹکتا ہے۔	"	"	ہے قبائے چرخ اطلس چست جسم پاک پر	کہکشاں بھی ایک شملہ ہے تری دستار کا
شمہ	"	۳۴۵	بفتح اول و تشدید دوم۔ تھوڑا اندک قلیل۔ بکسر اول اس معنی میں غلط ہے۔	"	حالی	یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اُسکا	کہ جو وقت یاروں پہ ہے آنیوالا
شمیم	ع	۳۹۰	خوشبو۔	مونث	جلیل	تری وہ زلف ہے جسکی بلائیں لینے کو	شمیم نافہ مشک تتار آتی ہے
شناخت	ف	۱۳۵۱	پہچان۔ تمیز۔ واقفیت	"	ذوق	کور باطن کو ہو کیا جوہر دانش کی شناخت	کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
شناسا	"	۴۱۲	پہچان والا۔	مذکر	صفدر	ترے غم میں بدلا یہ نقشا ہمارا	کہ کوئی نہیں اب شناسا ہمارا
شناسائی	"	۴۲۲	جان پہچان۔ صاحب سلامت	مونث	داغ	جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے	پھر نہ ہونے کے برابر وہ شناسائی ہوئی
شناور	"	۵۵۷	تیراک۔ پانی پر ہاتھ پاؤں رنے والا	مذکر	اسیر	بزم حیرت میں نہیں دم زدنی کا کام	بحر تصویر میں کس روز شناور اترا
شنوائی[1]	"	۳۷۷	سماعت۔ توجہ۔ التفات	مونث	نسرت	شنوائی تو رکھی ہے قیامت پہ خدا نے	کیوں داد طلب ہے مری فریاد ابھی سے
شوالا	ہ	۳۳۸	مندر۔ ہندوں کی عبادت گاہ	مذکر	تسلیم	گھورتا تو میں بتوں کو نگہ حسرت سے	نہ سہی کعبہ کوئی پاس شوالا ہوتا
شوب	ف	۲۰۸	بروزن چوب۔ دھلائی۔ دھوب۔	"	داغ	شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی	سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی
شوخی	"	۹۱۶	بیباکی۔ شرارت۔ گستاخی۔ چالاکی۔ چلبلاپن۔ تیزی بضم اول و واو مجہول۔	مونث	جلال	شرارت یہ اُس بت میں کچھ آگئی	کہ شوخی بھی واللہ شرما گئی

[1] (ذکر) جو بات ہو مقبول بڑی بھی اچھی نغمہ و نالہ سے جسکی شنوائی ہو جائے۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شور	ف	۵۰۶	بروزن کور۔ غل آواز۔ کھاری۔ وہ زمین جو قابل زراعت نہو۔	مذکر	تسلیم	ضعف نے عالم دکھایا قید میں تشہیر کا	شور ہو آفاق میں خاموشی زنجیر کا
شورہ (ع)	ع	۵۰۷	مشورہ۔ صلاح۔ کمیٹی۔	"	جاہ	دو ڈگڑ انسے لپٹ جائیں قیامت ہو تو ہو	چپکے چپکے حشر میں دل سے یہ مشورا ہو گیا
شورش	ف	۸۰۶	بلوہ۔ ہنگامہ۔ فتنہ و فساد۔ شور کرنا۔ آشفتگی۔	مونث	داغ	جب میں نے آہ کی ہو قیامت اٹھائی ہے	آواز پر ہے شورش محشر لگی ہوئی
شوشہ[۱]	"	۶۱۱	بروزن گوشہ۔ ٹکڑا ریزہ۔ دندانہ حرفونکا	مذکر	جانصاحب	دیدہ ہو تیرا کھیل میں ٹہتی ہو کسلیے	پہچانتی ہی نہیں شوشہ بھی میم کا
شوق	ع	۴۰۶	بڑھی ہوئی خواہش۔	"	امیر	امیر اتنا ہوا تابت کشاکش محبت کی	مسافر کو لیے جاتا ہے کھینچ شوق منزل کا
شوکت	"	۴۲۶	بروزن رغبت۔ ہیبت۔ دبدبہ۔ قوت۔ رعب داب۔ جاہ و جلال	مونث	انیس	اللہ ری شوکت شہ نامور بجھارکی	اسلام کا لشکر تھا کہ قدرت تھی خدا کی
شوہر	ف	۵۱۱	خاوند۔ خصم۔	مذکر	تسلیم	زال دنیا نہیں دو دن بھی کسیکی پابند	اک نیا روز بنا لیتی ہے شوہر اپنا
شہ	"	۳۰۵	بادشاہ	"	امیر	تم بھی نکلو گھر سے اپنے اے شہ اقلیم حسن	تخت گردوں پر شہ خاور برآمد ہوگیا
•	•	•	اشارہ۔ اشتعال کشت جو شطرنج کے بادشاہ کو لگتی ہے۔	مونث	امیر	شہ جو پائی نگہ شاہ ظفر پیکر کی	آبرو چھین لی اشکوں نے مری گوہر کی
شہاب	ع	۳۰۶	بکسر اول وہ چمکتا ہوا ستارہ جو آسمان سے گرتا یا آسمان پر ادہر ادہر آتشبازی کیطرح جاتا ہوا نظر آتا ہے۔	مذکر	دبیر	یاں مہر کے پنجہ میں شہاب فلک آیا	کی رد و بدل نیزے کی خواب اسکو ٹھکانا
شہاب	ف	"	ایک رنگ کا نام ہے جو سرخ ہوتا ہے۔	"	انشا	کون کہتا ہے اسمیں آب بھرا	حوض میں ہے کے سب شہاب بھرا
شہادت	ع	۷۱۰	راہ خدا میں قتل ہونا۔ مارا جانا۔	مونث	انیس	مژدہ پہ سبکے چہرے پہ سرخی سی چھا گئی	گویا کہ اپنا رنگ شہادت جما گئی
•	•	•	گواہی۔	"	داغ	حشر میں تجھ سا جفا کار خدا سا منصف	دل سا انصاف طلب اور شہادت میری
شہباز	ف	۳۱۵	بڑا باز۔ ایک شکاری پرند ہے۔	مذکر	انیس	کیا اڑا رخش کہ طاؤس نفلذر اڑا	دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز اڑا
شہپر	"	۵۰۷	پرندونکا اڑنے والا پر۔	"	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن	جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	ع	۳۰۹	وہ شیرہ جو مکھیاں جمع کرتی ہیں	"	"	تیرہ بختی موذیوں کی کرتی ہے ازل سے بلا	شہد لٹتا ہے شب ریگ میں زنبور کا
شہر	ف	۵۰۵	بڑا قصبہ۔ بڑی آبادی۔ بلدہ۔ عربی میں مہینہ قمری۔	"	داغ	غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا	یہ پر ہے نہیں آئی کہ خدا کا قہر آیا
شہرت	ع	۹۰۵	مشہور ہونا۔ ناموری	مونث	"	پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی	ہم بھی رسوا ہو چکے انکی بھی شہرت ہو چکی
شہرگ	ف	۵۲۵	رگ جان	"	مصحفی	ظالم خدا کیواسطے اب مجھ سے ہاتھ اٹھا	شہرگ مری تو ایک کٹاری سے کٹ گئی
شہرہ	"	۵۱۰	شہرت۔ دھوم۔ دھام۔	مذکر	تعشق	مار کر مجکو جو تدبیر جلانے کی ہے	شہرہ منظور ہے اعجاز مسیحائی کا

[۱] فتنہ انگیزیاں۔ شگوفہ۔ انوکھی بات۔ (محسن) ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے۔ عالم نور میں چھوڑ آتے ہیں شوشے کتنے۔ چٹکلا۔ (منیر) کاٹتے ہو ہمارے نام کے حرف جو شوشہ ہے زور فقرہ ہے۔ فتنہ انگیزیاں۔ (تعلق) ہو گیا غیروں سے آخر بزم خوباں میں بگاڑ۔ لیگئے تشریف تم تو ایک شوشہ چھوڑ کر۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شہسوار	ف	۵۷۲	چابکسوار۔ جو اچھی طرح سواری جانتا ہو۔	مذکر	ناسخ	کسی طریق سے دل میں اگر غبار آیا	ہوا یقین یہ مجکو وہ شہسوار آیا
شہید	ع	۳۱۹	جو راہ خدا میں مارا جائے قتل ہو۔	〃	رند	منع ہے اُسکی فاتحہ خوانی	تیغ ابرو کا جو شہید ہوا
شے	〃	۳۱۰	بالفتح۔ چیز۔ نایاب چیز	مونث	تسلیم	عزا بانٹ لینگے بعد مردن مال و دولت سب	جو شے ہے آج اپنی کل پرائی ہونیوالی ہے
شیب	〃	۳۰۲	بڑھاپا۔ ضعیفی۔ کہن سالی۔	مذکر	میر	سیہ روئے شیب اک ستم کر گیا	کہوں کیا کہ میں جیتے جی مر گیا
شیخ	〃	۹۰	عابد۔ پارسا۔ بوڑھا آدمی۔ بزرگ۔	〃	تسلیم	نہ پوچھیے پیر خرابات کے تصرف کو	وہاں سے نشہ میں شیخ حرم بھی جھوم آیا
شیدا	ف	۳۱۵	فریفتہ۔ عاشق۔ گرویدہ	〃	صفدر	اُسے حال معلوم ہو کیا کسی کا	نہ عاشق کسی کا نہ شیدا کسی کا
شیر	〃	۵۱۰	بکسر اول و یائے مجہول۔ باگھ مجازاً مرد بہادر۔	〃	گویا	نبرد میں گھبرا دیکھ کے اکبر کو شہ دیں	فرمانے لگے شیر نیستاں نظر آیا
۔۔	〃	〃	بروزن تیر بیائے معروف دودھ	〃	انیس	تمنے پیا ہے شیر جناب بتول کا	امت پہ رحم کیجئے صدقہ رسول کا
شیرازہ	〃	۵۲۳	کتاب کی جو سلائی کیجاتی ہے	〃	مونس	تیغوں سے بند بند جدا تھا جناب کا	شیرازہ کھل گیا ہے خدا کی کتاب کا
شیرہ	〃	۵۱۵	بروزن خیرہ بیائے معروف پتلی شیرینی مثل شربت کے	〃	گویا	تھی یہ الفت چشم جاناں سے مجھے طفلی میں بھی	شیر کے بدلے سدا شیرہ پیا بادام کا
شیرینی	〃	۵۸۰	مٹھائی۔ مٹھاس۔	مونث	منیر	شیریں زباں منیر ہوئے فیض رشک سے	شیرینی آج بانٹئے اپنے بیان کی
شیشہ	〃	۶۱۵	کانچ۔ کانچ کی صراحی۔ بوتل قرابہ وغیرہ	مذکر	جلیل	کیا اُٹھا سکتا دل نازک کڑی باتیں کبھی	ٹھیس لگتی ہے یہ شیشہ پارہ پارہ ہو گیا
				〃	امیر	سمجھے ہیں جسکو اہل زمیں چرخ آبگوں	اک شیشہ ہے مرے عرق انفعال کا
شیطان	ع	۳۰۷	ابلیس بہکانے والا۔	〃	ذوق	نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا	سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا
شیون	ف	۲۶۶	بیائے مجہول نالہ و بکا	〃	آتش	مردہ سے بدتر زبس احوال مجھ مجنوں کا تھا	خانۂ زنجیر میں دن رات اک شیون رہا
شیوہ	〃	۳۲۱	اچھی طرح کام کرنا۔ مجازاً طور طریقہ ڈھنگ	〃	جلال	اک جفا پیشہ کا کر مری میت سے خطاب	کیوں یہی شیوہ ارباب وفا ہوتا ہے

باب صاد مہملہ

ص	ع	۹۰	حروف تہجی میں سے ایک حرف کا نام بحالت صحت شعر یا کسی تحریر کے اسطرح (ص) بنا دیتے ہیں۔	مذکر	جلال	کہتے ہیں سنکر بیت وہ تعریف چشم کی	اس شعر پر تو آپکے اپنا بھی صاد ہی
صابر	″	۲۹۳	صبر کرنیوالا شخص۔ بردبار حضرت ایوبؑ کا لقب ہی جو صبر میں مشہور تھے	″	میر	سخت منزل ہی امتحاں کی جگہ	ٹھہرے ایوب سا جو صابر ہو
صاحب[۱]	″	۱۰۱	یار دوست۔ صحابہ جمع ہی۔	″	اوج	شقی تھا تخت حکومت پہ۔ گرد صاحب تھی	دور و بہ کرسیوں پہ سات سو مصاحب تھی
صاحبخانہ	ف	۷۵۷	مکین۔ گھر کا مالک	″	امیر	تیرا کیا کام اب دلمیں غم جانانہ آتا ہی	نکل ای صبر اس گھر سی کہ صاحبخانہ آتا ہی
صاحب سلامت	″	۶۲۲	شناسائی۔ ملاقات۔ سلام۔	مونث	مصحفی	اور کچھ مطلب نہیں لیکن رہ گئی ہی یہی بات	راہ میں اس سی کبھی صاحب سلامت ہوگئی
صاحبی[۲]	″	۱۱۱	حکومت سلطنت۔ عروج۔ عزت	″	محسن	آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا	اور دبدبہ مرتضی علیؓ کا
صاد[۳]	ع	۵۵	دستخط کی علامت۔ صحیح کا مخفف	مذکر	رشک	دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بینا	کسی پر بعض ہوتا ہی کسی پر صاد ہوتا ہے
صاعقہ[۴]	″	۲۹۶	بجلی جو ابر سے گرتی ہی۔	″	مونس	ابر سیہ پہ صاعقۂ شعلہ در گرا	گردن سے کٹ کے گھوڑے کے پیچھے پسر گرا
صانع	″	۲۱۱	کاریگر۔ پیدا کرنیوالا۔ بنانے والا۔	″	امیر	عجب قطع ہی باغ دنیا کہ جسکا صانع نہیں ہویدا	ہزارہا صورتیں ہیں پیدا پتہ نہیں صورت آفریں کا
صبا	″	۹۲	پروا ہوا۔	مونث	ریاض	وہ سوئے گور غریباں جو کبھی آتے ہیں	پھول دامن میں لئے ساتھ صبا ہوتی ہے
صباحت	″	۵۰۱	گوراپن۔ خوبروئی۔	″	مونس	پرنور ہی سب دشت صباحت سے جبیں کی	خورشید لرزتا ہی جلالت سے جبیں کی
صبح	″	۱۰۰	فجر۔ تڑکا۔	″	امیر	شب عمر غفلت میں آخر ہوئی	میں سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
صبر	″	۲۹۲	بفتح اول۔ تحمل۔ برداشت۔ سنتوکھ۔	مذکر	اسیر	عام ہی تیری عدالت جبر نقصا جا ہیئے	غم دیا ہی تو الہی صبر دے ایوبؑ کا
۰	۰	۰	اطمینان توکل۔ تسلی۔	″	میر	مارا زمیں میں گاڑا تب اسکو صبر آیا	اس دل نے ہمکو آخر یوں خاک میں ملایا
۰	۰	۰	بددعا۔	″	جلال	ڈرتے نہیں دل دکھانے والے	پڑتا نہیں صبر بھی کسی کا
صحبت	ع	۵۰۰	بضم اول۔ مصاحبت۔	مونث	جلیل	دنیا کا ذکر یاں کبھی آتا نہیں جلیل	صحبت ہمیں پسند ہی اہل قبور کی

[۱] اردو میں بفتح اول وسیوم بھی بولتے ہیں (غالب) دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہوگئے۔ عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے۔ بمعنی مالک آقا حاکم۔ کلمہ تعظیم جیسے مولوی صاحب یا بزرگوں کے ساتھ جیسے چچا صاحب ماموں صاحب وغیرہ۔ اردو میں متوفی شخص کے لئے صاحب کا استعمال قبیح سمجھا جاتا ہی۔ یورپین حکام کو علی العموم صاحب کہتے ہیں بے تکلفی کی صحبت میں جناب یا حضور یا آپکی جگہ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اس کلمہ سی خطاب کرتی ہی۔ (انیس) ع صاحب مری بچوں سے خبردار خبردار۔ بول چال میں بجائی والدہ صاحبہ یا چچی صاحبہ کے بھی صاحب کہتے ہیں۔ (انیس) ادب کے لئے والدہ صاحب نے بھیجے جبر۔ یار دوست ساتھی کو بھی صاحب کہتے ہیں۔ بادشاہ اور بڑے آدمی کو بھی صاحب کہتے ہیں شلاً صاحب تخت صاحب حکومت۔ صاحب علم۔ وغیرہ وغیرہ۔ [۲] (رشک) کسی نے صاحبی پائی تو صاحب کی غلامی سے۔ (انشا) سٹری تو صاحبی اسیر جیو تیرہ پچ کا اب مستعمل نہیں ہی۔ [۳] جب بغیر دایرہ کے (ص) لکھتے ہیں تو نشان صحیح و منظور ہونے کا سمجھا جاتا ہی۔ بادشاہ اپنے فرمان و پروانوں پر (ص) صاد اور ربیع بعض بنا دیتے ہیں جو منظوری اور دستخط کی علامت ہوتا ہی۔ استاد اپنے شاگردوں کے اشعار پر (ص) بنا دیتا ہی جو صحیح کی علامت ہے۔ دعوت کے بند پر لوگ اپنے نام پر (ص) بنا دیتے ہیں جسکا مطلب ہی کہ دعوت منظور ہی [۴] مسرور نے مونث بھی لکھا ہی ع شوخ کی برق تبسم جو چمک جاتی ہی۔ صاعقہ ابر کے پردے میں دبک جاتی ہے۔ [۵] رشک وہ یہ کہتی ہیں مرا صبر پڑیگا تجھپر۔ اب مجھے رنج نہیں اپنی تشکیبائی کا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
صحبت	ع	۵۰۰	یکجائی۔ ہمنشینی۔ ساتھ۔	مونث	میر	نہ اُٹھو نزع میں حسرت ہوگی	یار بھر کا ہیکو صحبت ہو گی
صحت	ع	۴۹۸	تندرستی۔ بیماری سے اچھا ہونا	″	مجر	اللہ ندے روگ محبت کا کسیکو	عیسےٰ بھی اگر آئیں تو صحت نہیں ہوتی
صحرا	″	۱۲۹۹	بفتح اول میدان۔ جنگل	مذکر	ناظم	مجنونکو کہاں حوصلہ تھا ضبطِ جنوں کا	دل گھر میں ہوا تنگ تو صحرا نظر آیا
صحن	″	۱۴۸	بفتح اول وسکون دوم آنگن	″	مونس	صحن اسکو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا	ڈانڈا ملا ہوا ہی یہیں سے بہشت کا
صحنک[له]	″	۱۶۸	بفتح اول وسکون دوم۔ چھوٹا طباق چھوٹی رکابی۔ سنہک غلط ہے۔	مونث	لاعلوم	ابوا۔ باجی ذی میرا غسل صحت گر کیا ہوتا	مری گھر میں بھی بھر بی بی کی صحنک کجگہ تیہا
صحیفہ	″	۱۹۳	کتاب۔ رسالہ	مذکر	منیر	آیاتِ قدرِ حضرتِ زہرا میں مندرج	گویا بیاضِ صبح صحیفہ ہے نور کا
صدا	″	۹۵	آواز	مونث	تعشق	بجد سے جانب لیلےٰ جو ہوا آتی ہی	دلِ مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہی
صداقت	″	۵۹۵	بفتح اول سچائی۔ راست بازی۔	″	اکبر	مری ناکامیابی کی کوئی حد ہو نہیں سکتی	صداقت چل نہیں سکتی خوشامد ہو نہیں سکتی
صدبرگ	ف	۳۱۶	گیندا۔ ایک مشہور پھول ہی۔	مذکر	ناظم	تونی جو گل بنایا گیندے کے پھول کو گیند	پھولا نہیں سماتا صدبرگ پیرہن میں
صدر	ع	۲۹۴	سینہ انسان کا	″	مونس	بازو قلم تھا صدرِ نحس چور چور تھا	سرتن سے مثلِ برگِ خزاں یہ دور تھا
.	.	.	عروض کی اصطلاح میں شعر کا پہلا ٹکڑا۔ ہر چیز کا پہلا حصہ۔ ممتاز جگہ۔	″	منیر	زیبِ کنار سرآ بیتِ خود پسند کا	سینہ ہی صدرِ مصرعِ قدِ بلند کا
صدف	ع	۱۶۴	سیپ۔	مونث	اسیر	چشم تر اشک سے دامن مرا بھر دیتی ہی	کیسی کیسی یہ صدف مجکو گہر دیتی ہی
صدقہ[له]	″	۱۹۹	بفتح اول وسیوم۔ خیرات۔ کسی کے سر پر سے کچھ اُتار کر چھوڑا ہے وغیرہ پر رکھنا۔	مذکر	امیر	مرکر ملی نجات لحد کے فشار سے	صدقہ اکابر و شہدا کے قبور کا
صدمہ	ع	۱۳۹	دکھ آزار پہونچانا۔ دہکا۔ ٹکر۔ ٹھیس۔	مذکر	ناسخ	دل ہی اسکا جانتا ہی جسپہ گذرا ہو وہ حال	عشق کا صدمہ زبانوں سے بیاں ہوتا نہیں
صراحت	ع	۶۹۹	تصریح۔ تشریح۔ فصاحت	مونث	عزیز	بنیٔ معراج میں دگو شواری دیکھ آئی تھو	اُسی اجمال کی آج اب صراحت ہونے والی ہے
صراحی	″	۳۰۹	شراب یا پانی رکھنے کا برتن۔	″	امیر	بیہ بخیتی ہی یہ گردن ہی تک اُسکی	صراحی دخترِ رز سے کچھ بڑی ہے
صراط[له]	″	۳۰۰	سیدھا راستہ۔ راہِ راست۔	″	میر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہئے یہاں	دنیا نہیں صراط ہی یوم الورود کی
صرصر[له]	″	۵۸۰	تند ہوا۔ آندھی	″	امیر	خاک میں کسکی ملگئی حسرت	خاک اُڑاتی جو صرصر آئی ہے
صرف[له]	″	۳۸۰	بفتح اول خرچ	مذکر	سودا	مقدور نہیں اُسکی تجلی کے بیاں کا	جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا

له عورتوں میں ایک خاص نذر ہوتی ہی یعنی حضرت فاطمہؓ کی نیاز دیگر۔ پاکدامن ورہ عورتیں کھاتی ہیں جنکی دوسری شادی نہیں ہوئی ہوتی۔ دو شوہر والی عورتیں اسمیں شریک نہیں کیجاتیں۔ یہ نذر نورجہاں بیگم کی ذلت کے لیے اسکی سوتنے ایجاد کی تھی لکھنؤ کی بدولت اب عام ہوکر عالمگیر ہوگئی جو عورت پاکدامن ہو اُسکو اس نیاز میں شریک ہونے اور کھانے کی سخت ممانعت ہے (شوق) ڈر ہی ہم صحنکوں کی چھینک سے۔ ارے اُٹھ جاؤ نگی میں صحنک سے له منیر نے بفتح اول و دوم بھی لکھا ہی سه رد بلا ہوتی صدقہ کیوں نہیں حضور۔ خیرات آپ کرنے لگے ہمکو گاڑ کے

سه اہل اسلام کے عقاید کے موافق ایک پل دوزخ پر ہوگا جو بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا بروز قیامت اسی پر سے گذرنا پڑیگا له (شعور) یہ بھی اے صیاد ہے جورِ فلک۔ قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے

له زر ندیم سپرد میرزا کیا ذکر سنوں اُنڈ ہتی ہی۔ صرف ہے کا جو سبی ہی تو خدا دے ساقی۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
صرفہ[1]	ع	٢٧٥	بخل۔ پھیرنا۔	مذکر	سخن	تمنے تو بزم میں کیا صرفہ نگاہ کا	یاں خاتمہ ہوا دلِ غفراں پناہ کا
صُرّہ	"	٢٩٩	تھیلی۔ ہمیانی۔ ٹکڑا۔	"	اسیر	وہ خاکسار ہیں کہ پس مرگ ای اسیر	صرّے ہماری قبر میں خاکِ شفا کے ہیں
صریر	"	٥٠٠	آوازِ قلم۔	مونث	"	اسیر اُسکے خرام ناز کی مضمون جو لکھتا ہو	صریر کلک بھی آتے ہوئے فتنے جگاتی ہے
صعوبت	"	٥٦٨	بضم اول تکلیف۔ سختی۔ دقت	"	انیس	راحت نہ مری گھر میں ذرا تمنے اُٹھائی	کیا کیا نہ صعوبت بخدا تمنے اٹھائی
صَف	"	١٧٠	قطار۔ پرا	"	اسیر	نگاہ ناز ہوتی ہے بر آمد	سلامی کو صفِ مژگاں کھڑی ہے
صفا	"	١٧٠	صفائی بے کدورت ہونا پاکی۔	"	اسیر	کس منہ سے آئینے کو ہوس انجمن کی ہے	بڑھکر ہمارے دل سے صفا اسکے تن کی ہے
صفایا	ھ	١٨٢	خاتمہ۔	مذکر	اکبر	کرگئے تھے حضرت سید عقیدوں کو درست	خرچ نے رسموں کا بھی آخر صفایا کر دیا
صفائی	"	١٩١	جلا۔ آبداری۔ تیزی۔ کاٹ	مونث	جلیس	میل ابرو پر نہ آتا قتل کا جب لطف تھا	جا کو بھی ہمنے صفائی دیکھہ تلوار کی
۔	۔		صلح۔ میل۔	"	"	شرم نے اور بھی جھگڑے کو بڑھا رکھا ہے	نگہ ناز جو لڑتی تو صفائی ہوتی
۔	۔	۔	خاتمہ۔	"	انیس	بے سر دیئے رن سے نہ پھرینگے ام بھائی	ہو جائیگی حیدر کے بھرے گھر کی صفائی
صفت	ع	٥٧٠	تعریف	"	گویا	بس رکھدیا خط میں برگِ سوسن	جب لکھہ نہ سکے صفت کسی کی
صفحہ	"	١٩٣	ورق کا ایک رُخ۔ پتا۔	مذکر	ناسخ	جو بنتے ہیں پیشانی پر آب افشاں	یہ صفحہ مطلّا ہوا جاتا ہے
صِفر	"	٣٧٠	بکسر اول ہندسہ کا نقطہ۔ خالی	"	فائز	ہماری لوح مرقد پہ یہ پتہ ملتا نہیں کسکا	ہمیشہ صفر پڑھتا ہے شمار سنگ مدفن کا
صلاح	"	١٢٩	مشورہ۔ رائے۔ نیکی۔ بھلائی۔	مونث	جلیل	صلاح عشق تمہیں کسنے دی تھی حضرت دل	کہ خود خراب ہوئے مجکو بھی خراب کیا
				"	ذوق	زاہد یہ کیا کہا کہ نہ مل ان بتوں سے تو	دیتا ہے کوئی ایسی بھی مرد خدا صلاح
صلح	"	١٢٨	باہم موافقت۔ ملاپ۔ آشتی۔ جھگڑے فساد کی ضد۔	"	تسلیم	اس بت بے رحم سے تسلیم صلح	گو نہیں ابتک مگر ہو جائیگی
صلِّ علیٰ	"	٢٣٠	رحمت ہو۔ تعریف کرنا۔	"	"	جب بیاں خوبی شاہ دوسرا ہوتی ہے	ہر طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہوتی ہے
صَلَوات[2]	ھ	٥٢٧	برا بھلا کہنا۔ باتیں سنانا تضحیک کرنا	مونث	میر	پڑھتا تھا میں تو ہاتھ میں سبحہ لئے درود	صلواتیں اُسکے مجکو وہ ناحق سنا گیا
صلہ	ع	١٢٥	انعام۔ بدلا۔ عطا۔	مذکر	مومن	انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم	تحسینِ سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا
صمصام	"	٢٦١	تلوار۔	مونث	مونس	ڈھالوں پہ سواروں کی وہ صمصام کی تھی	بجلی سی میان سیہ شام نہ ٹھہری
صناعی	"	٢٢١	کاریگری۔ دستکاری۔	"	ناسخ	صنعت ترصیع گر دیکھو مرے اشعار میں	پھر پسند آئے نہ صناعی مرصع کار کی
صندل	"	١٦٤	ایک خوشبودار لکڑی ہے جسے چندن بھی کہتے ہیں گھسکر سر پر لگانے سے درد سر کو مفید ہے	مذکر	مصحفی	خبر کعبہ نشیں بھی ہے تجھے کچھ اے بت	مرگیا دیکھ کے صندل تری پیشانی کا

[1] صرفہ بمعنی خرچ کے بھی مستعمل ہے۔ جیسے اسر کام میں صرفہ زیادہ ہے [2] صلوٰۃ کی جمع ہے۔ فارسی اور اردو میں بسکون حرف دوم مستعمل ہے۔ گو یہ لفظ جمع ہے مگر اردو میں بطور مفرد بولا جاتا ہے۔ بمعنی نماز درود۔ رحمت خدا کی۔ (راسخ) بھیجتا ہے صلوات ایزد سبحان اُن پر۔ ہوے سب آپ پہ قربان میں قربان اُن پر۔ کسی فعل سے دست برداری کے معنی میں بھی مستعمل ہے (ظفر) مل بتوں کو دیکے دیں کا دھیان بھی جاتا رہا۔ دین کو صلوات ہے ایمان بھی جاتا رہا۔

صندوق	ع	۲۵۰	بکس۔ اسباب رکھنے کا ظرف۔ مجازاً وہ بکس جسمیں مردہ رکھتے ہیں۔	مذکر	اسیر	اٹھاتی نجد میں کس دہوم سے ہم قیس کا مُردہ	اگر صندوق ملجاتا کہیں لیلیٰ کی محمل کا
صنعت	″	۶۱۰	کاریگری۔ دستکاری۔ پیشہ۔	مونث	رند	واہ کیا شکل ہے ہر بُت کی شباہت کیسی	آپ تو کیسا ہے صانع تری صنعت کیسی
صنم	″	۱۸۰	بت۔ مجازاً معشوق۔	مذکر	ناسخ	جسنے دیکھا تجکو عُریاں وہی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہے صنم بلور کا
صنوبر	″	۳۴۸	بالفتح سرو کا درخت	″	آتش	سامنا آنکھ اُٹھا کر نہیں کرتی نرگس	جھک کے اُس سروِ رواں سے ہے صنوبر ملتا
صَوت	″	۴۹۶	بالفتح۔ آواز۔ صدا۔	مونث	اکبر	ختم کیا صبا نے رقص گل پہ نثار ہو چکی	جوشِ نشاط ہو چکا صَوتِ ہزار ہو چکی
صور	″	۲۹۶	بالضم وہ قرنا جو بروز محشر حضرت اسرافیل بجائینگے۔	مذکر	امیر	نہ چونکا مرا بختِ خفتہ امیر	پھُنکا صور محشر زمانہ ہوا
صورت	″	۶۹۶	چہرہ۔ شکل۔	مونث	″	وہ صورت تصور میں کیا آگئی	پری آکے تصویر کھنچوا گئی
•	•	•	مانند۔	″	جلیل	صبحدم وہ جو مرے گھر سے چلے مثلِ نسیم	بجھ گیا دل کا کنول شمعِ سحر کی صورت
•	•	•	تدبیر۔	″	داغ	دل بُری شے ہے کہ اغیار سے میں کہتا ہوں	تمہیں للہ نکالو کوئی صورت میری
•	•	•	حالت۔	″	شرف	اُسکے جاتے ہی نہ قالب میں رہا دم باقی	ہو گئی گور سے بدتر مرے گھر کی صورت
صوف	ع	۱۷۶	اُون۔ کپڑے کا ٹکڑا جو دوات میں چھوڑتے ہیں۔	مذکر	اسیر	روشنائی سے رقم جب وصفِ گیسو ہو گیا	مشکِ نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا
صولت	″	۵۲۶	دبدبہ۔ رعب ہیبت۔ حملہ	مونث	تسلیم	حضرت پہ تھی جو مہر خدائے جلیل کی	صولت ملی کلیم کی نکہت خلیل کی
صوم وصلوٰۃ	″	۶۶۹	روزہ نماز	″	اختر مینائی	جبیں ہو سجدے کی جا اور تن ہو سجادہ	خیالِ یار میں صوم وصلوٰۃ اتنی ہے
صہبا	″	۹۸	بالفتح شراب	″	آتش	خونِ دل آنکھوں میں اسطرح سے بھر جاتا ہے	جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے
صیّاد	″	۱۰۵	شکاری۔ شکار کرنیوالا۔	مذکر	جلیل	موت کے ڈر سے نہ کچھ سیر ہوئی دنیا کی	ساتھ میرے مرا صیّاد بھی گلشن میں رہا
صَید	″	۱۰۴	بفتح اول وسکون دوم۔ شکار۔ وہ جانور جو شکار کیا جائے۔	″	سخن	ہمیں تو باندھ لو اپنی کمندِ زلفِ مشکیں میں	پھنسا لائے جسے تم کوئی صیدِ ناتواں ہوگا
صَیدگاہ	فا	۱۳۰	شکار کی جگہ۔	″	امیر	آئے ہیں سمٹ کے تری صیدگاہ میں	اب کوہ پر ہیں کبک نہ آہو ختن میں ہیں
صَیف	ع	۸۰	بالفتح حرارت۔ گرمی کا زمانہ۔	مونث	ضمیر	ہنستے تھے جراحت جو ہیں کرتی تھی عدو حیف	ہر دل کی بجھی آب سمِ تیغ سے اس صیف
صیقل[1]	″	۲۳۰	زنگ دور کرنا۔ جلا کرنا۔ صاف کرنا۔	مذکر	جلال	چمکایا ہے غازہ نے رخِ یار کو جیسا	آئینے کو صیقل نے صفائی نہیں دیتا

[1] صیقل کو جس اعتبار سے مختلف فیہ کہا گیا ہے بظاہر اُس لحاظ سے مختلف فیہ نہیں پایا جاتا۔ سرور نے لکھا ہے کہ ع آگئی تیزی زبانیں وصف ابروے یار سے۔ زنگ آلودہ تھی یہ تلوار صیقل ہو گئی۔ یہ "ہو گئی" صیقل کے لئے نہیں پایا جاتا بلکہ تلوار کے لئے پایا جاتا ہے۔

باب ضاد معجمہ

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ضامن	ع	۸۹۱	کسی کی ذمہ داری کرنا۔ کفیل۔ بیچ میں پڑنے والا۔	مذکر	منیر	ذمہ کیا ہے ناز کا منہدی کے چور نے	ضامن ہوا ہے دزدِ حنا کوتوال کا
ضبط	"	۸۱۱	برداشت۔ تحمل۔	"	جلیل	غنچوں کو صبا نے گدگدایا	دشوار ہے ضبط اب ہنسی کا
ضحاک[1]	"	۸۲۹	بفتح اول۔ بضم اول غلط ہے۔ نام ایک بادشاہ کا۔	"	صبا	مٹایا دور بر ساقی محتسب نے	عدو جمشید کا ضحاک نکلا
ضِد	"	۸۰۴	ہٹ۔ اصرار۔ برخلاف۔ برعکس۔ مانند۔	مونث	مصحفی	ضد تو نے نئی ہم سے یہ اے یار نکالی	گھر کی طرف خانۂ اغیار نکالی
ضرب	"	۱۰۰۲	مار۔ چوٹ۔ زخم۔	"	اسیر	کوہکن کو مزۂ الفتِ شیریں لوٹا	ضرب تیشے کی جو بالائے جبیں بیٹھ گئی
ضربت	"	۱۴۰۲	چوٹ۔ مار۔ زخم۔ وار	"	مونس	ہر جنگ میں یہ ہی ہو سدا اُس کی برتری	ضربت اٹھا سکے نہ کسی جا عدو سری
ضرر	"	۱۲۰۰	زیاں۔ نقصان۔ دکھ۔	مذکر	رند	لیکے دل صورت چھپانے سے بھلا کیا فائدہ	بیمروت اِ اتنا تو جانو نکا ضرر ہوئیگا
ضرغام	"	۲۰۴۱	بکسر اول شیر درندہ۔ بالفتح غلط ہے نور اللغات۔	"	انیس	گویا کہ آسمان پہ خدائے زمیں چڑھا	غل پڑ گیا جہاد پہ ضرغامِ دیں چڑھا
ضرور	"	۱۲۰۷	حاجت۔ لازم۔ لازمی۔ تاکید کے لیئے بولتے ہیں۔ مثلاً یہ کام ضرور کرنا۔	"	آتش	اے بت خدا کیواسطے دل کو نہ سخت کر	اس کعبے میں ضرور نہیں سنگ فرش کا
ضرورت	"	۱۴۰۶	حاجت۔ بیچارگی۔	مونث	جلال	پھیر دینے کو جو کہتا ہوں تو وہ کہتے ہیں	ایسی کیا تمکو ضرورت دلِ ناشاد کی ہے
ضریح	"	۱۰۴۸	قبر یا قبر کی نقل	"	ناسخ	نظر آئی ضریحِ تربتِ شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی
ضعف	"	۹۵۰	کمزوری۔ ناتوانی۔ نقاہت	مذکر	انیس	بے پانی پیئے ضعف سوا ہوئیگا آقا	طاقت ہی نہ ہوئیگی تو کیا ہوئیگا آقا
ضلالت	"	۱۲۶۱	گمراہی۔	مونث	"	دینِ مبیں سے کفر کی بدعت جدا ہوئی	ایماں کی راستی سے ضلالت جدا ہوئی
ضمانت	"	۱۲۹۱	کفالت۔ ذمہ داری	"	داغ	قرض ملجائیگی وہ شے رمضاں میں مجھکو	حضرت شیخ جو کر لینگے ضمانت میری
ضمیر[2]	"	۱۰۵۰	دل۔	مذکر	غالب	جام جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر	سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے
ضمیمہ	"	۸۹۵	وہ شے جو کسی اور شے پر بڑھا کر لگا دیں۔ تتمہ وغیرہ۔	"	انشا	سوزن عیسیٰ سے رم کرنے لگے قدر اُس کا	یہ ضمیمہ رہ گیا تھا عالم اسباب کا
ضو	"	۸۰۶	بالفتح عکس۔ روشنی۔ چمک۔	مونث	انیس	خود روئی کی جو ضو تا بفلک جاتی تھی	چشمِ خورشید میں بجلی سی چمک جاتی تھی

[1] ضحاک ایران کا ایک بادشاہ تھا جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اُسکے دونوں مونڈھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے۔ اور آدمیوں کا دماغ اُنکی غذا تھی رقدر دل آزاری سے تیوری دوش پر گیسو نکلتے ہیں یونہی ضحاک کے شانوں پر اک جوڑا تھا کالوں کا نور اللغات۔

[2] ضمیر۔ ہر معنے میں مذکر مستعمل ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ضیا	ع	۸۱۱	روشنی	مونث	تعشق	رات کو رخ سے نقاب الٹی جو اس خورشید نے	بجھ گئیں شمعیں ستاروں کی ضیا جاتی رہی
ضیافت	″	۱۲۹۱	بالکسر مہمانی دعوت	″	نسیم	حسرت ہے گر تو کھوئیے دونت ثواب کی	تم بھی ضیافت آج کرو بوتراب کی
ضیغم	″	۱۸۵۰	بفتح اول و سیوم ۔ گزندہ ۔ شیر درندہ ۔	مذکر	انیس	یہ حال تھا ضیغم دم جنگ آتا ہے جیسے	یوں آتی تھی ساحل پہ نہنگ آتا ہے جیسے
ضیق	″	۹۱۰	بکسر اول تنگی ۔ کوتاہی ۔ دقت ۔ دشواری ۔	مونث	اوج	مقید ایسے مکان میں ہوئے اسیر الم	کہ جسکی ضیق سے گھٹتا تھا اہلبیت کا دم

ردیف طائے مہملہ

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
طاس	ع	۷۰	بڑا طشت	مذکر	مونس	اک وزر آئے روح الامین پیش مصطفےٰ	ابریق ایک ہاتھ میں ور ایک میں طاس تھا
طاعت	"	۴۸۰	بندگی۔ فرمانبرداری	مونث	جلال	یاور جھک کے سر اٹھایا نہ ہو صد شکر	طاعت اک ہم سے جلال ادا ہو سکی وا ور یہ بھی
طاق[1]	ف	۱۱۰	طاقچہ۔ دیوار میں جو محراب بناتے ہیں	مذکر	منیر	کہتی ہے ہلال مہ خورشید سے خلق	اے ماہ یہ ہے طاق مری بیت حرم کا
	۔	۔	مشاق۔	"	ذوق	قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ	سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
طاقت	ع	۵۰۰	بل زور قوت حوصلہ	مونث	رسیر	آج بیمار تپ اٹھ کے عدم کو پہنچا	ضعف ایسے جو بڑھا آگئی طاقت کیسی
طالع	"	۱۱۰	نصیب۔ طلوع ہونے والا۔ نکلنے والا۔	مذکر	ناظم	آیا نہ میرا دیدۂ بیخواب میرے کام	وہ بھی عدو کا طالع بیدار ہو گیا
طاؤس[2]	"	۷۶	مور مشہور پرند ہے	"	امیر	ترے نقش قدم سے دی ہے جو اسے نسبت	خوش ایسا ہے کہ تب تک ہے بھی طاؤس چلتا ہے
طایر	"	۲۲۰	پرند۔ اڑنے والا۔	"	اسیر	بلبل ہیں قفس میں دل رہتا ہے شوق سے اپنا	کوئی پروانہ طایر دام میں جیسے پھڑکتا ہے
طائفہ	"	۱۰۵	گروہ۔ فرقہ۔ قوم۔ جماعت۔ اردو میں رنڈی بھانڈ کو بھی کہتے ہیں۔	"	اختر شاہ	مہمان سب اپنے گھر سدھارے	رخصت ہوئے طائفے بھی سارے
طب	"	۱۱	حکمت۔ علاج کرنے کا علم۔ علاج جسم و جان۔	مونث	حالی	زمانے میں پھیلی طب انکی بدولت	ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
طباشیر	"	۵۲۲	بنسلوچن۔	"	جان صاحب	مہرالنسا سے صبح کو باجی یہ کہہ گئی	کافور طاق پر سے طباشیر ہو گئی
طبع	"	۸۱	طبیعت۔ مزاج۔ خصلت۔ فطرت	"	امیر	سونگھی جو بوے زلف بڑھا اور درد	طبع مریض اور دوا سے بگڑ گئی
			چھاپنا۔	"	رشک	گر ارادہ ہے طبع کا اسکی	دھوم مچ جائے جابجا اسکی
طبق[3]	"	۱۱۱	تہ۔ درجہ۔ پردہ۔ روے زمین۔	مذکر	میر حسن	زمیں کا طبق آسماں کا طبق	سنہرے روپہلے ہوں جیسے ورق
طبقہ	"	۱۱۶	درجہ۔ ٹکڑا۔ منزل۔	"	مونس	جنبش تھا رعب سے طبقہ زمین کا	جھنڈا علی کے لال نے گاڑا تھا دین کا
طبل	"	۴۱	بڑا ڈھول۔	"	انیس	اک بیک طبل بجا فوج کے گرجے بادل	کوہ تھرائے، زمیں ہل گئی، گونجا جنگل
طبلہ[4]	ف	۴۶	صندوقچہ۔ ڈبہ۔ ایک باجے کا نام ہے جسکو بایاں بھی کہتے ہیں	"	غالب	ہو جہاں گرم غزلخوانی نفس	لوگ سمجھیں طبلۂ عنبر کھلا
طبیب	ع	۲۳	حکیم۔ ڈاکٹر۔ علاج کرنیوالا۔	"	اسیر	مشکل ہے بد مزاجی محبوب سے حیات	آئی قضا طبیب جو نامہرباں ملا
طبیعت	"	۴۹۱	وہ سرشت جس پر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ مزاج۔ عادت۔ خصلت	مونث	اختر مینائی	برہم نہ اسقدر ہو طبیعت حضور کی	چلئے ہوا قصور جو تعریف حور کی

[1] طاق ف۔ مشاق یکتا۔ فرد لاثانی ہونا۔ (ذوق) قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ۔ سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا۔ طاق جفت کے برعکس۔ مثلاً ایک تین۔ پانچ۔ وغیرہ کو طاق کہتے ہیں اور دو چار چھ وغیرہ انکو جفت کہتے ہیں۔ [2] (اسیر) اے گرد داغ خیال رخ رنگیں میں رہا۔ یہ وہ طاؤس ہے جو خلد سے باہر نہ ہوا [3] لکھنؤ میں پریونکی نیاز دیکر پھول وغیرہ دریا میں چھوڑتے ہیں اسکو بھی پریونکا طبق کہتے ہیں (جان صاحب) پریونکا طبق چھوڑ دونگی دیوانی نہ ہو جاؤں۔ کچھ کھوٹ ہے جو خوابمیں دریا نظر آیا۔ (بحر) خبر اسکو نہیں صاحب مجلس میں سی مبارک ہے بحر پہنچی تو پریوں میں طبق۔ رہ دیں صحنک ہو [4] (نظیر) ہوتا ہے ناچ گھر گھر گھنگرو دھمک رہے ہیں۔ پڑتا ہے مینہ جھڑا جھڑ طبلے کھڑک رہے ہیں۔

طپش	ف	۳۶	بیقراری ۔ تپش	مونث	آتش	کسی صورت سے نہیں جان کو قرار آتا ہے	طپش دل مجھے ناچار لئے پھرتی ہے
طحال[۱]	ع	۴۸	بکسر اول مشہور مرض ہے جسکو تلّی اور برورٹ بھی کہتے ہیں ۔	″	جان صاحب	سنتی ہوں یہ میں حکیم صاحب	مرزا کو طحال ہو گئی ہے
طراوت	″	۶۱۶	تازگی ۔ خنکی ۔ تری ۔	″	تسلیم	کیا کہوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر	دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہوگئی
طرب	″	۲۱۱	خوشی	″	مومن	قسمت میں نہیں طرب ذری بھی	منحوس ہے زہرہ مشتری بھی
طرح[۲][۳]	″	۲۱۷	بفتح اول بنیاد ۔ جڑ ۔ نیو	″	رند	پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے جنبدر کہ	آشیاں کی تو ابھی طرح نہ ڈال اے بلبل
″[۳]	″	″	بفتح اول و دوم مانند ۔	″	داغ	پکارتی ہے خموشی مری فغاں کیطرح	نگاہیں کہتی ہیں سب حال دل زباں کی طرح
•	•	•	وضع ۔ ڈھنگ طور ۔	″	امیر	در سے کعبے کے نہیں اٹھتا سر اپنا اسلئے	اسمیں بھی کچھ کچھ ہے تیرے آستاں کی طرح
•	•	•	نقشہ	″	داغ	بگڑ گئی ہے یہاں ہیطرح جہاں کی طرح	کہاں کی وضع کہاں کی ادا کہاں کی طرح
•	•	•	غزل کی طرح مجازاً نمونہ	″	تسلیم	کیوں نہوں بے تابیاں سنکر دل احباب کو	بائی ہے تسلیم نے اچھی زباں اچھی طرح
طرز[۴]	ع	۲۱۶	روش ۔ ڈھنگ ۔ انداز ۔ طریقہ	″	″	یہ جبتیجی کو جھگڑی ہیں اجل ہے تاک میں ایکدن	نہ رنگ دوستی ہوگا نہ طرز دشمنی ہوگی
•	•	•	مختلف فیہ	مذکر	ہجر	مثل نے سینے میں پڑ جائینگے چھید اے بلبل	نہ اڑا طرز مری زمزمہ آرائی کا
طرف	ع	۲۸۹	بفتح اول و دوم سمت	″	آتش	ہے ذقن سے دل روان چاہ زنخداں کیطرف	جھٹکے یوسف چاہ سے جاتا ہے زنداں کیطرف
طرفدار	ف	۴۹۴	حمایتی ۔ مددگار ۔ پاسداری کرنیوالا ۔	″	داغ	اسکی طرف سے دل نہ بھریگا کہانتک	اب ہوگیا یہ جسکا طرفدار ہوگیا
طرہ[۵]	″	۲۱۴	وہ زیور یا جھالری کا خواہ پھولوں کا جو پگڑی میں لٹکاتے ہیں ۔	″	امیر	نئی دھج اسنے مقتل میں دکھائی تیغ بانکی	لگایا بانکپن میں اور طرہ کج ادائی کا
طریق	ع	۳۱۹	راستہ ۔ راہ ۔ طور ڈھنگ ۔	″	سخن	مٹایا آپ کو جسنے اسی نے یار کو پایا	جو خود گم ہوگیا اسکو طریق جستجو آیا
•	•	•	مذہب ۔ پنتھ	″	آتش	ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہے طریق اپنا	مذہب نہیں ہے کوئی ملت نہیں ہے کوئی
طریقہ	ع	۳۲۴	روش ۔ ڈھنگ ۔ طرز ۔ کسی دستور و قاعدہ پر چلنا ۔	″	حالی	یہ جو عالموں کا ہمارے طریقہ	یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ
طشت	ف	۷۰۹	تھال ۔ تسلا ۔ ہاتھ دھونے کا ظرف	″	فائز	کیا پاؤں دھوئیگا وہ مسیحائے سیمتن	کیوں طشت نقرئی مجھے اے کہکشاں ملا
طُعمہ	ع	۱۳۴	بضم اول کھانا ۔ خوراک ۔	″	آتش	مرغ دل صید گہ عشق جلا ہے دیکھیں	طعمہ کرتا ہے اسے کون شہباز اپنا
طعن	″	۱۲۹	عیب گیری کرنا ۔ طنز تشنیع	مونث	جان صاحب	کون تھا اسجگہ سوا میرے	طعن کی سنے اسے بو اکس پر
•	•	•	مختلف فیہ	مذکر	غالب	زخم سلوائی سے مجھپر چارہ جوئی کا ہے طعن	غیر سمجھا ہے کہ لذت زخم سوزن میں نہیں
طعنہ	″	۱۳۴	کسیکی عیب و برائی اسکے روبرو ظاہر کرنا	″	منیر	ہم تڑپ کے ہوئے ٹھنڈے تری خنجر کی طفیل	طعنہ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا

[۱] در شکہ ع ۔ عشاق کو طحال ہو دل بڑھے نہیں [۲] اس معنی میں اب متروک ہے ۔ [۳] طرح دینا چشم پوشی کرنے اور ٹالنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے (دار العلوم ہے یقیں داور محشر بھی طرح دیجائے) نہ سنے حشر میں فریاد طرحدار ذکی ۔ [۴] اب زیادہ تر تانیث ہی کے ساتھ مستعمل ہے ۔ [۵] طرہ بمعنی بقیش کے تار کا گچھا جو دستاریں لگاتی ہیں ۔ (ذوق) سر پہ طرہ ہے مزین تو گلے میں بدھی ۔ کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا ۔ بھنگ کا پیالہ پینے کے بعد جو گھونٹ بچتے ہیں ۔ (صبا) فقیر مست ہیں دقت کیفیت میں رہتے ۔ کبھی طرہ ہے سبزی کا کبھی گھولا ہے افیون کا ۔ انوکھی بات ۔ بھلائی ۔ خوبی ۔ شمشاد کی سبز نازک شاخیں جو درخت سے نکلکر جھک جاتی ہیں ۔ (قدر) آئے جوبن پر عروسان چمن آئی بہار ۔ کنگھی باندھی ہوئی طرے چھٹے شمشاد کے ۔ طرہ ہر معنی میں مذکر مستعمل ہے ۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
طغرا	ت	۱۲۱۰	خط پیچیدہ	مذکر	آتش	نورانی چہرے پر تری ابرو کے نقش سے	محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا
طغیان	ع	۱۰۷۰	زیادتی زیادہ ہونا۔	″	جرات	جوں شمع اپنے داغ سے طغیاں ہے آگ کا	نوک زباں سے دود نمایاں ہے آگ کا
طغیانی	″	۱۰۸۰	زیادتی۔پانی کا توڑ۔	مونث	اختر مینائی	اُمڈا آتا ہے دل و راشک کی طغیانی ہے	اے خضر دوڑ کے کشتی مری طوفانی ہے
طفل	″	۷۱۱	لڑکا۔بچہ	مذکر	رند	یاں سے ہوتی نہ زیادہ جو عدم میں راحت	آئے ہستی سے کوئی طفل نہ گریاں ہوتا
طفیل	″	۱۲۹	سبب۔وسیلہ۔ذریعہ۔	″	حالی	طفیل اُسکا اور اُسکی عترت کا یارب	پکڑ ہاتھ جلد اُسکی امت کا یارب
طلاق[1]	″	۱۴۰	چھوڑنا۔مرد کا قید نکاح سے عورت کو باہر کرنا آزاد کرنا۔	مونث	سودا	شیخ صاحب سے عقد میں دنیا	آئی تھی کب جو دی انھوں نے طلاق
طلاقت	″	۵۴۰	تیز زبانی۔چرب زبانی۔	″	مونس	غل ہو کہ یہ لہجہ کی طلاقت نہیں دیکھی	ہے یہ فصاحت یہ بلاغت نہیں دیکھی
طلایہ[2]	ف	۵۵	پہرہ دینا۔گشت۔چوکیدار و نکارات کو حفاظت کی غرض سے مکانات یا شہر کے گرد گھومنا۔	مذکر	امیر	نہیں ممکن ہے سونا ہجر میں مدنہیں سکتی	طلایہ پھر رہا ہے آنکھ میں طوق طلائی کا
طلب[3]	ع	۴۱	مانگ خواہش۔سایل ہونا۔ڈھونڈھ جستجو۔	مونث	ذوق	دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب	کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب
طلسم	″	۱۳۹	جادو کا عجیب و غریب تماشا جو بشکل عجیب و مہیب نظر آئے۔انوکھی چیز	مذکر	آتش	برسے ہے چہرے کو اپنے وہ نازنیں دکھلائے	حجاب دور ہو ٹوٹے طلسم گھونگھٹ کا
طلسمات	″	۵۴۰	طلسم کی جمع۔عجیب تماشے۔تعجب خیز کام۔حیرت انگیز باتیں اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔	″	سودا	بزرگی کو تعین کے در دل سے اٹھا دے	کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا
طلعت	″	۵۰۹	رُخ۔صورت۔	مونث	امیر	تڑپتی ہے جو تجلی جلوہ گاہ یار میں تک	کبھی پرتو وہاں کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا
				″	سرور	جانب ماہ میں کیا آنکھ اُٹھا کر دیکھوں	پھرتی ہے آنکھوں میں طلعت زیبا تیری
طلوع[4]	″	۱۱۵	چاند سورج کا نکلنا۔بلند ہونا۔	مذکر	انیس	پردہ اٹھا جو خیمہ گردوں پناہ کا	اک برج سے طلوع ہوا مہر و ماہ کا
طمانچہ[5]	ف	۱۰۸	تھپڑ۔تپانچہ	″	″	سب کہتی تھی ہے باڑھ پہ دریا نہ رکیگا	اس فوج پہ آفت کا طمانچہ نہ رکیگا
طمطراق	″	۳۵۹	کروفر۔شان و تجمل۔دھوم دھام	″	مونس	سنتا ہوں پہلوانوں میں طارق ہے تیرا نام	اک دم میں طمطراق مٹ جائیگا تمام
طمع	ع	۱۱۹	لالچ۔	مونث	امیر	کون کہتا ہے یہاں فرش سنجر کی طمع	آپ کے کوچے میں ہے پا شاہ بستر کی طمع
طناب	″	۶۲	بفتح و بکسر دونوں طرح مستعمل ہے۔خیمہ کی رسّی۔	″	انیس	حقا تھی موج رحمت حق جسکی ہر طناب	بے چوبہ فلک نظر آنے لگا حباب

[1] دیگر اساتذہ نے بھی "طلاق" کو مونث ہی لکھا ہے۔(ناسخ) کہ دنیا کو دی میں نے اکثر طلاق۔رہا ابد مجھ میں اسمیں فرق (برق) قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق۔مگر جمہور کے خلاف مرزا دبیر نے مذکر لکھا ہے۔لیکن اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔(دبیر) اللہ نے وارث ہمیں حیدر کا کیا ہے۔دنیا کو طلاق نیز بزرگوں نے دیا ہے۔[2] (ناسخ) بند کر راہ قضا غافل یہ کیا کرتا ہے حکم۔ گرد خیمہ ہو طلایہ راندن افواج کا۔[3] طلبہ بفتح اول و دوم طالب علم۔طالب کی جمع ہے۔بضم غلط ہے۔[4] (ناسخ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا۔طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا۔[5] (ظفر) پھر گیا منہ نہ غصہ سے کہ جب دنیا نے۔اک طمانچہ ہوس عیش و طرب کا مارا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
طنبور	ع	۲۶۷	ایک باجے کا نام ہی جسکو طنبورہ کہتے ہیں	مذکر	ظفر	بزم نشاط علش صبوحی کشاں ہیں صبح	بانگ خروش عرش ہی طنبورہ عرش کا
طنز	″	۶۶	طعنہ۔	مونث	جانصاحب	دیکھئے ہے میرے منہ میں بھی زباں	جانصاحب طنز یہ اچھی نہیں
طنطنہ[1]	″	۱۲۳	طنبورہ یا باجے وغیرہ کی آواز بجا زا۔ کروفر۔ رعب و داب۔ دبدبہ غصہ بدمزاجی غرور گھمنڈ۔	مذکر	نوازش	مجھ پہ تن تنکر جو آتا ہے رقیب	ہے اُسے یہ طنطنہ کس بات کا
طواف	″	۹۶	گرداگرد گھومنا جسکو ہندی میں پرکرما کہتے ہیں۔	″	امیر	نگاہِ چشم ہر بسمل اشاروں میں سکھاتی ہو	طواف آنکھوں سے کرتا مرتے دم تک تیرے مرقد کا
طوبیٰ	″	۲۶	نام درخت بہشتی کا ہو۔	″	منیر	بستان ہو سرائے فیض وکرم میں بجای سرو	سدرہ ہی نور کا کہیں طوبیٰ ہی نور کا
طور[2]	″	۲۱۵	ڈھنگ۔ وضع۔ انداز	″	آباد	خاتمہ تجھ پہ ہوا ای یار جفاکاری کا	سیکھ لی تجھسے کوئی طور دل آزاری کا
طُور	″	″	نام ایک پہاڑ کا ہی جو شام میں ہے اور اسی پر حضرت موسیٰ کو تجلی ہوی تھی اسکو طور سینا بھی کہتے ہیں۔	″	جلیل	برق نگاہ یار یہ کیسا ظہور تھا	دیدار کو کلیم تھے جلنے کو طور تھا
طور سینا[3]	″	۲۰۶	شام میں ایک پہاڑ ہی جسپر حضرت موسیٰ کو تجلی ہوئی تھی۔	″	ناسخ	وادی دل ہی تجلی گاہ جاناں رات دن	اندنوں سینہ ہمارا طور سینا ہو گیا
طوطا[4]	″	۲۵	مشہور پرند ہے جسے سگا بھی کہتے ہیں	″	رضا	وای قسمت لکھ چکا اُس بیوفا کو جب میں خط	ہر کبوتر پھیر کر آنکھوں کو طوطا ہو گیا
طوطی[5]	″	۴۳	مشہور پرند ہے۔	″	اسیر	دکھا کر خط وہ سب سے کہہ رہا ہو	ہمارا آج طوطی بولتا ہے
			مختلف فیہ	مونث	بحر	آئینہ ہوتا ہے منہ دیکھ کے پانی پانی	طوطیاں ہوتی ہیں سنکر تری تقریر سفید
طوغ	ت	۱۰۱۵	نشان فوج۔ ایک قسم کی بڑی شمع	مذکر	ظفر	شکوہ عشق میں کام آئے دو نونالہ و آہ	کیا علم اسے میں نے تو اسکو طوغ کیا
طوف	ع	۹۵	گرد پھرنا۔ طواف کرنا۔	″	امیر	جلانا چاہتے ہیں جب کسی سرسبز گلشن کا	تو بجلی طوف کر جاتی ہی پہلے میری خرمن کا
طوفان[6]	″	۱۴۶	آب کثیر۔ باران سخت۔ آندھی جو بہت تیز ہو۔ پانی کی رو جو مکانوں کو گرا یا ڈبو دے۔	″	ریاض	پیدا ہوے تھے ساتھ لئے دیدہ ہای تر	طوفان کتنے سر سے ہمارے گزر گئے
طوق	″	۱۱۵	گردن بند حلقہ جو قیدیوں کے گلے میں پہناتے ہیں۔	″	جلیل	سرو قد یار سے ملنے کا یہ انجام ہوا	عمر بھر طوق محبت مری گردن میں رہا
″	..	۶	نام ایک زیور کا ہی جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں	″	انیس	اصغر کا طوق اپنے پسر کو پنھاؤں گا	سوغات کربلا سے یہی لیکے جاؤں گا

[1] (منیر) پیری میں طنطنہ قد خم گشتہ کا ہی شرط۔ کس بل ہو کچھ گڑی کی کمانی کیوا سطے۔ [2] (ناسخ) ہے دل سوزاں میں طور اُسکی تجلی گاہ کا۔ روئے آتشناک ہر شعلہ ہے اپنی آہ کا۔ [3] بالفتح و بالکسر آخر میں ہمزہ و نیز بغیر ہمزہ بھی بولتے ہیں بیاسے مجہول [4] تک زبانوں پر تذکیر ہی آتا ہی دوسرے فصحانے بھی مذکر ہی لکھا ہو (امیر مینائی مرحوم) صدایہ قلقل مینا سے پیالہ میں آتی ہو۔ کہ بخت سبز اک طوطی ہے مستوں کے گلستاں کا۔ (رجاء) لب معجز نمای یار سے قرب اُسکو حاصل ہے۔ عجب کیا بول اُٹھے طوطی خط رخسار جاناں کا۔ (منیر) نمود بولتا ہی وصف خط سبزہ رنگ کا۔ گویا ہے طوطی آئینہ رخ میں زنگ کا منیر نے مونث بھی لکھا ہے۔ [5] دست تصنیف مصنف کی ہو تاریخ اے منیر۔ طوطی ہند معانی شکر افشاں ہوگئی۔ [6] رگویا جسوقت سر شاہ شہیداں نظر آیا۔ یہ رو ہی حرم مجری طوفان نظر آیا ذوق۔ آئے طوفاں جو تری قہر کا طغیانی پر۔ کشتی نوح بھی اعدا کو ہو گرداب صفت۔ [7] آدمیت رو رہنے ہے علم ہے کچھ اور چیز۔ کہتا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
طول	ع	۴۵	درازی یلمبائی	مذکر	ناسخ	وصل میں یار آج بھی ہی عید کل بھی عید تھی	کیا شب فرقت میں ظالم طول تھا اک سال کا
طومار	ف	۲۵۶	بڑی تحریر ۔ طول تحریر ۔ صحیفہ دفتر کاغذونکا مٹھا ۔	״	نسیم	اک عمر کا قصہ ہے برسوں ہی کا جھگڑا ہے	سنتے وہ اُسے کب تک طومار ہی دفتر کا
طہارت	ع	۶۱۵	پاکی ۔ نجاست دور کرنا ۔ غسل یا وضو کرنا	مونث	امیر	کعبۂ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور	تیر کو واجب وضو ہی آب پیکان ہوگیا
				״	اکبر	اُس رُخ پہ نظر کا شوق ہو جو تمکو تو ابھی تنک ہے دیہ	بے اسکے طہارت دل کی نہیں ہے اسکی نگاہیں پاک نہیں
طیبہ[له]	״	۲۶	مدینہ منورہ کا نام ۔				
طیش	ع	۶۳۱۹	غصہ ۔ قہر ۔ غضب ۔ جھنجھلانا	مذکر	فایز	میں بلاؤں تو وہ بگڑتے ہیں	طیش بھی بے طلب نہیں آتا
طیلساں	״	۱۵۰	چادر جو عرب کے لوگ بروقت خطبہ کاندہے پر ڈالتے ہیں	مونث	مومن	دود آہ دل نے دکھلایا اثر	طیلسان چرخ نیلی ہوگئی
طینت	״	۴۶۹	سرشت ۔ اصلیت ۔ خو ۔ عادت نیچر ۔	״	حالی	کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں انکی	حرارت بھری ہی طبیعت میں انکی
طیر	״	۲۱۹	پرندہ ۔	مذکر	دبیر	جاں غیر بدن غیر مکاں غیر مکیں غیر	جز رنگ رُخ فوج نہ اُڑتا تھا کوئی طیر

[له] (طلیل) ہند میں تن ہے مرا جان مری طیبہ میں ۔ اسکو عشاق غریب الوطنی کہتے ہیں ۔

ردیف ظائے معجمہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ظالم	ع	۹۷۱	ظلم کرنیوالا۔ سنگدل۔ کنایۃً معشوق۔	مذکر	ناسخ	جو کہ ظالم ہی وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں	سبز ہوتی کھیت دیکھا ہی کہیں شمشیر کا
ظاہر[1]	″	۱۱۰۶	کھلا ہوا۔ صاف۔ عیاں۔ باطن کے خلاف۔	″	تسلیم	تیرے دل ہیں جتنے ظالم دیکھنے میں صاف ہیں	ظاہر اچھا ہی تری شمشیر کا باطن برا
ظرافت	″	۱۵۸۱	خوش طبعی۔	مونث	جان صاحب	ہوتے سوتے سحر ہے انجیہ پھٹا ہے اق	مر دوئے ہکو نہیں بھاتی ظرافت تیری
ظرف	″	۱۱۸۰	برتن۔	مذکر	داغ	ارمغاں دیتے ہیں ہم پیر مغاں کو جاکر	کوئی اچھا جو ہمیں ظرف وضو ملتا ہی
″	″	″	مجازاً۔ حوصلہ	″	جلیل	راز کھلتا نہیں میخوار و ن میخانی کا	سچ تو یہ ہے کہ بڑا ظرف ہے پیمانے کا
ظفر	″	۱۱۸۰	فتح۔ کامیابی۔	مونث	مونس	نصرت ادہر تو فتح ادہر ساتھ ساتھ تھی	تھامے ہوئے رکاب ظفر ساتھ ساتھ تھی
ظل[2]	″	۹۳۰	سایہ۔	مذکر	اسیر	گلستاں میں جو ترا ظل بدن پڑتا ہے	بلبل آپس میں لڑتی ہیں کہ رن پڑتا ہی
ظلم	″	۹۷۰	کسی کو زور کو ستانا۔ بے انصافی۔ انصاف کی ضد۔	″	آتش	اس نوجوان کا ناز یہ کہتا ہی کیجئے	وہ ظلم جو فلک کے نہ ہو پیر سے ہوا
ظلمات[3]	″	۱۳۷۱	بضم اول و دوم ظلمت کی جمع۔ مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہی	مونث	منیر	مسی جو لگا کر مجھے باتو نہیں اڑاؤ	اڑ جای دھواں بنکے یہ ظلمات تمھاری
ظلمت	″	۱۳۷۰	تاریکی سیاہی اندھیر۔	″	داغ	شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی	سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی
ظن	″	۹۵۰	بفتح اول و تشدید دوم گمان۔ شبہ۔ وہم۔ خیال۔ رائے ظنون جمع ہے	مذکر	آتش	دہن تنگ ہے موہوم یقیں ہے کسکو	کمر یار ہے معدوم یہ ظن کسکا ہے
ظہور[4]	″	۱۱۱۱	ظاہر ہونا۔ کھلنا۔ فارسی اردو میں بمعنی ظاہر مستعمل ہے۔	″	جلیل	پردہ نہ تھا وہ صرف نظر کا فتور تھا	دیکھا تو ذرے ذرے میں اسکا ظہور تھا

[1] ظاہر پرستی۔ جو دیکھنا اسپر بے سوچے سمجھے اعتقاد لانا (تسلیم) گمان بادہ خواری ہے عبث رند کی مستی پر۔ خدا کی مار ای زاہد تری ظاہر پرستی پر۔ ظاہر داری۔ دکھاوے کا برتاؤ کرنا۔ (داغ) پردے پردہ میں تمہیں عیاریاں آتی نہیں۔ پھر بھی ظاہر بھی تو ظاہر داریاں آتی نہیں۔ (تسلیم) بستی ہر کیا کیا دو رنگی کی بدولت دہر میں۔ کاش ہوتا ظاہر و باطن خدا کا ایک سا۔ ظاہر بیں۔ ظاہر دیکھنے والا۔ (داغ) دیکھنا تھا اور ہی آنکھوں سے اے موسیٰ اسے۔ چشم ظاہر بیں سے کیا دیکھا اگر دیکھا اسے۔

[2] بتشدید لام مگر فارسی والے بغیر تشدید بھی بولتے ہیں جمع اسکی ظلال۔ (ناسخ) با وقاروں کی ہم صحبت میں ٹھیک ہیں بے وقر ہو سکے آگ کا نہ کبھی ظل ہماری۔

[3] ظلمات مخصوص اس تاریکی کے لیے مستعمل ہے جو سکندر کو آبحیواں میں ملی تھی (داغ) لب تری ذکر مسی پر مجھے یاد آتے ہیں۔ چشمہ خضر کا مذکور ہی ظلمات کے ساتھ۔

[4] (امیر) استاد ہیں جو ل میں اسکا ظہور تھا پریوں میں تھا پری تو وہ حوروں میں حور تھا۔

ردیف عین مہملہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
عابد	ع	۷۷	عبادت گذار۔ خدا کی پوجا کرنے والا	مذکر	انشا	کیوں شہر چھوڑ عابد غار جبل میں بیٹھا	تو ڈھونڈھتا ہی جسکو وہ ہی بغل میں بیٹھا
عادت	"	۴۷۵	خو۔ خصلت۔ سبھاؤ	مونث	تعشق	ظلم وہ مجھپر کیا کرتے تھے اپنا جانکر	بعد میرے عادت جور و جفا جاتی رہی
عاجزی	"	۹۱	عجز۔ انکسار۔ لاچاری	"	امیر	جتنی تھی عاجزی وہ مجھی کو عطا ہوئی	بخشا خدا نے آپ کو جتنا غرور تھا
عار[^1]	"	۲۷۱	شرم۔ لاج۔ غیرت۔ ننگ	"	نسیم	تم تو کب آتی تھی لیکن مرگ بھی آتی نہیں	آپکی آزردگی سے سب نے ہمسے عار کی
عارض	"	۱۰۷۸	رخسار۔ گال۔ چہرہ۔	مذکر	جلیل	جس پھول کی خوشبو سے معطر ہی دو عالم	وہ عارض گلفام ہی محبوب خدا کا
عارضہ[^2]	"	۱۰۷۹	مرض۔ روگ۔ بیماری۔	"	رند	مسیح وقت نکر تو معالجہ دل کا	کہ جانگسل نظر آتا ہی عارضہ دل کا
عاقبت	"	۵۷۳	آخر۔ انجام۔ خاتمہ۔	مونث	اسیر	دنیا میں غم رقیب نے ہمکو دئی اسیر	کیوں عاقبت خراب نہو اس یزید کی
عالم	"	۱۴۱	تمام جہان۔ دنیا کے تمام لوگ	مذکر	مصحفی	یا وہ عالم تھا کہ کوئی اس سے واقف ہی نہ تھا	یا یہ عالم ہی کہ عالم اسپہ مرجانے لگا
.	.	.	مخلوقات۔	"	رند	حسن کی دولت سے ہی تجھ میں صنم شان خدا	جسطرف تو ہوگا اک عالم ادھر ہو جائیگا
.	.	.	طور۔ ڈھنگ۔ نزاکت	"	جلیل	اپنی بیتابی کا ہر روز اک نیا عالم ہوا	درد دل کچھ بڑھ گیا درد جگر جب کم ہوا
.	.	.	حالت۔ کیفیت۔	"	صفدر	وہ گھبراتے ہیں تنہائی سے ہم غم سے تڑپتے ہیں	عجب عالم ہی فرقت میں ادھر انکا یہاں میرا
.	.	.	وقت و زمانہ	"	ناسخ	کسیکو صبحدم ہوتی نہیں شبکی سی آسائش	مجھے پیری میں یاد آئے نہ کیوں عالم جوانی کا
.	.	.	سماں۔ تماشہ۔	"	جرات	شب اسنے توڑ کر موتی کی سمرن مجھسے گنوائی	دکھایا وصل میں عالم نیا اختر شماری کا
عامل	ع	۱۴۱	عمل کرنے والا جنات بھوت پریت کا عمل جاننے والا دعا تعویذ جنتر منتر کرنیوالا۔	"	دبیر	عامل بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اتارے	جسطرح سر اس تیغ نے پیکر سے اتارے
.	.	.	عملہ۔ حاکم۔ شاہی عہدہ دار	"	اسیر	فصل گل میں رنگ پھر آنے لگا رخ پر مرے	عامل معزول مشتاق بحالی ہوگیا
عَبا	ع	۷۳	بفتح اول صحیح ہی بکسر اول غلط ہی ایک عربی پوشاک کا نام۔	"	مونس	رکھی تھی جو پہنی ہوئی معراج کی شبکی	دستار محمد کی عبا ضیغم رب کی
عبادت	"	۴۷۷	بندگی	"	انیس	حسرت نہ رہے طاعت رب دوسرا کی	تم سو عبادت میں کروں بنجہ خدا کی
عبارت	"	۷۷۳	مطلب جو نثر میں بیان یا تحریر کیا جائے	"	اسیر	خط پشت لب سرخ ہی رنگ پان سے	تماشا ہی رنگیں عبارت تمھاری
عبد	"	۷۶	بندہ۔ غلام۔	مذکر	سخن	ثابت ہوا کہ ہی وہاں پرسش گناہ کی	یاں عبد بیگناہ گنہگار ہوگیا
عبرت[^3]	"	۶۷۲	اندیشہ۔ خوف۔ تنبیہ۔ نصیحت حاصل کرنا۔	مونث	ثابت	کہاں چھڑکاؤ ویرانہ پڑا اک لو میں جلتا ہی	جہاں شاہی محل تھا اب وہاں عبرت برستی ہی

[^1]: (داغ) غیر کے ہمراہ پھرتے ہو خدائی خوار تم۔ عار آتی ہی ہمارے پاس دم بھر بیٹھتے۔

[^2]: عارضی۔ ع۔ چند روزہ عارضی۔ (اختر شاہ اودھ) دنیا ہی فقط سرائے فانی۔ یہ عارضی ہی زندگانی (اکبر) اللہ بچائے مرض عشق سے دل کو۔ سنتے ہیں کہ یہ عارضہ اچھا نہیں ہوتا (اسیر) ہے نغان وو دن میں میرے نسبت سنگ و شرار۔ گرد عارض میں ہے عالم جوہر فولاد کا۔ (جلیل) شوخی مضمون کی سے اڑتی ہی۔ عالم ہو شعر میں پری کا۔

[^3]: طبیعت کا ایک خاص حالت میں غفلت سے آگاہی کیطرف جانا مجازاً نصیحت پکڑنا۔ (بحر) نیرنگی دنیا کا تماشا ہے نمایاں۔ غفلت اسے کہتے ہیں کہ عبرت نہیں ہوتی۔

لفظ	حرف	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
عبور	ع	۲۷۸	پانی سے پار اترنا۔ راہ سے گذرنا۔	مذکر	صبا	کشتیٔ مے چلے تو اے ساقی	بحر غم سے عبور ہوتا ہے
عبیر سلہ	"	۲۸۲	ایک خوشبودار مسالہ ہی۔ وہ سرخ رنگ جو ہندو ہولی میں اڑاتے اور کھیلتے ہیں۔	"	امیر	خاکِ پا اسکی ہے جنت کا عبیر	دل سے ہی جو خاکِ پائے مصطفیٰ
عتاب	"	۴۷۳	خفگی۔ غصہ ملامت۔	مذکر	جلیل	لطف و اخلاق و کرم کچھ نہیں آتا انکو	ناز آتا ہی۔ ضد آتی ہی۔ عتاب آتا ہی
عترت سلہ	"	۱۰۷	اولاد۔ عزیز۔ یگانے رشتہ دار۔ قریبی۔	مونث	گویا	آتے تھے یا تو انکے لئے حُلّۂ بہشت	یا سر برہنہ پھرتی ہی عترت حسین کی
عجب سلہ	"	۷۵	تعجب۔ انوکھاپن۔ طرفہ۔ اچنبھے میں ڈالنے والی۔ حیرت انگیز بات	مذکر	داغ	ابھی اپنی جفا کو کھیل ہی سمجھا ہے تو ظالم	کہ جینے پر نہ آیا میری مرنے پر عجب آیا
عجز سلہ	"	۸۰	عاجزی۔ انکساری۔ لاچاری۔	مذکر	وزیر	فروتنی سے نہ دستِ دعا بلند ہوا	دعا بھی سجدی میں کی عجز یہ پسند ہوا
عجلت	"	۵۰۳	اردو میں بضم اول مستعمل ہی شتابی جلدی۔ پھرتی۔ بالکسر صحیح ہی۔	مونث	تسلیم	دیدار کا ارمان نکلنے دی خدارا	قاتل یہ دمِ ذبح تو عجلت نہیں اچھی
عجم	"	۱۱۳	وہ ملک جو عرب کے سوا ہیں خصوصًا ایران توران۔	مذکر	داغ	تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے	جو تو میرا جہاں میرا عرب میرا عجم میرا
عدالت سلہ	"	۵۰۵	عدل۔ انصاف۔ انصاف کی کچہری	مونث	انیس	جنت انعام کر کہ دوزخ میں جلا	وہ رحم ترا ہے یہ عدالت تیری
عداوت سلہ	"	۴۸۱	دشمنی۔ رنجش۔ بغض۔ کینہ۔	"	جلال	عداوت رہے دل میں جانی ہماری	یہی پاس رکھو نشانی ہماری
عدد	"	۷۸	گنتی۔ شمار	مذکر	ظفر	ہوں گے دیوان اک ہزار و یکصد و ہشتاد ور	ای ظفر کتنے عدد ہیں یہ تمہاری نام کے
عدل	"	۱۰۴	بفتح اول و سکون دوم۔ انصاف	"	انیس	حافظ اگر ہو عدل جناب امیر کا	شعلہ پہن لے جسم میں کرتہ حریر کا
عدم	"	۱۱۴	نیستی۔ نہیں ہونا۔	"	انشا	اس ہستیِ موہوم سے میں تنگ ہوں انشا	واللہ کہ اس سے بمراتب عدم اچھا
عدو	"	۸۰	دشمن۔ بیری۔ شعرائے اردو رقیب کے معنی میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔ بالفتح صحیح ہی اور بالضم غلط ہی	"	داغ	کیجیے ای قسمت برگشتہ تلاش دشمن	دوست کو ڈھونڈھتے ہیں ہم تو عدو ملتا ہے
عذاب سلہ	"	۷۷۳	دکھ۔ درد۔ گناہ کی سزا۔ وہ تکلیف جو بداعمالی کے صلہ میں دیجائیگی۔	"	"	قسمت نے میری پایا جو رنج محبت میں	دوزخ کے بھی حصے میں آیا نہ عذاب ایسا
عذار	"	۹۷۱	رخسارہ۔ گال۔ بروزن کتاب۔ و بروزن گزار غلط ہی۔	"	ناسخ	یا سمیں ہو گئے ہوئی گل سرخ	دیکھو آئینہ میں عذار اپنا

سلہ (آتش) جو بخنہ صحرا میں قبر دیکھی تو میں نے کندہ کیا یہ پیتھر۔ عبیر عترت حبیب کا ہو غبار خاطر نہ ہو گیا۔ سنگھاڑہ کے آٹے میں سرخ رنگ ملا کر بناتے ہیں جسکو ہولی میں ہندو ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں اسکو بھی عبیر کہتے ہیں سلہ (راسخ) کی خوب کلمہ گویوں نے حرمت رسول کی۔ خیمہ جلائے لوٹ کے عترت رسول کی سلہ (آتش) اعجاز کا عجب لب جاں بخش سے نہیں۔ عجب۔ بضم اول و دوم غرور و تکبر و خود بینی۔ سلہ (غالب) پھر کھلا ہی در عدالت ناز۔ گرم بازار فوجداری ہی سلہ بمعنی روگ علت۔ (جلیل) جنوں ہے جب سے مجھے شور ہی حسینوں میں۔ ہمیں جلیل سے بڑھکر کوئی عذاب نہیں۔ گناہ کی سزا (داغ) زاہد مزہ تو جب ہے عذاب و ثواب کا۔ دوزخ میں بادہ کش نہوں جنت میں تو نہو۔ اذیت تکلیف۔ (داغ) نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا۔ خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا۔ سلہ دبیر شبیر خوش آیا تجھے یہ عجز تمہارا۔

عذر[1]	ع	۹۷۰	بضم اول حیلہ بہانہ ۔ معذور رکھنا ۔ کسی بات کا سبب	مذکر	داغ	عذر اُنکی زبان سے نکلا	تیر گویا کمان سے نکلا
عذوبت	"	۱۱۷۸	لذت ۔ شیرینی ۔ خوش مزگی ۔	مونث	امیر	تر زبانی سے لیا کام سخن میں جو زیرا	جان شیریں سے سوا اسمیں عذوبت آئی
عرب	"	۲۷۲	ملک عرب اور عرب کے باشندے ۔	مذکر	داغ	تری بندہ نوازی ہفت کشور بخشدیتی ہو	جو تو میرا جہاں میرا عرب میرا عجم میرا
عُرس	"	۳۴۰	بضم اول طعام عروسی ۔ فاتحہ ۔ کسی بزرگ کا فاتحہ ہر سال اُنکی وفات کے روز ۔	"	امیر	نئی تقریب پریوں کے لڑنے کی ہو دیوانو	کسی صحرا میں عرس اک دن کریں چلکر سلیما نکا
عرش	"	۷۵	تخت ۔ چھت ۔	"	رضا	نالہ مجھ بیکس کا جب اونچا گیا	عرش کو جنبش ہوئی تھرا گیا
عرصہ[2]	"	۳۶۵	میدان	"	آتش	جنوں نیحل عدم کو یاں بھی گھبراتا ہو دل میرا	کیا ہی تنگ وحشت نے ہماری عرصہ ہو کا
	.	.	مجازاً دیر توقف ۔ تاخیر ۔	"	ذوق	جہانمیں عرصہ عشرت سے سوا وہ چند ہی غم کا	اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہی محرم کا
عرض	"	۱۰۷۰	چوڑان ۔	"	ظفر شاہ دہلی	گھوڑی دو ڑائیں گے اختر نہ گھٹی کا ہرگز	عرض اس تھان کا بڑا زجو چوڑا ہو گا
"	"	"	بفتح اول و دوم کسی چیز کا کسی پر ظاہر کرنا ۔ بیان کرنا ۔ گذارش کرنا ۔	مونث	جلیل	مانگتا ہو کوئی دنیا کوئی عقبیٰ تمسے	عرض میری بھی ہو شاہ دو سرا تھوڑی سی
عرضداشت	ف	۱۱۷۵	درخواست	"	فایز	لکھے گئے جو ہم آخر یہ نامہ بر نے کہا	کہ عرضداشت تو طومار ہوتی جاتی ہے
عرضی	ع	۱۰۸۰	درخواست ۔	"	جلیل	برچھی کا کام کر گئی عرضی رقیب کی	تیری نظر سے میری جگر سے گذر گئی
عرق	"	۳۷۰	پسینہ	مذکر	نواب مرزا شوق	بید کیطرح جسم تھرایا	سر سے لے پاؤں تک عرق آیا
"	"	۳۷۰	وہ پانی جو دواؤں کا کھینچا جاتا ہو مثلاً عرق کیوڑا عرق گاؤزبان وغیرہ	"	داغ	مئے انگور تحفے میں تجھے دیتا ہوں اے زاہد	رہیگا تیز یکساں یہ عرق اول سے آخر تک
عروج[3]	"	۲۷۹	بلندی ۔ مرتبہ ۔ اقبال کی یاوری ۔	"	انیس	کیکی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس	عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا
عروس	"	۳۳۶	دولہا دولہن دونوں کو عروس کہتے ہیں	مونث	امیر	نظر تمنے گھونگھٹ اُٹھا کر جو کی	عروس بہار اور شرما گئی
عروض[4]	"	۱۰۷۶	بفتح اول وضم دوم علم شعر کا نام ہی بضم اول غلط ہے	مذکر	"	تفکر اتیاز جان جاناں میں کیا حد کا	عروضا تبک نہ آیا ہاتھ اس بیت مقعد کا
عریضہ	"	۱۰۸۵	خط ۔ عرضی وہ تحریر جو چھوٹے کیطرف سے بڑے کے نام ہو	"	آتش	اُس شوخ باں کو جب لکھا عریضہ شوق کا	اسقدر لوٹا ہما اُسے کبوتر بنگیا
عزا[5]	"	۷۸	ماتم ۔ ماتم پرسی ۔	مونث	جلال	تمھاری بال پریشاں ہیں جنکے ماتم میں	غم آج اُنکا ہی سوگ اُنکا ہی عزا اُنکی
عزادار	ف	۲۰۳	ماتمدار ۔ سوگوار	مذکر	جلیل	قافلے میں نہ بچا کوئی بجز عابد کے	ایک بیمار بہتر کا عزادار ہوا
عزت	ع	۲۷۷	غالب ہونا ۔ قوت غلبہ ۔ شدت ۔ فارسی والے حرمت آبرو ۔ شان کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں ۔	مونث	رند	سن او گل بہت منہ نہ چڑھ یار کے	یہ تھوڑی سی عزت اُتر جائیگی

[1] (میر) خدا ہی خاجزوں کی عاجزی سنتا ہی محشر میں ۔ بڑی سرکار میں دربار میں یہ عذر چلتا ہی [2] بمعنی فاصلہ ۔ ظفر ۔ دور میں دل سے جو دیکھے تو وہ نزدیک ہی ۔ تجھ میں ہمیں ہی بتا ہر ایک عرصہ دور کا بمعنی زمانہ ۔ وقفہ ۔ اشتا (ناسخ) ۔ ہو گئی بالکل ہماری عمر غفلت میں بسر ۔ عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اک خواب تھا ۔

[3] (داغ) گر رسائی چاہتی ہی اور توانا فزون ۔ اے قضا ملجا کسی آ جکی ہوئی تقدیر سے ۔ اجکی ہوئی تقدیر ۔ فصیح ۔ جہاں نہیں لکھتے [4] لفظ عروض کا حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۴ پر ہے

[5] عزاخانہ لکھنو میں اُس مکان کو کہتے ہیں جہاں مرثیہ خوانی یا تعزیہ داری ہوتی ہے ۔

۱؎ حاشیہ نمبر ۱۴ متعلقہ صفحہ ۲۳۹ - **عروض** - بفتح اول و بضم دوم بمعنی عارض ہونا - اصطلاحًا ایک علم کا نام ہے - اسکا موجد **خلیل بن احمد** مکہ معظمہ کا رہنے والا تھا - چونکہ مکہ معظمہ کے ناموں میں سے ایک نام عروض بھی ہے اسوجہ سے تبرکًا و تیمنًا یہ نام رکھا گیا اس علم میں شعر کے اوزان رکھے گئے ہیں - عروض میں اصلی بحریں کل اُنیس ۱۹ ہیں اُن میں سے بارہ بحریں اردو میں مستعمل ہیں لیکن زحافات و تغیرات کی وجہ سے اُن بارہ بحروں کی تحت میں کئی بحریں آتی ہیں تصریح اُن بحروں کی مختصرًا ذیل میں درج ہے -

نام بحر	زحافات سے اضافہ	ارکان (دو بار)	کسکا شعر ہے	شعر جو اس بحر میں ہے	
کامل	سالم مثمن ۱	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	آتش	مرے دل کو شوقِ فغاں نہیں مرے لب تک آتی دعا نہیں	وہ دہن ہوں جس میں زباں نہیں وہ جرس ہوں جس میں صدا نہیں
ہزج	سالم مثمن ۱	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	امیر	کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں	جو جل اُٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
	۲	مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن	بحر	آشفتہ طبیعت کے آثار نہیں چھپتے	آزارِ محبت کے بیمار نہیں چھپتے
	۳	مفعولُ مفاعیل مفاعیل فعولن	اسیر	آنکھ اُسکی پھرے مجھ سے یہ باور نہیں آتا	کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہیں آتا
	۴	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	جلیل	گھٹا اُٹھی صبا چلی چمن کھلا بہار ہے	نشاط ہے سرور ہے نگار ہمکنار ہے
	شش رکنی ۵	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	ناسخ	زبس واژوں ہے اپنا کوکب بخت	زمیں اوپر ہے نیچے آسماں ہے
	۶	مفعول مفاعلُن فعولن	امیر	دل ہی نہ رہا امید کیسی	جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی
رمل	مثمن ۱	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	ذوق	خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھی گیسو بڑھے	حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے
	۲	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	آتش	یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا	رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا
	۳	فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن	امیر	جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیوں چرائی	وہی تیر کیوں نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
	شش رکنی مسدس ۴	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	״	ہاتھ طوق گردن مینا کئے	میکدے میں ہم مزے لوٹا کئے
	۵	فاعلاتن فعلاتن فعلن	امیر	چاندنی میں جو وہ آجاتا ہے	چاند کو داغ لگا جاتا ہے
سریع	مسدس ۱	مفتعلن مفتعلن فاعلن	وزیر	بیٹھے بٹھائے تمہیں کیا ہو گیا	اُٹھ کے چلے حشر بپا ہو گیا
منسرح	مثمن ۱	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	آتش	قافلۂ سخت دل اتنکو نہیں ہے یوں رواں	کرتے ہیں جیسے سفر اہل فرنگ آب میں
خفیف	مسدس ۱	فاعلاتن مفاعلن فعلن	امیر	کام جاں حسب مدعا نہ ہوا	دل بسا تو نگر حنا نہ ہوا
مضارع	مثمن ۱	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	״	آنکھ اُسکو کھولنی بھی دشوار ہو گئی ہے	چلئے چمن میں نرگس بیمار ہو گئی ہے
	۲	مفعول فاعلات مفاعیلُ فاعلن	داغ	کیا کیا فریب دل کو دیئے اضطراب میں	اُنکی طرف سے آپ لکھے خط جواب میں
مقتضب	مثمن ۱	فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن	غالب	غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہمنے اپنا دل	خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا
مجتث	مثمن ۱	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	امیر	گذشتہ خاک نشینوں کی یادگار ہوں میں	مٹا ہوا سا نشان سر مزار ہوں میں
متقارب[۱]	مثمن ۱	فعولن فعولن فعولن فعولن	״	ادھر بھی کرم اے نسیم بہاری	ترستا ہے پھولوں کو مدفن کسی کا
	۲	فعولن فعولن فعولن فعول	میر حسن	نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک	تری ذات ہے وحدہ لا شریک
	۳	فعلن فعولن فعلن فعولن	آتش	زنار ڈالا تسبیح پھینکی	عشق صنم میں اللہ بھولا
	۴	فعلن فعلن فعلن فاع	جلیل	وہ آنکھیں چشم بددور	رہتی ہیں مستی سے چور

۱؎ اس بحر کو تقارب بھی کہتے ہیں -

بحر	قسم	نمبر	ارکان	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
	شانزدہ رکنی	۵	فعولن[۱] فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن	ذوق	یہ کشتوں کا ہیں ڈھنگ کہ یاں تیغ ہی کہاں تیغ سخن تو کی تدبیر کوئی	اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ کھدے تو رکھتی ہے بس اس میاں دہ سخن تو
		۶	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	آفاق[۲]	ملا ہے سجدے کو آج وہ در وہ داغ اپنا ہے آسماں تک	جھک گیا اختر مقدر نصیب جاگا مری جبیں کا
		۷	فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن	قدر بلگرامی	کب تک سہے گا تیری جفا دل نالش کریگا وہ جبر اول	ٹھہر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار اپنا خالق ہے عادل
متدارک	مثمن	۱	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	جلیل	خواجۂ دو جہان مرحبا مرحبا	شافع عاصیاں مرحبا مرحبا
		۲	فاعلن فاعلن فاعلن فع	بحر	ہر طرف مجمع عاشقاں ہے	تیرے دم کا یہ سارا سماں ہے
		۳	فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن	ظفر	مرا سینہ و دل مرا جان و جگر	تری تیر نظر کا نشانہ رہا
		۴	فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن	رند	گذرے جب دم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گذری
	شانزدہ رکنی	۵	فاعلن فاعلن فاعلن فع فاعلن فاعلن فاعلن فع	مرثیہ	شاہ خیمہ میں جا کر پکارے کہ آج رخصت ہے میر جہاں سے	یا اللہ سر پر تمہارے کہ آج رخصت ہے میری جہاں سے
		۶	فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن	جلیل	گلشن پھولا بلبل چہکی چھائے بادل آیا ساقی	جام و مینا نقل و صہبا کیا کیا سامان لایا ساقی
		۷	فعْلن فعْلن فع فعلن فعلن فعلن فع	نوح	صبر بڑا دشوار طلب جاہ بڑی تاخیر پسند	آتے آتے آتا ہے ہوتے ہوتے ہوتی ہے
		۸	فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن	جلیل	ترے در پہ کھڑا ہے غمیں شہ و عرب بے حال ترا ایک گدا	کہیں دور ہو سلسلۂ رنج و الم کہیں درد جگر کو شفا ہو مجھے
رجز	مثمن	۱	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	ناسخ	ناسخ ہے نقش کوہ میں یہ مشق تصور اس قدر	جس سمت کرتا ہوں نظر دلدار آتا ہے نظر
		۲	مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن	طالب دہلوی	عشق میں جو تیز رہا مرغ سحر خیز ہوا	چشم سے خونریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا
		۳	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	بحر	واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت آ کے چلا	پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بیقرار کا

ان بحروں میں تغیرات بھی ہوتے ہیں اور تغیرات کی وجہ سے اور بھی بحریں بڑھ جاتی ہیں۔ رباعی کے لیے اگرچہ بارہ بحریں مخصوص ہیں مگر رباعی کی اصلی بحر ایک ہی ہے جس میں بکثرت رباعیاں پائی جاتی ہیں (مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فع۔ عمر خیام کی رباعیاں اسی بحر میں ہیں

[۱] اکثر عروض داں حضرات اس بحر کو نہیں پسند کرتے۔

[۲] یعنی مؤلف کتاب ہذا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
عزرائیل	ع	۴۲۸	نام اُس فرشتہ کا جو روح قبض کرتا ہے۔	مذکر	آتش	دم نکلتا ہی نہیں ای حسرت دیدار یار	کاش عزرائیل ہی تیری سی صورت مانگتا
عزلت	”	۵۰۷	گوشہ۔ تنہائی۔	مونث	امیر	سایۂ پردۂ توحید ہے عُزلت میری	پردہ اُٹھ جاے اگر جامہ سے باہر میں ہوں
عزم	”	۱۱۷	قصد۔ ارادہ	مذکر	انیس	مانند عزم معرکہ آراے رزم تھا	گھوڑے سے شاہ دیں کو گرادوں یہ عزم تھا
عزیمت	”	۵۲۷	قصد۔ ارادہ۔ افسوں۔ منتر۔ ہر معنی میں مونث ہے۔	مونث	مشہدی	لشکای ساربان دل نالان بجای زنگ	عشاق کو ہوئی ہے عزیمت حجاز کی
عُسرت	”	۷۳۰	تنگی۔ تنگدستی۔ مفلسی۔ افلاس دشواری	”	امیر	تیرے ہاتھوں ہوئی افلاس کی مٹی برباد	رخصت اس ملک سے عُسرت ہوئی عشرت آئی
عَسَس	”	۱۹۲	کوتوال	مذکر	رضا	بنت العنب کے عشق میں میخانے سے الگ	قاضی کہیں پڑا ہے کہیں ہے عسس پڑا
عسل	”	۱۶۰	بفتح اول و دوم شہد۔	”	آتش	مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا
عشرت	”	۹۷۰	فرحت آرام۔ خوش دلی۔	مونث	امیر	تیرے ہاتھوں ہوئی افلاس کی مٹی برباد	رخصت اس ملک سے عُسرت ہوئی عشرت آئی
عشرہ[۱]	”	۵۷۵	مہینے کا دسواں دن۔	مذکر	تسلیم	ملکے غیروں سے گلے ذبح کریں گے مجکو	عید قرباں کہیں ہوگی کہیں عشرہ[۲] ہوگا
عشق	”	۴۷۰	کسی سے بیحد محبت کرنا۔	”	امیر	حسن کرتا ہے سنگ کو پانی	عشق پانی کو سنگ کرتا ہے
عشق اللہ	”	۵۳۶	آزاد فقیروں کا سلام	”	حسرت	ہوئے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہیں	حرم کے رہنے والو تمسے عشق اللہ کرتے ہیں
عشق پیچاں / عشق پیچہ	”	”	ایک پھول ہے اسکا پیڑ لتر دار ہوتا ہے جسمیں سرخ و سفید پھول ہوتے ہیں عربی میں لبلاب کہتے ہیں۔	”	انشا	جنگل کو یہ کام جو خوش آیا	جھاڑوں پر عشق پیچہ چھایا
عشوہ	”	۲۸۱	معشوق کی وہ حرکت جو عاشق کو فریفتہ کرے۔	”	جان صاحب	اے دُوا تجکو مبارک رہے نخرا تیرا	غمزہ بھاتا ہے ترا مجکو نہ عشوہ تیرا
عصا	”	۱۶۱	لاٹھی۔ چھڑی۔	”	امیر	زور بازوی جواں ہی آسرا ہے پیر کا	دیکھ لو دست کماں میں بھی عصا ہے تیر کا
عصر	”	۳۶۰	زمانہ۔ روزگار۔ دن کا اخیر حصہ اسوجہ سے نماز عصر کو عصر کہتے ہیں۔				
عُصفور	”	۴۴۶	بضم اول صحیح ہے و بالفتح غلط ہے کنجشک۔	”	انیس	گھبرا کے خود اجل کے شکنجے میں آگیا	عصفور شاہ باز کے پنجے میں آگیا
عصمت	”	۶۰۰	پاکدامنی۔ گناہ سے بچنا پارسائی۔ پرہیزگاری۔	مونث	امیر	کہتے ہیں وصل میں بگڑی تو نہ خلوت ہوگی	ساتھ کھیلی ہوئی ہمدم میری عصمت ہوگی

[۱] عشرۂ مبشرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دس صحابی جنکو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی۔ وہ دس حضرات یہ ہیں (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان ذو النورین (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ (۵) حضرت زبیر رض (۶) حضرت طلحہ رض (۷) حضرت سعد رض (۸) حضرت سعید رض (۹) حضرت ابوعبیدہ (۱۰) حضرت عبدالرحمن رض یہ دس اصحاب عشرۂ مبشرہ کہے جاتے ہیں۔

[۲] اس عشرہ سے مراد عشرہ محرم سے ہے۔

عصیاں	ع	۲۲۱	گناہ۔ نافرمانی۔	مذکر	امیر	شوق سے لکھیں فرشتے میرے عصیاں تابدن	ایک رحمت اُسکی ہے اِس ساری دفتر کا جواب
عضو	ع	۸۷۶	بدن کا ٹکڑا۔ بدن کا کوئی جزو	مذکر	انیس	خود حسن نے منہ آن کے قدموں پہ ملا تھا	ہر عضو بدن نور کے سانچے میں ڈھلا تھا
عطا	″	۸۰	بخشش۔ سخاوت۔ فیض	مونث	جلیل	پاکے میں ساقی کوثر کو یہ کرتا ہوں سوال	اے عطا پاش اُدھر بھی ہو عطا تھوڑی سی
عطر	″	۲۷۹	خوشبو۔ جوہر خوشبودار چیزوں کا	مذکر	رند	یوسف بسائے پیرہن اپنا یقین ہے	او گل کھنچے جو عطر ترے باسی ہار کا
عطش	″	۳۷۹	پیاس۔ تشنگی۔	مونث	دبیر	دو وقت ملتے اور غضب کی عطش ہوئی	اماں سے پوچھیے کہ کئی بار غش ہوئی
عظمت	″	۱۴۱۰	بزرگی۔	″	تسلیم	کہیں شوکت ہے شان انبیا کی	کہیں عظمت ہے ذکر اولیا کی
عفو	″	۱۵۶	معاف کرنا۔ خطا بخشنا۔ درگزر کرنا۔	مذکر	جلیل	کریم کے جو کرم کا ظہور ہوتا ہے	خطا سے پہلے ہی عفو قصور ہوتا ہے
عفونت	″	۶۰۶	بدبو۔ سڑاہند۔	مونث	حالی	ہوا لبلبے کچھ اُٹھانے لگی	عفونت وہ پانی سے جانے لگی
عقاب	″	۱۷۳	نام مرغ شکاری۔ مجازاً اسپ	مذکر	مونس	خادم کو صدا دی کہ عقاب آئے ہمارا	ہاں ابرش خورشید رکاب آئے ہمارا
عقبیٰ	″	۱۸۲	آخرت	مونث	داغ	تعریف نے کوثر کی مجھے خوب پلائی	کیا بات ہے واعظ تری عقبیٰ کا بھلا ہو
				″	قلق	باپ ماں کا کہا یہ ٹالیں گی	اپنی عقبیٰ کو میٹ ڈالیں گی
عقد[1]	″	۱۷۹	لڑی۔ موتی کا ہار۔ نکاح۔[2]	مذکر	بحر	کوبکو بکنے لگیں جب قتیاں[5] انگور کی	پانی پانی دُرج میں عقد لآلی ہوگیا
عقدہ	″	۱۷۹	مشکل بات[3]۔ بھید۔ پیچیدہ مسئلہ۔	″	وزیر	گلا کاٹو نہیں ہے ہاتھ سے دست قاتل	مرے ناخن سے حل ہو جائے عقدہ میری مشکل کا
			گرہ[4]۔ گتھی۔ پھندا	″	آتش	دل کو اُلجھایا گرہ پڑنے نے زلف یار کی	دانہ کا دھوکا مجھے دیتا ہے عقدہ دام کا
عقرب	ع	۳۷۲	بالفتح بچھو۔ آسمان کے ایک برج کا نام۔	″	″	ایذا جو ہو اُس خال و گیسو سے تعجب ہے	وہ افعی بے دنداں ہے نیش یہ عقرب تھا
عقل	″	۲۰۰	بفتح اول۔ سمجھ۔ دانائی۔ فہم۔ ادراک۔ بُدھی۔	مونث	ظفر	ظفر کو منزل مقصود پر تقدیر لے پہنچی	کدھر بہکی ہوئی سی عقل بے تدبیر پھرتی ہے
عقیدت	″	۵۸۴	کسی امر کو صحیح اور حق جان کر اسپر دل جمانا۔ اعتقاد۔ دھرم۔	″	امیر	عقیدت جب ہوئی پوری تو کیسی بُعد دوری	رخ محبوب دل میں جلوہ آرا ہو ہی جاتا ہے
عقیدہ	″	۱۸۹	دل کا بھروسا۔ مذہب کے اصول۔ اعتقاد۔ جو بات دلمیں قائم ہو چکی ہو	مذکر	داغ	ہوا ہے جب سے شہرہ اُس عدو دین و ایماں کا	کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلماں کا
عقیق	″	۲۸۰	ایک سُرخ پتھر کا نام ہے جو اکثر سفید بھی ہوتا ہے۔	″	امیر	سارا جہان نام کے پیچھے تباہ ہے	انسان کیا عقیق یمن سے نکل گیا
عقیمہ	″	۲۲۵	بانجھ عورت	مونث	″	کیوں نہیں بھاتی عدو کو میری نظم طبع زاد	دوست رکھتی ہے عقیمہ غیر کی اولاد کو
عکس	″	۱۴۰	پرتو۔ پرچھائیں۔ سایہ	مذکر	رضا	آئینہ حیرت سے اندھا ہوگیا	پڑ گیا جب عکس روئے یار کا
علاج	″	۱۰۴	بیمار کی دوا۔ علاج۔ معالجہ۔ چارہ کاری۔ تدبیر	″	ناسخ	جز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج	سو آپ روز کرتے ہیں دو چار کا علاج

[1] بالفتح بمعنی بیان و بالکسر گردن بند۔ ہار۔ رشتہ مروارید۔ عقود۔ جمع ہے۔ [2] نکاح۔ (قلق) کہ کسی غیر مرد کے ہمراہ۔ عقد ٹھہرا ہے آپکا اے ماہ۔ [3] پیچیدہ مسئلہ یا مشکل بات سمجھ لینا (مصحفی) مدت سے ہمیں فکر تھی اثبات دہن کی۔ عقدہ یہ ہوا جنبش لب سے ترے حل آج۔ [4] گرہ (مضمون) ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے دل میں۔ کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب مجھے۔ [5] (رفتی) ت صندوقچہ۔ انگور کی پٹاری۔ نور اللغات۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
علاقہ	ع	۲۰۶	بالفتح و بالکسر دونوں طرح جائز ہے۔ تعلق لگاؤ۔ ربط ضبط۔	مذکر	انیس	راحت سے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا	فاقہ جو کرونگی تو فاقہ مجھے ہوگا
.	.	.	تعلق۔ مطلب سروکار۔	"	آتش	دونوں سے علاقہ نہ رہا چاہئے تجکو	جنت کے نہ دوزخ کے ہو وارے قیامت
.	.	.	جاگیر۔ گاؤں۔ جائداد۔ زمینداری	"	صبا	دشت وحشت کا علاقہ مجھے بہسال ہوا	داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا
علالت	ع	۵۳۱	بیماری۔ روگ۔	مونث	فائز	سر جو پھرتا ہے عجب سرخفی ہیں آئیں	یعنے آج آپ کے قربان علالت ہوگی
علامت	"	۵۴۱	نشان۔ پتہ۔ پہچان۔ آثار۔ علامات جمع ہے	"	"	شب کی روا روی ہے علامت سحر کی ہے	ہمکو لحد کی فکر انھیں یاد گھر کی ہے
علم	"	۱۴۰	واقفیت۔	مذکر	منیر	دیوانوں کو نہیں خبر دوزخ و بہشت	اللہ کو ہے علم ہمارے مآل کا
.	.	.	ہنر۔ کسی خاص فن کی اہمیت	"	آتش	بعد فنا رہیگا علم اپنا اپنے ہمراہ	مضمون مردہ ہمکو ہاتھ آئیگا کفن میں
عَلَم	"	۱۴۰	نشان فوج۔ جھنڈا۔	"	انیس	غل تھا کہ جہاں میں علم ایسا نہیں دیکھا	زرریز ہے پنجہ کرم ایسا نہیں دیکھا
علو	"	۱۰۶	بلندی۔ عزت۔ مرتبت۔	"	غالب	بادشہ کا نام لیتا ہے خطیب	اب علو پایۂ منبر کھلا
عِماد	"	۱۱۵	بکسر کھمبا۔ ستون۔ مکان کی اونچی دیواریں۔ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں کے لیئے آتا ہے۔	"	مومن	کیا ہوئیں وہ بلند دیواریں	کیا ہوئے وہ عماد طولانی
عِمارت	"	۷۱۱	بکسر مکان۔ گھر۔ تعمیر شدہ مکان۔ آبادی۔	مونث	آتش	خانہ خراب نالوں کی بل بے شرارتیں	بہتی ہیں پانی ہو ہو کے سنگیں عمارتیں
عماری	"	۳۲۱	ہودج سایہ دار جو ہاتھی پر کستے ہیں اونٹ پر کسنے کا محمل۔ مُردے کا تابوت۔	"	منیر	جب خواصی میں رقیب عیش کی زن دنگی	برج عقرب اے قمر تیری عماری ہوگئی
عمامہ	"	۱۵۶	پگڑی ایک قسم کی۔	مذکر	مونس	معراج میں نبی نے جو پہنا وہ جامہ تھا	خاکستری عبا تھی گلابی عمامہ تھا
عمر[1]	"	۳۱۰	زندگی۔ مدت سن۔ جمع اعمار	مونث	امیر	بڑی بیوفا عمر رفتہ تھی ہائے	مسافر کو رستے میں لٹوا گئی
عمل[2]	"	۱۴۰	فعل۔ کام۔ جمع اعمال	مذکر	مصحفی	کل شیخ کوے یار میں ہونچا گیا مجھے	ہاں یہ عمل تو اس سے ہوا ہے ثواب کا
.	.	.	ورد۔ وظیفہ۔ دعا تعویذ	"	امیر	یاد آئی جہاں زلف نہیں شگفتہ الجھن	اچھا یہ عمل ہاتھ لگا رد بلا کا
.	.	.	قبضہ۔ دخل۔	"	حالی	بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا	بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا
عمو	ع	۱۱۶	چچا۔ باپ کا بھائی۔	"	مونس	رشتہ ہے مجھے اس سے جو ہے احمد مختار	عمو ہے مرا شاہ نجف حیدر کرار
عُنّاب	"	۱۲۳	ولایتی بیر جو مشہور دوا ہے۔	"	ناسخ	سبزۂ خط نے یہ بدلا ہے لب جاناں کا رنگ	پیشتر زیں عناب تھا اندنوں وہ پستہ ہے
عِناد	"	۱۲۵	بکسر دشمنی۔ بیر	"	قلق	تم ذرا دیکھو اس بہن کا عناد	گھر ہی آخر مرا کیا برباد
عِنان	"	۱۷۱	بکسر لگام۔ باگ۔	مونث	مونس	جس شخص نے گھوڑے کی عنان کو پھرائی	وہ تیغ دو دم خون میں اسی بھر کے پھر آئی

[1] (بحر) حشر میں بھی وعدہ فردا ادا ہوا نہو۔ عمر تو آخر ہوئی اپنی تری تاخیر میں۔ [2] عمل۔ پچکاری شافہ کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ (جانصاحب) دو رہو یرقان نرگس کا بنفشہ کا بخار ایک کو تو عمل دو ایک کو جلاب اب۔

عنایات[۱]	ع	۵۳۲	عنایتیں۔ زیادہ دیا۔ عنایت کی جمع	مونث	رند	کیا پوچھتے ہو حال بہر حال شکر ہے	کافی ہے میرے حق میں عنایات آپکی
عنایت	//	۵۳۱	مہربانی۔ توجہ۔ نظر لطف۔ دیا۔	//	جلال	چپکے ہو رہنا گلہ سنکے ہے عادت اُنکی	اور دے بیٹھیں جو گالی تو عنایت اُنکی
عنبر	//	۳۲۲	نام ایک خوشبو کا ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔	مذکر	سخن	ہے تری زلف میں کافر عجب انداز کی بو	مشک پہونچا نہ جسے عنبر سارا پہونچا
عندلیب[۲]	//	۱۶۶	بلبل ہزار داستاں۔ بفتح اول صحیح ہے اور بالکسر غلط ہے۔	مونث	سودا	ظالم اگر تو گل کا گریباں ہوا ہے چاک	اک عندلیب گر اجل[۳] بے بہی سے مر گئی
عنصر	//	۲۱۰	بضم اول وسیوم ونیز بفتح سیوم۔ اصل بنیاد۔ پانی آگ ہوا مٹی میں سے ہر ایک کو عنصر کہتے ہیں۔	مذکر	رشک	دانتوں میں یاقوت لب گوہر ہو نٹھوں میں	رنگتیں کیا کیا دکھاتا ہے یہ عنصر خاک کا
عنقا	//	۲۲۱	بالفتح صحیح ہے۔ بالضم غلط ہے۔ ایک فرضی پرند ہے جسکو شعرا نے فرض کر لیا ہے۔ ہر نایاب چیز کو کہتے ہیں۔	//	آتش	اُس ہمای اوج کا عنقا مقابل ہو گیا	حق جو کچھ تھا حق۔ جو باطل تھا وہ باطل ہو گیا
عنوان	//	۱۷۷	تمہید۔ دیباچہ۔ مطلب کی سرخی۔	//	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمیں پہلے وہ جس عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
۰	۰	۰	وجہ۔ سبب۔ طور ڈھنگ۔ سبیل طرح۔	//	داغ	غیر کا شکوہ بھی ہوتا ہے تو کس لطف کے ساتھ	اُنسے تعریف کا عنوان کہاں جاتا ہے
۰	۰	۰	ابتدا ہر چیز کی۔	//	ناظم	دم تحریر مناسب ہے کروں ضبط سرشک	ورنہ آغشتہ بخوں نامہ کا عنوان ہو گا
عود[۴]	ع	۸۰	بالفتح لوٹنا۔ پھرنا۔ بازگشت۔	//	منیر	دنیا کو شانِ جلوۂ یوسف دکھائیگا	عودِ شباب ہو کبھی اس پیر زال کا
عُود[۵]	//	//	بالضم اگر ایک لکڑی ہے جو جلانے پر خوشبو دیتی ہے اور پانی میں ڈوب جاتی ہے	//	جرات	مری مرنے پہ ای یار نہ کیونکر دل جلی میرا	جہاں ہو بزم ماتم واں مقرر عود جلتا ہے
عُور	//	۲۷۶	بضم وبواو معروف ننگا جسکے جسم پر کپڑا نہو۔	//	رضا	الفت لیلی کا پردہ کسطرح ہوتا نہ فاش	بے کفن گاڑی گئی تھی لاش قیس عُور کی
				//	رند	عُور آتا ہے عدم سے جو ادھر آتا ہے	ننگوں کی شہر عدم میں کوئی بستی ہو گی
عورت[۶]	//	۷۷۶	وہ چیز جسکے دیکھنے سے شرم آئے۔ ناف سے ٹخنہ تک جسم انسانی کا حصہ۔ زن۔	مونث	ظریف	گرد بڑ مسافروں کی بھی اک یادگار تھی	عورت پہ مرد مرد پہ عورت نثار تھی

۱؎ جسطرح بلبل مختلف فیہ ہے اسیطرح لفظ عندلیب بھی مختلف فیہ ہے پہلے اسیر مرحوم نے مذکر اور رند نے مونث لکھا ہے۔ (اسیر) طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر۔ ہر چمن میں عندلیب خوش بیاں۔ ۲؎ رہتا نہیں (رند) ہے کوئی دن سے گھات میں صیاد۔ عندلیب آجکل میں پھنستی ہے۔ ۳؎ شعرائے حال اس ترکیب بندش کو متروک سمجھتے ہیں۔ ۴؎ (مصرع رشک) پھر سنبلانے عود کیا باگ موڑ کے۔ ۵؎ ایک قسم کی بلی جسکا صحیح تلفظ اود ہے۔ اود ایک جانور ہے جسکو اود بلاؤ کہتے ہیں۔ یہ پانی میں ڈوب کر مچھلیاں پکڑ لاتا اور کھاتا ہے۔

۶؎ جورو۔ بیوی کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے ہماری عورت۔ ستر عورت۔ اُس حصہ جسم کو کہتے ہیں جسکے کھلنے سے شرم معلوم ہو۔ (ذوق) مرد معذور ہے گر ترک ہو ستر عورت اب اس قاعدے سے کہ عربی کے الفاظ جمع کو جمع مذکر بولتے ہیں اسکو بھی بولنا چاہیئے۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
عوض	ع	۸۷۲	بدلا ۔ معاوضہ ۔	مذکر	نوح	وہ کیوں مجکو اے نوح دم دے رہے ہیں	یہ کیا میرے دل کا عوض مل رہا ہے
عوعو	″	۱۵۲	آواز سگ ۔ کتّے کی آواز	مونث	مونس	او کلب یہ عوعو تری کب مانتے ہیں ہم	ننکے سے بھی اس گرز کو کم جانتے ہیں ہم
عہد	″	۷۹	زمانہ وقت	مذکر	تعشق	گر پڑے آنسو عروج ماہ کامل دیکھکر	میری نظروں میں ترا عہد جوانی پھر گیا
•	•	•	وعدہ ۔ پیمان ۔ قرار ۔ قول ۔	″	ناظم	بسکہ بودا تھا تیرا عہد وفا	گو بندھا پر نہ استوار ہوا
عُہدہ	ع	۸۴	منصب ۔ درجہ ۔ مرتبہ	″	ناسخ	ہوے آخر ندجی بھی مبتلا اُس طفل گلرو پہ	دیا کسنے بھلا گلچیں کو عہدہ باغبانی کا
عیادت	″	۴۸۵	بیمار پرسی ۔ بیمار کو دیکھنے جانا ۔	مونث	″	باغ عالم میں کہاں ہے کوئی مجھ سا جمدل	روز کرتا ہوں عیادت نرگس بیمار کی
عیار	″	۲۸۱	کسوٹی ۔ کھرے کھوٹے کی پرکھ پہچان ۔	مذکر	غالب	سکۂ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
″	″	″	بہت حرکت کرنیوالا ۔ فارسی والوں نے بمعنی چالاک و ہوشیار استعمال کیا ہے ۔	″	جلال	تیری دزدیدہ نظر سا کوئی عیار نہ تھا	آنکھ ملتے ہی مرے بر میں دل زار نہ تھا
عیب[1]	″	۸۴	نقص ۔ برائی ۔ خرابی ۔	″	اسیر	دور کرتی ہے ہماری طبع عالی نقص بیت	صنعت معمار سے عیب مکان رہتا نہیں
•	•	•	تہمت ۔ الزام ۔ اتہام	″	نواب مرزا شوق	دن بھر ایک ایک منہ کو تکتا تھا	بات کرنے میں عیب لگتا تھا
عید[2]	″	۸۴	مسلمانوں کی خوشی کا دن مجازاً غرہ شوال ۔ چونکہ ہر سال عود کرتی ہے اسوجہ سے عید کہلائی ۔	مونث	جلیل	پئے نظارۂ دربار ۔ اپنے جہرے سے	مہ صیام کا پردہ اُٹھا کے عید آئی
عیش	″	۳۸۰	بآرام زندگی بسر کرنا ۔ فارسی والوں نے[3] بمعنے خوشی و نشاط بھی استعمال کیا ہے ۔	مذکر	صبا	بزم جہاں سے عیش ہمارا اُٹھا لیا	کیا قہر ہے ہمیں بھی خدایا اُٹھا لیا
عینک[4]	ف	۱۵۰	آنکھ کا چشمہ ۔	مونث	اسیر	اے طفل دیکھتا ہے تری رُخ کو پیر چرخ	عینک لگا لگا کے مہ و آفتاب کی

[1] (اسیر) دور کرتی ہے ہماری طبع عالی نقص بیت ۔ صنعت معمار سے عیب مکان رہتا نہیں ۔

[2] (ذوق) سا دن میں دیا یوسہ شوال دکھائی ؛ برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی عید شجاع ۔ اس روز شیعہ بڑی خوشی کرتے ہیں و ربیع الاول کو حضرت عمر فاروق رض کی شہادت کی یادگار میں یہ سب یہ خوشی مناتے ہیں ۔ اگرچہ حضرت عمر رض کی شہادت ۲۶ ذی حجہ ہے مگر عراق میں آپ کی شہادت کی خبر ۹ ربیع الاول کو پہونچی ۔ آپ کے قاتل کا نام ابو لولو تھا اور اسکا لقب بابا شجاع تھا اسی مناسبت سے اس عید کا نام "عید شجاع" رکھا ہے ۔ (رشک) وہ ساتھ غیر کے کرتا ہے اب تو عید شجاع ۔ ہمارے آگے محرم کی ہے نویں تاریخ ۔

[3] (سالک) یوں ہی دل غم سے اگر ہجر میں خوگر ہوگا ۔ وصل میں عیش مجھے خاک میسر ہوگا [4] (سحر) چڑھا نشہ کی عینک دیکھ واعظ ۔ ابھی دونوں جہاں کی دید ہوجائے (شعور) نشہ مے کی جب چڑھی عینک ۔ خوب حل مطلب کتاب ہوئے ۔ (امیر) ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی ۔

باب غین معجمہ

غار	ع	۱۲۰۱	گڑھا۔ پہاڑ کی کھوہ۔	مذکر	بحر	جنکا کہ پاس تھا مجھے دل اُنسے ہٹ گیا	سینے کا غار گرد کدورت سے پٹ گیا
غازہ	″	۱۰۱۳	اُبٹن ایک قسم کی سرخی ہوتی ہے جو عورتیں زینت کی غرض سے منہ پر ملتی ہیں۔	″	امیر	اللہ رے انقلاب جہانِ پلید کا	خونِ حسینؑ غازہ ہے روئے یزید کا
غازی [ا]	″	۱۰۱۸	کافروں سے لڑنیوالا۔ کافروں کو قتل کرنے والا۔	″	انیس	لشکر میں غُل تھا کہ وہ غازی نظر آیا	دیں پرور و ابرار و نمازی نظر آیا
غاشیہ	″	۱۳۱۶	مجازاً وہ کپڑا جو چارجامہ کے اوپر ڈالتے ہیں۔ (زین پوش)	″	منیر	اک نور سے ہر چار طرف دشت بھرا ہے	اور حسن سے خود غاشیہ کاندھے پہ دھرا ہے
غایت	″	۱۴۱۱	غرض۔ مطلب۔ انتہا۔ انجام	مونث	سالک	جور و ستم کی اُنکے جو غایت نہیں رہی	یاں بھی مری وفا کی نہایت نہیں رہی
غبار	″	۱۲۰۳	گرد۔ دھول۔ گرد ملی ہوئی ہوا۔	مذکر	امیر	روئے قاتل زرد ہوجائے نہ کیونکر خوف سے	سرخ آندھی ہے غبار اپنی شہادت گاہ کا
	۰	۰	رنج۔ کدورت۔ ملال۔	″	آتش	ناقص ہے دوستداری میں کامل نہیں ہے تو	دشمن سے بھی غبار اگر دل میں رہ گیا
غُبارہ [۲]	″	۱۲۰۸	بضم اول و فتح چہارم ایک قسم کی آتشبازی جو باریک کاغذ کا تھیلا بناتے ہیں، اور تیل کا بھیگا ہوا گیند جلا کر اُڑاتے ہیں۔	″	بحر	سوزِ دل بعد فنا بھی آشکارا ہوگیا	جب غبار اُٹھا ہمارا اِک غبارا ہوگیا
غذا	″	۱۷۰۹	جس سے بدن کی پرورش ہو۔ مجازاً کھانا۔	مونث	انیس	عابد پہ یہ فرض ہے نمازی یہ چڑھائی	مہمانوں نے دو دن سے غذا بھی نہیں پائی
غَرارہ	″	۱۴۰۶ / ۲۴۰۵	حلق تک پانی پہنچا کر کلی کرنا۔	مذکر	آتش	شراب خلد کی خاطر دہن ہے رکھنا صاف	وضو میں ورنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا
غربت	″	۱۶۰۲	مسافرت۔ سفر۔ پردیس۔	مونث	فایز	بیاباں کے بسانے کو کوئی دیوانہ نکلا ہے	وطن برائے پری رواج کیا غربت برستی ہے
غرض	″	۲۰۰۰	مطلب۔ مقصد۔ خواہش۔ حاجت۔	″	مونس	لیکن غرض کسیکی معطل نہ ہوتی تھی	مشکل کوئی بغیر علیؑ حل نہ ہوتی تھی
غُرفہ	″	۱۲۸۵	بضم اول و فتح سیوم کھڑکی۔ دریچہ۔ جھروکا۔	مذکر	منیر	وہ بے پروا ہے ہرگز خانۂ دل کے نہ جھانکیگا	عبث غرفہ کھلا ہے ای جنوں چاک گریباں کا
غروب	″	۱۲۰۸	چاند سورج کا چھپنا۔ ڈوبنا۔	″	مصحفی	اب بھر ہوا ہے شوق اُنھیں گلگوں نقاب کا	نزدیک ہے شفق میں غروب آفتاب کا
غرور	″	۱۴۰۶	گھمنڈ۔ تکبر۔ خودی۔	″	امیر	شاہوں سے پوچھتی ہے یہ خاک عاجزی	کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا
غرّہ	″	۱۲۰۵	غرور۔ گھمنڈ۔	″	رند	غرہ مٹ جاتا ہے راہِ عشق میں مغرور کا	ٹھوکریں کھاتا ہے یاں سر قیصر و فغفور کا

[ا] کنایۃً گھوڑے کو غازی مرد کہتے ہیں۔ غازی میاں سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سید سالار مسعود غازیؒ کا خطاب۔ آپنے سنہ ۴۲۳ھ میں بمقام بہرایچ انتقال کیا اور وہیں مدفون ہیں۔ غازی میاں دم مدار حضرت شاہ مدار صاحب کو کہتے ہیں آپنے سنہ ۸۳۲ھ میں انتقال فرمایا اور قصبہ مکن پور میں دفن ہیں مکن پور کے فقرا علی العموم آپکو دم مدار کہا کرتے ہیں۔ [۲] بحر ہی نے بتشدید دوم بھی لکھا ہے۔ ع اُڑیگا گنبدِ افلاک بنکے غُبّارہ۔ جو میری آہ جہانسوز کا دھواں ہوگا۔ اب فصحا کی زبانوں پر بغیر تشدید کے ہے۔ رضا فرنگی محلی نے بھی بتشدید دوم لکھا ہے۔ ع فرقت میں نکلکر مری آنکھوں سے حضور۔ لطف دکھلاتے ہیں اُڑتے ہوئے غبّاروں کا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
غُرّہ	ع	۱۲۰۵	اول روز کا چاند۔ مجازاً پہلی تاریخ جیسے غُرّۂ شوال۔	مذکر	اسیر	عید ترک فاقہ مستی سے ہوئی ہمکو اسیر	مرگ کا دن ہو گیا غُرّہ مہِ شوال کا
•	ھ	•	ناغہ کرنا۔	″	″	فاقہ کش ہیں تری دیدار کے بھوکے کب سے	ای مہِ عید یہ اچھا نہیں غُرّہ تیرا
غزال	ع	۱۰۳۸	وہ ہرن کا بچہ جو دوڑنے لگا ہو	″	اسیر	وہ دیوانی ہیں آنکھوں کے ذرا ایما اگر کر دیں	نکالے شیر پر آنکھیں غزال اپنے بیاباں کا
غزل	″	۱۰۳۷	بفتح اول و دوم۔ وہ اشعار جنمیں عشق و حسن کی باتیں ہوں۔	مونث	صفدر	رفتہ رفتہ حضرتِ صفدر کہاں پہونچا کلام	آسمان پر کل غزل زہرہ نے گائی آپ کی
غسل	″	۱۰۹۰	بضم اول و سکونِ دوم نیز اول و دوم۔ نہانا۔ اشنان کرنا۔	مذکر	انیس	بیٹوں نے تو پایا بھی کفن آبِ رواں کا	اور باپ کو کیسا کفن اور غسل کہاں کا
				″	آتش	نہیں ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانے میں	ہمارے مردے کو درکار ہے غسل آب آہن کا
غش	″	۱۳۰۰	بفتح اول۔ بیہوش ہو جانا۔	″	انشا	جس دم کہ ترے محوِ تجلّی کو غش آیا	لوگوں نے کہا حضرتِ موسی کو غش آیا
غصہ	″	۱۰۹۵	بالضم خفگی۔ کرودھ	″	داغ	زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں	دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے
غضب	″	۱۰۸۲	قہر۔ غصہ۔ خفگی	″	مونس	تیور سے ہویدا ہے غضبِ ربِ صمد کا	گردش نہیں پتلی کی ٹہلنا ہے اسد کا
″	•	•	بلا مصیبت۔	″	جرات	یہ غضب بیٹھے بٹھائے تجھ پہ نازل کیا ہوا	اُٹھ گیا دنیا سے کیوں تو تجکو یہ دل کیا ہوا
″	•	•	حیرت و تعجب کے مقام پر بولتے ہیں	″	آتش	غضب خدا کا صنم تیری سرد مہری سے	نہ کر سکیگا گزند ایسی کر کے پالا ٹھنڈ
″	•	•	عجیب کام کرنا۔ اپنے یا دوسرے کے حق میں برائی کرنی۔	″	امیر	انصافِ جورِ یار خدا سے طلب کیا	تمنے بھی ای امیر بڑا ہی غضب کیا
غضنفر	″	۲۱۳۰	شیر۔ درندہ۔ مجازاً بہادر۔ شجاع	″	جلیل	رخصت ہوش ہوئی آمد عباس علیؑ	بزدلوں نے یہی جانا کہ غضنفر آیا
غفلت	″	۱۵۱۰	بالفتح بے خبری۔ بھول چوک۔ بیہوشی نیند۔ اونگھ۔	مونث	داغ	میں نہ کہتا تھا کہ لے لیجیے دل کھلتا ہے	دیکھیے آپکی غفلت ہے کہ غفلت میری
غُل[۱]	ف	۱۰۳۰	بالضم۔ شور و غوغا۔	مذکر	ظفر	کیا قفس فریاد میری وہ گل نازک دماغ	باغ میں غنچہ اگر چٹکے کے غل کیوں ہوا
غُل	ع	″	بالضم۔ طوق۔ گھنڈا۔	″	آباد	اُڑ گئی زنجیر ٹکڑے ہو کے بس غل ہو گیا	تیری طاقت کا بس اے دستِ جنوں غل ہو گیا
غلاف	″	۱۱۱۱	خول۔ اوپر کا پردہ۔	″	آتش	تیغ قاتل پہ اپنا خوں جم کر	مخمل سرخ کا غلاف ہوا
غلام	″	۱۰۴۳	نوکر۔ بندہ۔ ٹہلو۔ خدمتگار۔ زر خرید	″	امیر	وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلالؓ	ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا
غلبہ	″	۱۰۳۰۷	حملہ۔ زور۔ زیادتی۔ فتح۔ جیت	″	ناسخ	غفلتِ اہل جہاں تردامنی کی ہے دلیل	غلبہ ہوتا ہو رطوبت سے مقرر خواب کا
غُلغلہ	″	۲۰۶۵	بضم اول و سیوم۔ شور و غل۔	″	آتش	بہار آئی ہے دیوانے وجد کرتے ہیں	سرود کی ہے صدا غلغلہ سلاسل کا
غلو	″	۱۰۳۶	بالضم۔ شدت۔ بیحد اصرار۔ ہجوم۔ ہاتھ اونچا کرنا۔ کسی خیال میں بیحد اور بہت زیادہ مشغولیت۔ علم معانی کی اصطلاح میں مبالغہ کی ایک قسم یعنی وہ مبالغہ جو عقلاً اور عادتاً محال ہو۔	″	مومن	اک غلو ہوش پہ بیہوشی کا	عالم اک اپنی فراموشی کا

[۱] عربی میں بتشدید لام ہے مگر فارسیوں نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے۔

غلّہ	ف	۱۰۳۵	اناج۔	مذکر	اسیر	مینہ جو روز دن سمت دکھلائی وہ انہ خال کا	خوب بارش ہو تو پھر غلہ گراں رہتا نہیں
غُلّہ	”	”	گولی جو غلیل میں رکھکر پھینکتے ہیں	مذکر	ظریف	جو بازو وُہ نہیں سکت ہو کسی شکاری کے	کڑی غلیل کا غلہ بھی ٹھنڈی گولی ہے
غلیل	”	۱۰۷۰	تانت اور بانس کی بنی ہوئی ایک قسم کی کمان ہے۔	مونث	”	جو بازو وُہ نہیں سکت ہو کسی شکاری کے	کڑی غلیل کا غلہ بھی ٹھنڈی گولی ہے
غم	ع	۱۰۳۰	رنج۔ دکھ۔ ملال	مذکر	رضا	مبارکباد فرط رشک سے اغیار دیتے ہیں	دکھاوے کیلئے بھی وہ اگر کرتے ہیں غم میرا
غمخوار	ف	۱۰۴۷	ہمدرد۔ دکھ درد کا شریک	”	امیر	جب کہا اس سے شب غم کوئی غمخوار نہ تھا	درد نے اٹھ کے کہا کیا یہ گنہگار نہ تھا
غمزہ	ع	۱۰۵۲	ناز نخرہ۔ انداز معشوقانہ۔ چشم و ابرو سے اشارہ کرنا۔	مذکر	جلیل	ایک خنجر تو تری ہاتھ میں ہے او قاتل	دوسرا خنجر خونریز ہے غمزہ تیرا
غمگسار	ف	۱۳۲۱	دوست یار۔ غم دور کرنیوالا۔ غمخوار ہمدرد۔	مذکر	غالب	یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا
غنچہ	ف	۱۰۵۸	کلی۔ بے کھلا پھول۔	”	اسیر	چمن مقتل نظر آتا ہے مجھکو ہجر جاناں میں	سمجھتا ہوں چلی گولی اگر غنچہ چٹکتا ہے
”	۔	۔	جمگھٹ۔ ہجوم۔ چند آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔	”	رند	سنا ہے جب سے اسکو شوق ہے پھولوں کے گہنے کا	گلی میں رکی رہتا ہے غنچہ پھول والونکا
غنی	ع	۱۰۶۰	بے پروا۔ دولتمند۔ خداوند عالم کا ایک نام۔	”	امیر	غنی ساتھ دنیا سے کیا لے گیا	مگر جو کسی کو دیا لے گیا
غنیمت	”	۱۵۰۰	لوٹ۔ لوٹ کا مال وہ مال جو دشمن سے چھین لیں قابل قدر بات بہتر جاننا۔ قابل شکریہ ہونا۔	مونث	داغ	گیا دل گیا داغ اس بزم میں	غنیمت ہوئی آبرو رہ گئی
غوّاص	”	۱۰۹۷	بضم اول و تشدید دوم۔ غوطہ لگانیوالا۔ پنڈوبا۔ کسی دھات کے اندر سرایت کرنے والا۔	مذکر	اسیر	بے مشقت نہیں ہوتی کبھی راحت حاصل	غرق دریا ہوا غواص تو گوہر پایا
غور	ف	۱۲۰۶	فکر۔ تامل۔ سوچ۔ بچار۔ مختلف فیہ	”	گلزار نسیم	سوچا وہ کہ لیجئے من کسی طور	دشمن کا تھا سامنا کیا غور
				مونث	داغ	کیا ناگہاں جفائیں تری یاد آگئیں	بھولے سے اپنی حال میں جب بیٹھے غور کی
”	”	”	نگہداشت۔ پرورش پرداخت خبرگیری۔	”	رند	جب میں مر جاؤنگا پھر غور کروگے کسکی	کسکو بلواؤگے پسوا کے دوا میری طبیب
غوطہ	ع	۱۰۲۰	بواو مجہول۔ ڈبکی۔ کسی چیز کو طہارت کی غرض سے پانی میں ڈبونا۔	مذکر	داغ	قلزم عشق میں ہے گوہر مقصود اے دل	تو نے غوطہ نہ کبھی اسمیں شناور مارا
غوغا	”	۲۰۰۷	غل غپاڑا۔ ہلڑ۔ شور و غل۔	”	ناظم	کرکے خوں ایک کا جا بیٹھے ہیں گھر میں اور پھر	پوچھتے ہیں کہ مرے در پہ ہے غوغا کیسا

۵۰ قابل قدر (میر) سخن مشتاق ہے عالم ہمارا۔ غنیمت ہے جہاں میں دم ہمارا۔ بہتر جاننا۔ قابل قدر سمجھنا۔ (آتش) وقت فرصت کو غنیمت سمجھنا ہے تو آ۔ اے اجل عالم تنہائی ہے میداں خالی۔ قابل شکریہ۔ ۵۰ (دل) کیکی رہگزر میں جان دینے کا یہ حاصل ہے۔ کہ ہر عشرتکدہ میں ہو رہا ہے آج غم میرا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
غول[51]	ع	۱۰۳۶	بواو معروف - دیو بھوت - شیطان - اگیا بیتال	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا آہ سے	آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان گیا
،	،	،	بواو مجہول - مجمع - پرا -	”	منیر	فلک کو چشم نمائی کریگا شحنۂ شہر	ستاری رات کو پھرنے نہ پائیں ڈھلکے غول
،	،	،	گروہ - انبوہ - ہجوم	”	انیس	بولا کوئی یہ غول ہیں کیا شام و روم کے	ٹکڑے اُڑائیں گے عمر و شمر شوم کے
غیبت[52]	ع	۱۴۱۲ ۱	بکسر اول کسیکی برائی اُسکی عدم موجودگی میں کرنی -	مونث	فائز	میں ہوس وار فتہ گنا ہوں نہیں کچھ کہہ زاہد	میرے ہی منہ پہ بری صاف ہے غیبت میری
غیر[53]	”	۱۲۱۰	دوسرا شخص - باہر کا آدمی جس سے کچھ واسطہ نہو - مجازاً رقیب -	مذکر	جلیل	محبت سے جو بیٹھیں آ کے تو کیوں دل پہ ہو قبضہ	یہ وہ جادو ہے جس سے غیر اپنا ہو ہی جاتا ہے
غیرت[54]	”	۱۶۱۰	رشک - شرم لاج ندامت حیا	مونث	رند	کیا جھوم کے ابر آیا تھا کیا ٹوٹ کے برسا	غیرت نہ تجھے حیف ہے او چشم تر آئی
،	،	،	ندامت - انفعال	”	ناسخ	ضبط میں کرتا نہیں آتی ہے غیرت دوستو	کیا بھلا منہ سے نکالوں آہ بے تاثیر کو
غیظ	ع	۱۹۱۰	بالفتح سخت غصہ - قہر غضب	مذکر	مونس	یہ سنکے سب نے تیر لگائے جناب کو	بس غیظ آ گیا خلفِ بو تراب کو

[51] (شعور) رات بھر دشت میں پھرتا ہو جو آہیں بھرتا - تیرا وحشی بھی مگر غول بیابانی ہو -

[52] غیبت - اُسکو کہتے ہیں جو کسیکے پیٹھ پیچھے وہ بات کہی جائے جو اُسکے روبرو کہی جاتی تو وہ شرمندہ و ناخوش ہوتا اور درحقیقت اُسمیں وہ عیب موجود ہے اور اگر وہ عیب اسمیں نہیں ہے جو بیان کیا جاتا ہے تو وہ غیبت نہیں ہے بلکہ تہمت و بہتان ہے - غیبت شرعًا و اخلاقًا بدترین عیوب انسانی میں سے ہے قرآن شریف میں اللہ تعالے نے غیبت کرنیوالے کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے والا فرمایا ہے (ناسخ) گرچہ ہوں میکش پر اے زاہد مگر غیبت مری - گوشت کھانے سے برادر کے تو ہے بہتر شراب -

[53] اپنی ذات کے سوا - دوسرا آدمی - (میر حسن) جو پانی پلاتا تو پیتا اُسے - غرض غیر کے ہاتھ جیتا اُسے -

[54] مثلاً غیرت پری - غیرت حور -

ردیف فاے معجمہ

لفظ	اصل	عدد	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
فاتحہ[1]	ع	۴۹۴	نذر دینی یعنے چند آیۂ قرآنی پڑھکر کیسکی روح کو بخشنا۔ نیاز دینا۔ ابتدا۔ آغاز۔	مذکر	مونس	رکھو خیال فاطمہؓ کے نور عین کا	تم پانی پینا فاتحہ دیکر حسین کا
				مونث	قبول	قبر مجنوں پہ فاتحہ پڑھ دی	نجد کا جب ملا مقام آہیں
فاختہ	ف	۱۰۸۶	بکسر سیوم تھا مگر اردو فارسی میں بسکون سیوم مستعمل ہے۔ قمری۔ کبوتر کیطرح کا ایک پرند ہے جسکا رنگ خاکی ہوتا ہے۔	”	انشا	جو سرو پہ بیٹھی فاختہ تھی	سو وہ بھی حواس باختہ تھی
فارس	ع	۳۴۱	بکسر سیوم۔ سوار۔	مذکر	مونس	دو لاکھ میں کسیکا نہ اک وار چل سکا	لڑتا تو کیا فرس تک نہ فارس سنبھل سکا
فاصلہ	”	۲۰۶	مسافت۔ بعد۔ دوری۔	”	تعشق	جو ہے وہ مردہ نظر آتا ہے اُسکے عشق میں	ہستی و ملک عدم کا فاصلہ جاتا رہا
فاقہ	”	۱۸۶	کھانا نہ کھانا۔ بھوکا رہنا۔	”	داغ	مرض غم سے کب افاقہ تھا	دن کو روزہ تو شب کو فاقہ تھا
فال	”	۱۱۱	شگون۔	مونث	ناظم	آشوب گاہ خفتہ میں بچنا محال ہے	فال بیاض دیدۂ نخچیر دیکھ لی
فالج	”	۱۱۴	نام ایک بیماری کا۔	مذکر	اکبر	فسردگی ہوئی پیدا اُس انتشار کے بعد	ہزار حیف کہ فالج گرا بخار کے بعد
فالسہ	ف	۱۶۷	ایک پھل ہے۔	”	بحر	یہ آب آب خالِ رخ یار سے ہوئے	شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے
فانوس[2]	”	۱۹۷	وہ گلاس نما شمعدان جسکے بیچمیں روشنی کرتے ہیں ایک قسم کا شمعدان ایک قسم کی قندیل۔	”	”	طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب صفت ابرو سے	ہوا فانوس مصراع ہے تو شمع مضمون کا
فائدہ	ع	۱۰۰	نفع۔ حاصل آمدنی۔ بھلائی۔ مفید۔ سودمند کارگر۔	”	سودا	ہم تو قفس میں آن کے خاموش ہو رہے	اے ہمصفیر فائدہ ناحق کے شور کا
فتح	”	۴۸۸	کھولنا مجازاً جیتنا۔ لڑائی میں جیت جانا۔ فتوح جمع ہے۔	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی ہمکو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی
فتح پیچ	ف	۴۹۳	نام ایک زیور کا۔ عورتونکی گندھی ہوئی چوٹی کا ایک پیچ۔ لکھنؤ میں مستعمل ہے۔ ایک قسم کا نیچہ۔	مذکر	امیر	جتنا اُدھر کھجا تری چوٹی کا فتح پیچ	بڑھتی گئی ادھر بھی شکست کلاہ شوق
فتراک[3] مختلف فیہ	ع	۷۰۱	شکار بند۔ چمڑے کے وہ تسمے جو زین کے دونوں جانب دائیں بائیں شکار یا ضروری	”	سرور	جو نخچیر تڑپے گا سفاک تیرا	سلامت رہیگا نہ فتراک تیرا
				مؤنث	انیس	فتراک بھی ہوا سے اگر اک ذری اُڑی	یوں اڑ گیا کہ سب نے یہ جانا پری اُڑی

[1] فاتحہ۔ سورہ فاتحہ وقل ہو اللہ۔ درود شریف اول آخر پڑھکر کسی کی روح کو بخشنا۔ اسکو نیاز دینا کہتے ہیں۔ لفظ فاتحہ مختلف فیہ ہے۔ (بحر) فاتحہ تھا کس شہید عشق کا۔ رات بھر درگاہ میں ماتم رہا (صبا) دلا یا گیا فاتحہ جام پر۔ ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا۔ اسکنا ہٹہ مایوس تھے ناامید منقطع ہوئی۔ (نسیم) فراق خدمت صیاد مدت میں ملا ہمکو۔ مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا۔ بذکر گرچہ صحیح ہے فاتحہ کو انیس ہی نے مذکر و مونث دونوں طرح لکھا ہے۔ (رع مذکر) تم فاتحہ بابا کا دلا دیجیو بیٹا۔ [2] فانوس کو برق نے مونث بھی لکھا ہے۔ کیا تجلی میں کہو اُس عارض پر نور کی۔ سینہ یار ہے فانوس شمع طور کی۔ مگر اب فصحا میں بالاتفاق مذکر مستعمل ہے۔ [3] مذکر انسب ہے ع (دل) پاس رہ کر یہ تکلف ساتھ رہ کر یہ حجاب۔ میرے اُنکے فاصلہ گویا کئی منزل کا ہے۔

			ساماں باندھنے کے لئے لٹکاتے ہیں				
فتنہ	ع	۵۳۵	فساد - گمراہی - دیوانگی - ایک قسم کے عطر کا نام -	مذکر	رضا	حشر میں اُٹھے ہیں مردے قبر سے	یہ بھی فتنہ ہے تری رفتار کا
فتور	"	۶۸۶	مجازاً - خرابی - کمزوری - زیان	مذکر	داغ	بیا مبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے	بنے بنائے ہوے کام میں فتور آیا
فتیلہ	"	۵۲۵	بتی -	"	ذوق	پھر دل میں آہ سرد ہوئی میر جلوہ گر	لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا
فخر	"	۸۸۰	بزرگی - شیخی - ناز گھمنڈ -	"	انیس	ممتاز ہی فدوی ہو جو زہرا کے پسر کا	شان اُسکی بڑی ہے - فخر ہو جو جدّ بدر کا
فجر	"	۲۸۳	نماز صبح - نماز صبح کا وقت - سویرا - صبح صادق -	مونث	قدر	نور کے تڑکے سے وہ اٹھا جوان	فجر پڑھی اور کیا اپنا دھیان
فدوی	"	۱۰۰	قربان ہونے والا -	مذکر	انیس	ممتاز ہے فدوی ہو جو زہرا کے پسر کا	شان اُسکی بڑی ہے - فخر ہو جو جد و پدر کا
فدیہ	"	۹۹	سرِ بہا - صدقہ - وہ مال جو دیکر کسی قیدی کو چھوڑالیں -	"	ضمیر	فدیہ مرا کس شان سے میدان کو جاتا	تب کہتی بھی زینب یہ دل جوش نہ کھاتا
فرار	"	۴۸۱	بفتح اول - بھاگ - گریز بھاگنا -	"	اوج	قرار دور ہوا قلب اہل بدعت سے	کیا فرار لعینوں نے رعب حضرت سے
فراست	"	۷۴۱	عقلمندی - دانائی - دور اندیشی -	مونث	جلیل	رہیں گے شاہ کی صورت فلاطون زماں ہوکر	نمایاں چشم و ابرو سے فراست ہو نے والی ہے
فراش	"	۵۸۱	فرش بچھانے والا - مکان صاف کرنیوالا خیمہ کا کھڑا کرنے اور اکھاڑنے والا -	مذکر	انیس	فراش چاہتے تھے کہ برپا کریں خیام	تلواریں کھینچ گھاٹ پہ آپہونچی فوج شام
فراغ	"	۱۲۸۱	کام سے الگ ہونا - فرصت پانا -	مذکر	داغ	عمر جاوید تو خضر کو ملی	عیش جاوید سے فراغ ہوا
فراغت	"	۱۶۸۱	ایضاً	مونث	امیر	مگر روز فکروں سے فرصت نہ تھی	معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
فراق	"	۳۸۱	جدائی -	مذکر	ناسخ	کیوں جنبھا ہی تجھے ناسخ فراق یار کا	ایکدن ناداں فراق روح و تن ہو جائیگا
فرحت	"	۶۸۸	خوشی و آرام - اردو میں بفتح بولتے ہیں	مونث	تعشق	ٹھیک یہ ہتا تھا اسی الفت سے میں ہما ہجر	تیری کوچہ سی ہوا آئی تو فرحت ہو گئی
فرد	"	۲۸۴	یکتا - تنہا -	مذکر	اسیر	ثانی کہاں کہ سایہ تھا جسم کا اسیر	حق ہی نبی سا فرد کوئی تا ابد نہیں
. [1]	.	.	مجازاً ورق کاغذ کا -	مونث	منیر	آئی جو موج قلزم فضل اللہ کی	فردیں بہی بھیگی حساب گناہ کی
.	.	.	رضائی کا بالائی حصہ - چادر	"	"	افسردگی میں رند ہیں سرگرم معصیت	جاڑے میں اوڑھی جاتی ہیں فردیں گناہ کی
فردوس	ع	۳۵۰	نام بہشت	مذکر	داغ	داغ قیامت میں یہ مژدہ سنے	جا تجھے فردوس عطا ہو گیا
فرزند	ف	۳۴۱	بفتح اول - بیٹا - لڑکا	مذکر	مونس	میدان کو سدھارا تھا جو دلبند تمھارا	اُٹھ بیٹھ کے آیا ہو وہ فرزند تمھارا
فرس	ع	۲۴۰	گھوڑا	"	انیس	اُتری تھی اک پری فرس تند خو نہ تھا	سرعت بھری ہوئی تھی رگوں میں لہو نہ تھا
فرش	"	۵۸۰	بچھونا - بچھانیکی چیز	"	اسیر	زینت شہر ہوئی میری لہو رونے سے	فرش ہر گھر میں بچھا مخمل کاشانی کا
فرشتہ	ف	۹۸۵	ملک - قدسی	"	آتش	اثر اپنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے	فرشتہ بھی جو قبض روح کو آیا حسین آیا
فرصت	ع	۷۷۰	فراغت - چھٹی - چھٹکارا -	مونث	جلیل	میں جو پہونچا یار بولا دیکھنا یہ ہیں جلیل	مرنے جینے سے جنھیں فرصت کبھی ملتی نہیں
.	.	.	مہلت -	"	آتش	ایکدن فرصت جو میں برگشتہ قسمت مانگتا	دیدہ تر نوح کے طوفاں سے رخصت مانگتا

[1] حساب کی فرد (اسیر) محشر میں موجزن جو نسیم کرم ہوئی - اُڑتی پھریگی فرد ہمارے گناہ کی -

فرض	ع	۱۰۸۰	جس کام کا کرنا بموجب حکم خدائے تعالیٰ ضروری و لازمی ہو۔	مذکر	آتش	گنا ہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد	جھکا یا سر تو ادا فرض بنجگانہ ہوا
فرط	″	۲۸۹	زیادتی۔ افراط غلبہ۔	″	″	ہاتھ قاتل کا گریباں تک پہونچ سکتا نہیں	اور فرط شوق ہے یاں زخم دامن در کا
فرع	″	۳۵۰	شاخ۔ ٹہنی وہ جسکی اصل کوئی اور چیز ہو	مونث	اسیر	ہمرنگ اصل فرع نہو گی کسیطرح	گل ہو ہزار سرخ نہو گا گلاب سرخ
فرعون[1]	″	۴۰۶	نام ایک بادشاہ مصر کا ہے۔ مجازاً متکبر و مغرور۔	مذکر	″	تو وہ بت ہے تری نخوت سے جو ہوا آگاہ	کبھی فرعون خدائی کا نہ دعویٰ کرتا
فرق	″	۳۸۰	سر۔	″	مونس	جو آیا گھاٹ پر وہ شط خوں میں غرق تھا	فردست و پا نہ صدر نہ گردن نہ فرق تھا
″	″	۳۸۰	خلل۔ نقصان۔ کمی	″	سحر	بیکار نالے صورت بلبل کئے تو کیا	کس سے کہیں گلوں کی سماعت میں فرق تھا
۰	″	۳۸۰	فاصلہ دوری۔ جدائی علحدگی۔ تفاوت[2]۔ غیریت۔ جھوٹائی اختلاف	″	دبیر	کسطرح خلل رتبۂ سادات میں آتا	سرجاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا
۰	۰	۰	مانگ۔ سر۔	″	غالب	یاں سر پر شور بیخوابی سے تھا دیوانہ جو	واں وہ فرق ناز محو بالش کمخواب تھا
فرقت	ع	۷۸۰	جدائی۔	مونث	اسیر	یہ نار جہنم میں گرمی نہو گی	جلاتی ہے جتنا کہ فرقت تمھاری
فرقہ	″	۳۸۵	گروہ۔ قوم	مذکر	جرات	کیا بجا ہے سر نگوں بیٹھے ہیں اُسکی بزم میں	فرقہ عشاق بھی فرقہ گنہگاروں کا ہے
فرمان	ف	۳۷۱	بادشاہی حکم۔	″	جلیل	اہل حاجت کے لیے آج خزانے کھلجائیں	پیشگاہ شہ والا سے یہ فرمان آیا
فرمایش	″	۶۲۱	بکسر پنجم۔ حکومتاً مانگنا یا کوئی کام لینا	مونث	ریاض	فرمایشیں شباب میں ہیں حسن یار کی	محرم بنے نقاب عروس بہار کی
فروغ	″	۱۲۸۶	اردو میں بفتح اول بولتے ہیں۔ روشنی۔ شعاع آفتاب۔	مذکر	محشر	جمال روحانیت کے طغری ہر ایک ذرے پہ تھے صاف ظاہر	فروغ آنکھوں سے ہمنے دیکھا یہ کوئی جانا نکی سرتک
فروہی	ھ	۳۰۱	دستوری۔ تبّا۔ ایک قسم کی تلوار۔	مونث	اوج	جری کے ہاتھ میں چھوٹی سی اک سروہی تھی	سلاح خانۂ قدرت کی وہ فروہی تھی
فریاد	ف	۲۶۵	مدد کیلئے دہائی دینا غل مچانا ظلم و زیادتی کی شکایت دادرسی۔ استغاثہ۔	مونث	انیس	گردوں پہ پہونچتی تھی صدا طبل وغا کی	فریاد گئی عرش پہ شاہ شہدا کی
فریب	″	۲۹۲	اردو میں بفتح اول مستعمل ہے دہوکا۔ مکر۔ دغا۔	مذکر	تسلیم	فریب عشق پس مرگ بھی عیاں ہوگا	مرا فسانہ بنے گا تری زباں ہوگا
فریضہ	ع	۱۰۹۵	حکم خداوندی۔ جیسے نماز۔ روزہ وغیرہ۔	″	مونس	جب صبح قتل شہ نے فریضہ ادا کیا	فوج امیر شام سے عزم وغا کیا
فریم	انگریزی	۳۳۰	بکسر اول و دوم و سکون سیوم مجہول چوکھٹا تصویر کا	مونث	ناسخ	ترے رخسار تابانکا کبھی جو عکس پڑتا ہے	فریم آئینہ کی بنتا ہے ہالہ ماہ کامل کا

[1] ولید ابن مصعب کا لقب۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا اور خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اسکی ہدایت کیلیے حضرت موسیٰ علی نبینا معجزات و نشانات لیکر گئے تھے۔ مگر وہ راہ راست پر نہیں آیا آخر خداوند عالم کے قہر و غضب سے معہ اپنے لشکر اور ساتھیوں کے دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ شعرا اس لفظ کا استعمال اعلان نون فصیح جانتے ہیں۔ مجازاً اس لقب سے متکبر و مغرور و سرکش کو ملقب کرتے ہیں۔

[2] تفاوت۔ (ناسخ) یار کو چھوڑ دیا پر نہ سہا رشک رقیب۔ فرق باقی نرہا کچھ بھی جگر تیغ میں غیریت۔ بیگانگی۔ دوری (سحر) چاہیے گا کیا ہماری برابر تجھے رقیب۔ یہ یاد رکھو عشق و محبت میں فرق ہے۔ تبدیلی (اوج) نخوت سے فرق لاتو ہے آن بان میں۔ آجائے تو کہیں نہ سہی امتحان میں۔ حساب کی غلطی۔ مثلاً اسکی میزان میں سو روپیہ کا فرق ہے۔

ڈھانچ۔

فساد[۵۱]	ف	۱۴۵	بالفتح خلل بگاڑ۔ فتنہ جھگڑا۔	مذکر	داغ	دیکھئے کیا فساد قاصد پر	میری طرز رقم سے اٹھتا ہے
فسانہ	،،	۱۹۶	بالفتح سرگذشت۔ کہانی۔ بالفتح صحیح ہے اور بالکسر غلط ہے۔	،،	صفدر	وہ بے حساب اٹھائے فراق میں صدمے	فسانۂ شب غم قابل بیاں نہ رہا
				،،	دل	نہ پوچھ حال شب غم نہ پوچھ اے دلسوز	نہیں نہیں وہ فسانہ نہیں سنانے کا
فسوں	،،	،،	جادو۔ افسوں۔ جادو کا اثر رکھنے والا کلام۔	،،	آتش	آنکھیں دکھائیں تونے دیوانے ہوگئے ہم	یہ وہ فسوں نہ تھا جو اپنا اثر نہ کرتا
فشار	،،	۵۸۱	نچوڑنا۔ دبانا۔ عذاب قبر۔	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات	کس مردہ پر فشار نہ زیر زمیں ہوا
فصاحت	ع	۵۷۹	خوش بیانی۔ خوش کلامی۔ خوشگوئی کلام کا ثقیل الفاظ سے پاک ہونا۔	مونث	جرات	صاف دیوانہ میں بنجاؤنگا تب لوگوں کو	میری گویائی کی معلوم فصاحت ہوگی
فصاد	،،	۱۷۵	فصد کھولنے والا۔ جراح۔	مذکر	سخن	لیجئے حضرت ناصح نے قدم رنجہ کیا	گھر کے باہر بھی گیا ہوگا نہ فصاد ہنوز
فصد	،،	۱۷۴	رگ سے خون نکالنا۔	مونث	جرات	ہم خوں گرفتہ یار کی شمشیر سے ہیں خوش	کر فصد جا کے تو کہیں فصاد اور کی
فصل[۵۲]	،،	۲۰۰	موسم۔ رت۔	،،	جلیل	گلرنگ آنکھیں ہوگئیں ساقی کی یاد میں	فصل بہار آکے مرے جام بھر گئی
	،،	،،	فاصلہ۔ دوری۔	مذکر	منیر	تمھارے تیر کا زخم التیام اکثر نہیں پاتا	لب سوفار میں کیا فصل ہے جاکے یار نکلا
فصیل[۵۳]	،،	۲۱۰	شہر کی چاردیواری۔ شہرپناہ۔ حاطہ۔ چاردیواری۔	مونث	ظریف	فصیل قلعۂ شاہی کی اسقدر اونچی	کہ جسکے سامنے تھی پست چین کی دیوار
فضا	،،	۸۸۱	بہار[۵۴]۔ رونق۔ کیفیت۔ صحیح لفظ بالفتح ہے مگر اردو میں بالکسر زبانوں پر ہے	مونث	اسیر	سیر بڑی شاہ جہاں کی ہمکو لازم ہے اسیر	دلکشا میں دیکھئے چلکر فضا برسات کی
۰	۰	۰	فراخی۔ کشادگی۔ صحن۔ میدان	،،	جلال	جب تن پہ کوئی زخم لگا بولی شاہ دیں	شکر خدا کو اور فضائے ذہن ملا
فضل	ع	۹۱۰	بزرگی۔ خوبی۔ عنایت۔ دیا	مذکر	جلیل	ہو کے تنہا بھی نہ تنہا ہوئے غربت میں امام	صبر غمخوار رہا فضل خدا یار رہا
فضیحت	،،	۱۲۹۸	بدنامی۔ ذلت۔ رسوائی۔	مونث	انشا	چالیس یہ چھوڑ دے نہیں تو ناحق	اک روز تری بڑی فضیحت ہوگی
فضیلت	،،	۱۳۳۰	بزرگی۔ بڑائی۔ برتری۔ اسکی جمع فضائل ہے۔	،،	گویا	گہوارہ اکثر آکے ہلاتے تھے جبرئیل	سمجھو تو کسقدر ہے فضیلت حسین کی
فطانت	،،	۵۴۰	دانائی ہوشیاری۔ عقلمندی۔	مونث	امیر	جسکی قسمت میں یہاں شاہ جہاں ہونا تھا	جسکی فطرت میں فلاطوں کی فطانت آئی
فطر	،،	۲۸۹	روزہ کھولنا۔ صدقۂ عیدالفطر۔ فاقہ کے بعد کھانا کھلانا۔ روزہ کشائی۔	مذکر	رند	دن عید کے للہ پلائے گئے ساغر	ساقی نے دیا فطر یہ ماہ رمضاں کا
فطرت	،،	۶۸۹	آفرینش قدرت۔ خمیر۔ خلقی عادت پیدائشی خصلت	مونث	محشر	وہ کہتے ہیں کہ ہنسنا داخل عادت نہیں ہوتا	میں کہتا ہوں کہ خوبان جہاں کی یونہی فطرت ہے

۵۱ (ظفر مصرع) یہ ہوا اٹھا اپنی ہی نظر کا فساد۔ ۵۲ موسم کے معنی میں مونث اور فاصلہ کے معنے میں مذکر بولتے ہیں

۵۳ (جلیل) پھر بہار آئی ہوئے زخم مرے دل کے ہرے۔ پھر مجھے گنبد خضرا کی فضا یاد آئی ۵۴ (مونس) کس شان سے جاتی تھی سواری شہ دیں کی صحرا بھی دکھاتا تھا فضا خلد بریں کی۔

فطرت		٤٨٩	شرارت چالاکی۔ ہوشیاری۔ دانائی۔ سازش۔	مونث	اکبر	سلیقہ عاشقی کا دِلمیں پیدا کرتی ہو فطرت	خدا جانے عنایت کرتی ہو یا ظلم کرتی ہو
فعل	ع	١٨٠	کام۔ کردار۔ حرکت عمل۔	مذکر	آتش	ہنجاں چھوڑنا نہ اے قاتل	فعل ہو یہ بڑی ندامت کا
فغاں[2]	ف	١١٣١	نالہ و فریاد۔	مونث	جلیل	مرا دل توڑتے تو ہو مگر اتنا سمجھ رکھو	عوض لے لیگی وہ تم سے فغاں جو دل سے نکلیگی
فقدان	ع	٢٣٥	گم کرنا گم ہونا۔ اُردو میں نہونا کی جگہ مستعمل ہے جیسے فقدانِ فرصت	مذکر	ناسخ	جز نکرتا خدا ا ہمیں گویا	پاتے فقدان نفس ناطقہ کا
فقر	”	٣٨٠	فقیری۔	”	انیس	اللہ رے فقر حیدرؓ گردوں سریر کا	رہتا تھا خوابگاہ میں بستر حصیر کا
فقرہ	”	٣٨٥	بکسر اول کلام کا کوئی حصہ۔ جملہ	”	اسیر	گلگیر نے دہن میں لی شمع کی زباں جب	پروانوں کو سنایا فقرہ جلی کٹی کا
”	”	”	فریب کی باتیں	”	رضا	دم دھاگے دیکے مجکو بنایا ہی برہمن	فقرہ یہ چلگیا بتِ زنار دار کا
فقیر	”	٣٩٠	محتاج۔ مفلس نادار۔ اردو میں درویش خدا پرست کو بھی کہتے ہیں۔	”	مونس	کاخ شاہی سے غرض طالب عزوجاہ کا	بستیوں سے دور رہتا ہو فقیر اللہ کا
فکر[1]	”	٣٠٠	غور۔ سوچ۔ چنتا۔ حاجت اندیشہ	مونث	جلیل	اتنی شعر نمیں کوئی شعر بھی جو ڈھنگ کا نہیں	کیا جلیل ایسی ہی فکر شعرا ہوتی ہے
	مختلف فیہ		تردد و دغدغہ۔	مذکر	درد	کھلا دروازہ میرے دل پہ از بس اور عالم کا	نہ اندیشہ ہو شادی کا مجھے نہ فکر ہو غم کا
فلاح	”	١١٩	بھلائی۔ نیکی۔ نجات۔ سلامتی۔	مونث	ناسخ	بے مربّی فلاح ہے انکی	بے مربّی صلاح ہے انکی
فلاکت	”	٥٣١	ناداری۔ مفلسی۔	”	حالی	گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے	فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
فلس	”	١٧٠	پیسہ۔ مچھلی کا چھلکا۔ الماس کا قرص	مذکر	مومن	دفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہونگے	فلس ماہی کے گل شمع شبستاں ہونگے
فلسفہ	یونانی	٢٥٥	حکمت۔ دانائی۔ علم حکمت اردو میں استدلال۔ حجت کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔	”	اکبر	اک فلسفہ ہو تیغ کا اور اک سکوت کا	باقی جو ہو وہ تار ہی بس عنکبوت کا
فلک	ع	١٣٠	آسمان۔	مذکر	تسلیم	گئے ہیں بڑی زور سے اپنے نالے	فلک اب زمیں پر گرا چاہتا ہو
فلک سیر	ف	٢٠٠	اردو میں بھنگ کو کہتے ہیں۔	مونث	نواب رزاق	بیخودی ہے کہ بے حیائی ہے	یا فلک سیر تو نے کھائی ہے
فلوس[2]	ع	١٧٦	بضم اول و دوم پیسہ اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔	مذکر	ناسخ	فلوسِ داغ پاس افلاس میں ہیں آہ سینہ کے	مقدم عشق سے کرتی تھی دینار و درم پیدا
فن	”	١٣١	ہنر۔ جوہر۔ دستکاری۔ دانش مکر۔ فریب۔ حیلہ۔	”	جلیل	ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست	جلیل شعر کا فن عمر بھر نہیں آتا
فنا	”	١٣٠	نیستی۔ نیست نابود ہونا۔ مرجانا	مونث	دبیر	راحت کے محلّوں کو بلا پوچھ رہی ہے	ہستی کے مکانوں کو فنا پوچھ رہی ہے

[1] لفظ فکر مختلف فیہ ہے یعنے لکھنؤ میں مونث اور دلی میں مونث و مذکر دونوں طرح مستعمل ہے جیسا نوح ناروی لکھتے ہیں سے نوح دونوں طرح یہ جایز ہے۔ فکر رہتا ہے فکر رہتی ہے۔ پہلے لکھنؤ میں بھی مونث و مذکر دونوں طرح بولتے تھے۔ (اسیر) قرار آہی گیا غم میں جی سنبھل ہی گیا۔ گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا۔ (اسیر) فکر ہوا انکو متاع حسن کے نیلام کی۔ سیر ہو جو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی۔ مگر اب لکھنؤ میں علی العموم مونث اور دہلی میں مونث و مذکر دونوں طرح بولتے ہیں۔

[2] (رشک) نقد جاں فلوسِ داغ فراق۔ اب یہی مال ہے یہی زر ہے۔ (دل) حریم ناز میں بیچین ہے وہ محو خود بینی۔ نکل کر گوشۂ دل سے کہاں پہونچی فغاں میری۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
فنجان	ع	۱۸۴	بالکسر چھوٹی پیالی جسمیں چاء قہوہ وغیرہ پیتے ہیں۔	مونث	برق	مستی میں سیر تشنہ دیدار کیوں نہو	فنجان لعل یا عقیق یمن کی ہے
فندق	”	۲۳۴	بکسر اول وضم سیوم ولایت کے ایک سرخ میوے کا نام۔ کنایۃً مہندی لگی ہوئی انگلیوں کا سرا۔	”	رند	چٹکی میں ملا دست حنائی نے کلیجا	ٹھکراتی ہوئی فندقِ پا لیگئی دل کو
فوّارہ	”	۲۹۲	چشمہ۔ وہ ظرف یا آلہ جس سے پانی اُبلے۔ اوپر کو پانی پھینکنے کا آلہ۔	مذکر	رضا	باغ گل لالہ ہنوا اور چرخ پر پھولے شفق	چشم سے فوارہ گر چھوٹے ہوئی ہار کا
فوٹو	انگریزی	۴۹۲	عکسی تصویر۔ انگریزی کا تلفظ واو مجہول سے ہے اور اُردو میں واو معروف سے بولتے ہیں۔	مذکر	جلیل	بیٹھے ہیں کیسی جھیپ ہوئے پیش آئینہ	فوٹو حیا کا لیتے ہیں نیچی نگاہ سے
فوج	ع	۸۹	گروہ۔ فارسی والوں نے بمعنی لشکر و سپاہ جنگی آدمیونکا مجمع بھی استعمال کیا ہے	مونث	”	آتے ہیں گھر مرے وہ بڑی آن بان سے	ہمراہ فوج غمزۂ و ناز و ادا کی ہے
فوز	”	۹۳	کامیابی۔ راہ پانا منزل پر پہونچنا۔ مقصد پانا۔ مطلب کو پہونچنا۔	مذکر	مونس	فوزِ عظیم مجکو تو پیشِ خدا ملا	بچے مرے یتیم ہوے۔ تجکو کیا ملا
فوق	”	۱۸۶	بلندی اونچائی۔ عزت۔ ترجیح۔ فوقیت۔	مذکر	”	ذرہ ارم کو فوق نہ باغ جنان پہ تھا	رشک اُس زمیں کو تھا چمنِ آسمان پہ تھا
فولاد	ف	۱۲۱	ایک جوہر دار لوہا ہے۔	مذکر	”	حربوں سے سب لباس تہمتن لدا ہوا	فولاد پشت پر تھا کئی من لدا ہوا
فہرست	ف	۴۴۵	تفصیل کسی چیز کی۔	مونث	دبیر	فہرست یہ لکھی ہے بہتر شہدا کی	جن پر نظر لطف و عنایت ہے خدا کی
فہم	ع	۱۲۵	عقل۔ سمجھ۔ دانائی۔	مذکر	اسیر	کب زاہدوں کو مسئلہ عشق کا ہے فہم	نامحرموں سے راز کی کیا گفتگو کریں
فیر	انگریزی	۲۹۰	فایر کا بگڑا ہوا۔ توپ بندوق کی آواز۔ توپ بندوق کو آگ دینا۔	”	ظفر	غضب ہے توپ پر عاشق کو رکھکر	فرنگی زادہ تیرا فیر کرنا
فیروزہ	ف	۳۰۸	سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔	”	آتش	رشک کے مارے زمرد خاک میں ملجائیگا	بندہ پر اس گوش کے فیروزہ ہلیر کھائیگا
فیس [۵]	انگریزی	۱۵۰	بروزن ریس اصل میں فی کی جمع ہے مگر اُردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔ محنتانہ۔ اجرت۔ رسوم				
فیصلہ	ع	۲۱۵	جھگڑا چکانا۔ تصفیہ وہ حکم جس سے حق باطل کا تصفیہ ہو	مذکر	جلیل	دیکھیں سوال وصل کا ملتا ہے کیا جواب	قسمت کا فیصلہ ہے تمہاری زبان پر
”	”	”	خاتمہ۔	”	امیر	سر بکف میں ہوں وہ شمشیر بکف	فیصلہ آج ہوا جاتا ہے

۵۔ فی۔ معنی بیچ۔ میں۔ مثلاً فی من فی کس۔ فی صد۔ نقص و غلطی کھوٹ کے معنی میں بھی مستعمل ہے رواغ سمجھنے والے سمجھتے ہیں بیچ کی تقریر۔ کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں فی نکلتی ہے۔ فی البدیہہ بغیر سوچے کوئی بات کہنی۔ فوراً جواب دینا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
فیض	ع	۸۹۰	فائدہ ۔ نفع ۔ بھلائی بخشش ۔	مذکر	رضا	ہم نہ مانیں گے لیاقت باعث شہرت ہوئی	فیض ہو یا ہو رضا آپ کی اُستاد کا
فیضان	″	۹۴۱	بفتح اول و دوم ۔ فیض پہونچانا ۔ نفع پہونچانا ۔ جھڑا نی ۔ خبر عام ہونا ۔	″	امیر	نہیں برج قمر بقعہ ہی انوار موید کا	برابر رات دن فیضان ہے نور محمد کا
فیل	″	۱۲۰	ہاتھی ۔ فارسی زبان شطرنج کا ایک مہرہ کا نام جسکو پیلا بھی کہتے ہیں بیاے معروف ۔	″	صبا	ہر اک فیل گردوں کی ٹکڑ کا تھا	وہ سونڈیں کہ ہم بندا ثر در کا تھا
فَیل	ہ	″	بفتح اول مکر و فریب ۔ مچلنا انگریزی میں ناکام ہونے کے معنے میں آتا ہے بیاے مجہول و کسر اول ۔	″	ظفر	دل دیکے ظفر ہمنے کہا کچھ بھی نہ اسکو	سو نہیں وہ ڈرتا جو کوئی ویسا ہوتا
فیلسوفی	ف	۲۷۶	مکاری ۔ عیاری ۔ حیلہ سازی کی شرارت	مونث	ناسخ	فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے کشو	توڑتا ہے شیشۂ مے میکدے کی راہ میں

باب قاف معجمہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قاب	ت	۱۰۳	بڑی رکابی ۔ طباق ۔ کھانے کا خوان	مونث	مصحفی	بادام کواکب سے ہوا مچھپتہ روشن	نعمت سے بھری ہیں تب افلاک کی قابیں
قابو[1]	؍؍	۱۰۹	اختیار ۔ زور ۔ موقع ۔ بس فرصت	مذکر	جلال	کیوں تری بزم میں آ تی جو نہ لاتا کوئی	روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا
قاتل	ع	۵۳۱	قتل کرنیوالا ۔ مجازاً معشوق ۔	؍؍	تعشق	جنازے کے ہمراہ آتا ہی گریاں	جھکائے ہوئے سر کو قاتل ہمارا
قارورہ	؍؍	۵۱۲	کانچ کی شیشی جسمیں پیشاب رکھکر طبیب کو دکھاتے ہیں ۔ مجازاً مریض کا پیشاب ۔	؍؍	مصحفی	سرخیِ رنگ شفق سے صاف ہوتا ہی عیاں	آسماں گویا ہی قارورہ کسی محرور کا
قارون[2]	؍؍	۳۵۷	نام ایک دولتمند آدمی کا	؍؍	ناسخ	ساتھ زر کے پستی ہمت بھی آتی ہی یاد	ورنہ مائل سونے سے کسلیئے قارون ہوا
قاری	؍؍	۳۱۱	پڑھنے والا اصطلاح عام میں قرآن شریف قرات سے پڑھنے والے کو قاری کہتے ہیں ۔	؍؍	مونس	حق شناسا ہے علیِ صفدر ذیجاہ کا	جانتا ہی وہ جو قاری ہے کلام اللہ کا
قاز	ت	۱۰۸	نام ایک پرند کا ہے ۔	مونث	انیس	غل ہوا شہپر شاہیں کے تلے قاز آئی	اُڑ گیا طائر جاں اور نہ آواز آئی
قاش[3]	؍؍	۱۰۴	پھانک ۔ ٹکڑا	؍؍	انشا	ساقی شوخ چشم اگر ہو نہ گزک تو شغل	کیجیئے نقل اب شروع میر جگر کی قاش سے
				مونث	رشک	ترشے قلم تمام قلمدان یار کے	اب قاش میری دل کی تراش ای قلمتراش
قاصد	ع	۱۹۵	نامہ بر ۔ پیغامبر ۔ ایلچی	مذکر	ناسخ	دلا تو بھی جلدی تو ہے ساتھ اچھا	کوئی دم میں قاصد چلا جا ہتا ہے
قاعدہ	؍؍	۱۸۰	ریت ۔ آئین ۔ دستور ۔ قانون بنیاد ۔ اصول ۔	؍؍	میر	اُٹھ گیا ایک تو اک مرنے کو آبیٹھے ہے	قاعدہ ہی یہی مدت سے ہمارے یاں کا
قافلہ	؍؍	۲۱۶	گروہ مسافروں کا ۔	؍؍	تعشق	لین جو دم منزل میں تب حوصلہ جاتا رہا	جسکے ساتھ آئے تھے ہم وہ قافلہ جاتا رہا
قافیہ[4]	؍؍	۱۹۶	بیت کے آخر کا وہ ہموزن لفظ جو ہر مصرعہ میں بدلتا رہے اور جسکا آخری حرف وہی ہو جو دوسرے مصرعہ والے لفظ کے آخر میں ہی ۔	؍؍	مونس	وصف لکھنا ہو مزار حیدر ذیجاہ کا	قافیہ اس بیت میں لازم ہی بیت اللہ کا
قاق	ت	۲۰۱	خشک جسم ۔ دُبلا ۔	؍؍	ناسخ	کر دیا ہی قاق ایسا عشق کے آزار نے	بیشں زیں تیار تھی ناسخ ہمارے ہاتھ پاؤں
قال	ع	۱۳۱	بات ۔ گفتگو	؍؍	ناصر	بہلا ایسے جھوٹوں کا قول و قسم کیا	موافق نہو حال سے قال جن کا
قالب	؍؍	۱۳۳	بکسر لام کالبد ۔ سانچہ ۔ بدن	؍؍	اسیر	احسان ہے اسکو بھی اگر ساتھ لیئے جا	اکموت بیک روح سی قالب ہے ہمارا

[1] (ذوق) عشق کے ڈھب پہ نہ کوئی بجز انسان چڑھا ۔ اسکے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا ۔ قابوچی ۔ ت ۔ کلمہ تحقیر کا ہی بمعنی سفلہ کمینہ مفسد بدذات ۔ [2] یہ شخص بنی اسرائیل سے تھا چالیس خچر کنجیاں اسکے خزانہ کی تھیں ۔ جب حضرت موسیٰؑ نے حکم دیا کہ ہزار دینار پر ایک دینار زکواۃ دیا کرو تو وہ اُنسے منحرف ہو گیا بالآخر حضرت موسیٰ کی بد دعا سے معہ مال و اسباب زمین میں دھنس گیا ۔ مجازاً ہر ایک بخیل مالدار کو کہتے ہیں ۔ [3] قاش زین ۔ ف ۔ زین کے آگے اور پیچھے کے تکیے ۔ [4] قاف تا قاف ۔ تمام جہاں سے مراد ہی اردو میں بھی مستعمل ہی دامیر) کشور دل میں ہو پریوں کے بھی شاہی تیری ۔ قاف تا قاف الٰہی ہو حکومت ہوا لٰہی تیری

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قامت	ع	۵۴۰	قد جسم کی لمبائی۔	مونث	بحر	اٹھا لیگی سرو سے قمریوں کو	قیامت ہے بوٹا سی قامت کسیکی
			مختلف فیہ	مذکر	آتش	قامت موزوں تصور میں قیامت ہو گیا	چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوراں کیا
قانون	"	۲۰۰	آئین۔ قاعدہ۔ دستور جو بادشاہ کے حکم سے مقرر کیا جائے۔	"	امیر	کسکو حکم خدا اور رسول یاد نہیں	زباں پہ خلق کی قانون ہے فرنگی کا
قایمہ	"	۱۵۲	پایہ۔ کھمبا۔	"	ضمیر	صدمہ سے تن روح امیں کانپ اٹھیگا	پھر قائمۂ عرش بریں کانپ اٹھیگا
قبا	"	۱۰۳	نام لباس مشہور کا ہے۔	مونث	مونس	بیچین روح سید لولاک ہو گئی	تیغوں سے مصطفیٰ کی قبا چاک ہو گئی
قباحت	"	۵۱۱	برائی۔ مشکل	"	صبا	لاش کو دفن تو کر دو جو کیا ہے [illegible]	دیکھیگا کوئی مفسد تو قباحت ہوگی
قبالہ	"	۱۳۸	سند۔ تمسک	مذکر	اسیر	مجنوں کیا مرتے ہی عدالت تک	لکھ دیا مجکو قبالہ خانۂ زنجیر کا
قبح	"	۱۱۰	عیب۔ برائی۔	"	حالی	مشائخ میں جو قبح دیکھا جتایا	ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
قبر [1]	"	۳۰۲	بفتح اول۔ گور۔ وہ گڑھا جسمیں مردہ دفن کرتے ہیں۔	مونث	داغ	عجب نہیں ہے کہ ہنگامۂ قیامت کو	ملے نہ قبر اگر ہمسے بے نشانوں کی
قبض	"	۹۰۲	بسکون دوم۔ شکم کی گرانی کہ رفتگی جس سے اجابت نہو۔	مذکر	حافظ	دو اسے مرض میں اضافہ ہوا	بڑھا قبض بیکار شافہ ہوا
قبض الوصول	ف	۱۰۶۵	تنخواہ و تقسیم کرنیکا کاغذ یا رجسٹر۔	"	منیر	نقد بہار حسن خزاں کو پہونچ گیا	خط ہے وہ حضور کا قبض الوصول ہے
قبضہ [2]	ع	۹۰۷	دخل۔ اختیار۔ قابو۔	"	داغ	تمہارا اگر تمہارا اگر نہیں مہماں تو نہ ہوا	کہیں نہ ہو کہ دل دشمن کا کہیں قبضہ [illegible]
			قبضہ۔ چھری وغیرہ کی موٹھ۔	"	انیس	قبضے میں یہ ہیں قبضۂ شمشیر دو دم تھا	کاندھے پہ کسطرح محمد کا علم تھا
قبلہ [3]	"	۱۳۷	وہ سمت جدھر منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں کعبہ۔ کلمۂ تعظیم	"	حالی	جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف	ابتک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے
قبولیت [4]	ف	۵۴۸	مقبولیت۔ پسندیدگی۔ دعا کا قبول ہونا۔ وہ کاغذ جو ہبہ کے مضمون کا لکھا جائے۔	مونث	رند	کیوں جگر سے عرش تک تکلیف کی ہے عبث	واں قبولیت جو آہ بے اثر ملتی نہیں
قبہ	ع	۱۰۷	گنبد۔ گنبد کی شکل کا کلس برج	مذکر	ناسخ	بنا ہے قبۂ قبر امام سونے کا	ہر ایک شے سے ہے اعلیٰ مقام سونے کا
قتل	"	۵۳۰	جان سے مار ڈالنا۔ خون کرنا۔	"	امیر	قتل موذی کا تو شرع کا ہے درست	ناصح ابتک کیوں سلامت رہ گیا
قتل عام	ف	۶۲۱	علی العموم قتل کرنا۔ بلا امتیاز قتل کرنا	"	جرات	تری گلی ہے یہ اے یار یا کہ مقتل ہے	کہ روز و شب یہی جہاں قتل عام ہوتا ہے
قتی	ت	۵۱۰	صندوقچہ۔ انگوٹھی کی پٹاری۔	مونث	بحر	کوکبو کیسے نگیں جب قتیاں نگوں کی	پانی پانی درج میں عقد لآلی ہو گئے
قحط [5]	ع	۱۱۷	کال۔ مہنگی۔ نایابی۔	مذکر	اسیر	تازہ اشعار ہوا کرتے ہیں موزوں روز روز	گھر میں شاعر کے کہیں قحط سخن پڑتا ہے
قد	"	۱۰۴	لمبائی بدن کی۔	"	جلیل	جسکو انکار قیامت سے ہے اک فتنہ خرام	اسنے دیکھا نہیں شاید قد رعنا تیرا

[1] قبور جمع ہے۔ اور قبورستان کے ۔ [2] جبری خانے کو بھی کہتے ہیں جو گھوڑے کی کاٹھی میں بنا ہوتا ہے اس معنی میں بطور مفرد مستعمل ہے (رشک) کیونکر آپ کھینچتے ہیں تیغ قبور سے۔ [3] قبلہ نما۔ ایک آلہ کا نام جسکے ذریعہ سے قبلہ کی سمت معلوم کرتے ہیں۔ (سودا) ناوک تیر ہے صیاد چھوڑا زمانے میں۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں [4] لوہے کی وہ شے جس سے کواڑ یا صندوق وغیرہ کے دو پلوں کو ملاتے ہیں۔ [4] یہ لفظ اردو والوں نے بنا لیا ہے [5] (داغ) جلنا ہماری ساتھ ذرا اے شب فراق۔ دوزخ میں قحط ہو نہ عذاب شدید کا۔ (تسلیم) اے دہر قافلے لاکھوں گنہگار دن کے جاتے ہیں آہی عالم میں کیا ہو قحط عصیاں کا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
قدح [1]	ع	۱۱۲	پیالہ۔ مدح کی ضد۔ نکتہ چینی مگر اس معنی میں مونث مستعمل ہے۔	مذکر	سودا	اسکا تو گلہ کیا ہو کہ گلستانِ جہاں میں	مجھ تک قدحِ بادۂ گلفام نہ آیا
قدر [2]	″	۳۰۴	بالفتح عزت۔ بزرگی۔ توقیر۔	مونث	رند	جب کوئی ستم سہنے کے قابل نہ ملیگا	تب ہوئیگی قدر ہمارا دستمِ ایجاد ہماری
قدرت	″	۷۰۲	طاقت۔ اختیار۔ توانائی۔ زور۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت۔	″	ریاض	دیکھکر چاند کوئی چاند سی صورت دیکھی	صنعِ اللہ کے اللہ کی قدرت دیکھی
قدغن [3]	ف	۱۵۴	روک ٹوک۔ تاکید۔ تقید۔ ممانعت تخلف تنبیہ	″	نوازش	ندکھے خواب کہیں بھی کوئی اس نرہ شمائل کو	سنا ہو عاشقو اب قدغن بہینولی ہے
				مذکر	دبیر	حاکم نے کیا ہند سے عقدا نیے پسر کا	ایک ایک پہ قدغن کیا قرب کی خبر کا
قدم [4]	ع	۱۴۴	پاؤں۔	″	ذوق	آتی ہو صدائے جرس ناقۂ لیلےٰ	بر حیف کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا
	·	·	گھوڑے کی ایک چال کا نام۔	″	اسیر	راہ سو سال کی دو گام میں کیونکر طے کرتا	توسنِ عمر میں ہوتا جو قدم تھوڑا سا
قرابت	ع	۷۰۳	نزدیکی۔ اپنایت۔ رشتہ داری	مونث	فایز	صاف یوسف کو لیے جاوے سے آتی ہو صدا	دور کھینکیں گے وہی جن سے قرابت ہوگی
قرابہ	ف	۳۰۸	عرق وغیرہ رکھنے کا بڑا شیشہ۔	مذکر	جان صاحب	اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہے	شاید عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا
قرابین	ت	۳۶۳	بیائے معروف ایک قسم کی چھوٹی بندوق	مونث	سحر	قرابین باتوں پہ چلنے لگی	بھووں پر سر ہی نکلنے لگی
قرار [5]	ع	۵۰۱	آرام۔ سکون۔ قیام۔ ٹھہرنا۔	مذکر	امیر	بیقراری کا گھر ہے دل میرا	تو کہاں اسے قرار آتا ہے
قرار [6]	·	·	اقرار۔ عہد و پیمان	″	انشا	جھوٹا نکلا قرار تیرا	اب کسکو ہے اعتبار تیرا
قرآن	ع	۳۵۱	بالضم۔ پڑھنا۔ اصطلاحاً کلام اللہ	″	صبا	کفر ہم جسکو سمجھتے تھے وہ ایمان نکلا	جسپہ پوتھی کا گماں تھا وہی قرآن نکلا
قران [7]	″	۳۵۱	بالکسر دل ایک برج میں دو ستاروں کا یکجا ہونا دو چیزوں کا آپس میں ایک دوسرے سے قریب ہونا۔ ملنا۔	″	آتش	بچھوایئے نہ چاندنی میں ام پر پلنگ	منحوس ہے قران مہ و آفتاب کا
قرب	ع	۲۰۳	بضم اول نزدیکی۔	″	محشر	نزول وحی سے جبریل نے یہ مرتبہ پایا	ادھر قرب محمد سے شرف تھا قرب یزداں کا
				″	مونس	طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا	توشہ تھا مغفرت کا ذخیرۂ نجات کا
قربانی [8]	ف	۳۶۳	فارسی والوں نے قربان میں "ی" زاید کرلی ہو۔ ذبح۔ وہ جانور جو راہ خدا میں ذبح کیا جائے۔ بقر عید میں جو جانور ذبح کرتے ہیں۔	مونث	جلال	عید میرے ذبح کرنے کو کرو	ہو مبارک تمکو قربانی مری
				″	دل	اک چھری تھی آہ پند ترکِ عشق	کی مرے ناصح نے قربانی مری

[1] اس معنی میں بسکون دال مونث اور پیالہ کے معنی میں بالفتح دال مذکر مستعمل ہو [2] قدر نعمت بعد زوال سچ تو یہ ہے قدر نعمت ہوتی ہو بعد زوال ۔ پیر کے دل سے کوئی پوچھے جوانی کا مزہ۔ [3] تانیث کو ترجیح ہو۔ [4] گھوڑا یا جورو یا کسی اور کے آنے کا شگون لینا جیسے بہو کا قدم میرے گھر میں مبارک ہوا (رشک) تیرے قدم سے اہلِ چمن کا یہ حال ہو۔ طاؤس باغ باغ ہو بلبل نہال ہو۔ (داغ) مقتل میں وہ سفاک جو مصروف ستم تھا۔ آگے صفِ عشاق میں بناہی قدم تھا۔ قدم۔ ایک پھل کا نام ہو اسکے درخت کو بھی قدم کہتے ہیں۔ [5] (جلیل) سنا ہو جب سے کہ خواب عدم میں تم آئے۔ قرار دل کو مری رات بھر نہیں آتا۔ [6] (مومن) وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔ [7] اہل نجوم کی اصطلاح میں آفتاب کے علاوہ کسی دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ (مصحفی) رکھا جو بھوں کا نیں سے گلاب کا مریخ سے قران ہوا آفتاب کا۔ [8] قربان کرنا صدقہ کرنا خدا کی راہ میں صدقہ کرنا۔ (جلیل) تیر نگاہ ناز کے قربان جائیے پتا ثابت کسی جگہ سے کلیجہ نہیں رہا

قُرص[1]	ع	۳۰۰	بضم اول ٹکیا۔ کافور کی ٹکیا۔ کسی شے کی گول ٹکیا۔ آفتاب کا گردہ	مذکر	آباد	سرد مہر جلوہ جو دیکھے عارض پُر نور کا	پھر تاباں قُرص بنجائے وہیں کافور کا
قرض[2]	"	۱۱۰۰	بالفتح اُدھار۔ مستعار۔	"	تسلیم	جو بوسہ دو لب جاں بخش کا تو جان ہے	دگرنہ قرض مرا آپ پر نہیں آتا
قرطاس[3]	"	۳۰۰	بکسر اول کاغذ۔	"	اسیر	رنگ اڑا یہ سامنے اس گل کے رعب حسن سے	سادہ ہے قرطاس[4] مصور کی تصویر کا
قرعہ	"	۲۷۵	بالضم وہ پانسہ جو رمال پھینک کر غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔	"	تسلیم	اسی صورت سے گذرے جب کئی سال	فلک نے اور پھینکا قرعۂ فال
				"	دبیر	اکثر منجموں نے لکھا ہے یہ پھر گر	جس سال ماتم شہ پہ پڑے قرعۂ سفر
قُرق	ت	۴۰۰	ترکی میں قُورق تھا اردو میں بضم زبانوں پر ہے۔ ضبطی۔ روک نگرانی	"	جان صاحب	چھمی پہ چار پیسے جو کوئی لگائیگا	کیونکر نہ قرق کوڑ یا خانم بٹھائیگا
قرنا کرنا	"	۳۵ / ۲۷	اصل لفظ خرنا تھا ایک باجے کا نام جسے ترہی اور بگل بھی کہتے ہیں۔	مونث	انیس	قرنا جو ایک دیو نے منہ سے لگائی تھی	خرطوم فیل مست نے گویا جھکائی تھی
قرینہ[5]	ع	۲۶۵	مناسبت جو دو چیزوں میں ہو۔ طریقہ۔ قیاس۔ اندازہ۔ ڈھنگ۔	مذکر	جاہ	الزام عبث ہے کہ کسی میں نہیں الفت	دل لینے کا خود تجکو قرینہ نہیں آتا
قریب[6]	"	۳۰۲	بفتح اول و بکسر دوم نزدیک۔ پاس۔	"	اکبر	عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو ہے تحیر حالت مقامات	خدا سے اتنا بعید رہنا خودی سے اتنا قریب ہونا
قَسَم	"	۲۰۰	بفتح اول و دوم۔ سوگند۔ حلف	مونث	ناسخ	مدت سے آرزو ہے دکھا دے کبھی جمال	او بت تجھے قسم ہے خدا کے جلال کی
قِسم	"	"	بالکسر طرح۔ بھانت۔ حصہ۔ اسکی جمع اقسام ہے۔	"	"	حد سے قسمیں زیادہ ہیں اُنکی	اُنسے خالی نہیں جگہ اُنکی
قسمت	"	۶۰۰	بالکسر۔ تقدیر۔	"	اسیر	سنگ سے کرتا ابھی شیشے کی صورت چور چور	کیا کہوں قسمت ہی مجکو کہیں ملتی نہیں
قشقہ	ت	۵۰۵	بالفتح ٹیکا۔ تلک	مذکر	رضا	ہیں حقیقت میں مسلمان ہیں بظاہر برہمن	دل میں یادِ حق ہے قشقہ ماتھے پر سیندور کا
قصابہ	ع	۱۹۸	وہ رومال جو عورتیں سر میں باندھتی ہیں	"	رشک	بنگئی چاندی کا تبہ غازۂ رخ سے نقاب	صحبت افشاں سے زر افشاں قصابہ ہو گیا
قصاص	"	۲۸۱	خون کا معاوضہ۔ خون کا بدلا۔ جزا۔ مکافات	"	قدر	ملے غمزہ و ناز و ادا و حیا مجھ سے غرض کیا یہ ستم ہے بنا	مرا دعوی خون بھی بخش کیا کہ قصاص کسی پہ روا نہ رہا
قصد	"	۱۹۴	ارادہ۔ نیت۔	"	یونس	واللہ ارادہ بھی تھا یاں کے سفر کا	خط سیکڑوں بھیجے تو کیا قصد اِدھر کا
قصر[7]	"	۳۹۰	مکان۔ گھر۔ محل	"	آتش	رفیع القدر ہر مصرع ہے اپنے بیت موزوں کا	نہ ایسا طاق کسریٰ تھا نہ قصر ایسا فریدوں کا
قصور[8]	"	۳۹۲	خطا۔ گناہ۔ قصر[9] کی جمع	"	جلیل	لپٹ کے لے بھی لو دو ایک بوسے حضرت دل	وہ جانتے ہیں نشے میں قصور ہوتا ہے

[1] رقا۔ رافرص خورشید۔ برنظر آتا ہو جیسے ندی میں بھنور یا کسی پانی میں کنول۔ [2] ذوق دل مانگنا مفت اور پھر اُسپہ تقاضا۔ کچھ قرض تو بندے پہ تمھارا نہیں آتا۔ [3] غلط بردار۔ ایک قسم کا کودرا کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا صاف ہوجاتا ہے۔ [4] مصحفی آدمی میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو۔ دوست رکھتا ہوں میں قرطاس غلط بردار کو۔ [5] قرین قیاس۔ قرین مصلحت۔ وہ بات جسکو عقل قبول کرے۔ مناسب وقت۔ ذوق جواب نامہ جو میرے قریں تھی۔ قرینے سے ہوئے سب بے قرینے [6] داغ جو مناسب ہو وہ۔ اس رمز کو سمجھیں گے داغ۔ دور رہنا ہی برا اور قریب اچھا ہے [7] رعبا ہندہ اب ناصبور ہوتا ہے عفو ہوئے قصور ہوتا ہے [8] اسیر ع جنت میں اپنے واسطے قصر گہر بنا۔ [9] ذوق قصور عفو ہوا سلکے قصور بہشت۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
قصہ[۱]	ع	۱۹۵	افسانہ۔ داستان۔ کہانی قِصص اسکی جمع ہے۔	مذکر	جلیل	بت چاہتے ہیں کعبۂ دل کو کریں خراب	قصہ سنا نہیں مگر اصحابِ فیل کا
۰	۰	۰	جھگڑا۔	″	امیر	کس روز کوچۂ یار میں قصے بڑھے نہیں	تیغیں کھنچیں نہیں کہ تپنچے چڑھے نہیں
قصیدہ	ع	۳۰۵	وہ اشعار جو کسی کی تعریف میں کہے جائیں مگر بارہ شعر سے زیادہ ہوں۔	″	جلیل	کوئی ثانی نہ ثانی میں تو ہو اس فیض کا قائل	زمیں مشکل سی مشکل ہو قصیدہ ہو ہی جاتا ہے
قضا	″	۹۰۱	خدائے پاک کا وہ حکم جو مخلوقات کے لیے دفعتًا صادر ہو جائے مجازًا موت۔	مونث	″	کل جو مقتل میں گلا میرا نہ اُن سے کٹ سکا	آج یہ فقرہ تراشا ہے قضا آئی نہ تھی
				″	دل	نگہِ یار میں بھی شانِ مسیحائی ہے	یہ سہارا ہیں دید سکیے قضا لائی ہے
۰	۰	۰	کوئی امر واجب اس کا وقت گذر جانے کے بعد ادا کرنا۔	″	اسیر	کیا سجدہ محرابِ خنجر میں جب	قضا عمر بھر کی ادا ہو گئی
قضیہ	ع	۹۱۵	جھگڑا	مذکر	رند	عشق کا قضیہ کسی سے منفصل ہوتا نہیں	یہ قضیہ پیشِ قاضی فیصلہ کیونکر ہوا
قط	″	۱۰۹	قلم کا قط۔ سخت چیز کا کاٹنا۔	″	امیر	اسقدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی	گھس کے اُلٹا ہو گیا قط خامۂ تقدیر کا
قطار	″	۳۱۰	بکسر اول صف۔ پرا۔ پانتی۔ بالفتح غلط ہے۔	مونث	جلیل	چمن میں کیسی جمی ہے قطار پھولوں کی	پیالیاں ہیں ترے ساقی شراب کے قابل
قطب[۲]	″	۱۱۱	سردار قوم۔ وہ کیل جس پر چکی گھومتی ہے۔ وہ دو ستارے جو قطب شمالی وجنوبی کے نام سے مشہور ہیں۔	مذکر	امیر	کب پھریں گوشہ نشیں لاکھ زمانہ پھر جائے	قطب گردش نہیں کرتا فلکِ پیر کے ساتھ
قطرہ	″	۳۱۴	بوند۔	″	ناسخ	ہے تنزل میں ترقی صاف دل کے واسطے	دیکھ تو بنتا ہے موتی خشک قطرہ آب کا
قطع	″	۱۷۹	کاٹ۔ تراش	مونث	ظفر	جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا	کل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع
۰	۰	۰	مجازًا وضع۔	″	″	ہوئے گل تا زار چمن میں نکہت لے کے ہوائے صبا	ہے اڑائی فی الحقیقت اُسنے گل کی قطع
قطع برید	ف	۲۹۵	کاٹ چھانٹ۔	″	آتش	گل چاک چاک کر رہے ہیں اپنے پیرہن	شاید قبائے یار کی قطع و برید ہے
قطعہ[۳]	ع	۱۸۴	اصطلاحِ شعرا میں وہ نظم جو دو بیت سے کم نہ ہو۔	مذکر	″	چار ابرو میں تیرے حیراں ہیں سارے خوشنویس	کس قلم کا قطعہ ہے یہ کاتبِ تقدیر کا
″	۰	۰	ہر چیز کا حصہ	″	امیر	جو ہو فردوس کا مشتاق وہ کہہ دو یہاں آئے	کہ جو قطعہ ہے یہیں قطعہ ہے گلزارِ جنت کا
قعر	ع	۳۷۰	گہرائی ہر چیز کی۔ کنوئیں کی تہ۔ عمق	″	اسیر	میرے نالوں سے ہوا دریا یہ خشک	قعرِ دریا بھی جزیرہ ہو گیا
قعود	″	۱۸۰	بیٹھنا۔ نشست۔	″	عزیز	کیا تھا یہ اضطراب و سکونِ جہاں بوجھ	تیرے مریضِ غم کا قیام و قعود تھا
قفا	″	۱۸۱	گُدّی۔ پیچھے۔ گردن کا پچھلا حصہ۔	مونث	مصحفی	فغاں جس کی ہے ایسی جرس درد انگیز	قفائے قافلہ کوئی تو بیقرار رہا

[۱] محشر کھنچی عذاب فضائے عالم ہوا جو اظہارِ شوقِ غیبی۔ جہاں دار نہیں مدتوں سے یہ قصہ مشہور رہے نہیں کا۔ (دل) ع۔ وہ اُنکا قول یہ قصہ ہے کس زمانے کا۔

[۲] کیل جس پر چکی گھومتی ہے۔ سردار قوم۔ افضل و برتر شخص جس پر کسی کام کا مدار ہو۔ ہر چیز کی اصل۔ وہ نقطی شمال وجنوب کے جن پر زمین ساکن ہے اور وہ دو ستارے جو ان دونوں قطبوں کے محل پر واقع ہیں اب ہر ایک کو ان میں سے بھی مجازًا قطب کہتے ہیں۔ لقب اُس ولی کا جسکے قبضۂ قدرت میں انتظام کسی ملک کا عالمِ معنوی میں خصوصًا عالم کی طرف سے سپرد ہو۔ [۳] خوشنویس اکثر قطعات کو نستعلیق لکھکر جو کھٹے میں شکل تصویر کے بناتے ہیں۔ یہاں یہی قطعہ سے مراد ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قفس	ع	۲۴۰	پنجرا -	مذکر	تسلیم	وہ ہوا خواہ اسیری تھے کہ آزادی کے بعد	رو دئیے ہم دیکھ کر خالی قفس صیّاد کا
قفل	"	۲۱۰	تالا -	"	"	نہ گھبرائے دل مفلس اندھیری رات آنے کو	کسی دن قفل ٹوٹینگے در گنج شہید اللہ کا
قُقنُس[1]	یونانی	۳۱۰	ایک طائر کا نام ہے جسکی چونچ میں تین سو ساٹھ سوراخ ہوتے ہیں اور ہر سوراخ سے ایک نغمہ نکلتا ہے حکمانے علم موسیقی کا اسی سے استخراج کیا ہے -	"	مونس	ققنس بھی حسن صوت میں شاگرد اسکا تھا	گویا کہ ہمصفیر وہ روح القدس کا تھا
قل	ع	۱۳۰	ایک سورہ قرآنی ہے - فاتحہ عرس درویشوں کے سالانہ فاتحہ کا دن - کنایۃً خاتمہ - کام تمام ہونا - دم نکل جانا	"	ذوق	محفل میں شور قلقل مینائے مل ہوا	لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قل ہوا
قلادہ	ع	۱۴۲	اونٹ کا پگھا - گردن کی رسّی - پٹّا	مذکر	رشک	حسن عارض ہے فلک شہنہ کا کل زنجیر ات	ہالۂ مہتاب سونے کا قلادہ ہوگیا
قلانچ	ت	۱۸۴	کودنا - پھلانگ مارنا -	مونث	"	وحشی کو دیکھا ہے اُس آہو نگاہ کے	جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ
قلب	ع	۱۳۲	دل - ہر چیز کا درمیانی حصّہ	مذکر	محسن	اُتار اکاسۂ سر بار ٹھ کے ڈوری سے دم بھر میں	ہلو جا کہ اس لئے برگشتہ ہو کر قلب مرید کا
قلّت	"	۵۳۰	کمی - کمیابی - قلیل ہونا -	مونث	اسیر	کثرت یہ ہوگئی تری کشتوں کی آجکل	تکیو نہیں بھر قبر ہے قلت زمین کی
قُلزُم	"	۱۷۷	بضم اول و سیوم نام ایک دریائے محیط کا ہے جو مصر و مکہ کے درمیان واقع ہے مطلق دریا و سمندر کے معنی میں بھی بولتے ہیں -	مذکر	اسیر	گردش چشم کرم سے تری روز محشر	موجزن چار طرف قلزم رحمت ہوگا
قلعہ	"	۲۰۵	بادشاہی مکان - مستحکم گھر - گڑھی حصار - وہ محفوظ مکان جسمیں فوج رہتی ہو -	"	صبا	جان دیکر جنگ ہفتاد و دو ملت سے چھٹے	فتح پائی قلعۂ ہستی جو خالی ہو گیا
قلعی	ت	۲۱۰	ملمع - "قلعی کھلنا" اصلی حالت معلوم ہو جانے اور راز فاش ہو جانے کے موقع پر	مونث	منیر	شام شب وصال سحر ہو گی بات میں	قلعی کھلیگی آئینۂ چرخ پیر کی

[1] ققنس ایک پرندکا نام ہے جسکی رنگ برنگ کی آواز سے حکیموں نے علم موسیقی نکالا ہے - کہتے ہیں کہ اسکی عمر ایک ہزار برس کی ہوتی ہے - اور مادہ نہیں ہوتی پیدایش اسکی اس طرح بیان کیجاتی ہے کہ جب یہ جانور بوڑھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کرکے اُسکے اندر جا بیٹھتا ہے اور اپنی چونچ سے جسمیں ۳۶۰ سوراخ ہوتے ہیں اور ہر سوراخ سے علیحدہ علیحدہ راگ نکلتا ہے - آواز کرنے اور بولنے لگتا ہے - منجملہ کل سوراخوں کے ایک سوراخ سے دیپک راگ بھی نکلتا ہے اُسوقت وہ اُسی سوراخ پر زیادہ زور دیتا ہے - دیپک کی خاصیت سے اُن لکڑیوں میں آگ لگجاتی ہے اور وہ جانور اسی آگ میں جل بھن کر راکھ ہو جاتا ہے - قدرت الٰہی سے اُس راکھ پر پانی برستا ہے اور اس راکھ سے ایک انڈا پیدا ہوتا ہے - اور کچھ دنوں میں اُس انڈے سے ویسا ہی دوسرا جانور پیدا ہو جاتا ہے - بعضوں نے لکھا ہے کہ جب اُسکی موت قریب ہوتی ہے تو یہ جانور لکڑیاں جمع کرکے اسمیں گھس جاتا ہے گھسکر گانے اور بولنے لگتا ہے یہاں تک کہ اپنی آواز سے خود ہی مست ہو کر پروں کو جھاڑتا اور بازوں کو پھٹ پھٹاتا ہے اُسکے پر پھٹ پھٹانے کے باعث اُسکے پروں سے آگ کی چنگاریاں جھڑتی ہیں اور اُن لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے - اور وہ اُسی آگ میں جلجاتا ہے - بقیہ حالات بدستور - اس مرغ کو فارسی میں "آتش زن" کہتے ہیں ققنس مخفف ہے قوقنوس کا اور قوقنوس کو بعضوں نے یونانی بعضوں نے ترکی لکھا ہے ۵۳ فارسی والے بضم اول و بفتح سیوم بھی بولتے ہیں - (داغ) کیا ڈبوئیگا تری عشق کا قلزم مجکو - سیج ساحل ہے سفینہ ہے تلاطم مجکو -

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
			بولتے ہیں۔				
قلق	ع	۲۳۰	رنج و الم۔ بے آرامی۔ بےچینی۔ اضطراب۔	مذکر	جلال	لاکھ دے اُسکو تسلّی کوئی کیا ہوتا ہے	اور کمبخت قلق دل کا سوا ہوتا ہے
قلقل [1]	"	۲۶۰	شیشہ کی آواز	مونث	امیر	کانوں میں بھر گئی ہو میناے مُے کی قلقل	ہم بادہ کش نہیں اب کیونکر سنیں دے واعظ
			مختلف فیہ	مذکر	برق	اب وہ نوچندی کہاں اور مینا کیسا	مے کہاں جام کہاں قلقلِ مینا کیسا
قلم [2]	"	۱۷۰	خامہ	"	دبیر	انگشتِ عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے	خورشید کے پنجہ سے قلم چھوٹ پڑا ہے
	۰	۰	درخت کا پیوند۔	مونث	امیر	گلشن میں بلبلیں ہیں ہماری طرح سے مست	ساقی گلابیاں ہیں کہ قلمیں گلاب کی
	۰	۰	شراب کی شیشی۔	"	جلال	ہے جام مے کہ پھول کھلا ہے گلاب کا	نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی
قلمدان	ف	۲۲۵	کاغذ یا لکڑی وغیرہ کا وہ چھوٹا بکس جسمیں لکھنے کا سامان قلم دوات وغیرہ رکھتے ہیں۔	مذکر	ذوق	دریاے عشق میں دم تحریر حالِ دل	کشتی کی طرح میرا قلمدان بہہ گیا
قلمتراش [3]	"	۱۰۷۱	چھوٹا چاقو۔	مونث	رشک	میرے لئے تراش رہی ہے سرِ قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمھاری قلمتراش
			مختلف فیہ	مذکر	ظفر	گردن پہ دو بار رکھ کے بوسے	ٹوٹے نہ قلمتراش میرا
قلمرو [4]	"	۶۷۳	سلطنت ۔ راجدھانی۔	مونث	آتش	چند پریاں بھی کرون مثلِ سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی
قلیہ	ع	۱۰۵	ترکاری و ہلدی پڑا ہوا شوربہ دار گوشت وغیرہ۔	مذکر	میر	چار من گاجروں کا قلیہ تھا	دہ منی دیگ بیچ دلیا تھا
قلیان	ت	۱۹۱	حقہ۔ گڑ گڑی	"	امیر	کم نہیں ہے پیکر انساں سے قلیان یار کا	امتزاج آتش و آب ہوا و خاک ہے
قمارخانہ	ف	۹۹۷	جوا کھیلنے کی جگہ۔ جوے کا گھر	"	امیر	سرِ نیاز کو تیرا ہی آستانہ ہوا	شرابخانہ ہوا یا قمارخانہ ہوا
قمچی	ت	۱۵۳	چھڑی۔ کوڑا۔ چابک	مونث	امیر	وحشت نے تھیں یاں صفِ چشمِ جاناں کی	شاخ آہو تھی قمچی ہو گئی استاد کی
قمر	ع	۳۴۰	چاند۔	مذکر	انیس	جب دشتِ مصیبت میں علی کا پسر آیا	منزل کی طرف لیکر ستاروں کو قمر آیا
قمری	"	۳۵۰	بضم اول ایک پرند ہے جسکو فاختہ بھی کہتے ہیں۔	مونث	ناسخ	آدمی عاشق ہیں کیا اُس سرو قد آزاد پر	ایک قمری اب نظر آتی نہیں شمشاد پر
قمقمہ	"	۲۰۵	کانچ کا گولہ جو بغرض آرائش مکان میں لٹکا دیتے ہیں	مذکر	امیر	کیا خوب چشمِ تر میں چمکتا ہے لختِ دل	یاقوت قمقمہ ہے ہماری سبیل کا
"	"	"	لاہ کا گولہ جو ہولی میں رنگ بھر کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں	"	منیر	دکھاؤ وہ دُرِ دنداں جو کھیلتے ہیں رنگ	حبابِ آبِ گہر قمقمہ ہے ہولی کا

[1] مونث انسب ہے۔ [2] قلم خامہ کے معنی میں پہلے مونث بھی لکھتے تھے۔ ظفر نے مونث لکھا ہے ع عجب احوال ہے میرا کہ جب خط اسکو لکھتا ہوں۔ تو دل کچھ اور لکھتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے۔ مگر اب علی العموم مذکر ہی مستعمل ہے۔ (حضرت امیر مینائی) ع خطِ عارض نے دلِ اہل رقم توڑ دیا۔ بیت ابرو نے ہلالی کا قلم توڑ دیا۔ (ذوق) لکھتے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا۔ پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا۔ (رضا فرنگی محلی) ارادہ ہے صفت لکھوں کسی محراب ابرو کی۔ بے سجدہ جھکا جاتا ہے کاغذ پر قلم میرا۔ درخت کا پیوند۔ شراب کی شیشی۔ ان معنوں میں مونث ہے بمعنی خط کنپٹی کے بال مونث ہے۔ (رشک) جس نے یہ اُس بت کافر کی تراشیں قلمیں۔ ہاتھ ہو جائے خدایا قلم اُس نائی کا۔ [3] مونث بھی لکھا ہے اور مذکر بھی لکھا ہے (مذکر ع) نقطہ خراب لکھا ہے شیخ جلیل سکا قلم آگے رو مونث ع ہے قلم میری ابر گوہر بار مومن نے بھی مونث لکھا ہے (رسا) نغمہ کے خط لکھنے کو تمنے تراشی ہے قلم۔ مرے استخواں کیوں ہو گئے تو نے قلمتراش نہ دی۔ [3] دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں دونوں طرح بولتے ہیں۔ تذکیر مرجح ہے ۱۲۔ [4] آتش ہی نے مذکر بھی لکھا ہے ع اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا ملیع۔ زیر نگیں قلمرو ہندوستاں ہوا۔ اگرچہ اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔ اتفاق مونث ہی پر ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
قنات	ت	۵۵۱	خیمہ کے چاروں طرف کا پردہ - کپڑے کی دیوار -	مونث	مونس	تھی بپا آل نبی میں یہ فغان و زاری	اتنے میں راکھ ہوئیں جلکے قناتیں ساری
قناعت	ع	۶۲۱	تھوڑی پر راضی رہنا - صبر - سنتوکھ	"	داغ	مصیبت گر کسی پر ہو مصیبت کا بھی خو گر ہو	اگر کیسا ہی مضطر ہو قناعت ہو ہی جاتی ہے
قند	"	۱۵۴	کھانڈ - گڑ وغیرہ - مجازاً ایک قسم کی مٹھائی -	مذکر	ناسخ	واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں	شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے
قندیل	"	۱۹۴	کاغذ وغیرہ کا فانوس جسمیں چراغ رکھکر جلاتے ہیں -	مونث	ذوق	ازل سے یوں دل عاشق ہے نور کی قندیل	کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل
قواعد	"	۱۸۱	قاعدہ - آئین - فوج کی قواعد -	"	قدر	پلکیں تری جھپک گئیں جب ہمنے آنکھ کی	بولی یہ ہو رہی ہے قواعد سپاہ کی
قوال	"	۱۲۷	صوفیانہ اور حقانی گانے گانے والا -	مذکر	آتش	مقبول ہے مرا قول سے قوال ہوا ہے	صوفی کو غزل سنکے مری حال ہوا ہے
قوام	"	۱۲۷	شیرہ - چاشنی - اصل ہر چیز کی -	"	نسیم	بوسوں سے غیر کے لب شیریں ہوئے ہیں تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قوت	"	۵۰۶	بضم اول و تشدید واؤ معروف مفتوح - زور طاقت - بل -	مونث	جلال	اُٹھتی ہی دنیا نہیں در سے ترے	ضعف کو کس درجہ قوت ہو گئی
قوس	"	۱۶۶	دھنک جو برسات میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے - نام ایک برج کا ہے جسکو ہندی میں دھن کہتے ہیں	"	نواب مرزا شوق	کھل گیا جب برس کے وہ بادل	قوس تب آسمان پہ آئی نکل
قول	"	۱۳۶	گفتگو - بات چیت - کہنا - اقوال جمع ہے -	مذکر	جان صاحب	حسن مطلع اسکا ای نورن نبی کا وصف ہے	قول بیشک سچ ہے یہ میر محمد جان کا
۰	۰	۰	اقرار وعدہ -	"	صفدر	سنا میرا مرنا تو بولے وہ صفدر	چلو ہو گیا قول پورا کسی کا
قوم	"	۱۴۶	گروہ آدمیوں کا - ذات - فرقہ	مونث	حالی	وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی	کنوڈی رہینگی ہمیشہ عرب کی
قویٰ	"	۱۱۶	قوت کی جمع ہے بمعنی طاقتیں	مذکر	غالب	مضمحل ہو گئے قویٰ غالب	وہ عناصر میں اعتدال کہاں
قہر	"	۳۰۵	عتاب - غصہ - غضب	"	ناسخ	کہتے ہیں زاہد مری دیوانگی کو دیکھکر	بت پرستی کے سبب قہر خدا نازل ہوا
قہقہہ	"	۲۱۰	کھلکھلا کر ہنسنا	"	آتش	دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش یہ	زنجیر کا غل قہقہہ ہے کبک دری کا
قے	"	۱۱۰	اُبکائی - اُلٹی	مونث	رشک	بار بار آیا جو میخانے میں ہو جائیگا بار	محتسب کی شکل سے شیشوں کو قے ہو جائیگی
قیاس	"	۱۷۱	اٹکل - اندازہ	مذکر	ذوق	رنگ ہاتھی کا سیاہ اور وہ دانت اسکے سفید	کہتا ہے دیکھ کے یہ ظلمت و نور اپنا قیاس
قیافہ	"	۱۹۶	صورت سے سیرت کا پہچاننا	"	اکبر	دیکھ لیا یاروں کا قیافہ	بابا بس خوش رنگ لفافہ
قیام	"	۱۵۱	نماز کا ایک رکن جو کھڑے ہو کر ادا کرتے ہیں -	"	ناسخ	نہیں نماز اگر زاہدا تو پھر کیا ہے	یہ میکدہ میں رکوع و قیام شیشے کا
۰	۰	۰	کھڑا رہنا - قایم رہنا -	"	امیر	بنا آیات قرآں کی ہے انکی ذات سے محکم	قیام انکو سبب کعبے کے ارکان مشید کا
قیامت	ع	۵۵۱	بکسر اول روز حشر محشر	مونث	"	بہنتے ہیں وہ گھر میں بیٹھ چھا گل	قیامت ذرہ پہ گھبرائی کھڑی ہے
قیادت	"	۵۱۵	بر وزن قیامت رہبری رہنمائی	"	ظریف	اُحد میں لشکر اسلام کی جسنے قیادت کی	تمنا تھی ہر اک سردار کے دل میں شہادت کی

قید	ع	۱۱۴	اسیری۔ گرفتاری۔ بیکسی	مونث	جلیل	لطف سے گذری ہماری خانۂ صیاد میں	ہم قفس تھے اور بھی کچھ قید تنہائی نہ تھی
؍؍	۰	۰	شرط	؍؍	امیر	سگ اُس پری کا کہیں کھائے استخواں نہ کہ جلد	اُڑا دے قید الٰہی ہما کے آنے کی
قیدی	ع	۱۲۴	بندھوا۔ اسیر۔	مذکر	جلیل	سحر کو ایک بھی ہوگا نہ آپکا قیدی	کھلی جو زلف تو چھوٹی ہوئی مستی ہوگی
قیدخانہ	ف	۷۶۰	جیل خانہ	؍؍	؍؍	گوشۂ دل میں جگہ ہمکو ملی اے صیاد	قیدخانہ ہو نیا تازہ گرفتاروں کا
قیس	ع	۱۷۰	عرب کے ایک قبیلے کا نام۔ اور مجنوں کا اصلی نام جو لیلیٰ پر عاشق تھا۔	؍؍	جلیل	اُٹھ گیا قیس جو صحرا سے تو آئی آواز	اپنے گھر کو تو نہ ویران بنایا ہوتا
قیف	ت	۱۹۰	ایک ظرف جس سے شیشی وغیرہ میں تیل بھرتے ہیں۔	مونث	ظریف	کان میں تیل ڈالنے کی ہے قیف	سب کرن پھول جسکو کہتے ہیں
قیل و قال	ع	۲۷۷	بحث مباحثہ حجت تکرار سوال و جواب۔	مونث	اوج	زبان مرغ خوش الحان پہ قیل و قال اسکی	طرب فزا گل و بلبل میں بول چال اسکی
قیمت	ع	۵۵۰	دام کسی چیز کا۔ مول۔	؍؍	داغ	یہاں یہ غم کہ چکا دل کا مول اک بوسہ	وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گراں ٹھہری
قیمہ	ت	۵۵	کٹا ہوا گوشت	مذکر	امیر	خونخوار ہے وہ مست ملیگا بڑا مزا	قیمہ مرے جگر کا ملا دو کباب میں
قینچی	ت	۱۷۳	مقراض	مونث	جلال	ارادہ کیا کریں مرغ قفس صبا داڑھی کا	تری قینچی اُڑا دینے کو پر تیار رہتی ہے
قیود	ع	۱۳۰	قیدیں۔ پابندیاں۔ قید کی جمع	مذکر	عزیز	آزادگان عشق کی مٹی خراب تھی	جب تک کہ ضبط تابع رسم و قیود تھا

باب کاف عربی

کاتب	ع	۴۲۳	لکھنے والا۔ محرّر	مذکر	امیر	لکھتے لکھتے عارضِ رنگین جاناں کی صفت	ہوگیا مشّاق ہر کاتب خطِ گلزار کا
کاتبِ اعمال	"	۵۷۵	وہ فرشتہ جو اعمال لکھتا ہے۔	"	آتش	روز و شب کے حال کا لکھتا تھا رجسٹر ذنب	کاتبِ اعمال میری ڈیوڑھی کا ہر پڑھا
کاٹ	ہ	۴۲۱	برش[1] تلوار کی۔	"	جلیل	ہم تو اپنی سخت جانی کی حیا پر کٹ گئے	ناز سے کہتے ہیں وہ کیا کاٹ ہے تلوار کا
				"	مونس	جو سپاہی ہے وہ ششدر ہے کہ ہے کاٹ نیا	تیز دستی ہے نئی باڑھ نئی گھاٹ نیا
	.	.	عداوت۔ بیر[2]۔ دشمنی۔	مونث	جلال	میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی	تلوار بنگیا جو مقدر چمک گیا
کاٹ پھانس	ہ	۵۳۰	بھانجی مارنا۔ چغلخوری کرنا۔ عیاری چالاکی۔	"	نواب [illegible]	دیکھکر میری عقل جاتی ہے	جو تجھے کاٹ پھانس آتی ہے
کاٹ چھانٹ	"	۸۸۰	قطع و برید۔ کسیکی برائی کرنا۔	"	امیر	عجیب صانع قدرت کا ہے تراش خراش	یہ کاٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی
کاجل	"	۴۸	کالکھ۔	مذکر	جاہ	قیامت تک بھولیگی سیاہی صبح محشر کی	رہیگا حشر تک آنکھوں میں کاجل شام ہجراں کا
کار	ف	۱۲۲	کام۔ دہندھا۔ شغل	"	آتش	باتیں کرتا ہوں نگاہوں میں پریزادوں سے	دیدۂ شوق سے یاں کارِ زباں ہوتا ہے
کارخانہ[3]	"	۸۷۷	کنایۃً و محاورتاً بمعنی مصلحت ایزدی اور خدا کی قدرت بولتے ہیں۔	"	امیر	کرے کوئی جہاں میں مجھ سے بشر کی بندگی کیونکر	تعجب کیا ہے بت کارخانہ ہے خدائی کا
.	.	.	کاروبار۔ کام۔ دہندا۔ انتظام	"	داغ	جسکو دیکھا غرض کا اپنی دیکھا	دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا
.	.	.	حالت کیفیت انتظام	"	جلال	کب اُسنے آنکھوں میں گھر کر لیا خبر ہوئی	نگاہ ملتے ہی کچھ اور کارخانہ ہوا
کارد	ف	۲۲۵	چھری چاقو۔	مونث	لاعلم	جو حرف تختۂ تقدیر پر ہوا تحریر	اُسے مٹا نہیں سکتی ہے کاردِ تقدیر
کارزار	"	۴۲۹	جنگ۔ لڑائی۔	"	مونس	مانند قطب ایک جگہ تھا وہ ذی وقار	کچھ آنکھ میں سماتی نہ تھی اُسکی کارزار
کارکن	"	۲۹۱	کام کرنے والے۔	مذکر	امیر	تیری صورت بنا کے بیٹھ رہے	کارکن کارگاہ قدرت کے
کاروان	"	۲۷۸	قافلہ	"	آتش	سنیں گے قصۂ یوسف زبان سے اُسکی	کوئی ہماری طرف سے جو کاروان نکلا
کارروائی	"	۴۴۸	کام چلانا۔ کام نکالنا۔ عمل کرنا۔ تدبیر کرنا۔	مونث	ناظم	وہ مے پرست ہوں کہ نہ پائی اگر شراب	کی خونِ دل سے کارروائی تمام رات
کاروبار	"	۴۳۰	کام کاج	مذکر	سخن	وہ کیا ہوئے مرے احباب بادہ ساغر کش	کہ کاروبار ہے ابتر شراب خانے کا
کاسنی	"	۱۴۱	ایک رنگ ہے اور ایک دوا کا نام ہے۔	مونث	نخایز	میرے دودِ آہ کو گر ہوئی یوں بے نشاں	اب وہ اُنکو بھی نہیں ہوتی میسر کاسنی
کاسہ	ع	۸۶	پیالہ۔ کٹورا۔	مذکر	رضا	تیرے در کا ہوں گدا شاہانہ میرا ہے مزاج	ہاتھ میں رکھتا ہوں کاسہ بھی سرِ فغفور کا

[1] برش کے معنی میں مختلف فیہ پایا جاتا ہے۔ انیس نے مونث بھی لکھا ہے (ع) ان چھوٹی سی تلواروں کی تھی کاٹ غضب کی۔ تراش بہونٹ کے معنی میں (فقرہ) اس اچکن کی کاٹ خراب ہوگئی۔ [2] بیر دشمنی کے معنی میں (ناظم) زخمی عشق پہ اتنا بھی ستم خوب نہیں کاٹ اچھی نہیں ہر دم کی یہ دم خوب نہیں۔ [3] چیزوں کے بنانے اور تیار کرنے کا مقام ایک قسم کی اونچی چوکی جسپر بیٹھ کے گوٹہ کناری بنتے ہیں۔

کاش	ف	۳۲۱	ایسا ہو۔ کیا اچھا ہو یہ کلمہ تمنا کا ہی	مونث	جلیل	بات نہ آئے زبان پر نہ سہی	کاش یہ آ گئی وہ نہیں جاتی
کاشانہ	″	۳۷۷	جھونپڑا۔ آشیانہ۔ گھونسلا	مذکر	دبیر	دل سینے میں جلتا ہی یہ پروانہ ہی کس کا	بو خلد کی آتی ہی یہ کاشانہ ہی کس کا
کاغذ	″	۱۷۲۱	پتر۔ عربی میں قرطاس کہتے ہیں۔	″	امیر	کیسا جواب خط کہ ہوا نامہ بر کا خون	کاغذ پکارتا ہی یہ خط کی رسید کا
کافر[۵]	ع	۳۰۱	بیدین۔ خدا کا منکر۔ نافرمان	″	فایز	تیری ابرو دیکھکر او بت خدا یاد آ گیا	زور سے تلوار کے کافر مسلماں ہو گئے
کافور	″	۳۰۷	کپور۔	″	امیر	زلف و رخ دونوں ہیں فرنسی جوانی کی خزاں	مشک تھا وہ مشک کافور وہ کافور رہا
کاکل	ف	۱۷	زلف۔ سر کے لانبے بال۔ جو لٹکتے ہوتے ہیں۔	مونث	رند	خوش آئی ہی انہیں اب وضع بانکی	کمر پر رہتی ہے کاکل میاں کی
کاگ[۱]	ہ	۱۴	بوتل کی ڈاٹ	مذکر	ریاض	وہ ٹوٹی توبہ وہ دن سے اڑا کاگ	غضب گولی نشانے پر پڑی ہے
کال	″	۵۱	مہنگی۔ موت۔ قحط	″	جرات	مری جوشش اشک سے بھر رہو گا جہاں بحر و بر	نہ برستی اب جو یہ چشم تر تو خدانخواستہ کال تھا
کالا	″	۵۲	سانپ۔ سیاہ رنگ۔ ہندوستانی سپاہی	″	اسیر	زلف سیہ دکھا کر وہ پیچھے جو ہٹ گیا	سمجھے یہ ہم کہ کاٹ کے کالا پلٹ گیا
کالبد	ف	۵۷	قالب۔ تن۔ جسم۔	″	آتش	عزیز روح کی دم تک ہی کالبد گل کا	خراب حال ہی بے مغز جب ہوا چھلکا
کالک	ہ	۱۷	بفتح سیوم۔ سیاہی۔ کاجل	مونث	جان صاحب	سنتی ہوں ملکے چاندنی سے رات	منہ میں کالک لگائی کلو نے
کالکا	″	۷۳	ہندوؤں کی ایک دیوی کا نام	″	امیر	ڈر کے میری شب جدائی سے	کالکا رام رام کرتی ہے
کام[۲]	″	۶۱	دھندا۔ مقصد۔ مراد۔ عمل۔ شغل۔	مذکر	جلال	لگائے کوئی سینے سی تو یوں کا ہکو تم تڑپیں	ذرا سا کام اس دل لگی سے ہو نہیں سکتا
کام	۰	۰	کاریگری۔ نقش و نگار۔	″	آتش	گورے منہ کی تری یاد آئی سنہری افشاں	لوح سیمیں پہ اگر کام طلا کا دیکھا
کان[۳]	ف	۱۷	معدن۔ کھان	مونث	صریر	بیاں کس سے ہو تعریف شکل و صورت کی	وہ جان حسن کی ہی کان ہی ملاحت کی
″	ہ	۱۷	گوش۔	مذکر	درد	شیوہ نہیں بنا تو عبث ہنرہ یہ بکنا	کچھ بات کہینگے جو کوئی کان ملیگا
کانٹا[۴]	″	۴۷۲	خار۔ چاندی سونا تولنے کی چھوٹی ترازو۔	″	جلیل	خونیں ڈوبی ہوئی پلکیں اور لخت دل	پھولو نہیں تلتا ہی بھر کانٹا ہی گلزار کا
کانسٹبل	انگریزی	۵۶۳	چوکیدار۔ سپاہی پولیس کا۔	″	ظریف	پل تختہ لاکے رکھدیا پانی میں تر بتر	کانسٹبل کھڑا تھا جہاں سے تھی رہگذر
کانس[عـ]	″	۱۳۱	دیوار۔ چھجا۔	مونث	بحر	نارسائی دیکھنا اٹھتا ہو جب میرا غبار	یار کی کوٹھی کی کانس سے پھسلتی ہی جو
کاوش	ف	۳۲۷	کھوج لگانا۔ تلاش کرنا۔ دشمنی رنجش جھگڑنا۔ لپٹنا۔	″	تسلیم	کم کبھی کاوش جگر ہو گی	یا بسر یوہیں عمر بھر ہو گی

۱؎ اکثر صاحبان اس لفظ کو انگریزی کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اصل لفظ (کارک) تھا بگڑ کر کاگ ہو گیا۔ کارک ایک درخت کا نام ہی جسکی پوست سے کاگ بناتے ہیں۔ لکھنؤ والے کاگ کو علی العموم مذکر اور دہلی والے اکثر مونث بولتے بھی سنا گیا ہی (نوح) کاگ بوتل کی کھول دی جھٹ پٹ۔ یہ دہلی کا استعمال ہی اور لکھنؤ (رند) نکل آئی پری ساقی نے جدم۔ نکالا کاگ شیشے کا لگا پیچ

۲؎ کام بمعنی تالو۔ (ذوق) منش کی جانوش ہی دنبالہ زنبور میں۔ کام میں فعی کے نیشے بہرہ بجای آبلہ۔ بمعنی عمل۔ (اسیر) مفلسی مفلس کی نعم کی بجا ہی منعمی۔ مصلحت سے کب کوئی خالی ہی کام اللہ کا۔ سنسکرت میں بمعنی شہوت کے بھی مستعمل ہی۔ ۳؎ زنا سخ) نکلا دن ابھی باہر گزر ہو کر حسینوں کا۔ لحد یاری کی کان ہے اور میری خاک بارا ہی ۴؎ کنویں سے گری ہوی گگری ڈول لوٹے وغیرہ نکالنے کا آلہ (بحر) ڈوبے ہم چاہ زنخدان میں ان آنکھوں کے حضور یہ مژہ نے رسن زلف میں کانٹا باندھا۔

۵؎ (امیر) وہ کہتے ہیں کہ ہم آنکھوں میں سب کو تاڑ لیتے ہیں۔ محبت ساری دنیا کی ہی کانٹے میں تولی ہے عـ اکثر اساتذۂ دہلی نے کافر کو بفتح فا کہا ہم قافیہ لکھا ہے۔
عـ اصل انگریزی لفظ کارنس ہے۔

کاوه	ف	۲۳	تیکبر۔	مذکر	انیس	جست نظر آئی نہ کاوہ نظر آیا	پھرتا ہوا لشکر میں جہلاوہ نظر آیا
کاه	”	۲۶	سوکھی گھاس	مونث	آتش	وہ کوہ ہوں میں کاہ ہی گران جسکو	وہ کاہ ہوں کہ کوہ پہ جو بار ہو گئی
کاہش	”	۲۲۴	زوال کمی۔ نقصان قبول کرنا۔	”	داغ	غیر کو اُس بزم میں توقیر پھر پیدا ہوئی	دلکو میری کاہش کی تقدیر پھر پیدا ہوئی
کاہیدگی	”	”	لاغری۔ دبلاپن۔ گھٹا گو	”	تعشق	کیا کنوئیں مجکو جھنکائیگی مری کاہیدگی	لیکے وہ چلتے ہوئے ہیں ہاتھ میں لنگر رکھیا
کایا	ھ	۲۲	شکل۔ صورت۔ جسم۔ حالت۔	”	حالی	عرب جسپہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اُسکی کایا
کایا پلٹ[1]	”	۴۴۴	ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا۔ کچھ کا کچھ ہوجانا۔ وہ دوا جس سے بڈھا جوان ہوجاتا ہے۔	”	تسلیم	جو تھا دوست اپنا عدو ہوگیا	غضب کی یہ کایا پلٹ ہو گئی
کائنات	ع	۴۸۲	دنیا۔ مخلوق۔ یہ لفظ جمع ہے مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے	”	رند	روناہی اگر ہے تو طوفان آئیگا	اشکو نہیں کائنات پھر یگی ہی ہی
•	•	•	اردو میں سرمایہ پونجی حقیقت بساط کے معنی میں بھی مستعمل ہے	”	ناسخ	ترک دنیا کی سوچ کیا ناسخ	کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں
کائی	ھ	۴۱	وہ سبزی جو بند پانی میں کثافت کیوجہ سے پیدا ہوجاتی ہے۔	”	منیر	پڑا ہی سبزہ خط ذقن کا عکس حسرت سے	لگی ہے حوض آئینہ میں کائی چاہ بابل کی
کباب	ف	۲۵	بھنا ہوا گوشت فارسی والے بھنے ہوئے گوشت کو کباب کہتے ہیں۔	مذکر	مصحفی	آتش غم سے متصل یا رو	دل نہیں یہ کباب بھنتا ہے
کبادہ	”	۳۲	کمان جو بہت نرم ہوتی	”	منیر	قد دوتا سے الفت ابرو کی تھی نمود	سانچا کڑی کمان کا اپنا کبادہ تھا
کبر	ع	۲۲	بکسر اول۔ تکبر۔ غرور۔ گھمنڈ۔ بکسر اول و بالفتح دوم پیری کہن سالی۔	”	امیر	کبر سب خاک میں ملجائیگا مغروروں کا	اک ذرا گور غریباں میں گذر ہونے دو
کبک	ف	۴۲	بالفتح۔ چکور اسکی چال بہت مشہور ہے	”	رضا	دیکھکر رفتار تیری باغ میں	کبک اپنی چال سے شرما گیا
کبوتر	”	۶۲۸	ایک مشہور پرند ہے۔ سنسکرت میں بھی کبوتر ہی کہتے ہیں۔	”	تسلیم	خط بھیجے ہیں اتنے کہ پہنچ نامہ بری اب	عنقا ہے زمانے میں کبوتر نہیں ملتا
کپڑا	ھ	۲۲۲	پارچہ۔ لبتر۔	”	ناسخ	سر وہی باغ جہاں میں وہ صنم نام خدا	ہے بجا اُسکو پسند آئے جو کپڑا چھال کا
•	•	•	لباس۔ پوشاک۔	”	ریاض	بھٹی میں مے فروش نے ٹوپی اُتار لی	مسجد میں ہم جو آئے تو کپڑے اُتر گئے
کُتا	ھ	۴۲۱	ایک مشہور نجس جانور ہے جسے فارسی میں سگ کہتے ہیں۔	”	جانصاحب	برقی خانم بھونک کر خالی نکر اپنا دماغ	بے ادب لڑکا تھا کتا بنگیا سسرال کا
کتاب	ع	۴۲۱	پوتھی۔ کتب جمع ہے نسخہ۔ رسالہ۔	مونث	اسیر	لکھی وصف رخسار میں جو کتاب	وہ آئینہ حق نما ہو گئی
کتابت	”	۸۲۳	لکھنا۔ تحریر۔ لکھائی۔ مکتوب	”	فائز	قاصد بار ضمیروں کیطرح پھرتا ہے	اسنے بی نام لکھی ہے جو کتابت میری

[1] بعض شعرانے مذکر بھی لکھا ہے۔ (منذر) وہ جوان ہوتے ہی ہمسے ہو گئے نا آشنا۔ دوہی دنیں ہائے یہ کایا پلٹ کیسا ہوا۔

کتابہ	ع	۴۲۸	وہ عبارت جو لوح مزار یا مسجد وغیرہ میں پتھر پر کندہ کر کے لگاتے ہیں	مذکر	امیر	ملایا خاک میں اُنکو جہاں کی بیوفائی نے	کتابہ خط کوفی میں لکھو گور غریباں کا
کتان	؍؍	۴۷۱	بالفتح السی۔ تیسی جسکا تیل نکالتے ہیں۔ اس معنی میں مونث ہو ایک قسم کا کپڑا ہو جو چاندنی پڑنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہو۔	مذکر	آتش	دل صاف میں نے عالم اسباب میں کیا	بنوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا
کتبہ	ع	۴۲۷	لکھا ہوا۔ تحریر کیا ہوا۔	؍؍	تسلیم	دی جان جسنے اُس لب لعلیں کے عشق میں	خون جگر سے قبر پہ کتبہ لکھا گیا
کتھا	ھ	۴۲۷	قصہ۔ ہندوؤں کے مذہبی بزرگوں کے حالات کہانی۔	مونث	اختر شیانی	سنکر وہ مرا فسانہ بولے	ہمنے یہ کتھا بہت سنی ہے
کتر بیونت	؍؍	۱۰۸۸	بفتح اول و دوم۔ قطع برید۔ کاٹ چھانٹ۔	مذکر	نیر	کہیں کھڑ کھڑ ہے باندانوں کی	ہے کتر بیونت اچھے پانوں کی
کٹار	ھ	۴۲۱	چوڑی اور تیز دھار رکھنے والا خنجر۔ چھوٹی تلوار	مذکر	مصحفی	پھر وہ بت صاحب ارادہ ہوا	پھر کمر میں کٹار رہنے لگا
				مونث	سرور	یونہی کیا کم تھا بانکپن تیرا	اُسیر تو نے کٹار باندھی ہے
کٹورا	؍؍	۴۲۷	تانبے، پیتل یا کسی اور دھات کا پیالہ۔	مذکر	ناسخ	لبریز اُسکے ہاتھ میں ساغر شراب کا	بنتا ہو عکس رخ سے کٹورا گلاب کا
کٹوری	؍؍	۴۳۶	چھوٹا کٹورا۔	مونث	جاہ	ہے فکر درد دل کی تو کھا تیغ آبدار	چھلا جو اسمیں ہے وہ کٹوری دوا کی ہو
کٹہرا	؍؍	۴۲۶	بفتح اول و دوم۔ لوہے یا لکڑی کا جنگلہ جو بغرض حفاظت مکان وغیرہ میں لگاتے ہیں۔ درندوں کے رکھنے کا پنجرا۔	مذکر	ظریف	ہے اک طرف کو اسمیں کٹہرا لگا ہوا	اک سمت کو ہو ٹاٹ کا پردہ پڑا ہوا
کثافت	ع	۱۰۰۱	لطافت کی ضد۔ میلا پن۔ نجاست گندگی۔	مونث	امیر	کیا خاک پاک ہے کہ وہاں رکھتے ہی قدم	ہوجاتی ہو تمام کثافت بدن کی دور
کثرت	؍؍	۱۲۰	زیادتی۔ بہتات۔	؍؍	اکبر	شکست رنگ مذہب کا اثر دیکھیں نئے مرشد	مسلمانوں میں کثرت ہو رہی ہے بادہ نوشی کی
کجاوہ	ف	۲۰۳	کاٹھی اونٹ وغیرہ کی اونٹ پر کاٹھی اسطرح باندھتے ہیں کہ اُس پر دو آدمی متقابل ہوکر بیٹھ سکیں۔	؍؍	دبیر	ڈیوڑھی سے پر کجاوہ زینب جو ہیں ملا	خود اہتمام کرنے لگے شاہ کربلا
کجک	؍؍	۴۳	بفتح اول و دوم فیلبانوں کا انکس	مونث	امیر	ہے در قلعہ گردوں کی کلید اسکی کجک	فیلبان ہے کہ سیمرغ ہو بالائے جبل
کجکول	؍؍	۶۹	بھیک کی جھولی۔ بھیک کا پیالہ۔ اسکو کشکول بھی کہتے ہیں۔	مذکر	منیر	محروم کوئی بھی نہیں فیض حضور سے	کجکول آسمان نظر آیا بھرا ہوا
کجلوٹی	ھ	۶۶۷	کاجل رکھنے کی ڈبیا۔	مونث	عزیز	ہے مہ شب بنت مہر فروغ آرائی	بنواؤنگا کجلوٹی خال رخ قنبر کی

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کجی	ف	۳۳	ٹیڑھاپن۔	مونث	داغ	طبیعت کی کجی ہرگز مٹائے سے نہیں مٹتی	کبھی سیدھے تمہارے گیسوئے پُرخم بھی ہوتے ہیں
کُچ [۱]	ر	۲۲	پستانِ زن۔ چھاتی	ر	نواب مرزا شوق	آڑی ہیکل گلے میں ڈالے ہوئے	پیاری پیاری کچیں نکالے ہوئے
کچ کچ	ر	۴۶	بک بک۔ ہر وقت کی کہا سنی۔ جھک جھک	ر	ظفر	لگے ہو آپکا دل کسطرح اور کسی کی کچ کچ پر	کھچا کچھ بھر دیئے ہیں عشق نے دل میں وحشت
کچہری	ر	۲۳۸	بفتح دوم دربار عدالت۔ اجلاس	ر	اسیر	رہتے ہیں میرے گرد بیاباں کے جانور	وحشت نے مجکو دی ہے کچہری نواب کی
کد [۷]	ع	۳۰	فارسی میں اصرار۔ ضد۔ ہٹ۔ تیج۔ کوشش کے معنی میں ہے اور اردو میں بمعنی رنجش۔ خفگی۔	ر	نوح	کہتا تھا دل سے میں کہ ستم کا گلہ نکر	ضد اور بھی ہوئی انہیں کد اور بھی ہوئی
کدو	ع	۶۳۰	ایک قسم کی ترکاری۔ طنزاً آلۂ تناسل	مذکر	وزیر	سما گئی مری سینے میں مثل دل شیشہ	تمہارے محتسب ہاتھ کیا کدو آیا
کدورت	ف	۶۳۰	بالضم تیرگی۔ مجازاً رنج و ملال۔ گندلاپن۔ غبار آلودہ ہونا۔	مونث	جلیل	تم نہ آئینے کو خاک میں نا حق ملاتے ہو	کدورت جم گئی دل میں تو پھر مشکل سے نکلیگی
کسر [۲]	س	۲۲۰	معمول۔ محصول۔ چنگی۔ ٹیکس۔ خراج۔	ر	رند	بوسہ مانگا جو شب وصل تو ہنسکر بولے	کہیں ایسا نہو ہر روز کی تو کر باندھے
کرامات [۳]	ع	۴۰۴	کرامت کی جمع۔ بزرگی۔ خرقِ عادت جو بات کسی ولی سے خلاف عادت ظاہر ہو۔	ر	جرأت	آ گیا وہ بت کافر تو کوئی دم کو آج	شیخ صاحب کی کرامات نظر آتی ہے
•	•	•	پونجی۔ سرمایہ۔ دولت۔ بڑی چیز	ر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی
کرامت	ع	۶۶	بزرگی۔ خرق عادت ظاہر کرنا۔ عجیب کام کرنا۔	ر	ریاض	آئی زمزم سے ابل کر مری لب تک اے شیخ	آج تو آپ نے یاروں کی کرامت دیکھی
کرایہ	ف	۲۳۶	بھاڑا	مذکر	امیر	نقد طاعت جو روز کرتے ہیں نذر	خلد کا پیشگی کرایہ ہے
کرب	ع	۲۲۳	درد۔ دکھ۔ غم۔	ر	انیس	اک کرب تھا بسمل کیطرح جانِ حزیں پر	اٹھتی تھی کبھی اور کبھی گرتی تھی زمیں پر
کربلا [۴]	ر	۲۵۳	عراق عرب کے ایک مقام کا نام جہاں امام حسین شہید کئے گئے مجازاً تعزیے دفن کرنے کی جگہ۔ مقتل۔	مونث	امیر	غمزے سے اپنے بولی وہ کشتوں کو دیکھکر	لو جی مری گلی نہ ہوئی کربلا ہوئی
کرتب	ھ	۶۲۲	ہنر۔ فن۔ نٹوں کا تماشہ بازی	مذکر	بحر	حسن کے نشہ سے گو مست ہیں آنکھیں لیکن	اپنے کرتب میں ہے ہشیار یہ چتون کی نظر
کرتوت [۶]	ر	۱۰۲۶	جادو۔ ٹونا۔ عیب۔ حرکات ناشائستہ	ر	رنگین	غضب ہے کہ رنگیں کا دل پھاڑنے کو	نیا روز کرتوت کرتا ہے خوجا

۱ (جان صاحب) ہر ایک مرد کی سینے پہ آنکھ پڑنے لگی۔ ہوئی کچوں کی جو کچھ کچھ ابھار کی صورت ۲ فارسی میں بمعنی بہرے کے بولتے ہیں (ناظم مصرع) نہ سُنے اب جو سخن آپکا وہ کر گوش ہو کر (مصحفی) گالیاں روز جا جا کر مجھے دیجاتے ہو۔ مجھ پہ روز آپ نے اس بات کی کر باندھی ہے۔ ۳ کنایۃً شرمگاہ (نواب مرزا شوق) لنگوٹے کو آگے بڑھا لیجے کرامات وا تا چھپا لیجے۔ ۴ یہ مقام یزیدی فوج نے حضرت امام حسینؑ اور انکے ساتھیوں کو کئی روز تک بھوکا پیاسا رکھکر دسویں محرم ۶۱ ہجری کو شہید کر ڈالا۔ کنایۃً وہ مقام جہاں پانی نہ ملے (انتہ) ابرو کی دُھن میں جان دقن کا ربلا ہے بیان۔ پانی کی کربلا ہوئی کعبہ کی راہ میں۔ قحط و کمی کے معنی میں بولتے ہیں۔ ۶ کرتوت کو انشا نے مونث بھی لکھا ہے۔ ہے بڑا جھگڑا ترا ایسا ارے تو تہ ہے۔ کب تلک میں تری کرتوتوں کو رکھوں ڈھانپ ڈھانپ۔ مونث ہی فصیح ہے۔ ۷ (اختر شاہ اودھ) سمجھائیں کچھ اسکو پیر و مرشد۔ زیبا نہیں اس میں آپ کو کد۔ بمعنی کوشش و سعی۔ (مونس) دو لاکھ میں ایسی نہ کسی اور نے کد کی۔ حر نے فقط اک بندۂ بےکس کی مدد کی

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کُرتا	ہ	۲۲۵	بغیر کف کی قمیص۔	مذکر	انیس	کُرتا تنِ اطہر پہ رسولِ عربی کا	زیبِ کمرِ پاک کمر بند علیؑ کا
کرچ	ہ	۲۲۳	بکسر اول و دوم نیز بکسر اول و فتح دوم ایک قسم تلوار کی ہے۔	مونث	سحر	سواروں کی کرچیں چمکتی ہوئی	پڑی آنکھ جن پر جھپکتی ہوئی
کردار	ف	۲۲۵	کام۔ فعل۔ طرز۔ روش۔ عمل	مذکر	بحر	بینا ہوں اگر آنکھیں ارباب کے عمل دیکھیں	چھُپتے ہیں عماموں میں کردار نہیں چھپتے
کردھنی	ہ	۸۹	عورتوں کا ایک زیور ہے۔	مونث	ناسخ	کافرِ خطِ استوا بدن کا	ہے تری سونے کی کردھنی ہے
کرسی	ع	۲۹۰	چھوٹا تخت۔ چوکی۔ آٹھواں آسمان۔ مکان کی اونچائی جو زمین سے ہو۔	؍؍	منیر	بنا ہے دل کا نقشہ اپنی انگیا میں جو کھنچتی ہیں	بچھاتی ہیں تر بنگلے میں کرسی نئے دل کی
کرشمہ[1]	ف	۵۲۵	اشارہ۔ اردو میں انوکھی بات۔ عجیب بات۔ شعبدہ	مذکر	آتش	روح قالب سے جدا کرتا ہے قالب روح سے	ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے یہ تیری تار کا
کرگدن	؍؍	۲۹۴	گینڈا ایک جانور کا نام	؍؍	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو لبِ مرگ سپر دیتا ہے
کرم	ع	۲۹	بفتح اول و دوم مہربانی۔ بخشش۔ مروت۔	؍؍	رضا	پہلو ہے گرم اس بتِ کافر کے وصل سے	ادنیٰ کرم ہے یہ مرے پروردگار کا
کرن	ہ	۲۷۰	شعاع	مونث	امیر	چمکی یہ روئے یار سے قسمت نقاب کی	جالی سے چھن رہی ہے کرن آفتاب کی
	۰	۰	ایک قسم کا گوٹا۔	؍؍	ناسخ	چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں سے	پاپوش میں لگاؤ کرن آفتاب کی
کروٹ	ہ	۲۲۶	ایک طرف۔ ایک پہلو۔ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلنا۔	؍؍	تسلیم	لپٹ کے سینے سے تسکو نہ اٹھنے دی کروٹ	تمام عمر نہ بھولیگی آج کی کروٹ
کُرہ	ع	۲۱۵	گھیرا۔ گیند۔ گول چیز۔ حلقہ۔ مدور	مذکر	اسیر	سوا آہوں کے اسمیں کچھ نہیں ہے	ہمارا دل کرہ ہے کیا ہوا کا
کڑا	ہ	۲۲۱	چاندی سونے کا حلقہ جو ہاتھ پاؤں میں پہنتے ہیں۔	؍؍	میر حسن	وہ ہاتھوں میں سونے کے موٹے کڑے	جھلک جسکی ہر ہر قدم پر پڑے
کڑکا	ہ	۲۲۱	نقیبوں کا بولنا۔ جو امرا کی سواری کے آگے آگے چلتے ہیں۔	؍؍	آتش	عجب محبوب باشوکت ہے اے بادِ بہاری تو	صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا
کڑک	۰	۰	بجلی کی آواز۔	؍؍	بحر	نہ بادل لڑیں گے مری چشمِ تر سے	کسے اپنا کڑکا سناتی ہے بجلی
	ہ	۲۴۰	بفتح اول و دوم سخت ہیبت آواز جیسے بجلی کی کڑک۔ تیز۔ بمعنی درد۔ چمک۔ ٹیس	مونث	ظفر	کان میں جب مری نالہ کی کڑک جاتی ہے	ابر میں عدو کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے
کڑکیت	ہ	۲۵۵	وہ شخص جو بادشاہوں امیروں کی سواری کے آگے بولتے ہیں۔	مذکر	مونس	چاؤش بھاگ بھاگ کے روپوش ہو گئے	کڑکیت مارے خوف کے خاموش ہو گئے
کڑی[2]	؍؍	۲۳۰	سختی۔ حلقۂ زنجیر۔	مونث	امیر	خانۂ گور کی چھت بیٹھ کے دیوار گرے	جو کڑی پڑتی ہے ہم مرد وہی اٹھاتے ہیں

[1] کرشمہ۔ کرتوت در نظم ستیں سمر گوشیاں غیروں سے اشارہ دیکھے۔ آج آنکھوں سے کرشمے ترے سارے دیکھو۔ نشان۔ علامت۔ نمونہ (حالی) نہ جھگڑا کوئی مال و دولت کا تھا۔ کرشمہ اک آنکی جہالت کا تھا۔ [2] حلقۂ آہنی۔ (ریاض) سخت جاں زندانیوں میں جو نہ مجھ سے اُٹھ سکے۔ ایسی کڑی کوئی سلاسل میں رہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کرڑی	ہ	۲۳۰	دھرن۔	مونث	امیر	ساتھ ہی تختۂ تربت بھی خرید ا ہمنے	مول بازار سے لی جب یہ تعمیر کرڑی
کزلک[۱]	ت	۷۷	تیز چھری۔ چھوٹی چھری۔ چاقو۔ قلمتراش۔	"	امیر	معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک	اک حرف غلط نامۂ عصیاں ہے ہمارا
کس	ہ	۸۰	زور۔ طاقت بل۔ بفتح اول	مذکر	انیس	دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہی	آتا نہیں پھر کر جو نفس جاتا ہے
کسائ	ع	۸۱	چادر۔ کملی۔	مونث	عزیز	ہو اجب لخلخہ تجویز حیدر ارباب شوق عزیز ہیں	یمانی اک کساء مست عبائی نے بچھائی
کس بل	ہ	۱۱۲	زور طاقت۔ تلوار کا دم خم۔	مذکر	انیس	گل نئی بچھو جو بر چھی لگا بل اسکا	زور دکھلاتا تھا ہر ضرب میں کس بل اسکا
کسر	ع	۲۸۰	کمی۔ نقص۔ نقصان۔ گھاٹا۔ بفتح اول و دوم۔	مونث	وجاہت	جنوں میں کسر یہ بڑی رہ گئی	کہ بیڑی پڑی ہی ہتکڑی رہ گئی
کسک	"	۱۰۰	بفتح اول و دوم۔ درد۔ دُکھ	"	نوح	اے نوح ترک عشق سے یہ فائدہ ہوا	دل کی کسک گئی وہ جگر کی کسک گئی
کسل	ع	۱۱۰	بفتح اول و دوم صحیح ہی۔ مگر اکثر زبان میں بالفتح و سکون دویم پایا جاتا ہے ضعف سستی۔ ماندگی۔ کاہلی۔ تکان۔	مذکر	رشک	بیٹھنا چاہیئے اور رشک توانائی ہیں	میں رہ عشق میں بے ضعف و کسل بیٹھ گیا
کیس	ہ	۱۵۰	ایک دوا کا نام۔ بیائے معروف	"	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر جوہر شمشیر کیس	چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
کش	ت	۳۳۰	بالفتح کشیدن کا امر۔ اردو میں سگرٹ اور حقہ وغیرہ کا گھونٹ۔	مذکر	منیر	صاف ضیق النفس آسے ہو جاے	ایک کش اسکا کھینچے جو دم بھر
کشاکش	"	۷۴۱	کھینچا کھینچ۔ اینچا تانی۔ غم و غصہ جھگڑا فساد۔	مونث	ذوق	ستمگروں کی کشاکش میں آبرو ہے کہ	کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھکر
کشت	"	۷۲۰	بالکسر کھیتی۔ شطرنج کے شاہ کا ایسے خانہ میں ہونا کہ اگر اس خانہ میں دوسرا مہرہ ہوتا تو مر جاتا۔	مونث	جلیل	شکر ہی فیض سے ابن بحر رسالت کے جلیل	کشت امید نظر مجکو ہری آتی ہے
کشت و خون	"	۱۲۸۲	بالضم۔ خونریزی۔	مذکر	انیس	دریا بھر لہو کی بڑا کشت و خون ہوا	ڈھلتی تھی دوپہر کہ علم سرنگون ہوا
کشتہ	"	۷۲۵	بالضم۔ مرا ہوا۔ مقتول۔ ذبح کیا ہوا۔	"	آتش	کس کس کو خاک میں نہیں ملوایا آپنے	کشتہ ہی کون کون تمہارے غرور کا
"	"	"	وہ دوا جو کسی شے کو جلا کر بناتے ہیں جیسے رانگے کا کشتہ چاندی کا کشتہ دوا کے زور سے ماری ہوئی دھات	"	ناسخ	کر سکیں اغیار کیونکر خون مجھ بیتاب کا	ہر کسی سے کشتہ ہو سکتا ہی کب سیماب کا

[۱] ذال معجمہ سے املا غلط ہی۔ ۵۔ (داغ) اتنی ہی تو بس کسر ہی تم میں۔ کہنا نہیں مانتے کسیکا۔ کمی۔ (عزیز) اے سوز عشق پنہاں اب قصہ مختصر ہی۔ اکسیر ہو چلا ہوں اک آنچ کی کسر ہے۔ یہ لفظ عربی کسر سے بنایا گیا ہے۔

کشتی	ف	۳۰۷	بالضم۔ زور آزمائی کے لیے پہلوانوں کا باہم گتھنا	مونث	شعور	عقاب تیز پر اتو زور بازو بھول جائیگا	ہلو پر اگر کبھی کشتی پڑی میر کبوتر سے
؍؍	؍؍	؍؍	بالفتح ناؤ۔	؍؍	جاہ	ہونٹھوں پہ مسی کا دنداں کو دیکھکر	آب گہر پہ عمر کی کشتی ٹھہر گئی
؍؍	؍؍	؍؍	طشت	؍؍	امیر	کیا دیکھے عاشقوں کے وہ داغدار سینے	پھولوں کی کشتیوں میں یوں لگے ہوئے ہیں
؍؍	؍؍	؍؍	کاسۂ گدائی۔	؍؍	رشک	قانع ہو آدمی تو برابر ہے قدر میں	کشتی زر و لباس کی کشتی فقیر کی
کشش	؍؍	۶۶۲	کھچاوٹ۔ حرفوں کی کشش	؍؍	منیر	ابرو کا عشق ہے خط تقدیر میں رقم	ہر حرف میں کشش نظر آئی کمان کی
؍؍	؍؍	؍؍	جذب۔	؍؍	جلال	شرو کا چلتے وقت انکو کسی نے	کشش دلکی یہ آخر کیا کیا کی
کشف[1]	ع	۴۰۰	کسی پوشیدہ امر کا ظاہر کرنا۔ کھولنا۔ پردہ اٹھا دینا۔ پوشیدہ بات کا ظاہر ہونا۔	مذکر	تسلیم	بات دلکی چھپاؤ گے تم کیا	ہم فقیروں کو کشف ہوتا ہے
؍؍	..	؍؍	کشف اللغات۔ لغت کی ایک مشہور کتاب ہے۔	مونث	میر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہے
کشکول	ف	۲۷۶	فقیروں کے بھیک مانگنے کا پیالہ	مذکر	نواب مرزا شوق	ہے کہیں تاج بادشاہی کا	کہیں کشکول ہو گدائی کا
کشمکش	..	۶۸۰	اینچا تانی۔ گھبراہٹ۔ مصیبت۔ تکلیف۔ غصہ۔	مونث	غالب	جاتی ہے کشمکش کہیں اندوہ عشق کی	دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد ہے
کشور	..	۵۲۶	بکسر اول و فتح سیوم۔ ملک۔ ولایت۔	مذکر	سخن	کشور دل جو شہ عشق کے قبضہ میں رہا	ہو کے آباد کئی بار یہ ویراں ہوگا
کشید	..	۳۴۴	کھچاوٹ۔ عرق نکالنا۔	مونث	بحر	بنے جو اسکے پنجہ رنگیں کی دید کی	آنکھوں کے تل سے عطر حنا کی کشید کی
کعبتین	ع	۵۵۲	پانسے جوا کھیلنے کے۔ ایک قسم کا جوا ہے	؍؍	ذوق	جو دل قمار خانۂ محبت سے لگا چکے	وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے
				؍؍	آتش	کھیلنا آساں نہیں ہے کعبتین عشق کا	نقش سے انکے ہیں شل مہرۂ ششدر سیکڑوں
کعبہ	ع	۶۷	بیت اللہ شریف۔	مذکر	ناسخ	دل پاک ایسا حرم ہے کہ حاجی	خدارا سیہ کعبہ ہوا چاہتا ہے
کف[2]	ف	۱۰۰	پھین۔ جھاگ۔	؍؍	منیر	تکلف بڑھ گیا اے بت جو میخانے میں تو آیا	بنا کافور زینت کف شراب پرتگالی کا
؍؍ مختلف فیہ	ف	۱۰۰	ہاتھ۔ پنجہ۔ ہتھیلی۔ بالفتح ہاتھ کی ہتھیلی ہر چیز کا اندرونی حصہ	مذکر	ظفر شاہ	نہیں اعجاز یہ کیا واہ مسیحائے زماں	ید بیضا تو ہمارا کف گلگوں تیرا
				مونث	برق	زیب و زینت سے بڑھی حسن و ادای برق	کف موسی کبھی مہندی سے حنائی نہوئی
کفارہ[3]	ع	۳۰۶	شرعی طور پر گناہ کا معاوضہ۔ بدلا۔ عوض گناہ۔	مذکر	ناسخ	توڑنا عہد محبت تار ہا دل سے عذاب ہجر کا	نقد جاں دینا گناہ عشق کا کفارہ تھا
کف پائی[4]	ف	۱۰۲	تلوا پیر کا۔	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار کے	سامنے خورشید کے اسنے کف پا کر دیا

ا؎ اصطلاح صوفیہ میں وہ درجہ جس پر پہونچکر غیب کے اسرار ظاہر ہو جائیں۔ ۵۲؎ تحریک شعر کے معنی میں بولتے ہیں اس معنی میں سنسکرت میں کہہ کہتے ہیں۔ کپڑے کی دوہری پٹی جو قمیص کی آستینوں میں سیتے ہیں۔ کف افسوس ملنا پچھتانا۔ کفگیر۔ ایک آلہ آہنی جس سے ہانڈی وغیرہ میں سے پھین نکالتے ہیں ۵۳؎ بالفتح و تشدید دوم ہے مگر اکثر فصحانے بلا تشدید بھی استعمال کیا ہے (آتش) رنگ زرد و لب خشک و مژہ خون آلود۔ کشتۂ عشق ہیں ہم ہے یہ کفارہ اپنا۔ مگر اب فصحا بغیر تشدید کے نہیں استعمال کرتے۔ ۵۴؎ کف پائی۔ ایک قسم کی جوتی ہے جسکو سلیپر یا زیر پائی کہتے ہیں۔ (سحر) لات ماری سو ال دنیا پر کف پائی مری سنہری ہے

کف دست	ف	۵۶۴	ہتھیلی۔	مونث	ناسخ	فرط غیرت سے اڑا رنگ حنا کا ای شوخ	میرے خوں سے جو ہوئی لال کف دست تری
کفر	ع	۳۰۰	ناشکری۔ خدا کو واحد جاننا۔ حق کا چھپانا۔	مذکر	میرحسن	اٹھا کفر اسلام ظاہر کیا	بتوں کو خدائی سے باہر کیا
کفش	ف	۴۰۰	جوتا۔	مونث	انیس	شاید نہ پہونچے یاں تلک آواز دور کی	کفشیں لیے رہیگا یہ خادم حضور کی
کفک	”	۱۲۰	ہتھیلی۔ تلوا۔	”	مصحفی	کفک پا سے حنائی نہ تری ہو گل تر	باغ میں آتے ہی لالی کا چمن پھونک دیے
کفن	ع	۱۵۰	مردے کی پوشاک جو پہنا کر مردے کو دفن کرتے ہیں۔	مذکر	تعشق	شب ہو گئی تلوار کے سجوانے میں مجھکو	رکھا ہو کفن صبح سے تیار کسیکا
کل	ھ	۵۰	بالفتح۔ آرام چین۔	مونث	داغ	کسی کروٹ سے کل نہیں آتی	نہیں آتی اجل نہیں آتی
.	.	.	بپیچ۔ الہ مشین۔	مونث	جلیل	تمہارے ہاتھ میں کل ہے سکون و بیقراری کی	جو تم چاہو ٹھہرنا تو کیونکر دل نہ ٹھہریگا
.	.	.	فردا۔	مونث	سحر	تیری کل شاید ہے فردای قیامت سے ادھر	آج بھی کل پر اٹھا رکھا ہے وعدہ دیدار کو
کلام	ع	۹۱	بات۔ سخن	مذکر	امیر	میں دل لگا کے تو سنتا ہوں کیا کروں ناصح	ترا کلام ہی دلنشیں اثر نہیں کرتا
.	.	.	مجازاً شعر و سخن نظم	”	جرات	ہمنے جرات عاشقی کا فن جو سمجھا دیا	تو کلام ریختہ کیا عاشقانہ ہو گیا
کلاہ	ف	۵۶	ٹوپی۔	مونث	تعشق	بخار دل سے نکلتا ہے روکتا ہوں جو آہ	سیاہ دل کے دھوئیں سے کلاہ ہوتی ہے
کلائی	ھ	۷۱	بفتح اول بازو کا وہ حصہ جو کہنی اور پنجہ کے درمیان ہے۔	”	جلیل	سخت جاں آپ کا یوں ذبح نہیں ہونے کا	تیغ فولاد کی پتھر کی کلائی ہوتی
کلبہ	ع	۵۷	بالضم چھوٹا گھر جو تنگ و تاریک ہو۔	مذکر	سخن	میہماں آج انکے گھر وہ جان جاں ہونیکو ہے	کلبۂ احزاں مرا رشک جناں ہونیکو ہے
کلس	ھ	۱۱۰	وہ حصہ جو سونے چاندی کا بنا کر مسجد یا مندر کے گنبد پر لگاتے ہیں۔	مذکر	امیر	غش آ جائے جو موسیٰ اس تجلی زار کو دیکھیں	چراغ طور ہے درخشاں کلس روضے کے گنبد کا
کلغی	ت	۱۰۶۰	طرہ جو پگڑی یا ٹوپی یا تاج وغیرہ میں لگاتے ہیں فارسی میں کلکی ہے گجراتی میں کلغی ہے	مونث	ناظم	قبا کیا چست تن پر سر پہ ہے سبز مخمل کی	اور سر پر طرہ ہے یہ کلغی سبز کوپل کی
کلف	ع	۱۳۰	بفتح اول و دوم۔ سیاہی چھائیاں جو منہ پر پڑ جاتی ہیں۔	مذکر	سودا	شمع کہنا تو اسی سوا ہے تاریکی عقل	شمع کا عکس اسکے عارض پر کلف ہے ماہ کا
کلفت	”	۳۰	بالضم تکلیف۔ رنج مصیبت	مونث	تسلیم	ناز سے بیٹھا لیا اس نے لحد جانے جو پاس	کلفت دل ہمسے کوسوں دور رہ کر رہ گئی
کلک	ف	۷۰	خامہ۔ قلم۔	مذکر	جاہ	مرقع کھینچتا ہے روز صنعت ہائے یزداں کا	جواب خامۂ کن کلک ہے میرے قلمداں کا
	مختلف فیہ			مونث	ذوق	کی عطا تو نے خطوں کو کلک ادا	کیا عاشق کو تختۂ مشق جفا
کلمہ[1]	ع	۹۰	عربی میں بفتح اول و کسر دوم ہے فارسی والے بفتح اول و سکون دوم بھی استعمال کرتے ہیں لفظ مفرد جو بامعنی ہو۔ سخن۔ بات۔	مذکر	امیر	ہے یہ سبز گلستاں سخن آرائی کا	کلمہ پڑھنے لگے توتے مری گویائی کا

[1] کلمہ۔ اصل شرع میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کہتے ہیں اسکو کلمہ شریف بھی کہتے ہیں۔ (انیس) لازم ہے ترک یاس کلام مجید کا۔ کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم یا یزید کا۔

کلہ	ف	۵۵	ٹوپی۔ کلاہ۔	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو روئی پر جسکی	کلۂ نقرۂ ظل ہما جلتی ہے
کلی [ت]	ھ	۶۰	بغیر کھلا ہوا پھول غنچہ۔	مونث	محسن	جسطرف دیکھئے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں	لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل
۰	۰	۰	انگرکھے اور کرتے کی کلی۔ گاؤدم کپڑے کا حصہ۔	"	"	یا تازہ لسبی ہوئی ختن کی	کلیاں یوسف کے پیرہن کی
کُلّی	ھ	۶۰	پانی یا کوئی رقیق چیز منہ میں بھر کر اُگل دینا۔	"	بحر	اُسکے دانتوں میں یہ عالم ہی جو کلی کی کبھی	موتیوں نے آب یہ پائی کہ دریا بڑھ گیا
کلیجہ	"	۶۴	جگر۔ ایک حصۂ بدن کا نام ایک عضو	مذکر	جلیل	پھول سی شکل تری دیکھکے دل آیا تھا	کیا خبر تھی کہ ہے پتھر سا کلیجہ تیرا
۰	۰	۰	ہمت۔ جرات۔ حوصلہ۔ دلیری۔	"	داغ	پھر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ	کس بلا کا ہی کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہی
کلید	ف	۱۴	بکسر اول و دوم و نیز بفتح اول و بکسر دوم کنجی۔	مونث	امیر	الفتِ ساقیٔ کوثر کی جو یاد آگئی موج	سمجھے ہم ہاتھ کلیدِ درِ جنت آئی
کلیسا	"	۱۲۱	گرجا گھر۔ یہود و نصاریٰ کا عبادت خانہ	مذکر	تسلیم	کفر و دیں دونوں کو چھوڑا تو خدا ہمکو ملا	کام اپنے تو نہ کعبہ نہ کلیسا آیا
کلیل	ھ	۹۰	چھلانگ مارنا۔ گھوڑے یا دوسرے جانوروں کا خوشی سے کودنا اُچھلنا۔	مونث	گلزار نسیم	کچھ گائیں کلیلیں کر رہی تھیں	بن میں ہری دوب چر رہی تھیں
کمال [ف]	ع	۹۱	پورا ہونا تمام ہونا۔	مذکر	ناسخ	یہ آدمی ہی کہ برسوں جمال رہتا ہی	وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی
۰	۰	۰	ہنر۔ فن۔ قابلیت۔ وصف۔	"	سخن	سخن تلف ہوئی کیا مفت اپنی عمر عزیز	نہ کچھ ہنر ہمیں آیا نہ کچھ کمال آیا
۰	۰	۰	کسی کام میں کامل ہونا مہارت ملکہ	"	ناسخ	عشق لیلےٰ میں ہوا ہی قیس کو حاصل کمال	ہو یقیں زنجیر سی نکلے صدا خلخال کی
کمان	ف	۱۱۱	دھنک۔ قوس۔ تیر پھینکنے کا آلہ	مونث	جلیل	تیوری اتر چلی ہی بت رشک حور کی	رہتی چڑھی ہی کمان کہانتک غرور کی
"	انگریزی	"	صحیح تلفظ کمانڈ ہے حکم۔ فرمان حکومت فوج کی سرداری فوج کی کمان بولنا۔ جنگی خدمت کا حکم دینا۔ نوکری بتانا	"	منیر	فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ ہوا	بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی
کمخواب	ف	۲۶۳ / ۲۶۹	ایک قسم کا زریں قیمتی کپڑا۔				
کمر	"	۲۶۰	جسم کا درمیانی حصہ۔	"	امیر	ایک پوشیدہ کمر یار نے کیا رکھی ہے	آنکھ بھی شکل دہن ہمسے چرا رکھی ہے
کمر بند	"	۲۱۶	پٹکا۔ وہ دوپٹہ جو کمر میں باندھتے ہیں	مذکر	انیس	کرتہ تنِ اطہر پہ رسولِ عربی کا	زیبِ کمرِ پاک کمر بند علی رضہ کا
کمرہ	"	۲۶۵	حجرہ۔ کوٹھری۔ خلوتخانہ۔	"	امیر	تصور سے سمن بویوں کے یہ خالی نہیں رہتا	ہمارا دل ہی یا کمرہ ہی کوئی گنج گلشن کا
کمک [ت]	"	۸۰	بضم اول و فتح دوم۔ حمایت۔ مدد۔ سہارا۔ اعانت۔	مونث	تعشق	اقبال چھوڑتی ہی نگہ جو غصے کی نظر	صفِ مژگاں کیطرف سے بھی کمک آتی ہے

[ف] پورا ہونا تمام ہونا انتہا تک جیسے فلاں لڑکے نے فلاں کتاب تمام و کمال پڑھی ہے۔ بہت نہایت (رشک) میں کہاں عقل کا کمال کہاں۔ سچ تو یہ ہی کمال نادان ہوں۔ ہنر۔ فن۔ قابلیت۔ وصف (انشا) انکھڑیاں سرخ ہوگئیں جوش سے۔ دیکھ لیجیے کمال بوسہ کا۔ حیرت انگیز کام کرنا غضب کرنا۔ (داغ) ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں۔ جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں۔ [ت] ترکی ہے کومک بضم اول و دوم تھا۔ فارسی والوں نے بتخفیف او غیر ملفوظ بضم اول و فتح دوم کمک کر لیا۔ (داغ) کون بیکس کا معاون ہے بجز ذات خدا غیب سے انکی مدد کو کمک آتی ہے۔ (امیر) جو وصل میں بیتابی دل ہوگئی دونی۔ کی اور کمک دردِ محبت کی دوا نے۔ ؏ (امانت) داغ اپنا معطر ہوگیا جب ہلگیا دامن۔ انگرکھے میں ترے کیا غنچہ لب کلیاں ہیں گلشن کی

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
کَمَل	ھ	۹۰	کثرتِ استعمال سے کمبل کا کمل ہو گیا بھیڑ بکری وغیرہ کے بالوں کی موٹی چادر۔	مذکر	منیر	رحمتِ خدا کی نشۂ افلاس میں رہے	اوڑھا فقیرِ مست نے کمل سحاب کا
کمند	ف	۱۱۴	رسی کی سیڑھی۔ جو مخفی طور پر اونچے مکانوں میں چڑھنے کے لئے بناتے ہیں۔	مونث	آتش	گھر سے خدا کے ملتے ہیں مضمون مجھے بلند	فکرِ رسا کمند ہے کعبہ کے بام کی
کُمہار	ھ	۲۶۶	مٹی کا برتن بنانے والا۔	مذکر	سحر	وہ تفتہ دل ہوں کہ مر کر بھی کام آؤنگا	بنائیگا مری مٹی کی بھی کمہار چراغ
کمی	"	۷۰	زیادتی کے برعکس۔ گھاٹا نقصان۔	مونث	جلیل	درد دل چمکا تو پھر اسمیں کمی ہوتی نہیں	اے فلک یاں چاندنی کی چاندنی ہوتی نہیں
کمیت	ع	۴۸۰	سرخ رنگ کا گھوڑا جو مائل بسیاہی ہو یا جسکی دم سیاہ ہو۔	مذکر	آتش	عنبر سے حاضر منقبت میں بے تامل ہو گیا	مدحِ حیدر سے کمیتِ خامہ دلدل ہو گیا
کمین گاہ	ف	۱۴۶	دشمن یا شکار کیواسطے گھات میں چھپکر بیٹھنے کی جگہ۔	مونث	مسرور	سرگیں آنکھ نہیں فتنوں نے	اک کمیں گاہ بنا رکھی ہے
کمینہ	"	۱۲۵	پاجی۔ رذیل۔ کم رتبہ۔ ہیچ	مذکر	برق	بے عقل ہیں جو کہ رکھتے ہیں فلک سے	بڑھ جائے اگر لاکھ کمینہ نہیں اچھا
کنار مختلف فیہ	"	۲۳۱	گود۔ آغوش۔	مونث	مومن	خفقاں الفتوں سے ہمدم کی	طوقِ گردن کنار اب وغم کی
				مذکر	انشا	لپٹوں ہوں گلے سے آپ اپنے	سمجھوں ہوں کہ ہے کنار تیرا
کنارہ[1]	"	۲۷۶	بفتح اول علیحدگی۔ بالکسر غلط ہے۔	مذکر	ضمیر	تجکو دریا کے کنارے سے کنارہ ہو گا	بعد مرنے کے یہاں قبضہ ہمارا ہو گا
۔	۔	۔	حاشیہ۔ فیتہ۔ ریشم یا زرتار کا بنا حاشیہ جو دوشالے وغیرہ پر ٹانکتے ہیں	"	رشک	کشمیر کی صنعت ہے نہ رنگت نہ بناوٹ	ٹپکے میں ہے بال ورِ عنقا کا کنارہ
۔	۔	۔	سرحد۔ سرا۔ کونہ۔ طرف۔ حد۔	"	امیر	کنارہ کے مر ہاتھ آیا ہے ہمکو ملک ایماں کا	بڑی مشکل سے دروازہ ملا شہرِ خموشاں کا
۔	۔	۔	ساحل۔ لب دریا۔ گھاٹ	"	ظفر	خال کا جل کا نہ سمجھو اس زنخداں کے قریب	آ گیا ہے ہاتھ زنگی کے کنارہ چاہ کا
کنایہ	ع	۸۲	اشارہ۔ پوشیدہ بات۔ رمز۔	"	مونس	حجت کے بھی زبان ہیں نکتے ادب کے بھی	رحمت کے بھی ہیں صاف کنائے غضب کے بھی
کُنبہ مستعلہ	ف	۷۷	خاندان۔	"	صفدر	بازو ہیں بی بیونکے رسن سے بندھے ہوئے	اونٹوں پہ سر برہنہ ہے کنبہ حسین کا
کنپٹی	ھ	۴۸۲	کان اور ماتھے کی درمیانی جگہ	مونث	امیر	رشکِ رخسار نے تیری کسے لاغر نہ کیا	کنپٹی ماہ کی اے زہرہ جبیں بیٹھ گئی
کنٹھ	"	۴۷۵	گلا۔ آواز۔ گلے کی ہڈی۔	مذکر	انیس	طوفاں میں ہے جہاز جناب امیر کا	بے دودھ کنٹھ بیٹھ گیا ہے صغیر کا
کنٹھا	"	۴۷۴	بڑے دانے کا مالا۔	"	رضا	جنوں پورا ہوا ہر کو اگر تیری محبت کا	عوض تسبیح کی ہو ہاتھ میں کنٹھا گریباں کا
۔	۔	۔	کنٹھا کپڑے کی اس محراب کو کہتے ہیں جو انگرکھے اور کرتے کے گلے میں لگاتے ہیں۔	"	صبا	یہ تو اترا ہوا کنٹھا ہے تری کرتے کا	ہاتھ آیا ہے نوک کے یہ گریباں کیونکر
کنٹر	انگریزی	۴۷	شیشی۔ آبگینہ	مذکر	منیر	اگر آب وضوی پاک کا انکو تصور ہو	دل حور و ملک کنٹر ہے عطر لطافت کا
کُنج	ف	۷۳	گوشہ۔ کونا۔	"	مومن	گور میں بھی جوشِ غم دل سے نکلا ہائے کر	آپ ہی ہیں ہم نہیں جب کنجِ تنہائی ملا
کنجی	ھ	۸۳	کلید۔ تالی۔ چابی	مونث	انشا	کیوں دعا اپنی نہو بابِ ظفر کی کنجی	گریہ ہے قفل درِ گنجِ اثر کی کنجی

[1] دیکھو آبرو جاتی رہیگی آپ کی۔ بحر اس سے اب کنارہ خوب ہے [2] ردیرا غلہ سیاہ شام میں تقسیم ہوتا ہے۔ کنبہ تمہارا تیسرے فاقہ سے روتا ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کُندن	ھ	۱۲۴	خالص اور عمدہ سونا۔ چمکیلا۔	مذکر	حالی	جلال اُنکا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا	کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا
کنکر	”	۲۹۰	سنگریزہ۔ وہ ٹکڑا پتھر کا جو سڑکوں پر بچھا کر کوٹا جاتا ہے۔	مذکر	ظفر	کیا کھوا کیسے وہ گھبرائے ہیں بیٹھے بیٹھے	میں نے شب گھر میں جو اُنکے کوئی کنکر پھینکا
۰	۰	۰	وہ پھوڑا جو عورتوں کی چھاتی میں ہوتا ہے اور چھاتی سخت ہوجاتی ہے	”	جان صاحب	لگ گئی کسکی نظر پھر پڑیں پیٹ کہاں	دودھ ہی جاتا رہا چھاتی میں کنکر ہوگیا
کنگن	ھ	۱۴۰	کلائی میں پہننے کا زیور۔	مذکر	فایز	پہنچا عاشق کا ماتم آپ نے اچھا کیا	ایک کنگن بڑھ گیا اور ایک کنگن رہ گیا
کنگورہ / کنگرہ	ف	۳۰۱ / ۲۵۵	منارہ جو عمارتوں پر چاروں طرف بناتے ہیں۔	”	ظفر	وہ دل کہ جس سے نقشہ ملی بوریا عرش کا	کہتے ہیں کیوں غلط اُسے کنگورہ عرش کا
				’	امیر	رتبہ دیکھا ہمارے نالوں کا	کنگرے ہیں قصور جنت کے
کنگھی[1]	ھ	۱۰۵	بال صاف کرنے کا ایک دندانہ دار آلہ جسکو فارسی میں شانہ کہتے ہیں۔	مونث	اسیر	تم شاہ ملک خوبی بال ہما ہیں گیسو	لازم ہے اِن میں کنگھی عاشق کے استخواں کی
کنگھی چوٹی	”	”	ایک درخت کا نام۔	”	آتش	الجھا ہے دل بتوں کے گیسوے پُرشکن میں	اُگتی ہے جا بجا سبزہ کنگھی مرے چمن میں
	”	۵۲۴	سنگار۔	”	امیر	یہاں دل ہے صد چاک پڑتی ہیں جو الجھن	نہیں کنگھی چوٹی اب جی سوجھتی ہے
کنواں	”	۱۲۷	چاہ۔	مذکر	فایز	کہا یوں مصر کی شاہی ذی غرق نکہت ہو	کہا یوسف نے اگر چاہ کنعاں سے کنواں بنا
کنوتی	”	۴۸۲	گھوڑے کے کان۔	مونث	مونس	چاروں سُموں سے اُسکے صبا منہ جو لگئی	سمٹا لیا بدن کو کنوتی بدل گئی
کنول	”	۶۲	بفتح اول نون غنہ۔ شمع جلانے کا ایک ظرف ہے جو بیشتر شیشہ کا ہوتا ہے	مذکر	”	جب بجھ گیا فلک پہ کنول ماہتاب کا	پہنا لباس لیلیٰ شب نے حجاب کا
۰	۰		ایک مشہور پھول کا نام ہے	”	رشک	فرط گریہ سے جو دل بیٹھ گیا عاشق کا	لوگ کہنے لگے پانی میں کنول بیٹھ گیا
کُنہ	ع	۷۵	بات کی تہ۔ باریکی حقیقت ماہیت	مونث	آتش	پہونچا مجاز سے جو حقیقت کی کنہ کو	یہ جان لو کہ راستے میں پھیر پڑ گیا
کنی	ھ	۸۰	ہیرے وغیرہ کا چھوٹا ٹکڑا۔	”	داغ	آنسو نہ بہے جائینگے اے ناصح نادان	ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی
کنیری	”	۲۹۰	ایک طایر خوشنوا ہے۔	”	اکبر	فرزند ہے دلکشی مشرق کی مغرب کی لطافت سے	حریف بلبل گلشن کنیری ہو نہیں سکتی
کنیز	ف	۸۷	لونڈی۔ جاریہ۔ زرخرید عورت جو خدمتگاری کے لیئے لی جائے۔	”	امیر	مریم سے آسیہ سے کسیطرح کم نہ تھی	فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی
کو	”	۲۶	گلی۔ کوچہ۔ محلہ۔ راہ۔ فراخ۔	مذکر	آتش	حاجیوں کیطرح سے میں نے کیا اُسکا طواف	کعبہ سنتا تھا جسے وہ کو نظر آیا مجھے
کواڑ	ھ	۲۴۷	لکڑی کا تختہ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں۔ پٹ۔	”	ناظم	وہ تیغ زن ہے ترا ہمنشیں تعالی اللہ	سپر ہے ہاتھ میں جسکی کواڑ خیبر کا
کویل[2]	”	۵۸	بضم اول و واو مجہول۔ ننھی پتی	مونث	منیر	میرے طایر لہو جسکے زمزمی کا غل ہے جنت میں	پر جبریل ہے کویل مری شاخ نشیمن کی
کوتوال	ف	۴۶۳	شہر کا خبرگیر۔ شہر و قلعہ کا محافظ۔ پولیس کا مشہور عہدہ دار انگریزی میں اس عہدہ دار کو	مذکر	جان صاحب	مال تل بھر نہ جائیگا قنبر	کوئی دانا جو کوتوال ہوا

[1] جولاہوں کا ایک اوزار جس سے بانا ٹھوکتے ہیں اور اُسے کنگھا کہتے ہیں

[2] امیر۔ اے مے فروشوں سے کہو کھینچیں وہ انگوری شراب۔ کوپلیں پھوٹیں ہوا گلشن میں سامان بہار۔

لفظ			معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			انسپکٹر کہتے ہیں۔				
کوٹ	مع	۲۲۶	حصار قلعہ گڑھی۔ چار دیواری شہر پناہ	مذکر	جرأت	ساقی پہونچ شتاب کہ تجھ بن فلک آہ	ابر سیہ نہیں ہے یہ لوہے کا کوٹ ہے
”	”	”	انگریزی میں ایک قسم کا انگرکھا ہے۔	”	ظریف	اک چور نے اک آدمی کا کوٹ چرایا	وہ لیکے اُسے بیچنے بازار میں آیا
کوٹھری	”	۲۴۱	حجرہ۔ چھوٹا کمرہ۔	مونث	امیر	بسکی نظر میں ہیں وہ گور دل میں ہیں پہار کر	خلوت کی کوٹھری بھی بازار ہوگئی ہے
کوثر	ع	۲۲۶	نام اُس حوض کا ہے جو جنت کے اندر ہوا ہے	مذکر	برق	موجزن آب گہر دانتوں سے کیا منہ سے ہے	شکل دریا کوثر فردوس اعلیٰ بڑھ گیا
کوچ[1]	ف	۲۹	روانگی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ مجازاً موت کا وقت سفر آخرت۔	”	صفدر	قاتل سے کہدو دیکھ لے للہ اک نظر	دنیا سے آج کوچ ہے تیرے شہید کا
کوچہ	”	۳۴	گلی۔	”	اسیر	سیر کو عطر لگائی ہوئی نکلا جو وہ گل	کون تھا شہر کا کوچہ جو معطر نہوا
کودک	”	۵۰	بچہ۔ لڑکا۔	”	انیس	بوسے دکھا کے بچے کو شاہ فلک سریر	مرتا ہے پیاس سے یہ مرا کودک صغیر
کور	مع	۲۲۶	کنارہ۔ حاشیہ۔ سرا۔ کگر۔ ناخن کا نوکدار ٹکڑا۔	مونث	امیر	ملتے راتوں کو گھس گئیں پوریں	ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں
کوڑا	مع	۲۲۷	چابک تازیانہ۔ بواو مجہول۔	مذکر	ناسخ	زلف کا سودا جو ہے جنگل کی لو کرتا ہوں سیر	اژدہے کی ہے سواری اور کوڑا سانپ کا
”[2]	”	۲۲۷	خس و خاشاک جو جھاڑو دینے سے نکلے نکمی چیز۔	”	امیر	عبث ہے ناز تمولؔ ان امیروں کو	اُٹھا کے لائے ہیں کوڑا فقیر کے در کا
کوڑی	”	۲۳۶	خرمہرہ۔	مونث	اکبر	یہ تھی قیمت رزق۔ لوٹے جو ذہنت	غرض کوڑی کوڑی ادا ہوگئی
کوڑیالا	”	۲۶۸	ایک قسم کی گھانس ہے۔	مذکر	صبا	وہ پھولا ہوا کوڑیالا تمام	کہ مخمل پہ جیسے ستاروں کا کام
کوزہ	ف	۳۸	آبخورہ مٹی کا	”	ناسخ	پانی پینے میں جو اُس شیریں دہن کا منہ لگا	قند کا کوزہ وہیں بنجائے کوزہ آب کا
”	۰	۰	مجازاً مصری کا ڈلا جو آبخورہ کی شکل کا ہوتا ہے۔	”	”	خامہ ہے نیشکر مرے شیریں کلام سے	شرمندہ ہے دوات سے کوزہ نبات کا
کوس	مع	۸۶	بواو مجہول دو میل کا فاصلہ	”	امیر	دل چلا جب کوچۂ گیسو کی سمت	کوس کیا کیا راہ میں کالے پڑے
”	ف	۸۶	بواو معروف نقارہ۔	”	”	جائے قیام منزل ہستی نہ تھی امیر	اُتری تھی ہم سفر ہیں کہ کوس سفر بجا
کوشش	”	۲۲۶	سعی۔ محنت۔ دوڑ دھوپ۔	مونث	تعشق	پہنچی لی راہ عدم روکا کئے دام قفس	ہوگئیں بیکار ساری کوششیں صیاد کی
کوفت	”	۵۰۶	غم۔ ملال۔ رنج۔ فکر۔ دردسر	”	امیر	فرط بیماری سے میں کُھلتا نہیں	کوفت کھائے جاتی ہے غمخوار کی
کوک[3]	مع	۴۶	آواز بلند۔ چیخ۔ کویل پپیہے کی آواز۔ کھینچنا۔ چلانا۔ درد کی آواز نکالنا۔	”	سحر	فرقت میں تیرے کوک کویل کی ہے	نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہے
”	”	”	گھڑی یا باجے وغیرہ میں وہ طاقت	”	وجاہت	اسکے تھمنے کا سبب معلوم ہے	تم نے اسمیں کوک بھر دی ہے کرلی

[1] اُس موٹے پٹھے کو بھی کہتے ہیں جو انسان کی ایڑی کے اوپر اور حیوان کے ٹخنے کے نیچے ہوتا ہے۔ جسکے کاٹ دینے سے چلنے سے مجبوری ہو جاتی ہے اور گجرا کر جہ گردی سے کسی حضرت قدم رکھتے نہیں۔ کاٹ ڈالوں اپنی کوچیں گر یہی تو رہا۔ جلاہوں کا برش جس سے وہ تانی صاف کرتے ہیں۔ [2] (آتش) گلدستہ بنکے رونق بزم شہاں ہوا۔ کوڑا جو اس فقیر کے تکیے سے جھڑ گیا۔ [3] گھڑی یا باجوں میں جو طاقت کنجی دینے سے پیدا ہوتی ہے اسکو بھی کوک دینا کہتے ہیں۔ بیٹر کو جگانا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
			جو کنجی دبنے سے پیدا ہوتی ہے۔				
کوکب	ع	۴۸	روشن ستارہ۔	مذکر	امیر	ہوگا داخل در قارون کے خزانے میں رم	بست ایسا ہو اگر کوکب مری تقدیر کا
کوکو[۱]	ف	۵۲	فاختہ کی آواز۔	مونث	امیر	سہی قد یاد آتی ہیں جو گلشن میں خراماں بھی	بھر آتی ہیں [illegible] آنکھیں بھی قمری کی کوکو
کوکھ	ه	۵۱	پسلی کے نیچے کا حصہ۔ کنارۂ شکم۔	"	نواب مرزا شوق	کس مصیبت میں پڑ گئی بیٹا	کوکھ میری اُجڑ گئی بیٹا
کولا[۲]	"	۵۷	لکڑی کی بجھائی ہوئی آگ۔ کوئلہ۔	مذکر	ذوق	جلکر اگر بجھا بھی دل سوختہ مگر	تو بھی جلیگا جیسے کہ کولا بجھا ہوا
کولھو	"	۶۷	وہ آلہ جس سے تیل یا اوکھ کا رس نکالتے ہیں۔	"	آتش	شیرینی اُن لبوں کی رکھتا جو تو تو کولھو	پانی سے تجکو بتلا اسے نیشکر نہ کرتا
کونا	ه	۷۷	گوشہ۔	"	رند	کرو چلکے آباد اب گور لے رند	بہت دن سے سونا یہ کونا پڑا ہے
کونڈا	"	۸۱	مٹی کا تھرا۔ ایک فاتحہ کا نام کہ کونڈے میں کھانے کی چیز رکھکر فاتحہ دیتے ہیں۔	مذکر	جان صاحب	ہمسائی میری سر کی قسم آئیو ضرور	کونڈا کروں گی جمعہ کو سید جلال کا
کون و مکان	ع	۳۰۱	دونوں جہان۔ دو جگ۔	"	مصحفی	اک حرف کن میں جسنے کون و مکان بنایا	ای جان خلق تجکو جان جہاں بنایا
کوہ	ف	۳۱	پہاڑ۔ پربت۔	"	رشک	بتوں کو دل بتلا چاہتا ہے	کوئی کوہ آفت گرا چاہتا ہے
کویل	ه	۴۴	ایک مشہور پرندہ ہے۔	مونث	انشا	کہتی کویل برا بھلا تھی	تھراتی مزے میں کوکلا تھی
کھال	"	۵۶	انسان یا حیوان کا پوست۔ چمڑا۔	"	امیر	ایکدن تیری بھی یونہیں کھال کھینچی جائیگی	پوست آہو کا نہ ای صیاد آہو گیر کھینچ
کہانی	"	۶۶	کتھا۔ داستان۔ قصہ۔	"	جلال	یہ سن لو کہ طول شب غم نے مارا	بہت مختصر ہے کہانی ہماری
کھٹراگ	"	۲۴۶	بکھیڑا۔ جھگڑا۔ جنجال۔	مذکر	صبا	پڑی ہیں عشق کے کھٹراگ میں ہم بسطر	کسے خیال ہو دُھرپد ترانے تروٹ کا
کھٹک	"	۲۴۵	ڈر۔ خوف۔	مونث	جلیل	کیا جانئے کیا اہل گلستاں کو کھٹک تھی	کانٹے کیطرح مجکو گلستاں سے نکالا
•	•	•	درد ٹیس	"	جلال	دل کی یہ پھانس نکلتی نہیں بے دم نکلے	جان لیوا اسی ظالم کی کھٹک ہوتی ہے
•	•	•	بگاڑ ہو جانا۔ ان بن ہو جانا۔ ہچکچانا۔ بدظن ہو جانا۔	"	داغ	اب اُدھر رخ کرے تو میں جانوں	تیر تیرا کھٹک گیا دل سے
کھٹکا	ه	۲۴۶	ڈر۔ خوف۔	مذکر	جلیل	مجکو ہی ایسا چمن درکار جسمیں اے نسیم	خوف گلچیں کا نہو کھٹکا نہو صیاد کا
•	•	•	آواز آہٹ کے لیے پھلدار درخت میں باندھتے ہیں اور ایک رسی کے ذریعہ اُسے ہلاتے ہیں تو آواز پیدا ہوتی ہے۔	"	آتش	فزوں ہوتا ہی جمعیت سے زیر آسماں کھٹکا	درخت بارور میں باندھتا ہی باغباں کھٹکا
کھُرا	ه	۲۲۶	سردی کے دنوں میں صبح کو جو دہلا سا نظر آتا ہے۔	"	قدر	میرے جلنے سے کھلیگا راز گریہ خلق پر	اُٹھکے کھرا سوزش دل کا دہواں ہو جائیگا
کھرا	"	۲۲۲	طول طویل لکھا ہوا مضمون جیسے کہ عرضی کا کھرا۔	"	امیر	پڑھ سکیگا کون محشر میں کسکو ہے دماغ	لکھتے لکھتے نامۂ اعمال کھرا ہو گیا

[۱] مصرع نامعلوم / سنی جاتی ہے کوکو فاختہ کی [۲] اب کوئلہ بولا جاتا ہے۔

کہرام	ص	۲۲۶	باہم کئی آدمیوں کا ایک مصیبت پر رونا۔	مذکر	دبیر	لیکن ابھی خیمہ میں جو کہرام پڑا تھا	اک گوشہ میں جو شیڈ وہاں میں بھی آ کہرام تھا
کہربا / کاہ ربا	ف	۲۲۵/۲۲۶	ایک زرد رنگ کا گوند ہے جو تنکوں کو کھینچ لیتا ہے۔	″	فائز	میں دیکھا تا ہوں جو ہے جذبہ عشق فریب	کاہ سے دوڑ کے خود کاہ ربا ملتا ہے
کھر کھوج	ہ	۲۵۶	تباہی۔خرابی۔نیستی۔کسی چیز کا ناس کر دینا	″	جان صاحب	مرگئی میں جیتے جی اے بیگما	عشق میں کھر کھوج کیسا ہو گیا
کھڑکی	″	۲۵۵	غرفہ۔جھروکا۔چھوٹا دروازہ۔	مونث	امیر	یقیں ہوا جو گرا دانت کوئی پیری میں	کہ آج کھل گئی کھڑکی قضا کے آنے کی
کھرنڈ	″	۲۷۵	وہ پپڑی جو زخم وغیرہ پر جم جاتی ہے۔	مذکر	فائز	ہوئے جمع سینے میں ہر جا کھرنڈ	کہ دل خود ہی زخم جگر کا کھرنڈ
کہسار	ف	[illegible]	پہاڑی سلسلہ۔	″	امیر	قیس و فرہاد سے بیگانہ جنوں رکھتی ہیں	اپنا صحرا ہے جدا اپنا ہے کہسار جدا
کہکشاں / کوہ سار	″	[illegible]	وہ باریک باریک تاروں کی لمبی سفیدی جو دیکھنے میں گوی پاشکر کی طرح ہوتی ہے۔	مونث	ظفر	تمہیں آتا ہو نظر جو رخ خواب اے غافلو کیونکر	کہ شب کو کہکشاں کھینچے ہوئے شمشیر پھرتی ہے
کہگل	″	۶۵	بفتح اول و کسر سیوم کاہ گل کا مخفف۔ وہ مٹی جو بھوسی اور کاہ میں ملی ہوئی ہوتی ہے جس سے دیوار پر استر کرتے ہیں۔	″	مصحفی	اس در پہ گیا کر لی تو کیا خاک خوشی ہے	بھر دی ہے درازوں میں بھی کہگل کی جگہ سے
کھلبلی	ہ	۹۷	گھبراہٹ۔اضطراب۔	″	حالی	ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں	پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
کھلونا	″	۱۱۲	کھیلنے کی چیزیں جس سے بچے کھیلتے ہیں۔	مذکر	آتش	شکستوں پہ شکستیں جو ٹوٹ کھائی ہیں جو ٹوٹے	کھلونا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم کا
کھنڈت	″	۴۷۹	خلل۔درہم برہم کرنا۔	مونث	امیر	بیخودی سے وصل میں کھنڈت پڑی	گھر میں وہ آئے تو ہم باہر چلے
کھنڈر	″	۴۷۹	ٹوٹا پھوٹا مکان ٹوٹے پھوٹے مکانوں کے نشان ویرانہ	مذکر	منیر	حرم و دیر سے نیچے سالک	دو کھنڈر راستے میں ہیں پڑتے
کھنک	″	۵۹	کھنکھناہٹ جھنکار جیسے روپیہ کی یا برتنوں کی آواز۔	مونث	عزیز	برساتی ہوئی موتی قبلہ سے گھٹا اٹھی	کانوں میں کھنک آئی پھر شیشہ و ساغر کی
کھوٹ	″	۳۴۱	شرارت۔بدذاتی۔کینہ۔کپٹ	″	انیس	کس اس کا دیکھ لیتی تھی وہ جس میں کھوٹ تھی	تلوار کی بھی چال یہ ہر بار چوٹ تھی
کھوج	″	۳۴	تلاش جستجو۔پتہ۔سراغ۔	″	حالی	لگاؤ کہیں کھوج کلدانیوں کا	بتاؤ نشاں کوئی ساسانیوں کا

لے (حالی) وہ سنگیں محل اور وہ انکی صفائی۔جنہی جنکے کھنڈر دس یہ ہے آج کائی

سے (جرات) آوارہ یوں ہوا کہ صبا اور نسیم نے۔پایا کہیں نہ کھوج ہمارے غبار کا۔

ست کلدانی۔کیلڈیا یعنے خالدیہ بابل والے

سہ بہمن بن اسفندیار کی اولاد میں جسقدر بادشاہ ہوئے ہیں انہیں کو ساسانی بادشاہ کہتے ہیں

کھیت[1]	ھ	۴۲۵	وہ زمین جسمیں جوتا بویا جاے۔ زراعت کرنے کی زمین۔	مذکر	امیر	بجلی شب ہجر میں ہیں وہ آنکھیں	جل جاے نہ کھیت چاندنی کا
•	•	•	میدان جنگ۔ کھیت پڑنا۔ بہت سے آدمیونکا مارا جانا۔ چاند کا کھیت کرنا۔ طلوع ہونے سے مراد ہے۔	؍؍	مونس	انبار تھا لاشوں کا عجب کھیت پڑا تھا	سرو چمن فاطمہ خاموش کھڑا تھا
	•	•	پیدایش کی جگہ۔	؍؍	داغ	ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو و کاکل	تمھارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا
کھیتی	ھ	۴۲۵	کشت۔	مونث	صبا	آتش حرص ہے مزرع و آفت ہے	دیکھ کھیتی تری اے مرد خدا جلتی ہے
کھیر	؍؍	۲۲۵	دودھ میں شکر اور پسا ہوا چاول ملاکر پکانا۔	؍؍	جان صاحب	مجکو اور اسکو پاس بٹھلا کے	کھیر کھلوائی ساس نے لا کے
کھیل	؍؍	۶۵	بازی۔ تماشا۔	مذکر	جلیل	قیس و فرہاد کا بھرتے رہے بہروپ جلیل	یہی سودا تھا یہی کھیل لڑکپن میں لا
کھینچ	؍؍	۸۸	کشیدگی۔	مونث	داغ	اے داغ جذب عشق کی دیکھیے اب کشش	کی اس کشیدہ رونے تو ہمسے ہزار کھینچ
کیاری	ھ	۲۴۶	خیابان یعنی زمین کا وہ ٹکڑا جسمیں پھول بودے لگائے جاتے ہیں۔	؍؍	جاہ	باغ میں جب پھول توڑے موتیوں نے انکو	چاندنی کا کھیت ہر پھولوں کی کیاری ہوگئی
کیچ	؍؍	۳۲	کیچڑ۔ لجھٹ۔ میل	؍؍	ظفر	جنکو ہم زاہد سمجھتے تھے بڑا سوا اے ظفر	میکدے کی کیچ تک عمامہ رکھکر پی گئے
کیچلی	؍؍	۷۲	سانپ کی باریک جھلی یا اسکی مردہ کھال۔	؍؍	شاد	چوٹی میں اس صنم کی جو خم ہے ناگنی کا	ناگن کی کیچلی ہے موباف کیچلی کا
کیچڑ	؍؍	۲۲۳	پانی ملی ہوی سڑی مٹی۔ غلیظ مٹی۔	؍؍	اختر شاہزادہ	ترا ہے میکدہ خمخانۂ عالم بنا ساقی	ارے خمار کیچڑ بھی یہاں لجھٹ کی بھر آئی ہے
کیڑا	؍؍	۲۳۱	کرم۔ کوڑا۔ رینگنے والا جانور	مذکر	آتش	حرص و ہوا کو سینہ میں عاقل جگہ نہ دے	مطلب کو فوت کرتا ہے کیڑا کتاب کا
کیسہ	ت	۹۵	تھیلی۔ جیب۔ پاکٹ۔	؍؍	سودا	باطل ہو ہمسرو دعوے شاعر کو شاعری کا	دیوان ہے ہمارا کیسہ جواہری کا
کیش[2]	؍؍	۲۳۰	دین۔ مذہب۔ عادت خو۔ طریقہ روش۔	؍؍	غالب	ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم	ملتیں جب مٹ گئیں اجزاے ایماں ہوگئیں
کیف	ع	۱۱۰	بفتح اول و سکون فا بمعنی حالت نشہ و مستی و سرور مستعمل ہے۔ عربی میں بفتح فا کیف حرف استفہام ہے۔ بمعنی کیونکر اور کس طرح جیسے کیف حالک۔	؍؍	مونس	کیف شراب کفر جو تھا دور ہو گیا	چاروں سموں سے کاسۂ سر چور ہو گیا

[1] ہر معنی میں مذکر ہے۔

[2] انگریزی میں بفتح اول بمعنی روپیہ پیسہ۔ اور کیش بک بمعنی روکڑ بہی۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کیفیت[1]	ع	۵۲۰	حالت ۔ ماجرا ۔ حقیقت ۔	مونث	امیر	وحشت میں امیر اپنے برابر نہ ہوا قیس	شاگرد میں کیفیت اُستاد نہ آئی
	۰	۰	نشہ کی حالت ۔ سرور ۔	؍؍	انیس	بخت میں شراب آ کے سرکہ بھی	وہ کیفیت نشہ کیا ہو گئی
کیل	ھ	۶۰	میخ لوہے یا لکڑی کی کھونٹی ۔	؍؍	منیر	قینچی سی ہونٹھ چلتے ہیں محرم کے وصف میں	مقراض لب میں کیل ہوا انگیا کی پان کی
	ع	۸۱	مُہاسے یا پھوڑے پھنسیوں میں جو بیچ کا ڈورا ہوتا ہے اُسے بھی کیل کہتے ہیں ۔				
کیمیا[2]	ع	۸۱	جڑی بوٹی سے چاندی سونا بنانا ۔	؍؍	امیر	چھپے گی کیمیا کیونکر تری صحرا نشینوں سے	پتہ پوچھیں گے جب بوٹیاں بولیں گی جنگل کی
کینہ	ف	۸۵	بغض ۔ عداوت ۔ کپٹ ۔	مذکر	داغ	امتحاں کر کے ترا صاف پشیماں ہوئے	ہنستے جاتا تھا رقیبوں سے بھی کینہ ہوگا
کیوڑا	ھ	۲۳۷	ایک درخت کا نام اور اُسکا خوشبودار پھول ۔ اسکا عرق بھی کھینچتے ہیں اُسے بھی اکثر کیوڑہ کہتے ہیں ۔	؍؍	رشک	عطر عنبر کا نکالا جو کبھی کنگھی کی	کپڑے بدلے جو کسی روز تو کیوڑا کھینچا

[1] بتشدید یا اور بغیر تشدید یا دونوں طرح بولتے ہیں مگر بتشدید یا فصیح تر ہے ۔ بتشدید (صبا) فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں ۔ کبھی طُرّہ ہے سبزی کا کبھی گھولا ہے افیوں کا ۔ بمعنی لطف و بہار ۔ (اختر شاہ اودھ) جب بین میں یہ غزل بجائی ۔ کیفیت تازہ اک دکھائی ۔ بغیر تشدید ۔ (داغ) کیفیت خاص ہے گویا مری مجبوری کی ۔ حالِ یار کا ہنگام سفر ہوتا ہے ۔

[2] زر سازی ۔ فارسی میں بمعنی مکر و حیلہ بھی ہے ۔ صوفیوں نے پیر مرشد کامل کی نظر اور عشق کامل کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے ۔ اردو میں نہایت مفید بات حصول مقصد کا ذریعہ (رہنما) کرد کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے مثل ہے کہ کرنے کی سب بڑا یا ہے ۔ فارسی میں ۔ کیمیا گر ۔ بمعنی مکار و فریبی بھی مستعمل ہے ۔

باب کاف فارسی

گات	س	۴۲۱	پستان ۔ چوچی ۔	مونث	رند	کیا آسمان پہاڑ کے ٹھگلی لگا ئیگی	صاحب اُبھر چلی ہو بہت گات آپکی
"	ھ	"	جسم کی خوشنائی ۔ معشوق کی پھبن وضع اسلوب ۔	"	ناسخ	نہ تری بات بُری ہو نہ تری گات بُری	نظر آئی نہ مجھے کوئی تری بات بُری
"	"	"	[1]گاتی باندھنا ۔	"	آتش	جسنے باندھے ہوئے گاتی تجھے دیکھا ہوگا	دلربا شے تھی مرتجان تری گات نہ تھی
گال[2]	ھ	۵۱	رخسارہ	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہی مینا	سبزۂ خط سے وہ خونرنگ ترا گال ہوا
گالی[3]	"	۹۱	دشنام ۔ بدزبانی	مونث	شعور	صورت تو فائدے کی بتا کوئی اے شعور	گالی بھی جب ملی نہ حسین و جمیل سے
گام	ف	"	قدم ۔	مذکر	انشا	بڑھیو اُس گلی سے کیونکر کہ ہاتھ میرے لکھو	کوئی کھینچتا ہو ایسا کہ پڑی ہو گام اُلٹا
گانٹھ[4]	ھ	۴۷۶	گرہ ۔ جوڑ ۔	مونث	جرات	کیا بلا ابر سیہ ہے ترے گیسو کے حضور	جو گرہ اسمیں ہے سو گانٹھ ہو کافر اِس کی
گاؤزمیں[5]	ف	۱۳۴	وہ گائے جسکی سینگ پر زمیں ہے	"	امیر	لنگر اِس سے جو گنا ہو نکام سے اُٹھ نہ سکا	ٹیک کر زانوؤں کو گاؤزمیں بیٹھ گئی
گاؤتکیہ	"	۴۲۲	بڑا تکیہ جسکو امرا ایس پشت لگا کر مسند پر بیٹھتے ہیں ۔	مذکر	"	نہ آ ہرگز قریب محفل آرایان نخوت میا	کہ گاؤ سامری ہو گاؤتکیہ اُنکی مسند کا
گاؤں	ھ	۷۷	دیہہ ۔ موضع ۔ چھوٹی بستی ۔	"	آتش	لاشوں کو عاشقوں کی نہ اُٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اُجڑ گیا
گاہک[6]	"	۴۶	خریدار	"	مصحفی	کون ہے جو کہ نہیں جان دو دانا تیرا	اب بھی اس حسن پہ گاہک ہے زمانا تیرا
گپ	"	۲۲	جھوٹی باتیں ۔ شیخی ۔ افواہ ۔ بیہودہ بک بک ۔ گپ شپ بھی کہتے ہیں	مونث	انشا	ہنگام سخن سنجی آتش دی زمانے کو	شرمندہ کیا ایدل اس شوخ کی گپ شپ نے
گت	"	۴۴۰	حالت طرح ۔ مُردے کے جلانے کی رسمیں ۔	"	داغ	دیکھو داڑھی کی کیا گت ہوگئی	شیخ صاحب کی حجامت ہوگئی
"	"	[illegible]	تال ۔ ساز کا ایک انداز سے بجانا ۔ سرگم ۔	"	منیر	چڑھا کر تار قاتل ذرگ حلق بریدہ کے	ستاری میں گتیں کیا کیا بجائیں رقص بسمل کی
گتھی	ھ	۴۳۵	اُلجھن ۔ تاگے وغیرہ کا اُلجھ جانا ۔	"	آخر مینائی	زلف کو بہر خدا ہاتھ لگا نہ دو ذرا	اپنی تقدیر کی گتھی مجھے سلجھانی ہے

[1] (آتش) سینے کو عاشق شید اکے گاتی باندھکر ۔ دلربائی ختم کی اُس جانجاں نے گات میں ۔ [2] گالا ۔ دُھنی ہوئی روئی کا لپیٹا ہوا پہل ۔ [3] (طاہر فرخ آبادی) ایجان ہیں زہر ہلاہل ہے گوارا ۔ گالی تو نہیں ہے کہ جو کھائی نہیں جاتی ۔ [4] اَن بن ہو جانا ۔ اس معنے میں اکثر گانٹھ پڑ جانا بولتے ہیں ۔ گانٹھ کا پورا ۔ مالدار ۔ دولتمند (ظفر) غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے اسے صبا ۔ جب تک لگی نہیں زر گشت کی ہوا ۔ گانٹھ کترا ۔ جیب کترنے والا ۔ ٹھگنے والا ۔ (داغ) دل نہ رکھ زلف میں اُچکا ہے ۔ گانٹھ کترا اُٹھائی گیرا ہے ۔ [5] پُرانے لوگوں کا خیال تھا کہ پانی پر ایک مچھلی ہے اور مچھلی کی پشت پر ایک گائے کھڑی ہے اور گائے کی ایک سینگ پر زمیں قایم ہے ۔ جب وہ گائے تھک جاتی ہے تو ایک سینگ سے دوسری سینگ پر زمیں کو بدل لیتی ہے اور اُسکی یہی حرکت زلزلہ (بھونچال) کا باعث ہوتی ہے ۔ مگر اب اس خیال کی غلطی ثابت ہوگئی ۔ گاؤزبان ۔ ایک دوا کا نام ہے ۔

[7] (امانت) بہنکر سُرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی ۔ [6] گاہکی ۔ خریداری (شرف) منظور اے شرف جو ہے یوسف کی گاہکی ۔ گفت و شنید کیجئے بازار سے الگ ۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			کنایۃً کسی معاملہ میں الجھن پڑجانی۔				
گٹھری	ہ	۲۳۵	چھوٹی بقچی۔	مونث	امیر	کیوں گٹھڑیاں بھری ہیں منعم زر و سیم کی	جائینگی ساتھ اُسکے دو چادریں کفن کی
گٹکری	″	۲۵۰	وہ پیچیدہ آواز جو گانے کے وقت گویئے نکالتے ہیں۔	″	رشک	جلکے تیری سامنے جسنے نکالی گٹکری	پڑ گئی لکنت زبانِ شعلۂ آواز میں
گٹا[1]	″	۲۲۱	ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کے جوڑ۔ کلائی کے جوڑ۔	مذکر	بحر	تری پہنچی نے اکثر انگلیاں توڑی ہیں جانکی	کلائی نے تری الماس کا گٹا اکھیڑا ہے
گجر	″	۲۲۲	۴-۸-۱۲ بجے دو چند گھنٹوں کا بجنا۔ پہلے صرف صبح کو گجر بجایا جاتا تھا اب ہر پہر پر بھی گجر بجتا ہے۔	″	ناسخ	سینہ کوبی مری ہوئی نوبت	جب بجا صبح کا گجر شب وصل
گجرا	″	۲۲۴	پھولوں کا ہار جو بہت گھنا گندھا ہو	″	رند	اُس گل کی شاخ گل سے بھی نازک کلائی ہے	گجرا جو پہنا پھولوں کا بوجھ جا لچک گیا
گچھا	″	۲۹	خوشہ۔ چند پھل یا پھول جو ایک ڈال میں ہوں۔ پھندنا۔ کنجیوں کا حلقہ ایک تاگے میں چند دانے یا پھول گندھے ہوئے۔	″	آتش	تو نے لٹکایا جو گچھا موتیوں کا کان میں	آسمانِ حسن پر طالع ثریا ہوگیا
گدا	ف	۲۵	فقیر بھکاری۔ ہندی گداگر کو بھی کہتے ہیں۔	″	غالب	بے طلب دیں تو مزا اسمیں سوا ملتا ہے	وہ گدا جسکو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے
گداز	″	۲۲	پگھلا ہوا۔ نرم۔	″	صبا	اس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کو سر سے نکل گیا
گدھ	ہ	۲۹	چیل کی قسم کے ایک مردہ خوار جانور کا نام۔ فارسی میں کرگس اور عربی میں نسر لکھتے ہیں۔	″	جان صاحب	نہیں سوکن پہ اُڑ و لی اُتری	گدھ ہیں مردے پہ بے شمار گرے
گدڑی[2]	″	۲۳۴	فقیروں کا وہ لباس جسمیں پھٹے پُرانے کپڑوں کے پیوند لگے ہوں۔	مونث	آتش	وہ لال لال لب ہے مری شاہ حسن کا	سودے میں جسکے بکتی ہے گدڑی فقیر کی
گدگدی	″	۵۸	انگلیوں سے بغل یا پیٹ میں چھونے سے ہنسی آنا۔	″	داغ	وہاں چٹکی میں جب وہ تیر لینگے	یہاں اک گدگدی سی دلمیں ہوگی
گدی	″	۲۴	تخت شاہی۔ سنگھاسن۔ مسند حکومت۔ گدیلا۔ مسند تہ کپڑے وغیرہ کی۔	″	جان صاحب	چاندنی پر گر پڑی یہ کسکی گدی چیف کی	جس سے اے مہتاب سب بستر گلابی ہوگیا

[1] گٹا۔ پیچے کا وہ حصہ جو فرشی کے منہ پر رہتا ہے ایک قسم کی مٹھائی۔ زمرد و الماس کا وہ ٹکڑا جو گندہ اور بڑا ہو۔ کلائی اور پڑیوں کے جوڑ کے معنی میں۔ (جان صاحب) کھا کے ٹھوکر جو گری پاؤں کا گٹا ٹوٹا۔ [2] (بحر) اپنی گدڑی میں بھی اک پیوند ہے کمخواب کا۔

گڈھ	ہ	۲۹	قلعہ۔ حصار۔ الملا ڈال سے ہے اور تلفظ رائے ہندی سے۔	مذکر			
گُر	”	۲۲۰	حساب کا قاعدہ۔ کلیہ۔ اصول۔ قاعدہ۔	مذکر	حالی	سبق پھر شریعت کا اُنکو پڑھایا	حقیقت کا گُر انکو اِک اک بتایا
گرانجانی	ف	۵۳۳	سبک روحی کی ضد۔ سخت جانی	مونث	جلال	کیا سبک کرتی ہے چشم یار میں	مجکو اے فرقت گرانجانی مری
گرانی	”	۲۸۱	مہنگی۔ نرخ مہنگا ہونا۔ غذا نہ ہضم ہونے سے پیٹ میں بھاری پن	”	انیس	موقوف اسی دن سے ہوئی تھی سیہ آنی	لشکر میں ہوئی شاہ کے غلّہ کی گرانی
گرج	ہ	۲۲۳	بفتح اول و دوم۔ کڑک بجلی کی آواز۔	”	اختر پیا	سہمکر مجھ سے لپٹ جاتے ہیں	جب وہ سنتے ہیں گرج بادل کی
گرد	ف	۲۲۴	بالفتح خاک دھول۔ رنج وملال	”	امیر	کسکی سواری آتی ہے صحرا میں اے جنوں	اُٹھ اُٹھ کے رقص کرتی ہے جو گرد راہ کی
گرداب	”	۲۲۷	بھنور۔ پانی کا چکر۔	مذکر	تسلیم	تا فلک پہونچا ہے طوفان دیدۂ پر آب کا	کہکشاں کی موج ہے گرداب ہے مہتاب کا
گرد باد	”	۲۳۱	بگولا۔ وہ گول چکر کھاتی ہوئی ہوا جسمیں گرد وغبار ملا ہو۔	”	جلال	بنا جو دشت میں سرگشتہ کا تربت قد	طواف کرنے کو ہر ایک گرد باد آیا
گردش[1]	”	۵۲۴	بفتح اول و بکسر سوم چکر۔ دورہ۔ پھیر۔ انقلاب بد اقبالی۔ بدنصیبی۔	مونث	رضا	بھنور میں بحر غربت کی پھنسا ہوں یا گیسو میں	کہاں پر لائی ہے دیکھو مجھے گردش مقدر کی
گردن	”	۲۷۴	گلا جسم کے اوپر کا حصہ	”	امیر	پھری نہ مرضی جلاد سے کبھی گردن	ہزار بار تہ تیغ امتحاں آئی
گردنی	”	۲۸۴	گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا۔	”	ناسخ	وہ ماہ ہے تو کہ چاندنی سے	تیرے گھوڑے کی گردنی ہے
گردوں	”	۲۸۰	آسمان۔ فلک چرخ۔	مذکر	رضا	ابر رحمت بیکسی پہ میری گریاں ہوگیا	سایہ افگن گور پر گردون گردان ہوگیا
گُردہ	”	۲۲۹	بضم اول۔ انسان وحیوان کا ایک اندرونی عضو۔	”	ناسخ	زیست بھر دھڑکے عذاب حشر کے	زاہدا تیرا بھی یہ دل گردہ ہے
گِردہ	”	”	بکسر ہر گول چیز۔ حلقہ۔ دایرہ۔ قرص کنڈل حلوائیوں کا مٹھائی کا ظرف۔	”	رشک	لطمے کھاتا ہوں خوشی سے قلزم آفاق میں	خوان نعمت مجکو گردہ بنگیا گرداب کا
گُرز	”	۲۲۷	بالضم ایک ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے	”	اسیر	مرا مضموں نہ باندھے غیر اپنے شعر میں کہدو	نہیں زیبا کہ دست زال میں ہو گرز رستم کا
گرفتاری	”	۹۱۱	پھنساوا۔ پکڑنا۔ قید۔ نظر بندی۔	مونث	داغ	کہاں وہ عقدۂ لاحل کہاں وہ سخت دشواری	ہوئی پابند آزادی سے اب میری گرفتاری
گرگ	”	۲۴۰	بالضم بھیڑیا۔ جو ایک درندہ جانور ہے۔	مذکر	آتش	جگہ بد بینی کی ہے اسکو یار نیک طینت میں	الٰہی خیر کیجو گرگ یوسف کے قریں آیا

[1] دنوں کی گردش بدقسمتی۔ (جلیل) اور تو مطلب نہیں کچھ ہمکو دور جام سے۔ ہاں عوض لینا ہے ساقی گردش ایام سے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گرگٹ	ھ	۲۴۰	بکسر اول و بفتح سوم ایک جانور ہے جو چھپکلی کی شکل کا ہوتا ہے ۔	مذکر	میر	رواں ساتھ اُسکے شبانہ ہوے	کئی گرگٹ آگے روانہ ہوے
گرمی عہ	ف	۲۰۰	تپش ۔	مونث	امیر	بو دوہ چاندنی میں ہو جب عرق عرق	گرمی جو ماہتاب میں بھی آفتاب کی
۰	ھ	۰	رونق ۔ چہل ۔ پہل ۔	"	ناسخ	دیکھنے آیا مرا جوشِ جنوں وہ خود فروش	آتش سودا سو گرمی ہو یہاں بازار کی
۰	"	۰	شہوت خواہش نفسانی	"	جان صاحب	لگے آگ ایسی گرمی کو ہو ئیں چور یا ٹھنڈی	پکڑ پکڑ ہاتھ کیسے زور سے کھینچا مروڑا ہے
	"	۰	تپاک گرم جوشی	"	اختر شاہ اودھ	مجھکو نہیں ایسی بات بھاتی	گرمی یہ نہیں پسند آتی ۔
گرو عہ	"	۲۲۶	بضم اول استاد ۔ پیر و مرشد ۔ بزرگ ۔ معلم ۔ استاد کامل فن ۔ کسی علم کا ماہر ۔ کنایتاً چھٹا ہوا ۔ بدمعاش ۔	مذکر	طاہر	فلک کو خوب سمجھا ہوں یہ ہے بت	جفا کاری میں تیرا بھی گرو ہے
گروہ	ف	۲۳۱	بضم اول و دوم و بواو مجہول صحیح ہے و بفتح اول غلط ہے جماعت ٹولی ۔ جرگہ ۔ فرقہ ۔ جھنڈ ۔ غول ۔	"	نسیم	کیا قوت بازو تھی زہے ہمت قاتل	دیکھا تو کئی کوس گروہ شہدا تھا
گرہ سے	ف	۲۲۵	گانٹھ ۔ عقدہ ۔	مونث	امیر	بہار آئی چمن ہوتا ہے مالا مال دولت سے	نکالا چاہتے ہیں زر گرہ غنچوں نے کھولی ہے
۰	۰	۰	رنجش ۔ کدورت ۔	"	"	گرہ بند قبا کی کھل رہیگی	وہ کھولو جو گرہ دل میں پڑی ہے
گرہ	س	۲۲۵	نحوست ۔ بد اقبالی ۔ بفتح اول و دوم ۔	"	داغ	میری قسمت کیطرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی	زلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی
گریبان	ف	۲۸۳	بیای مجہول صحیح ہے اور بیای معروف فصیح ہے ۔ لباس کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے ۔	مذکر	جلیل	فصل گل آئی ہوا حال پریشاں اپنا	آج کچھ اور ہی کہتا ہے گریباں اپنا
				مذکر	دل	جوش جنون میں ہر دو سرے لاگ	دامن کو سی چکے تو گریباں نکل گیا
گریہ	"	۲۳۵	رونا ۔	مذکر	امیر	درد دل میں مری تسلی کو	گریہ بے اختیار آتا ہے
گریز	"	۲۳۲	پرہیز ۔ کنارہ ۔ بھاگنا ۔	مونث	ناسخ	ہوتی ہے اہل خرد سے اہل غفلت کو گریز	بیشتر انسان بھاتی ہیں دم خفتن چراغ
				"	رند	نور کو میری سیہ خانے سے رہتی ہے گریز	شمع روشن کروں ہر چند نہیں جلنے کی
گڑ	ھ	۲۲۰	مشہور شیرینی ہے ۔ جسکو فارسی میں قند سیاہ کہتے ہیں ۔	مذکر	منیر	بوسے ترے لب کے لیکھے خواب میں ہم	چوری کے بھی گڑ کو ابھی پھیکا پایا
گڑھی	"	۲۳۵	چھوٹا قلعہ ۔	مونث	شعور	دل نے جب عشق کی گڑھی پھاندی	ٹھوکریں کھائیں پہلے کھائی کی

لے بکسر اول و فتح دوم و سکون سوم بمعنی رہن ۔ (ناسخ) گرد ہو تو اسے چھوٹنا محال ہوا ۔ دل غریب مرا مفلسوں کا مال ہوا ۔ سے گز کا سولھواں حصہ ۔ بند ۔ جوڑ ۔ ہڈی کا جوڑ

عہ تیزی و تندی (رشک) ہیں کس لئے روتا نہ جلا تا جو مجھے تو ۔ ساری تیری گرمی نے یہ برسات نکالی ۔ کنایتاً آتشک کی بیماری (جان صاحب) آتشک باد کے گھوڑ و نیہ ہے ان روز دن سوار ہو نہیں ملتی ہے معلوم ہوا گرمی ہے ۔

عہ بکسر اول و فتح دوم و سکون سوم بمعنے رہن (آتش) کھلے یہ ساقی سے رکھتے ہیں گرو دستار مست سر برہنہ ہے جو مست نہیں وہ ہے سر دار مست ۔

گز	ف	۲۷	بالفتح - لوہے یا لکڑی یا کپڑے کا وہ پیمانہ جس سے کپڑا یا لکڑی یا زمین وغیرہ ناپتے ہیں -	مذکر	اسیر	اسقدر محو رہی اک سروقامت کی تلاش	پھرتی پھرتی دشت میں میں گز زمیں کا بن گیا
گزار	"	۲۲۸	املا زدم سے غلط ہے - رسائی - پہونچ - گزر -	"	"	نکل کے جسم سے کرتے ہیں استخواں تعظیم	کبھی کبھی جو ہما کا گزار ہوتا ہے
گزارش	"	۵۲۸	املا زدم سے غلط ہے - عرض حال	مونث	منیر	گزارش ہے منیر مدح خواں کی	گزارش ہے فقیر خستہ جاں کی
گزارہ	"	۲۳۳	پناہ گزر بسر - زدم سے املا غلط ہے	مذکر	صفدر	جو دل میں ذرا آپ کے گھر ہو گا	گزارہ مرا بندہ پرور نہ ہو گا
گزٹ	انگریزی	۲۷۴	اخبار - پرچہ -	"	وجاہت	دھوم ہے یونیورسٹی کی جہانیں ہر	چھپ کے ہر شہر میں اب اسکا گزٹ جاتا ہے
گزر	ف	۲۲۷	(زدم) سے املا غلط ہے - رسائی - پہونچ - دخل - باریابی - راستہ - سڑک - پناہ - گزران -	"	امیر	گور بھی بے گور کن تعمیر ہو سکتی نہیں	کون سے گھر میں گزر ہوتا نہیں مزدور کا
گزک	"	۷۴	وہ شے جو کسی نشہ پینے کے بعد ذائقہ تبدیل کرنے کے لئے کھائیں -	مونث	ناسخ	اُس چشم مست کا ہوں تصور میں اُڑ کش	کیونکر گزک کروں نہ ہرن کے کباب کی
گزند	"	۸۱	ایذا - دکھ - تکلیف - صدمہ	مونث	صبا	گیسوئے یار سے کس کس کو گزند پہونچیں	اُڑ کے کاٹا کیا افعی رہزن کیا کیا
			مختلف فیہ	مذکر	داغ	ہوا جو درد کو آرام میں ہوا بیتاب	ملی جو عشق میں راحت مجھے گزند ہوا
گستاخی	"	۱۰۹۱	شوخی - بے ادبی - بے شرمی	مونث	ناظم	تری آنکھوں میں گھر کرتی ہے کیونکر	پسند آئی نہ گستاخی حیا کی
گشت	"	۷۲۰	سیر کرنا - چکر لگانا - دورہ - روند -	"	مونس	پھیر تھی گھوڑے کی ہوا دامن زیں کی	گردوں کی کبھی گشت تھی گہ سیر زمیں کی
گفتار	"	۷۰۱	گفتگو - بول چال -	"	اسیر	میں جو باتیں لگاتا ہوں تو وہ کہتا ہے	ہوشیار ہو یہ گفتار نہیں اچھی ہے
گفتگو	"	۵۲۶	بات چیت - تقریر -	"	جلیل	جواب تیغ سے دیتے جو مانگتا بوسہ	بڑے مزے کی مری اُنکے گفتگو ہوتی
گفت وشنید	"	۸۷	کہنا سننا - ذکر اذکار - بات چیت - کنایتہً ہنگامہ - تکرار -	"	آتش	افسانہ سُنئے یار کا ذکر اُسکا کیجئے	مقصود ہے یہی مری گفت وشنید کا
گل	ف	۵۰	بضم اول پھول -	مذکر	ناسخ	اُس لب نمک گل کھاتی ہی بس آگئی خمار	ہر گل بھی ساتھ بو کے چمن سے نکل گیا
			داغ - نشان جو آگ سے جلنے کے باعث پڑ جاتا ہے -	"	بحر	مرتے دم تک میں کراہا کیا تو نے نہ سنا	میری گل پر نہ کبھی کان کا پتا باندھا

[1] پناہ اوقات بسری کے معنی میں مونث بولتے ہیں جیسے بے معاش کے کیونکر گزر ہو گی - (داغ) گزر جائیگی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ - مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کی - تمام ہونا ختم ہونا - جیسے چار مہینے گزر گئے - مرجانا - فوت ہو جانا (انیس) جیتی ہے وہ ماں جسکے گزر جانے کے دن تھے - یہ بیاہ کی راتیں تھیں کہ مر جانے کے دن تھے [2] (اوج) غفلت نہ گشت خیمۂ آل عبا سے کی - وحشانہ بازگشت طریق وفا سے کی [3] جب یہ لفظ بغیر اضافت آتا ہے تو گلاب کے معنی پیدا کرتا ہے - اور جب مضاف ہوتا ہے تو اُس سے مراد ہوتی ہے جسکی طرف اضافت ہوتی ہے - جیسے گل نرگس - گل سوسن - شعرا بلبل کو گل کا عاشق خیال کرتے ہیں - گلبدن - ایک قسم کا کپڑا - کنایتہً معشوق - خوبصورت - (اوج) گلگوں ہے گلبدن تو خوزادہ ہے لالہ فام - توسن پری سوار سلیمان کا ہم مقام "گل پھولا یا گل کھلا" فساد کا بیج بویا گیا - لڑائی جھگڑا کسی عجیب بات کا ظاہر ہونا - شعلہ اُٹھنا (ناظم) روز باتوں میں جلاتے ہو نیا جھولا ہے - دا کیا فصل بہار آتے ہی گل پھولا ہے (اختر شاہ اودھ) کیا کہئے کہ رنگ باغ کیا تھا - کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا - گلچھرے اُڑانا - خوب عیش و آرام کرنا - گل کرنا - چراغ یا شمع کا بجھا دینا - گل ہونا - بجھنا - (حسرت) ہوائے شوق سے گل ہو گیا کنول دل کا -

لفظ	اصل	تعداد	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گل	ف	۵۰	شمع کا گل۔	مذکر	امیر	ہو یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے	کہوں گلگیر بنکر گل میں اُنکی شمع مرقد کا
		۰	دھات گرم کرکے جسم پر نشان دینا	”	ذوق	چھلا نہیں تو چھلّے کا گل لے نگار دے	کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
		۰	کبوتر دنکا داغ۔ گل۔	”	امیر	شکل رحمت گھر میں ہو دخانہ بزرگی نہیں	قابل تزئین بستر۔ گل کبوتر کے نہیں
گِل	ف	۵۰	بکسر اول گیلی مٹی۔ گارا۔	مونث	آتش	غافل نہ مثل برق ہو شادی سے خندہ زن	باران غم سے ہے گل آدم خمیر کی
گلا	ہ	۱۵	حلق۔ گردن۔	مذکر	جلیل	بولے جھنجھلا کے جب گلا نہ کٹا	اک مصیبت ہوئی گلا نہ ہوا
گلاب[1]	ف	۵۳	گلاب کا پھول۔ گل سرخ۔ گلاب کا درخت۔	”	مصحفی	بہار آئی ہے اور باغباں کی غفلت سے	گلاب باغ میں اب تک قلم نہیں ہوتا
	”	”	عرق گلاب[2]۔	”	امیر	ہمرنگ اصل فرع نہوگی کسی طرح	گل ہو ہزار سرخ نہ ہوگا گلاب سرخ
گلابی[3]	ف	۴۳	ایک رنگ کا نام جو گلاب کے پھول سے رنگ میں مشابہ ہوتا ہے۔ شراب کا شیشہ یا گلاس۔	مونث	جلیل	آنکھیں نشیلی دیکھیے اس شوخ حور کی	ہیں دو گلابیاں یہ شراب طہور کی
گلاس	انگریزی	۱۱۱	شیشہ وغیرہ کا آبخورہ۔ پانی یا شراب پینے کا برتن۔	مذکر	ذوق	تا نہ باقی رہے مے اور نہ مے میں مستی	توڑتا سنگ نمک سے ہے وہ شیشے کو گلاس
گلال[4]	ہ	۸۱	سرخ پوڈر جو ہولی میں ہندو ایک دوسرے کو ملتے ہیں۔	”	برق	باغ میں روز گلال اڑ کے شفق ہوتا تھا	بادلا چرخ کا سونے کا ورق ہوتا تھا
گلبن[5]	ف	۱۰۲	بضم اول وسوم۔ و بفتح سوم غلط ہے گلاب کے درخت مجازاً پھلواری	”	ناسخ	اکھڑ گئے گلبن ترے بوٹا سے قد کو دیکھ کر	تھا کف گل میں جو زر گویا دفینہ ہو گیا
گلخن	”	۰۰	بضم اول و فتح سوم بھاڑ آتشدان۔ چولھا۔ بھٹی۔	”	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجراں سے رہتا ہے	نہیں ہوتا ہے یہ گلخن کبھی یکجان میں ٹھنڈا
گلدام	”	۹۵	پھولوں کا جال۔ مطلق جال۔	”	ناسخ	جب سے گلدام اُسنے دیکھا ہے صیاد کا	ہوش بلبل میں ہے عالم نکہت برباد کا
گلدستہ	”	۵۱۹	پھولوں کا بندھا ہوا مٹھا۔ غزلوں کا رسالہ یا پرچہ۔	”	غالب	ستائش گر ہے زاہد اسقدر جس باغ رضواں کا	وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاق نسیاں کا
گلزار	”	۲۵۸	باغ چمن پھلواری	”	جلیل	دل پر نہیں نگاہ کہ کیا کیا کھلے ہیں گل	بلبل کو ہے تلاش کہ گلزار کیا ہوا
گلستان	”	۵۶۱	”	”	”	پھول داغوں کے مرے دل میں کھلے [illegible]	آجکل سیر کے قابل ہے گلستاں اپنا
[6]	”	”	سعدی کی ایک معروف کتاب کا نام۔	مونث	منیر	جب کیا بلبل نے تیری گلشن عارض کا وصف	طفل غنچہ کو گلستاں حفظ ساری ہو گئی

[1] گلاب پاش۔ وہ صراحی نما برتن جسمیں گلاب بھر کر چھڑکتے ہیں۔ گلاب جامن۔ ایک قسم کی مٹھائی۔ [2] (ناسخ) ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی میں۔ کہ ہے گلاب بھی مجکو حرام شیشے کا [3] (شوق قدوائی) گلابی گلابی وہ انکا سا رنگ۔ شراب کا گلاس شیشہ۔ (ظفر شاہ اودھ) نگین زاج ہوں شرابی۔ بھر دیکوئی پھول سے گلابی۔ [4] سنگھاڑے کے باریک آٹے میں سرخ رنگ ملا لیتے ہیں جو سرخ پوڈر بنجاتا ہے [5] گلبن۔ کنایۃً پھلواری۔ (محسن) جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر۔ مصحف گل کے حواشی پہ سنہری جدول۔

[6] (امیر) ساقی بہار آئی عالم ہوا معطر۔ انگور سے کھینچی تھے گل سے گلاب نکلا۔ [7] (جان صاحب) شرط ہے ٹھیکریاں تری توڑدوں۔ تو نے توڑا مرا گلاس خواص۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گلشن	ف	۴۰۰	باغ۔ چمن۔	مذکر	جلیل	کیا شگفتہ گل اشعار ہیں دیواں میں جلیل	تر و تازہ رہے تا حشر یہ گلشن تیرا
گلفشاں[1]	″	۴۸۱	پھلجھڑی ایک آتشبازی ہے۔ پھول بکھیرنے والا۔	″	صبا	وہ ناقبول تھا مر کر ہوا جو شوق جناں	تو گلفشاں نہ چراغ سر مزار ہوا
گلگشت	″	۷۰	سیر۔ چمن کی سیر	مونث	رند	جائیے شب جمعہ تو مزار شہدا پر	گلگشت کریں آپ شہادت کے چمن کی
گلگوں	″	۱۲۶	گھوڑا۔ اور نام شیریں کے گھوڑے کا جو فرہاد کی معشوقہ تھی۔	مذکر	مونس	جنگل تمام خلد کے پھولوں سے بھر گیا	ایسی ہوا کچھ آئی کہ گلگوں ٹھہر گیا
گلگیر	″	۲۸۰	شمع کی نوک ترنے کی قینچی۔	مذکر	ظفر	کیا حرف زبان پر تری آیا تھا کہ ای شمع	گلگیر ترے سر پہ جو منہ کھول کے آیا
گلو[2]	″	۵۶	گلا گردن۔ حلق۔	″	جلیل	اسی حسرت میں کٹی عمر ہماری قاتل	دیکھیے کب نہ شمشیر گلو آتا ہے
گلوری	ہ	۲۲۷	بنا ہوا پان۔ بیڑا پان کا	مونث	رند	گھر بلا کر خاطریں کیا خوب کیں یاراں کی	لاکھ ٹکڑوں سے دی ہے اک گلوری پان کی
گلہ	ف	۵۵	شکوہ۔ شکایت۔	مذکر	جلال	ہوئی ہیں وہ ہم بعد مدت کے اک جا	گلے مل رہے ہیں گلہ ہو رہا ہے
گلّہ	ف	۵۰	ریوڑ جانوروں کا۔ غول جھنڈ۔	″	حالی	گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو ٹیبا	اسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا
گلہری	ہ	۲۶۵	ایک مشہور جانور جو مثل چوہے کے ہوتا ہے۔	مونث	انشا	کیوں کیلی انگلیوں سے تو مجھکو ہے لپٹتی	ہے ہے تری گلہری کیا نانگتی ہے [illegible]
گلی	″	۶۰	کوچہ۔	″	امیر	روش باغ جناں کی کیا بھلی معلوم ہوتی ہے	مجھے تو یہ مرنے کی گلی معلوم ہوتی ہے
گلیم	ف	۱۰۰	کمل۔ دھسّا۔	″	آتش	نہ روز ہجر ہی کچھ خوف ہے نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدھی ہو کہ یا الٹی
گمان	″	۱۱۱	شک۔ شبہ۔ احتمال	مذکر	جلیل	مجھکو تو مرض ہے بیخودی کا	زاہد کو گماں ہے میکشی کا
۔	۔	۔	وہم۔ وسواس۔ خیال خراب	″	ذوق	کچھ اور گماں دل میں گزرے تو کافر	یاد اس لئے میں سورہ یوسف نہیں کرتا
۔	۔	۔	غرور۔ تکبر۔ انہ خیال	″	آتش	کیا اک آن میں تیغ قضا نے اسکے دو ٹکڑے	گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتش نیم جوشن کا
گمٹی	ہ	۷۰	برجی جو روضوں یا میناروں پر بناتے یا لگاتے ہیں یا پتھروں پر لگاتے ہیں	مونث	ناسخ	آخر تصویروں کو موئے پر بھی تعلق زر سے رہتا ہے	ہیں انکے روضوں کو بھی گمٹیاں دربکار سونے کی
گملہ	ہ	۹۵	مٹی وغیرہ کا ایک ظرف ہے جسمیں پھول کے پودے بوتے یا لگاتے ہیں	مذکر	اکبر	ڈیپوٹیشن کی سرسبزی جو دیکھی سوچے ہیں	برہمن نے کہا یہ شاخ پیدا اور ایسے گملے میں
گن	″	۷۰	ہنر۔ شرارت۔ خصلت۔ خو	″	ظفر	نام جسکا رہ گیا کچھ اسکا گن باقی رہا	ورنہ جو یاں سے گیا ساتھ اسکے اسکا گن گیا
گناہ	ف	۷۶	عصیان۔ خطا۔ پاپ۔	″	سخن	بتوں کو دل تو دیا میں نے اب میں نادم ہوں	مری غفور پہ مجھسے گناہ ہونا تھا
گنبد	″	″	برج۔ سقف مدور جو مساجد و مقابر پر بناتے ہیں۔ گول عمارت	″	آتش	دکھلائے ساق یار جسے مارا ہو یار نے	گنبد بنا ہے قبر پہ اسکی بلور کا
گنج[3]	″	۴۲	خزانہ۔ دفینہ۔ مال و دولت۔	″	صبا	خاکساروں ہی نے ہے عشق کی دولت پائی	انہیں ویرانوں میں گنج نہاں ہوتا ہے

[1] گلفشانی۔ خوش بیانی۔ جلیل۔ چمن میں رہ کے ساری عمر مشق گلفشانی کی۔ قفس میں آتے آتے آ گئی طرز فغاں مجکو۔ کنایۃً۔ خوش بیان (قدر) کی گلفشاں زبان ہے اس تنگ تر دہن میں۔ بلبل چہک رہا ہے اک غنچہ چمن میں۔

[2] گلو۔ باکسر بمعنے گرج۔ [3] گنج ایک بیماری کا نام ہے گنجا۔ ہندی میں اسکو کہتے ہیں جسکے سر پر بال نہ جمے۔

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گنجایش	ت	۲۰۴	سمائی - ٹھکانا - وسعت -	مونث	جلیل	اپنے منہ سے کر چکے اقرار وہ کیا کیجئے	اب وہاں قسمت سے گنجایش نہیں انکار کی
گنج شہیداں	؍؍	۴۴۳	وہ مقام جہاں شہید دفن یا مقتولوں کو تلے اوپر دفن کر دیتے ہیں -	مذکر	آتش	لاشے اُٹھوا کر نہ کرا سکو بھی اے قاتل تُو تُجا	ہے فقط آباد اک گنج شہیداں رہ گیا
گنجفہ	؍؍	۱۵۸	بفتح اول و بکسر سوم ایک کھیل کا نام ہے جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے -	؍؍	اسیر	ورق عقل و ہوش ہیں برہم	سخت ابتر ہے گنجفہ میرا
گنجینہ	؍؍	۹۸	خزانہ - دفینہ - مال کثیر -	؍؍	آتش	بند ہے وہاں فکر کے ہزار ہا مضمون	زمین شعر سے گنجینۂ نہاں نکلا
گنڈا[1] اللہ	ھ	۷۵	نیلا تاگا جو منتر وغیرہ پڑھکر نظر بد یا آسیب سے بچنے کے لیے گرہ دیکر پہنتے ہیں -	؍؍	منیر	دیوانہ ہو نہیں گیسوئے پیچاں کا اسیر	گنڈا مرے گلے میں ہو زلفوں کے بال کا
گنگا	؍؍	۵۱	ہندوستان کے ایک دریا کا نام جو باعتقاد ہندوؤں کے بہت متبرک ہے انہیں نہانے سے پاپ دھل جاتے ہیں -	مونث	جلیل	اشکوں سے جب یہ جوش بھری آنکھ بھر گئی	دل سے مری چڑھی ہوئی گنگا اتر گئی
گنہ	ت	۷۵	خطا - پاپ	مذکر	داغ	بتوں سے عفو جرم عشق بھی چاہیں تو کہتی ہیں	خدا تو ہم نہیں بخشیں گنہ تقصیر والوں کا
گنہگار	؍؍	۲۹۹	پاپی - خطاوار -	؍؍	امیر	پھنسا کر حلقۂ گیسو میں میرے دلکو کہتے ہیں	اسی زنداں میں رہتا ہے گنہگار آشنائی کا
گو	؍؍	۲۶	گیند -	؍؍	گویا	سر مرا تا خم شمشیر نہ پہونچا ہیہات	یہ وہ گو ہے جو کبھی قابل چوگاں نہ ہوا
گواہ	؍؍	۳۲	بضم و بفتح دونوں طرح ہے مگر اردو میں بفتح بولتے ہیں - شاہد گواہی دینے والا - ثبوت پہونچانے والا -	؍؍	داغ	محشر میں کون ہوگا گرم کا تری گواہ	گر غیر بھی ہمارا طرفدار ہو گیا
گواہی	؍؍	۴۲	شہادت - ثبوت پہونچانا -	مونث	امیر	رشک دیکھو غیر میرا محضر خوں دیکھکر	سوچتا ہے اسپہ میں اپنی گواہی کیا کروں
گوٹ	ھ	۴۲۶	کپڑے کے کنارے پر جو لگاتے ہیں مثلاً تمھاری رزائی کی گوٹ میلی ہو گئی چوسر و شطرنج وغیرہ کا مہرہ -	؍؍	انشا	دیکھ انگیا میں اُسکی گوٹ لگی	دلکو پھر تازہ ایک چوٹ لگی
گوٹا	؍؍	۴۲۷	زرد سنہری روپہلے تاروں کا بنا ہوا فیتہ - وہ مسالا جو محرم میں بجائے پان کے کہاتے ہیں	مذکر	منیر	بدل لوں خار صحرائی سے میوہ موسم غم کا	بناؤں گوکھرو پاؤں اگر گوٹا محرم کا
گود[2]	؍؍	۰	پہلو - کنارہ - آغوش -	مونث	انیس	ایک ایک نے سعادت عقبیٰ حصول کی	دم نکلے سب کے گود میں سبط رسول کی

[1] چار کوڑی یا پیسہ چار روپیوں اشرفیوں وغیرہ کو بھی گنڈا کہتے ہیں گھوڑے کے گلے کا پٹا [2] گود (رشک) جزو تن بھی باتعلق سے کنارہ کرتے ہیں - گود بھیلی گور کی جب میں اکیلا ہو گیا - گود لینا متبنّیٰ کرنا (ناسخ) گود لیکر تری بیکانگی حسرت نے دل ہوسینہ سے کلیجہ سے کلیجے نکلے نہ دیا - گود بھرنا حمل کے ساتویں مہینے خوشی کرنے کی ایک رسم ہوتی ہے اور شگون کے لئے حاملہ کی گود میں سات قسم کے میوے اور سات پھل یعنی ترکاریاں رکھتے ہیں (نگین) آج دروازے پہ نوبت جو دہری جاتی ہے - میری کو کاکی (آج) گود بھری جاتی ہے - عورتیں گود ہی بھی کہتی ہیں

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گودام	ہ	۱۷	مالخانہ۔ مال رکھنے کی جگہ	مذکر	وجاہت	تیرے ڈریڈناٹ نہ کچھ کام آئیں گے	بیکار ہوگا جنگ کا گودام جرمنی
گور[۱]	ف	۲۲۲	بالضم و واؤ مجہول۔ قبر۔ تربت۔ مزار۔ لحد۔	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا	گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کو
گورنمنٹ[۲]	انگریزی	۲۲۲	سلطنت۔ راج۔ بادشاہت	"	اکبر	اونچا سنتی ہے کیا گورنمنٹ	کیوں کرتا ہے اتنا شور و غل تک
گوسپند	ف	۱۴۲	بکرا بکری۔ بھیڑا بھیڑی۔ دنبہ دنبی۔ نر و مادہ کی تخصیص نہیں ہے۔	مذکر	برق	نہ پھیر گردن مجبور پر چھری ظالم	زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے
گوش	"	۳۲۶	کان۔	"	مونس	گو تھے برہنہ جسم مگر پاک صاف تھا	اک گوش نکا فرش تھا اور اک لحاف تھا
گوشت	"	۲۲۹	ہندی میں ماس اور عربی میں لحم کہتے ہیں۔	"	ہجر شاہ دم	نہ دانت مار رقیبوں کے منہ پہ جانے دو	ابھی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونٹھوں کا
گوشمالی	"	۲۰۷	کان اینٹھنا۔ تنبیہ۔ تادیب	مونث	اسیر	یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہیں	گوشمالی ہے ضرور اس واسطے طنبور کی
گوشوارہ	"	۵۴۸	کان کا بالا۔ آویزہ۔ بڑا موتی۔ اہل دفتر کی اصطلاح میں حساب کی میزان۔ فرد کی جمع۔ کسی حساب کو ایک جگہ کر دینا۔	مذکر	منیر	ملے خلعت جو تیری گرد رہ کا خاکساروں کو	بندھے دستار سر میں گوشوارہ عرش رفعت کا
گوشہ	"	۲۳۱	کونا۔ زاویہ۔	"	دل	حسرت انگیز ہو دلسوزی شمع تربت	کاش گل کونے اسے گوشۂ دامن اُن کا
گوکھرو[۳]	ہ	۲۵۷	ایک کانٹے کا نام جو سہ پہلو ہوتا ہے جسکو خار خسک کہتے ہیں۔	"	اسیر	ستمگر نے نہیں کھینچے ہیں تیغ گوکھرو ٹانکا	نکل آیا ہو جوہر صاف شمشیر گریباں کا
گولی[۴]	"	۹۶	بندوق کی گولی۔ لڑکوں کے کھیلنے کی گولی۔ دوا کی گولی۔	مونث	"	ہمصفیر اس چمن میں ہو نہیں دشمن	غنچہ بھی چٹکا تو مرے دل پہ گولی لگ گئی
گوں[۵]	"	۷۶	بالفتح۔ مطلب۔ غرض۔ خواہش۔ ضرورت۔	"	ظفر	مجکو بجز بوسۂ لب سے کیا گوں	نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں
گونج[۶]	"	۷۹	بالضم اول نون غنہ بالی بالے کی مڑی ہوئی نوک	"	فائز	اس طرح سو گئی ہو کس ترے بالی کی گونج	نیش عقرب ہو گئی ہو بس کہ بالی کی گونج
گوند	"	۸۰	ایک لسدار شے ہے جو درختوں سے نکلتی ہے۔ ایک مرکب شے جو گوند اور میوہ ڈال کر پنجیری میں ملا کر زچہ کو	مذکر	منیر	قند لب سے یہ حلاوت پائیگا منہ کا اگال	نخل شمع طور کا گوند انگبیں ہوجائیگا

۱ گورستان۔ گور غریباں۔ قبرستان۔ وہ جگہ جہاں مردے دفن کئے جائیں۔ (رضیا) جیتے جی مر گیا ہیں کرکے خیال انجام۔ نظر آیا جو کبھی گور غریباں مجکو۔ ۲ لکھنے میں گورنمنٹ لکھتے ہیں اور پڑھنے میں گورمنٹ پڑھتے ہیں۔ ۳ گوکھرو۔ لوہے کے تکونے کانٹے بنا کر راہ میں پھینکتے ہیں تاکہ ہاتھی چھوٹے ہوئے آگے نہ بڑھ سکیں اور پکڑے جائیں۔ گوٹے یا تار کا گوکھرو بنا کر کپڑے پر ٹانکتے ہیں۔ کان کے ایک زیور کا نام ہے ۴ (وجاہت) بلا سے تیرے آفت ہے تسلسل کے برستی بھی۔ تباہی جسکو کہتے ہیں اسی ساجن کی گولی ہے ۵ (دبیر) کچھ گوں ہے جو تسبیح پڑھی جاتی ہے میری، یوں تو کبھی جھوٹھوں بھی مرا نام نہ لیتے۔ گوں کا نمٹنا۔ مطلب نکالنا۔ ۶ وہ آواز جو گنبد یا بند مکان میں بھرتی رہے۔ شیر کی آواز۔ (دبیر) کوئی بیتاب جو ہوا سے کبھی بجاتا ہے، تیر کی گونج سنا دیتا ہو ویرانۂ عشق۔ آواز سے بھر جانا۔ (رانا) بالیاں بیچ کر لگا اُسکو نبھانے یکسر۔ چیخ ماری وہ شرارت سے کہ گونج اُٹھا گھر

			دیتے ہیں اُسے بھی گوند کہتے ہیں۔				
گوہر[1]	ت	۱۰۲	موتی۔مروارید۔	مذکر	آتش	ابر نیساں کا کرم رہتا ہو بحال سپہر	تیری دنداں سا صدرت کو نہیں گوہر ملتا
گویائی	"	۵۷	نطق بات چیت کرنے اور بولنے کی طاقت۔	مونث	عزیز	نگاہ سحر ساز کھلا کو دیوانے سے فرمائے	سمجھ کر بات کر باطل ہے بیت ہی گویائی
گھات[2]	ھ	۲۲۶	ایک انداز۔ادا۔	"	امیر	اظہار ذوق قتل کی ساری یہ گھات ہے	کہنا اداکو تیغ خوشامد کی بات ہے
			تلاش وتجسس	"	آتش	کوئی بتخانے کو جاتا ہے کوئی کعبہ کو	پھرتے گبر ومسلمان ہیں سبھی گھات میں کیا
			موقع۔	"	رند	کیا حیرت ہوگئے کسی وزمری گھات پہ تم	آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے
			ارادہ مطلب۔	"	ناظم	جنگ کی گھات وہ بیٹھے سے تمودار رہی	چھانٹی گھمسان کی نئی طرح سے تیار رہی
			چال۔چالبازی۔	"	"	گھات تیری نہ چلے تجھپہ اگر گھات کرے	ایک ہی بات میں نرمی وہ تری مات کرے
			تدبیر۔	"	آتش	کمر یار تھی از بسکہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضموں کی کوئی گھات نہ تھی
گھاٹ[3]	ھ	۲۲۶	ساحل دریا تالاب وغیرہ کا کنارہ۔تلوار کی وہ جگہ جہاں سے خم شروع ہوتا ہے۔	مذکر	گویا	تنگ ایسا غم فرقت سے ہوں ڈوب ہی تا	بتادیتی قضا جو گھاٹ مجکو تیغ قاتل کا
گھاس	"	۸۶	گیاہ۔تنکا۔کوڑا۔	مونث	اسیر	اے دل وہ دوا ہو گیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہیں ہے فرید کی
گھاؤ	"	۳۲	زخم	مذکر	ظفر	زہر آب سے نہ تیغ نگہ کو عتاب سے	اچھا نہ ہوگا دل پہ اگر گھاؤ پڑ گیا
گھائی	"	۳۶	دو انگلیوں کے بیچ کی جگہ۔پٹے بازوں کی اصطلاح میں ایک قسم کی معین ضرب۔	مونث	اوج	تھیں غازیوں کے ہاتھ صفوں کی صفائیاں	دست خدا کے لال سے سیکھی تھیں گھائیاں
گھبراہٹ	"	۲۲۳	بیقراری۔اضطراب۔بدحواسی۔	"	امیر	ذبح کے وقت اُسکی گھبراہٹ	دیکھکر مجکو پیار آتا ہے
گھٹا	"	۲۲۶	بدلی۔ابر۔	"	"	جب چمن میں آگیا مستو نکو ساونکا نہیال	ساونی گاتی ہوئی آئی گھٹا برسات کی
گھٹا	"	۲۳۱	داغ جو رگڑ سے پیدا ہو۔	مذکر	فایز	اے ماہتاب شب بھر کی طلعت ریائی	ہے قلب کی سیاہی گھٹا نہیں جبیں کا
گھٹی	"	۲۳۵	وہ دوائیں جو پیدایش کے وقت بچونکو دیجاتی ہیں پیٹ صاف ہونے کیلئے۔	مونث	ناسخ	طفلی ہی سے ہے شوق شراب کے مانند	گھٹی مری بتریس بھی نہار نہ چھوٹی
گھر	"	۲۲۵	مکان۔مسکن۔	مذکر	امیر	کھول کر منہ کو مری گور میں مانند عروس	بولی عبرت کہ ذرا دیکھ یہ گھر ہے کسکا
			مقام جگہ۔	"	وزیر	صحرا میں پاؤں پڑکے مجھے خار کہتے ہیں	ہے ملیں کے گھر تری خانہ خراب کا

[1] گوہر خسب تاب۔گوہر شب چراغ۔ایک قسم کا لعل ہے جو رات کو روشنی دیتا ہے۔(قدر) ابر غبار دھو گیا لعل وگہر برو گیا۔قطروں سے ملکے ہو گیا گوہر شب چراغ گل۔

[2] گھات میں آنا۔فریب میں پڑنا۔(داغ) دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے۔اسلئے آپ ہم آتے ہیں تری گھاتوں میں۔گھاتیں بتانا چالبازیاں سکھانا (جلیل) ہم کیا خمار عشق میں گھاتیں بتائینگے۔وہ خود جواریوں سے زیادہ ہیں چالئے [3] گھات کرنا۔دغا دینا۔فریب کرنا۔گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا۔تجربہ حاصل کرنا جہاں دیدہ ہونا (انیس) پانی وہ خود پیئے ہوے ہیں گھاٹ گھاٹ کے۔دم اور چڑھ گیا تھا ہو جاٹ جاٹ کے۔گھاٹ سے عبور کرنا۔(شعور) ہو دم الٹ پلٹ کو جو تم دیکھتے ہو تیغ۔کشتی کسی کی عمر کی اس گھاٹ اتر گئی۔انگیا کا گھاٹ۔انگیا کا گریبان (امانت) گھاٹ انگیا کا کم ویش جو پایا اسنے۔ہنس کے خیاط کو چڑیا کا بنایا اُس نے۔گھاٹ واری۔محصول گھاٹ۔

لفظ		نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
.	.	.	خانہ جیسے عینک کا گھر یا تعویذ کا گھر جو سترچیسی وغیرہ کا گھر۔ چھید۔ سوراخ۔ گھر کرنا جیسے اس تسمہ میں دو گھر کردو یعنی دو سوراخ بنا دو	مذکر	شعور	مثل عینک مجھ غربت ہے وطن سے بہتر	پائی آنکھوں پہ جگہ میں نے اگر گھر نہ ہوا
گُہر	ف	٢٢٥	موتی۔ مروارید۔	مذکر	تسلیم	خیال خام ہو اپنے سے منتفع ہونا	صدف کے کام کسی دن گُہر نہیں آتا
گھرّا[1]	ھ	٢٢٦	ایک دوا کا نام ہے جو سرخیِ آشوب چشم کے دفع ہونے کے لیے آنکھ پر لگاتے ہیں۔	,,	اسیر	کیونکر پہونچے نزع کی نوبت یہاں گھرّا لگے	آنکھیں آئیں یار کی تیار گھرّا ہو گیا
گھرانا	,,	٢٢٧	خاندان۔ کنبہ۔ نسل۔	,,	مونس	ہر چند کہ برگشتہ نہایت ہے زمانا	دریائے شرافت ہے مگر اپنا گھرانا
گھربار	,,	٢٢٨	گھر اور اسکے متعلق عمارات و اسباب خانہ داری اور بال بچے خاندان۔ کنبہ	,,	منیر	لبوں پر ہے ہر لحظہ آہ شرربار	بھلا ہی پڑا ہے ہمارا تو گھربار
گھروندا[2]	,,	٢٨٧	مٹی کا چھوٹا سا گھر جو لڑکیاں گوڑیوں کے لیے بناتی ہیں۔	,,	جلیل	دم جو نکلا خانۂ تن پھر کہاں	خاک میں سارا گھروندا ملگیا
گھڑا	,,	٢٢٦	پانی رکھنے کا ظرف گلی یا مسی و برنجی وغیرہ۔ گھڑوں پانی پڑ جانا شرمندگی اور خجالت کی جگہ اسکا استعمال کرتے ہیں۔	,,	بحر	گھڑوں لنڈھینگے خجالت کے سیکڑوں ہمبر	ہماری ساغر جشیان تر چھلک دیکھیں
				,,	عاشق	تم کو نہیں یوں بھی غیرت آتی	پڑتا ہے گھڑوں مجھی پہ پانی
گھڑی	,,	٢٣٥	۲۴۔ منٹ یا ٦٠ پل کا وقفہ دن کا تیسواں حصہ	مؤنث	امیر	درازی سنتی تھی مدت سے ہم روز قیامت کی	سوا اک گھڑی گھڑی نکلی ہماری روز فرقت کی
.	.	.	ساعت۔	,,	جلال	لگانے کو ہیں دل تجھ سے بخیر انجام ہو سکتا	نہیں معلوم ہمکو یہ گھڑی پیاری کیسی ہے
.	.	.	وقت بتانے کا آلہ[3]	,,	اکبر	ذرا سی دیر ہی ہو جائیگی تو کیا ہوگا	گھڑی گھڑی نہ اٹھاؤ نظر گھڑی کی طرف
گھڑیال	,,	٢٦٦	گھنٹہ۔	مذکر	اسیر	سہا شب وصال صدا سنکے دل مرا	گھڑیال اسکے واسطے گھڑیال ہو گیا
	مختلف فیہ			مؤنث	ظفر	ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے	پہ چھپیں گھڑیالی سے کیوں گھڑیاں ہمسی کی
.	.	.	نہنگ۔ ایک آبی جانور ہے۔ مگرمچھ	مذکر	میر	ٹھٹھک سو نس و گھڑیال رہ گئے	مگرمچھ نہ جانے کدھر بہہ گئے
				,,	ناسخ	وصل کی شب ہو چکی ای نسک بجتا ہے گجر	ہمنشیں گھڑیال بجتا ہے پانی کے گھڑیال کا

[1] مرنے کے وقت جو آواز سانس کے رُک رُک کر نکلنے سے پیدا ہوتی ہے اُسکو بھی گھرّا کہتے ہیں (رشک) آنکھیں تری جو آئیں تو بیمار چشم کو ۔ مرنے کے انتظار میں گھرّا لگا رہا [2] بفتح اول مخلوط الہا۔ و فتح سیوم و سکون واؤ و نون غنہ کنایۃً بچوں کا کھیل سمجھنا (آتش) ہوں وہ ابر دفتر جسکو جان کھونا کھیل ہے کنج مرقد ہے گھروندا میری بازیگاہ کا [3] (وجاہت) ہر بڑی اچھی مری چھوٹی گھڑی چلتی رہتی ہے یہ کھٹ کھٹ ہر گھڑی۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرعہ	مصرعہ
گھمسان	ھ	۱۷۶	سخت جنگ پڑتی۔ کثرت سے خونریزی ہونا۔	مذکر	مونس	وہ صفدری وہ شان وہ حملے وہ گیر و دار	گھمسان تھا پا میں وہ وقت کارزار
〃	〃	〃	〃 〃 〃 〃	〃	ضمیر	انبار تھا لاشوں کا وہ گھمساں کیا تھا	اس تیر نے کیا تو وہ طوفان کیا تھا
گھمنڈ	〃	۱۱۹	غرور۔ تکبر۔	〃	جلیل	عشاق پہ ہونا زجو تم کو عجب نہیں	ہوتا ہی سب کو اپنے خریدار پر گھمنڈ
گھن	〃	۷۵	لوہا پیٹنے کا بڑا ہتھوڑا	〃	اسیر	کون کہتا ہے ٹکسال سے باہر ہے اسیر	شعر مضبوط وہ کہتا ہے کہ گھن بیٹھ ہارے
گہن	〃	〃	سورج یا چاند کا تاریک ہوجانا۔ کسوف و خسوف۔	〃	〃	چاند سا رخ ہے ترا زلف تو بوسہ ہو عطا	کیجئے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہے
گہنا	〃	۷۸	زیور۔	〃	جاہ	جب سے انہیں عشاق نے دل گوندھ دیے جاہ	گہنا کبھی بھونوں کا اترتا ہی نہیں ہے
گھنگرو	〃	۳۰۱	فارسی میں زنگولہ کہتے ہیں	〃	گویا	شرم سے اس چشم میں آنسو نظر آیا مجھے	گردن آہو میں یا گھنگرو نظر آیا مجھے
گہوارہ	ف	۲۲۷	جھولا جسے عربی میں مہد کہتے ہیں۔	〃	آتش	عہد طفلی سے جنون عشق کامل ہے شفیق	شاخ نخل بید مجنوں سے مرا گہوارہ تھا
گھورا	ھ	۲۳۲	وہ جگہ جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے۔	〃	جاہ	خط نکلنے سے مٹی رخسار جاناں کی صفا	تختہ گلزار جنت میں بھی گھورا ہو گیا
گھوڑا[1]	〃	〃	اسپ	〃	نفیس	پانی پہ کس طرح علمدار کا گھوڑا	پیاسا ہے ابھی سید ابرار کا گھوڑا
•	•	•	بندوق کا کتا۔ بندوق کی وہ کل جس کے دبانے سے بندوق چلتی ہے	〃	منیر	چرخ ہوا رہی ہیں چاپیں چمکتی ہیں دل کو داغ	یارب چڑا عیاں ہو گھوڑا تفنگ کا
گھولا	ھ	۵۲	پانی میں حل کی ہوئی افیون	〃	صبا	فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں ہیں	کبھی طرہ ہے سبزی کی کبھی گھولا ہے افیوں کا
گھونٹ[2]	〃	۴۸۱	جرعہ۔ پانی یا کسی رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ میں حلق سے اتر جائے۔	〃	اسیر	کی جو تعریف خط سبز تو بولے وہ اسیر	زہر کا گھونٹ گلے سے ترے کیونکر اترا
گھونس[3]	〃	۱۴۱	ایک قسم کا بڑا چوہا۔	مونث	میر	ایک دن گھر میں ایک گھونس آئی	اپنے پاؤں اجل آ سے لائی
گھونسا	〃	۱۴۳	بندھی ہوئی مٹھی جو مارنے کیلئے بند کریں	مذکر	امیر	آیا کسی اترے ہوئے جوبن کا تصور	گھونسا مری چھاتی پہ لگا دلپہ لگی چوٹ
گھونسلا	〃	۱۴۳	آشیانہ پرندوں کا گھر۔ کھونتا۔	〃	ذوق	دل جو گھر غم کا ہو گیا اس میں [illegible]	وہ مثل ہو کہ کہاں گھونسلے میں چیل کے ماس
گھونگھٹ	〃	۵۰۰	برقع۔ نقاب۔ پردہ۔ چادر یا دوپٹہ کا وہ حصہ جو عورتیں منہ چھپانے کو منہ پر لٹکا لیتی ہیں۔	〃	صفدر	سیر چمن کو آئیگا وہ گلعذار کب	گھونگھٹ ترا اٹھے گا عروس بہار کب
•	•	•	فوج کا بھاگنے کے ارادہ سے منہ پھیرنا۔	〃	برق	غصے سے جو بل زلف سیہ فام نے کھایا	سو مرتبہ گھونگھٹ سپہ شام نے کھایا
گھونگر	ھ	۳۰۱	بالوں کا قدرتی پیچیدہ ہونا۔ بالوں کی اینٹھن۔	〃	جلیل	حسن کے بالوں کی بگڑنے پر تصدق تھا بناؤ	بڑھ گیا جو پیچ گیسو میں وہ گھونگر ہو گیا

[1] گھوڑی۔ مادہ اسپ۔ سونٹیاں بنانے کا آلہ۔ ایک قسم کا گیت جو شادی بیاہ میں عورتیں گاتی ہیں۔ (میر حسن) ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور راگ۔ محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ۔ [2] (صبا) ابھی لگی ہے دہیان میں اک آفتاب کے۔ کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے۔ [3] رشوت کو بھی گھونس کہتے ہیں۔

گھیر[1]	ہ	۲۳۵	دور - چکر - گھماؤ -	مذکر	درد	اشک نے میرے ملا دی کتنے ہی دریا کی پاٹ	دامن صحرا ہیں ورنہ اسقدر کب گھیر تھا
		۰	کپڑے کا گھیر - جیسے کرتہ - انگرکھا پائجامہ وغیرہ کا گھیر -	؍؍	برق	تیری آنے سے جہاں ہی گل ہوا ہی باغ باغ	دامن باد بہاری پیرہن کا گھیر ہے
گیاہ	ف	۳۶	گھاس -	مونث	تعشق	خیال سبز خطوں کا ہی بعد مردن بھی	ہری ہری جو لحد پر گیاہ ہوتی ہے
گیت	ہ	۴۴۰	ہندی نظم - بھجن - راگ -	مذکر	اقبال	نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا	چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا
گیتی	ف	۴۴۰	دنیا عالم	مونث	مونس	گاؤ زمیں جدا تھی ہراساں سمک جدا	گیتی جدا لرزتی تھی ساتوں فلک جدا
گیدڑ[2]	ہ	۲۴۴	سیار - شغال	مذکر	میر	قدم غوک سے گر دو کا چل گیا	بھروسہ تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا
گیسو	ف	۹۶	سر کے لانبے بال جو دونوں کندھوں پر لٹکتے ہوتے ہیں -	؍؍	اسیر	ہے سیاہی سے عجب عالم مری مکتوب کا	طالع عاشق ہی یا گیسو کسی محبوب کا
گیند	ہ	۸۴	چمڑے کپڑے ربڑ وغیرہ کا وہ گولہ جس سے لڑکے کھیلتے ہیں -	؍؍	جاہ	ابھرے ہوئے جوبن پہ نہ دل لوٹ ہو کیونکر	یہ گیند جوانی نے اچھالے ہیں غضب کے
	؍؍	؍؍		مونث	انشا	لگی مجکو جب اس شوخ طرحدار کی گیند	اس نے محرم کو سنبھال اور ہی تیار کی گیند
گیندا[3]	؍؍	۸۵	گل صد برگ - ایک زرد رنگ کا پھول ہوتا ہے	مذکر	جان صاحب	کس گھڑی سے او ہی گیندے کھیلتی پھرتی ہو تم	شل نہ ہو جائیں کہیں باجی تمھارے ہاتھ پاؤں
گیہوں	؍؍	۹۱	ایک غلہ کا نام ہے جسے فارسی میں گندم کہتے ہیں -	؍؍	؍؍	لایا جو دانیال کل گیہوں	سیر میں پاؤ سیر کم نکلے

[1] (وج) سپاہ پھیل گئی چھاؤنی کا گھیر ٹوٹا - گھیر گھنا بمعنی محاصرہ کرنا - حلقہ - دائرہ - احاطہ (دج) پئے دعا طمع ذرا ہار کر لائی - جو سی کے آگے اجل گھیر گھار کر لائی [2] گیدڑ بھبکی - خالی خولی دھمکی دنیا (ناسخ) اکچا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں - تغیاث لے شیر یزدان الغیات [3] پھول اور پودے دونوں کو گیندا کہتے ہیں - گیندے کا پھول ایک دوسرے کی طرف مثل گیند کے پھینکنا کم عمر لڑکے لڑکیوں کا کھیل ہے اور اس کو وہ گیندا کھیلنا کہتے ہیں -

باب لام مہملہ

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لات	ہ	۲۰۴	لگد۔ ٹھوکر۔ ضرب	مونث	جہاں	ٹھکرا ہی وہ بت اور پکاری کہ تقدیر	کافی ہے افتادہ کو اک ہی لات ہو گئی
	۔	۔	دست بردار ہونا۔ ترک کرنا۔	”	بحر	لات ماری ہے فقیروں نے جہاں بانی پہ	افسر و چتر سلاطین کے سرکار تو ہیں
لاج	ہ	۴۴	شرم۔	”	امیر	لاج اسکی ہے تجھی کو اے مرے رب کریم	غیر کا محتاج ہو بندہ تری درگاہ کا
			عزت۔	”	جانِ صاحب	پیار سے ہاتھ مرے سر پہ میں واری رکھنا	سوت کے سامنے تم لاج ہماری رکھنا
لاجورد[1]	ف	۴۰۴	نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔	مذکر	آتش	کرتے مصور اسکو تصویر غضب صرف	ہوتا جو تیرے نقطہ [illegible] لاجورد [illegible]
لازمہ[2]	”	۱۳	جوڑ۔ سامان۔ ضروری یا کسی شے کے متعلق ہر کام جو آدمی کو چاہیئے۔	”	ذکیہ	لازمہ ہے زندگی کا سلسلہ تدبیر کا	[illegible] تدبیر کی حاجت ہے
لاسا	ہ	۹۰	ایک سدار شے ہے جس سے پہلے چڑیا پکڑتے ہیں۔ کنایۃً اشتیاق	”	”	مرغانِ باغ ہیبتِ صیاد سے اڑے	پر موسمِ بہار کا لاسا لگا رہا
	”	”	شوق۔ عادت۔ چسکا۔	”	بحر	[illegible] میں مبتلا دیکھے	[illegible]
لاش	ت	۲۳۱	مردہ۔ مردہ جسم۔	مونث	رضا	نفت لیلیٰ کا پردہ کس طرح ہوتا نہ فاش	بے کفن گاڑی گئی تھی لاش قیس [illegible]
لاشہ	”	۲۳۲	ایضاً	مذکر	ذبیح	تیرا عاشق ہوئے عیسیٰ نفس کے جا [illegible]	گور لیتی ہے بغل میں [illegible] لاشہ [illegible]
لاف	ت	۱۱۱	ڈینگ۔ شیخی۔ بے انداز تعلّی	”	انیس	[illegible] شجاعت کا [illegible] لاف	[illegible]
لاگ	ہ	۵۱	بیر۔ دشمنی۔ عداوت۔	مونث	تسلیم	[illegible]	تجھے ہے یا لاگ [illegible]
	۔	۔	تعلق۔ لگاؤ۔ نسبت۔ وابستگی۔	”	منیر	ہم جانتے ہیں [illegible]	[illegible] لاگ [illegible]
لاگ[3]	ہ	۱۰۴	وہ مصرعہ جو کسی چیز [illegible]	”	”	[illegible]	[illegible]
لاگ ڈانٹ	”	۵۰۶	دشمنی عداوت۔	”	نوح	آئینہ دیکھ کر نظر آنکھ بدل گئی	[illegible]
لال[4]	”	۱۱۱	سرخ رنگ [illegible]	مذکر	دبیر	[illegible] کا لال	[illegible]
	”	”	ایک خوش آواز پرندہ [illegible] تمام جسم سرخ ہوتا ہے اسپر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔	”	ذہین	رنگیں لب [illegible] کی صدا ہے	کیا خوب ہے [illegible] برستا ہے

[1] لاجوردی۔ ایک قسم کا رنگ۔ [illegible] [2] لازم صحیح ہے [illegible] غلط [illegible] [3] [illegible] [4] [illegible]

[illegible] تعلق۔ علاقہ نسبت۔ وابستگی [illegible] محبت [illegible] چسکا۔ رغبت شوق [illegible] چشمک [illegible] (ذوق) [illegible] جسکا اردو میں (لعل) عربی فارسی میں ایک قسم کے معدنی جواہر کو کہتے ہیں [illegible] سرخ پوشاک [illegible] کنایۃً شراب [illegible] لال پیلا ہونا۔ نہایت غصے میں بھر جانا [illegible] انگارا لال پیلا ہو گیا۔ خوب سرخ [illegible] مہندی لگا کے [illegible] ہونٹوں پہ دکھلا کے چلدی۔ لجانا ذرا کوئی دیکھے ہنسی کا۔

لفظ	اصل		جنس	معنی	شاعر	مصرع	مصرع
لال	ھ	۶۱	مذکر	فرط محبت سے اپنی اولاد کو بھی لال کہتے ہیں۔	دبیر	اور آگے کہہ آکے ہوا شاہ خوش اقبال	رو کر یہ دعا کرنے لگا فاطمہؓ کا لال
لالٹین	انگریزی	۵۲۱	مونث	شیشے کی قندیل۔ روشنی کا ایک ظرف۔ صحیح تلفظ تو لینٹرن (لنٹرن) ہے اردو میں کثرت استعمال سے لالٹین بولتے ہیں	قلق	لالٹینیں ہزار بار روشن	مشعل ماہ بھی جدا روشن
لالچ	ھ	۶۴	مذکر	حرص۔ طمع۔ لوبھ	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہے زاہد پر انصاف کر	اپنے بندوں کو خدا دیتا ہی لالچ حور کا
لالہ[1]	ف	۶۶	"	ایک قسم کے سرخ پھول کا نام۔	اسیر	ہے داغ چراغ لحد کشتۂ الفت	پھولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا
لام	ع	۷۱	"	ایک حرف کا نام۔	ظفر	لکھی عجب انداز سے ہے رخ پہ تری زلف	ایسا خط تعلیق میں بھی لام نہ پایا
			"		اسیر	رخ ترا کس طرح میں دیکھ سکوں	زلف ہے لام لنترانی کا
لام[2]	انگریزی	"	"	فوج یا پلٹن کا مجموعہ۔ بریگیڈ۔ فوج کا دستہ۔ فوج کی لائن۔	محسن	باندھا وہ قضا نے لعن کا لام	ابلیس کی فوج میں ہے کہرام
لامکاں	ع	۱۴۲	"	عالم قدس۔ مقام نفی و فنا۔	اسیر	دکھائی ترک تعلق نے شان نیرنگی	بڑھے مکان سے آگے تو لامکاں دیکھا
لاہی	ھ	۴۶	مونث	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔	منیر	مسکی ہوئی مسالے کی باریک کرتیاں	لاہی کے محرم نہیں جو کچھ تھا نہاں نہ تھا
لب	ف	۳۲	مذکر	ہونٹھ۔	آتش	سرمہ سے چشم یار بھی مفسد ونکی جڑ	لب رنگ پان سے ظلم کی بنیاد ہو گیا
"			"	کنارہ۔ سرا۔ طرف۔ جانب۔ حاشیہ جیسے لب دریا	عاشق	مکاں دکھا نہ کیسا مسیحائی کا دعویٰ ہے	لب بام آ کے باتیں کیجئے چرخ چہارم سے
"			مونث	مونچھوں کے بال جو ہونٹھوں کے اوپر ہوتے ہیں۔ اس معنی میں لبیں جمع کے ساتھ مونث ہی بولتے ہیں	حالی	لبیں بڑھ رہی ہوں نہ داڑھی چڑھی ہو	ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو
لبادہ	ف	۴۲	مذکر	بارانی۔ برساتی کپڑا۔ روئی دار و گلابالاپوش جو قبا کے اوپر پہنتے ہیں	ناسخ	پہنچا ہوں تک جو بال مرے سر کے اے جنوں	جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ سمور کا
لباس	ع	۴۳	"	بکسر اول پوشاک۔ کپڑا پہننے کا۔ جامہ۔	اسیر	باطن میں غم ہو عشرت دنیا ہو ظاہری	پہنے ہوئے لباس محرم ہے عید کا
لب لباب	ف	۶۲	"	خلاصہ۔ ماحصل۔	جرأت	ایجان جاں جو دیکھئے تجکو بچشم غور	لب لباب ہے تو ہی کل کائنات کا
لب و لہجہ	"	۸۱	"	تلفظ۔ طرز گفتگو۔	اسیر	حوریں کیونکر تری زبان سیکھیں	لب و لہجہ کہیں بدلتا ہے
لبنی	ھ	۹۲	مونث	مٹی کی چھوٹی ٹھلیا کی طرح کا ایک ظرف بناتے ہیں جو تاڑی کھنچنے اور تاڑ سے تاڑی اتارنے کے لئے ہوتا ہے۔	منیر	چڑھائی نشہ میں تیر نے اپنے عاشقوں کے سر	نئی صورت کی تمنی لبنیاں باندھی ہیں تاڑ والوں نے

[1] کایستھوں کا خطاب ہندو نیس عورت کا خطاب ہے۔ لالہ باعتبار رنگ۔ جو شخص دوسرے کے بھروسے پہ رہتا ہو اسکی نسبت یہ مثل بولتے ہیں [2] فوج کا لڑائی کے لئے ایک جگہ جمع ہونا۔ لام کاف۔ گالی گلوچ۔ (ذوق) کب وہ گزرتے ہیں بہرلات وگزاف سے۔ جنکی کہ آشنا ہے زبان لام کاف سے۔ [3] (سحر) کافی ہے جاڑے کا یہ تمہارا زار بند چلئے نہ لالٹین کو جلوا کے سامنے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لبیک	ع	۶۲	تیری فرمانبرداری کو حاضر ہوں۔ عرب میں پکارنے کے جواب میں اسجگہ پر بولتے ہیں جسجگہ ہندوستان میں جی کہتے ہیں۔	مونث	دبیر	نصیب نے کہی لبیک خیرخواہی سے	گرعیاں ہوئے یونسؑ دہانِ ماہی سے
لپٹ[1]	ہ	۴۴۳	بفتح اول و دوم لپٹیں جمع۔ لو۔ آنچ مہک خوشبو۔	"	اسیر	گر پڑی جان پہ زیور کی چمک سے بجلی	کھینچ لی دل کو وہ پوشاک میں خوشبو کی لپٹ
لپک	"	۶۲	روشنی۔ چمک۔ لو۔ شعلہ۔ گرمی۔ چستی۔ تیزی۔ جلدی مثلاً کسی کام کے جلد کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ لپک کر جاؤ۔	"	جلال	آہ عشاق میں شعلہ کی لپک ہوتی ہے	دسے کھنچتے ہی جگر سوز فلک ہوتی ہے
لپکا	"	۵۳	عادت خوخصلت لت بدعادت۔	مذکر	رند	تاراج کیا کشور دل ترک نگہ نے	لپکا نہ سپاہی کو پڑے راہزنی کا
لپیٹ	"	۴۴۲	پیچ۔ بل۔ تہ۔ کر۔ کھیڑ۔ جنجال۔ مصیبت آفت۔	مونث	صبا	کیا صفت کی لپیٹ میں عشاق آگئے	باندھی جو تو نے اے بت بیدادگر کمر
لت[2]	"	۴۴۰	عادت۔ خو لپکا۔	"	اسیر	طمع کی لت مر کر بھی نہیں جاتی حریصوں سے	کہ تحت الثریٰ میں جا کے قارونکی ٹٹولی ہے
لتا	"	۴۴۱	چیتھڑا۔ گودڑ۔ لتا اُڑانا بمعنی دھجیاں کرنا۔	مذکر	آتش	آفریں صد آفریں دست جنوں	خوب ہی لتے لئے پوشاک کے
لٹ	"	۴۴۷	بالونکی لٹ۔ چند بالونکا مجموعہ جسکو عورتیں گوندھتی ہیں۔	مونث	اسیر	دل اُڑا لیتی ہیں وہ کھول کے زلفونکی لٹیں	دیکھون پھرتے ہیں جو ڑوں کے انہیں لٹوں سے
لٹک	"	۴۵۰	بفتح اول و دوم۔ کسی چیز کا لٹکنا۔ نازوادا۔ آن بان زیبائش۔ وضع۔ بانکپن کا انداز۔	"	داغ	عجب ترنگ میں تھا ہائے وہ لٹک اُسکی	ملے تھے راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم
لٹکا[3]	"	۴۵۱	جادو۔ سحر۔ منتر۔ افسوں۔ تدبیر۔ ترکیب۔ کروفریب۔	مذکر	ذوق	جاتی رہے زلفونکی لٹک دل سے ہمارے	افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا
لجالو	س	۷۰	ایک بوٹی کا نام جو انسان کا ہاتھ اگر ہوا لگنے سے شرما جاتی ہے اور پژمردہ ہو جاتی ہے۔ چھوئی موئی بھی اسکو کہتے ہیں۔ کنایتہً شرمیلا۔ باحیا۔	مذکر	محسن	کہتا ہے اشارۃً لجالو	مُوتُوا مِن قَبلِ اَن تَمُوتُوا

[1] بکسر بمعنے ہم آغوشی۔ (ناسخ) زعم میں اپنے لپٹ کر یار سے سویا میں رات۔ دن ہوا تو تکیۂ پہلو نظر آیا مجھے۔

[2] دو چیزونکا بخوبی ایک میں ملجانا۔ گڈبڈ ہونا (رشک) انگشت آرزو سے دو آج لت ہوئی۔

[3] لٹکنا۔ آویزاں ہونا۔ جھولنا معلق ہونا (ذوق) جہاں ہے خانۂ عشرت جبھی ہوا اُسکا فروغ۔ کہ لٹکے اسمیں سر پر غرور کی قندیل۔ تدبیر۔ (جلیل) قدمبوسی کا حیلہ کرکے ہم لوٹینگے قدموں پر۔ یہ لٹکا ہاتھ آیا ہے تری زلف پریشاں سے۔

لجام	ع	۷۰۲	بکسر اول صحیح ہے بالفتح غلط ہے۔ لگام۔ باگ۔ عنان۔	مونث	رند	گردش ہے آسمان کو میری دعا کے ساتھ	ہاتھ آگئی ہے میری لجام اس کبود کی
لچر حرکت	ہ	۱۱۰۹	بیہودہ کام۔ بے تکی بات	”	قلق	تمنے بھی کی تھی وہ لچر حرکت	ہوگئی تھی انھیں بہت نفرت
لچک	”	۶۳	جھکاؤ۔ نزاکت سے حرکت کرنا۔	”	جلال	بر بلا لیتے ہیں بیچاں کی لچک ہوتی ہے	قہر بل کھائی کمر کی بھی لچک ہوتی ہے
لچھا	”	۹۳	الجھاؤ۔ پھنساؤ۔ الجھی ہوئی ڈور۔ ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں پانوں میں پہنتی ہیں۔	مذکر	امیر	سلجھنے والوں کے نہ کسطرح پھنسیں طائر دل	دام صیاد کا لچھا ہے تری تانوں کا
لچھن [۱]	”	۸۸	علامت۔ نشان۔ آثار۔ فعل۔ کردار۔	”	بحر	بخشے گا خدا بحر کو کس حسن عمل پر	ہمکو تو نہ اچھا کوئی لچھن نظر آیا
لحاظ	ف	۹۳۲	خیال۔ دھیان۔ توجہ۔	”	امیر	واعظ دبی زبان سے کرتا تھا ذکر حور	اتنا لحاظ دختر رز کا ضرور تھا
”	”	”	شرم وحیا۔	”	”	گھورتے دیکھا جو ہمجنسوں میں جھنجھلا کے کہا	کیا لحاظ آنکھ کا بھی اٹھ گیا جاتا رہا
”	”	”	پاس۔ لاحظہ	”	داغ	قول و قسم کی شرط ملاقات کا لحاظ	انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ
”	”	”	رعایت مروت۔	”	”	تھوڑی سی پی ہی لی ہے بہت حجتیں نہ کر	آہی گیا ہے پیر خرابات کا لحاظ
”	”	”	کسیکے ادب و وقر کی پروا نہ کرنا۔ بے شرم ہوجانا۔	”	جان صاحب	ماں باپ کا لحاظ تو دل سے اٹھا دیا	لے باجی آجکل کی ہیں سب لڑکیاں غضب
لحاف	ع	۱۱۶	بھری ہوئی رضائی۔ زیادہ روئی کی رضائی	”	انشا	تکیوں کو دھر کے بیٹھے ہیں اٹھ کر پلنگ سے	اپنا لحاف اب یہ اٹھا۔ اب یہ شال ڈال
لحد [۲]	”	۳۴۳	قبر۔ تربت۔ مزار۔ سیدھے گڑھے میں جو بغلی کھودتے ہیں اسکو لحد کہتے ہیں۔	مونث	امیر	سب روندنے سے کام خبر رہرو کو کیا	تربت گدا کی ہو کہ لحد بادشاہ کی
لحظہ	”	۳۴۹	ایک بار نگاہ کرنے کا وقفہ۔ پل۔ لمحہ۔ دم کے دم۔ تھوڑی دیر۔	مذکر	حسن مرزا	صرف عصیاں ہوا وہ لحظۂ عمر	جو تری یاد میں بسر نہ ہوا
لحن [۳]	”	۸۸	خوش آوازی۔ آواز۔ سُر۔ لَے۔	”	فایز	اثر ہاتھ آگیا اس گل کف پای حنائی کا	ہوا ہے لحن رنگیں شور خلخال طلائی کا
لخت	ف	۱۰۳۰	ٹکڑا۔ پارہ۔ حصہ۔	”	سودا	افسوس کام غم کا اظہار تک نہ پہونچا	یہ لخت دل بھی چشم خونبار تک نہ پہونچا
لختہ	”	۱۰۳۵	منجمد خون کا لوتھڑا۔ خون کا ٹکڑا۔	”	مونس	لختہ ہے خون دل کا جو پھول اس شجر کا ہے	ہر پنکھڑی کٹا ہوا ٹکڑا جگر کا ہے
لخلخہ	ع	۱۲۶۵	چند خوشبودار چیزوں کا مجموعہ جو مریض کو سنگھاتے ہیں۔	”	امیر	دھیان بندھتا ہے جو اس عارض و گیسو کا امیر	متصل لخلخہ مشک و گلاب آتے ہیں

[۱] سنسکرت میں لکشن بمعنی علامت۔ نشان۔ آثار (رند) کسلئے کرتا ہے تدبیر مداوای مسیح۔ موت کے لچھن نظر آتے ہیں اس بیمار کے۔ لچھن جھڑ جانا۔ کنایۃً چہرے کی بے رونقی ادبار۔ شامت۔ بدصورت ہوجانا۔ ابتر خراب ہوجانا (صبا) اللہ رے نحوست ایام ہجر یار۔ لچھن جھڑے ہوئے ہیں مہ و آفتاب کے۔ لچھن۔ حالت۔ کیفیت۔ چال چلن۔ ڈھنگ۔ طریقہ مثلاً تمہارے لچھن اچھے نہیں نظر آتے۔ [۲] الحاد کہتے ہیں سیدھی راستی سے کترا جانے کو۔ اسیوجہ سے بیدین کو ملحد کہتے ہیں کہ وہ طریق حق سے کترا کے چلتا ہے۔ [۳] لحن داؤدی۔ خوش آوازی اعلےٰ درجہ کی خوش آوازی۔ حضرت داؤد کی خوش آوازی مشہور تھی (فایز) لحن داؤدی سے فریاد کو۔ موم کردوں خنجر فولاد کو۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لداؤ	ہ	۴۱	وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بناتے ہیں گنبد نما چھت	مذکر	منیر	زنداں آب و گل سے نہیں روح کو نجات	ثابت ہوا جو مقبرے دیکھے لداؤ کے
لڈو	”	۴۰	ایک قسم کی گول بنی ہوئی مٹھائی جیسے تل کے لڈو موتی چور کے لڈو وغیرہ۔	”	برق	لذت فراق و وصل کے دونوں ہیں لکھنؤ بہر	بوسے دہان یار کے لڈو ہیں بور کے
لذت	ع	۱۱۳۰	مزہ۔ ذائقہ۔	مونث	آتش	چاروں اپنے محبوں سے محبت کرتے	لذت عشق بھی چکھتے ہیں تھوڑی سی
لرزش	ف	۵۲۷	رعشہ۔ کپکپی۔ تھرتھراہٹ۔ ڈگمگاہٹ	”	ظفر	بھوؤں کا یار کی ہلنا بلا ہی دیگا دل میرا	کہ اس بھونچال سے اس گھر کو لرزش ہو چلی
لرزہ	ہ	۲۴۲	کپکپی۔ تھرانا۔ زلزلہ۔ بھونچال۔	مذکر	ضمیر	زینب نے آکے طیش میں جس وقت یہ کہا	لرزہ خدا کے عرش کو اس وقت آگیا
•	”	•	خوف۔ ڈر۔	مذکر	شوق	پر مرا دل بھی تھر تھراتا تھا	سن کے لرزہ خدا کا آتا تھا
لڑ	ہ	۲۳۰	لڑی۔ سلک۔ ہار	مونث	جاہ	جاہ سلک دنداں کی ثنا لکھی ہے	اس غزل پر ہے ہمیں موتیوں کی لڑ پائی
لڑائی	”	۲۵۱	جنگ و جدل	”	مونس	سر و تن میں شہ کے جدائی ہوئی	سلامی ستم کی لڑائی ...... ہو رہا
لڑکا	”	”	طفل	مذکر	امیر	مرے آنسوؤں نے مجھے بخشوایا	بڑے کام آئے یہ لڑکے بلا کر
لڑی	”	۲۴۰	سلک وہ ڈوری جس میں موتی وغیرہ پروئے ہوں۔	مونث	مونس	قطرے میں بحر نور کی موجیں سما گئیں	لڑیاں کہاں سے موتیوں کی ان میں آگئیں
لشکر[1]	ف	۵۵۰	فوج۔ سپاہ۔	مذکر	جرات	غم سے ہوتی مخلصی کیونکر تمھارے ہجر میں	لشکر رنج و الم ہر دم ہمیں گھیرے رہا
لطافت	ع	۵۲۰	پاکیزگی۔ عمدگی۔ صفائی۔	مونث	انیس	تصویر ہے جناب رسالتماب کی	پیری دکھا رہی ہے لطافت شباب کی
لطف[2]	”	۱۱۹	خوبی۔ نرمی۔ مزہ۔ لذت۔ عنایت مہربانی۔ نرمی	مذکر	رضا	دیکھا جدھر وہ سامنے آیا نظر مجھے	کس سے کہوں میں لطف شب انتظار کا
لطمہ	”	۸۴	بالفتح طمانچہ تھپیڑا دریا کا	”	ناسخ	نیل پڑ جائے مقرر کھائے گر دریائے نیل	لطمہ میرے اشک کے دریائے شور انگیز کا
لطیفہ	ف	۱۲۲	چٹکلا۔ اچھی چیز۔ دلچسپ بات انوکھی عجیب۔ عجوبہ۔ تعجب انگیز بات۔ پسندیدہ بات۔ وہ بات جو طبیعت کو اچھی معلوم ہو۔	”	اکبر	ہنس دیتے ہیں بت سنکے یہ اکبر کا لطیفہ	جب آپ کے فرشتوں ہوئے تو پھر اب بھی بت ہیں
لعاب	ع	۱۰۳	رس۔ آب دہن۔ تھوک۔	”	ذوق	مہر وہ کرتا ہو نامہ پہ مجھے آئے ہے رشک	ہائے یوں چوسے لعاب اسکے دہن کا کاغذ
	”	•	لبلبا ہٹ۔	”	[illegible]	لنگوڑی بھنڈیاں ایسی بری یہ ہوتی ہیں	کسی چمن سے پکاؤ لعاب رہتا ہے
لعل	”	۱۳۰	ایک قیمتی معدنی پتھر جو مشہور جواہر ہے	”	امیر	لاؤں میں ان سے وصل کی ورنہ محال ہے	یہ لعل خاک میں تو ملا یا نجائیگا
لعن	”	۱۵۰	پھٹکار۔ نفریں۔	مونث	اختر شاہ اودھ	رو کئے سجدہ نہ کروائیے ان ہاتھوں سے	بر زباں لعن ہے لات و منات آ پہونچی
لعنت	”	۵۵۰	ایضاً	”	سرور	غیر سے مجھسے آج خوب ہوئی	اُسنے نفریں تو میں نے لعنت کی
لغت	”	۱۴۳۰	زبان۔	مذکر	منیر	توحید کردگار کی فرہنگ ڈھونڈھ دیکھ	ہرگز لغت نہیں ہے عدیل و سہیم کا

[1] (اسیر) ہو مقابل ہیں صف مژگان سے ہے کسکا جگر۔ پلٹیں ڈٹیں جو یہ لشکر صف آرا ہو گیا [2] (جلیل) اب شغل نہیں ہے میکشی کا اب لطف نہیں ہے زندگی کا (امیر) قابل ہو نہیں تو اپنی طبیعت کا ای امیر۔ مضمون لغت میں بھی نہ لطف غزل گیا (دل) ہنگامہ زاہد کیا کیا دنیا دل حزیں کی۔ ہم لطف اٹھا رہے ہیں خلوت میں انجمن کا

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
لغزش	ف	۱۳۳۷	بفتح اول وبکسر سوم۔ ڈگمگاہٹ پھسلن۔ خطا۔ سہو۔ غلطی۔ بھول چوک	مونث	جلیل	شبیہہ اُس مست کی لیتا ہے مانی	مزہ دیجائیگی لغزش قلم کی
لفافہ	ع	۱۹۵	وہ چیز جو کسی چیز پر لپیٹی جائے۔ کاغذ کی تھیلی جسمیں خط روانہ کئے جاتے ہیں۔ کنایتہً بناوٹ دکھاوا۔	مذکر	منیر	ہے سبزۂ عذار نہاں جوشِ حسن میں	خط پر لفافہ ہے ورقِ آفتاب کا
لفظ[1]	"	۱۰۰۱	وہ آواز جو منہ سے نکلے۔	"	"	چبا کر ہونٹھ غصہ میں غضب کی بدزبانی کی	عقیق لب آنکے کھد گیا ہر لفظ گالی کا
				مذکر	رشک	وصل کی رات بنانا ہے شوقِ گیسو	شام نقطیں ہیں سفیدی ہے سحر کاغذ کی
لقب[2]	ع	۱۲۲	خطاب	مونث (مختلف فیہ)	جلیل	جلیل زار کو دیکھو جلیل القدر کو دیکھو	لقب جب شاہ سے ملتا ہے زیبا ہو ہی جاتا ہے
لقمہ	"	۱۷۵	نوالہ۔ لقمہ دینا کسی کی بات میں بولنا۔	"	منیر	نعیمِ جان کے لڑواتی ہیں رقیبوں سے	عدو کو دیتے ہیں لقمہ ہماری جھولی کا
لکڑی	ھ	۲۶۰	ہیزم۔ کاٹھ۔ چھڑی۔ ہاتھ میں رکھنے کی لاٹھی۔ مجازاً سہارا۔	مونث	داغ	شیخ جی کے ہاتھ میں پکڑا دی لکڑی نے	نشہ بھی تھا اور پیری بھی تھی چلتے کس طرح
لکنت	ع	۵۰۰	بضم اول وفتح سیوم۔ ہکلاپن۔ رک رک کر بولنے کی عادت۔	"	امیر	ہے دوست کی نظر میں ہنر عیب دوست کا	اللہ کو کلیم کی لکنت پسند ہے
				"	امیر	تیری لکنت پہ فدا سو جان سے دل ہو گیا	تو نے آدھی بات کی میں نیم بسمل ہو گیا
لکّہ	ف	۵۵	بضم اول وتشدید کاف مفتوح چھوٹا بادل	مذکر	تسلیم	طاق سے ساغر و مینا کو اُتارا ساقی	دیکھ وہ سوئے حرم ابر کا لکّہ اُٹھا
لکھوٹا	ھ	۴۹۲	پان کا رنگ جو عورتیں ہونٹھوں پر جماتی ہیں۔	"	آتش	گاہ مسّی کی دھڑی ہو گہ لکھوٹا پان کا	رنگ عاشق سے تمہارے لعل لب لانے لگی
لکیر[3]	"	۲۶۰	سطر۔ خط۔ لائن۔ نشان جو زمین یا کاغذ وغیرہ پر بنا دیں	مونث	آتش	سودائے راہِ یار کا اللہ رے اثر	جادہ بنی جو ہنسے زمیں پر لکیر کی
لگا[4]	"	۵۱	لانبا بانس۔ لانبی لکڑی۔ لاگ۔ پیار محبت۔ مناسبت تعلق واسطہ ربط ابتدا۔ میل۔ شروع کرنا۔	مذکر	داغ	جام پر جام بھر کے لے ساقی	آج لگا لگا ئیگا کہ نہیں
لگام	ف	۹۱	بفتح اول باگ۔ عناں۔	مونث	مونس	یہ سنکے ہر سوار نے بس روک لی لگام	تھم تھم کے کانپنے لگے سب اسپ تیز گام
لگان[5]	ھ	۱۰۱	زر آمدنی جو زمین سے وصول ہو وہ چیز جو اسامی زمین جوتنے کے معاوضہ میں ادا کرے۔	مذکر	لااعلم	تباہ ہو گئے ہم بار بار کے غم سے	لگان سال میں دو مرتبہ وصول ہوا

[1] لفظ مختلف فیہ ہے مگر کثرت استعمال تذکیر ہی کے ساتھ ہے (امیر) قمر کو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے۔ انہیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا ید کا۔ [2] (ناسخ) یہ اُسکے ہے ساعد نگا عالم کہ جسنے دیکھا ہو وہ بیدم۔ نیام تیغ قضائے مبرم لقب ہے قاتل کی آستیں کا [3] (منیر) سودائے زلف یار سے پیدا ہوا طلسم۔ مارِ سیہ بنا جو جنوں میں لکیر کی۔ [4] (عاشق) لگا جو لگانا ہے تجھے جامہ دری کا۔ ہاں دست جنوں دامن کہسار سے چلے۔ مناسبت (ناسخ) ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو میرا۔ جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو [5] (امیر) لکھا تھا خط میں جو حال اپنی چشم حیراں کا۔ ہزار بند لفافہ کیا گرہ نہ بند ہوا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
لگاؤ	ھ	۵۷	ایسا برتاؤ جس سے التفات پایا جائے۔ تعلق۔ علاقہ۔ نسبت۔	مذکر	جلال	دشمن ہوئے کیوں جلال کے تم	کچھ تو ہے لگاؤ دوستی کا
لگاوٹ[1]	"	۵۷،۴۵	لگاؤ۔ تعلق۔ سازش کرنے کا انداز۔ سازش کی باتیں۔	مونث	اسیر	سر جدا تن سے کسی روز کرا ئی خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے
لگن[2]	ت	۱۰۰	ایک ظرف ہے۔ ہاتھ پاؤں دہونے کا تشت۔ وہ تھال جس میں شمع جلائی جاتی ہے۔	مذکر	رشک	یہ ندامت ہے تری جلوے سے ای شعلۂ طور	وجہ کیا آج جو محفل میں لگن یاد آیا
•	ھ	•	بفتح اول و دوم۔ تعلق نسبت ساعت۔ مہورت۔ سماں۔ شادی۔ وغیرہ کی تاریخ کا تقرر اور شادی بیاہ کا زمانہ۔	مونث	اختر شاہ اودھ	آراستہ بزم و انجمن ہے	اک غیرت شمع کی لگن ہے
•	•	•	شوق[3]۔ خواہش۔ محبت۔ دھن خیال۔ دل لگنا۔	"	حالی	تھی اک لگن سب کے دل میں لگا دی	اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
للکار	ھ	۲۸۱	سخت آواز۔ ڈپٹ۔ دھمکی	"	مونس	شیروں کو فنا کرتی ہے للکار ہماری	سرکوب ہمیشہ رہی تلوار ہماری
لمحہ	ع	۸۳	بفتح اول و سیوم۔ ایک لحظہ۔ تھوڑی دیر۔	مذکر	حالی	مگر ہاں وہ سرمایۂ دین و دنیا	کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جسکا
لمعہ	ع	۱۴۵	تنویر۔ روشنی۔ جلوہ کسی روشن چیز کا۔ چمک۔	"	سخن	طول امل کو حاصل صد مدعا کہو	درد و الم کو لمعہ کہو مہر و ماہ کا
لن ترانی[4]	"	۱۴۱،۲	تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکیگا۔ یہ کلمہ سوائے خدا کے دوسرے کو شایاں نہیں۔ انسان کے لیے اس کو خودستائی۔ تعلی۔ ڈینگ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔	مونث	اکبر	آنکھ کی ناتوانیاں حسن کی لنترانیاں	پھر بھی ہیں جانفشانیاں کوچۂ انتظار میں
لنکا	ھ	۱۰۱	راون کا دار الخلافہ جو جزیرہ سیلون میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ راون کا قلعہ سونے کا تھا۔	"	ناسخ	حویلی ہو گئی لنکا کی طرح ای یار سونے کی	ترے پرتو سے ہوتی ہے گلی دیوار سونے کی

[1] میل سازش (صبا) رنگ حسن شہد اکادہ جائے قاتل۔ کی لگاوٹ تری ہاتھوں نے حنا سے پیدا۔ [2] لگن۔ ہر معنی میں مونث انسب ہے (مصرع) شمع کے اشک سے بہتی ہے لگن دریا میں۔ لیکن اکثر شعرا نے مذکر بھی لکھا ہے (انیس) بھر جائیگا کلیجے کے ٹکڑوں سے سب لگن۔ ہوگا نہ خرد بیں ترے اس لعل کا بدن۔ [3] (مصرع) لگ گئی جسکو لگن کیا وہ پھر افسوس جئے۔ [4] (شہرت) قطع دیدار کی امید ہوئی۔ لن ترانی سنی جواب ہوا۔

لنگر	ف	۳۰۰	بوجھ۔ بار۔	مذکر	جلیل	بڑا لنگر تھا شعر و شاعری کا	اٹھا کیونکر جلیل ناتواں سے
•	رر	•	وہ لوہا جسکے ذریعہ سے جہاز یا بڑی کشتی ٹھہراتے ہیں۔	رر	تسلیم	وای غفلت روتے ہیں یاران ساحل مجھے	کشتی عمر رواں کا جس گھڑی لنگر اٹھا
لنگی	ہ	۱۱۰	وہ کپڑا جو تہمد کیجگہ باندھتے ہیں۔ لنگ بھی اسکو کہتے ہیں	مونث	امیر	ایک دم ہے پاس اسکو ایکدم ہے اسکے پاس	[illegible] لنگی ہو گر جامہ کی
لُو	رر	۳۰۴	گرم ہوا۔ پہلے لوں کہتے تھے مگر اب لُو کہتے ہیں۔	رر	دبیر	اڑتی ہے دھوپ تھر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمیں سے نکلتی ہے
لَو	رر	رر	بالنچھ۔ لپٹ۔	رر	سحر	[illegible] لگی شاخوں سے لو آنے لگی	[illegible] شاید [illegible] میں
•	•	•	امید۔ توقع۔ آسرا۔	رر	امیر	[illegible] عفو معاصی کی لگا [illegible]	رحمت کو [illegible] بخشش کے بہانے
•	•	•	پتہ گوش۔ کان کی لو۔	رر	امیر	دیکھی کبھی جو گوش بت سیمبر کی لو	اٹھی زیادہ آتش داغ جگر کی لو
•	•	•	شمع یا چراغ کا شعلہ۔ شعلہ۔	رر	تعشق	نہ پوچھئے شب فرقت کی تیرگی کا حال	چراغ زندگی کی لو تک سیاہ ہوتی ہے
لو	ہ	۳۰۶	دھیان۔ خیال۔	رر	داغ	یہ کسکی لو ہے اے دل مضطر لگی ہوئی	اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی
•	•	•	اشتیاق۔ شوق۔ خواہش	رر	رشک	ای رشک [illegible] محبت کی لگی ہے لو	[illegible]
•	•	•	آرزو۔ خواہش۔ شوق۔	رر	رند	حاضر ہے یہ غلام جو بلوا لو یا امام	[illegible] کربلا لگی
لواء	ع	۳۰۶	نشان۔ فوج کا نشان۔ لشکر کا علم [illegible] پھریرہ کی ایک قسم ہے	مذکر	[illegible]	[illegible] سینہ کو [illegible]	[illegible] حسن پرچم ہو گیا
لوتھ	ہ	[illegible]	لاش۔ مردہ جسم	رر	سودا	کیا جانئے کس کے [illegible]	[illegible]
لوٹ	•	[illegible]	غارتگری۔	مونث	انیس	[illegible] فوج قاہرہ [illegible]	[illegible]
لوچ	•	[illegible]	[illegible]	مذکر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لوح	ع	۳۲۴	وہ تختی جسپر دنیا کا ہر ایک واقعہ لکھا گیا ہے اسی کو لوح محفوظ بھی کہتے ہیں۔	مونث	امیر	[illegible] نے نام اسلئے پہلے لکھا	لوح [illegible] قلم سے ہوگی
•	•	•	لوح قبر۔ لوح مزار۔ لوح مرقد۔ فارسی میں وہ پتھر جو قبر کے سرہانے تاریخ یا آیات وغیرہ کندہ کرکے لگا دیتے ہیں۔	رر	[illegible]	[illegible]	لوح تربت بھی ہو سنگ سرخ کی [illegible]
•	•	•	نگینہ کی تختی۔	رر	ناسخ	[illegible]	مجھے سرکار [illegible] تحریر [illegible]

[illegible] اردو میں [illegible] کتاب کا [illegible] لوح پیشانی [illegible] لوح جبیں۔ لوح پیشانی سے مراد ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لوز	ع	۴۲	بادام - ایک قسم کی مٹھائی بادام و پستہ کی -	مونث	بحر	جس لب سے لیا بوسہ لیا تیرے ہونٹھ کا	پستے کی لوز مجکو بہت ہے مزا لگی
لونگ	ھ	۱۰۶	ایک خوشبودار شے ہے جو گرم مسالہ میں بھی پڑتی ہے قرنفل -	”	انشا	بیٹھ جگگائی ہوئی دوائی کی	قمر ایک ترے لگے لیا نہ اوبٹنا لونگ
لوہا	”	۴۲	آہن - ایک دھات کا نام ہے -	مذکر	آتش	اک ترک تسلسل کی دیوانی ہے جو	زنجیر میں ہماری ہو لوہا رکاب کا
لوئی	”	۵۶	اونی چادر -	مونث	رند	طعنہ زن ہو نہ لباس فقرا پر منعم	پشم دوزوں میں تری شال ہماری لوئی
لہجہ	ع	۴۴	طرز ادا - طرز کلام - انداز گفتگو -	مذکر	محشر	زبان شتاق ہیں سب فہم عجیب تفسیر معنویہ	میاں خلوت جو باتیں چھپر تیں تو قت صالحہ کا لہجہ
لہر	ھ	۲۲۵	پانی کی موج - دریا کی موج -	مونث	آتش	شغل ہر روز کا ہے تیرے عشق میں اے بحر حسن	رات دن بیٹھا گنا کرتا ہوں لہریں آب کی
•	•	•	ترنگ - امنگ - جوش -	”	رند	رونے کی مجھی لہر جو اسے چشم تر آئی	طوفان نظر آئیگا ندریا نہ ترائی
•	•	•	کشیدے کی دھاری -	”	امانت	مانگ چوٹی کی بجھی موتیوں سے تھی نہ بھری	گاٹ پہ لہر نہ لگتی تھی بیچ جلوہ گری
•	•	•	خیال - دھیان - یاد -	”	بحر	بہ جائینگے آب ہو کے موتی	جسدن لہر آگئی وطن کی
•	•	•	پودوں اور سبزہ کا ہوا سے ہلنا	”	محسن	لہریں لیتا ہے جو کہلی کے مقابل سبزہ	چرخ پر بادلہ بیبل سے زمیں پر مخمل
•	•	•	کسی لچدار چیز کا ہلنا -	”	شوق	رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی	جو ادا اسکی تھی قیامت تھی
•	•	•	سانپ وغیرہ کے کاٹنے سے جو بیہوشی ہوتی ہے -	”	آتش	کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی پیچ و تاب آ	سونگھنا تھا گیسوی مشکیں کا مجکو سم ہوا
لہر بہر	ھ	۲۴۰	ہر دو لفظ بفتح اول ہے - چہل پہل - خوش اقبالی -	”	داغ	یہ حسین ہیں جنکے سبب شہر ایسی لہر بہر	داغ کلکتہ سی لاکھوں داغ دل پہ جا
لہک	”	۵۵	حالت نمو یودونگی - ہریالی - سبزہ کا کثرت سے اُگنا -	”	مونس	پھولوں نہیں یہ ہو فاطمہ کے گلعذار کی	رنگ حسن دکھا ئے لہک سبزہ زار کی
لہو	”	۳۱	خون -	مذکر	رنیس	اللہ دکھائے نہ الم نور نظر کا	بہ جاتا ہے آنکھوں سے لہو قلب و جگر کا
لے	”	۴۰	راگ	مونث	غالب	فریاد کی کوئی لے نہیں ہے	نالہ پابند نے نہیں ہے
لیاقت	ع	۱۴۵	قابلیت - استعداد - خوبی - عمدگی - شایستگی - تمیز -	”	صفدر	تمکو تو سب طرح کی لیاقت خدا نے دی	سچ ہے ہمیں ہی کوئی لیاقت نہیں ہی
لیپ	ھ	۴۲	ضماد - وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملاکر لگائی جاتی ہے بیائے مجہول مستعمل ہے -	مذکر			
لیت ولعل[۲]	ع	۵۷۰	ٹال مٹول - حیلہ بہانہ - وعدہ وعید	مونث	جان لفنا	جاں لے جان یہاں جاتی ہے	کسکو یہ لیت و لعل بھاتی ہے

[۱] پہلے لوہو بھی بولتے تھے (سودا) شکوہ تو کیوں کرے ہے مرے اشک سرخ کا - تیری کہ آستین مرے لوہو سے بھر گئی - اب لوہو متروک ہے اور فصحا لہو بولتے ہیں [۲] لیت اُس آرزو کو کہتے ہیں جسکا حصول غیر ممکن ہو اور لعل اوس آرزو کو کہتے ہیں جسکا حصول ممکن ہو - اسیوجہ سے یاس و امید کی حالتیں رہنے کی جگہ اسکو استعمال کرتے ہیں - (آتش) حیلے سے کام لیتا ہے وہ ترک تیغ کا - کرتی ہے عشقباز کو لیت ولعل تمام -

لیزم[1]	ف	۸۷	ایک قسم کی نرم و لچکدار کمان جسمیں بجائے تانت کے زنجیر اور زنجیر میں جابجا کٹوریاں جڑی ہوتی ہیں۔	مؤنث	جرأت	ہوتے پیدا نہ اگر ہمسے ہارنے والے	لیزم عشق نہ تھی تو کسی قابل بھاری
لیس	انگریزی	۱۰۰	کلابتوں کا فیتہ جو طلائی و نقرئی ہوتا ہے۔	"	منیر	برق نظر سے جامۂ ہستی حباب کیا	میری قبا میں لیس ہے تیر نگاہ کی
لیک	ھ	۹۰	راہ۔ پگڈنڈی۔ دھری۔ گاڑی کے پہیے کا وہ نشان جو سڑک میں ہو جاتا ہے۔	"	امیر	ہے وہی انکار جو آگے تھا انکار وصل	اُس صنم کی بات بھی پتھر کی گویا لیک ہے
				"	امیر	سوال وصل اُس بت سے کیا لیکن نہ [illegible] ہو	بن گئی لیک پتھر کی اگر منہ سے نہیں نکلی
لیل	ع	۷۰	رات۔	"	اختر شاہ اودھ	جب محمد سا نبی گزرا تو دنیا ہے خاک	بیٹھیے دن ہے کہ وہ لیل وفات آ پہونچی
لیل و نہار	"	۲۲۲	رات۔ دن۔	مذکر	جرأت	گہہ دست زلف سے تھے ہم گہ دہ کیتے تھے ہو یا تم	شب فرقت و روز اب ہے یہی درد و غم کبھی یہی لیل و نہار تھا

[1] بعض نے مذکر بھی لکھا ہے۔ (ناسخ) مجھسے ہوتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کا۔ اور کہ عشق کے کسب تو مگدر اٹھا۔

باب میم

م [1]	ع	۴۰	عربی کا چوبیسواں اور فارسی کا چھبیسواں حرف ۔	مذکر	محسن	الٰہی کھل جائے روشنائی میرے نامہ کی	بڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمد کا
مات [2]	ہ	۴۴۴	شطرنج کی ہار ۔	مونث	اظہر	تنگ ہو جینے سے اب مرنا کہاں	ضیق ہو جانے میں بھی مات ہے
ماتم	ع	۸۱۴	مجمع جو مصیبت یا موت کے موقع پر ہو ۔ نوحہ گری ۔ رونا پیٹنا	مذکر	جلال	کس کے دل مردہ کا یہاں غم نہیں ہوتا	کب آرزوئے کشتہ کا ماتم نہیں ہوتا
ماتھا	ہ	۴۴۷	پیشانی ۔ سر کا اگلا حصہ ۔ ماتھا ٹھنکنا کسی امر کو قبل از وقوع پیشتر اسکے آثار پا لینا ہونا ۔	”	رضا	یہ بے سبب کبھی ماتھا مرا نہیں ٹھنکا	ضرور آج وہ مہماں ہوا ہو دشمن کا
ماٹ	”	۱۴۴	مٹی کا بڑا مٹکا ۔ نیل کا حوض ۔ بھٹی ۔	”	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسماں	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجرا	ع	۱۴۵	فارسی والے بمعنی سرگذشت ۔ واقعہ واردات ۔ استعمال کرتے ہیں ۔	”	جلیل	اشکبار ہی نہیں یہ فرقت میں	آنکھ کہتی ہے ماجرا دل کا
ماجو / مازو	ت	۸۳۵	ماجو پھل ایک دوا کا نام ہے ۔ اسکو مازو بھی کہتے ہیں ۔	”	حافظ حب	مستی خراب ہوتی ہے کوکا تو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق میں نہیں ماجو نظر پڑا
ماحصل [3]	ع	۱۶۱	خلاصہ ۔ نتیجہ ۔ ثمرہ ۔	”	اوج	آپ ہے سبزہ کا سرمایہ لاغر بت ہیں	ماحصل جا بھینوں کا ہے اک صورت میں
ماحضر	”	۱۰۴۹	جو کھانا موجود ہو ۔ جو کچھ حاضر ہو ۔ طعام غیر مکلف ۔	”	منیر	آپکے غم پر دل و جان و جگر صدقے کئے	پیش مہماں ماحضر ای بندہ پرور رکھ دیا
مادہ	”	۵۰	ہیولا ۔ ہر چیز کی اصل ۔ وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے استعداد ۔ بلکہ ۔ قابلیت ۔ صلاحیت مواد ۔	”	محشر	دم معجز نمائی روح گر بخشیں مسیحا کو	عدم میں منہ سے بولے مادہ تصویر نسا کا
مار [4]	ہ	۴۲۱	چوٹ ۔ ضرب ۔ زد ۔	مونث	رند	عشق ابرو نے مجھے ڈال دیا نرغے میں	جس طرف دیکھتا ہوں مار ہے تلواروں کی
•	•	•	مار پیٹ ہونا ۔ مار دھاڑ ۔	”	انیس	غلبہ تھا دین کا ۔ کفر کی بستی اجاڑ تھی	میدان معرکہ میں عجب مار دھاڑ تھی
•	•	•	بددعا دینا ۔ صبر ڈالنا ۔ غضب ۔ قہر	”	جلال	بتکدہ چھوڑ کے ٹھوکریں کھائے جلال اسکی	ہے اے عشق صنم تجھپر خدا کی مار کیسی ہے

[1] اکثر شعرا نے (م) کو مونث بھی لکھا ہے ۔ (رشک) خوشنویس ہیں وہ آنکھیں میم ملفوظی کا جوڑ ۔ لکھ سکو ایسی اگر دو یک ہیں صحت ہے ۔ مگر تذکیر کو ترجیح ہے [2] عاجز ۔ ہارا ہوا ۔ بیت بازی میں ہرا دینا ۔ زک دینا ۔ ذلیل کرنا خورشید کو مات (صبا) دوزخ کو بھی مات کر دیا ہے ۔ اے سوز دل ترا بھلا ہو ۔ ماند ۔ پھیکا ۔ ان ۔ مادہ مست جیسے نیند کا ماتا [4] غصب کر لینا غبن کر لینا ۔ (تنق) مرا نقد دل مار بیٹھے حسیں ۔ یہ دولت ادھر کی ادھر ہو گئی ۔ مثلاً تم نے اسکا حصہ مار لیا ۔ یا میرا سو روپیہ مار لیا ۔ فتحیابی ۔ جیت ۔ جیسے تم نے کشتی مار لی یا لا مار لیا بھی ہیں معنی مستعمل ہیں [3] دل بن گیا غیرت خورشید کا نقش سجود ۔ ماحصل ہے یہ ترے در پہ جبیں سائی کا

مار	ف	۲۴۴	سانپ۔ ناگ۔	مذکر	اسیر	بعد مردن کیا رہیگی یاد گیسوئے بتاں	قبر مومن میں کبھی مار عذاب آتا نہیں
ماش	س ع	۲۴۱	نام ایک غلہ کا ہے جسے اُردو کہتے ہیں۔ جادوگر ماش کے دانوں پر منتر پڑھکر پھونکتے ہیں۔	″	شعور	ہر شام آپکے جو راہی میں جاتے ہیں جگنو	تصدق کے جو کالے ماش یہ ہو نکلتے ہیں
مال[1]	ع	۱۰	دولت۔ دھن۔	″	آتش	افسوس ہے انسان نہو علم کا جویا	وہ مال ہی یہ صرف ہے جو کم نہیں ہوتا
	۰	۰	جنس۔ چیز۔	″	اکبر	بخدا ہند کے چیز ہی بھی غضب ڈھاتی ہیں	یہ غلط ہے کہ ولایت ہی کا مال اچھا ہے
مآل[2]	ع	۱۷	انجام۔ نتیجہ۔ انتہا۔	″	جلال	بتوں کے عشق کا انجام کار کیا ہوگا	مآل اے مرے پروردگار کیا ہوگا
مالا[3]	بھاکا	۴۲	ہار مختلف فیہ ہے لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مونث بولتے ہیں۔	″	اسیر	سلسلہ اشکوں کا توڑے نہ مرا دیدۂ تر	موتیوں کا نہ کرو تم ابھی مالا ٹھنڈا
مالک[4]	ع	۱۱	صاحب۔ آقا۔ خداوند۔ اللہ۔ شوہر۔ خاوند۔	″	جرأت	گر ہوتی نہ ذات انکی تو پھر آہ یہ تیغ ہے	ہوتا کوئی مالک نہ زمیں کا نہ زماں کا
ممتا	ہ	۲۸۴	الفت۔ محبت۔ ماں کی محبت۔ اولاد کی محبت	مونث	قلق	سب کے کہنے سے ہو گئی خاموش	کہتی تھی ممتا جو کرتی تھی جوش سا
مان[5]	″	۱۵	عزت رکھنا۔ اپنا ماننا۔ دل رکھنا۔ تمنا پوری کرنا۔	مذکر	ظفر	الطاف و کرم غیر پہ رہتا ہے تمہارا	تم جانتے ذرہ بھی نہیں مان کسیکا
ماں	″	″	والدہ۔	مونث	جلیل	ماں کہتی تھی کہ تیر کا سب صدقہ ہے	ورنہ تھی جان کہاں تنی مری بیماری میں
مانجھا	″	۱۰۰	پتنگ اُڑانے کی وہ ڈور جسے بوتل پیسکر اور دیگر اجزا کے ساتھ مانجھتے ہیں۔	مذکر	رند	مستوں کی طرح جھوم رہا ہے ترا پتنگ	کیا شیشۂ شراب کا مانجھا ہے ڈور پہ
مانگ	″	۱۱۱	سر کے بالوں کی سیدھی لکیر جو عورتیں سنگار کے وقت نکالتی ہیں۔	مونث	ظفر	مانگ کیا زلف نہیں ظلمت ہے بہت سفر کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی
″	″	″	طلب۔ خواہش۔ چاہ	″	ضیغم	کیوں مانگ ہر طرف ہے شراب طہور کی	دعوت ہے آج خلق میں کس رشک حور کی
ماویٰ	ع	۵۷	جائے پناہ۔ گھر۔ ٹھکانا	مذکر	حالی	فقیروں کا ملجا غریبوں کا ماوا	یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

[1] وہ چیز جو کسی کی ملک ہو۔ دولت۔ اسباب۔ جائداد۔ ہندی میں مال اُس ڈور کو کہتے ہیں جو چیرخے پر چڑھاتے ہیں جس سے تکلہ متحرک ہوتا ہے۔ (رع) پلیسہ نہو جو پاس تو چرخے کی مال ہے مونث مستعمل ہے [3] ہندوؤں کی تسبیح کو بھی مالا کہتے ہیں۔ (میر) زلفوں کو وہ زبان تعریف ابرو ہو گئی۔ جیتے میں مالا سر رہی کا یہ ہندوان توں۔ (سودا) ع مالا جیوں رات کو بے اشک فشانی رسونے کے دانوں یا موتیوں کا مالا۔ (ناسخ) تیر مالا موتیوں کا فصل کرتا ہے مجھے۔ اسے یہی مالا سر رہی کا یہ مالا ہو گیا۔ وہ نشان جو تیغ فولادی اور شمشیر ہندی کے دونوں طرف ہوتا ہے۔ اسکو بھی مالا کہتے ہیں۔ (رشک) اے شہادت میں تمہیں طالب جڑاؤ ہار کا۔ چاہیئے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا۔ [4] مالکانہ مالک ہونا۔ مالک کا حق۔ [5] اختیار قابو۔ جیسے میرا لڑکا میرے مان کا نہیں۔ خدا ابا جان کو سلامت رکھے کہ وہ میرا مان رکھتے ہیں ع (دل) غبار بن کے اُٹھے اور چھا گئے تجھ پر۔ کال دیکھ لیا اے فلک مانا نے کا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ماہ	ف	۴۶	چاند۔ قمر۔ ماہتاب۔	مذکر	تعشق	نہاں جب ہوا ماہِ کامل ہمارا	تڑپتا رہا دیر تک دل ہمارا
	۰	۰	مہینہ۔	؍؍	رشک	جو ہوا چاند تری سبزۂ خط کو دیکھا	اس برس ماہ کوئی جز مہِ شعبان نہ ہوا
ماہانہ	ف	۱۰۲	ماہواری۔	؍؍	قدر	دیکر وہ بوسۂ مہر رخسار کہتے ہیں	بس لیجئے یہ آپکا ماہانہ ہوگیا
ماہتاب	؍؍	۴۴۹	چاند۔ قمر۔	؍؍	صبا	یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم ہیں	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا
ماہی	؍؍	۵۶	مچھلی۔	مونث	انیس	ماہی بھی حرارت سے تہِ آب نہاں تھی	ہوگی قیامت میں جو گرمی وہ عیاں تھی
ماہیت	ع	۴۵۸	کسی چیز کی حقیقت۔	؍؍	مونس	جو چیز زیر آب نہاں ہو عیاں کریں	ماہیت اسکے لال کی جلدی بیاں کریں
مایہ	؍؍	۵۶	پونجی۔ سرمایہ	مذکر	انیس	مایہ ہو تمہیں اسکا تمہیں اسکی بضاعت	چھوٹے نے یہ حضرت سے کہا تھام کے رقت
مُبادلہ	؍؍	۶۲	بضم اول و فتح چہارم و پنجم بدلہ۔ عوض۔ ادل بدل۔	؍؍	ناظم	نہ دردِ رشک رہیگا نہ رنج یاسِ وفا	عدو سے کیجئے ناظم مبادلہ دل کا
مبارز	؍؍	۴۵۰	جنگی بہادر۔ مقابلہ پر چڑھکر لڑنے والا۔	؍؍	ضمیر	پہلے بیان جرأت و حسب و نسب کیا	پھر معرکہ میں بڑھکے مبارز طلب کیا
مبارکباد	ف	۲۷۰	تہنیت۔ خوشخبری۔ بدھائی۔ مبارکی دینا۔	مونث	تسلیم	عدم کی راہ لی رنج و تعب نے	مبارکبادی عیش و طرب نے
مبارک سلامت	؍؍	۴۲۴	مبارکباد دینا۔	؍؍	صبا	خدا کی جو سب پر عنایت ہوئی	بہت سی مبارک سلامت ہوئی
مبالغہ	ع	۱۰۷	بہت زیادہ تعریف یا ہجو کرنا۔	مذکر	امیر	یہ وصف میں کیا شعرا نے مبالغہ	نقطہ دہان تنگ کمر بال ہو گئی
مباہات	؍؍	۴۴۹	فخر۔ شیخی۔	مونث	؍؍	پہچانتے ہیں اہلِ سخن خوب سخن کو	خاموش امیر اتنی مباہات سے حاصل
مبدا	؍؍	۴۷	جائے شروع۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔	مذکر	انیس	توفیق کا مبدا ہے توجہ کوئی دم کر	گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر
مت	ہ	۲۴۳	عقل۔ سمجھ۔ دانائی۔	مونث	صبا	الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہائے کیسی تری مت اے بتِ عیار پھری
متاع	ع	۵۱۱	پونجی۔	؍؍	اسیر	یہ فوج غم آکر گری اکدم میں ساری لٹ گئی	جتنی متاع صبر تھی مجھ خستہ جاں کے دل کے پاس
				مذکر	نسیم	کی گھر ریزی ہماری آبلوں نے لوٹ کر	تھا متاعِ عمر جو وقفِ بیاباں ہوگیا
مٹکا	ہ	۴۶۱	بڑا گھڑا۔ مٹکی۔	؍؍	انشا	اس منھ سے ہیں یہ میٹھے کہ قند ہیں شیخ جی	تو ند تم انکی نہ سمجھو ہے یہ مٹکا راب کا
مٹی[1]	ہ	۴۵۰	خاک۔ دھول۔ غبار۔ ریت۔ زمین۔	مونث	اسیر	دماغ میں گلِ جنت کی بو رہے دمِ غش	سونگھاؤ مجکو درِ بوتراب کی مٹی
	ہ		خمیر۔ سرشت۔ مادہ	؍؍	داغ	کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے	مجکو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے
مٹھائی[2]	ہ	۴۶۶	شیرینی۔ لڈو پیڑا وغیرہ۔ میٹھاپن۔	؍؍	آتش	بوسہ کا اس لب شیریں کے زباں نام نہ لے	جان جاتی ہے مٹھائی نہیں کچھ بٹتی ہے
مٹھی	؍؍	۴۵۵	مشت۔ چنگل۔	؍؍	داغ	صبا ہنگئی جو رہا دی چمن میں	کہ غنچے کی مٹھی جو زر سے بھری ہے
مثال	ع	۵۷۱	نظیر۔ مانند۔ تمثال۔ تشبیہ	؍؍	برق	اٹھاکے آئینہ دکھلا دیا اُسے میں نے	نہ سوجھی عارض گلگوں کی جب مثال مجھے

[1] مٹی (آتش) جلا رقیب سیہ رو حسد سے میں سمجھا۔ ہوئی ہے قبر کے مردے کی شعلہ زن مٹی۔ بیکار۔ بے رونق۔ (انیس) مٹی ہے سلطنت جو سلے کائنات کی۔ (جرات) وہ اس زمیں سے نکالوں درمعانی اور۔ کہ جسکے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی۔ [2] مٹھاس مونث۔ میٹھاپن شیرینی۔ حلاوت۔ مصرع (صبا) ہر پھول میں مٹھاس ہے زنبور کے لئے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مثل	ع	۵۷۰	مانند۔ مشابہ	مذکر	ناسخ	شجاعت میں کرم میں عدل میں صورت میں سیرت میں	امام آخری ہو مثل اپنے جد امجد کا
مثلث	″	۱۰۷۰	تین کونے والی شئے۔ تین مصرعوں کا بند۔ تین مصرعوں والی نظم۔	″	دبیر	معمار تری گھر کا تھا شاید کوئی شاعر	کیا خوب کیا نظم مثلث سہ دری کا
مثمن	″	۶۳۰	ہشت پہلو۔ آٹھ رکنی نظم۔ وہ بیت جسمیں آٹھ رکن ہوں۔	″	فائز	نگین ہشت پہلو پر کیا نقش اُسنے نام اپنا	ہوا موزوں وہ آخر جو کہ نا موزوں مثمن تھا
مثنوی	″	۶۰۶	وہ اشعار مختلفہ جنکے ہر دو مصرع ہمقافیہ اور حالات مسلسل ہوں	مونث	اسیر	اسیر نظم عناصر کو چشم غور سے دیکھ	یہ مثنوی بھی تو سحر حلال رکھتی ہے
مجاز	″	۵۱	ظاہرداری۔ جو حقیقت نہو	مذکر	جلال	جلال عشق حقیقی کا رہنما ہو مجاز	جڑے ہیں عاشق اسی نردبان سے اوپر
مجال	″	۷۴	قدرت۔ طاقت۔ بساط۔ حوصلہ۔ بس۔ مقدور۔	مونث	امیر	یہ طبیعت انکی بگڑ گئی جو گیا یہاں سے چلی گئی	کوئی مرغ کیا کہ صبا کو بھی نہ مجال ناملہ بری کی
مجاور	″	۲۵۰	پڑوسی۔ ہمسایہ۔ درگاہوں اور متبرک مقامات کا خادم۔	مذکر	″	کہاں جائینگے اُڑکر یہ بچارے میرے جالوں سے	مجاور ہیں بنونگا جاکی درگاہ سلیماں کا
مجذوب[1]	″	۷۵۱	خدا کی محبت میں کھینچا گیا۔ اردو میں سڑی سودائی دیوانہ پاگل۔ مجذوب کی بڑ۔ بے سر و پا باتیں۔	″	جرأت	بود و باش اپنی کہیں کیا کہ اب اُس بن ہے	جسطرح سے کوئی مجذوب کہیں ٹھہرا
مجرا	″	۲۴۴	سلام۔ رواں کیا گیا۔ جاری کیا گیا منہائی۔ اردو میں بہت ادب سے سلام کرنا۔ گانا۔ رقاصوں مطربوں کا بیٹھکر گانا۔	″	اسیر	آج دربار کی برخاست ہے ہر چند اسیر	کل وہ نکلیں گے تو مجرا مرا اوّل ہوگا
مجرم	″	۲۸۳	جرم کرنیوالا قصوروار۔ گنہگار۔ خطاوار۔ ملزم۔	″	جلیل	جہاں مجرم کوئی پھنسکر ملا سایل ہوئی کا	مرتا ہی جاتی ہے اشارا ہو ہی جاتا ہے
مجلس	″	۱۳۳	محفل۔ انجمن۔ بزم۔ جلسہ۔ مجمع۔ وہ مقام جہاں آدمیوں کا گروہ جمع ہو	مونث	امیر	یہانتک مجکو ہنگام خوشی ہے آرزو غم کی	اُٹھا رکھتا ہوں روز عید پر مجلس محرم کی
مجمر	″	۲۸۳	بکسر اول و بفتح سوم۔ انگیٹھی۔	مذکر	نوازش	سینے میں ہر داغ اخگر ہوگیا	دیکھ جسکو سر د مجمر ہوگیا
مجمع	″	۱۵۳	بھیڑ۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ انبوہ	″	امیر	موجیں دریا میں جو اُٹھتی ہوئی دیکھیں سمجھا	یہ بھی مجمع ہے ترے چاک گریبانوں کا
مجموعہ	″	۱۶۴	کئی چیزیں ملی ہوئی۔ ذخیرہ۔ مخزن۔	″	اسیر	موشگافوں سے سنی ہے یہ صفت جوڑے کی	خوب مجموعہ ہے اجزائے پریشانی کا
مجیرہ	ف	۲۵۸	چھوٹی جھانجھ۔	″	″	بھر گئی اسمیں جو مجھ نالاں کی خاک	شیشۂ ساعت مجیرہ بن گیا

[1] ایک قسم فقیر کی ہے جنکی باتیں مجذوبانہ ہوتی ہیں ؎ دور سے آتے ہوئے مجکو جو دیکھا ناسخ سالک دشت جنوں بولے وہ مجذوب آیا ؎ (داغ) کہتا ہے یہ کیا اپنی سمجھ میں نہیں آتا۔ ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مچان	ھ	۹۴	وہ اونچی جگہ جو شکار کھیلنے والے بیٹھنے کو بناتے ہیں۔ یا عورتیں گھروں میں ایندھن وغیرہ رکھنے کو بناتی ہیں۔	مذکر	صبا	خبردار نے شبیر کی دی خبر	مچان اُن کے اوپر بند ہے دیکھکر
مچلکہ	ت	۹۰	عہدنامہ۔ اقرار نامہ۔ مجرمونکا عہدنامہ۔	؍؍	صبا	اے صبا یہ بھی لکھا تقدیر کا	ہے اور اُون سے مچلکہ ہوگیا
مچھر	ھ	۲۴۸	پشہ۔ وہ چھوٹے پردار کیڑے جو ڈنک چبھوتے ہیں	؍؍	انشا	کیوں نہ نوک قلم رہے ششدر	گھس گیا اسکی ناک میں مچھر
مچھلی	؍؍	۹۱	ماہی۔ عورتوں کے کان کا ایک زیور	مونث	مونس	دریا کی موج سر لب ساحل ٹپکتی تھی	مچھلی ہر اک اچھل کے زمین پر پھڑکتی تھی
محاصل	ع	۱۶۹	پیداوار کا محصول۔ خراج۔	مذکر	اوج	اقلیم سرکشی کا محاصل غرور ہے	محصول کفر و شرک کا حاصل غرور ہے
محافہ	؍؍	۱۳۲	بضم اول وہ پردہ دار سواری جسمیں عورتیں سوار ہوتی ہیں	؍؍	انیس	ہو ساتھ سواری کے ہجوم اہل وطن کا	آگے میں ہوں اور پیچھے محافہ ہو دلہن کا
محاورہ	؍؍	۲۶۰	کسی خاص گروہ کی بات چیت۔ عادت۔ مشق۔ روزمرہ کی عادت	؍؍	قلق	روزمرے نے دی سخن کو جلا	شوخ و رنگیں محاورہ ایسا
محب	؍؍	۵۰	یار۔ دوست۔ مشفق۔ شفیق۔ محبت والا۔	؍؍	امیر	مجکو محب سمجھکے حسین شہید کا	کرتا ہے تنگ قافیہ تک بھی یزید کا
محبت	؍؍	۲۵۰	دوستی۔ الفت۔ پیار۔ چاہ۔	مونث	آتش	کون سے دل میں محبت نہیں جانی تیری	جسکو سنتا ہوں وہ کہتا ہے کہانی تیری
محبوب	؍؍	۵۸	پیارا۔ دوست۔	مذکر	تسلیم	شوق پابوس میں ہر موج ہے صد گرداب	کون محبوب نہانے لب دریا آیا
محتاج	؍؍	۵۲	حاجتمند۔ غریب۔ مفلس۔	؍؍	مصحفی	بندہ ہے ترا مصحفی خستہ کو یا رب	محتاج طبیبوں کا نہ کر چارہ گری کا
محتسب	؍؍	۵۱۰	حساب کرنیوالا۔ خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرنیوالا۔	؍؍	ناسخ	توڑتا ہے جو کوئی جام بلانوشوں کا	محتسب اسکے عوض کاسۂ سر دیتا ہے
محراب	؍؍	۲۵۰	بکسر وہ جھکاؤ جو مسجد وغیرہ میں بناتے ہیں۔ شعرا ابروئے یار سے تشبیہ دیتے ہیں۔	مونث	منیر	ترک عصیاں سے ثواب حج کعبہ ملگیا	باب توبہ سے عیاں محراب ابرو ہوگئی
مُحَرَّم	؍؍	۲۸۸	سنہ ہجری کا پہلا مہینہ۔	مذکر	آتش	اک سال میں دس دن بھی جسے غم نہیں ہوتا	وہ شہر ہے جسمیں کہ محرم نہیں ہوتا
مَحرَم	؍؍	؍؍	ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح جائز نہو۔ رازدار۔	؍؍	؍؍	جب یہ عقدہ کھلا جسکو وہاں یار کا	ہوگیا وہ گنگ جو اس راز کا محرم ہوا
؍؍	؍؍	؍؍	انگیا۔	مونث	منیر	بدظنی نہو کس طرح مغیر آج عدا را	مسکی ہوئی لے بت تری محرم نظر آئی
محشر	ع	۵۴۸	حشر۔ قیامت۔	مذکر	داغ	ہے واسطے ہر کام کے اک روز مقرر	ہوتا جو انصاف تو محشر بھی نہ ہوتا
محصّل	؍؍	۱۰۸	حاصل کرنیوالا۔ محصول وصول کرنیوالا۔	؍؍	اسیر	نقد جاں قرض تھا غرض اسکی ادھی مجکو	موت آئی تو میں سمجھا کہ محصل آیا

محصول	ع	۱۶۴	ٹکس۔ کرایہ۔ اُجرت۔	مذکر	ظفر	دیکھ جان دل کو بچاؤ نہیں ہو جائیگا ضبط	اتنو دینا ظفر اس جنس کا محصول بڑا
محضر	″	۱۰۴۸	وہ کاغذ جو قاضی کی مہر سے مزین کیا گیا ہو قبالہ۔ دستاویز۔	″	صفدر	دل پر خوف پہلو میں نہیں ہے شافع محشر	بغل میں ہم گنہگاروں کے محضر ہے شفاعت کا
محفل	″	۱۵۸	مجلس۔ آدمیوں کے جمع ہوکر بیٹھنے کی جگہ۔	مونث	امیر	نظر بھر کے دیکھا یہ کس مست نے	کہ سرشار محفل کی محفل ہوئی
محک	″	۶۸	بفتح اول و دوم و نیز بکسر اول و بفتح دوم بولتے ہیں۔ کسوٹی وہ پتھر جس پر کھرا کھوٹا کس سونے کا دیکھتے ہیں۔	″	منیر	دیکھو نگاہ قہر سے کھلجائے حال عشق	آنکھوں میں پتلیاں ہیں محک امتحان کی
۔	۔	۔		مذکر	ناسخ	نفاق اس سے نہاں کیا ہو جسے شرک خفی کہکر	محک ہے اُسکا سنگ آستانہ پاک رہبر کا
محکمہ	ع	۱۱۳	بالفتح اول و دوم۔ حکم کرنے کی جگہ۔ عدالت۔ کچہری۔	″	امیر	ہو اگر مرحمت کا جب محکمہ	مرے جرم کی فرد باطل ہوئی
محل[1]	″	۶۸	بفتح اول و دوم و تشدید سوم ٹھہرنے کی جگہ۔ مکان شاہی۔ قصر۔ ایوان۔	″	تعشق	پئے ادبی حنا کے کیا دل کو جلاکر	تھا یہ محل اے آہ شرر بار کسیکا
″		۶۸	مقام۔ جگہ۔ ٹھکانا۔	″	جلال	اُٹھا نہ لیتی وہ کیوں رکھ کے میرے دل پہ ہاتھ	کبھی نہ درد نہاں کا محل بتانا تھا
″[2]	ت	۔	موقع۔	″	جلیل	کہنا وہ اُنکا ہائے مرے دل پہ رکھ کے ہاتھ	اتنو کوئی محل نہ رہا اضطراب کا
۔	″	۔	وقت۔	″	رضا	لے آج تجکو وصل صنم ہوگیا نصیب	آہ و فغاں کا اے دلِ نالاں محل گیا
محلسرا	″	۳۲۹	بادشاہوں۔ نوابوں۔ راجاؤں کے زنانخانے۔ زنانہ مکان۔	مونث	گلزار نسیم	دلبر نام ایک بیسوا تھی	اُس ماہ کی واں محلسرا تھی
محلہ	ع	۸۳	اُترنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ کنایۃً شہر کا کونا۔ ٹکڑا۔ شہر کا ایک مقررہ حصہ جو کسی نام سے موسوم ہو	مذکر	جرات	جس جگہ رہتے ہیں جرات ہم مریض چشم یار	وہ محلہ شہر میں مشہور بیماروں کا ہے
محمل[3]	″	۱۱۸	کجاوہ۔ ہودج۔	″	جرات	زنگ ہو کر قیس کا دل کاروان در کاروان	نت یہ دیتا ہے صدا لیلی کا محمل کیا ہوا
			اُترنے کی جگہ (مختلف فیہ)	مونث	ناسخ	قیس کا ہے یہ بگولے پہ گماں	میری لیلی کی یہ محمل ہو گی
محن	″	۹۸	رنج۔ محنت۔ دکھ۔ تکلیف۔	مذکر	اختر شاہ اودھ	سختیاں جور بتاں کی نہ بیاں کر اختر	رنج فولاد سے زاید ہیں محن پتھر کے
محنت	″	۴۹۸	مشقت۔ ریاضت۔ کوشش	مونث	صبا	نہ سمجھا وہ بت خاک حق وفا	صبا مفت برباد محنت ہوئی
محویت	″	۴۶۴	محو ہونا۔ استغراق۔	″	ذوق	کبھی ہمت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف	کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محویت

[1] اُترنے کی جگہ۔ مقام۔ ٹھکانا۔ (رشک) کسی دن ہوں ہم بھی محل نوازش۔ بناؤ کبھی عرش کوٹھا ہمارا۔

[2] موقع۔ (رند) دار اُسکی سرو ہی کے رُخ کے چہرہ پہ صد شکر۔ پایا نہ رقیبوں نے محل طعنہ زنی کا [3] زیادہ تر زبانوں پر مذکر پایا جاتا ہے۔ لہذا مذکر کو ترجیح ہے۔

محیط	ع		٦٧	گھیرا ۔ احاطہ کرنیوالا ۔ فارسی والوں نے دریا کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے	مذکر	اسیر	وصال میں بھی یہ آنکھیں ہیں دید سے محروم	محیط پردۂ چشم حباب رہتا ہے
مخالف	″		۱۵۱	خلاف کرنیوالا دشمن ۔ مدعی ۔ برعکس ۔ اُلٹا ۔	″	اکبر الہ آبادی	پردہ کا مخالف جو سنا بول اٹھیں بیگم	اللہ کی مار اسپہ علیگڈھ کے حوالے
مخزن	″		٦٩٧	خزانہ ۔ ذخیرہ ۔	″	رشک	مرگِ ناسخ سے فصاحت کو لگا داغ ای رشک	مخزنِ دولتِ اردوے معلےٰ نہ رہا
مخلوق	″		٧٧٦	دنیا میں جو پیدا کیا گیا ہے خلق خدا کائنات ۔	مونث	داغ	وہ سوم میں میرے کب آئے کہ جب	بیٹھکر مخلوق ساری اُٹھ گئی
مخمس	″		٧٤٠	پانچ گوشہ ۔ وہ نظم جسمیں پانچ پانچ مصرع کے بند ہوں ۔	مذکر	اسیر	نہر ہے ہر ایک مصرع بحر ہے ہر ایک شعر	جو مخمس ہے ہمارا کم نہیں پنجاب سے
مخمل [۱]	″		٧١٠	ایک قسم کا نرم کپڑا روئیں دار	″	رشک	تم جو آئے طالعِ خوابیدہ جاگے کونج کے	سوئے ہم تم کبھی کا مخمل و دخوابہ ہوگیا
مخمور	″		۸۸٦	صاحب خمار ۔ نشہ میں چور ۔ مست متوالا ۔ بعض فصحا مست کے معنی میں متروک سمجھتے ہیں ۔	″	مصحفی	تقصیر کم نگاہیِ ساقی ہے اور کیا	اس انجمن میں گر کوئی مخمور رہگیا
مدّ [۲]	″		۴۴	الف ممدودہ کو کھینچکر پڑھنے کی علامت وہ نشان جو الف ممدودہ پر دیتے ہیں اسطرح (~)	″	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارضِ جاناں کا وصف	دایرہ مہتاب رشکِ کہکشاں مد ہوگیا
″ [۳]	″		″	حساب کی مد جیسے مد آمدنی مد خرچ وغیرہ وغیرہ ۔	مونث	برق	ہر عضو فرد فرد کہیگا تمام حال	ہر رگ بدن میں مد ہے ہماری حنات کی
مداد	″		۴۹	روشنائی ۔ دوات کی سیاہی	″	اختر شاہ اودھ	مداد فکر بہا نتک بھری ہے سینے میں	شبیہ یار کھنچیں پانچ سات اتنی ہے
مدار	″		۲۴۵	ٹھہراؤ ۔ انحصار ۔ موقوف رکھا گیا ۔ دورہ ۔ حلقہ ۔ قیام ۔	مذکر	حالی	مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا	کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا
″ [۴]	″		۵	آکھ کا درخت جسکے پتوں سے دودھ نکلتا ہے ۔	″	منیر	کہیں اُڑتا ہوا بگولا تھا	کسی جانب مدار پھولا تھا

[۱] (محسن) بعینہ افتتاح سورہ صاد آنکھ کو کہئے ۔ جو ابروے کشیدہ میں ہے نقشہ صاد کے مد کا ۔

[۲] (ناسخ) قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھئے ۔ مد ہے قبیلہ آپ کے زار و نزار کی ۔ (صبا) بیاض صبح ہوا اپنا نامہ اعمال ۔ شعاع مہر درخشاں مد حساب ہوئی ۔ مد مقابل ۔ مخالف برابر کا دعویدار (داغ) آئینہ دیکھکر تمہیں مشتاق کیا ہوئے ۔ جسے سوا ہے مد مقابل کی آرزو ۔ مد نظر ۔ مقصد دلی ۔ مرغوب محبوب دل میں کھبا ہوا ۔ (صبا) حیرت کی ہو جا ای بت خود بیں ترا نقشہ ۔ مد نظر آئینہ کی صورت نہیں ہوتی ۔ (ذوق) کیا مد نظر تمکو ہی یاروں سے تو کہئے ۔ گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہئے (رجا قصاحب) آنکھیں ہمارے آگے لڑاتے ہو غیر سے ۔ مد نظر ہے آپکو اے خوش خصال رنج ۔ جزر و مد ۔ جوار بھاٹا ۔ مد سمندر کے پانی کا چڑھاؤ اُتار ۔ مد اکساد بازاری ۔ کم قیمت سستا مونا ارزانی ۔ [۳] مدار صاحب ۔ ایک کامل فقیر کا نام جنکا مقبرہ مکن پور میں ہے ماہ جمادی الاولی کو عورتیں مدار صاحب کا چاند کہتی ہیں ۔ مداری ۔ ہندی میں شعبدہ باز کو کہتے ہیں [۴] عربی میں بضم اول و فتح سیوم تھا اردو میں بفتح اول و سیوم مستعمل ہے ۔ اکثر شعرا نے ذکر لکھا ہو مگر بول چال میں بشتر مونث ہی پایا جاتا ہے ۔ مخمل دو خوابہ ۔ اُس مخمل کو کہتے ہیں جسکے دونوں رخ یکساں نرمی و چکنا بٹ ہوتی ہے اور مخمل کا شانی میں ایک رخ چکنا اور ایک رخ کھرا ہوتا ہے

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
مُدارا	ف	۲۴۶	بغیر تاے فارسی ہے ۔ مُدارات کا مخفف خاطرداری تواضع ۔	مونث	حالی	عداوت نہاں دوستی آشکارا	غرض کی تواضع غرض کی مُدارا
مدارات[۱]	ع	۲۴۶	بضم اول ۔ خاطر داری تواضع	″	مصحفی	یار آیا تو کیا پیشکش اسکے دل و دیں	یہ تواضع ہوئی ہمسے یہ مدارات ہوئی
مدار المہام[۲]	″	۳۳۲	وزیر ۔ وہ اعلیٰ حاکم جس سے سلطنت کا کاروبار متعلق ہو ۔	مذکر	مونس	مختار خلق و شافعِ یوم القیام ہوں	سرکار کبریا کا مدار المہام ہوں
مُداوا[۳]	ف	۵۲	بضم اول بغیر تاے فارسی ہے ۔ مُداوات کا مخفف تدبیر چارہ دوا ۔ علاج ۔ درماں ۔	″	ذوق	چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسیٰ	ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا
مُدّت[۴]	ع	۴۴۴	دیر ۔ عرصہ ۔ زمانہ	مونث	تعشق	ہم صفیران چمن کی غیر حالت ہو گئی	اسقدر اپنی گرفتاری کو مدت ہو گئی
	۰	۰	مہلت میعاد ۔	″	جلیل	مرنے پہ بھی نہ بند ہوئی چشم منتظر	اب انتظار کی کوئی مدت نہیں رہی
مدح	ع	۵۲	تعریف ۔ توصیف ۔ ثنا ستایش	″	″	جلیل حکم ادب ہے یہ شاعروں کے لیے	لکھے نہ مدح کوئی بے وضو مدینے کی
مدحت[۵]	″	۴۵۲	تعریف ۔ ستایش ۔	″	قلق	آج دیکھیں تو ہم تری جودت	ہے یہ اس شہر یار کی مدحت
مدد	″	۴۸	کمک ۔ امداد ۔ سہارا ۔ اعانت حمایت ۔	″	جلیل	مجھ ناتواں کی ہاے کسی نے مدد نہ کی	چھُپکر اجل بھی دامنِ قاتل میں رہ گئی
مدرسہ	″	۳۰۹	اسکول ۔ جاے درس	مذکر	رند	مژدہ بادا ہے بادہ خوار و دورِ وعظ ہو چکا	مدرسے کھود ہی گئے ۔ تعمیر میخانہ ہوا
مدعا	″	۱۱۵	دعوی کیا گیا ۔ مقصد ۔ غرض مطلب	مذکر	تسلیم	تکلیف گریہ دی انہیں فریاد نے تو کیا	مطلب مرا کچھ اور تھا یہ مدعا نہ تھا
مدعی	″	۱۴۴	نالش کرنیوالا ۔ دعوے کرنیوالا ۔ دشمن ۔	″	داغ	دل لیکر اسکی بزم میں جایا نہ جائیگا	یہ مدعی بغل میں چھپایا نہ جائیگا
مدفن	″	۱۷۴	دفن کی جگہ ۔ وہ گڑھا جسمیں مردہ دفن کرتے ہیں ۔	″	تعشق	یوں نگر میں پھر و تا نہ دھمکا پاؤں کی ہو تجھے	مدفن ہے مری جان پس دیوار کسیکا
مدک[۶]	ہ	۹۴	ایک قسم کا نشہ جو حقے کی طرح چلم پر پیتے ہیں ۔	مونث	منیر	شاید افیون آج کم کھائی	یا مدک پینے میں نہیں آئی
مدینہ	ع	۱۰۹	نام عرب کے ایک شہر کا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار پُرانوار ہے ۔	مذکر	ناسخ	ہند بھلا کیا کہ تری رہنے کو ناسخ	کہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا

[۱] (داغ) دل طلب کرتے ہو مہمان بلاکر ہمکو ۔ یہ تواضع ہے نئی یہ ہے مدارات نئی ۔

[۲] (انیس مصرع) اقبال انکے گھر کا مدار المہام ہے ۔ [۳] مُدبّر ۔ ع ۔ بکسر سوم مشدد ۔ تدبیر کرنیوالا ۔ عاقل ۔ دانشمند ۔ مشیر صلاح کار ۔ مداوات کا مخفف مداوا بنا لیا ہے ۔ (داغ) مداوا ترے کشتگاں ستم کا ۔ خدا جانے عقبیٰ میں کیا ہو رہا ہے ۔ مداومت ۔ مونث ہے ۔ بمعنی ہمیشگی ۔ قیام ۔ ثبات ۔

[۴] ۔ مدت عدت ۔ طلاق کے بعد وہ زمانہ جسمیں عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے ۔ مطلقہ کیلئے تین حیض یا تین ماہ اور بیوہ کے لیئے چار ماہ دس روز حاملہ عورت کیلیئے ہر دو صورت میں زمانہ وضع حمل تک نکاح ناجائز ہے ۔ [۵] رشک صفت غنچہ و گل اہل سخن کرتے ہیں ۔ ہم تری مدحتیں شغنچہ دہن کرتے ہیں [۶] پان قلینچی سے کاٹ کر افیون مقطر میں ڈالکر پکاتے ہیں اسکو ایک چنے کے برابر چلم میں رکھکر حقے کی طرح پیتے ہیں ۱۲

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مذاق[۱]	ع	۱۴۱	کسی بات کا چسکا - عادت - دلچسپی سلیقہ -	مذکر	جلال	عاشقان باوفا کا اور ہی کچھ ہے مذاق	خوب بتاو تیرے ہیں جو تجکو جفا آتی نہیں
مذکور[۲]	″	۷۶۹	ذکر کیا گیا - تذکرہ -	″	جرات	جس جا سنا اسیکا مذکور ہورہا ہے	دیوانہ پن ہمارا مشہور ہورہا ہے
مذلت	″	۱۱۷۰	ذلت وخواری -	مؤنث	حالی	پر اس قوم غافل کی غفلت وہی ہے	مذلت پر اپنی قناعت وہی ہے
مذمت	″	۱۱۸۰	ہجو - برائی - بدنامی - ذلت رسوائی -	″	امیر	ڈرتے نہیں ہو ساقی کوثر سے واعظو	منبر پہ بیٹھکر یہ مذمت شراب کی
مذہب	″	۷۴۰	راستہ طریقہ دین - ایمان آئین -	مذکر	اسیر	ایمان جو تمھارا ہے ہمارا ہوا ایمان	مذہب جو تمھارا ہے وہ مذہب ہے ہمارا
مر[۳]	ھ	۲۴۰	مرنا -	″	جلال	تم سلامت ہو رایہ چھپ رہنا	مرمٹے تجکو مر نہیں آتا
مراد	ع	۲۴۵	مقصد - آرزو	مؤنث	امیر	بوسہ اس لب کا ملا پائی مراد	منہ کی مانگی - آج ہاتھ آئی مراد
٭	٭	٭	بالغ ہونا - کام کے لایق ہونا - قابل استعمال ہونا -	″	آتش	آتش چکور مہ جا روہ کو بھول گیا	مراد پر جو ترا عالم شباب آیا
مراد	ع	۲۴۵	منت ماننا - آرزو پوری ہونے کے لیے دعا مانگنا -	″	داغ	عدو کی التجا کرنی پڑی ہے	مرادیں مانگتا ہوں آسمان سے
				″	جان صاحب	شاد کیون آج نہو کل سے بوا پائی مراد	نامرادو نہیں تھی خالق نے یہ دکھلائی مراد
(مربا)[۴] (مربّی)	ع	۲۴۳	وہ میوہ جو قند یا شکر میں پرورده کیا ہو - میوہ کو خاص ترکیب سے گلاکر شیرے میں رکھا گیا ہو -	مذکر	رشک	خط سے شیرینی لب مٹ گئی مشاطہ بھی جاے	اب مربی سے غرض کیا جو مربا نہ رہا
مرتبہ[۵]	″	۶۴۷	درجہ قدر - عزت رتبہ	مذکر	جلیل	طریقت میں حقیقت میں ولایت میں کرامت میں	کسی نے مرتبہ ابتک نہ پایا غوث الاعظم کا
مرثیہ[۶]	″	۷۵۵	مردے کی تعریف - وہ نظم یا اشعار جسمیں کسی کی شہادت یا وفات کا حال اور اسکی مصیبتوں کا ذکر ہو -	″	رشک	حال ایسا ہے کہ روئیگا زمانہ مجھپر	مرثیہ میری مصیبت کا کہا جائیگا
مرجان	ع	۲۹۴	مونگا - بالفتح صحیح ہے و بالکسر غلط ہے -	″	جاہ	ہیں وہ روز بان ہر دم وصف اوس لب رنگیں کے	دریای طبیعت سے مرجان نکلتے ہیں
مرجع	″	۳۱۳	ٹھکانا - جاے پناہ -	″	جلیل	انکو عمل و علم کا منبع دیکھا	انکو کرم وجود کا مرجع دیکھا
مرحبا	″	۲۵۱	کلمۂ تحسین و آفریں - شاباش آفریں سبحان اللہ کی جگہ استعمال	مؤنث	تسلیم	وقت جانبازی زبان پر مرحبا کس نہ تھی	نقش دلبر یار کے میری وفا کس نہ تھی

[۱] بمعنی ہنسی دل لگی ظرافت بھی مستعمل ہے (جان صاحب) چل چخ مردوے سرک یاں سے - مجکو بھاتا نہیں مذاق ترا - [۲] (ذوق) مذکور تری بزم میں کسکا نہیں آتا - پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا - اب مذکور نہیں بولتے فصحا اسجگہ ذکر استعمال کرتے ہیں - [۳] (اسیر) جیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کس کام کا جینا - مرتا ہوں تو کہتے ہیں تجھے مر نہیں آتا - اب فصحا مر نہیں بولتے اس موقع پر مرنا بولتے ہیں (داغ) آیا ہوں تیرے دام میں صیاد باغ سے - اپنی مراد پر گل وریحان کو چھوڑکر [۴] مرادف ہے - مذکر بمعنی مترادف [۵] مرتاض ہے یا ضت کرنیوالا عبادت میں مشقت کرنیوالا رشی (مرتاض و مرتبہ سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر اس لفظ کا لکھنا مقصود تھا اسلئے یہاں لکھا گیا) مرتبہ = (انیس) تھا میں مترصد اسی امید کا - ذرہ کو دیا مرتبہ خورشید کا آقا - [۶] سرپرست پرورش کرنیوالا (مربی بیمار و مربا نجور) [۷] (داغ) زندہ درگور زمانہ مین نہونگے ایسے مرثیہ کہتے ہین شاعر ترے بیمارون کا -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			کرتے ہیں ۔ (مختلف فیہ)	مذکر	ظفر	مرگئے ہم سنہ زبان سے اُنکی	دیکھیں کب مرحبا نکلتا ہے
مرحلہ	ع	۲۰۳	منزل بارہ میل کی مسافت ۔ اہم کام ۔ بڑی مسافت ۔	”	جلال	دم آخر وہ چلے آتے تو احسان ہوتا	مشکل نزع کا کیا مرحلہ آساں ہوتا
مرد	ف	۲۴۴	نر ۔ آدمی ۔ بشر ۔ شخص ۔	”	امیر	خنجر کھنچا جو میاں سے جھکا میانِ صف	جوہر کھلے جو مرد وطن سے نکل گیا
مردمک	”	۲۰۴	آنکھ کی پتلی ۔	مؤنث	صبا	ہوئی اسقدر مجکو منظور دید	رخ یار کا مردمک تل ہوئی
مردم گیا	”	۲۱۵	ایک قسم کی گھاس ۔	”	امیر	ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی	پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی
مردنگ	ہ	۲۱۴	ایک قسم کی ڈھولک ۔ جسے طبلے کی طرح بجاتے ہیں ۔ ایک قسم کا شیشے کا چھوٹا فانوس ۔ فرشی کنول	”	اختر شاہ اودھ	مردنگیں جابجا نمودار	فرشی کنول اک طرف کار
مردنی	”	۲۰۴	علامت موت کی جو کسیکے منہ پر ظاہر ہوتی ہے ۔	”	داغ	اے داغ تیری صورت دیکھیں گے وہ ڈرکر	چھائی ہوئی جو منھ پر یوں مردنی رہیگی
مردہ	ف	۲۴۹	میت ۔ مرا ہوا جسم ۔ لاش ۔	مذکر	رند	گلی میں اسکی ہوائے بہشت چلتی ہے	وہ زندہ ہو گیا مُردہ جو زیر بام آیا
مرزبوم	”	۲۹۵	آباد و قابل زراعت زمین ۔ پیدائش کی جگہ ۔	”	رشک	اب ہے ننگ عار جغد بوم اپنا مرزبوم	ہجر جاناں میں یہ معمورہ خرابہ ہوگیا
مرض	ع	۱۰۴۰	بفتح اول و دوم ۔ آزار ۔ بیماری ۔	”	رند	عشق میں رکھ نہ زندگی کی امید	یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے
مرضی[۵۱]	”	۱۰۵۰	رضا ۔ خوشی ۔ اجازت ۔ خواہش ۔ پسند مرضی رب ۔ مشیت ایزدی ۔	مؤنث	”	جب تمہیں بشاش دیکھا آن بیٹھی کوئی دم	اٹھ گئی صحبت سے جب مرضی نہ پائی آپکی
مرغ[۵۲]	ف	۱۲۴۰	خروس ۔ طایر ۔	مذکر	سودا	اوس مرغ ناتواں کی صیاد کچھ خبر ہے	جو چھوٹکر قفس سے گلزار تک نہ پہونچا
مرغابی	ف	۱۲۵۳	پانی میں رہنے والا ایک پرند ۔ قاز ۔	مؤنث	دبیر	مثل تنور گرم تھا پانی میں ہر حباب	ہوتی تھیں سیخ موج پہ مرغابیاں کباب
مرقد	ع	۲۴۴	قبر ۔ تربت ۔ سونیکی جگہ ۔ آرام گاہ ۔	مذکر	جلال	وہ جو آئے روح بالیدہ ہوئی	رکھتے ہی دو پھول مرقد کھل گیا
مرقع	”	۲۱۰	تصویر ۔ تصویروں کی کتاب	”	مونس	دکھلا چمن قدرت باری کا مرقع	ہاں کھینچ شہ دیں کی سواری کا مرقع
مرکب	”	۲۶۲	بفتح اول سواری کی چیز ۔ گھوڑا ۔ کشتی وغیرہ ۔	”	امیر	میری الفت سے یہ لذت مل گئی	بیٹھی نیوی مرکب قاتل گیا

۵۱ خلاف جمہور کے ظفر نے مذکر لکھا ہے ۔

۵۲ مرغ تمام پرندوں کو کہنا غلطی ہے مرغ صرف انہیں پرندوں کو کہنا چاہیئے جو کچھ جثہ رکھتے ہوں مثلاً ۔ کبوتر ۔ کنجشک وغیرہ ۔ ورنہ جھینگا دریا بھونرے ۔ مکھی ۔ مچھر وغیرہ وغیرہ کو مرغ کہنا غلطی ہے ۔ فارسی والے مرغا اور مرغی کو خصوصیت کے ساتھ کہتے ہیں ۵۵ (برق) طوطیاے چشم جاناں مردمک ہی جو رکی ۵۶ رند نم جز شکر کے شکوہ نہ کبھی آئے زبان پر ۔ انسان ہی جو باہر نہو تو مرضی رب سے ۔

مرکز[1]	ع	٢٠٧	کسی چیز کے قائم کرنے کی جگہ	مذکر	امیر	نہ کیوں سوی مقدم ہو رجوع دل مؤخر کی	کہ مرکز ہو ہر اک مسند الیہ اسنادِ مسند کا
مرگ[2]	ف	٢٦٠	قضا۔ اجل۔ موت۔	مونث	جلال	بے مروت ہے پوری مرگِ فراق	چھوڑ کر نیم جان جاتی ہے
مرگ چھالا[3]	ه	٣٠٠	ہرن کی بالوں سمیت کھال فقرا جسپر بیٹھکر عبادت کرتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	غم ہوا سے جب مجھ وحشی کی صورت دیکھکر	جو ہرن تھا خشک ہو کر مرگ چھالا ہو گیا
مرگھٹ	"	٧٦٥	وہ جگہ جہاں ہندؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔	"	امیر	رخ و گیسو پہ مری کتنے مسلماں ہندو	ہو گئی مقبری تعمیر بھرے سب گھٹ
مروت[4]	ع	٦٤٦	بضم اول و دوم و فتح واؤ مشدد۔ لحاظ۔ رعایت۔	مونث	ریاض	پس تو یہ بھی ٹُٹے مے کے چھلکتے ہوئے جام	آج ساقی تری آنکھوں کی مروت دیکھی
مروحہ	"	٢٥١	دستی پنکھا۔	مذکر	اسیر	کیا خاک ہو امید کمینوں سے عیش کی	کب مروحہ بنا پر زاغ سیاہ کا
مرہم	"	٢٨٥	دوا جو زخم پر لگاتے ہیں۔ زخم کا علاج۔	"	آتش	پیدا کرے گو موم کی وہ چشم گدازی	زخم دلِ احباب کو مرہم نہیں ہوتا
مریخ	"	٨٥٠	نام ایک ستارہ کا۔ منگل جسکو جلاد فلک کہتے ہیں۔	"	"	لباس سرخ پہنکر جو وہ جواں نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسماں نکلا
مرید	"	٢٥٤	دینی شاگرد۔ کسیکے ہاتھ پر بیعت کرنیوالا۔ چیلا۔	"	داغ	بظاہر ادب یوں حضرت ناصح سی ملتا ہوں	مرید خاص جیسے مرشد کامل سی ملتا ہے
مریض	"	١٠٥٠	بیمار۔ علیل۔ روگی۔	"	جلیل	اب آپ شربتِ دیدار اپنا رکھ چھوڑیں	مریض ہجر تو بچتا نظر نہیں آتا
مزاج[5]	"	١٥	آمیزش طبیعت انداز سرشت کیفیت جو اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو۔ خو۔ خصلت۔ غرور۔	"	جلیل	دامن جو چھو لیا ہے کسی گلعذار کا	ملتا نہیں مزاج نسیم بہار کا
مزار	"	٢٤٨	زیارت کی جگہ۔ درگاہ۔ آستانہ قبر	"	"	تڑپ رہا ہوں اسی آرزو میں سو سے	خدا دکھائے مزار ابکی سال احمد کا
مزاولت	"	٤٨٤	کسی کام کا روز مرہ کرنا۔ مشق۔ مہارت۔	مونث	بحر	چنے ہوئے ہیں جو دیوان کا انتخاب بحر	مزاولت میں ہماری وہ انتخاب رہا
مزدور	ف	٢٥٧	اُجرت پر کام کرنے والا۔	مذکر	امیر	وہ تو ہے چرخِ چہارم پہ یہ نیچ محلے پر	سچ ہی عیسیٰ سے بھی بالاتر امزدور رہا
مژدہ	ف	٥٢	خوشخبری۔ بشارت مبارکباد۔	"	جلیل	وہ جو ملتے ہیں تو قسمت نہیں ملنے دیتی	مژدۂ وصل مرے ہوش اُڑا دیتا ہے
مزرع	ع	٣١٧	کھیتی۔ کھیت۔	"	امیر	جا رہی اُن کی جدائی میں احوال ہوا	کہ مرا مزرعِ دل سفت میں پامال ہوا

[1] کسی چیز کے کھڑا کرنے کی جگہ۔ کسی چیز کا درمیانی حصہ قلب دائرہ کے بیچ کا وہ نقطہ جس سے اُسکے محیط تک کل خط برابر آئیں۔ حرف ک کی وہ ٹیڑھی لکیریں جس سے وہ کاف دگنا بڑھا جاتا ہے اُسکو بھی مرکز کہتے ہیں۔ [2] مرگ انبوہ جشنے دارد۔ عام مصیبت کا رنج نہیں ہوتا ہے قاعدہ وخاصہ طبیعت کا ہے کہ کسیکو درد کا شریک پاکر انسان تسلی پاتا ہے۔ [3] (اقتدا) سائی تاج گدایانہ ہما سے کم نہیں۔ مرگ چھالا اپنا تخت بادشاہ سے کم نہیں۔ [4] (جلال) دیکھے دل تجھسے دل آزار کو جو اُٹ نہ کریں۔ مہر اُنکی ہے وفا اُنکی مروت اُنکی۔ [5] حال پوچھنا (جلال) کبھی تمہیں چلے آؤ اِدھر اجل کے عوض۔ مزاج پوچھ لو بیمار مرنیوالا کا۔

مزرع	ع	۲۱۷		مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کی برس	مزرع امید اپنی خشک ہے پانی ہوئی
مزہ	ف	۵۲	لذت۔ ذائقہ۔ سواد۔ لطف۔ حظ۔ عادت۔	مذکر	جلیل	وہ آئے یا نہ آئے کچھ اس سے غرض نہیں	آنکھوں کو پڑ گیا ہے مزہ انتظار کا
				؍؍	دل	تری ناوک کو پیوست جگر کیونکر کوئی سمجھے	جگر میں کچھ خلش ہوتی خلش میں کچھ مزہ ہوتا
مژہ	؍؍	۵۲	پلک۔	مونث	جلال	اسکی مژہ پہ چشم سخن گو سے کہتی ہے	میں بھی زبان دراز ہوں نہیں تجھ سے کم نہیں
مژگان	؍؍	۱۱۸	پلک۔ مژہ کی جمع ہے مگر اردو اور فارسی میں بکسر اول و بطور مفرد مستعمل ہے۔	؍؍	جلیل	تری چبھتی ہوئی مژگاں کا پورا لطف تو جب ہے	کہ تھوڑی سی ہو دل میں اور دل کے پار تھوڑی سی
مس[1]	؍؍	۱۰۰	تانبا ایک معدنی دھات ہے جس کے برتن وغیرہ بناتے ہیں۔	مذکر	تسلیم	گر تمنا ہے شہرت کی خاکساری کو نہ چھوڑ	مل کے مس اکسیر سے دم بھر میں کندن ہو گیا
مساحت	ع	۵۰۹	زمین کی ناپ زمین کی پیمائش۔	مونث	اسیر	چکر ہمارے پاؤں کا پہیے سے کم نہیں	سہل اے جنون ہمکو مساحت زمین کی
مساس	؍؍	۱۶۱	بکسر اول اردو میں بفتح اول بمعنے ملنے کے مستعمل ہے۔ عورت کے کسی حصہ جسم کو چھونا ہاتھ سے ملنا۔	مذکر	ناسخ	رہ گیا میں مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مسافر	؍؍	۳۸۱	راہ چلنے والا۔ سفر کرنیوالا۔ جو مقیم نہو۔	؍؍	امیر	چھڑکتے ہیں وہ افشاں گیسوؤں پر خیر ہو دلکی	مسافر چھاؤں میں تاروں کی گھر سے چل نکلتا ہے
مسافت[2]	ع	۵۸۱	بالفتح۔ دوری بعد۔ فاصلہ۔ مسافرت۔ سفر۔	مونث	عزیز	چلا ہی جاتا ہوں کچھ انتہا نہیں ملتی	ہر اک قدم کی مسافت ہے طول روز معاد
مسالا[3]	ھ	۱۳۲	ہر چیز کے تیار کرنے کے لوازم اور ضروریات۔	مذکر	جانصاحب	ای جان ایسا چھاتی سے لپٹایا بھینچ کر	انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا
مساوات	ع	۵۰۸	بضم اول صحیح ہے حالت کا یکساں ہونا برابری ہمسری۔	مونث	اسیر	ہیں وہ مغرور بہت اپنی مسیحائی پر	کیوں نہو زندگی و مرگ مساوات مری
متاجر	؍؍	۷۰۴	ٹھیکہ دار۔ کاشتکار زمیندار۔ اسامی۔	مذکر	اسیر	پھر جنوں پرگنۂ عشق کا متاجر ہے	عزل کے نصب کے دن آئے ہیں سال آخر ہے

[1] انگریزی میں کنواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ راکبر الہ آبادی) قصۂ منصور سنکر بول اُٹھی وہ شوخ مس۔ کیسا احمق لوگ تھا پاگل کو پھانسی کیوں دیا۔ (نقل کفر کفر نباشد) [2] عرب کے جنگلیوں کو جب ایک مقام سے دوسرے مقام کا فاصلہ دریافت کرنا ہوتا ہے تو چند قدم اُس مقام کیطرف چلکر کسی جگہ کی مٹی اٹھا کر سونگھتے ہیں اور فاصلہ بتا دیتے ہیں۔ یہ دستور صرف عرب میں ہے۔ [3] مصالح۔ عربی میں مصلحت کی جمع ہے۔ مگر فارسی والوں نے بمعنی لوازم تیاری ہر چیز کے بھی استعمال کیا ہے چونکہ زبانوں پر مصالح نہیں ہے اسلیے میری رائے میں مناسب ہے کہ اردو میں جو لفظ جسطرح بولا جائے اُسیطرح لکھا بھی جائے جسطرح مسالا بولا جاتا ہے اُسیطرح لکھا بھی جائے۔ لکھنؤ میں شعرا کی زبانوں پر بھی مسالا ہے رشک و جلال نے اپنے لغتوں میں بھی مسالا ہی لکھا ہے۔ (منیر) نمک چھڑکنے کو مانگے جراحت دل پر۔ جو دیکھے آپکے موباف کا مسالا سانپ۔ جانصاحب کے شعر سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لکھنؤ کے محلات میں بھی یہی بول چال تھی سرخی وچونا وغیرہ جو عمارت کی ضروریات میں ہیں۔ گوٹا پٹھا۔ بنت کناری وغیرہ جو کپڑے پر ٹانکتے ہیں۔ لونگ مرچ الائچی دھنیا وغیرہ جو کھانے کو لذیذ بناتا ہے۔ محرم کا مسالا دھنیے میں ناریل وغیرہ ملا کر بجائے پان کے کھاتے ہیں۔

مستزاد	ع	۵۱۲	بڑھایا گیا۔ افزوں کیا گیا۔ اصطلاح شعرا میں وہ نظم جو ڈیوڑھا رکن بڑھا کر لگا دیں۔	مذکر	اسیر	سرمگیں آنکھ کی تعریف میں مصرع لکھکر	مستزاد اور لگا دیتے ہیں وہ بناکر کا
مستول	″	۵۳۷	کشتی یا جہاز وغیرہ پر بادبان باندھنے کا ستون۔	″	برق	لے کمان ابرو مجھے دریائے غم سے پار کر	کشتئ تن میں لگا مستول اپنے تیر کا
متک	س	۵۲۰	ہاتھی کا ماتھا۔	مؤنث	ذوق	جیسے ہاتھی پہ بزرگوں کے ہو مسجد کا نشاں	اُسکی متک پہ شہا جلوہ نما ہے یوں ڈھال
مستی	ف	۵۱۰	نشہ۔ وہ کیفیت جو نشہ والی چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ مدہوشی شہوت کا جوش۔ خوشی کی حرکتیں۔	″	امیر	ہزاروں منعموں کو ہوش میں لاؤ نہیں سنتے	یہ سچ ہے ایک تو ڑی میں ہے مستی ایک ہوتی کی
مسجد	ع	۱۰۷	نماز پڑھنے کی جگہ۔ عبادتخانہ۔ خانۂ خدا۔	″	اسیر	تیغ ابرو ہلکے اُسکے جو ہنگام نماز	کربلا ہو جائیگی مسجد حسین آباد کی
مسدس	″	۱۶۴	چھ ضلعوں کی شکل۔ وہ بیت جسمیں چھ رکن ہوں یا وہ نظم جسمیں چھ مصرع ہوں۔	مذکر	امیر	فروغ دیں جو شش گانہ ہیں شایع اہل ایماں میں	مسدس آپکی ذکر مضامین مجدد کا
مسرت	″	۷۰۰	بفتح اول صحیح ہے۔ خوشی۔ فرحت۔	مؤنث	ریاض	بن سنور کر کبھی جانے کی مسرت دیکھی	آئینہ میں کوئی سو بار تو صورت دیکھی
مسطر[۵۱]	″	۳۰۹	بالکسر اول و بفتح سوم۔ سطر کھینچنے کا آلہ۔ وہ دفتی جسپر سطریں بنانے کے لیے ڈورے لگا دیتے ہیں۔	مذکر	رند	ساری رگیں ہوئی ہیں تن زار پر نمود	ناطاقتی نے جسم کو مسطر بنا دیا
مسکراہٹ[۵۲]	ھ	۷۲۶	ہونٹھوں میں ہنسنا۔ وہ ہنسی جسمیں دانت نہ نکلیں۔	مؤنث	سرور	چھیڑ کرتی ہوئی جب باد صبا آتی ہے	مسکراہٹ لب غنچہ کی ستم ڈھاتی ہے
مسک	″	۱۲۰	کپڑے کا اسطرح پھٹ جانا کہ تار الگ نہ ہو جائے۔ دھچکا۔ دبانا۔ بھینچنا۔	″	منیر	مری ضیق غم فرقت سے دریا تنگ ہوتا ہے	شکنجہ ہوتی ہے مجکو مسک آغوش ساحل کی
مسکن	ع	۱۷۰	بفتح اول و سوم جائے سکونت رہنے کی جگہ۔ گھر۔ مکان ٹھکانا۔	مذکر	فائز	ہے دل سوزاں میں وہ بے الم کی فلسفی	پھر نہ کہنا آگ میں مسکن سمندر کا نہیں

[۵۱] (فائز) راست تحریر نہ جب بھی ہو تو یہ کج نگہی۔ ہو جو تار نگہ جور کا مسطر پیدا۔

[۵۲] (محشر) گرادی یادگار عشق بجلی کوہ سینا پر۔ ذرا سی مسکراہٹ بھی جو مشتاقوں پہ آئی ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مسلک	ع	۱۵۰	راستہ راہ - طریقہ - قاعدہ - دستور	مذکر	اسیر	کرتا ہے مثل چرخ زمانہ بھی پائمال	مسلک جو پیر کا وہ چلن ہے مرید کا
مسکہ	ف	۱۲۵	تازہ نکلا ہوا کچا گھی - مکھن - اردو میں وہ سیماب جو دواؤں سے منجمد کیا گیا ہو - بفتح اول وسوم -	ر	بحر	دل تری آنے سے ٹھہرا عاشق بیتاب کا	کان کے پتے سے مسکہ بنگیا سیماب کا
مسئلہ	ع	۱۳۵	پوچھی ہوئی بات - شرعی بات - مذہبی قانون -	ر	اسیر	ہوا کب فکر سے حل مسئلہ توصیف کاکل کا	نظر آیا ہمیں اس دور میں عالم تسلسل کا
مسند	ر	۱۵۴	تکیہ لگاکر بیٹھنے کی جگہ - وہ فرش جسپر امرا بیٹھتے ہیں -	مونث	امیر	رہے خود جلوہ آرا بوریائے فقر پر حضرت	ہزاروں کو عطا کیں مسندیں سنجاب و قاقم کی
مسواک	ر	۱۲۷	دتون	ر	ناسخ	ہونٹھ دونوں صورت عناب آتے ہیں نظر	آپکی مسواک گویا شاخ ہے عناب کی
مسوّدہ	ر	۱۱۵	وہ تحریر جو سرسری طور پر لکھی جائے اور جسکے پھر سے صاف کرنے کی ضرورت ہو -	مذکر	منیر	پائی بیاض موسم پیری جو قید میں	صاف اندنوں مسودۂ موے سر ہوا
مسوّدہ	ر	۱۱۵	کنایۃً منصوبہ - سوچی ہوئی بات	ر	داغ	پورا ہوا نہ ایک بھی اس دل کا مسوّدہ	فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا
مسوڑھا	ھ	۳۱۲	دانتوں کی جڑ کا گوشت -	ر	انیس	آثار مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے	ہچکی لگی ہوئی تھی مسوڑھے کبود تھے
مسہری	ر	۳۱۵	بفتح اول و دوم و نیز بکسر دوم - پردہ دار پلنگ	مونث	ناسخ	اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہو خاک میں غافل	بس اک دم میں مسہری ہو گئی بیکار سونے کی
مسہل	ع	۱۳۵	دست - دست آور دوا -	مذکر	غالب	سہل تھا مسہل ولے یہ سخت مشکل آپڑی	مجھ پہ کیا گزری گی اتنے روز بن حاضر ہوے
مسّی	ھ	۱۱۰	دانتوں کے سیاہ کرنے کا منجن - جو عورتیں استعمال کرتی ہیں -	مونث	امیر	یہاں تو ہے آنکھوں میں اندھیر دنیا	وہاں تمکو سرمہ مسی سوجھتی ہے
۰	۰	۰	ایک رسم جو بازاری عورتوں میں ہوتی ہے	ر	ر	ملتا نہیں مزاج جو سوسن کا اے صبا	مسی ہے شاید آج عروس بہار کی
مسیں	ھ	۱۶۰	مونچھوں کا روواں نکلنا - جمع مونث مستعمل ہے -	ر	انیس	آغاز تھیں مسیں ابھی ایسے مُسِن تھے	بچے مرے - ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے
مسیح	ع	۱۱۸	لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام	مذکر	رند	دل و جگر کے تو ٹکڑے اڑا دیئے غم نے	مسیح آن کے ٹانکے کہاں کہاں دیگا
مسیحا[1]	ر	۱۱۹	لقب حضرت عیسیٰ - مجازاً معشوق	ر	ناسخ	ہیں وہ تیری لب جاں بخش کو نظارے کو	لے صنم چرخ چہارم سے مسیحا اترا
مسیحائی	ت	۱۳۹	مردونکو زندہ کرنے کا معجزہ - معجزے کی قوت - حیات بخشی	مونث	جلیل	مسیحائی نہ دیکھی ہوگی تونے تیغ قاتل کی	ٹھہر جا ہم دوا تیری دل ناشاد کردیں
مشابہ	ع	۳۴۸	مانند - شکل سے شکل ملتی ہوئی -	مذکر	سحر	مہینہ بھر اسی امید پر مہتاب گھٹتا ہے	کہ شاید ایک دو دن ہو مشابہ تیری ابرو کا
مشاطہ		۳۵۵	شانہ کش - دائی - سنگار کرنیوالی عورت	مونث	جاہ	پہنا کے بالیاں انہیں اندھیر ہی کیا	مشاطہ اچھی بردی میں کان انکے بھر گئی

[1] دو دل یہ انداز تبسم چارہ فرما ہو نہیں سکتا - جو اک عالم کا قاتل ہے مسیحا ہو نہیں سکتا -

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مشاعره	ع	۶۱۶	باہم شعرا کا جمع ہوکر شعرخوانی کرنا	ذکر	منیر	کہیں مباحثۂ علم و مجلس فضلا	کہیں مشاعرہ تھا پڑھرہے تھے اہل سخن
مشام	"	۳۰۱	دماغ - سونگھنے کی قوت -	"	ناسخ	بوسے رہتا ہے معطر رات دن اپنا مشام	اُسکی ہی کی گرچہ ہمسرزلف پیچاں دوہری
مشاہده	"	۳۵۵	دیکھنا - دید - معائنہ -	"	رند	عیاں ہو صورت شاہد جو چشم حق بیں سے	کرے لغو تو عاقل مشاہدہ دل کا
مشتری	"	۹۵۰	خریدار - مول لینے والا -	"	آتش	یہ جنس دل مقرر اک نظر اسکی وقتا دیگر	جو کوئی مشتری بازار عالم میں حسیں آیا
•	•	•	نام ایک ستارہ کا ہے جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعد سمجھا جاتا ہے -	مونث	ناسخ	تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں	کبھی ہو مشتری بھی تری زرخرید ہو
				"	تسلیم	سربلندی کیلئے پابوس ہوتے قمر	کرتی ہو کب شرف سامنے سے اسکے مشتری
مشرب	"	۵۴۲	بالفتح پانی پینے کی جگہ - چشمہ - جھیل دین مذہب ملت -	ذکر	امیر	ہزار ہا ہو حسن آدمی میں ہزار ہا ہو خوبیاں پری میں	امیر بنا تو ہو یہ مشرب دانہیں ہے تو کچھ نہیں ہے
				"	جلیل	ازل سے حق پرستی بت پرستی سنتے آئے ہیں	مگر یہ آپکا مشرب نرالا خود پرستی ہے
مشرق	"	۶۴۰	سورج نکلنے کی جگہ - پورب -	"	ناسخ	مرا سینہ ہو مشرق آفتاب داغ ہجراں کا	طلوع صبح محشر چاک ہے میری گریباں کا
مشعل	"	۴۴۰	بالفتح - کپڑے کی موٹی بتی تیل میں ترکر کے روشن کرتے ہیں - اسکو مشعل کہتے ہیں -	مونث	ریاض	ساقی نے رات ہاتھ سے توڑی جو مہر خم	مشعل دکھائی برق سر کو ہسار نے
				"	انیس	مشعل نہ ٹھہرتی تھی نہ شمعوں کا اجالا	خیمہ بھی اندھیرے میں نظر آتا تھا کالا
مشغله	"	۱۳۷۵	کام - شغل - کسی کام میں مصروفیت	ذکر	تعشق	نگاہ وحشت میں ہنستا تھا رلاتا تھا کبھی	دل نہیں جاتا رہا اک مشغلہ جاتا رہا
مشق	"	۴۴۰	مہارت عادت - پرا کٹس - کسی کام کا روزانہ کرتے رہنا	مونث	جلیل	ازل سے آسماں چکرا رہا ہے	یہ پہلی مشق ہے اُن کے ستم کی
مشقت	"	۸۴۰	محنت - ریاضت - تکلیف -	"	امیر	مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی	مشقت سی لیکن مشقت ہوئی
مِشک	ف	۳۶۰	اصفہانی و شیرازی بالکسر اور ماوراء النہر والے بالضم بولتے ہیں ایک خوشبو ہے جو تاتار و ختن کے نافہ سے نکلتی ہے -	ذکر	جلیل	بو لفت گیسو کی جو چھوٹی تو خطا کیا	تم جانتے ہو مشک نہاں ہو نہیں سکتا
مَشک[۲]	ف	۳۴	بالفتح پانی بھرنے کی کھال -	مونث	دبیر	خیمے کیطرف آگ اُٹھائی نہیں جاتی	اب مشک سکینہ کی بچائی نہیں جاتی
مُشک	ہ	"	بالضم دونوں شانے - دونوں ہاتھ کسیکے ہاتھ پیٹھ پر لا کر باندھ دیتے ہیں -	"	مونس	آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اُس نابکار کی	مشکیں بندھی ہوئی تھیں ضلالت شعار کی
مُشکل	ع	۳۹۰	دشواری کٹھنائی سختی - دقت -	"	جلیل	عشق کا آج امتحان ہے جلیل	مشکل آساں کرے خدا تیری
مشورت[۳]	"	۹۴۶	صلاح -	"	نواب مرزا شوق	تھی جو اشراف کچھ نہ بن آئی	مشورت اسطرح سے ٹھہرائی
مشوره	ف	۵۵۱	صلاح -	ذکر	جلال	کسی ترچھی چتون میں بانکی ادا ہیں	مرے قتل کا مشورہ ہو رہا ہے

[۱] منیر نے مذکر بھی لکھا ہے ہوا ہو مشتری مجوس گویا برج عقرب میں - نظر آتے ہیں اہل علم و فضل اس سال زندانی - حضرت امیر مینائی رح نے لکھا ہو کہ جو مشتری ستارہ کے معنی میں مونث ہے - جہاں شعرا نے مذکر لکھا ہو وہاں ستارہ مقصود نہیں ہوتا۔ [۲] (انیس) اتم خالی ہے لاکر ہمیں رو مشک ہماری - بابا کی سنی جاتی نہیں گریہ و زاری [۳] (آتش) کفن کی فکر ہمارے لئے بھی واجب ہے - نقاب کی جو تمہیں مشورت دیا نے دی -

لفظ			معنی			مصرع اول	مصرع ثانی
مشیت	ع	۷۵۰	ارادۂ ایزدی	مونث	جلال	نکالو نگا اب اُس بت کی گلی ہیں	جلال آگے مشیت جو خدا کی
مصاحبت	"	۵۴۱	ہمنشینی۔ ساتھ رہنا باہم اٹھنا بیٹھنا	"	منیر	ہیں اُنکی خدمت عالی میں خوش ہائین	مصاحبت مری امراض جانگزا نے کی
مصائب	"	۱۵۲	مصیبت کی جمع۔ تکلیف۔ دکھ مصیبتیں۔	مذکر	ناسخ	کبھی مصائب دشت جنوں نہ بھولوں گا	تمام نوک زباں ماجرائے خار ہوا
				"	سخن	داغ کہتا ہو کہ الفت کے مصائب جھیلو	میں یہ کہتا ہوں کہ مرجاؤں تو راحت ہو جائے
مصحف	"	۲۱۸	مجازاً قرآن شریف۔	"	اسیر	زرد جب جحفِ معلّم سے وہ چہرا ہو گیا	اور بھی زینت ہوئی مصحف مطلا ہو گیا
مصدر	"	۳۳۴	جائے صدور۔ صادر ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ چشمہ۔ جڑ۔	"	بحر	تو ہی اربعہ کتاب آسمانی کا خلاصہ ہے	تو ہی مصدر ہے بیشک اس رباعی بحر کا
مصداق	"	۲۳۵	وہ شے جس پر کسی معنی کا اطلاق ہو	"	برق	مصداق قول لحمک لحمی دکھا دیا	جب تک نہ آپ پاک دہان بن گیا
مصرع[۱]	"	۴۰۰	کواڑ کا پٹ۔ آدھا شعر	"	دبیر	قامت جو گرد دشت میں دو دل کا	اس رنگ پہ مصرع وہ بنا بحر رمل کا
مصرف	"	۲۱۰	خرچ۔ خرچ کی جگہ۔	"	سودا	سعادت مند ہو گر جی کہ بعد از مرگ عاشق	ہما کے بال کا مصرف بجز افسر نہیں ہوتا
مصلا	"	۱۶۱	جانماز۔ نماز پڑھنے عبادت کرنے کی دری۔	"	صبا	نقیرانہ معبود کی ہے عبادت	یہی بوریا ہے مصلا ہمارا
مصلحت[۲]	"	۵۶۸	نیک صلاح۔ نیک تجویز۔ خوبی۔ بھلائی۔	مونث	مصحفی	اشک نے راہ چشم تر لی ہے	مصلحت کچھ تو دل سے کر لی ہے
مصور	"	۳۳۶	تصویر بنانے والا۔ تصویر کھینچنے والا نقاش۔	مذکر	جلیل	جانتا ہے جو مصور مجھے شیدا تیرا	رنگ حیرت مری تصویر میں بھر دیتا ہے
مصلّی	"	۱۷	جانماز۔ اور مصلّی بمعنی نمازی	"	منیر	اہل ہمم کے دل سے وسیع و رفیع تر	فرش زمین پاک مصلی ہے عید کا
مصیبت[۳]	"	۵۴۲	رنج۔ دکھ۔ تکلیف۔ سختی۔	مونث	جلیل	وصل ممکن نہیں تو قتل سہی	اب مصیبت سہی نہیں جاتی
مضامین	"	۹۴۱	بفتح اول وکسر چہارم مضمون کی جمع۔ مطالب معانی۔	مذکر	ناسخ	جب جلائی کے مضامیں مجھے سوجھے یاں	حرف سے حرف ہوئے ہیں دم تحریر جدا
مضایقہ	"	۹۵۶	تنگی وقت۔ قباحت۔ ہرج۔ دُر تفکر۔ اندیشہ۔	"	اختر مینائی	آپ دم بھر کو گھر چلے آتے	اسمیں کہئے مضایقہ کیا تھا
مضحکہ	"	۸۶۳	ہنسی۔ ٹھٹھا اڑانا کسیکو ذلیل کرنا تمسخر۔ مذاق۔	"	بحر	مضحکہ جب اشک بے تاثیر پر ہونے لگا	شل اشک اپنے پسینے میں غرق ہونے لگا
مضمون	"	۹۳۶	مطلب معنی۔ عبارت یا تحریر جو کسی خاص بحث پر لکھی جائے۔	"	ناسخ	پہلے کر لیتا ہوں گل اپنی سیہ خانے کی شمع	تب کہیں مضمون پاتا ہوں شب دیجور کا

۱ (صفدر) قامت آدم سے بالا قد احمد کیوں نہ ہو۔ مصرع اول سے بہتر مصرع ثانی ہوا۔

۲ (میر) کرم کرم کی جگہ ہے غضب غضب کی جگہ۔ بہتر مصلحت ذوالجلال رکھتی ہے۔

۳ (مصحفی) وصل میں مصحفی فراق سے بھی کچھ مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مطالع[1]	ع	۱۰۵	کسی چیز کو واقفیت حاصل کرنیکی لیے دیکھنا۔ کسی تحریر یا کتاب کو غور سے پڑہنا۔ طالبعلموں کا سبق کے معنی و مطلب پر غور کرنا۔	مذکر	آتش	لکھے ہیں گزشت دل کے مضمون یک قلم ہیں	تماشا قابل گاہے مطالع میرے دیوان کا
مطب	″	۵۱	طبیب کے بیٹھکر مریضوں کے دیکھنے کی جگہ۔ وہ مکان جہاں طبیب بیٹھکر علاج معالجہ کرتا ہو	″	حالی	سلرنو[3] میں جو ایک نامی مطب تھا	وہ مغرب میں عطارِ مشکِ عرب تھا
مطرب	″	۲۵۱	بضم اول وکسر سوم گانے والا۔ قوال۔ گوتیا۔	″	مصحفی	ساقی شراب لایا مطرب رباب لایا	مجھپر تو اک قیامت عہدِ شباب لایا
مطلب	″	۸۱	مقصد۔ مراد۔	″	اکبر	رونا تو ہے یہیکا کوئی نہیں کسیکا	دنیا ہے اور مطلب مطلب ہے اور اپنا
مطلع[2]	″	۱۴۹	جاے طلوع۔ چاند سورج کے نکلنے کی جگہ۔	″	رضا	سامنا تھا وقت ذکر اس شعلہ رخسار کا	مطلع خورشید۔ مطلع ہے مری اشعار کا
•	•	•	اصطلاح شعرا میں قصیدہ غزل وغیرہ کا پہلا شعر۔	″	ناسخ	شگافِ خامہ ہی چاکِ گریبانِ سحر گویا	جو مطلع ہی مرا خورشید معنی کا وہ مطلع ہی
مظلمہ	ع	۱۰۲۵	بالفتح وفتح سوم وچہارم جوابدہی وبال۔	″	رند	پھنسے گا حشر کے دن مظلمے میں خون ناحق کے	ہماری قتل سے باز آ تو او خونخوار جانے دی
مظلومیت	″	۱۴۲۶	ظلم رسیدگی۔ بیچارگی۔ ستایا ہوا ہونا۔	مونث	ضمیر	کم گوئی ہی بھری حسنؑ تلخ کام کی	مظلومیت حسینؑ علیہ السّلام کی
مظہر	″	۱۱۴۵	جاے ظہور۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ تماشا گاہ۔	مذکر	ناسخ	مظہر وہ بت ہے نور خدا کے ظہور کا	نقش قدم سے سنگ کو رتبہ ہے طور کا
معاش	″	۴۱۱	روزی۔ وہ شے جس سے بسر اوقات کیجائے۔	مونث	ذوق	دلکی معاش غم اُسے غم کی تلاش ہے	ڈرتا ہوں دل سے میں کہ بڑا بدمعاش ہے
معالجہ	″	۱۴۹	بضم اول۔ علاج کرنا۔ علاج۔	مذکر	رند	مسیح وقت نکر تو معالجہ دل کا	کہ جانگسل نظر آتا ہے عارضہ دل کا
معاملہ	″	۱۸۶	باہم ملکر کوئی کام کرنا۔ کاروبار۔ کام کاج۔ سابقہ۔ برتاؤ۔	″	رند	مآل کار ضرر جان کا ہی الفت میں	خدا کسی سے نہ ڈالے معاملہ دل کا
معانقہ	″	۲۶۶	گلے ملنا۔ بغلگیر ہونا۔	″	درد	اگلے معانقے کو اگر معاف کیجیے	لگ جاؤں اب گلے سے مکافات کے لیے
معاوضہ	″	۹۲۱	بدلا۔ عوض۔	″	رند	کہا تو کرتے ہو تم پر مجھے یقین نہیں	کرو تو آج کروں میں معاوضہ دل کا
معاونت	″	۵۶۷	مدد۔ حمایت سہارا۔ بضم اول وفتح چہارم وپنجم۔	مونث	میر	موافقت کے لیے بیخودی کبھی آئی	معاونت کبھی ضعفِ شکستہ پائی کی

[1] فصحاے حال مطالع کو بغیر (ہ) کے استعمال نہیں کرتے (مطالعہ) استعمال کرتے ہیں۔ [2] بالضم وتشدید دوم مفتوح وفتح سوم۔ اطلاع دیا گیا۔ آگاہ۔ خبردار۔ [3] اٹلی کے ایک مشہور شہر کا نا[م]

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
معبد	ع	۱۱۶	عبادتخانہ۔ مذہبی عبادت گاہ	مذکر	دبیر	معبد ہے یہ کلیم کا مسکن مسیح کا	شہر ہوئے اب یہ ہوئیگا مدفن مسیح کا
معجزہ	؍؍	۱۲۵	نبی یا پیغمبر کا وہ کام جو انسانی قوت سے باہر ہو۔	؍؍	رضا	مہ انور کے دو ٹکڑے کئے ہیں اک اشارے میں	یہ ادنیٰ معجزہ ہی سنکر ہے محبوب یزداں کا
معجون	؍؍	۱۶۹	وہ دوا جو گوندھکر بناتے ہیں۔ مرکب دوا جو کئی دوا ملاکر مثل گندھے ہوئے آٹے کے بنائیں۔	مونث	منیر	زرگل سے حسینان جہاں غازہ بناتے ہیں	اسی نسخہ سے معجون طلا دن رات بنتی ہے
معدن	؍؍	۴۴۷	بالفتح اول وسیوم کان۔ چاندی سونا تانبا پیتل کوئلہ وغیرہ نکلنے کی جگہ۔	مذکر	داغ	جگر لوٹی ہی جاتا ہے تو دل تڑپے ہی جاتا ہے	یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے پارے کا
معدہ	؍؍	۱۱۹	پیٹ میں کھانا رہنے و ہضم ہونیکی جگہ۔	؍؍	سودا	کنکری چننے پر ہے اب گذران	معدہ اسکا ہے مرغ کا سنگدان
معراج[1]	؍؍	۳۱۴	سیڑھی۔ زینہ۔ آنحضرت صلعم کا عالم ملکوت میں انوار الٰہی دیکھنا۔ مجازاً انتہائے عروج۔ انتہائی ترقی۔	مونث	محشر	سلجھنی تھی نہ سلجھی گفتگو معنی پرستوں کی	اسی منطق سے زور عقل نے معراج پائی ہے
معرفت[2]	؍؍	۷۹۰	خداشناسی شناخت پہچان خدا کی۔ وہ کلام جسمیں عارفانہ مضامین ہوں	مونث	امیر	پڑھا ما عرفناک برسوں امیر	تو کچھ معرفت اسکی حاصل ہوئی
معرکہ	؍؍	۳۳۵	میدان جنگ۔ لڑائی۔ جنگ۔	مذکر	مونس	یہ جاں نثار آپکا جس وقت جا بڑا	دیکھیں گے پھر حضور کہ کیا معرکہ پڑا
معزولی	؍؍	۱۴۳	موقوفی۔ نوکری سے برطرفی۔ تخت یا گدی سے اوتار دیا جانا	مونث	غالب	منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا	ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد
معشوق[3]	؍؍	۵۱۶	دوست رکھا گیا۔ جسپر کوئی عاشق ہو۔	مذکر	جلیل	یہ دل میں ہے کہ آئینہ دکھاکر میں کہوں انسے	مجھے درکار اک معشوق ہے اس شکل و صورت کا
معصیت	؍؍	۶۱۰	گناہ۔ نافرمانی۔ سرکشی۔ خطا۔	مونث	ضمیر	روئے نہیں کی تھنے یہ امداد ہماری	اس رونے سے تو معصیتیں ہو گئیں ساری
معلم	؍؍	۱۸۰	علم سکھانے والا۔ استاد۔	مذکر	ناسخ	کیوں نہ اب عالم ہو اسکا تختۂ مشق ستم	وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہو گیا
معما	؍؍	۱۵۱	چیستاں۔ پہیلی۔ مخفی۔ پوشیدہ۔ تہ کی بات پیچیدہ بات۔	؍؍	؍؍	کہاں ہوتی ہے رویا میں تمیز خواب و بیداری	نہاں ہے اہل غفلت سے معمائے حق و باطل کا

[1] ناسخ نے مذکر بھی لکھا ہے ؎ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی - عزیزو گر نہیں معراج ممکن عرش اعظم کا۔ ناسخ ہمیشہ مذکر ہی لکھتے آئے۔ مگر اب بالاتفاق مونث ہے۔

[2] اردو میں بمعنی ذریعہ بسبب۔ وسیلہ بھی مستعمل ہے۔ مثلاً میرا روپیہ فلاں شخص کی معرفت بھیجدو۔ [3] خواہ مرد ہو یا عورت ہر حالمیں شعرا تذکیر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

ع ؎ رشک ایسے صنم تونے جو اٹھوایا عبادتخانہ۔ گنبد معبد۔ لات دہیل بیٹھ گیا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
معمار	ع	۳۵۱	عمارت بنانے والا۔ راجگیر۔ مستری۔ تھوئی۔	مذکر	ناسخ	شاید انکو نہیں مدر کی سیاہی کی خبر	کر رہے ہیں جو مری قبر کو معمار سفید
معمول	"	۱۸۶	جو کام روز مرہ کیا جائے۔ دستور۔ قاعدہ۔ رواج۔	"	آتش	نزع میں آیا نہ بالیں پر مری یار اللہ	آخر ہر ماہ ہے معمول چھپنا ماہ کا
معنی	"	۱۷	ہر لفظ کا وہ محل جہاں وہ استعمال کیا جائے۔ جو مطلب اور مراد کسی لفظ سے برآمد ہو۔	"	اسیر	معنی رقم ہوا تازہ رخ بیحجاب کے	مضمون چست باندھے بند نقاب کے
معیار	"	۱۲۱	کسوٹی۔ کھرا کھوٹا جانچنے کا پتھر۔ اندازہ پیمانہ جانچ۔ قاعدہ پرکھ۔	"	محشر	آپ کے اوصاف قرآن مبیں سے پوچھئے	نکتہ نکتہ جسکا معیار فصاحت ہوگیا
مغز	"	۱۰۴۷	دماغ۔ بھیجا۔ گودا۔ کسی چیز کا اندرونی حصہ۔	"	صبا	اُس گل کو داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کو سر سے نکل گیا
مغزی [1]	ف	۱۰۵۷	ایک قسم کی گوٹ جو کپڑے میں لگاتے ہیں۔	مونث	منیر	گو کھرو ہو بنت ہو یا چکنی	گوٹ ہو ہر طرح کی یا مغزی
مِغفَر	ع	۱۳۲۰	بالکسر اول و فتح سوم خود۔ لوہے کا ٹوپ جو لڑائی کے وقت پہنا جاتا ہے۔	مذکر	امیر	نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو	یہی جوشن ہے دعا کا یہی مغفر اپنا
مغفرت	"	۱۲۲۰	بالفتح اول و کسر سوم۔ نجات چھٹکارا۔ رہائی بخشش معافی	مونث	صبا	موت آتی جو عشق گیسو میں	مغفرت بال بال کی ہوتی
مُغنّی	"	۱۱۰۰	گویّا۔ قوّال	مذکر	جاہ	یہ بھی تُو جی کہتے ہیں جو کہتا ہے مُغنّی	کچھ لگ گئے ہیں ساز تری بزم طرب کے
مفاد	"	۱۲۵	فائدہ	"	حالی	مفاد ہمیں دنیا کا یا دین کا ہے	نتیجہ کوئی پاکرا سکے سوا ہے
مفارقت	"	۸۲۱	جدائی۔ علیحدگی۔ الگ ہونا	مونث	نوازش	خدا کے واسطے اب نام ذنہ جانے کا	نہیں ہے دلکو گوارا مفارقت تیری
مفتاح	"	۵۲۹	کنجی۔ تالا کھولنے کا آلہ	"	صفدر	اے مجرئی جو بیت ہے اپنے سلام کی	مفتاح ہے وہ روضۂ دار السلام کی
مفر [2]	"	۳۲۰	بھاگنے کی جگہ۔ چارۂ کار۔ جس مقام پر کوئی بھاگ کر جائے اور پناہ لے جائے پناہ نجات چھٹکارہ	مذکر	مونس	نیزے کہیں قلم کے کاٹے کہیں تبر	لیکن کسیطرح سے نہ ممکن ہوا مفر

[1] ایک قسم کا نہایت سفید حلوا جسمیں پستے بادام کے مغز ڈال کر قرص بناتے ہیں۔ ایک قسم کی گوٹ جو لباس کے گرداگرد لگاتے ہیں۔

[2] تسلیم نے مونث بھی لکھا ہے سے مرکے بھی اسباب دنیا سے مفر ہوتی نہیں۔ بے کفن زیر زمیں لاش بسر ہوتی نہیں۔ اسجگہ مفر کے معنے نجات و چھٹکارہ کے نکلتے ہیں مگر تذکیر کے ساتھ ترجیح ہے (حسرت موہانی) حسن کو عشق سے مفر نہوا۔ لاکھ چاہا کیا مگر نہوا۔ (ظہیر) یہ وہ جگہ ہے جس سے کیسکو مفر نہ تھا۔ بے پانچ دن گزارے کسیکا گزر نہ تھا (اشرف) خدا نخواستہ واقف جو جاہ سے ہوتا۔ کوئی گھڑی نہ مفر آہ آہ سے ہوتا

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
مفسدہ[1]	ع	۱۸۴	تباہ کرنے والا۔ فسادی۔ جھگڑالو۔ شریر۔ باغی۔	مذکر	صبا	لاش کو دفن تو کرو جو کیا ہو مجھے قتل	دیکھ لیگا کوئی مفسد تو قباحت ہوگی
مقابا	ع	۱۴۴	سنگاردان۔ پاندان۔	”	رشک	قصد تزئیں تجکو جس رات آگیا اے رشک ماہ	چاند آئینہ بنا گردوں مقابا ہوگیا
مقابل	”	۱۷۳	بضم اول وکسر سیوم۔ روبرو۔ آمنے سامنے۔ سامنے والا برابر۔ مساوی۔ مانند۔ مطابق۔	”	تعشق	جب آئینہ دیکھا تو کیا ہنسکے بولے	کہ مائل ہے اب ہمسر مقابل ہمارا
مقابلہ	”	۱۷۸	برابری۔ ہمسری۔	”	رضا	نمرود اِشان ہے یہ کسی بے نیاز کی	تو اور مقابلہ کرے پروردگار کا
	”	”	سامنا۔ جنگ لڑائی۔ فوج کا لڑنے کے لئے سامنے آنا۔				
مقام[2]	”	۱۸۱	بضم اول قیام۔ ٹھہراو۔	”	آتش	کوئی زمانے سے جاتا ہے کوئی آتا ہے	کیسا کا کوچ کیسا کا مقام ہوتا ہے
.	.	.	جائے قیام۔ جگہ۔	”	رضا	تیری گلی سے اٹھنے کو جی چاہتا نہیں	شاید یہی مقام ہے میرے مزار کا
.	.	.	محل۔ موقع۔	”	سالک	سالک شکوہ نطق خموشی اے اس جگہ	چپ ہو کہ یہ مقام نہیں قیل و قال کا
.	.	.	درجہ۔ مرتبہ۔	”	امیر	تم کیا تمہاری زلف و رخ سرخ فام کیا	ذرے کا آفتاب کے آگے مقام کیا
مقبرہ	ع	۳۴۷	بفتح اول وسیوم وچہارم۔ قبر۔ قبر کی جگہ۔ گور۔ روضہ۔	”	رضا	راتدن باران رحمت جیسے ہو گا حشر تک	مقبرہ ہوگا وہ تیرے عاشق مغفور کا
مقتضٰی	”	۱۳۵۰	تقاضا کیا گیا۔ چاہا گیا۔ خواہش کیا گیا۔ مجازاً مراد مطلب۔	”	جلیل	مقتضٰی تھا بھی یہی سبط نبی کے غم کا	خاک صحرا میں اڑے اور ہو ویرانا خالی
				”	رند	مل چلو تم ہر کس و ناکس سے رند	کیجیے جو وقت کا ہو مقتضٰی
مقتل	”	۵۷۰	بفتح اول وسیوم۔ قتل کی جگہ۔ قتل گاہ۔	”	مونس	ناگہاں قتل کا میدان نظر آیا انکو	مقتل شاہ شہیداں نظر آیا انکو
مقدار	”	۳۴۵	بالکسر اندازہ۔ تعداد۔ وزن۔ تول۔	مونث	اسیر	جو مقدار دولت کی تھی کی بیان	گڑا تھا جہاں زر بتایا نشاں
مقدر[3]	”	۳۴۴	بضم اول وفتح دوم وسیوم مشدد۔ تقدیر۔ قسمت۔ بھاگ۔	مذکر	جلیل	ایک وعدہ بھی مرے یار کا پورا نہوا	کچھ کہوں میں تو وہ کہتا ہے مقدر تیرا
مقدم	”	۱۸۴	قدم رکھنے کی جگہ ٹھہرنے کا مقام مجازاً آنا	”	رند	رونقیں یار کے مقدم سے ہیں آبادی ہے	غیر کے گھر میں ہے ماتم مری گھر شادی ہے
مقدمہ	”	۱۸۹	جو بات پہلے بیان کیجائے دیباچہ تمہید۔ رع) گویا مقدمہ ہے یہ ام الکتاب کا۔	”			

[1] مفسدہ۔ رع بلوہ۔ دنگا۔ فساد۔ جھگڑا۔ (رند) اک پری کا پھر مجھے شیدا کیا۔ عشق نے پھر مفسدہ برپا کیا۔

[2] (رنجان) اُسکا مقام دیر میں بھی ہے حرم میں بھی۔ دونوں جگہ تلاش کریں گے جہاں ملے۔ [3] (امیر) تفوق رکھتی ہے سرگشتگی نخوت فروشی پر۔ کہیں دامن سے ہوتا ہے مقام اونچا گریباں کا بھی۔ [3] (راسخ) یہ مانا بدل لیں گے ہم شکل غیر۔ مقدر کہاں سے بدل جائیگا۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مقدمہ	ع	۱۸۹	پیش کیا گیا۔ واردات۔ نالش۔ دعوے۔ معاملہ جو فیصلے کے لئے عدالت میں پیش کیا جائے۔	مذکر	غالب	دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ	نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے
مقدور	ع	۳۵۰	طاقت۔ مجال۔ قدرت	″	اوج	کسطرح سر شام سے تا صبح بدستور	لاکھوں تھی عدو پر نہ کسی کا تھا یہ مقدور
مقر[۱]	″	۳۴۰	بفتح اول و دوم و بتشدید سوم مگر فارسی اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے ٹھہرنے کی جگہ۔ مسکن۔ مقام۔	″	دبیر	کہتے تھے سقر جسکو وہ اعدا کا مقر تھا	جنت کی طرف پشت تھی رخ سوئے سقر تھا
مقراض	″	۱۱۴۱	بالکسر۔ قینچی۔ کترنے کا اوزار۔	مونث	ذوق	پر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض	ہاتھ ملتی تھی مری حال پہ کیا ہی مقراض
مقسوم[۲]	″	۲۴۶	قسمت۔ تقدیر۔ نصیب۔ بخت۔ مقدر۔	مذکر	قلق	کیا ہمارا ابھی ہے برا مقسوم	کہ زیارت سے بھی رہے محروم
مقصد	″	۲۴۴	ارادہ۔ مطلب۔ مدعا۔ مراد۔	″	جلیل	تیر قاتل سے ہوا شاہ کا مقصد پورا	وہ ور آیا جو کھینچے ہیں تو یہ بر آیا
مقصود	″	۲۴۰	قصد کیا گیا۔ غرض۔ مدعا۔ مطلب	″	آتش	افسانہ سنیئے یار کا ذکر اسکا کیجئے	مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا
مقطع	″	۲۱۹	محل انتہا نظم کا وہ آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص ہو۔	″	ناسخ	ہے مقطع غزل تری دیوان صنع کا	قائل ہوں اے خدا میں تری انتخاب کا
مقلد	″	۱۷۴	بکسر سوم مشدد۔ تقلید کرنیوالا۔ پیرو۔ تابع۔	″	″	تو شراب آتشیں پیتا ہو وہ کھاتا ہو آگ	بس یقیں ہے ہوگا مقلد کبک تیری چال کا
مقنع[۳]	″	۲۶۰	ایک باریک رومال ہوتا ہے جو دولہا دولہن کے منہ پر سہرے کے نیچے باندھتے ہیں۔	″	انیس	کہتا تھا کوئی لوٹ کا اسباب دکھا کر	مقنع یہ دلہن کا ہے یہ بازو کا ہے زیور
مقولہ	″	۱۸۱	قول۔ بات۔ ارشاد۔ فرمانا۔	″	ناسخ	ہے مقولہ ملاحدہ کا یہی	بے مدبر ہے بود عالم کی
				″	مصحفی	اے مصحفی بعضے مری کہنے کو ہیں قائل	بعضوں کا مقولہ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
مقیش[۴]	″	۲۵۰	تار ہے نقرہ و طلا کا بنا ہوا مثل چھالے وغیرہ کے ہوتا ہے جو دوپٹے وغیرہ میں ٹانکتے ہیں۔ سونے چاندی کا تار۔	مذکر	مومن	آنچلوں سے کہو مقیش کہاں جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مرے طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	″	۵۴۰	بدلا۔ عوض۔ پاداش۔ سزا۔ تاوان۔ انتقام۔	مونث	داغ	غیر نے کی جو برائی تو بھلائی ٹھہری	یہ ملی ہے عمل بد کی مکافات نئی

[۱] بضم اول و کسر دوم اقرار کرنیوالا۔ وہ شخص جو کسی قسم کی دستاویز لکھے [۲] (حافظ صاحب) کیا دیکھا نہیں کمبخت نکما مقسوم۔ تو جو ہو تیرا ساے جان کسی کا مقسوم [۳] بکسر اول و فتح سوم صحیح ہے۔ اردو میں بفتح اول و سوم بولتے ہیں [۴] اردو میں زبانوں پر بضم اول تشدید دوم مفتوح و سکون سوم ہے اور چاندی سونے کے تار اور اس کے بنے ہوئے کپڑے کے معنی میں مستعمل ہے۔

مکالمہ	ع	۱۳۶	گفتگو۔ ہمکلامی۔ زبانی سوال وجواب۔	مذکر	اسیر	ہم دلی سی ہمسخن رہے دل ہمسی ہم سخن	خلوت میں بھی مکالمۂ انجمن رہا
مکان	″	۱۱۱	رہنے کی جگہ گھر۔ مسکن۔	″	رشا	خاکساری گئی نہ بعد فنا	بن کے بیٹھا مکاں مری رگل کا
مکتب	″	۲۶۴	پڑھنے لکھنے کی جگہ۔ تعلیم دینے کا مکان۔	″	ناسخ	ہیں جو عاشق تربیت سے اور ہوتے ہیں خراب	باعثِ دیوانگی مجنوںکو مکتب ہوگیا
	.	.	بچونکو مکتب بٹھانے کی تقریب۔ بسم اللہ کرانے کی رسم۔	″	دبیر	جز شیر اور کچھ نہیں اُنکی غذا ابھی	نے گھٹنیوں چلے ہیں نہ مکتب ہوا ابھی
مکتوب	ع	۲۶۹	خط۔ پتر۔ تحریر۔ چٹھی۔	″	امیر	احوال جسمیں تھا دلِ گم گشتہ کا امیر	رستے میں نامہ بر سے وہ مکتوب گر گیا
مکٹ	بھاکا	۲۶۰	تاج۔	″	″	واعظِ شہر بھی رکھتا ہے کنھیا کا مکٹ	واہ عمامہ عجب جلوہ نما ہے سر پر
مکر	ع	۲۶۰	دہوکا۔ فریب۔	″	امیر	اللہ رے مکر صاحب بخلِ شدید کا	گاڑے تو زر مزار بنائے شہید کا
مکر چاندنی[1]	ہ	۲۷۸	پچھلی رات کی دہندلی چاندنی جو صبح ہوجانے کا دہوکا دیتی ہے۔	مونث	داغ	بیخود شب وصال عدو میں وہ مست ہے	اب مکر چاندنی جو کھلی بھی تو کیا کھلی
مکھڑا	″	۲۶۶	معشوق کے چہرے اور منہ کے لیئے مستعمل ہے۔	مذکر	امیر	جب میں کہتا ہوں ترا چاند سا مکھڑا کیا ہے	ہنس کے کہتی ہیں ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے
				″	ناسخ	اے پری مکھڑا ملا ہے کیا ہی پیارا چاند کو	رات میں تیرے دہوکے میں پکارا چاند کو
مکہ	ع	۶۵	شہر مکہ معظمہ جہاں کعبہ شریف ہے۔	″	″	ہے ہند بھلا کیا کہ تری رہنے کو ناسخ	مکہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا
مکی	ہ	۷۰	مٹھی باندھکر بدن دبانا۔	مونث	جاہ	جب گری قدموں پہ اُٹھ اُٹھ کر بگولی دشت کے	وحشیوں کے پاؤں پر صحرا میں مکی لگ گئی
مکین	ع	۱۲۰	مکان دار۔ مکان میں رہنے والا۔	مذکر	رشا	گیا دل ہائے تم سے دلیں جو کوئی مہ جبیں آیا	مکاں بھی لٹ گیا کوئی اگر اسمیں مکیں آیا
مگدر	ہ	۲۶۴	لکڑی کا گاؤدم خرادا ہوا مگدر ہوتا ہے جنہیں ورزش کے لیے ہلاتے ہیں۔ جسکو جوڑی کہتے ہیں۔	″	رشک	میں پہلوانِ عشق وہ تھا جسکی خاک سے	نکلا کوئی درخت تو مگدر بنا گئے
مگر	ہ	۲۹۰	ایک آبی جانور ہے جسکو مگرمچھ بھی کہتے ہیں۔	″	میر	ٹھٹھک سونس و گھڑیال رہ رہ گئے	مگرمچھ نہ جانے کدھر بہ گئے
مگس	ت	۱۲۰	مکھی۔	مونث	جلیل	چھونے جو نہ پائی تن اطہر کو مگس	ہر دم کفِ افسوس ملا کرتی ہے
ملاپ[2]	ہ	۷۳	میل۔ جول۔ اتفاق۔ صلح۔ موافقت۔ صفائی۔	مذکر	″	عاشق کو ہر طرح ہے مصیبت کا سامنا	اچھا ترا ملاپ۔ نہ اچھا ترا بگاڑ
ملاحت	ع	۲۷۹	نمکینی۔ رنگت کا سانولا پن خوبصورتی	مونث	″	صباحت کو ہے سرسبزی تمہارے گورے گالوں سے	ملاحت پرورش پاتی ہے ان گالونکے خالوں سے

[1] (ذوق) ریش سفید صبح میں ہے ظلمت فریب۔ اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح۔

[2] (رشک) عشاق سے ملاپ کرو اسے شکر لبو۔ شیر و شکر میں ذائقہ ہے اختلاط سے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ملازم	ع	۱۱۸	نوکر۔ چاکر۔ خادم۔	مذکر	انیس	میکائیل بھی پکاری کہ ملازم ہوں میں اسکا	جبریل کو یہ فخر کہ خادم ہوا اسکا
ملازمت	ر	۵۱۸	خدمت۔ نوکری۔ بڑے لوگوں سے ملاقات کے معنی میں کنایتاً مستعمل ہے۔	مونث	تلق	کل تمہاری ملازمت ہوگی	کچھ بہم تمسے مشورت ہوگی
ملاقات	ر	۵۷۲	باہم ملنا۔	ر	اسیر	محفل میں تمہاری جو گیا جان گنوا	دیدار خدا کا ہے ملاقات تمہاری
ملال	ر	۱۰	رنج۔ غم۔ کلفت	مذکر	جلیل	درد و دل کے نقصان ہوا	کچھ اُسے کچھ مجھے ملال ہوا
ملامت	ر	۵۱۱	برا بھلا کہنا۔ جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔	مونث	داغ	ہو رہی ہیں ملامتیں کیا کیا	ٹوٹتی ہیں قیامتیں کیا کیا
ملبوس	ر	۱۳۸	پہننے کے کپڑے۔ لباس۔ پوشاک۔ پہننا۔	مذکر	ر	بر میں ملبوس شان و شوکت کا	پاؤں میں بوٹ ہے ولایت کا
ملت	ر	۴۰۰	مذہب دین جس پر کسی کا اعتقاد ہو راہ رسم	مونث	غالب	ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم	ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں
				ر	وجاہت	دیکھنا چاہیے کس طرح یہ حالت بدلی	دین بدلا ہے نہ اسلام کی ملت بدلی
ملجا	ر	۴۲	جائے پناہ۔ پشت پناہ۔	مذکر	حالی	رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوا	نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا
مُلک	ر	۹۰	بضم بادشاہی۔ وہ شہر جو ایک بادشاہ کے ماتحت ہو اقلیم۔ علاقہ قلمرو۔ کشور۔	ر	انیس	جس دم یزید شام میں مسند نشیں ہوا	سب ملک روسیاہ کے زیر نگیں ہوا
مِلک	ر		بکسر جاگیر ملکیت۔	مونث	ر	اپنی نہ کوئی ملک نہ املاک سمجھنا	ہونا ہو تمہیں خاک تو سب خاک سمجھنا
مَلَک	ر		بفتح اول و دوم فرشتہ۔	مذکر	ر	وہ نور اور وہ شان جوانان حیدری	راکب ہر اک ملک تھا تو مرکب ہر اک پری
ملک الموت	ر	۵۶۷	موت کا فرشتہ۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام	ر	اسیر	ممسک میں نہیں جان لگا اپنی کھلادو	مہمان ملک الموت مرے گھر نہیں آتا
ملکہ	ر	۹۵	مہارت۔ عادت۔ قوت۔ طاقت علم کی۔	ر	تلق	ملکہ اسکو دلبری کا تھا	دلربا نام اس پری کا تھا
ملمع	ر	۱۸۰	چمکتا ہوا۔ قلعی۔ کسی چیز پر چاندی سونے کا پانی چڑھانا۔	ر	منیر	قتل کی عذر خلافی سے ملمع کھل گیا	آپکی تلوار بھی جھوٹی کٹاری ہوگئی
ململ	ھ	۱۴۰	ایک قسم کا باریک کپڑا۔	مونث	جان صاحب	ململ نگوڑی ہوگئی کیا ایسی قیمتی	دیکھوں تو سیٹھ جی میں ذرا اسکے تھان کی
				ر	اسیر	جنوں بخشی لباس گرد کر اس جسم عریاں کو	نکالوں سیکڑوں شاخیں بھی جامے کی ململ میں
ممسک	ع	۱۶۰	بخیل۔ کنجوس	مذکر	اسیر	جمع زر ممسک جو کرتا ہے ہوا ثابت ہمیں	اسکی قسمت میں نہیں پر غیر کی تقدیر کا
مملکت	ر	۵۳۰	بفتح اول بادشاہت۔ حکومت۔ سلطنت۔ فرمانروائی	مونث	عزیز	ترے قبضے میں نا مملکت ہے ربع مسکونکی	متاع آخرت کیا کی مہیا تونے یہ بتلا
مملوک	ر	۱۳۶	لونڈی۔ غلام۔ زر خرید۔	مذکر	رشک	آزاد جو ہوا قید مصائب سے شب و روز	مملوک ہوا گردش ایام علی کا

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
من	بھاکا	۴۰	جی۔ دل۔ چالیس سیر کا وزن۔	مذکر	رند	خنجر قاتل پہ رکھدونگا گلا	جی جلا بیٹھونگا ہون میں منچلا
″	″	″	سانپ کا مہرہ۔	″	رضا	لیا مار سیہ نے اپنے منہ میں	دل روشن کو اپنا من سمجھکر
مناجات	ع	۵۰۴	دعا کرنا۔ نجات چاہنا۔	مونث	انیس	التجا تجھ سے کب اے قبلۂ حاجات نہ تھی	تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی
منادی[5]	″	۱۰۵	بضم اول پکارنے والا مجازاً ڈھنڈورا یا کسی بات یا چیز کے ممنوع ہونے کا اعلان اس معنی میں بفتح اول مستعمل ہے۔	″	رند	نہ بسر ہوئیگی بے نشہ قدح خواروں کی	ہو اگر مے کی منادی بھی فلک سیر تو ہے
منارا	″	۲۹۳	اونچا ستون۔ کھمبا۔ بیل پایہ۔	مذکر	ناسخ	توڑی واعظ نے اگر گردن مینا ناسخ	مے پرستوں نے بھی مسجد کا منارا توڑا
منبت	″	۲۹۳	نقش و نگار جو معمار عمارت پر بناتے ہیں اور اپنی سطح سے اوپر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔	مونث	رند	ہیچ ہیں پیش نظر نقش و نگار مانی	جب سے دیکھی ہے منبت تری دیواروں کی
منبر	″	۲۹۲	بالکسر وہ اونچا مقام جہاں بیٹھکر خطیب خطبہ پڑھتا ہے وہ زینہ جسپر بیٹھکر خطبہ پڑھا جاتا ہے۔	مذکر	ضمیر	ہر سینئہ قدسی کا مجھے دھیان گر آیا	کعبے میں در انور کا منبر نظر آیا
منبع	″	۱۶۲	پانی نکلنے کی جگہ۔ چشمہ۔ سوتا۔	″	جلیل	ان کو عمل و علم کا منبع دیکھا	انکو کرم و جود کا مرجع دیکھا
منت	″	۴۹۰	بالکسر کیے ہوئے احسان کا جتانا۔ فارسی والوں نے بمعنی عاجزی و خوشامد بھی استعمال کیا ہے۔	مونث	میر	پا بگل اس چمن میں چھوڑا گیا نہ مجھے	سر پر ہمارے اپنی منت ہے بے پری کی
″	ف	″		″	داغ	پیر گردوں ہے مگر پیر مغاں اے ساقی	نہ سفارش تری منظور نہ منت میری
منت[5]	ہ	″	بالفتح مراد ماننا کسی مراد کے لیے نذر و فاتحہ ماننا۔	″	ناظم	بھلا کیا توڑنے سے دل کے ہوگا حشر اسکو	بنائے کعبہ کی مانی ہو منت جسنے ڈھانے کی
منتر	ہ	۲۹۰	جادو کا فقرہ۔ فقرہ۔	مذکر	امیر	چال سے پامال مجکو کر چلے	ہاے کیا چلتا ہوا منتر چلے
منٹ	انگریزی	۴۹۰	بکسر اول و دوم صحیح ہے گر اردو میں بکسر اول و فتح دوم مستعمل ہے ایک گھنٹہ کا ساٹھواں حصہ۔	″	وجاہت	اب یاد عمر رفتہ سے کچھ فائدہ نہیں	وہ لوٹ کر نہ آئیگا بس جو منٹ گیا
منجدھار	ہ	۳۰۲	دریا کا بیچ کا دھارا۔	″	جلال	جنکو دل عشق کی منجدھار میں ڈوبا ہی ہو	انکو بیڑی بھی کبھی پار ہوئے ہیں کہ نہیں
منجم	ع	۱۳۲	ستاروں کا علم جاننے والا نجومی جوتشی۔	″	ناسخ	شمس جانیں گے منجم تجھے اور اسکو قمر	آئینہ جب تری چہرے کے مقابل ہوگا

[5] فارسی میں منادی ڈھول کی آواز جو کسی امر کے اعلان و آگاہی کے لیے ہو۔ (محسن) منادی کی یہ شہرت عام ہے۔ کہ مصر اور کنعاں کا نیلام ہے [5] (امیر) امیر سخت جاں بھی ہو چکا قتل۔ چلو منت ہوئی پوری قضا کی [5] (شوق قدوائی) ہے جو استغنا تو گھر میں لطف دنیا ہے یہاں۔ من جو چنگا ہو کٹھوتی ہی میں گنگا ہے یہاں (نظیر) زر دام ہو تو پھر مت مار پیکی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
منجن	ھ	۱۴۳	سفوف جس سے دانت صاف کرتے ہیں۔	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہیں چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندرہ	"	۲۹۹	جوگیوں کے کان کا کنڈل۔ ایک زیور کا نام ہے جو کانمیں پہنتے ہیں گول ہوتا ہے۔	"	ناسخ	ہوگیا جوگی وہ قاتل یہ ہے خونریزی وہی	بدلے مندروں کے پڑے رہتے ہیں جو کان میں
مندیل	ع	۱۳۴	بکسر اول وسیوم۔ عمامہ۔ دستار۔ پگڑی۔ ایک خاص قسم کی ٹوپی۔	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رنداں میں شیخ	یہ مندیل اک دن اُچھل جائیگی
منڈپ	ھ	۱۷۴	مندر۔ شیوالا۔ فقیروں کے رہنے کا گھر۔ کٹی۔	مذکر	انشا	ہیں پری سے ایک جوگی جی پہ صاحب کمال	دور سے آتا ہے دیکھو جنکا وہ منڈپ نظر
منڈیر	"	۳۰۴	دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھالواں بنا ہوتا ہے۔ چھت کا اونچا کنارہ۔	مونث	میر	اُکھڑی دہلیز سب منڈیر گری	لہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری
منزل	ع	۱۲۷	بالفتح اول وکسر سیوم۔ اترنیکی جگہ۔ گھر۔ ٹھہرنیکی جگہ پڑاؤ۔ اک روزہ مسافت۔	"	جرات	کیونکہ ہر دم پہ عشق کروں دل بھاری	قدم اُٹھ سکتے نہیں اور ہو منزل بھاری
منزل مقصود	ف	۳۶۷	وہ مقام جہاں پہونچنا مقصود ہو۔	"	صبا	جا پہنچے ہم تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود پر قصد سفر ملتی نہیں
منزل	ع	.	ٹھہرنیکی جگہ۔ اوترنے کی جگہ۔	"	شرف	کوئی پھرتا تو خبر ہم رفتگاں کی پوچھتے	کونسی منزل پہ اُترے ہیں کہاں بستر کیا
	ع	.	قرآن مجید کی منزل۔ ٹھہراؤ۔ سات حصہ میں سے ایک حصہ	مونث	بحر	نصیب اسیر کہاں یاد رخ محبوب میں ہے	ہماری منزل اول کلام اللہ کی منزل ہو
منزلت	"	۵۲۷	بالفتح اول وکسر سیوم وفتح چہارم توقیر اعزاز عزت وقعت۔	"	صبا	منزلت کعبے کی جو دل کو ملی	سنگ اسود داغ سودا ہوگیا
منشا	"	۳۹۱	پیدا ہونے کی جگہ۔ مجازاً سبب باعث وجہ ارادہ۔ مقصد۔ مطلب۔ مراد۔	مذکر	ناظم	ہے ہمکو اپنے فعل سے شرمندگی عبث	اسکی صفت ہے اصل میں منشا عذاب کا
منصب	"	۱۰۲	مرتبہ رفعت۔ رتبہ۔ عہدۂ جلیلہ جو بادشاہوں کیطرف سے اُمرا کو دیا جاتا ہے۔	"	فایز	ہجوم قاصداں نے راہ روکی اُنکے کوچے کی	ہماری شوق کو منصب ملا ہے پاسبانی کا
منصوبہ	"	۱۹۳	کسی کام کا ارادہ۔ تدبیر۔ خیال۔ کسی کام کی تدبیر سوچنا۔	"	ذوق	منصوبے ہارنے کا مرے کرتے ہیں رقیب	اور مجھ میں مثل بازی شطرنج دم نہیں
منصفی	"	۲۷	انصاف۔ فیصلہ۔ عدل۔	مونث	داغ	منصفی دنیا سے ساری اُٹھ گئی	ای بتو ایمان داری اُٹھ گئی
منضج	"	۴۹۳	بالضم اول وکسر سیوم وہ دوا جو مواد کو	مذکر	مومن	کوئی کہتا ہے دیکھو مٹتی ہے نبض مسہل دو	ولیکن بیشتر سے گر کوئی منضج پلایا ہے

			پکاوی۔ خلط فاسد کو پختہ کرے۔				
منظر[1]	ع	۱۰۹۰	جائے نظر۔ سیرگاہ۔ تماشاگاہ۔ نظر پڑنے کی جگہ۔	مذکر	غالب	صبحدم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
منقار	”	۳۹۱	بالکسر پرندوں کی چونچ۔	مونث	ناسخ	زرگل کے تصور میں تھی یہ بقدر نالہ	کہ بلبل کی قفس میں ہوگئی منقار سونے کی
منقل[2]	”	۲۲۰	بفتح اول و سیوم انگیٹھی۔	”	ناسخ	آگ کی تاب مستان میں نہ الفت سے کہاں	لعل یاری تری منقل میں ہیں اخگر ہوگئے
منکا	ھ	۱۱	تسبیح یا مالے کا دانہ۔ گردن کا مہرہ ریڑھ کے اوپر کا حصہ۔	مذکر	مونس	منہ کھولے تھے اور تنہا سا منکا بھی ڈھلا تھا	بیکا جو گلے میں تھا تو بیکاں میں گلا تھا
منگل	”	۱۴۰	جشن۔ خوشی کا سامان۔	”	صبا	خلایق سے آباد جنگل ہوا	کہ اس روز جنگل میں منگل ہوا
منہ	”	۹۵	چہرہ۔ شکل۔ صورت۔	”	امیر	صدمۂ فرقت نے یہ صورت بدل دی ہے مری	بھیجدوں تو منہ تکیں اہل وطن تصویر کا
”	”	”	پاس۔ لحاظ۔ خاطر۔ ملاحظہ۔ مروت	”	مصحفی	کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	یہ منہ مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
”	”	”	حوصلہ۔ ہمت۔ جرات۔ مقدرت	”	صبا	کھینچے وہ نقشہ تمہارا منہ کہاں بہزاد کا	رنگ فق ہوجائیگا نقشہ تمہارا دیکھکر
”	”	”	طاقت۔ مجال۔	”	مونس	ہو تیغ مقابل انسے یہ کیا منہ بشر کا تھا	اک آئینہ تھا فتح کا ادراک ظفر کا تھا
”	”	”	دھار۔ باڑھ۔ تیزی کاٹ۔	”	تعشق	سرفروشان محبت سے نہ ہوگی آنکھ چار	منہ جو اسکی تیغ کا ہی سخت جانی پھر گیا
”	”	”	مرض۔ منہ اور زبان میں چھالے پڑجانا۔	”	امیر	بخت واژوں سے جلے کیوں دل مجھ محرور کا	مرہم کافور سے منہ آگیا ناسور کا
مینہ[3]	ھ	۹۵	بارش۔ پانی برسنا۔	”	گویا	حنائی ہاتھ دکھلایا تو ہوتا	کبھی مینہ خوں کا برسایا تو ہوتا
مہندی	”	۱۰۹	حنا۔ حنا کی پتی پیسکر عورتیں ہاتھ پاؤں میں لگاتی ہیں جس سے سرخ ہوجاتا ہے۔	مونث	منیر	میرے لہو سے حشر میں زیب جسم عشق	مہندی بنائیں لیلیٰ و مجنوں کے بیاہ کی
منی	ع	۱۰۰	بفتح اول۔ دہات۔ نطفہ وہ رطوبت جو وقت جماع انزال سے خارج ہوتی ہے فارسی میں غرور و تکبر کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔	”	آتش	صورت پذیر ہو حرکت بے خبر کی کیا	پتلا بنا سکے نہ منی احتلام کی
مو[4]	ت	۳۶	بال	مذکر	سخن	روکے آنکھوں سے ملا۔ سر پہ رکھا تعظیم کی	زلف جاناں کا جو کوئی مو نظر آیا مجھے
مواخذہ	ع	۱۳۵۲	بضم اول و بفتح چہارم و پنجم جوابدہی گرفت۔ بازپرس۔ بدلا مکافات	”	امیر	در پیش ہے روز سخت کل کا	کرنا ہے مواخذہ عمل کا

[1] (رعنا) بلبل کو یاد جس گھڑی کنج قفس پڑا۔ آنکھوں سے اسکی آنسو دکھا مینہ برس پڑا۔

[2] وہ خط جو چینی یا مٹی کے برتن میں پڑ جاتا ہے (آتش) تیرے دانتوں میں دکھائی دی جو مسی کی لکیر۔ اے پری دو نجف میں مو نظر آیا مجھے۔

[3] (عزیز) دیکھ لی دنیا چلو شہر خموشاں اے عزیز قابل دید اک یہی دلچسپ منظر رہ گیا (دل) اس طرف اٹھا گولا ہم ادھر چلیا اٹھے۔ دیکھ لو منظر چلے خانہ برباد کا

[4] اس معنی میں بالکسر نہیں ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
موباف	ت	۱۲۹	وہ ڈوری یا پٹی یا فیتہ جو عورتیں چوٹی میں ڈالکر گوندھتی ہیں -	مذکر	رند	ہوگیا ابر سیہ میں مجھ کو بجلی کا یقین	اُسکے بالوں میں جو موباف زری کا دیکھا
موت[1]	ع	۴۲۶	قضا - مرگ - اجل -	مونث	آتش	میری قسمت میں لکھی موت جو تلوار کی تھی	شیر دایہ میں حلاوت نئی شمشیر کی تھی
موتی	ھ	۴۵۶	گوہر - گہر - دُر - مروارید -	مذکر	جرات	غرق ہو بحر محبت میں جو ہے طالب یار	کہ نہ موتی کبھی دریا کے کنارے نکلا
موتیا[2]	"	۴۵۷	واوٗ مجہول نام ایک پھول کا - بیلے کی ایک عمدہ قسم -	"	تسلیم	موتیا چار سمت پھولا ہے	باغ سارا پڑا مہکتا ہے
موج			مختلف فیہ	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھسے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی
	ع	۴۹	پانی کی لہر -	"	مصحفی	دکھائی گات تو موتی صدف میں جاکے چھپا	جو کھولی زلف تو ہر موج بیقرار ہوئی
•	•	•	خیال و ذہن - طبیعت کی اُمنگ - ولولہ -	"	جلیل	کہاں ہم اور کہاں بخشش ہماری	جلیل اک موج ہے ابر کرم کی
موجب	"	۵۱	بضم اول وکسر سوم سبب - وجہ باعث -	مذکر	میر	کہیں باعث ہے دلکی تنگی کا	کہیں موجب شکستہ رنگی کا
مَوجہ	"	۵۴	پانی کی لہر -	مذکر	جلیل	کشش سے کب ہے خالی تشنہ کامی قسمت کی	کہ بڑھکر موجۂ دریا لب ساحل سے ملتا ہے
موچ	ھ	۴۶	مُڑک جانا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا - رگ چڑھ جانا -	مونث	امیر	وقت نشا نزاکت جاناں کو دیکھنا	موچ آگئی جو لنگ گئی ٹھوکر حباب کی
مونچھ	"	۵۴	ہونٹھوں کے اوپر کے بال -	"	انشا	سجدہ کرتا ہے یہاں آکے وہ متعرض بکف	مونچھ جو شیر نیستاں کی کتر لیتا ہے
مور	ت	۲۴۶	چیونٹی -	مذکر	تسلیم	کمال ضعف نے ہمجنس کو تکلیف آکر دی	اٹھائی نعش بعد مرگ مور ناتواں آیا
			مختلف فیہ	مونث	ناسخ	خال سیہ ہے گیسوے خمدار کے تلے	یا دب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے
مُور	ھ	۲۴۱	بضم ایک خوبصورت پرند ہے جسے طاؤس بھی کہتے ہیں -	مذکر	"	رہنے دے میرے دل پر داغ کو	تیرے باغ حسن کا یہ مور ہے
مَور	"	۲۴۶	بالفتح آم کا پھول جسے بور بھی کہتے ہیں	"	قلق	ڈھاک پھولا ہے مور آیا ہے	لالہ کوہ رنگ لایا ہے
مورت	ھ	۲۴۴	بواؤ معروف وہ پیکر جو پتھر یا مٹی لکڑی وغیرہ سے بناتے ہیں -	مونث	ناسخ	آئنہ دیکھیے تمنا ہو جسے دیدار کی	پتلیوں کے بدلے آنکھوں میں ہے مورت یار کی
مورچال	ت	۲۰۰	وہ گڑھا جو قلعہ کے گرد اس لیے کھود دیتے ہیں کہ دشمن کی فوج قلعہ کی دیواروں کے پاس پہونچ سکے	"	"	کیا کم تھیں کچھ مژہ کی صفیں بہر قتل کو	قایم جو فوج خط نے تری مورچال کی
مورچہ	"	۲۵۴	زنگ لوہے وغیرہ کا -	مذکر	نسیم	کی صفائی غیر سے لیکن کدورت کم نہیں	بعد صیقل مورچہ ویسا ہی آہن میں رہا
•	•	-	مورچال کا بگڑا ہوا - لڑنیوالی فوج لام باندھنا	"	ظفر	ہجوم خال روے یار کا سے ہی لیا بوسہ	ظفر یہ خوب تمنے زنگیوں کا مورچہ مارا

[1] سنسکرت میں مرتو ولسی میں موت - مرناد (ع) دیکھکر فیاض کو گھٹتی ہے کیا عمر بخیل - موت تھی قارون کی ہوتا اگر حاتم کے پاس [2] لکھنؤ میں مذکر دہلی میں مونث بولتے ہیں -

مورچھل[۱]	ھ	۲۸۴	نگس راں۔	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنےٰ میں خوشامدسے وہ اعلیٰ ہوتے ہیں	مورچھل افسر وہ ہوتا ہو دُم طاؤس کا
موسم	رر	۱۴۶	بفتح اول وکسر سیوم ہے مگر اردو میں بفتح سیوم مستعمل ہے فصل وقت کسی چیز کا۔ بہار کسی پھول یا میوے کی۔	رر	داغ	ڈرنا کیسکا اور وہ بجلی کا کوندنا	موسم بہت پسند ہے برسات کا مجھے
موقع	رر	۲۱۶	محل خاص وقت۔ خاص جگہ	رر	دل	سجدہ اگر قبول ہوا اہلِ نیاز کا	موقع ملے جبین عقیدت کو ناز کا
مول[۲]	ھ	۷۶	دام۔ قیمت۔ بواؤ مجہول۔	رر	ناظم	کسیکو حوصلہ اتنا کرم سے بڑھکر ہے	یہ لین دین کہ پتھر ہو مول گوہر کا
مولد	ع	۹۰	جائے پیدائش۔ وطن۔ جنم بھوم	رر	جلیل	دہلی کا چمن تھا مولد انکا	بننا تھا دکن میں مرقد انکا
۔	۔	۰	ولادت۔ پیدائش۔	رر	ناسخ	ہے محب یہ شاہ دل سے حیدر کرار کا	ہو مبارک اسکو مولد احمدِ مختار کا
مولیٰ	ع	۹۶	والی مالک۔	رر	حالی	فقیروں کا ملجا غریبوں کا ماویٰ	یتیموں کا والی غلاموں کا مولےٰ
مولی	ھ	رر	ایک مشہور ترکاری ہے۔ ترب۔	مؤنث	طاہر	باغ عالم میں قدیار کا ہمسر کیسا	ہر و کس کھیت کی مولی ہی صنوبر کیسا
موم	ف	رر	وہ نرم مادہ جسکو مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں۔	مذکر	آتش	سخنِ سخت میں سنتا ہوں لب شیریں سے	عہد میں اپنے نہیں موم عسل ہی ہوتا
مونس	ع	۱۵۶	ہمدم۔ آرام دینے والا۔ اُنس رکھنے والا ساتھی۔ دوست۔	مذکر	مونس	راحت ملی کہ مونسِ تنہائی آگیا	دیکھا پدر کو سامنے جب بھائی آگیا
موہنی	ھ	۱۲۱	دلربائی۔ تسخیر۔	مؤنث	شرف	عالم فریب ہے تری آنکھوں کی موہنی	سحر ہوگا چشم زدن میں نظر کے ساتھ
مہ	ف	۴۵	چاند۔	مذکر	جرات	جرات بن اُسکے ایسا جلاتی ہے چاندنی	گویا کہ چرخ پر مہ تاباں ہے آگ کا
مہار[۳]	ف	۲۴۶	بضم اول غلط ہے وبکسر صحیح ہے۔ اونٹ کی نکیل۔	رر	دبیر	یہ حال دیکھ کے قاصد کی آس ٹوٹ گئی	ہوا یہ رعشہ کہ فوراً مہار چھوٹ گئی
مہارت	ع	۲۴۶	ملکہ۔ ربط۔ استعداد۔ لیاقت۔ دخل۔ استادی ہنرمندی۔ علم شعور۔ وقوف۔ قابلیت واقفیت۔				
مہاسہ	ھ	۱۱	وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جو نوجوانوں کے منہ پر نکلتی ہیں۔	مذکر	ظفر	سبز خط میں کیا مہاسہ گال پر پیدا ہوا	بچۂ طاؤس ہے بے بال و پر پیدا ہوا
مہتاب	ف	۴۴۸	چاند۔ قمر۔	رر	انیس	گورا گلا وہ حلقہ طوق و رسن میں تھا	مہتاب آسمانِ شرافت گہن میں تھا
رر	رر	رر	ایک آتشبازی کا نام۔	مؤنث	نواب مرزا شوق	مضطرب جو ہوا دل بیتاب	چہرے پر چھوٹنے لگی مہتاب
مہتابی	رر	۴۵۸	ایضاً	رر	ناسخ	شعلۂ رخسار جاناں نے لگائی تھی جو آگ	ماہ تاباں آج مہتابی ہے آتشبازی کی

[۱] (ذوق) بے یار روز عید محرم سے کم نہیں۔ جام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں۔ زیبا ہے روئے زرد پہ کیا اشک لالہ گوں۔ اپنی خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں۔ [۲] (ذوق) تھا تو بہا میں بیش پر اُس لب کے سامنے۔ سب مول تیرا لعل بدخشاں بگیا [۳] زبانوں پر بضم اول ہے دراصل مہار اُس لکڑی کو کہتے ہیں جو اونٹ کی ناک میں ڈالکر اُسمیں رسی باندھتے ہیں

مُہر	ف	۲۴۵	بضم اول چھاپا نام کا ۔ خاتم انگوٹھی ۔ کسی چیز پر کھدا ہوا نام ۔	مونث	داغ	واں گالیوں پہ منہ ہی ہمیشہ کھلا ہوا	یاں مُہر خامشی کی مرے لب پہ لگی ہوئی
مَہر	ع	۲۴۵	بفتح اول وہ روپیہ جو مسلمانوں میں نکاح کے وقت مرد کی طرف سے عورتوں کو دینا قرار پاتا ہے ۔ کابین ۔ حق زوجیت ۔	مذکر	ناسخ	چاہیے جس دم مجھے لے مے فروش	نقدِ جاں بنت العنب کا مہر ہے
مِہر	ف	″	بالکسر سنسکرت میں بالکسر اول و دوم آفتاب	مونث	امیر	مہر الفت میں تیری جلتا ہے	صبح کا تجھ بہ دم نکلتا ہے
مہر	″	″	محبت دوستی ۔ الفت ۔ پیار ۔ شفقت ۔ رحم ۔	مذکر	صبا	عذابِ حشر کہاں پرسشِ گناہ کہاں	ذرا جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی
مہربانی	″	۳۰۸	مہر ۔ رحم ۔ احسان ۔	مونث	جلال	وہ انکا ستم کرکے شوخی سے کہنا	رہے یاد یہ مہربانی ہماری
مہرگیاہ[1]	″	۲۷۶	ایک گھاس ہے جسکو لکھمنی کہتے ہیں ۔	مونث	نسیم	خورشید میں ہے ضیا کرن کی	ہے مہر گیاہ اسی چمن کی
مُہرہ	ف	۲۵۰	بضم کوڑی گھونگا وغیرہ مجازاً نرد چوپسی و شطرنج وغیرہ کی گوٹی شطرنج کا ہو فیلا ۔ گھوڑا ۔ وزیر ۔ بادشاہ رخ پیادہ سانپ کا من	مذکر	ذوق	مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے	آفتاب ایک تری گنجفے کا گر ہے ورق
				″	اسیر	رونے میں جو ہے گیسوے شبرنگ کا خیال	ہر ایک اشک مہرہ ہے مارِ سیاہ کا
مہک	ہ	۶۵	بفتح اول و دوم خوشبو ۔ پھولوں کی بو ۔ بو باس ۔	مونث	جلال	چڑھتے ہیں قبروں پہ تری جو ہار گل کے	رخ پر دُرا نہیں پھولوں کی مہک آتی ہے
مہلت	ع	۲۷۵	دیر ۔ وقفہ ۔ ڈھیل ۔ فرصت	″	جلیل	حضرت آئے ہیں دم نزع زیارت کر لوں	کاش اس دم مجھے مہلت دے قضا تھوڑی سی
مہم	″	۸۵	بضم اول و کسر دوم رنج و اندوہ و غم میں ڈالنے والا موقع ۔ مجازاً بڑا کام مشکل کام ۔ معرکہ کا کام ۔	″	انیس	بے سر دئے ہرگز یہ مہم سر نہیں ہوتی	ہاتھ آئی وہ دولت جو میسر نہیں ہوتی
مہمیز	″	۱۰۲	بالکسر دیا ہے مجہول ۔ ایک خار آہنی ہے جو سواروں کے جوتوں میں لگی رہتی ہے اور اسی سے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہیں	مذکر	ذوق	ذوق صحرائے جنوں میں ہوگیا ہے گرد باد	توسنِ وحشت کو ہیں مہمیز خار دشت کے لگے
				مونث	نواب مرزا شوق	یہ کہکر جو گھوڑے کو مہمیز کی	فرس نے ہوا کی طرح خیز کی
مہمان	ف	۱۳۶	باہمی ۔ غیر شخص کا کسی کے گھر جانا ۔ ضیافت میں آنیوالا ۔	مذکر	امیر	کیوں اٹھا درد مرے پہلو سے	کیوں خفا مجھ سے ہے مہماں میرا
مہمانی	″	۱۳۶	تواضع دعوت مہمانی ۔	مونث	جلیل	خانۂ دل میں غم عشق کی مہمانی ہے	میزبانی کے لیے بے سر و سامانی ہے
مہناں	ف	۱۳۶	ہندی میں منہ ۔ نال یہاں مِن بن نال سنہال کہتے ہیں چاندی یا جست کی خول جو حقہ کی نے میں لگاتے ہیں ۔	″	رشک	تم دودھ کے ہونٹوں میں جو لیتے تو قلیاں	یاقوت کے یہ جست کی مہناں بدلجائے

[1] اسکی جڑ مشکل چہرہ انسان کی ہوتی ہے اور جو شخص اپنے پاس رکھتا ہے تمام زمانہ مہربان رہتا ہے سکو دہنی بھی کہتے ہیں لغات سروری نے مہر گیاہ کو گل آفتاب یعنی سورج مکھی کی طرح بتایا ہے (داغ) نرگس چشم کی تسخیر بعید جا[illegible] حظ عارض میں سر دسرا اثر مہر گیاہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مہندی	ھ	۱۰۹	حنا۔	مونث	امیر	جو کچھ ترے ہاتھوں دلِ پرُخوں پہ ہوا ہے	مہندی تری ہاتھوں کی بیاں کرتی ہے جسکو
مہوا	//	۵۶	ایک درخت کا نام۔ پھول کو بھی مہوہ کہتے ہیں۔ پھول کی شراب بنتی ہے بیج کا تیل نکالتے ہیں۔	مذکر	آتش	مے ہے غریب بھول نے نہ پی سیکڑوں مہوے	اس تابشِ خورشید کی تاثیر سے ٹپکے
مہینا	//	۱۰۶	ماہ۔ تیس دن کا وقفہ۔ سال کا بارھواں حصہ۔	//	امیر	قحطِ روزی یہ جہاں میں ہے کہ کہتی ہیں ہنوز	رمضان غضب مہینا ہے مسلمانوں کا
مے	ف	۵۰	شراب۔	مونث	جلیل	اے عشقِ محمدؐ کی مری دل میں بھری ہے	بھری ہوئی اس شیشۂ نازک میں کہی ہے
میان	ف	۱۰۱	تلوار کا غلاف۔	مذکر	ناسخ	ہے تصور مجکو ہردم ابروئے خمدار کا	دل نہیں گویا بغل میں میان ہے تلوار کا
میّت	ع	۴۵۰	مردہ۔ لاش۔ جنازہ۔ فصحا سے حال بکسر یاے مشدد بولتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔	مونث	جلال	یہ کس بیتاب کی میت گڑی ہے	کہ زیرِ خاک اک ہلچل پڑی ہے
میخ	//	۶۵۰	کھونٹی۔ کیل۔ پریک۔	//	وجاہت	نہ ہے تھان اسکا کہیں باندھنے کو	کسی دن کسی نے کبھی میخ گاڑی؟۔
میخانہ	//	۷۰۶	شرابخانہ۔	مذکر	جلیل	مری جانب اٹھ جاتی ہے فوراً آنکھ ساقی کی	وہ میکش ہوں کہ استقبال کو میخانہ آتا ہے
میدان	//	۱۰۵	زمین کی صاف سطح جو وسیع اور ہموار ہو۔	//	امیر	امتحاں گاہِ محبت میں تھے سب ثابت قدم	دو قدم جو بڑھ گیا میدان اسکے ہاتھ تھا
•	•	•	لڑائی کا کھیت۔ معرکہ۔ میدانِ جنگ وہ جگہ جہاں لڑائی ہو۔	//	//	ناقے کے پاؤں تھک گئے قسمت قیس کی	جب تھوڑی دور نجد کا میدان رہ گیا
میدنی[1]	س	۱۱۴	وہ زمین جسپر پیادہ چلتے ہیں اور کسی مقدس مقام تک جاتے ہیں۔	مونث	انشا	یوں چلی مژگاں سے ترشک خونفشاں کی میدنی	جیسے بہرائچ چلے بالے میاں کی میدنی
میراث	ع	۷۵۱	ورثہ۔ ترکہ۔ جایداد بزرگوں کی۔ جو متوفی کی ملکیت سے حقدار کو ملے۔	//	انیس	سب شان پدر بیٹوں نے جعفر کے دکھائی	مسلم کی جو میراث تھی فرزندوں نے پائی
میز[2]	ت	۵۷	فارسی میں میز بمعنی اسباب ضیافت اور چوکی جسپر کھانا رکھکر کھاتے ہیں۔ کھانا یا کتابیں رکھنے کا تختہ۔	//	اکبر	کانٹے کچھ جاتے ہیں ان لوگوں کی راہ رزق میں	خوف آتا ہے چھری چلتی ہے انکی میز پر
میزبان	//	۱۱۰	سامنے کھانا رکھنے والا۔ دعوت کرنیوالا۔ مہماں کو کھانا کھلانے والا۔ مہماں نواز۔	//	دبیر	بوئی زمیں پہ پھل جو سوئے آسماں بھرا	مہماں سب تھے چھوڑ کے یہ میزباں پھرا

[1] یہ لفظ میلہ کا مترادف ہے۔ تاریخ و مقام معین پر سال میں ایک مرتبہ تماشائیوں کا ہجوم۔ یہ لفظ خاص کر اس گروہ کیلئے مستعمل ہے جو پاپیادہ بالے میاں کے میلے بہرائچ جاتا ہے۔
[2] مقابل میزبان۔ ف۔ اسی لفظ کا مرکب لفظ ہے۔ میز کو مونث بولتے ہیں۔ امیر۔ کرسیاں میز پہ بچھیں آئینے جیاں ہو جائیں۔ جھاڑ فانوس کنول رونق ایوان ہو مجلس

میزان	ع	۱۰۸	ترازو۔ تلا راس۔	مونث	امیر	اللہ ری قدر میری گناہوں کی روزِ حشر	تعظیم کو کھڑی ہوئی میزان حساب کی
۰			حساب کی میزان۔ ٹوٹل۔ مجموعہ۔ جوڑ۔ عددوں کا جوڑ۔	״	منیر	یکساں ہوا اخیر کو انجام جزو و کل	میزان برابر آئی قلیل و کثیر کی
میعاد	ف	۱۲۵	وقتِ مقررہ۔ وعدہ کا وقت۔ مدتِ ایام معینہ۔	״	امیر	کھول کر بال جو آتے ہیں وہ زنداں کی طرف	کچھ بڑھا جاتے ہیں میعاد گرفتاروں کی
میکدہ	ف	۷۹	شرابخانہ۔	مذکر	سخن	میکدہ آباد ہو اُس ساقیِ گلفام کا	جسنے ساغر بھر دیا مجھ رندِ خوش انجام کا
میکشی	״	۲۸۰	مینوشی۔ شراب پینا۔	مونث	جلیل	میکشی چھوٹ گئی پھر بھی نہیں ہوش جلیل	مست رکھتا ہے تصور ہمیں میخانے کا
میل	ع	۸۰	بفتح اول و یائے مجہول۔ جھکاؤ۔ خمیدگی۔ رغبت۔ خواہش۔	مذکر	آتش	اُس گل سے عرضِ حال کی رغبت ہی رہ گئی	کانٹے پڑے زباں میں جو میلِ بیاں ہوا
مِیل	۰	۰	بالکسر و یائے معروف۔ علامت کوس یا میلوں کے پتھر۔	״	منیر	بالائے دار دیکھ جنابِ مسیح کو	دیکھا نہ ہو جو میل رہِ مستقیم کا
میل	۰	۰	سلائی[1] جس سے سرمہ لگاتے ہیں	مذکر	ناسخ	آنکھیں روشن راہ جاننے میں ہوئیں	میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے
میل	ھ	۸۰	آمیزش۔ دوستی۔ میل جول۔ بالکسر و بیائے مجہول۔	״	״	دل ہمارا اسقدر سوزشِ طلب دیوانہ ہے	شمع سی بھاگی جو آئینہ میں ہو کافور کا
مَیل	״	״	بفتح اول چرک۔ میل کچیل بیائے مجہول۔	״	״	بتی اُسکے میل کی۔ بتی اگر کی بن گئی	ریزہ ریزہ میلِ صندل کا برادہ ہو گیا
میل	۰	۰	کدورت رنجش۔	״	جاہ	ہنگامِ ذبح میل جو تیور پہ آگیا	کوڑے پڑینگے خونِ رگِ جاں کی دھار کے
میلا	ھ	۸۱	انبوہ۔ ہجوم۔ اژدحام۔ سیر تماشا کسی خاص جگہ پر لوگوں کا اژدحام	״	وزیر	غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و حسن	سات یہ اور ایک تو آٹھوں کا میلا ہو گیا
میلاد	ع	۸۵	پیدا ہونے کا زمانہ۔ پیدائش کا وقت۔	״	امیر	ہے فضل جہان پر خدا کا	میلاد ہے شاہ انبیا کا
میلان	״	۱۳۱	رغبت۔ خواہش۔ توجہ۔ التفات	״	قلق	جس پری کا ہو اسطرف میلان	کل ہی سے اُسکا ہم کریں ساماں
میل جول	ھ	۱۲۹	باہمی اتفاق	״	امیر	ہے سیہ بختوں سے ایسا میل جول	رعد اُٹھیں گھر کے تو دے گالی گھٹا
مینا	ف	۱۰۱	رنگ برنگ کا شیشہ۔ شراب کی بوتل۔ صراحی۔ قرابہ۔	״	تسلیم	بزم رندانہ میں تنہا نہ کبھی ہم بیٹھے	جام پہلو سے اُٹھا سامنے مینا آیا
مینا	۰	۰	مرصع کاری۔ نقش و نگار۔ وہ سبز کام جو شیشے اور چاندی سونے کے ظروف پر بناتے ہیں۔	״	ظفر	پشت لعل لب پہ جب نکلا زمرد فام خط	ساغر یاقوت پر گویا کہ مینا ہو گیا
مینار	ھ	۳۰۱	بلند ستون جو مسجد وغیرہ میں بناتے ہیں	״	وجاہت	بڑھ گئے اس سے کچھ آگے تو شمالی جانب	شاہی مسجد کا نظر سامنے مینار آیا

[1] باعتبار سلائی کے تانیث بھی کہہ سکتے ہیں۔

ینڈک	ھ	۱۲۴	ایک آبی جانور ہے جو برسات میں پانی کے کنارے بولتے ہیں۔	مذکر	میر	رعونت سے ینڈک اچھلتے چلے	بلون میں سے چوہے نکلتے چلے
یندھا	؍؍	۱۰۹	بیائے مجہول - لہر - موج - تلاطم	مذکر	رند	جوش وحشت میں جو دریا کی طرف جا نکلا	قد آدم مری تعظیم کو ہیں یندھا اُٹھا
میوہ	ف	۶۱	پھل - ثمر کھانے کے	؍؍	امیر	حاصل ہوا تصور بستاں میں دست غیب	اٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جناں ملا
میہمان	؍؍	۱۴۳	وہ شخص جو کسی کے گھر جائے - پاہن	؍؍	جلال	کچھ آزار کچھ آفتیں کچھ بلائیں	شب غم کے ہیں مہماں کیسے کیسے

باب نون

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ن	ع	۵۰	عربی کا پچیسواں حرف	مذکر	محسن	ملا نون نبوت سکو میم عمر کھونے پر	یہاں گھٹ جانے میں اسکی احد ہوتا ہی احمد کا
ناب	ف	۵۳	خالص[1] صاف۔ تلوار کی نالی جو نوک سے قبضہ تک دو طرفہ ہوتی ہے۔	مونث	مصحفی	اتنا تو بتا کسکو کہاں ذبح کیا ہے	جو خون سے تر ہیں تری تلوار کی نابیں
ناتا	ھ	۵۲۴	رشتہ داری۔ قرابت۔ بھائی بندی تعلق۔ واسطہ۔ علاقہ۔ سروکار	مذکر	جرأت	لگی الفت تو پھر وہ کون اور ہم کون اے جرأت	ہمارے اور اسکے اک محبت ہی کا ناتا ہے
ناتوانی	ف	۵۱۸	کمزوری۔ ناطاقتی۔ ضعف۔	مونث	دل	ضعف میں دنیا سے اٹھ جائینگے ہم	ساتھ لیکر ناتوانی جائے گی
ناچ	ھ	۵۴	رقص۔ خوشی سے اچھلنا کودنا۔	مذکر	میر	کرتا ہے کیوں دوا دو دوش قیس انداز	جنگل میں دیکھتا ہے کوئی ناچ مور کا
ناخدا	ف	۴۵۶	ملاح۔ کشتی چلانے والا۔	،،	آتش	کشتی تن بحر ہستی میں ہی ابر سوں تباہ	یار اسے اک دم میں اسکا ناخدا لیجائیگا
ناخن	،،	۷۰۱	ناخون۔ وہ ہڈی جو انگلیوں کے سرے پر نکلتی ہے۔	،،	تسلیم	سوز غم سے ہو نہیں افتادہ سراپا آبلہ	شیر کا ناخن مجھے ناخن ہی پائے مور کا
ناخنہ	،،	۷۰۶	ستار بجانے کا آلہ۔ مضراب۔ آنکھ کی ایک بیماری۔	،،	منیر	ابروئے محراب در سے کیونکر آنکھیں مل سکیں	ناخنہ ہی چشم گردوں میں ہلال عید کا
نادانی	،،	۱۱۶	بیوقوفی۔ غلطی۔	مونث	جلال	بعد ترک عشق کے کیسی پشیمانی ہوئی	عقل کا کہنا کیا ہے نادانی ہوئی
نادعلی	ع	۱۲۵	ایک دعا ہے جسکو اکثر چاندی کے پتر پر کندہ کرا کے بچوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔	،،	امیر	زہے حب علی شہر باغ میں مجکو پہنچ کر ہی	خط گلزار میں نادعلی معلوم ہوتی ہے
نار[2]	،،	۲۵۱	آگ۔ آتش	،،	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہے	آتش دل سے ذرا نار سقر کچھ پستی ہے
نازش[3]	ف	۳۵۸	بکسر سیوم۔ فخر۔ بے پروائی۔ بیدماغی۔ ناز۔	،،	امیر	ساقیا ہی جوش بارش جوش رحمت کی دلیل	ہم سیکاروں سے نازش ہی بجا برسات کی
ناز	،،	۵۸	معشوقوں کی ادا۔ معشوقوں کی بڑائی۔ غمزہ۔ گھمنڈ۔ فخر۔ بیدماغی۔	مذکر	تسلیم	نہ لگائیگا پھر گلے کوئی	میرے دم تک ہے ناز خنجر کا
نازکی	،،	۸۸	نزاکت۔	مونث	مصحفی	نازکی اس کمر کی کیا کہئے	کسقدر ناتوان ہے کافر
				،،	جلال	آنکھیں اس نازک کے تلوؤں سے جو ملنے لگا	نازکی بولی۔ ہٹو چبھتی ہی مژگاں یا نہیں
ناس	ھ	۱۱۱	تباہ۔ برباد۔ خراب۔ غارت۔	مذکر	ظفر	جب عاشقی میں دل نے مرا پاس کھو دیا	میں نے بھی اسکا ایسا کیا ناس کھو دیا

[1] (امیر) زاہد شراب ناب سے جب تک وضو نہو۔ قابل نماز پڑھنے کے مسجد میں تو نہو۔ [2] اصل میں یہ لفظ "ناؤ خدا" تھا یعنے مالک ناؤ کا مگر کثرت استعمال سے "ناخدا" ہو گیا۔ [3] نار سعیر۔ دوزخ کی آگ۔ (ذوق) وہ برق قہر خدا تیری تیغ آتش دم۔ کہ جسکی آنچ تمہے دشمنوں کو نار سعیر۔ [4] (مصرع) معلوم ہے ہے یہ تری نازش بیجا نہ اٹھے گی

ناسور	ف	۲۱۷	بُرا ناز خم جو اچھا نہو ہمیشہ بہا کرے	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ درد مند کا	سینہ میں داغ - داغ میں ناسور پڑ گیا
ناطقہ	ع	۱۶۵	گویائی کی طاقت - بات چیت کا ملکہ -	مذکر	اسیر	کھلجائے نہ کیوں ناطقہ طوطی سخن کا	ہے سبزۂ خط حاشیہ جنت کے چمن کا
ناف	ف	۱۳۱	توندی - نابھی - مجازاً درمیان - وسط بیچوں بیچ -	مونث	״	دامن کا بوجھ اُٹھ نہ سکا نازکی سے یار	بل آگیا کمر میں تری ناف ٹل گئی
نافہ	״	۱۳۶	مشک کی تھیلی جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے -	مذکر	زند	بو مشک کی آئی ہی کھلے ہیں تری جب بال	جوڑا نہیں نافہ ہے غزالِ ختنی کا
ناقوس	ع	۲۱۴	سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں	״	اسیر	دیا ہو دل خدا نے پاک - کیوں کرتی ہو گوئی	قیامت ہے بجے ناقوس کعبے میں برہمن کا
ناقہ	״	۱۵۷	مادہ شتر - اونٹنی -	״	ناقہ	بٹھایا سار بانے دشت مجنوں میں تو مستی ہے	رگڑتا ہے زمیں پر سینہ ہر دم ناقہ لیلےٰ کا
ناک	ھ	۱۷	بینی - چہرہ کا مشہور عضو ہے -	مونث	نواب نیاز علی خاں متوطن	کیسی قسمت پلٹ گئی ہے ہے	ناک کنبے کی کٹ گئی ہے ہے
ناکامی	ف	۱۲۲	نامرادی - عاجز رہنا -	״	داغ	نہیں ہوتی کسیکو بھی گوارا اپنی ناکامی	جسے تو بخشدیتا ہے جہنم اُس سے جلتا ہے
ناکہ	ھ	۷۶	چنگی یا راہداری یا اور قسم کا محصول لینے کی جگہ - گلی و شہر کا سرا - دروازہ سوئی کا ناکا -	مذکر	امیر	یہ تیری تیغ نے روکا ہے ناکہ شہر مکاں کا	کہ چھاپا ہے قضا کے ہاتھ پر خون شہیدانکا
ناگ[۱]	س	۱۷	ایک قسم کا سیاہ و زہریلا سانپ -	״	ناسخ	مثاہے پر یہ ہے جو تیری زلف پیچاں ہے	نہیں ہوتا وہ جاں بر جسکو کالا ناگ ڈستا ہے
ناگن	ھ	۱۳۱	ایضاً	مونث	امیر	ڈس گئی دلکو مرے زلف کی کالی ناگن	واہ کیا حسن فسونگر نے نکالی ناگن
نال[۲]	س	۸۱	وہ لمبی سی جوف دار آنت جو بوقت پیدائش بچوں کے ناف سے لگی ہوتی ہے	مذکر	״	نکلتے ہی نہیں مسجد سے واعظ	خدا کے گھر میں نال انکی گڑی ہے
مختلف فیہ					منیر	اسی ویرانے میں پھر پھر کے رہا کرتا ہے	دلمیں کیا نال گڑا ہے بت ہر جائی کا
نال	٠	٠	نل - بندوق کی نال اس معنی میں بالاتفاق مونث ہے -	مونث	صبا	اُڑائی گئیں پھریاں قاز پر	چلی نال سوروں کی آواز پر
نالش	ف	۱۳۴	دادخواہی - فریاد - دعوے جو عدالت میں دایر کیا جائے -	״	ناسخ	اے پری پیکر ستم سے تو نہیں آتا ہے باز	تیری نالش میں کروں پیش سلیماں تو ود
نالہ	״	۱۷	آہ و بکا - واویلا - فریاد و زاری - بآواز بلند رونا -	مذکر	دل	قیامت تھا ہوئے دل مرگئیں آنکھوں کا نظارہ	سنبھل بیٹھیں ہے بت نالہ ہمارے دل سے
״	ھ	״	گڑھا - غار - پانی بہنے کا راستہ - چھوٹی ندی -	״	مونس	پیاس میں کیا کیا لڑے اعدا سے انصار حسین	پاس نہر علقمہ کے خوں کا نالہ ہوگیا
نام[۳]	ف	۱۷	اسم - ذات -	״	رند	تقویٰ و زہد سے نہ کہیگا کوئی فقیر	مستِ شراب خوار مرا نام ہو چکا
٠	٠	٠	شہرت - ناموری -	״	تسلیم	سخت جانی تھی ہاتھ ایسا آج اے قاتل لگا	معرکے میں نام ہو جائے تری تلوار کا

[۱] ناگ پنچمی ھ - ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جو بھادوں میں ہوتا ہے - اس روز ہندو سانپ کو پوجتے اور دودھ پلاتے ہیں - ناگ پھنی - ایک قسم کا تھوہڑ جسکے پتے سانپ کے پھن سے مشابہ ہوتے ہیں [۲] ساکھ - یادگار - انعام - تہمت (داغ) غیر جتنی بُرائی کرتے ہیں - وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے - برائے نام - مرنے سکنے کو (رسی) وہ نام ہی کے مسیحا ہیں کیا جلائینگے کوئی مریضِ محبت بحال بھی نہوا [۳] تانیث کو ترجیح ہے -

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ناموس ۵ مختلف فیہ	ع	۱۵۷	لقب حضرت جبرئیل - شرم عصمت آبرو - لاج راز پوشیدہ - جو موجب عزت ہو -	مونث / مذکر	میر / دبیر	نسبت تو دیتے ہیں تری لب سے پر اک دن / ناموس نبی شام کے بازار میں آیا	ناموس یہ نہیں جائیگی آبحیات کی / سر حضرت شبیر کا دربار میں آیا
نامہ ۵	ف	۹۶	خط - چٹھی -	״	ناسخ	رہتا ہی خواب ناز میں پڑھتا نہیں کبھی	کیونکر نہیں نامے ہیں عوض پر بھری ہوئے
نامہ بر	״	۲۰۸	قاصد -	״	جلیل	یہ کیا ہی آج جو سینے میں دل اچھلتا ہے	جواب خط تو لئے نامہ بر نہیں آیا
نان	״	۱۰۱	روٹی -	مونث	آتش	مہماں نہیں ہیں اس خوان فلک کے ہم بھی	اپنی قسمت کی بھی ہے نان جو بے نمک تر بھی
ناند	ہ	۱۰۵	بروزن چاند - کونڈا - کونڈا مٹی کا -	״	غالب	ہے چار شنبہ آخری ماہ صفر چلو	رکھدیں چمن میں بھر کے مئے مشکبو کی ناند
				״	منیر	ہم مست نالہ تو انہیں بھی ہیں سر چشم	آنکھوں کا ہر گرد باسے گلگوں کی ناند ہے
ناؤ	״	۵۰	کشتی - ڈونگی -	״	جلال	آخر ڈبو دیا دل کافر نے عشق میں	اپنی خدا نے ناؤ ہماری تباہ کی
ناوک	ف	۷۷	تیر - خدنگ -	مذکر	جلیل	چبھ رہا تھا جو دیر سے دل میں	وہ ترا ناوک نظر نکلا
نائے	״	۶۰	نگالی - بانسری - نگلا - حلق -	مونث	رشک	ہے یہی کثرت تو ظرف بادہ چٹخیگا ضرور	میکشو نائے گلو بھیگے کی نے ہو جائیگی
نائب	ع	۶۳	مددگار - ماتحت - قائم مقام -	مذکر	ناسخ	کیونکر قسیم نار و جناں ہو نہ مرتضےٰ	نائب ہے وہ جناب بشیر و نذیر کا
نباہ	ہ	۵۸	بکسر اول - انجام - گزارا - کسی کام کو اسکی حد تک پہونچانا -	״	جلال	بتوں کے عشق کا تا زندگی نباہ رہے	یہ عہد ہمنے کیا ہی خدا گواہ رہے
نباش	ع	۳۵۳	کفن چور -	״	ناسخ	آج تو پوشاک پر مرتا ہے تو کل دیکھیو	جائیگا نباش تیری لاش عریاں چھوڑ کر
نبض	״	۸۵۳	بفتح اول ہاتھ کی وہ رگ جو حرکت کرتی ہے جس سے انسان کی صحت و بیماری کا حال معلوم ہوتا ہے -	مونث	امیر	اٹھ چلے وہ جب خبر دی موت نے	نبض ابھی چلتی ہے اس بیمار کی
نبوت	״	۴۵۸	بضم اول و دوم و بہ تشدید واو معروف - پیغمبری - رسالت احکام الٰہی کا پہونچانا -	״	صفدر	حقا حسین پر ہی شہادت کا خاتمہ	حق نے نبی پہ جیسے نبوت تمام کی
نتھ	ہ	۴۵۵	عورتوں کی ناک میں پہننے کا ایک مشہور زیور ہے جو شوہر دار عورت کیلئے مخصوص ہے - بینی بھی کہتے ہیں	״	قلق	چوڑیاں توڑیں نتھ بڑھا ڈالی	مسی بھی ہونٹھ سے چھوڑا ڈالی
نتیجہ	ع	۴۶۸	حاصل - احصل - غرض - مطلب اخیر - انجام - خاتمہ انتہا -	مذکر	رند	یارب کبھی نکلا نہ کبھی یا صنم اس سے	کچھ مجھ بہ نتیجہ نہ کھلا میری زباں کا

ل۵ مذکر کو ترجیح ہے - ضمیر مرثیہ گو نے بھی مذکر ہی لکھا ہے (ضمیر) اک طفل جو مارا گیا اولاد علی کا - خیمہ سے نکل آئیگا ناموس نبی کا - ت۵ نامۂ اعمال - (آتش) اے ابر کرم تو ہی سفید اسکو کریگا - برسو نہیں سیہ نامہ اعمال ہوا ہی - نامہ شوق - (رشک) پڑھکے ہمارا نامہ بارگرم عتاب و قہر ہے - نامۂ شوق ہے کہ نامہ گناہگار کا - اقلیم ایران میں دستور ہے کہ قلعہ کے محاصرہ میں یا ایک لشکر سے دوسرے لشکر میں جب قاصد کی آمد و رفت محال ہوتی ہے تو خط تیر میں باندھ کے پھینکتے ہیں - (امیر) نامہ جو دوان سے آئے ہے سو تیر میں بندھا - کیا دیکھئے جواب اجل کے پیام کا -

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
نثر	ع	۷۵۰	مضمون جو نظم نہو۔	مونث	امیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہمنے جو دیکھی تو مقفیٰ دیکھی
نجات	"	۵۴۴	جھٹکارا۔ رہائی۔ بریت۔	"	داغ	غم ہجر سے داغ مجکو نجات	یقیں تھا نہو گی مگر ہوگئی
نجم	"	۹۴	بفتح تارا۔ ستارہ۔	مذکر	امیر	اسکا شانِ شہِ لولاک پہ ہے سر اپنا	واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا
نچوڑ	ہ	۲۵۹	افشردہ عرق نکلا ہوا۔ ٹپکا ہوا پانی۔ مجازاً لب لباب ست عطر جوہر خلاصہ۔ نتیجہ۔ گارنا۔	"	"	کیوں نہو دریا کے پانی میں توڑ	ہے مرے ہی آنسوؤں کا تو نچوڑ
نحافت	ع	۵۲۹	بفتح اول و چہارم کمزوری دبلاپن	"	"	شان پیدا ہوئی ہے عشق میں معشوقی کی	جوڑ ہے تیری نزاکت کا نحافت میری
نحوست	"	۵۴۲	بدنصیبی۔ کمبختی۔ منحوس ہونا۔ بدشگونی ناسزاواری۔	مونث	حالی	نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے	چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے
نخچیر	ف	۸۶۳	شکار۔ جنگلی جانوروں کا۔	مذکر	امیر	کبھی گر ترا تیر کر جائیگا	تڑپ کر یہ نخچیر مر جائیگا
نخرا	ہ	۸۵۱	معشوقوں کے وہ حرکات سکنات جو چالاکی کر حیلے سے بھرے ہوں	"	سوز	پڑا ہوگا کسی کونے میں جا پہچان کر پیچا	مرا دل دو۔ مرا دل دو۔ نیا نخرا نکالا ہے
نخل	ع	۶۹۰	کھجور کا درخت۔ ہر قسم کے درخت کو بھی کہتے ہیں۔	"	جلیل	پھل تجھی خنجر قاتل کا مبارک اے دل	بارور خوب ہوا نخل تمنا تیرا
				"	تسلیم	مرکے بھی حسرت دیدار وہی ہے باقی	نخل نرگس مری تربت سے اگا کرتا ہے
نخوت	"	۱۰۵۶	بکسر اول و بضم سیوم۔ گھمنڈ۔ غرور خود بینی۔ اردو میں زبانوں پر بفتح اول و سیوم مستعمل ہے۔	مونث	غالب	دیکھیے لاتی ہے اس شوخ کی نخوت کیا رنگ	اسکی ہر بات پہ ہم نام خدا کہتے ہیں
ندا	"	۵۵	بکسر اول آواز۔ صدا۔	"	ناسخ	جو کعبے سے باہر میں آنے لگا	ندا مجکو اسدم یہ ہاتف نے دی
ندامت	"	۷۵۷	بفتح اول صحیح ہے و بکسر اول غلط ہے۔ شرمندگی پشیمانی۔	"	جلیل	شدت جو ہوگی پیاس کی میدان حشر میں	کردیگی آب آب ندامت قصور کی
ندی	ہ	۴۴	چھوٹا دریا۔ نہر۔ نالہ جو برسات میں طغیانی پر ہوتا ہے۔	"	انیس	فوج جن سے تابہ صبح زمیں رن کی بھر گئی	اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اتر گئی
ندیم	ع	۱۰۴	مصاحب۔ ہمنشین۔ ساتھی۔ دوست۔	مذکر	ناظم	عاشق ہوا اس آفت جان پر مرا ندیم	جب خوب میرا محرم اسرار ہو چکا
نذر	"	۹۵۰	بالفتح عہد کرنا۔ اپنے اوپر کوئی چیز واجب کر لینا مجازاً پیشکش کرنا نیاز۔ تحفہ۔	مونث	غالب	غالب گر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں	حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی
نذرانہ	ف	۲۰۶	بھینٹ۔ تحفہ۔ ہدیہ۔ جو چیز پیشکش کے طور پر دیجائے۔	"	عزیز	جناب عشق جو سوغات تھے اک مرشد کامل	اشارہ حسن کا پاکر انہیں سے نذر دلوائی
				مذکر	نسیم	بوسہ بھی تو دو دکھا کے گزک لخت جگر کی	یوں ہضم نہ ہوگا کبھی نذرانہ ہمارا
نرخ	"	[illegible]	بالکسر۔ بھاؤ۔ شرح۔ در	مذکر	امیر	بہائے تیغ ترا نقد جان اہل جراءت ہے	بہت ہے تیز بازار اجل میں نرخ آہن کا

لفظ	زبان		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نرد	ف	۲۵۴	گوٹ چوسر وغیرہ کی۔	مونث	انشا	مسیحا کا مگر اعجاز ہے یا فسوں نہیں چوسر کے	کہ مر جاتی ہی ہو پھر نرد زندہ ہر اک قسم دا ٹھتی ہے
نردبان	؍؍	۲۰۷	سیڑھی۔ زینہ۔	؍؍	آتش	دکھلائی سیر آنکھوں کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی
			مختلف فیہ	مذکر	ظفر	مجازی عشق مجازی کے پاس بھی عاشق	جو یہ نہ بام حقیقت کا نردبان ہوتا
نرغہ	؍؍	۱۲۵۵	چاروں طرف سے گھیر لینا۔ مصیبت میں پھنس جانا۔	؍؍	آتش	گرچہ پیش طاق ابروے صنم گیسو نہیں	کعبہ پر نرغہ ہوا ہے لشکر کفار کا
نرگس[1]	؍؍	۳۳۰	ایک پھول کا نام ہے جسے شعرا معشوق کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں	مونث	جلیل	گرمی نظارہ بازی کا ہے شوق	باغ سے نرگس نکالی جائیگی
نزاع	؍؍	۱۲۸	جھگڑا۔ رنجش۔ تنازع۔ بکسر اول	؍؍	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیوں نزاعیں ہم میں ہیں اے گبر و مسلماں ہو گئیں
نزاکت	؍؍	۴۷۰	نازکی۔ نازکپن۔ بفتح اول	؍؍	جلیل	بیچ سے پردہ جدائی کا اٹھایا نہ گیا	کچھ تو ہے ضعف مرا کچھ ہی نزاکت تیری
نزلہ	؍؍	۹۲	بفتح زکام۔ ایک مرض کا نام۔ پانی اترنا۔	مذکر	داغ	بزم سے گلدستے سب اٹھوا دیے	داغ کا نزلہ گل تر پر گرا
نزول	ع	۹۳	بضم اول و دوم اترنا نازل ہونا۔	؍؍	جلیل	جہاں اک بار ذکر احمد مختار ہوتا ہے	وہاں برسوں نزول رحمت غفار ہوتا ہے
نسب	؍؍	۱۱۲	نسل۔ اصل۔ سلسلہ۔ خاندان۔	؍؍	قلق	کیا بتائیں تمہیں نسب اپنا	اب تو ناشاد ہے لقب اپنا
نسبت	؍؍	۵۱۴	کسی چیز کیطرف منسوب ہونا۔	مونث	غالب	گو واں نہیں تو واں کے نکالے ہوئے تو ہیں	کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی
			لگاؤ۔ علاقہ۔ واسطہ۔ شادی کا پیام۔	؍؍	قلق	ملکہ کی صلاح سے حضرت	کرتے ہیں میری آپ کی نسبت
۰	۰	۰	تعلق۔	؍؍	امیر	اپنی نسبت بھی کفایت ہے یہاں بخشش کو	کاش وہ اپنا گنہگار ہی جانے مجھکو
	۰	۰	بابت۔	؍؍	داغ	پھر اس سے پوچھتے ہیں میری نسبت قیامت میں	ہوا سارا جہاں اسکی طرف تم بھی ادھر ہو کیا
نسخہ	ع	۷۱۵	وہ پرچہ جسپر حکیم دوا لکھکر مریض کو دیتا ہے	مذکر	دبیر	نسخہ لکھا مسیح نے یہ دل کے حزین کا	پرہیز کر سرور سے۔ غم کھا حسین کا
	۰	۰	کتاب جلد۔ رسالہ۔	؍؍	منیر	کرتا رہا لغات کی تحقیق عمر بھر	اعمال نامہ نسخۂ فرہنگ ہو گیا
نسر	ع	۳۱۰	گدھ ایک مردہ خوار پرند ہے جو قسم چیل سے ہوتا ہے۔	مذکر	رشک	صید مرغان چمن کا جب خیال آیا مجھے	نسر واقع[2] نسر طایر کے برابر ہو گیا
نسر طایر	ف	۵۳۰	ایک ستارہ کا نام ہے۔ لغوی معنے اڑتا ہوا گدھ	؍؍	ناسخ	اور طایر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہیں	نسر طایر خط مرا اس ماہ کو لیکر گیا
نسرین[3]	؍؍	۳۷۰	سیوتی کا پھول۔ ایک قسم کا سفید گلاب۔				
نسق	ع	۲۱۰	بفتح اول و دوم انتظام۔ بندوبست۔ ترتیب۔ روش۔ قاعدہ۔ دستور۔	مذکر	میر	دل میں رہا نہ کچھ تو کیا ہم نے ضبط شوق	یہ شہر جب تمام لٹا تب نسق ہوا

[1] نرگسی کباب۔ انڈے ابال کے چھلکا چھیلنے کے بعد باریک یا گاڑھے قیمہ میں ملا کر کباب پکاتے ہیں [2] نسر طائر۔ لفظی معنی اڑتا ہوا گدھ۔ ستاروں کے ایک گچھے کا نام جسکی شکل اڑتے گدھ سے مشابہ ہے جو پر پھیلائے ہوئے اوپر کیطرف اڑتا ہو۔ نسر واقع۔ لفظی معنی اترتا ہوا گدھ۔ قطب جنوبی کیطرف ایک روشن ستارہ ہے دو مبہم پہلو ستارے مگر اسکی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا گدھ اوپر سے نیچے اتر رہا ہے۔ اسکو نسر چرخ اور نسر فلک بھی کہتے ہیں [3] بالفتح و بالکسر دونوں طرح صحیح ہے مگر اردو میں بالفتح ہی بولتے ہیں (دیکھو نسر طائر)

نسل	ع	۱۴۰	آل اولاد - خاندان قبیلہ -	مونث	حالی	یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری	کہ بخشینگی جو دین کو استواری
نسیاں	"	۱۶۱	بالکل بھول چوک -	مذکر	منیر	ابروے یار دیکھ کے اب بھولنا محال	بالاے طاق آج سے نسیان ہوگیا
نسیم	"	۱۶۰	بروزن کریم - ٹھنڈی اور ہلکی ہوا آہستہ چلنے والی خوشبودار ہوا -	مونث	رند	باعث نہ کھلا رند پریشانی کا مجبہر	کیوں مضطرب الحال نسیم سحر آئی
نشاط	"	۳۲۰	خوشی - شادمانی - فرحت - عیش -	"	نواز شش	باتیں جو تمنا آج بھی چھیڑیں ملال کی	پھر کیا رہی نشاط تمھاری وصال کی
نشان[ل۵]	ف	۱۰۴	جھنڈا فوج کا - علم -	مذکر	تعشق	جھک گئی آخر لڑائی میں وہ شرمائیں نظر	سرنگوں گویا نشانِ فوجِ مژگاں ہوگیا
"	"	"	پتہ - سراغ -	"	جلیل	جسکو دیکھا وہی ہے گرم تلاش	کہیں اُسکا نشان ہے گویا
"	"	"	علامت[ٹ۵] - نشانی - یادگار - داغ[ت۵] دھبا -	"	ناسخ	عشق کا ہو درد اے ناسخ نہ کیونکر لادوا	زخمہاے تیر مژگاں کا نشاں ہوتا نہیں
نشانہ	ف	۴۰۶	تیر یا گولی مارنے کی جگہ - نشست - آزو - وہ جگہ جو تیر یا گولی مارنے کے لیے بنا دیں -	"	جلیل	وہ مست خواب تھے نہ کیا آہ نے اثر	ناوک کی کیا خطا ہے نشانہ ہی دور تھا
نشانی	"	۴۱۱	یادگار -	مونث	جلال	عداوت رہے دل میں جانی ہماری	یہی پاس رکھو نشانی ہماری
نشتر	ف	۹۵۰	فصد کھولنے یا زخم چیرنے کا اوزار -	مذکر	دل	بروح تازہ ہوگئی اللہ رے ذوق خلش	دل کا ٹکڑا بن گیا دل میں جو نشتر رہ گیا
نشست[ٹ۵]	"	۸۱۰	بیٹھک -	مونث	اکبر	اندنوں یار کے کچھ ذہن نشین اور بھی ہے	جانتا ہوں کہ نشست انکی کہیں اور بھی ہے
نشوونما مختلف فیہ	ع	۴۵۳	نمو - بالیدگی - روئیدگی - بڑھنا - پرورش پانا رونق ظہور - ترقی -	"	رند	لہلہانے لگے جنگل ہوئے سب کھیت ہرے	روپ کھلانے لگی نشوونما ساون کی
	"			.	وزیر	آنسو بہا تو رشتہ بنا مرغ دل ہوا	دانہ نے کی جو نشوونما دام ہوگیا
				مذکر	ناسخ	دانۂ باردت بنتے ہیں مرے تخم امید	تا نہ برق اُن پر گرے نشوونما ہوتا نہیں
				"	"	خط کو روئے یار پر نشوونما ہوتا نہیں	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں
نشہ	ف	۳۵۵	بدمستی - مدہوشی - خمار - متوالاپن - شراب یا اور مسکرات پینے سے جو حالت ہوتی ہے -	"	جلیل	جوش مستی ہیں وہ لب تھو لب ساغر ہیں	لے لئے لپٹا کے دو بوسے جو نشہ کم ہوا
نشیب و فراز	"	۴۵۶	اونچ نیچ - اُتار چڑھاؤ -	مذکر	امیر	آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار	یہ بھی تھا ایک نشانی کا نشیب اور فراز
				"	داغ	نیاز و ناز دکھاتا ہے یہ نشیب فراز	زمین ہے زیر قدم آسمان ہے سر پر
نشیمن	"	۴۵۰	مسکن - مکان - پرندوں کا گھونسلا آشیانہ -	"	تعشق	چھٹ کے اس بھول سی پر باد پڑے پھرتے ہیں	ہم تو اب طایر نکہت ہیں نشیمن کیسا

ل۵ (صبا) چشم سفاک میں سرمے کا نہیں دنبالہ - عاشقوں پر ہے نشانِ صفِ مژگاں نکلا ٹ۵ (میر) ابھی مزار پہ احباب فاتحہ پڑھ لیں - پھر اسقدر بھی ہمارا نشان رہے نہ رہے - ت۵ داغ دھبا - مثلاً چوٹ کا نشان - (ناسخ) نشان اُسکے قدم کے پڑ گئے جو میری تربت پر - یہ سمجھا میں کہ میری خاک پر بھی چادر ہے ٹ۵ صحبت ہمنشینی - (رند) راستہ چھوڑ کے اس کوچہ سے بھاگیں گے غیر - جب نشست آٹھ پہر رہنے لگی یار کی

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نصرت	ع	۷۴۰	بالفتح غلط ہے بضم اول یاری کرنا۔ مدد دینا۔ فتح وظفر۔	مونث	انیس	جھپٹے ہیں ادہر فوج پہ نصرت ادہر آئی	بعد آپکے پھر فتح کی پہلے خبر آئی
نصفت	"	۶۲۰	بفتح اول ودوم انصاف۔ عدل۔ داد۔ بناؤ۔	"	تسلیم	کہدو چھوڑیں قصہ گویانِ جہاں کا اعتبار	دیکھیں آنکھوں سے شہ جم رتبہ کی نصفت کا جمال
نصیب[1]	"	۱۵۲	حصہ۔ تقدیر۔ قسمت۔ خوش قسمتی	مذکر	جلیل	کیا ہزاروں کو سیدھا فلک کی گردش نے	مرا نصیب مگر راہ پر نہیں آتا
نصیحت	"	۵۵۸	پند۔ اچھی صلاح۔ نیک مشورہ۔	مونث	امیر	مجھی پر چھری تیز ہے ناصحا	کبھی اسکو جا کر نصیحت نہ کی
نطفہ	"	۱۴۴	منی۔ وہ جوہر جس سے شکم مادر میں بچہ قرار پاتا ہے۔	مذکر	"	کہتا ہے سخت قلب رقیب سیاہ رو	نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا
نطق	"	۱۵۹	گویائی۔ بولنے کی طاقت۔ بات۔ گفتگو۔	"	تسلیم	وصف میں اُسکے دہان و لب کے کیا کہیں بات	نطق کام آتا نہیں یاں پر کسی منہ زور کا
نظارہ[2]	"	۱۱۵۶	دیکھنا۔ نظر بازی۔ دید بازی۔ دیدار۔ سیر۔ دید۔ فارسی بہ تشدید ظا مستعمل ہے۔	"	مصحفی	نظارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	یاں عمر کو وقفہ ہے چراغ سحری کا
نظر	"	۱۱۵۰	بفتح اول ودوم۔ بصارت۔ دیکھنا	مونث	امیر	کی نظر بھی تو نگاہ غلط انداز سے کی	تیر بھی تم نے لگائے تو اُچٹتے والے
.	.	.	دکھائی دینا۔	.	جلال	جب سے اوجھل وہ آنکھ سے ہے جلال	کچھ نظر کو نظر نہیں آتا
.	.	.	مہربانی۔	مونث	صفدر	ملتی نہیں ہے آنکھ بھی بوسے کا ذکر کیا	اگلی سی وہ حضور کی ہمپر نظر نہیں
.	.	.	تیور۔	"	مصحفی	چھپکر جو وہ گھر غیر کے مہمان گئے تھے	چوری کی نظر ہم وہیں پہچان گئے تھے
.	.	.	بے مروتی۔	"	رشک	نظر پھری کہ ہوئی لال لال غصے میں	غضب سمجھنے لگی آنکھ [illegible] گال
.	.	.	چشم بد۔ ڈیٹھ۔	"	تسلیم	تری چشم فتاں ہے بیمار اب	مقرر کسیکی نظر ہو گئی
نظم	ع	۹۹۰	لڑی۔ سلک	"	رشک	جب پرونے میں عکس پڑا تیرے دندان کا	دریا میں نظم گوہر شہوار گر پڑی
.	.	.	نثر کے برعکس۔ شعر۔ موزوں کلام۔	"	نسیم	یہ ہے فیض نعت حبیب خدا	مری نظم مقبولِ عالم ہوئی
نظم ونسق	ع	۱۲۰۶	بندوبست۔ اہتمام۔ حکمرانی کا قاعدہ۔	مونث	انیس	گردوں پہ رنگ چہرۂ مہتاب فق ہوا	سلطان غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا
نظیر[3] مختلف فیہ	"	۱۱۶۰	مانند۔ مثل۔	مونث	تسلیم	کرے مدح رب قدیر آپ کی	کہاں دو جہاں میں نظیر آپ کی
				مذکر	قلق	ذایقہ میں نہ تھا نظیر اسکا	سبب جنت سے تھا خمیر اسکا
نعت	ع	۵۲۰	تعریف۔ مدح۔ یہ لفظ مخصوص ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی	مونث	امیر	غزل جو لکھتے ہیں ہم نعت ہے رسول کی	ہمارے شعر نہیں ڈالیاں ہیں پھولوں کی

[1] تانیث کو ترجیح ہے۔ حال تیسیر (داغ) جسکو نہیں نصیب بڑا بد نصیب ہے ۔ سکھاتے ہیں تیرے عشق کا غم کس خوشی سے ہم ۔ قسمت تقدیر کے معنوں میں عوام کی زبانوں پر نصیبا بھی ہے (جلیل) اٹھ پر نقاب دیکھ کے کبھی ہے چشم شوق ستا مجھ بھی کاش نصیبا نقاب کا ۔ [2] یہ لفظ بفتح اول وبہ تشدید دوم مستعمل ہے اکثر فصحانے بغیر تشدید بھی لکھا ہے ۔ (مصحفی) متقفو ہی آنکھوں سے تیرے رخ کا نظارہ ۔ جب تو ہی نہو پاس تو کس کام کی آنکھیں ۔ عین مسجد میں میسر ہے نظارہ اُسکا ۔ چشم بینا ہے کرے داغ جبیں سائی کا ۔ [3] تانیث کو ترجیح ہے۔

تعریف کے لیے۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نعرہ	ع	۳۲۵	بالفتح اول وسیوم۔ زور کی آواز۔ شور۔	مذکر	انیس	واں کے جاؤش بڑھانے لگے دل لشکر کا	فوج اسلام میں نعرہ ہوا یا حیدر کا
نعش	”	۴۲۰	بالفتح تابوت۔ لاش۔ جنازہ مردہ کا میت۔	مونث	اسیر	تھا چار طرف آپکا جلوہ	کیوں نعش ہماری قبلہ رو کی
نعل	”	۱۵۰	بفتح کفش۔ جوتا۔ فارسی میں اُس حلقۂ آہنی کو کہتے ہیں جو گھوڑے بیلوں وغیرہ کے پاؤں میں لگاتے ہیں	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ رکھ کے اپنے ماہ نو بنایا ہے	گرا تھا جو زمیں پہ ٹوٹ کر نعل اُسکے توسن کا
نعلین	”	۲۱۰	جوتا۔ دونوں جوتیاں۔	مونث	دبیر	جھکنا قدم پہ شاہ کے معراج تھی انہیں	نعلین ابن فاطمہ سرتاج تھی اُنہیں
نعم البدل[۱]	”	۲۲۰	بکسر اول و بفتح سیوم۔ اچھا بدلا۔ نیک عوض	مذکر	رشک	دیا تھا سب کو آرام اُسکا اب نعم البدل پایا	نہیں ہرگز رہیں سوتی ہیں ہم آغوش لحد میں
				”	حالی	فتاووں پہ بالکل مدار عمل ہے	ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
نعمت	”	۵۶۰	بالکسر اول و فتح سیوم۔ آسایش عطا۔ عمدہ برکت۔	مونث	آتش	یاد محبوب فراموش ہووے اے دل	حسن نیت نے مجھے عشق سی نعمت دی ہے
نغمہ	”	۱۰۵	بالفتح راگ گیت۔ سریلی آواز	مذکر	رضا	سخت دل صیاد بھی سُن سُن کے جاتے ہیں موم	پُر اثر ایسا ہے نغمہ بلبل گلزار کا
نفاست	”	۵۹۱	پاکیزگی۔ ستھرائی۔ بفتح اول۔	مونث	قدر	کیسا ملا ہے ساقی رنگیں مزاج واہ	شیشو نہیں ہے دکان میں نفاست تمام ہوئی
نفاق	”	۲۳۱	بالکسر پھوٹ۔ نااتفاقی۔ بظاہر دوستی بباطن دشمنی۔	مذکر	رند	موافقت میں عناصر کے گر نفاق ہوا	فراق روح کا قالب سے اتفاق ہوا
نفرت	”	۶۲۰	بالفتح اول و دوم گھن۔ بیزاری کراہت۔ اکراہ۔	مونث	تعشق	ہم وہ بلبل تھے اُٹھایا جب چمن سے آشیاں	باغبان کو باغ کی صورت سے نفرت ہو گئی
نفریں	ف	۲۹۰	بکسر اول۔ گر اردو میں زبانوں پر بالفتح ہے۔ ملامت پھٹکار لعنت	”	مصحفی	بسکہ نازک ہو گئی حالت دل مبتلا کی	اب اُٹھا سکتا نہیں نفریں غیر جابجا کی
نفس[۲]	ع	۱۹۰	بفتح اول و دوم سانس۔ دم۔	مذکر	داغ	مریض غم سی چلی پیش کیا طبیبوں کی	بغیر حکم الہی نفس نہیں چلتا
نفس امارہ	”	۴۲۷	بفتح جان۔ روح۔ ذات۔ وجود۔ ہستی۔ امارہ۔ بڑا حکم کرنے والا۔ وہ خواہش جو بُرے کاموں کی طرف عود کرے۔	”	اسیر	بت پندار کی کرتا ہے پرستش ہر روز	نفس امارہ ہمارا ابھی عجب کافر ہے
نفع	”	۳۰۰	بفتح اول و دوم۔ فائدہ۔ حاصل نتیجہ۔ منافع۔ سود	”	میر	تدبیر تھی تسکین کے لیے لوگوں کی ورنہ	معلوم تھا مدت سے ہمیں نفع دوا کا

[۱] (دبیر) قابیل کو ہابیل نے جو قتل کیا ہے۔ نعم البدل آدم کو یہ خالق نے دیا ہے

[۲] گھڑی۔ ساعت لمحہ لحظہ۔ دقیقہ۔ (شرح) دنیا جو ہے میں چند نفس کے لئے لیتا۔ جنت کا علاقہ مری جاگیر میں ہوتا۔

نقاب[1]	ع	۱۵۳	وہ پردہ جو منہ پر ڈالتے ہیں	مونث	جلیل	فروغِ رُخ سے کھلتا ہی نہیں کچھ	اُٹھی ہو یا نقاب اب تک پڑی ہے
	مختلف فیہ			مذکر	مصحفی	درمیاں میں نقاب کس دن تھا	میرے تو اُسکے حجاب کس دن تھا
نقّارہ	ع	۳۵۶	نوبت۔ طبل۔	"	ناسخ	ہجر ساقی میں نہیں ہے اسکئے آواز رعد	فوج غم میں ہے خونریزی کا نقارہ بجا
نقّاش	ع	۴۵۱	نقش ونگار بنانے والا۔ مصور۔	"	جلیل	کھینچتا جو نقش کیا کیا دلمیں نقاش خیال	دیکھنے کی سیر ہے لیکن دکھا سکتا نہیں
نقاہت	"	۵۵۶	بفتح اول وچہارم۔ کمزوری۔ ناتوانی وہ ضعف جو بیماری سے صحت پانے کے بعد ہوجاتا ہے۔	مونث	امیر	یہ اس سے سوا ہے وہ اُس سے سوا ہے	نزاکت تمہاری نقاہت ہماری
نقب	"	۱۵۲	بفتح اول۔ سیندھ۔ دیوار میں سوراخ۔	مونث	منیر	کیونکر نہ آئے قلعۂ دل میں سپاہ غم	چاک جگر ہے نقب حصار پناہ کی
نقد	"	۱۵۴	چاندی سونے کا سکہ۔ روپیہ پیسہ وہ رقم جو فوراً ادا کیجائے اور عاریۃ رکھی جائے۔ سرمایہ۔ پونجی۔	مذکر	جلیل	لے زلیخا۔ نقد جاں اسمیں گرو ہو جائیگا	حسن یوسف ہے یہ کچھ سودا نہیں بازار کا
نقدی	.	۱۶۴	روپیہ پیسہ مال دولت۔ زر۔	مونث	داغ	سوال وصل پر وہ چھین لینگے	جو نقدی کیسۂ سائل میں ہوگی
نقرہ	ف	۳۵۵	چاندی کنایۃً ہر چیز جو سفید ہو۔ اردو میں سفید رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	منیر	بسمل تڑپتے ہیں تری رفتار دیکھ کے	کشتہ تمام نقرۂ خلخال ہوگیا
نقش	ع	۴۵۰	بفتح۔ داغ دھبہ۔	"	انشا	منہ لگاتے ہی ہونٹھ پر تیرے	پڑ گیا نقش لعل بوسہ کا
.	.	.	پھول پتی۔ گل بوٹے نقش ونگار	"	رند	دلچسپ مرقع ہے ہر اک نقش یہاں کا	نقشہ کسی استاد نے کھینچا ہے جہاں کا
.	.	.	نام ونشان۔	"	داغ	مجبور میرے دلکو بھی نفرت سی ہوگئی	نقش وفا جہان سے اب کا لعدم ہوا
.	.	.	تعویذ جو عامل خانہ کھینچ کر ہندسہ یا اسمائے متبرکہ سے اُن خانوں کو بھرتا ہے۔	"	آتش	ہر شب آدینہ آتا ہے وہ طفل شوخ چشم	اپنا تعویذ لحد بھی نقش ہے تسخیر کا
.	.	.	رعب جمانا۔ رسوخ پیدا کرنا۔	"	"	دسترس انگشت تک اُس سیمتن کے پائیگا	نقش بنا خانۂ زر میں نگیں بٹھلائیگا
نقشہ	ف	۴۵۵	تصویر[2] شبیہ۔ فوٹو کھینچنا۔ تصویر[3] اُتارنا۔	"	صفدر	یہ بھولی بھولی صورت یہ پیاری پیاری طلعت	پائیں کہاں سے نقشہ غلمان وحور تیرا
.	.	.	حالت[4]	"	جلیل	ان گلرخوں کا دور رہا جب سے اے جلیل	نقشہ بدل گیا چمن روزگار کا
.	.	.	رعب جمنا۔ دھاک بیٹھنا۔	"	صفدر	وہ مستی لبوں پہ جاتے ہیں صفدر	مگر آج نقشہ جما ہے کسیکا

[1] نقاب کا رواج زیادہ تر روم شام آرمینیا کی عورتوں میں اور شاذونادر زنگبو میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں برقع کا رواج ہے۔ شعرائے متقدمین نے مذکر بھی لکھا ہے مگر اب بالعموم تانیث کے ساتھ مستعمل ہے [2] تصویر۔ شکل۔ صورت۔ چہرہ۔ شبیہ۔ روپ۔ (ناسخ) اس پری کے چہرے کو تشبیہ کس سے دیجئے۔ جا بجا ہر نقش قدم دکھلائے نقشہ حور کا۔ [3] (شعر) تیرے آگے دہیان پر چڑھتا نہیں کوئی حسین۔ فکر نے اپنی بہت نقشے اُتارے رات کو۔ [4] (داغ) نقشے ہیں یہ اب دیدۂ دیدار طلب کے رہجاتی ہے پلکو نہیں نظر ضعف سے دبکے۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
.	.	.	طرز۔ انداز۔ وضع۔ قطع	مذکر	داغ	یہ نقشہ ہوگیا ہے داغ اب تو انکی محفل کا	کہ ہر دم آئینہ ہے سامنے اغیار پہلو میں
.	.	.	نمونہ۔ مثال۔ چربہ۔ خاکہ۔	ر	ناسخ	عشق میں اللہ کی ہوں ہوگیا دیوانہ میں	کعبے کے نقشہ کا مجکو کوئی زندان چاہیے
.	.	.	حال۔ کیفیت۔ عالم	ر	داغ	ہاتھ دل پر آہ لب پر آنکھ سوئے آسماں	اب تو یہ نقشہ ہے تیرے عاشق ناشاد کا
نقص	ع	۲۴۰	بالفتح صحیح ہے بالضم غلط ہے کم کرنا۔ کم ہونا۔ کجی۔ کوتاہی مجازاً عیب برائی کھوٹ۔	ر	ناسخ	سیکڑوں آہیں کروں پر وکر کیا آواز کا	تیر جو آواز دے۔ ہے نقص تیر انداز کا
نقصان	ر	۲۹۱	بضم۔ کمی۔ قباحت۔ ہرج۔ ضرر۔	ر	داغ	تو سے لیکر دل دیا ہے اور پھر نالاں ہیں داغ	کوئی جانے مفت میں حضرت کا نقصان ہوگیا
نقطہ	ر	۱۶۴	نقط۔ مشہور ہے۔	ر	امیر	مٹ گیا کاجل کا تل اصلاح میں	مصحف عارض کا نقطہ چھل گیا
نقل[1]	ر	۱۸۰	کسی تحریر یا کتاب کی نقل بفتح اول	مونث	ر	نقشہ ہی اپنے روئے کتابی کا ہے حد و	ہے ہمکو نقل و صل برابر کتاب کی
.	.	.	تبدیلی۔	مذکر	جلیل	تصویر تری آنکھ سے کیا جائے نکل کر	نازک ہے بہت نقل مکاں ہو نہیں سکتا
نُقل	ع	۱۸۰	گزک۔ ایک قسم کی مٹھائی ہے بضم اول	ر	آتش	قلق ہو فراق یار میں کس کس کا دیکھئے	تاروں کے نقل سے ہے یہ خوان فلک بھرا
نقیب	ع	۱۶۲	چوبدار۔ شہرت کرنیوالا۔ بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے آواز لگانیوالا۔	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع میں آیا نظر تو سمجھا میں	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نکاح	ر	۷۹	عقد شادی بیاہ	ر	محشر	وہاں پیغام روح افزا کر شرح معراج جسکو کہئے	نکاح ہو جائے سید سے میر سلطان مومنین کا
نکبت	ر	۴۷۳	افلاس۔ مفلسی فلاکت۔ بالکسر غلط ہے بفتح اول صحیح ہے۔	ر	حالی	تنزل نے کی ہے بری گت ہماری	بہت دور پہونچی ہے نکبت ہماری
نکتہ[2]	ر	۴۷۵	بضم اول و فتح سیوم۔ باریک بات باریکی تر کی بات	مذکر	مونس	پر نور ورق اسکو لکھوں مصحف رب کا	سر بیٹھو جو انکو کہ یہ نکتہ ہے غضب کا
نکس	ر	۱۳۰	عود کرنا بیماری کا۔ یعنی مرض کا کمی کے بعد زیادہ ہوجانا	ر	ر	جڑ ہیو کوٹھے پہ نہ جب تک کہ نہ جائے بخار	نکس گر ہوگا تو ہو جائیگی صحت دشوار
نکھار	ہ	۲۷۶	اوجلا پن صفائی۔ زیب و زینت۔	ر	مسرور	برستا ہے جب مینھ تو کہتے ہیں میکش	نکھار آج ہے دخت رز پر بلا کا
نکہت[3]	ع	۴۷۵	خوشبو۔ مہک۔ بفتح اول وسیوم۔	مونث	داغ	گر باغ میں وہ خانہ برانداز نہ آتا	گھبرائی ہوئی نکہت بربادنہ آتی
نگ	ہ	۷۰	نگینہ۔ انگوٹھی میں جڑنے کا ترشا ہوا پتھر۔	مذکر	برق	دلچسپ ہے کیا نخل قد اس نازنین کا	دل نگ ہے تصور ہے عقیق شجری کا
نگاہ[4]	ف	۷۶	نگہ۔ نظر۔ چتون۔ جانچ۔ پرکھ۔ بصارت۔	مونث	امیر	تو آتی روح جاتی ہے کرے کون اہتمام	اک نگاہ واپسیں پھرتی ہے گھبرائی ہوئی
نگر	ہ	۲۷۰	بفتح اول و دوم شہر۔ بلدہ۔ قصبہ۔ بستی۔	مذکر	جرات	آبسے ملک دل میں وہ تو کہوں	ایسا آباد ہے نگر کوئی

[1] (ذوق) جسطرح سے کہ ہنسا دیئے کو بیدینوں کے۔ نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال۔ [2] فارسی میں جسکا لطیفہ۔ رخنہ عیب کے معنی میں بھی بولتے ہیں [3] کاف تازی سے صحیح ہے عوام کاف عجمی سے بولتے ہیں [4] نگہبانی بمعنی حفاظت چوکیداری نگرانی حراست (دل) جوش وحشت کچھ سوا ہوتا گیا۔ کی گئی جتنی نگہبانی مری

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نگہ	ف	۷۵	بکسر اول۔ نگاہ۔ نظر۔ چتون۔	مونث	امیر	نظر اس شاہ خوباں پر پڑی ہے	نگہ تقدیر بن بن کر لڑی ہے
نگیں	رر	۱۳۰	بفتح اول وکسر دوم۔ نگ جو انگوٹھی پر جڑتے ہیں۔	مذکر	فائز	جگر بھی دل بھی اپنا کچھ سمجھکر چار پارہ ہو	نشانی کی انگوٹھی میں نگیں ہے آٹھ پہلو کا
				رر	جاہ	تصور یار دل کے سویدا پہ نقش ہے	کندہ ازل سے ہے یہ نگینہ حدید کا
نلا	ھ	۸۱	پیٹر کے دونوں جانب خصیتہ الرحم کو رحم سے ملانے والی نالی۔	رر	جان صاحب	بندی سے جب ہے مری کل کل بگڑ گئی	کل ناف ٹل گئی تھی۔ نلا آج ٹل گیا
نم	ف	۹۰	گیلاپن۔ تری۔ کنایۃً اشک۔	رر	سخن	مر کر دم بھی آنسو عاشق سحر کیا اپنے قریب	رونی صورت تھی مگر آنکھوں میں اسکی نم نہ تھا
نماز	رر	۹۸	پرستش۔ بندگی۔ مسلمانوں کی عبادت کا نام۔ اللہ کو سجدہ کرنا۔	مونث	داغ	میری شب فراق یہ کعبے میں شور ہے	یارب غضب ہوا کہ نماز سحر گئی
نمایش	رر	۴۰۱	بضم اول وکسر چہارم۔ دکھاوا۔ وہ میلا جو عجیب عجیب چیزیں دکھانے کے لیئے کیا جائے۔	رر	امیر	جامہ زیب وہ نمایش بعد مردن کیا ہوئی	پیرہن میں تھی جو سج دہج وہ کفن میں کیوں نہیں
نمبر	انگریزی	۲۶۲	بفتح اول وسیوم تعداد۔ درجہ۔ باری۔ گنتی۔ نشان۔	مذکر	امیر	بھیجا جو ہمنے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں نمبر بدل گیا
نمدہ / نمدے	ف	۹۴	اون یا پشم کا ملایم بستر۔ بالوں کا بستر	رر	مصحفی	کیا ہوا نکلا جو روے یار پر خط سیاہ	صاف کرتا ہی نمد گرد وغبار آئینے سے
نمک	ف	۹۹ / ۱۱۰	نون۔	رر	آتش	حسن ملیح پر نکر و اسقدر گھمنڈ	کان نمک میں لاکھوں ہی من ہے نمک بھرا
	۔	۔	ملاحت۔ سانولاپن۔	رر	رند	کیں عاشقوں سے اپنے ترش رویاں بس	شیریں لبوں کے چہرے سے آخر نمک گیا
نمکدان	ف	۱۶۵	وہ ظرف جسمیں پسا ہوا نمک رکھتے ہیں	رر	امیر	جب کہا از نمک زخم پہ چھڑکے کوئی	بولی وہ مفت کا ہی ایسا نمکدان کسکا
نمگیرہ	ف	۳۲۵	چادر جو شبنم کو روکنے کے لئے تانی جاتی ہے	رر	آتش	بسر ہو جائیگی کمبل کے سایہ میں فقیروں کی	مبارک اہل دولت کو ہو نمگیرہ تمامی کا
نمو	ع	۹۶	بضم اول ودوم۔ بڑھنا۔ بالیدگی۔ روئیدگی۔	مونث	تسلیم	نمو خط کی ہوئی بوسہ لبوں کا کون پاتا ہے	اجارے میں خضر کے اب ہے چشمہ آبحیواں کا
نمود	ف	۱۰۰	بضمتین اول ودوم ظاہر ہونا۔ ظاہری خوبی۔ علامت۔ نشان۔ رونق۔	رر	اسیر	تازہ ہی جسم روح کی طاقت سے اسطرح	رہوار سے نمود ہے جیسے سوار کی
نمونہ	رر	۱۵۱	وہ چیز جو دکھانے کے لیے آئے۔ بانگی۔	مذکر	مونس	ظاہر تھا جلال شہ عالم کا نمونہ	آنچ اسکی دکھاتی تھی جہنم کا نمونہ
ننگ	رر	۱۲۰	شرم۔ عار۔ عیب۔	مذکر	مصحفی	یا کبھی دم ہی نکلتا تھا پریزادوں پہ	یا یہ نفرت ہے کہ اب نام سے ننگ آتا ہے
نوازش	رر	۳۶۴	بفتح اول وکسر چہارم۔ مراد کو پہونچانا۔ عنایت۔ لطف۔ مہربانی۔	مونث	نوح	مجکو احساس لطف جب نہ رہا	کی نوازش بھی اسنے تو کب کی

سلہ (آتش) خواب غفلت میں کٹو ہنگام پیری رائیگاں۔ چونکہ ہوتی ہے نماز صبح لے غافل قضا (سحر مصرع) زاہد پڑھ نماز کسوف وخسوف کی (آتش) اکثر حضور قلب ہے ہوتی نہیں ادا۔ ستاہی یہی نماز کو میرا سلام ہے

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
نوالہ	ف	۹۲	لقمہ۔ کھانے کی چیز کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ منہ میں رکھیں۔	مذکر	مونس	ہاتھوں سے نوالہ بھی اٹھایا نہیں جاتا	جب تک نہ کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا
نوبت	ع	۴۵۸	بفتح اول وسیوم۔ نقارہ کوس	مؤنث	اسیر	پڑھتے ہیں پانچ وقت نمازیں جو اہل دیں	بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی
•	•	•	حالت۔ کیفیت۔ درجہ۔ عالم۔	״	״	عشق آگیا کبھی کبھی آنکھیں مل گئیں	کیا کیا شب فراق میں نوبت گزر گئی
•	•	•	باری۔ کسی کام یا چیز کا وقت۔	״	رند	باقی نہ رہا دل میں تو اک قطرۂ خوں بھی	ہشیار ہو نوبت تری اب اے جگر آئی
نوٹ	انگریزی	۴۵۶	یادداشت۔ کاغذ کا سکہ۔	مذکر	جان صاحب	اس جواری خصم کا تن پیٹوں	ادھی پو چھکے پہ وہ ہارا نوٹ
نوحہ	ع	۶۹	بفتح اول ماتم مجازاً گریہ وزاری۔ رونا پیٹنا۔ بین کرنا۔ مردے پر چلا کر رونا۔	״	میر	کہیں شیون ہے اہل ماتم کا	کہیں نوحہ ہے جانِ پُر غم کا
نور	״	۲۵۶	اُس کیفیت کو کہتے ہیں جو سورج یا چاند وغیرہ سے دیوار یا زمیں وغیرہ پر پیدا ہوتی ہے۔ روشنی چمک۔ دمک۔ تجلی جلوہ اُجالا۔	״	اسیر	خورشید و ماہ سب ہیں جلوے ترے ہیں لیکن	ایسی کہاں ہیں آنکھیں دیکھیں جو نور تیرا
نورتن	״	۷۰۶	نام ایک زیور کا ہے جسمیں نو نگ جڑے ہوتے ہیں اور بازو پر پہنتے ہیں	مذکر	تسلیم	اہل دانش کی نظر میں بے ہنر جچتے نہیں	جوہری کیا خاک دیکھے نورتن تصویر کا
نورنظر	ف	۱۳۰۶	بیٹا۔ فرزند۔	״	امیر	اُسکے دامن پہ گرا اشک جو میرا تو کہا	واہ کیا شوخ ہے یہ نور نظر کس کا ہے
نوروز	ف	۲۶۹	سال کا پہلا روز۔ جس روز آفتاب برج حمل میں آئے۔	״	اسیر	ستائیگی بہت ابکی برس ہمکو فرقت	سنا ہے جز کے بہشت میں نوروز آتا ہے
نورہ	ع	۲۶۱	بال صفا۔ بال اُڑانے کا پوڈر۔ وہ سفوف جسکے لگانے سے بال گرجاتے ہیں۔	״	جان صاحب	بیگما اچھا نہیں بڑھنا نگوڑے بال کا	راکھ مل کر نوچ یا نورہ لگا ہرتال کا
نوش	ف	۳۵۶	پی۔ پینا۔ جیسے خوردونوش۔ خوش مزہ۔ خوشگوار چیز۔ تریاق	״	نوازش	گالیاں دیکے وہ دیتے ہیں لبوں کا بوسہ	نیش کے ساتھ ہمیں نوش عطا ہوتا ہے
نوشت	ف	۷۵۶	بفتح اول وکسر دوم تحریر۔ کتابت لکھائی۔ عبارت۔	مؤنث	ظفر	کوئی جاتی ہے اسمیں پیش تدبیر خوداندیشہ	نوشت اپنی جو پیشانی میں ہے وہی پیش آئی
نوشتہ	ف	۷۶۱	لکھا ہوا۔ قلمی۔	مذکر	رند	دکھاؤں میں کسے تقدیر کا لکھا جاکر	مرا نوشتہ کسی سے پڑھا نہیں جاتا
نوشدارو	•	۵۷۶	زہر کا اثر کھونے والی دوا۔ تریاق	مؤنث	سرور	جان لی اُسکے لب جان بخش نے	نوشدارو ستم قاتل ہو گئی
نوک[1]	•	۷۶	ہر چیز کا تیز سرا کنارہ۔ جیسے تلوار کی نوک۔ چھری کی نوک۔	״	امیر	کسطرح کرتے ہو اوروں کے جگر میں سوراخ	نوک مژگاں تمہری دل میں گڑی رہتی ہے

[1] (دل) ہے کیسے سکون و تسلی ادہر بھر ایک نگاہ۔ اداشناس لگ دل ہے نوک نشتر کی۔ نوک پلک ف۔ سج دھج زینت۔ آنکھ ناک کی سج دھج زینت۔ (داغ) دلیں عاشق کے تصوّر سے کھٹک ہوتی ہے۔ ان حسینوں کی عجب نوک پلک ہوتی ہے

نوک	.	.	عزت۔ آبرو۔	مونث	داغ	ہر آبلے میں خار ہے ہر خار نیشتر	وحشت کی نوک خوب تباہی میں رہ گئی
نوکر	ت	۲۷۶	بفتح اول وسیوم۔ ملازم۔ خادم۔ خدمتگار۔	مذکر	جرات	تب پیچھے پیچھے مری چلنے سے کہو مت صاحب	کوئی پوچھے تو یہ کہیو یہ ہے نوکر میرا
نوکری	"	۲۸۶	ملازمت۔ خدمتگاری۔ ملازمت۔	مونث	اکبر	ہیں عمل اچھے مگر دروازۂ جنت بند ہے	کر چکے ہیں پاس لیکن نوکری ملتی نہیں
نوید	ف	۷۰	بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے مجہول۔ خوش خبری۔ مژدہ۔ بشارت۔	مونث	عزیز	حمل کے نقطۂ اول پر آیا خسرو خاور	ربیع معتدل لیکر نوید نوبہار آئی
نہال	"	۹۶	بکسر اول۔ تازہ لگایا ہوا پودا۔ درخت۔	مذکر	امیر	ہائے بوٹا سا وہ قد۔ ہائے وہ رخ وہ جوبن	پھول پھل جسکے ہیں اچھے وہ نہال اچھا ہے
.	.	.	مجازاً مالامال۔ کامیاب بامراد۔ خوش وخرم۔	"	صفدر	رونق فزا لے باغ جو وہ گلبدن ہوا	بلبل تو کیا نہال چمن کا چمن ہوا
نہر	ع	۲۵۵	بفتح اول ودوم دریا کی شاخ۔ آبجو۔	مونث	"	صفدر نہو خشک باغ الفت	جاری رہے نہر چشم تر کی
نہیں	ھ	۱۱۵	کلمہ نفی۔ انکار۔	"	جلال	کوئی آخر نہ شکل وصل یار جب نکلی	نکلتی منہ سے بات کیونکر نہیں کبھی نہیں نکلی
نہایت	ع	۲۶۶	آخر۔ انتہا۔ انجام۔ حد۔ بکثرت۔ بہت۔	"	رشک	داغوں کی نہایت نہ تھی اجزائے بدن میں	کھدتا جو مری قبر تو زر خوب نکلتا
نہنگ	ت	۱۲۵	بفتح اول ودوم مگر زبانوں پر بکسر اول ہے۔ مگر۔ ایک دریائی جانور ہے	مذکر	انیس	لڑنے کو ترائی میں پلنگ آتا ہے رکو	دریائے شجاعت کا نہنگ آتا ہے رکو
نے	ف	۶۰	بالفتح۔ نرکل۔ بانسری۔ حقہ کی نگالی۔	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی ہیں چنگاریاں	نے بنائی تونے کیا منقار موسیقار کی
نیابت	ع	۳۴۳	بکسر اول وفتح چہارم قایم مقامی نایب ہونا۔ سفارت	"	دبیر	بوگل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوا نے دی	یہ ہدیہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی
نیاز	ف	۴۰	حاجت۔ احتیاج۔	مذکر	داغ	عشق سے دل گداز ہوتا ہے	ناز میں بھی نیاز ہوتا ہے
.	.	.	فاتحہ۔ درود۔	مونث	جلیل	نیاز ہوتی ہے قاضی کی صبح کو اکثر	مے شبینہ جو رہجاتی ہے پیالوں میں
.	.	.	صاحب سلامت۔ اظہار محبت۔ راہ ورسم۔ ملاقات۔	مذکر	آتش	نہوگا حسن کا مجھسا بھی عاشق کوئی دنیا میں	نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز نیں آیا
نیازمند	ف	۱۶۲	حاجتمند۔ خواہشمند۔ محتاج۔	"	گویا	اٹھا جو بزم سے ساقی پکڑ لیا دامن	میں آج دست سبو کا نیازمند ہوا
نیام	"	۱۰۱	میان تلوار۔ چھری وغیرہ کا	"	دبیر	فی الفور یک فتح کا لبیک کہہ گیا	منہ کھول کر نیام تعجب سے رہ گیا
نیت؎	ع	۲۶۰	بکسر اول وتشدید دوم مفتوح۔ جی۔ ارادہ۔ قصد منشا	مونث	داغ	صبح ہونے تو دو چلے جانا	شب کی نیت حرام ہوتی ہے
				"	جلیل	خون دل کرکے بہار بھر گئی دامن تک	ایک ہی جلوہ میں نیت بھر گئی میخوار کی

؎ نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ الفاظ کہکر اللہ اکبر کہتے اور ہاتھ باندھ لیتے ہیں ان الفاظ کو نیت کہتے ہیں (ذوق) ہے ہر کسی مسجد میں موذن نے اذان پھر خاتمہ۔ باوضو ہو کے نمازی نے بھی باندھی نیت

نیچہ	ف	۶۸	بالفتح حقے کی نے۔ حقے کی نلیاں	مذکر	میرحسن	وہ شیشے کا حقہ مرصع کا کام	مغرق زری کا وہ نیچہ تمام
نیر[۵۱]	〃	۲۶۰	آفتاب۔ سورج۔	〃	رنج	جب نور صبح قتل سے روشن جہاں ہوا	پردے سے شب کے نیر اعظم عیاں ہوا
نیرنگ	〃	۳۳۰	طلسم۔ شعبدہ۔ جادو۔ جادوگری۔ انقلاب۔ بازی۔	〃	صبا	ڈھیر دیکھے گلرخوں کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے
نیزہ	〃	۷۲	بالفتح۔ برچھا۔ برچھی۔ بھالا۔	〃	انیس	نیزی کہ ہلانی میں جو رستم سے نہ کم تھا	اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی نیزہ بھی قلم تھا
نیساں	〃	۱۷۱	بالفتح رومیوں کے ساتویں مہینے کا نام۔ سواتی۔ اُس مہینے کی بارش جس سے موتی پیدا ہوتا ہے۔	〃	رشک	رو چکے یاد دُرِ دنداں میں جب ہم ہند بھر	ہنسکے فرمانے لگے نیسان پورا ہوگیا
نیستاں	〃	۵۷۱	گھنا جنگل۔ وہ جنگل جہاں نے کے درخت بکثرت ہوں۔	〃	اسیر	گرم آنسو سے نیستانِ مژہ جلجائیگا	آگ جنگل میں لگا دیتا ہے گولا آل کا
نیش	〃	۳۶۰	کسی دھاردار چیز کی نوک۔ ڈنک بچھو یا بھڑ وغیرہ کا۔	〃	رند	سر دھرے جہاں کی ہے تو موذی بھی بری	نیش گر جاتا ہے سر لیتا ہے ہر اک زنبور کا
نیشتر	〃	۹۶۰	نشتر۔ فصد کھولنے کا آلہ۔	〃	ناسخ	بلبلیں کیا گل بھی دیوانی ہیں تیرے عشق میں	خار ہے ہر رگِ گل نیشتر فصاد کا
نیشکر	〃	۵۰۰	گنا۔ پونڈا۔ اوکھ۔	〃	نسیم	جس نے میں پڑ گیا عکسِ لبِ شیریں ترا	تخم جو دہقاں نے بویا نیشکر پیدا ہوا
				مونث	رشک	تمہاری انگلیوں نے وصف پایا ہے جس سے	نہیں تو عیب ہے ہو جائے جتنی نیشکر پتلی
نیفہ	〃	۱۴۵	پائجامہ میں ازار بند ڈالنے کی جگہ۔	مذکر	بحر	چراغ ناف کی تہی کمر ہے گریباں دیکھو	بنا ہے شعلہ جوالہ نیفہ سرخ جالی کا
نیل	ہ	۹۰	یہ لفظ فارسی و سنسکرت میں مشترک ہے	〃	امیر	یہ کس بیدرد نے دستِ نگاریں خواب میں کھینچا	کہ فریادی ہے اب تک نیل سے رنگ حنائی کا
•	•	•	نیل کا درخت اور پتی نیلا داغ۔ نیلا رنگ۔ آنکھ کی سیاہی	〃	نواب مرزا شوق	دونوں آنکھوں سے نیل ڈھلتا ہے	نبض ساقط ہے دم نکلتا ہے
نیلام	پرتگالی	۱۳۱	بیع۔ فروخت۔ بولی بولکر بیچنا۔	〃	داغ	حورانِ خلد بولتی ہیں بڑھکے بولیاں	نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا
نیلوفر	ف	۳۴۶	کوین کا پھول جو دوائیں استعمال ہوتا ہے۔ کوکا بیلی	〃	ظفر	خال مشکیں آتشِ رخسار پہ پیدا ہوا	چشمۂ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیمچہ	〃	۱۰۸	چھوٹی تلوار۔	〃	صبا	ابرو سے ایک طفل حسیں نے کیا ہلاک	کھایا وہ نیمچہ کہ جگر تک اتر گیا
نیند	ہ	۱۱۴	بالکسر خواب۔ سوجانا۔ سوجانے کی خواہش۔	مونث	تعشق	بے ترے رہتی ہے الجھن رات بھر	کروٹیں لیتے ہیں نیند آتی نہیں
نیو	ہ	۶۶	بنیاد۔ جڑ۔ دیوار کی۔	〃	حالی	اگر شہر میں کوئی مسجد بنادی	تو فردوس میں نیو اپنی جمادی

۵۱ (سالک) دنیا میں مہروماہ کی جب تک ہے روشنی۔ روشن رہے یہ نیر بخت جواں ترا۔ ۵۲ مذکر کو ترجیح ہے بلکہ تمام شعرا نے مذکر ہی لکھا ہے (آتش) چاشنی دونوں کی چکھی ہے گر تو حق حق پوچھیئے۔ اس لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا۔ صرف رشک نے مونث لکھا ہے۔

باب واؤ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
وادی[۱]	ع	۲۱	عربی میں۔ زمین نشیب و ہموار۔ اور دو پہاڑوں کے بیچ کی راہ فارسی والوں نے بمعنی صحرا جنگل میدان استعمال کیا ہے۔	مذکر	امیر	وادیٔ قسمت پاؤں نہ پھر رکھیو تھک کر امیر	وادیٔ مقصود جب دو چار منزل رہ گیا
وار	ف	۲۰۷	ضرب حملہ۔	”	ناظم	ہے ناوکِ نگہ سے مقابل خدنگ آہ	اے میر وار روک۔ ترا وار ہو چکا
”	”	”	مہلت[۲] فرصت۔	”	رشک	مشتاق شہادت ہیں بہت۔ یار اکیلا	تلوار لگانے کا کہاں وار ملیگا
وارا	ہ	۲۰۸	بچت کفایت	”	گویا	نقد دل دیجیے اور زلف کا بوسہ لیجیے	ایجنوں خوب ہے اس سودے میں وارا اپنا
”	”	”	فائدہ نفع۔	”	امیر	وفاداری نے جی مارا ہمارا	اسی میں ہے گا کچھ وارا ہمارا
وارث	ع	۲۰۷	ورثہ پانیوالا۔ حقدار۔ مالک۔ میراث کا مستحق عورتیں خاوند و شوہر کو بھی وارث کہتی ہیں۔	”	”	مجھے موت آئی تو حسرت پکاری	کہ دنیا سے وارث اُٹھا بیکسی کا
واردات	”	۲۱۲	حال۔ سرگذشت وہ حال جو انسان پر گذرے۔ حادثہ وقوعہ۔	مونث	داغ	اے داغ کیا کہوں شبِ فرقت کی واردات	جو میرے ہاتھ سے مری واردات گذر گئی
واسطہ	”	۸۰	بکسر سیوم و فتح چہارم۔ درمیانی شخص۔ ایلچی۔ رابطہ۔ علاقہ لگاؤ تعلق۔	مذکر	تسنیم	[illegible]	[illegible]
”	”	”	ذریعہ۔ وسیلہ۔ موقع۔ رشتہ داری کا تعلق۔	”	امیر	[illegible]	کہ میرے ترے واسطہ کیسا ہنسی کا
”	”	”	سروکار۔ غرض۔ مطلب۔ کام۔	”	داغ	خدا جانے محبت کو سر حشر	پڑیگا واسطہ مجھسے کہ تمسے
”	”	”	طفیل۔ صدقہ۔	”	ناسخ	جلد میرا پیمانہ بھر نہ بھرا	واسطہ گو دیا پیمبر کا
واشد	ف	۳۱۱	شگفتگی۔ گرفتگی دور ہونا۔	مونث	صبا	ترے ہاتھ سے واشد دل نہوگی	کھلے گا نہ تجھسے معما ہمارا
واقعہ[۳]	ع	۱۸۲	سانحہ۔ حادثہ۔ واردات۔ سرگذشت حال۔ ماجرا۔	مذکر	حالی	نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا	ہے آئینہ احوال روئے زمیں کا
واللہ	”	۷۲	قسم اللہ کی۔	مونث	اکبر	منطق بھی تو اک چیز ہے اے قبلہ و کعبہ	دے سکتی ہے کام آپکی "واللہ" کہاں تک

۱ وادی ایمن۔ یہ اُس مقام کا نام ہے جہاں حضرت موسیٰؑ اپنی بی بی کو دردِ زہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں آگے بڑھے تھے۔ یہ مقام کوہ طور سے داہنے جانب ہے۔ یہیں آپ کو تجلی ربانی یہیں پر نظر آتی تھی۔ یہ لفظ فارسی اور مذکر ہے (نوازش) دلکو کس وقت خیال رخ روشن نہوا۔ جیسے وحشت میں جدا وادیٔ ایمن نہوا ۲ مہلت و فرصت کے معنی میں اوج نے تانیث کے ساتھ لکھا ہے (اوج) مصرع قسمت نے پر نہ دی اُسے دم بھر کی بھی وارا ۳ حادثہ سانحہ (مونث) جانکاہ واقعہ ہے اس نام کا۔ کرتا ہوں ذکر قتل شہ تشنہ کام کا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
والی	ع	۴۷	مالک۔ حاکم۔ حکمراں۔	مذکر	انیس	جب اسیر رفیقوں سے برا ہو گیا خالی	بھرتا تھا دم سرور وہ کونین کا والی
وام	ف	۴۷	قرض۔ ادھار۔	"	منیر	تیر ستم سے سلکے اُڑا جانب عدم	پر آپ کے خدنگ سے میں دام لے گیا
واہ	"	۱۲	خوب۔ کلمہ تعریف و تحسین کا ہے	مونث	میر	واہ رے عشق۔ اس ستمگر نے	جانفشانی پہ میری واہ نہ کی
واہمہ [لہ]	ع	۵۰	بکسر سوم و بفتح چہارم قوت وہم کی	مذکر	تسلیم	صنعت کو اسکی دیکھ کے دیوانوں کی طرح	چلتا ہی تنگے واہمہ کیا کیا کلیم کا
واہ وا	ہ	۱۹	سراہنا۔ کلمہ تحسین تعریف کرنا۔	مونث	جلال	وہ ہنسکے تیغ ادا کا جو وار کرتے ہیں	وہاں زخم سے بھی واہ وا نکلتی ہے
وبا	ع	۹	عام موت جو بوجہ خراب ہونے آب و ہوا کے ہوتی ہے۔	"	رند	مرتے ہیں سیکڑوں میخوار شرابیں پی کر	فصل گل کا ہیکو آتی ہو وبا آتی ہے
وبال	"	۳۹	بفتح اول عذاب۔ بوجھ۔ سختی مصیبت گرانی۔	مذکر	داغ	تونے آرام کچھ دیا اے موت	زندگی کیا رہی وبال رہا
وتیرہ	"	۱۲۱	شیوہ۔ دستور۔ عادت۔	"	اسیر	روز کرتا میرے سینے کو ہدف	تیر کا تیرے وتیرہ ہو گیا
وجد	"	۱۳	وہ حالت جو بیخودی میں ہوتی ہے۔ حالت ذوق و شوق میں بیخود ہوکر جھومنا یا اُچھل کود کرنا۔ بالفتح۔ لغوی معنی شیفتگی۔	"	مصحفی	کل جو دل دو دو ہاتھ اُچھلتا تھا	وجد تھا یا وہ حال تھا کیا تھا
وجود	"	۱۹	بضم اول و دوم ظاہر ہونا نمایش ہستی ذات جسم	مذکر	آتش	ساختہ پرداختہ تیری ہے ساری کائنات	حکم حضرت سے وجود ارض و سما کا ہو گیا
وجہ	ع	۱۴	بفتح سبب باعث۔ موجب۔	مونث	داغ	وہ میری قبر پہ آتے ہیں خوب بن ٹھن کر	یہی تو وجہ ہے خلق خدا کے آنے کی
وحدانیت	"	۴۷۹	خدا کی یکتائی۔ ایک ہونا۔ بفتح اول وکسر پنجم و فتح ششم۔	مونث	اوج	وحدانیت کا تیری میرا ایمان لائی ہوئی	امیدوار فضل حضوری میرا آئی ہوئی
وحدت	"	۲۱۸	بفتح اول و سیوم ایک ہونا۔ یگانہ ہونا	"	اسیر	نخل ہستی سے نمودار ہے وحدت تیری	اصل وحدت ہے تری فرع ہی کثرت تیری
وحشت	"	۱۴۷	رمیدگی۔ غیر مانوسی۔ نفرت۔ سودا۔ خفقان۔ جنون دیوانگی۔	"	جلال	پوچھتے ہیں کسنے کھوئے تیری ہوش	اور دیوانے کو وحشت ہو گئی
وحی	"	۲۴۴	پیغام الٰہی۔ خدا کا حکم جو پیغمبروں پر اترتا تھا۔	"	نوح	بیان خلد کا مطلب جانا میں نے اے زاہد	کوئی سمجھے فلک سے وحی ان پر بھی اترتی ہے
وداع	"	۸۱	رخصت۔ روانگی۔ بفتح اول صحیح ہے لیکن فارسی اور اردو میں بکسر اول صحیح اور مستعمل ہے۔	"	دبیر	غل پڑ گیا محل میں ہے آمد حضور کی	اب بس ہے ہے وداع امام غیور کی
ودیعت	"	۴۹۰	امانت۔ دھروہر۔ بفتح اول و کسر دوم بروزن فضیلت۔	"	حالی	عقیدت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی	بڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی

[لہ] قوت واہمہ کا یہ کام ہے کہ دیکھے اور بے دیکھے سچے اور جھوٹے سب طرح کے نقوش اور صورتیں پیش کردے بخلاف اور قوتوں کے یہ قوت عقل کی تابع نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص اندھیرے مکان میں مردہ کے پاس ہو۔ ہر چند عقل کہیگی کہ مردہ بے جان ہے اس سے خوف نہ کرنا چاہیئے۔ مگر قوت واہمہ ضرور خوف دلائیگی۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ورثہ	ع	۱۱۷	بالفتح حق۔ میراث۔ ترکہ۔	مذکر	انیس	تقسیم صعوبات میں حصہ ہے تمہارا	بیٹی ہو ید اللہ کی ورثہ ہو تمہارا
وِرد	″	۲۱۰	بکسر اول۔ معمول روز کا کام وظیفہ	مذکر	انیس	تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا	جبریل سا استاد ہے شاگرد ہمارا
وَرد	″	۲۱۰	بفتح اول گلاب کا پھول۔	″	آتش	باغ جہاں میں حق انصاف سے نہ گزرا	شربت بنایا پھر بلبل جو ورد دیا یا
وردی	″	۲۲۰	سپاہیوں کی درباری پوشاک	مونث	صبا	وہ رنگین تلنگوں کی تھیں وردیاں	دکھایا تماشائے باغ رداں
			وہ باجا جو امرا کی ڈیوڑھی پہ صبح و شام یا امر برآمد کے وقت بجتا ہے۔	″	انیس	بھولی ہوئی تھی وحشیوں کو شب نوردی	تکبیر پہ تھیں کان بجتی تھی ان صبح کی وردی
ورطہ	ع	۲۰۰	بفتح ہلاکت کا مقام وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو مجازاً بھنور گرداب پانی کا چکر۔	مذکر	امیر	غضب دیتا ہے گردش ورطۂ غم	کہ کشتی میں ہے ہچکی کا عالم
ورق	″	۲۰۶	بفتح اول و دوم۔ برگ۔ کاغذ کا ٹکڑا۔ کاغذ کا پرچہ۔ کاغذ کا ورق	″	امیر	مرنے کے بعد کیسی پریشاں ہیں عضو تن	کیا کیا ورق کتاب سے اپنی جدا ہوا
				″	دل	حال فرہاد و قصۂ مجنون	دو ورق ہیں مرے فسانے کے
ورم	″	۲۴۶	بفتح اول و دوم۔ آماس۔ سوجن	″	اسیر	ناتواں اور سکھا کر مجھے گراو غم عشق	دست و پا میں ابھی باقی ہے ورم تھوڑا سا
ورود	″	۲۱۷	بضم اول و دوم آنا اور ترنا۔ داخل ہونا نازل ہونا۔	″	جلال	عدو سنے آکے عیادت کو بے اجل رہا	ورود تھا ملک الموت کا کہ ٹل نہ سکا
وزارت	″	۶۱۳	بکسر اول و بفتح اول دونوں طرح مستعمل ہے وزیر کا عہدہ بدار المہامی	مونث	غالب	آصف کو سلیماں کی وزارت کا شرف تھا	ہے فخر سلیماں جو کرے تیری وزارت
وزن	″	۶۲	بالفتح صحیح ہے و بفتح اول و دوم غلط ہے تولنا بوجھ۔ اندازہ۔ بوجھل ہم پھاری	مذکر	محسن	تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت میں	بطرز تازہ موزون اپنے اشعار مجدد کا
وزیر	″	۲۲۲	بروزن امیر۔ کام چلانے والا۔ سلطنت کا بار اٹھانے والا۔ شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔	″	تلق	شاہ کا اک وزیر اعظم تھا	سب وزیروں میں وہ مکرم تھا
وسعت	″	۵۲۶	پھیلاؤ۔ چوڑاپن۔ فراخی کشادگی	مونث	دل	آپکے ناوک سے لے دل ایک عالم تنگ ہے	کیا ہوئی ہنگامۂ محشر کی وسعت کیا ہوئی
وسمہ	ع	۱۱۱	بفتح نیل کی پتیوں کی کھلی جس کا خضاب لگاتے ہیں	مذکر	قدر	کھلا رنگ اور جب وسمہ لگا ابروئے جاناں پر	کسیں پہ یارب تو نے چڑھایا تیغ براں پر
وسواس	″	۱۳۳	بالفتح۔ برا خیال جو دل میں آئے تردد۔ وہم۔ خوف	مذکر	انیس	وسواس مجھے آتا ہے باتوں سے تمہاری	کل آئیگی لینے مجھے بابا کی سواری
وسوسہ	″	۱۳۷	اندیشہ۔ وہم۔ وسواس۔	″	امیر	خیال دولت دنیا کبھی گر دل میں آجائے	سمجھا اسکو کہ ہے یہ وسوسہ شیطان ستمگر کا
وسیلہ	ع	۱۱۱	بفتح اول و کسر دوم۔ سبب ذریعہ سہارا طفیل حمایت۔ اعانت۔	″	جلیل	جلیل اللہ کے دیدار احمد کی شفاعت ہے	ہمیں اچھا وسیلہ ہاتھ آیا غوث اعظم کا

۱ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ فیلن صاحب کی رائے میں یہ لفظ انگریزی ہے مگر مولف مذکور نے اپنی رائے میں لاطینی بتلایا ہے۔

وصال	ع	۱۲۷	ملنا۔ ملاقات ہونا۔ بکسر اول۔	مذکر	امیر	اسکا انجام فراق اسکا ہی انجام وصال	کون کہتا ہے کہ فرقت سے وصال اچھا ہے
•	•	•	بکسر اول موت۔ انتقال۔ وفات۔ بزرگان دین کا مرنا۔ وحدت میں فنا ہو جانا۔	״	اختر مینائی	منہ سبو کے ڈھلکے ہیں کیوں ساقی	کیا کسی مست کا وصال ہوا
وصف	ع	۱۲۷	بالفتح تعریف۔ بھلائی۔ خوبی	״	ناسخ	خوب موزوں ہے وصف قد بالا ہو گیا	عالم بالا تک اپنا بول بالا ہو گیا
وصل	״	۱۲۶	بفتح اول ملنا۔ ملاقات۔	״	جلیل	قتل کی چاٹ جو دیتا ہو یہی مطلب ہے	کسی تدبیر سے ہو وصل میسر تیرا
وصلی	״	۱۲۶	دو ورق کاغذ جو ایک میں چپاں ہو یا وہ موٹا کاغذ جس پر لڑکے یا خوشنویس حرف مشق کرتے یا قطعہ لکھتے ہیں۔	مونث	اسیر	بد نظر جو خط رخ یار کی ہو مشق	وصلی بنایئے ورق مہر و ماہ کی
وصیت	״	۵۰۶	سفر کو جاتے ہوئے یا مرتے وقت جو کچھ نصیحت کیجائے کہ میرے بعد یہ کرنا اور یہ کرنا۔	״	انیس	بخشی جو یہ خدمت علم خیر بشر کی	احسان مرا کیا تھا وصیت تھی پدر کی
وضع	״	۸۷۶	بفتح۔ ترتیب۔ بنانا۔ ساخت۔ بناوٹ۔ طرز روش۔ ڈھنگ۔ طور۔ طریق۔ عادت۔	״	صفدر	وہی نظر وہی چتون وہی ہے ساری وضع	اڑائی قاف میں پریوں نے بھی تمہاری وضع
•	•	•	چال چلن۔ شکل صورت۔ فیشن۔	״	مومن	لطف میں سستی و آزار میں چالاکی ہے	کھو دیا آپ کو کیا وضع یہ پیدا کی ہے
وضو	ع	۸۱۲	بضم اول و دوم۔ نماز کے لئے منہ ہاتھ دھونا۔	مذکر	وزیر	نہائے خون سے ہم۔ ہاتھ جان سے دھویا	یہ غسل آیا ہمیں اور یہ وضو آیا
وطن	״	۶۵	بفتح اول و دوم۔ اپنا دیس۔ پیدائش کی جگہ۔	مذکر	آتش	آج ہی چھوٹے جو چھٹتا یہ خرابہ کل ہو	ہم غریبوں کو ہے کیا غم یہ وطن ہے کسکا
وظیفہ	״	۱۰۰۱	ورد روزمرہ کا۔ روزانہ پڑھنے کی دعا۔	״	جرات	بکتا ہوں اپنا کیا کہیں اور آہیں کھینچنا	وہ ورد شام ہے یہ وظیفہ پگاہ کا
•	•	•	روزینہ۔ تنخواہ۔ روز کا راتب۔	״	جلیل	عتاب شاہ بھی خالی نہیں شان ترحم سے	ہوا جو برطرف اسکا وظیفہ ہو ہی جاتا ہے
وعدہ[۱]	״	۹۸	اقرار۔ قول و اقرار۔ عہد۔	״	״	اسقدر مضبوط کیوں باندھا گیا بند نقاب	دل شکستہ ہو نہ وعدہ آپ کے دیدار کا
وعظ	״	۹۷۶	بالفتح۔ دل نرم کرنے والی باتیں۔ مذہبی نصیحت۔ مذہبی لکچر	״	تسلیم	ہوش ہی مجکو کب تھا واعظ	وعظ سنتا میں کیا ترا واعظ

۱ (دل) کیا ہاتھ میں اس شوخ کے خنجر نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے مگر وعدہ برابر نہیں ہوتا۔

وغا	ع	۱۰۰۷	بفتح اول صحیح ہے بکسر اول غلط ہے لڑائی۔ جنگ۔	مؤنث	انیس	نانا کیطرح دونوں نواسوں نے وغا کی	بچوں کی نہ تھی جنگ قدرت تھی خدا کی
وفا	"	۸۷	قول وعہد کا پورا کرنا۔ نباہ۔ ساتھ دینا۔	مؤنث	جلیل	جاں بلب ہو کے جلایا ہو ہیں یار کے لیے	دو مری عمر کو اللہ وفا تھوڑی سی
•	•	•	دیانت۔ عقیدتمندی۔ خیرخواہی دوستی مروت۔	"	جلال	خوشا نصیب وہ جس سے کہیں ستم کر کے	مری جفا ہی کو بس جانئے وفا میری
وفات	ع	۴۸۷	موت۔ مرجانا۔	"	میر	غم سے یہیں نے راہ نکالی نجات کی	سجدہ اس آستان پہ کیا پھر وفات کی
وفور	"	۲۹۲	زیادتی۔ کثرت۔ افراط۔ بضم اول و دوم۔	مذکر	مونس	واں تیرگی کا دور سپہر میں وفور تھا	لیکن ادھر سپہر کی ظلمت میں نور تھا
وقار	"	۳۰۷	عزت قدر۔ منزلت جاہ وجلال	"	"	سلطاں سے جوہری کا نہ کچھ کم وقار تھا	تختہ زمیں کا تخت جواہر نگار تھا
وقت[۵۲]	ع	۵۰۷	زمانہ ہنگام۔ عہد۔	"	امیر	دن جوانی کے گئے پیری سفر کا وقت ہے	رات گزری چونک اے غافل سحر کا وقت ہے
•	•	•	وقفہ عرصہ	"	جلیل	پی ہی کر سے تیغ تو پھر دیکھتے ہو کیا	جلدی کرو کہ وقت اب اتنا نہیں رہا
•	•	•	موقع۔	"	رشک	ابر شب فرقت ہے بندھی آنسو کا تار	اسطرح کا وقت اے مژہ تر نہ ملے گا
•	•	•	مشکل[۵۲] مصیبت	"	غالب	اے پرتو خورشید جہانتاب ادھر بھی	سایہ کیطرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے
•	•	•	موت۔	"	جرات	مرتے ہیں جسکی خاطر دلخواہ وہ نہ آیا	وقت اپنا آن پہونچا پر آہ وہ نہ آیا
وقر	ع	۳۰۷	بالفتح۔ گرانی۔ عظمت۔ بڑائی۔ قدرومنزلت عزت آبرو۔	"	میر	ہے کیمیا گران محبت میں قدر خاک	پر وقر کچھ نہیں ہے دل بے گداز کا
وقعت[۵۳]	"	۴۷۶	بفتح اول وسیوم۔ لڑائی کی سختی مجازاً اعتبار۔ عزت۔ ساکھ	مؤنث	نوح	کبھی دنیا میں وقعت آپکی تھی	یہ کسکی تھی یہ خصلت آپکی تھی
وقفہ	"	۱۹۱	بالفتح مہلت توقف۔ دیر۔ ڈھیل	مذکر	مصحفی	نظارہ کروں دم بھر کی کیا جلوہ گری کا	یاں عمر کو وقفہ ہے چراغ سحری کا
وقوع	"	۱۰۲	بضم اول و دوم۔ واقع ہونا ظاہر ہونا۔ صادر ہونا۔	"	تسلیم	کب یہ جھگڑا کہو شروع ہوا	کیونکر اس امر کا وقوع ہوا
وقوف	"	۱۹۲	بضم اول و دوم۔ شعور۔ سلیقہ۔ عقل۔ سمجھ۔ آگاہی۔	"	تلق	تمکو تو چھو نہیں گیا ہے وقوف	دوستی گر اسی پہ ہے سو قوف
وکالت	"	۴۵۷	بفتح اول ونیز بکسر اول جائز ہے وکیل ہونا۔ دوسرے کا کام اپنے ذمہ لینا۔	مؤنث	امیر	نکالا ہے دل نے نیا اب یہ قصہ	کہ کرتا ہے مجھ سے وکالت تمہاری
وکیل	"	۶۶	بفتح اول جسپر کام چھوڑا جائے۔ ریلیڈر	مذکر	منیر	حکم نجات پائیں گے ہم روز بازپرس	اللہ کا رسول ہمارا وکیل ہے

لہ (اولی) اچھک گئی اُن کے سنگ در پہ جبیں۔ وقت ہی قسمت آزمائی کا ۵۲ (دبیر) آیا وقت محمدؐ کے نواسے پہ پڑا تھا۔ مظلومی سے ایک ایک کا منہ دیکھ رہا تھا۔

۵۳ (جلیل) در سیر بھرنے میں وقعت نہیں رہتی ایدل۔ آبرو سے تجھے رہنا ہے تو مسکن کو نہ چھوڑ۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ولا	ع	۷۳	بکسر اول ۔ محبت ۔ دوستی ۔	مؤنث	انیس	ثابت ہوا کیسکو ہماری ولا نہیں	پانی بھی اب ندیں تو ہمیں کچھ گلا نہیں
ولادت	،،	۱۴۳۴	بکسر اول و فتح چہارم پیدایش	،،	تسلیم	اول ہی ساری خلق سے خلقت ہوئی انکی	آخر ہوئی اگرچہ ولادت رسول کی
ولولہ	ف	،،	جوش و خروش ۔ طبیعت کا اُبھار ۔ اُمنگ ۔ بیقراری ۔	مذکر	جلیل	کیا مہتاب انکے پیش پا رہتے ہیں جلیل	آج وہ جوش جنوں وہ ولولہ جاتا رہا
ولیمہ	ع	۹۱	بروزن ضمیمہ ۔ بیاہ کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے ہو ۔	،،	سرور	کھانے پینے کا بھی جھگڑا ہوگا	عقد کے بعد ولیمہ ہوگا
وہم	،،	۱۵	بفتح اول گمان ۔ شک ۔ احتمال ۔ وسواس ۔ خیال ۔ شبہہ ۔ دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے ۔	،،	درد	دنیا سے امید پائداری	یہ وہم تراکدھر گیا ہے
ویرانہ	ف	۲۷۲	بکسر اول و یائے معروف ۔ غیر آباد جگہ ۔ اجڑا ہوا ۔ جہاں آبادی نہو ۔	،،	رند	ٹوٹے بت ۔ مسجد بنی ۔ مسمار بتخانہ ہوا	جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا
ویرانی	،،	۲۷۷	بیای معروف ۔ اُجاڑپن ۔ غیر آبادی ۔ تباہی ۔	مؤنث	امیر	دور گردوں میں کہاں ہے جای آسایش امیر	سر کو آتی ہے ویرانی ہر اک تعمیر میں

باب ہائے ہوز

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ہاتف	ع	۲۰۶	غیب کی آواز دینے والا۔ فرشتہ۔ سروش۔	مذکر	انیس	دولت دیں سے نہ دامن خالی ہے نہ جیب	بارک اللہ کی دیتا ہے صدا ہاتف غیب
ہاتھ[1]	ھ	۱۱۴	دست۔ پنجہ	״	جلیل	صبح ہوتے ہی ہوا جامہ دری میں مصروف	ہائے وہ ہاتھ جو شب بھر مری گردن میں رہا
•	•	•	ضربہ[2]۔ حملہ۔ چوٹ۔ وار۔ تلوار یا لاٹھی وغیرہ کی ضرب۔	״	״	دہن زخم کیوں ہنسے نہ جلیل	ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا
•	•	•	پاس۔ (محاورہ کے اعتبار سے)	״	داغ	کل چھڑا لینگے یہ زاہد آج تو ساقی کو ہاتھ	رہن اک چلو پہ ہمنے حوض کوثر رکھدیا
ہاتھی	ھ	۱۲۴	فیل۔ پیل۔	״	صبا	وہ ہاتھی قدم بڑھ کے دہرتے چلے	درختوں کو مسمار کرتے چلے
ہار	ھ	۲۰۶	مالا وہ تاگا جسمیں پے در پے کوئی چیز گوندھی گئی ہو۔	״	جلیل	دیوانہ نازکی کا ہوں ہلکا سا طوق ہو	اترا ہوا گلے کا ترے ہار کیا ہوا
•	•	•	بازی کی ہار۔ شکست۔ مات۔	مونث	جرأت	یار اُس سے بڑے ہمنے بمنت کئی بوسے	ہاری بھی تو کیا ہار مزیدار نکالی
ہال	انگریزی	۳۶	گول کمرہ۔ بڑا کمرہ۔	مذکر	وجاہت	دیدہ و دل میں حسیں آ کے ٹھہر جاتے ہیں	انکے آرام کو یہ کمرہ یہ ہال اچھا ہے
ہالہ	ع	۱۴	وہ گھیرا جو بخارات ارضی کے باعث چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے۔ چاند کا کنڈل۔	״	ناسخ	ترے رخسار تاباں کا کبھی جو عکس آتا ہے	فریم آئینہ کی بنتی ہے ہالہ ماہ کامل کا
ہاموں	״	۱۰۴	میدان۔ بیابان۔ صحرا۔ جنگل۔	״	وزیر	میں وہ مجنوں ہوں کہ اس طرح سے مرا ہاموں ہوا	پھرتے پھرتے صاف شکل آبلہ گردوں ہوا
ہاں[3]	ف	۵۶	اقرار۔ یہ ایک کلمہ ہے جو کسی امر کے اقرار و اقبال پر بولتے ہیں۔ ضرور۔ ٹھیک۔	مونث	جلیل	جلیل اُنسے سوال وصل تم کرتے تو ہو لیکن	وہاں تنگ کہتا ہے کہاں نکلیگی مشکل سے
ہانڈی	ھ	۱۸	مٹی کی دیگچی۔ لمپ کا گلوب۔	״	اسیر	پھونکی جو کوتوال نے بھٹی شراب کی	ہانڈی چڑھیگی زاہد خانہ خراب کی
ہاں ہاں	״	۱۱۴	روکنا۔ منع کرنا۔	״	امیر	بوسہ لپٹ کے لے ہی لیا ہمنے بزم میں	ہاں ہاں سنی کسیکی نہ انکی نہیں نہیں
ہاون دستہ	ف	۵۳۱	بفتح سیوم اوکھلی۔ ایک ظرف ہے جسمیں دوائیں کوٹتے ہیں عوام اسکو ہمام دستہ کہتے ہیں۔	مذکر	مسرور	نسخے کا جو دھیان دلمیں آیا	ہاون دستہ وہیں منگایا

[1] کاریگری و دستکاری کی تعریف میں (قدر) لوٹی پڑتی ہے خلایق یار کی تصویر پر ہاتھ آنکھوں سے لگایا جاتا ہے بہزاد کا۔ فیلبانوں کی اصطلاح میں ہاتھی کی سونڈ کو ہاتھ کہتے ہیں اکثر فصحاے ہاتھ کو بات رات کے قافیہ میں استعمال کیا ہے۔ (داغ) تمکو صحبت غیر سے دن رات ہے۔ دیکھو اپنی بات اپنے ہات ہے۔ جیسے بس قبضہ۔ قابو۔ باعث طفیل۔ وسیلہ۔ حفاظت حمایت غرضکہ جملہ معنی میں مذکر ہے۔

[2] (اسیر) فراق یار میں رکھا جو پاؤں دریا میں۔ لگایا دوڑ کے موجوں نے ہاتھ پالٹکا۔

[3] اس جگہ تعظیماً جی بھی بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ہائے[۵۱]	ف	۱۶	آواز ماتم۔ بحالت رنج وغم وافسوس اسکو استعمال کرتے ہیں۔	مونث	جرات	دم میں سرائے دہر سے بس کوچ کر گیا	جانے کی اُسکی سنکے یہ جرات نے ہائے کی
ہتک[۵۲]	ع	۳۲۵	رسوائی۔ بے آبروئی۔	″	سخن	تونے ہرجائی آبرو مجھہ سے ذلیل وخوار کی	حشر میں سب کے سامنے ہوگی مری ہتک
ہتھکڑی	ہ	۶۳۵	وہ آہنی کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھ میں پہناتے ہیں۔	″	ناسخ	ہاتھ میں جو ہاتھ اُسکا لیلیا احرام میں	ہتھکڑی پہنی ہے میں نے ایک مدت ہاتھ میں
ہتھکنڈہ	″	۴۸۹	چالاکی۔ عیاری۔ بدی کی عادت۔ داؤں پیچ۔ گھات۔	″	غالب	خستگی کا تمسے کیا شکوہ کہ اب	ہتھکنڈے ہیں چرخ نیلی فام کے
ہتھیار	″	۶۲۱	حربہ اوزار لڑائی کا ساماں	مذکر	انشا	اللہ یہ دشمن ہے اے شوخ تو میرا اب	جب مجکو توپاتا ہے ہتھیار نہیں پاتا
ہتھیلی	″	۴۶۰	ہاتھ کا اندرونی حصہ۔	مونث	نیر	تمھاری دولتِ دیدار شاید ہاتھ آئیگی	ہتھیلی شام سے کھجلا رہی ہے آہ کامل کے
ہتیا[۵۳]	″	۴۱۶	بفتح اول ودوم وبہ تشدید وکسر دوئم قتل وخون کا پاپ قتل کرنے مارڈالنے کا گناہ	″	نوازش	جان عاشق اگر فنا ہوگی	آپ کے سر پہ ہتیا ہوگی
ہٹ	ہ	۴۰۵	بالفتح۔ ضد۔ اصرار۔	″	امیر	اُنکی یہ ہٹ کہ نہیں آج نہ دونگا بوسہ	دل کی یہ ضد کہ بہلتا نہیں بہلانے سے
ہٹ دھرمی	″	۶۶۴	بدمعاملگی۔ بے ایمانی بے انصافی سخن پروری۔	″	قلق	ہم کہیں گے ہوا خدا لگتی	ہمکو آتی نہیں ہے ہٹ دھرمی
ہجر	ع	۲۰۸	جدائی۔ مفارقت۔ عربی میں بفتح اول ہو گر فارسی اور اردو میں بکسر اول مستعمل ہے۔	مذکر	مونس	پتلی کا نور کھوتا ہے نورِ نظر کا ہجر	پوچھو جگر سے باپ کے لختِ جگر کا ہجر
ہجرت	″	۶۰۸	وطن۔ جنم بھوم کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔	مونث	انیس	ہجرت زمینِ کعبہ سے جب مصطفٰی نے کی	اُس دن مصطفٰی کی نذر مرتضٰی نے کی
ہجمہ	″	۵۳	قطار۔ گلہ اونٹوں کا گلہ جو چالیس سے کم نہو۔	مذکر	تسلیم	ہجمۂ اشترانِ بغدادی	مثل ریگِ رواں رواں دیکھا
ہجو	″	۱۴	مذمت۔ برائی۔ بدگوئی۔ بحرکت جیم غلط ہے۔	مونث	صریر	ہجو کی واعظ نے مے کی اے صریر	کیا کہیں کیا سوچکر ہم پی گئے
ہجوم	″	۵۴	بھیڑ بھاڑ۔ انبوہ کثیر۔ مجمع جماعت	مذکر	جلال	دم کو گھبرا کے شبِ ہجر نکل جاتا تھا	لاکھ سینے میں ہجومِ غمِ ہجراں ہوتا

[۵۱] (امیر) چودھویں کا بھی چاند صدقے تھا۔ ہائے عالم تری جوانی کا۔

[۵۲] بفتح اول صحیح ہو بفتح اول و دوم غلط ہو لیکن اُردو میں زبانوں پر بفتح اول ودوم ہی مستعمل ہے۔ (ظفر شاہ اودھ) محکوموں نے ہمیشہ فتح پائی۔ کیا کیا ہمنے ہتک اُٹھائی۔ (قلق) رنج الفت نصیب اعدا ہو۔ ہتک از انفعال کہا گیا ہو غیاث اللغات نے بھی بفتح اول وسکون تائے فوقانی لکھا ہے۔

[۵۳] دکھ۔ عذاب۔ جان دیکر (عاشق)۔ بیکار یہاں نہ ہتیا دو۔ سودا تو نہیں ہے دشمنوں کو۔ ہنود ہتیا اُسکو کہتے ہیں کہ جس ہندو کے ہاتھ سے گائے کا خون ہو جائے۔ ضمیر مرثیہ گو کا بھی یہی شعر ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ہچکی	ہ	۲۸	بالکسر وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے۔	مونث	جلال	کیا یاد کسنے ہمیں لے جلال	یہ ہچکی کدہر بھول کر آگئی
ہدایت	ع	۴۲	بکسر اول و فتح چہارم رہنمائی۔ راہ دکھانا۔ فہمائش حکم۔ ارشاد۔ سمجھانا۔	״	اختر مینائی[۱]	پڑھا کلمہ بتوں نے بھی رسالت ایسی ہوتی ہے	عدو بھی راہ پر آئے ہدایت ایسی ہوتی ہے
ہدف	״	۴۹	بفتح اول و دوم نشانہ۔	مذکر	رشک	تیر جو ایک اسطرف مارا	تمنے گویا بڑا ہدف مارا
ہُدہُد	״	۱۸	ایک مشہور خوبصورت پرند کا نام جسکے سر پر تاج ہوتا ہے۔	״	اسیر	ہوئی تکرار لیجانے میں کس کیا جب نامہ	صبا سے نامہ بر بگڑا۔ لڑا ہدہد کبوتر سے
ہدیہ[۲]	״	۲۴	بفتح اول و کسر دال و تشدید سیوم بروزن عطیہ۔ مگر اردو میں بتخفیف یا مستعمل ہے تحفہ۔ نذرانہ۔ نذر۔ انعام۔ فروخت۔ قیمت۔	״	منیر	لایا ہے آفتاب پے نذر اشرفی	کشتی نو سپہر میں ہدیہ ہے عید کا
				״	دل	آج پیراہن ہستی بھی کیا نذر جنون	آخری تھا یہی ہدیہ ترے سودائی کا
ہڈی	ہ	۱۹	استخوان۔ گاجر کی گٹھلی۔ اصل نسل۔	مونث	امیر	مار کھا کر نہ در یار سے سرکا عاشق	کوئی ہڈی بھی جو سرکی تو وہیں بیٹھ گئی
ہراس	ف	۲۶۶	دہشت۔ ناامیدی۔ خوف۔ ڈر۔ ہَول۔ بکسر اول۔ دہلی میں مونث لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔	مذکر	شوق	ہو گیا دل کو اسطرح کا ہراس	آئے سو سو طرح کے وسواس
				مونث	داغ[۵]	بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا	کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے
ہراول[۳]	ت	۲۴۳	فوج کا پیش خیمہ۔	مذکر	مونس	آواز یہ مخدومہ کونین کی آئی	مرتا ہی ہراول مرے بچے کا فدائی
ہڑتال[۳]	ہ	۶۳۶	اظہار ماتم کے لیے یا تقویت فریاد و احتجاج کے لیے دوکانیں بند ہونا یا دوکانوں میں قفل لگا دینا۔ ایک زہریلی زرد رنگ کی دہات۔	مونث	برق	میں وہ دیوانہ ہوں ہڑتال رہی جیتے جی	مر گیا میں تو مری شہر کا بازار کھلا
				״	رند	حسن کا عشق کے بازار میں بھی کال ہے آج	بند دوکانیں ہیں معشوقوں کی ہڑتال ہے آج
ہرج[۴]	ع	۲۰۸	نقصان۔ خلل۔ خسارہ۔ مضائقہ۔ بفتح اول آشوب۔ فتنہ۔	مذکر	اختر شاہ	کچھ ہرج نہ ہوئیگا کسی کا	نقصان ہے اسیں آپ ہی کا
•	•	•	ڈھیل۔ وقفہ۔ دیر۔ بفتح اول و دوم۔	مونث	تعشق	اتنی ہرج میں در بدن سرد ہو گیا	پھر آنکھیں بند ہو گئیں منہ زرد ہو گیا

۱ تسلیم سلطان کا ہی حکم کہ بعد اسکے کبھی اب۔ اس شان سے ہدیہ نہ لیا جائے کسی کا ۲ بکسر اول و ضم چہارم ہی گر اردو میں بفتح اول و چہارم و نیز بکسر اول و بفتح چہارم مستعمل ہے۔ وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے ۳ ایک زہریلی دھات کا نام جسکا زرد رنگ ہوتا ہی اور دوکانیں بند کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے رائے فارسی در آئے ہندی دونوں سے مستعمل ہے۔ فصحا کی زبان پر دونوں طرح ہے ۴ ہرج کو جا د حطی ہی سے لکھنا صحیح ہے کیونکہ تنگی و سختی کے معنی میں ہرج بہائے ہوز صحیح نہیں مگر ہائے ہوز سے بھی زیادہ لکھا دکھا جاتا ہی۔ اب فصحائے اردو میں حرج بہائے حطی لکھتے ہیں ۵ داغ نے خلاف جمہور کو مونث استعمال کیا ہی جیسا کہ ظاہر ہے کہ کتب میں مذکر اور دلی میں مونث بولتے ہیں لیکن مذکر ہی کو ترجیح ہے یہی صحیح ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ہرزہ درائی[1]	ف	۳۴۴	بفتح اول وسکون دوم - بیہودہ گو - لغو - نامعقول - ژٹل بکنا -	مونث	مونس	جسدم بہ سنی کو نیونکی ہرزہ درائی	حضرت نے کہا ساعت بیکار آئی
ہرکارہ	"	۴۳۱	ہرکام کا کرنیوالا پیادہ -	مذکر	آتش	روز وشب کے حال کا لکھتا تھا پرچہ نوشت	کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا
ہرن	ہ	۲۵۵	بفتح اول و دوم وغیرہ بکسر اول وفتح دوم - آہو -	"	امیر	غیر ممکن ہے کہ فیض اصل آئے نقل میں	نافہ کرتا ہے کہاں پیدا ہرن تصویر کا
ہریاول	"	۲۵۲	سبزی - سبزہ زار -	مونث	مسرور	چشم نرگس میں کھپ رہی تھی	ہریاول باغ کی بری تھی
ہریسہ	ع	۲۸۰	بفتح اول وکسر دوم - فتح چہارم ایک قسم کا کھانا ہے جسکو ترکی اور حلیم ہراہ بھی کہتے ہیں -	مذکر	تسلیم	سلیقے سے اُسنے ہریسہ پکایا	مزیدار ہر ایک کھانا پکایا
ہریل	ف	۲۴۵	ایک قسم کا پرند ہے جو سبز رنگ کا جنگلی کبوتر کے برابر ہوتا ہے -	"	بحر	تیری فرقت نے اُجاڑا چمن اے فصل بہار	فوٹی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آیا
ہژبر	ع	۲۱۴	بکسر اول وفتح دوم صحیح ہے ولبضم اول وزای فارسی غلط ہے - شیر - درندہ	مذکر	مونس	ایسا ہژبر فوج میں زندہ اسیر ہو	دیکھا نہیں کہ شیر درندہ اسیر ہو
ہزیمت	"	۴۶۲	بفتح اول وکسر دوم شکست بھاگڑ -	مونث	ناظر	تھی نگاہ لطف حیدر ذوالفقار تیز دم	صف فوج غم کی ہر فائز ہزیمت ہوگئی
ہست وبود	ف	۴۰۲	زندگی بسر کرنا - ہستی - وجود - موجودہ شے پر اکتفا کرنا -	"	رند	دیکھے نہ آکے سیر عدم سے وجود کی	دن موت کے بھرا کئے یوں ہست وبود کی
ہستی	"	۴۷۵	وجود حیات - زندگی - اردو میں حقیقت بساط - اصل مجال - تاب - طاقت -	"	امیر	اپنی ہستی حباب کی سی ہے	یہ نمائش سراب کی سی ہے
ہسٹری	انگریزی	۶۷۵	تاریخ - حالات زندگی - سوانح عمری	"	اکبر وجاہت	رسوا اگر ہو گئی ہسٹری کو پڑھوا اول زمانہ بہ تو سے خبر ہے ممبران قوم کا شملہ پہ اجتماع	وہ آپ ثابت کریگی اپنا عظیم ہونا عجب ہونا اب سو برس کے بعد بدلتی ہے ہسٹری
ہضم	ع	۸۴۵	تحلیل - پچنا - معدہ میں غذا کا اس قابل ہوجانا کہ جس سے خون بن سکے -	مذکر	امیر	کر اسواز ب کا ہضم دشوار تھا	کہ جو آب شمشیر دو دم دار تھا
ہلا	ھ	۳۶	بفتح اول - دھاوا - چڑھائی - حملہ - تاخت - یورش - غل شور -	"	مونس	ماں اسطرح یہ کہتی تھی اور ان قضا کی کار	ہلا ہوا جو لاکھ کا نوشہ پر آگیا -
ہلال	ع	۶۲	اول سے تیسری شب تک کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے اسکے بعد قمر کہتے ہیں -	"	امیر	کٹے ہیں آج کو ناخن سے ہم دیتی تشبیہ	کل کھوگے تیری ابرو سے ہلال اچھا ہے

[1] ہرزہ - بفتح اول وسکون دوم ہرزہ سرا - ہرزہ درا - (رند) ای جرس کس لیئے یہ ہرزہ درآئی جب ارہ - ہرزہ کار - بیہودہ باتوں کے خوگر (اوج) دشمن کا دار روک کے جبکی جو ذوالفقار - دہشت سے ہوگئیں چینتال ہرزہ کار لے (انیس) دم سے حضور کے ہے غلاموں کی ہست وبود - مولا ہیں اس جہاں میں در رحمت وودود -

ہلچل[1]	ہ	۲۸	بفتح اول وسیوم بھاگڑ رکھلبلی۔ بیقراری۔ گھبراہٹ۔	مونث	امانت	ہلچل مرے اشکوں سے زمانے میں پڑی ہے	جھالے میں غم ساون کے بہادوں کی جھڑی ہے
اُدھم[2]	؍؍	۲۳۵	شور و غل غل غپاڑا۔ آدمیوں کی کثرت بھیڑ کا غلغلہ۔	مذکر	رضا	قیامت سے نہیں کم ہے جنازے شیخ کا آنا	اُدھم کرتے ہیں محفل میں پڑے اُلٹر مچاتے ہیں
ہما	ف	۲۴	بالضم۔ نام ایک پرند کا ہے۔ جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اگر کسی کے سر پر سے گزر جائے تو وہ بادشاہ ہو جائے۔	؍؍	جلیل	اڑکے آیا جو سمندر شہ والا ارن میں	سب یہ سمجھے کہ ہما جوڑ کے شہپر آیا
ہمت	ع	۲۴۵	بالکسر اول و فتح دوم مشدد۔ ارادہ عزم قصد۔ جرات ڈھارس۔ دلیری۔ شجاعت۔ توفیق۔ دسترس حوصلہ۔	مونث ؍؍	؍؍ دل	قتل کرنا تجھے آتا تھا کہاں اے قاتل حیرت میں ہوں کشاکش امید و بیم سے	باڑھ دبی سے مری بڑھ گئی ہمت تیری طاقت سکوت کی ہے نہ ہمت سوال کی
ہمتا	ف	۲۴۴	برابر۔ بے مثل۔ نظیر۔ مانند۔	مذکر	صفدر	اللہ نے کی اپنی صفت انکو عنایت	عالم میں ہمسر ہے نہ ہمتا ہے علی کا
ہمدم	؍؍	۹۱	رفیق۔ دوست۔	؍؍	سخن	کیا کہوں تمسے کٹی کیونکر شب ہجر صنم	اے سخن جز بیکسی کوئی مرا ہمدم نہ تھا
ہمزاد	؍؍	۵۷	جو ساتھ پیدا ہوا ہو۔ مجازاً قد کا سایہ پرچھائیں۔	؍؍	اسیر	اپنے مرنے کا تو غم مجکو نہیں ہے لیکن	رنج اتنا ہے کہ تنہا مرا ہمزاد ہوا
ہمسایہ	؍؍	۱۱	پڑوس۔ پاس کا گھر۔	؍؍	آتش	غضب ہے جانکو پہلو میں جگہ نادل سے دشمن کا	محل خوف ہے ہمسایہ قصاب برہمن کا
ہمسر	؍؍	۳۰۵	برابر۔	؍؍	انیس	احسان و کرم خلق میں کب نہیں اسکا	اقبال و حشم میں کوئی ہمسر نہیں اسکا
ہمسری	؍؍	۳۰۵	برابری۔	مونث	اختر بی بی	جو منحوا ایسے کہیں جنکا نشان بھی نہ بنا	ہمسری اسیو سے نقش کف پا ہوتی ہے
ہمنشیں	؍؍	۲۷۷	مصاحب۔	مذکر	امیر	تڑپا رہا ہوا اٹھ کے مری دلکو درد عشق	تجھسے ملا ہوا تو مرا ہمنشیں نہیں
ہمہمہ	ع	۹۵	بالفتح اول وسیوم بھاری آواز۔ رعب۔	؍؍	انیس	کم تھا نہ ہمہمہ بھی کرو گار سے	نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے
ہن[3]	ہ	۵۵	بالضم۔ دکن کے ایک طلائی سکہ کا نام۔ ریزہ زر۔	؍؍	حالی	جہاں ابر رحمت گھر بار رہا اب	جہاں ہن برستا لگاتار ہے اب
ہندسہ	ع	۱۲۴	بکسر اول و فتح سیوم۔ عدد۔ اندازہ۔ علم ریاضی کی ایک شاخ۔	؍؍	سرور	اس اشارہ سے نام بتلایا	ہندسہ چار سو کا لکھوایا

[1] (داغ) نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ۔ بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی۔ (جلال) یہ کس بیتاب کی میت گڑھی ہے۔ کہ زیر خاک تک ہلچل پڑی ہے [2] (سرور) واعظ کی خیر یارب بگڑا ہی نہ سلامت رہے خانہ میں یہ کیسا اُدھم مچا ہوا ہے۔ [3] ہن برسنا۔ دولت کی اُمنڈ زیادتی۔ آمدنی کی کثرت۔ (سحر) کیا عجب برسائے ہن ابر بہاری ابکی سال۔ غرضکہ ہن برسنا مراد ہے دولت کی افراط سے (سحر) ایسے زلفوں سے افشاں جھڑ رہی ہے گوری گالوں پر۔ گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب میں ہن برستا ہے۔

ہندو	ف	۶۵	ہندوستان میں ایک قوم و مذہب ہے جو بتوں کی پوجا کرتی ہے۔	مذکر	آتش	خالِ مشکیں کا ترے جس رات افسانہ سنا	سو گیا تو خواب میں ہندو نظر آیا مجھے
ہندوستان	"	۵۷۶	نام ایک مشہور ملک کا ہے جسمیں ہملوگ بستے ہیں۔	"	ناصر	دیکھکر حوروں کو انداز بتاں یاد آگیا	باغ جنت میں ہمیں ہندوستاں یاد آگیا
ہُنڈی	ہ	۲۹	ہندوستانی مہاجنوں کا نوٹ۔ روپیہ کا رقعہ۔ چک ایک قسم قرضہ کی ہے۔	مونث	امیر	جسکا تو دوست ہوا اُسنے خزانہ پایا	خط لکھا جسکو اُسی شخص کی ہنڈی گئی بیٹھ
ہنر	ف	۲۵۵	بضم اول و فتح دوم کاریگری۔ لیاقت۔ فن۔ جوہر۔	مذکر	تسلیم	جہاں میں صورت تصویر ہو سراپا خوب	مگر یہ عیب ہے کوئی ہنر نہیں آتا
ہنس	ہ	۱۱۵	ایک پرند جانور کا نام۔ ایک قسم کی بط۔	"	آتش	ثابت ہوا کہ کشتۂ دندان یار ہوں	ہنس آ کے میری قبر پہ موتی اُگل چلے
ہنسلی[1]	"	۱۵۶	بروزن بسلی نام ایک زیور کا ہے۔ وہ ہڈی جو گلے کے نیچے ہوتی ہے۔	مونث	انیس	گھیرے ہوئے تھا ننھی سی ہنسلی کو نور حسن	ہوتا ہے جسطرح مہ نو سے فروغ حسن
ہنسی	"	۱۲۵	خندہ۔ قہقہہ[2]	"	تعشق	یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں	اب تو بھولے سے ہنسی آتی نہیں
•	•	•	دل لگی[3]۔ مذاق۔ خوش طبعی۔	"	ریاض	دل جلوں سے دل لگی اچھی نہیں	رونیوالوں سے ہنسی اچھی نہیں
•	•	•	بے آبروئی۔ تضحیک	"	جلیل	پردہ دری لیلی کی ٹھہری قیس کی عریانیاں	انکی ہوتی ہے ہنسی میری ہنسی ہوتی نہیں
ہنگام	ف	۱۱۶	وقت۔ زمانہ۔ موقع۔	مذکر	رند	اب عشق و عاشقی کا زمانہ نہیں رہا	جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہو چکا
ہنگامہ[5]		۱۳۱	مجمع۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ ازدحام۔ شور و غل۔	"	ریاض	ڈراتا تھا ہمیں محشر سے اے واعظ ارے جا بھی	یہ ہنگامہ تو ہم نے روز کوئے یار میں دیکھا
ہوا	ع	۱۲	جوف جو زمین و آسمان کے درمیان ہے (باد)۔	مونث	آتش	نگاہ یار کے پھرتے ہی ہمسے کر آتش	زمانہ پھر گیا چلنے لگی ہوا الٹی
•	•	•	حرص و آز۔ آرزو و تمنا۔ خواہش۔	"	"	عاشق کو سر کے ساتھ ہی سودائے کوئے یار	مومن نہ تھا وہ جسکو ہوائے جناں تھی
•	•	•	دھاک۔ رعب۔ ساکھ۔	"	ناظم	ڈرتے ہیں اپنے کوچے میں گرد باد سے	اچھی ہوا بندھی ہے مری مشت غبار کی
•	•	•	خبر۔	"	جاہ	تیرے آنے کی ہوا اگر کبھی پا جاتی ہے	گل و بلبل کو نسیم آکے سنا جاتی ہے
•	•	•	پتہ۔	"	جلیل	رکھو چھپا کے بوئے دل داغ دیدہ گر کہیں	آئے تو دردِ دل کی ہوا بھی نہ باد سحر کو میں
•	•	•	حالت۔ رنگ ڈھنگ۔	"	رند	گل تھی جس جا پہ وہاں خار ہیں سبحان اللہ	کیا ہوا باغ کی او بلبل شیدا بدلی
•	•	•	شہرت۔	"	بحر	بندھ گئی ہے تری جوبن کی ہوا دنیا میں	گل ترے آگے چراغ مہ کنعاں ہوگا
ہوادار	ف	۲۱۸	تامجان۔	مذکر	رند	اے منعمو سامان سواری یہ نہ بھولو	اڑ جائیگا اک روز ہوادار تمہارا

[1] (عاشق) ہنسلیاں پہنی ہیں منت کی حسینوں نے عبث [2] (جلال) چشم تر کو نہ رلاتا تھا تو ہنس ہنس کر۔ یہ ہنسی دل ہی سے لے زخم جگر کی ہوتی [3] (دل) ہنس ہنس کے کہہ رہے ہیں قاتل سے زخم بسمل۔ ہاں ایک نگاہ بسمل اسکے ہنسی ہماری [4] (نظیر اکبر آبادی) آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا [5] (جلیل) کیا قیامت تھا وہ جلوہ کہ زمانہ گزرا۔ سہی ہنگامہ سر راہ گزر ہے کہ جو تھا۔

لفظ	زبان		معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ہوٹل	انگریزی	۴۴	مسافر خانہ۔ سرائے	مذکر	اکبر	مجھ ہوٹل بھی خوش آتا ہے اور ٹھاکر دوارہ بھی	تبرک ہیں مرے نزدیک شاد اور ٹمن دونوں
ہوحق	ف	۱۱۹	نعرۂ مستانہ جو وجد حال یا سرور کی حالت میں کریں۔ شور و غل۔	مونث	آتش	مدۃ العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ	کرلیں ہوحق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی
ہودج	ع	۱۸	ہودہ۔ عماری۔	مذکر	اوج	ظلمت نے نہ طلعت کے سوا اور کوئی شے لی	بس چھاؤں میں تاروں کی چلا ہودج لیلی
ہوس	ف	۱۰	بفتح اول و دوم آرزو خواہش نفس کی۔ لالچ حرص۔	مونث	رند	دل سیر جاتی ہی نہیں کوچہ جاناں کی ہوس	بلبل مست کو ہے سیر گلستاں کی ہوس
ہوش	ف	۳۰	سمجھ۔ عقل۔ واقفیت آگاہی۔	مذکر	جلیل	شراب عشق کی مستی عجیب مستی ہے	گیا جو ہوش تو پھر عمر بھر نہیں آتا
ہوک	ھ	۳۱	درد سول جو ٹھہر ٹھہر کر اٹھے۔	مونث	مصحفی	کب درد جگر مجکو بیتاب نہیں کرتا	کب ہوک کلیجے میں ہر بار نہیں اٹھتی
ہول[1]	ع	۴۱	ڈر۔ خوف۔ وحشت۔	مذکر	رند	ہول آتا ہے نام الفت سے	روح تھراتی ہے محبت سے
ہولی	ھ	۵۱	ہندوں کا ایک تیوہار ہے جسمیں ایک دوسرے پر رنگ ڈالتا ہے۔	مونث	اسیر	خاک گلزار میں پھولوں نے اڑائی کیا کیا	ایکی ہولی جو مجھ رنگ محل میں گزری
ہونٹھ	"	۶۶۴	لب۔ اب بغیر (ھ) کے فصیح سمجھا جاتا ہے ہونٹ۔	مذکر	جلال	کیا گلشن جہاں میں ہنسیں کھلکھلا کے ہم	جب شکل غنچہ ہونٹھ تبسم سے پھٹ گیا
ہونس	"	۱۲۱	بواؤ معروف۔ نظر بد لگ جانا۔ رشک حسد۔ بدخواہی۔	مونث	ظفر	یہ کسکی ہونس وصل کو اکبار کھا گئی	بیماری فراق مجھے منہ دکھا گئی
ہیبت[2]	ع	۴۱۷	بفتح اول و سیوم رعب۔ ڈر۔ خوف۔	مونث	امیر	آتے تمکو سامنے تو لرزتے تھے دست و پا	غالب تھی کافروں پہ یہ ہیبت رسول کی
ہیجان	"	۶۹	بالفتح جوش۔ اُبال۔ تیزی شدت زور۔ غلبہ۔	مذکر	نوح	اقرار وصل سے نہ ہٹے دل کے ذوق شوق	ہاں یہ ہوا ضرور کہ ہیجان کم ہوا
ہیچمدانی[3]	ف	۱۱۳	نادانی۔ بے علمی۔	مونث	غالب	ذہن اسکا جو نہ معلوم ہوا لیے	کھل گئی ہیچمدانی میری
ہیرا	ھ	۲۱۶	بکسر اول الماس مشہور جوہر ہے۔	مذکر	نیر	شب گیسو میں کیا کیا روشنی بندے کی ہوتی	کنی اکیا سر انجم کی ہے ہیرا انگی بالی کا
ہیرپھیر	"	۴۲۲	ہیر دو یا ہے جھول۔ گردش۔ دورہ۔ چکر۔ لوٹا پھیری ادل بدل	"	جرات	ہم گئے واں تو یاں وہ آیا واہ	خوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا
ہیکل	ع	۶۵	نام ایک زیور کا۔ روپیہ اشرفی کا ہار جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں۔	مونث	نیر	ہیکل زری نہیں سن ہاں یاں کی	کہتے ہیں لوگ بیل ہے انگیا کے پان کی
ہنڈولا	ھ	۱۰۶	جھولا۔	مذکر	صبا	گردش سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا	کسدن یہ ہنڈولا تہ و بالا نہیں ہوتا

[1] اضطراب و گھبراہٹ کے معنے میں مونث بولتے ہیں۔ نواب مرزا شوق۔ آج پر کیا ہے کچھ بھی آئینگے۔ ہول کاہے کی ہو سمجھ لیں گے۔

[2] ہیبت ناک۔ ڈراونا۔ مہیب۔ خوفناک۔

[3] ہیچمداں۔ نادان بے علم۔ متکلم عاجزی سے اپنے لئے یہ لفظ استعمال کرتا ہو۔ رند۔ تمام ہو جہاں مرکز عقل تخییل۔ کیا ذہن رسائی کرے اس ہیچمداں کا۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ہیولا[1]	ع	۵۲	بفتح اول وضم دوم وسکون واؤ معروف ہر چیز کا مادہ ہر شے کی اصل اور ماہیت۔	مذکر	غالب	قطرہ قطرہ اک ہیولا ہے نئے ناسور کا	خون بھی ذوقِ درد سے فارغ مرے تن میں نہیں
•	•	•	ڈول ڈھانچہ خاکہ۔	مذکر	نوازش	اسی روز سے مجکو شیدا بنایا	کہ جس دن تمہارا ہیولا بنایا
•	•	•	اردو میں گوشت کا لوتھڑا مضغہ جسم۔ بیڈول مجازاً بدشکل آدمی	"	نواب مرزا شوق	صاف صورت سے تیری پیدا ہے	آدمی کا ہیکو ہیولا ہے
ہیئت	ع	۴۰۵	صورت۔ شکل۔ حالت کیفیت۔ طور۔ طریق۔	مونث	انیس	ٹکڑے تھے منہ پہ ضرب لگی تھی یہ اعمالِ زشت کی	ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بد سرشت کی

[1] اردو جلدی کر ڈالا۔ سنوان مزاج۔ ہیولا مزاج۔ وہ شخص جو کسی بات پر قائم نہ رہے۔ (صبا) خرابیاں ہیں ہیولا مزاج ہونے میں ۔ رہ دہ شکل ہو کہ جو نوع دگر نہیں ہوتی ۔

باب یاء

یاء	ع	۱۰	عربی کا اٹھائیسواں حرف	مونث	سالک	اسمیں وہ عالم نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یابو	ف	۱۹	چھوٹے قد کا گھوڑا۔ ٹٹو۔	مذکر	تسلیم	بستہ قد غیر نظر آیا تو بولا وہ شوخ	دیکھئے دیکھئے وہ سامنے یابو آیا
یاد[1]	ف	۵	قوتِ حافظہ۔ خیال۔ یادداشت	مونث	تعشق	یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں	ابتو بھولے سے ہنسی آتی نہیں
یاد اللہ[2]	"	۹۱	آزاد فقیروں کا سلام۔ جان پہچان۔ دوستی۔ محبت۔	"	داغ	کیوں جناب داغ یاد اللہ میری یاد ہے	بھیس بدلے رات کو آتے تھے کسکے گھر سے آپ
یادگار[3] مختلف فیہ	"	۲۳۹	نشانی۔ وہ چیز جو کسیکی نشانی کے طور پر رکھیں۔	"	جلیل	کوئی نہ کوئی رہگئی قاتل کی یادگار	نکلا جگر سے تیر تو زخم جگر رہا
				مذکر	صفدر	جو ستا تھا دل تو دیتا وہ جگر کو داغ صفدر	کہ مسافر عدم کا کوئی یادگار رہوتا
یار	ف	۲۱۲	دوست۔ ہم صحبت۔ مددگار۔ حمایتی۔	"	امیر	دل کو اب کب قرار آتا ہے	سن لیا ہے کہ یار آتا ہے
یارا	"	۲۱۲	جسارت۔ قوت۔ ہمت۔ قدرت۔ توانائی۔	"	ناظم	یہ خوشی کیا ہے کہ ہو ذکر ہمارا ہوتا	ہوتے ہم اور ہمیں بات کا یارا ہوتا
یارانہ	"	۲۶۷	دوستی۔ آشنائی۔ دوستانہ	"	آتش	آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں	تا ازل راہ میں میرے ترے یارانہ تھا
یاس	ع	۷۱	ناامیدی۔ مایوسی۔	مونث	تسلیم	کیوں یاس کو نکالیں دلسے بزنگ حسرت	بیتی ہو کیا ہمارا یہ بھی پڑی رہیگی
یاسمین	"	۱۷۱	چنبیلی۔ ایک مشہور خوشبودار پھول یا بوٹی	"	آتش	ان عذاروں کی جو پاتی یہ صباحت آتش	یاسمین باغ میں پھولی نہ سمائی ہوتی
یافت	ف	۱۰۹۴	آمدنی۔ نفع۔	"	صریر	ہو وکالت تری قبول یہ بہت	کہئے اس سال کتنی یافت ہوئی
یاقوت	ع	۵۱۷	ایک قیمتی پتھر کا نام جو سرخ و نیلا و زرد و سفید رنگ کا ہوتا ہے۔	مذکر	ظفر	ظفر اسکی لب رنگیں سے ہم تو کام رکھتے ہیں	کہاں کا لعل رمانی ہو یاقوت یمن کسکا
یال[4]	ت	۴۱	گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال	مونث	مونس	معشوق ہو گرمی نہو کیوں چال میں اسکی	پریوں کے دل الجھے ہوئے ہیں یال میں اسکی
یاور	ف	۲۱۷	مددگار۔ حمایتی۔ دستگیر۔	مذکر	انیس	رن میں فرماتے تھے بھر کر نفس سرد حسین	مجھ سے کیا کیا مرے یاور دشت میں چھوٹے
یبس	ع	۷۴	بضم۔ سوکھاپن۔ خشکی۔	"	جان صاحب	ہے شکایت قبض کی کھانا مجھے بھاتا نہیں	لاکھ نسخے پی چکی ہوں یبس پر جاتا نہیں
یبوست	"	۷۸۴	بضم اول و دوم و فتح چہارم خشکی۔ سوکھاپن۔	مونث	قبول	جب آہیں رکیں اشک نکلے قبول	یبوست گئی تو رطوبت ہوئی
یثرب	"	۷۱۲	بفتح اول و کسر سیوم مدینہ منورہ کا قدیم نام مگر اب یہ نام کم مستعمل ہے۔	مذکر	اسیر	دھیان اس دل سے مدینے کا کہیں جاتا ہے	خواب میں بھی مجھے یثرب ہی نظر آتا ہے

[1] (دل) ان بتانِ بیوفا کے ظلم کی حد ہو چکی۔ حضرت دل اب ارادہ ہے خدا کی یاد کا۔

[2] (ذوق) ہمکو کیا یاں راہ پر ہے یا کوئی گمراہ ہے اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاد اللہ ہے۔

[3] بہت سے شاعروں نے اسکو مذکر کے ساتھ بھی لکھا ہے مگر مونث ہی کو ترجیح ہے (جلال) جلال نزع میں ہچکی بہت غنیمت تھی۔ کر گئی لب اسکے سوا ہچکی کا یادگار نہ تھا۔ (مونس) خبر یہ پہنچ دیتے تھے جا جا کے یک بار۔ آ پہونچا قلب فوج میں شبیر کا یادگار۔ [4] اردو میں فصحا ایال بھی بولتے ہیں۔

یخ	ف	۶۱۰	بالفتح وہ پانی جو سردی سے جم جائے۔ برف	مونث	منیر	شراب لالہ گوں کی جم رہی ہے یخ بہاروں میں	ہوئے جاڑے کی گلابی فصل گر جب آئی جاڑوں میں
				″	عاشق	اس کے سرد مہر کے لب دنداں سے ہے یقیں	سردی نے یخ جمائی ہو آب حیات میں
ید	ع	۱۴	ہاتھ۔ کف دست۔ ہتھیلی سے کلائی تک	مذکر	مومن	از بسکہ غیرت نامہ سوز تپ درد ں	قاصد کا ہاتھ ہے ید بیضا کلیم کا
یدطولیٰ	ع	۶۹	مہارت۔ کسی کام کے کرنے کا ملکہ۔	″	اسیر	کہتے ہیں زلف مسلسل کی لکھو تو تعریف	دیکھیں اس فن میں ہے تمکو یدطولیٰ کیسا
یرقان	ع	۳۶۱	بفتح اول[1] و سکون دوم نام ایک مرض صفراوی کا ہو جسمیں تمام جسم خاص کر آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔	″	آتش	خاک پا تو نے نہ اس عیسی نفس کی چھڑکی	باغباں نرگس گلزار کا یرقاں نہ گیا
یٰسین	″	۱۳۰	قرآن شریف کی ایک مشہور سورت کا نام جو جانکنی کی تکلیف کم ہونے کے لیے مریض کے پاس پڑھی جاتی ہے۔	مونث	ذوق	لگے پانی جو اسکے منہ میں آنسو	پڑھی یٰسیں سرہانے بیکسی نے
یقین	″	۱۷۰	وہ اعتبار و اعتماد جسمیں کوئی شک نہ ہو	مذکر	امیر	دکھاؤ جلوہ جو دعوی ہے خود سرائی کا	مجھے یقیں نہیں آتا کسی خدائی کا
				″	رضا	دل دیا جان دیا اور جان اس پر فدا کر دی	معاذ اللہ نہ الفت کا اسے اب تک یقیں آیا
یکجائی	ہ	۵۴	صحبت۔ ایک جگہ بیٹھنا۔	مونث	عزیز	وہاں تو دوستانہ ترک کو چھوڑا دست تمنا نے	یہاں ہوتی نہیں ہمسے گوارا تمکو یکجائی
یگانہ	ف	۴۶	رشتہ دار۔ قرابت والا۔ اپنا	مذکر	جلال	ہمسے بیگانہ ہر یگانہ ہوا	آشنا لیکن آشنا نہ ہوا
یل	ت	۴۰	بالفتح پہلوان بہادر۔	″	انیس	صف باندھے ہوئے ترک کے اور روم کے یل تھے	شب دشت میں تیروں کے شجر تیغ کے پھل تھے
یم	ع	۵۰	بروزن کم۔ دریا۔ چشمہ	″	آباد	یاد بحر حسن میں رونے کی جسدم آئی تھی	موجزن ہر ایک تار اشک سے یم ہوا
یمن	″	۱۰۰	بالضم اقبال مندی۔ برکت و خیر۔	″	رشک	اڑ گیا طایر بہار چمن	دیکھئے یمن آشیاں میرا
یمن	″	۱۰۰	بفتح اول و دوم نام عرب کے ایک مشہور شہر کا۔ یہیں کا لعل و عقیق مشہور ہے	″	آتش	لب لعلیں نے بدخشان و یمن دکھلایا	مشکبو زلف نے تاتار و ختن دکھلایا
یورش	ت	۵۱۶	بضم اول۔ اردو میں بضم اول و بکسر سیوم مستعمل ہے۔ دشمن پر حملہ کرنا۔ چڑھائی۔ غلبہ۔ دوڑ لیجانا۔	مونث	وجاہت	گری ہیں دانت جلتی جلتی گر بھی گھس گئے سارے	ہوئی ہی ہر طرف سے مجھپہ یورش ناتوانی کی
یوم	ع	۵۶	بالفتح دن	مذکر	ناصر	آج ہی کیوں نہ وصل کی ٹھہرے	ساعت اچھی ہی یوم اچھا ہے
یونیورسٹی	انگریزی	۷۵۲	جامعہ	مونث	وجاہت	بنیگی قوم کی یونیورسٹی	ہوئی مشہور یہ کیسی خبر تھی

[1] بفتح اول و دوم بھی بولتے ہیں۔ مصحفی۔ مجبور ہوں کروں یرقاں کا علاج گیا۔ نرگس سے کب ہو زردیِ رخسار کا علاج ۱۲

تقریظ

از عالی جناب مولوی منظور احمد صاحب افسر صدیقی امروہوی، رام سوامی بلڈنگ کراچی

جب سے اُردو شاعری نے عمومیت حاصل کی ہے شعرا کی تعداد برابر ترقی کرتی گئی۔ مراکز زبان اُردو ایک طرف ہندوستان کے اُن خطوں میں بھی جہاں ہندوستانی زبان کے بولنے اور سمجھنے والے اُنگلیوں پر گنے جا سکتے تھے، غزل گویوں کی تعداد کافی سے زیادہ نظر آنے لگی۔ اس پر طرہ یہ کہ ان میں سے اکثر خود ساختہ اُستاد بھی ہوئے جنھوں نے کسی باکمال کے سامنے زانوے ادب تہ کرنے کو اپنی توہین سمجھا۔ خود بھی گم کردہ راہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔ اہل نظر اور ہمدردان زبان اُردو نے اس غلطی کو محسوس کیا اور ضروریات شعری کی استعداد بہم پہونچانے کا انتظام اس طور پر کیا کہ علم عروض و ادب سے متعلق بعض کتابیں تصنیف و تالیف کر کے شائع کیں جن سے برخود غلط شعرا نے بھی گھر بیٹھے معلومات واجبہ حاصل کرلیں اور دیگر اہل ذوق بھی مستفید ہوے۔

اس ضمن میں خواجہ عشرت لکھنوی و حضرت سیماب اکبرآبادی وغیرہم کی تصانیف خاص طور پر شہرت پذیر ہیں۔ اس سلسلہ میں اور اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر مکرمی منشی غلام حسین صاحب آفاق بنارسی نے ایک کتاب موسومہ "معین الشعرا" ترتیب دی ہے۔ آفاق صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل زادکرمہ کے قدیم شاگرد، اُردو کے کہنہ مشق شاعر اور راقم الحروف کے دیرینہ عنایت فرما ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لئیق و فہیم اور باخبر شاعر کی طرف سے جو کتاب معرض تالیف میں آئیگی اُس کے منفعت بخش اور مفید ہونے میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے "معین الشعرا" میں عربی، فارسی، ہندی اور انگریزی کے ہزاروں الفاظ کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے ہر لفظ کے کئی کئی معنی اور بحساب جمل اعداد درج کیے گئے ہیں اور سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ تذکیر و تانیث کے ثبوت میں اساتذہ اور مشاہیر شعرا کے اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ نظر غور سے دیکھا جائے تو "معین الشعرا" طالبان فن اور شائقین شعر و سخن کے لیے خضر راہ سے کم نہیں۔ خدا کرے موصوف کی محنت ٹھکانے لگے اور ضرورت منداصحاب اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

ارادہ تھا کہ اس کتاب پر ایک مفصل تبصرہ کروں، لیکن عدیم الفرصتی مانع ہے اس لیے مجبور ا۔ اپنی مختصر تحریر کو ختم کیے دیتا ہوں۔

عطیہ گراں بہا جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر
حضرت جلیل مدظلہ العالی

کتاب اچھی آفاقؔ نے کی مدوّن — کہیں جس پہ احسنت بھی مرحبا بھی
معینِ زباں آورانِ زمانہ — مشیرِ فنِ شعر بھی رہنما بھی
محیطِ زباں میں یہ نادر سفینہ — ریاضِ سخن میں یہ بادِ صبا بھی
یہ معنی میں گنجینۂ لعل و گوہر — یہ صورت میں اک شاہدِ خوش ادا بھی
یہ سمجھو مریضانِ اُردو کے حق میں — یہی چارہ گر بھی یہی ہے دوا بھی
جو اہلِ ادب مستفید اس سے ہونگے — ستائش کرینگے وہ دینگے دعا بھی

جلیل اسکی تصنیف کا سال لکھ

یہ تالیف بھی نسخۂ کیمیا بھی

۱۳ ھ ۵۲

مکمل شرح دیوانِ غالب (ترمیم شدہ)

از منشی عبدالباری آسی، سکریٹری انجمن "خاصانِ ادب" لکھنؤ

اس سے بڑی اس سے زیادہ مفصل اس سے زیادہ مفید شرح نظر سے نہ گزری ہوگی۔ یہ شرح آپکو دیگر تمام شرحوں سے مستغنی کر دے گی، جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے شارح نے مولانا حسرت موہانی و طباطبائی کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہیں۔ اسمیں غالب کے ہر معرکۃ الآرا شعر کا دلنشین مطلب لکھا گیا ہے اور اکثر جگہ غالب ہی کے دوسرے اشعار کا حوالہ دے کر مطلب کو مستند کر دیا ہے۔ مخصوص مطالب مخصوص بحروں میں جو اشعار ہیں اُنکے مقابلے میں بالالتزام دیگر اساتذہ مومن و حالی کے کلام کو رکھکر موازنہ کیا ہے جس سے شعرائے اردو کی صف میں غالب کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔ شارح نے شرح کو شرح کی حد تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑے مشاعرہ کا خاکہ کھینچا ہے یا یوں سمجھیے کہ ایک بڑے ادبی اکھاڑے کا منظر دکھایا ہے جسمیں غالب کے اِرد گرد دوسرے شعرا بھی زور آزمائی کرتے ہیں لیکن پھر بھی غالب ہی غالب ہے۔ قصۂ طلب اشعار کے متعلق تمام واقعات جمع کر دیے ہیں۔ اس شرح کے دیکھنے سے غالب کی زندگی کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ ضرور دیکھیے غالب کی جوانی کی رنگین تصویر بھی شامل ہے جو پہلی بار شائع ہو رہی ہے

حجم تقریباً پانچ سو صفحات سے زائد، قیمت قسم اول تین روپیہ، قسم دوم دو روپیہ آٹھ آنہ۔

مکمل شرح کلامِ غالب

حمیدیہ نسخہ دیوان غالب کا شائع ہونے پر سمجھا جاتا تھا کہ غالب کا سرمایۂ عمر اُردو میں جو کچھ ہے بس یہی ہے لیکن حال ہی میں شاکر شاہجہان آبادی کی ایک بیاض دستیاب ہوئی ہے جس میں انھوں نے اپنے اُستاد غالب مرحوم کی غزلیں اور مروجہ دیوان کی بعض غزلیات کے تتمے درج کیے ہیں جو اب تک کسی مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھے گئے، اسی سلسلۂ گفتگو میں مولانا آسی نے ایک کہنہ بیاض اور دکھائی جسمیں غالب کا کچھ غیر مطبوعہ کلام پایا گیا۔ اب اس میں مولانا نے نسخۂ حمیدیہ سے کچھ کلام غالب کا منتخب کر کے کل مجموعہ کی شرح لکھی۔ اب یہ مجموعہ خوبی تقریباً تین سو بیس صفحات پر شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ، شارح کا فوٹو نیز غالب کی جوانی کی رنگین تصویر بھی شامل ہے جو اسی کتاب کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ قیمت تین روپیہ۔ دو روپیہ آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ:۔ صدیق بکڈپو، امین آباد پارک لکھنؤ

ادبیات اُردو کا نایاب ذخیرہ

تاریخ وسوانح عمریاں

نام کتاب	قیمت
اخبار الاندلس ۳ جلد	عسہ/
تاریخ مغرب	۶/۸
خلافت موحدین	للعہ/
خلافت مولدین	۶/۸
مختصر تاریخ اسلامی حصہ اول	۸/
مختصر تاریخ اسلامی حصہ دوم	۹/
مختصر تاریخ اسلامی حصہ سوم	۱۰/
مختصر تاریخ اسلامی حصہ چہارم	عہ/
عبادت اور اسکی غایت	۸/
الصالحات	۱۲/۸
امت کی مائیں	عہ/
الزہرا	۱۲/
اسوۂ حسنہ	۸/
ابن سعود	عہ/۸
شوپنہار فلسفی	عہ/۸
سوانح اکبر الہ آبادی	۵/۸
سفرنامہ عراق	عہ/
تاریخ افاغنہ	۱۲/۸
اسلام اور غیر مسلم	۸/
اسلامی مساوات	۱/
اسلامی کارنامے	عہ/
تاریخ مغربی یورپ	۶/
سیر المصنفین حصہ اول	۶/۸
سیر المصنفین حصہ دوم	سے/۸

لغات وادب

نام کتاب	قیمت
بازاری زبان	۸/
لغات سعیدی	للعہ/
لغات کشوری	سے/
اُردو ڈکشنری	۱۲/
مفیض اُردو	۵/
تصریح الالفاظ	۳/
منیر اللغات فارسی	۶/۸
منیر اللغات اُردو	عہ/۸
محاورات نسواں	۸/
جوہر اللغات	۱۲/
وحید اللغات	۱۲/
چراغ سخن	عہ/
مثنوی ناسخ	۱۲/
دکھنی لغت	۸/
جواہرات کلیات نظیر	عہ/۸
گوہر اللغات	۱۲/
تذکرۂ ریختی	عہ/
تاریخ اُردوئے قدیم	عہ/۸
دکن میں اُردو	۶/۸
منتخب کلام ہندی	۶/۸
اُردو کے اسالیب بیان	عہ/۸
رباعیات عمر خیام مترجم	۶/
فائل رسالہ مرقع ۲۷ء	للعہ/
فائل رسالہ مرقع ۲۸ء	للعہ/

فنون واخلاق

نام کتاب	قیمت
معارف النغمات حصہ اول	للعہ/
معارف النغمات حصہ دوم	صہ/
نمکدان ظرافت	۲/
عصمتی کرہ دنیا	عہ/۸
خواتین کی دستکاریاں	۸/
بچوں کی تربیت	۱۰/
روداد قفس	۲/
تحریر النسا	۱۲/
لڑکیوں کی انشا	۱۲/
عصمتی کشیدہ	عہ/
ریاض الاخلاق	عہ/
خزینۂ اخلاق	۲/
حدائق الاخلاق	عہ/
بہشتی جھومر	۱۰/
مختصر دنیا	۵/
ہندستان کی بہادر عورتیں	۸/
علم الاخلاق	عہ/۸
مبادی فلسفہ	عہ/
خون کے آنسو	۴/
مسدس حالی قسم اعلیٰ	سے
مقالات شرر	عہ/۸
پنکھڑیاں	۱۰/
سیلاب تبسم مجلد	۶/
بحر تبسم ۶/ موج تبسم	۶/

تاریخ اور اسلامیات

نام کتاب	قیمت
قومی اور اسلامی تعلیم	۴/
مسلمانوں کی تعلیم اور جامعہ	۸/
ہمارے نبی	۳/
سیرۃ الرسول	۱۲/
تالستائی	۴/
جمال الدین افغانی	۸/۴
تاریخ خلافت کامل	للعہ/
تاریخ الامت حصہ ۱	عہ/۸
〃 حصہ ۲	۶/
〃 حصہ ۳	عہ/۸
〃 حصہ ۴	۶/
〃 حصہ ۵	۶/
〃 حصہ ۶	۶/
〃 حصہ ۷	عہ/
اسلامی تہذیب	۴/
تاریخ فلسفۂ اسلام	۶/
عربوں کا تمدن	۶/
نجد وحجاز	عہ/۸
سلاطین فاطمیہ	۱۲/
جدید دنیائے اسلام	۶/۴
یاد رفتگان	۱۲/
حیات العلما	عہ/۸
اشرف التواریخ	عسہ
مرقع چغتائی باتصویر	عسہ

ملنے کا پتہ:- صدیق بک ڈپو۔ لکھنؤ

غلط نامہ

مُعینُ الشعراء

اشارات

(۱) اس غلطنامہ میں "ھ" سے ہندوستانی زبان مراد ہے عام اس سے کہ اسکا طرز تحریر فارسی رسم خط میں ہو یا ناگری میں۔

(۲) خانہ نمبر ۷ و ۸ کی غلطیوں کا اندراج انھیں خانوں کی سطروں کے شمار سے کیا گیا ہے۔ بقیہ خانوں میں خانہ نمبر ۴ کے شمار سے۔

خلیل احمد جامعی (فاضل دینیات)

صفحہ	سطر	کس لغت میں	کس شعر یا حاشیہ میں	غلط	صحیح
(باب الف ممدودہ)					
۹	۲	الف	۷	مشق	عشق
۱۰	۲	آبحیات	۳	۲۱۴	۴۲۲
〃	۱۷	آب وہوا	۳	۲۳	۲۱
〃	۱۸	آبیاری	۲	ع	ف
〃	۱۹	آتش	۳	۲۰۱	۷۰۱
〃	۴	حاشیہ	۴	آواز - پچی ہوئی	آواز - رچی ہوئی
۱۱	۳	آتما	۴	روح آتما	روح - پرم آتما (پرماتما)
۱۱	۱۳	آدم	〃	آدم علی نبینا	آدم علیہ علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام
〃	۱۶	آذر	۱	آذر	آذر[1]
〃	〃	〃	۲	ف	ع
〃	〃	〃	۳	۹۰۱	۲۰۸
〃	〃	〃	۸	آذر	آزر
〃	۱۸	آرام	۳	۲۹۶	۲۴۲
〃	۱۴	آدمی	۷	لطف وآرام	لطف، آرام
〃	۱۹	آرام جاں	۲	ھ	ف
〃	〃	〃	۳	۵۱۲	۲۹۶
〃	۶	حاشیہ	۵	آذر	آذر
۱۲	۱	آرسی	۷	لئے بیٹھے رہو	لئے بیٹھی رہو
〃	۶	آزادی	۸	تکلیف دینے سے	تکلیف عقبیٰ سے
〃	۱۰	آسانی	۳	۱۳۲	۱۲۲
〃	۱۳	آستاں	۴	تعظیما مکاں	تعظیمی مکاں
〃	۱۴	آستیں	〃	ہاتھ	بانھ
〃	۱۵	آسرا	۳	۲۹۲	۲۶۲
۱۲	۱۷	آسن	۸	ہے خوب یہ	نہیں مگر
〃	۱۸	آسودگی	۳	۱۰۱۱	۱۰۱
〃	۲	حاشیہ	〃	قید قفس	عیش قفس
〃	〃	〃	〃	آسودہ رہے	آزاد رہے
〃	۴	〃	۵	تیزی میں ہے	تیزی کی ہے
〃	۵	〃	〃	تیزی میں ہے الخ	تیزی کا ہی محتاج آسن آپکا
۱۳	۲۳	آفریں	۳	۳۴۸	۳۴۱
〃	۱	حاشیہ	۲	ہمت کر کے	مٹ کر کے
〃	۴	〃	۵	تیر کھایا	تیر کھا کر
۱۴	۱۵	آم	۲	ف	ھ
〃	۲۰	آمد	۳	۹۰	۴۵
〃	۲۵	آموختہ	۷	آتوجی	آتوں جی
۱۵	۳	آمین	۸	اب دعا	اب اثر
〃	۱۸	آنکس	۳	۱۴۱	۱۳۱
۱۶	۱	آزردہ	〃	۲۹۶	۲۱۶
〃	۳	آویزہ	〃	۲۳	۲۹
(باب الف مقصورہ)					
۱۷	۶	ابتذال	۳	۳۴	۱۱۳۴
〃	۳	حاشیہ	۴	۵۴ھ	۵۵ھ
〃	۴	〃	۵	۵۵ھ	۵۴ھ
۱۸	۷	اتار	۳	۶۰۳	۶۰۲
〃	۱۰	اتحاف	〃	۴۰۹۰	۴۹۰
〃	۱	حاشیہ	۱	نے اپنے رسالوں	نے اپنے رسالوں میں
۱۹	۱۱	اجتماع	۷	دل تو تھا	گھر تو تھا
〃	۲۲	اجودھیا	۳	۲۱۵	۳۰
〃	۲۴	اچار	〃	۳۰۵	۲۰۵
〃	〃	〃	۷	انگنا	ان گنا

[1] آذر (ذال معجمہ کے ساتھ) فارسی ہے جس کے معنی آگ ہیں - اگر ایک بت تراش (حضرت ابراہیم کے والد) کا نام ہو تو عربی ہے اور "ز" کے ساتھ یعنی آزر، اسکے اعداد ۲۰۸ ہیں، حاشیہ پر مثال میں جو غالب کا شعر پیش کیا گیا ہے، اسمیں آذر، ذال کیساتھ ہے -

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۰	۹	احتراز	۴	کشارہ کشتی	کنارہ کشتی
؍؍	۱۵	احتشام	۳	۵۵۰	۷۵۰
؍؍	۲	حاشیہ	؍؍	مریخ	لہ
۲۱	۱۴	اختلاط	۳	۱۰۳۵	۱۰۴۱
۲۲	۷	ادخال	۲	ف	ع
؍؍	؍؍	؍؍	۳	۶۰۳۶	۶۳۶
؍؍	۱۹	اُدھم	؍؍	۲۵۰	۵۰
؍؍	۱۵	؍؍	۸	واں اُدھم	اک اُدھم
؍؍	۳	حاشیہ	۵	بدل نہ بگاڑ	بدل میں بگاڑ
۲۳	۹	ارتعاش	۷	قلب وحشی	قلب مضطر
۲۴	۵	ارگن	۳	۳۷۱	۲۷۱
؍؍	۱۸	اربہر	؍؍	۲۰۶	۴۰۶
؍؍	۲۲	ازاربند	۴	نارہ	ناڑا
۲۵	۵	اسامی	۳	۲۱۲	۱۱۲
؍؍	۷	اسباب	۵	؍؍	مذکر
؍؍	۹	اسپ	۸	علمدار	علمدار
؍؍	۱۱	اسپغول	۳	۱۱۰۰	۱۰۹۹
؍؍	۲۱	استحالہ	؍؍	۵۰۱	۵۰۵
۲۶	۱۰	استشارہ	۷	وہی ہے	وحی ہے
؍؍	۱۴	استعجاب	؍؍	کی سبب	کے سبب
۲۷	۸	استفسار	۸	خفقان کا مرض	مرض خفقان کا
؍؍	۱۲	استقبال	۷	گزری تو گزری	گزری سو گزری
؍؍	۲۲	استقلال	۳	۶۶۲	۶۲۲
؍؍	۲	حاشیہ	۲	دوستے سے۔	دوستی سے
۲۸	۲۷	اشتداد	۳	۰۰۰۰	۷۱۰
۲۹	۵	اشتعالک	۲	ع	ف
؍؍	؍؍	؍؍	۳	۸۷۲	۸۲۲
۲۹	۹	اشتہا	۴	بھوکھ	بھوک
۳۰	۲	اصطبل	۳	۱۳۳	۱۳۲
؍؍	۸	اصل الاصول	۵	؍؍	مذکر
؍؍	۱۵	اضطراب	۳	۳۱۳:	۱۰۱۳
۳۲	۲۵	افتخار	؍؍	۸۸۲	۱۲۸۲
۳۳	۴	افراط	؍؍	۷۹۱	۲۹۱
؍؍	۶	افزائش	؍؍	۵۹۹	۳۹۹
؍؍	۱۱	افشاں	۸	سنتے نہیں	سنتی نہیں ہے
؍؍	۱۹	افغان	۳	۱۱۱۲۲	۱۱۳۲
۳۴	۶	اقامت	۷-۸	مری اسنا نہ لے الخ	لہ
؍؍	۹	؍؍	۶	عزیز	انیس
؍؍	۱۷	اقرار	۷	سہارا ہوا	سہارا ہو
۳۴	۲۷	اقرار نامہ	۲	ع	ف
؍؍	۱	حاشیہ	۱	گھٹتی ہے اُدھر	گھٹتی ہے۔ اُدھر
؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	تاتلخی رہی نہ سمیت	تا تلخی رہی نے سمیت
۳۵	۱۸	اکل حلال	۳	۱۱۲۰	۱۲۰
؍؍	۲۳	اکھاڑ پچھاڑ	؍؍	۴۱۸	۴۳۸
؍؍	۱	حاشیہ	۱	ہوا کا قدم	ہمارا قدم
؍؍	؍؍	؍؍	۲	اوس	اُس
۳۶	۵	الاؤ	؍؍	ف	مذ
؍؍	۱۶	التماس	۳	۵۰۲	۵۳۲
؍؍	۱۸	؍؍	۱-۲-۳-۴	......	؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍	۲۱	التیام	۳	۴۵۲	۴۸۲
؍؍	۲۲	اُلٹ پھیر	؍؍	۴۴۸	۶۴۸
؍؍	۲۴	اُلجھن	؍؍	۸۸	۸۹
؍؍	؍؍	؍؍	۶	جلیل	جلال
۳۷	۱۱	الطاف	۳	۱۲۲	۱۲۱

لہ مریخ وغیرہ پانچ ستاروں کا آفتاب کیساتھ ایک برج میں ہونا

لہ اس کان میں فرمائی اذاں اسمیں اقامت ÷ کیوں تمنے بھی دیکھی مرے فرزند کی سوگت

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	[illegible]	غلط	صحیح
۳۷	۱۲	القاب	۸	خطہ	خط
〃	۱	حاشیہ	۲	ناجائز وخود غرضی	ناجائز خواہش وخود غرضی
۳۸	۳	الیل	۴	بعض شعراء نے شوخ	بعض شعراء نے شوخ
〃	۵	امام	۷	ذکر خیر	ذکر غیر
〃	۹	امامت	۳	۴۸۳	۴۸۲
〃	۱۷	امتیاز	〃	۴۱۹	۴۵۹
〃	۱۴	〃	۷	اثامی	اسامی
〃	۲۳	امرود	۳	۴۵۱	۲۵۱
〃	۱	حاشیہ	۱	بھلاوا ہے، وہ رخش	چھلاوا ہے وہ رخش
۳۹	۱۰	اناالحق	۳	۱۶۱	۱۹۱
〃	۲۴	انتظار	〃	۵۵۳	۱۵۵۲
۴۰	۲	انتقال	۷	عملدار	علمدار
〃	۷	انتہا	۳	۷۵۷	۴۵۷
〃	۸	انجیل	۷	مخططہ	مخطّط
〃	۱۴	انچھر	۴	اکثر	اکشر
〃	۲۸	اندمال	۳	۱۳۶	۱۲۶
〃	۲	حاشیہ	〃	بُرے کا کام کا	بُرے کام کا
۴۱	۸	انزجار	〃	۱۶۴	۲۶۲
〃	۱۲	انسان	〃	۱۶۱	۱۶۲
〃	۲۵	انعکاس	۱	انفکاس	انعکاس
〃	〃	〃	۳	۲۰۲	۱۹۲
〃	۲۸	انفراغ	۳	۳۳۲	۱۳۳۲
〃	۲۹	انفصال	〃	۲۵۳	۲۵۲
۴۲	۵	انقلاب	۸	روز انقلاب	زور انقلاب
〃	۱۷	انگرکھا	۱	انگھرکھا	انگرکھا
〃	〃	〃	۳	۲۹۶	۲۹۷
〃	۱۸	انگڑائی	〃	۲۹۲	۲۸۳
〃	۱۵	انگشتر	۸	ملتی ہیں	ملتی نہیں

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	[illegible]	غلط	صحیح
۴۲	۲۵	انگیا	۳	۱۰۱	۸۲
〃	۲۰	〃	۷	چھیتی ہے	چبھتی ہے
〃	۲۸	انی	۱-۲-۳	......	انی - ھ - ۶۱
۴۳	۱۰	اوجھڑ	۴	سپھر کی اوجھڑ	سپر کی اوجھڑ
〃	〃	〃	۵	مذکر	مؤنث
〃	۱۱	اوچھاپن	۳	۶۹	۶۸
۴۴	۴	اہانت	۷	لیتے ہیں	لینے میں
〃	۹	ایجاب	۳	۷۱۲	۱۷
〃	〃	〃	۴	قبول	قبول، قبول کرنا
〃	۱۴	ایڑ	۴	تمیز چلنے کیلئے	تیز چلنے کیلئے
〃	۱۶	ایسا تیسا	۳	۵۳۳	۵۴۳
۴۴	۱۸	ایکا	۷	کوے	کو آئے
۴۵	۱	اینٹ	۴	عربی میں	فارسی میں
〃	۴	حاشیہ	۲	مصرع سے ثابت ہے	مصرع سے ثابت ہے

(باب بائے موحدہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	[illegible]	غلط	صحیح
۴۶	۶	بات	۸	اِن برندگ کی	اِن بزرگ کی
〃	۱۲	〃	۷	حجت پڑی	حجت ٹھہری
〃	۱۵	〃	〃	چلنے سے	جلنے سے
۴۷	۹	〃	〃	وہ تو سُنائے	وہ تو ستائے
〃	۱۳	〃	۴	جھوتا	جھوٹا
۴۸	۱	〃	۷	یہ بات	تری بات
〃	۲۱	بار	۷	گلشن	مقتل
〃	۳	حاشیہ	۵	نازک کہ کان سے	نازک۔ کہ کان سے
〃	〃	〃	〃	بار مچھلی کا	بار پچھلی کا
۴۹	۳	بارتنگ	۸	بارتنگ گی	بارتنگ آگی
〃	۹	بارود	۳	۶۰۹	۲۱۳
〃	۱۰	باروت	〃	×	۶۰۹

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۴۹	۱۰	بارہت	۲	۰	ت
״	۱۵	باری دار	۳	۲۱۸	۴۱۸
״	۲	حاشیہ	۲	مست پر چلتی ہے	مست۔ یہ چلتی ہے
״	״	״	״	فلک یہ باڑہ	فلک پہ باڑہ
۵۰	۱۱	باس	۳	۶۱	۶۳
״	۱۲	باصرہ	״	۲۹	۲۹۸
״	۱۶	باعث	״	۵۷۲	۵۷۳
״	۱۲	باغ	۸	میل لیکر	مول لیکر
۵۱	۶	بانش	۶	بحر	سحر
״	۶	بالشت	۸	ہیں بڑی	ہے بڑی
״	۱۳	بان	״	شور سے	شور ہے
״	۲۵	بانسلی	۳	۱۴۳	۱۵۳
״	״	״	۷	آرہے ہیں	اُڑ رہے ہیں
״	۲۷	״	۴	باجا ہے جنکو	باجا ہے جسکو
۵۲	۲	بانکڑی	۷	خون فسائز	خون فائز
״	۱۶	بائیسکل	۳	۱۳۲	۱۳۳
۵۳	۱۷	بجلی	۴	بادلوں رگڑ سے	بادلوں کی رگڑ سے
״	۱۸	بجوگ	۳	۲۱	۳۱
۵۴	۱	بچہ	۳	۱۲	۱۰
״	۱۵	بخیہ	۷	وہ مزہ	وہ مژہ
۵۵	۱	بدعت	۳	۴۷۲	۴۷۶
״	۴	״	״	״	״
״	۸	بدلہ	״	۳۷	۴۱
״	۱۶	بدی	۴	پندرہ روز	پندرہ روزہ
״	۲۲	بر	۶	موں	مونس
״	۱	حاشیہ	۱	آئیگا	آئیے گا
״	״	״	״	جائیگا	جائیے گا
۵۶	۴	براق	۴	اس مورت	اُس مورت کو
״	۱۹	برچھیاں	۱	برچھیاں	برچھیاں

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۵۶	۱۹	برچھیاں	۳	۴۷۱	۳۷۱
״	۲۴	برس	۸	ترک مشق	ترک عشق
״	۲۶	برسات	۷	مئے نوشیوں الخ	مے نوشی کے سے کیجیے سامان جوانی
۵۷	۵	برت	۶	سودا	ناسخ
״	۳	״	۷-۸	جاڑا لگنے کا الخ	ہمکے پانی جو برف جمتی ہے [illegible]
״	۱۲	برکت	۳	۶۶۲	۶۳۲
״	۴	حاشیہ	۲	خوب ترے	خوب مزے
۵۸	۳	بڑبھس	۷	دھنگڑا	دھگڑا
۵۹	۱	بسم اللہ	۸	عقل دنگی	طفل دل کی
״	۵	بسیرا	۱	بسیرا	بسیرے
״	۱۳	بصیرت	۳	۷۰۶	۷۰۳
״	۱۶	بط	۴	معنی ہیں بطے	معنی ہیں بطے
״	۲۵	بغض	۲	ف	غ
״	۲۷	بقا	۳	۲۰۳	۱۰۳
۶۰	۵	بقیہ	״	۱۷۷	۱۱۷
״	۸	بکتر	۸	زرہ کبھی نہ بکتر	زرہ تھی نہ بکتر
۶۱	۱	بل	۳	۳۱	۳۲
״	۷	بلا	״	۰	۳۳
״	۱۰	״	۴	کنپٹوں	کنپٹیوں
״	۲۳	بلبلا	۳	۶۹	۶۵
״	۲	حاشیہ	۲	ہیں تھر مرحسن	ہیں ۔۔۔ میرحسن
۶۲	۲۰	بلی لوٹن	۳	۵۳۸	۵۲۸
۶۳	۸	بنات النعش	״	۲۷۹	۵۰۳
״	۱۶	بنت	״	۴۷۳	۴۵۳
״	۱۸	بند	۸	باندھا کسی	باندھا کسے
۶۴	۱۳	بند ہیچ	۷	بند طیچ	بند تیج
۶۵	۸	بوباس	۲	ع	ـــ

صفحہ	سطر	لفظ	نمبر	غلط	صحیح
۶۵	۸	بو باس	۸	سعدی سجابی کی	سعدی کی سجابی کی
״	۱۵	بوتہ	۵	مؤنث	مذکر
״	۲۰	بوٹا	۱	بوٹا	بوٹا سا
״	۱۶	״	۷	یا غبا کون سی صورت	باغبان کچھ تو ہو صورت
״	۱	حاشیہ	۳	وگرنہ کوں	دگرنہ کون
״	۶	״	۹	شرار تشاں	شرر افشاں
۶۶	۱	پھوٹنے	۳	۴۳۸	۴۱۸
״	۲	چھڑو پاشی	۶	۳۱۵	۳۲۱
״	۲	حاشیہ	۳	غیر چلتی	تیر چلتی ہے
۶۷	۳	چھاپ	۵	مذکر	مؤنث
״	۸	چھاٹر	۳	۲۱۸	۲۰۸
״	۱۰	چھاگر	۷	شام کی	شام کے
״	۲۰	چھبکا	״	آہیں کھچتی	آہیں کھنچی
۶۸	۱۱	چھم	۸	اے ضبط	اب ضبط
۶۹	۹	بہشت	۳	۵۰۸	۷۰۷
״	۱۰	بہشتی	״	۵۱۷	۷۱۷
״	۱۷	بھڑاواں	״	۴۵	۹۵
״	۲۰	بہن	״	۵۱	۵۷
״	۲۱	بھنڈی	۳	۷۷	۷۱
״	۲۲	بھنک	״	״	۷۷
״	۱۶	״	۷	سوز محشر	صور محشر
۷۰	۱۵	بھٹوان بھلیاں	۳	۱۱۱	۱۴۱
۷۱	۴	بھیر بھڑکا	۴	لفظ مہمل ہے	تابع مہمل ہے
״	۱۴	بیان	۸	بیان ہے یہ	بیان یا یہ
۷۲	۱	بیے پار	۳	۲۲۳	۲۱۵
״	۱	حاشیہ	۱	گھر یا اسوجہ	گھر یہ اسوجہ
״	۴	״	۲	ٹھاٹھ	ٹھاٹھر
۷۳	۵	بیساختہ پن	۲	ف	ف، مذ

صفحہ	سطر	لفظ	نمبر	غلط	صحیح
۷۳	۹	بیض	۳	۷۱۲	۸۱۲
״	۲۰	بیل	۸	ہارا ہے جوے کے	ہارا یہ جوے کے
״	۲۵	بین السطور	۳	۳۶۸	۳۳۸
(باب بائے فارسی)					
۷۴	۱۳	پاتراب	۳	۲۰۶	۷۰۶
״	۱۸	پائجامہ	״	۱۲	۵۲
״	۱۹	پانجامہ	״	۲۲	۶۲
״	۷	حاشیہ	عـہ	بیوپارندہ کیا تھا	بیوپار وہ بھی کیا تھا
۷۵	۱	پارس	۳	۲۶۲	۲۶۳
״	۵	پازیب	۸	بخت خفتہ مری	بخت خفتہ مرے
״	۱۰	پاسا	۴	یاور ہونا	یاور نہونا
״	۲۰	پال	۸	پال ڈالی جائیگی	پال ڈالی آپنے
۷۶	۱۸	پایاں	۷	میرے طول صبر سے	میرے طول صبر کی
۷۹	۹	پچھتاوا / پچھتانا	۳	۴۱۸ / ۴۶۱	۴۱۰ / ۴۶۲
״	״	״	۵	مؤنث	مذکر
۸۰	۱	پرچھا	۳	۲۶۲	۲۱۱
״	״	״	۴	اونجیالا	اوجالا
״	۳	پرچھاواں	۷	رخسار تابانکا	رخسار گلگوں کا
״	۹	پرخاش	۳	۹۰۳	۱۱۰۳
״	۱۱-۱۲-۱۳	پرواز	״	۲۱۴	۲۱۶
۸۱	۵	پرشاد	۷	تری ٹیک	سری ٹیک
״	۱۹	پروانگی	۴	اگیاں	آگیا
״	۲۰	پرہیز	۱ تا ۸	×	یوں شربت دیدار سے کم تر نہیں تھا کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہیں تھا (مومن)
״	۲۱	״	״	×	چاہئے پرہیز اُس سے مصحفی دیکھ لے نادان بُرا ہوتا ہے عشق (مصحفی)

صفحہ	سطر	عنوان	سطر جزو عنوان	غلط	صحیح
۸۱	۳۰	پریشانی	۳	۲۷۳	۵۷۳
۸۳	۱۲	پکوان	//	۹	۷۹
//	۱۴	پکھاوج	۳	۱۳۷	۳۷
//	۲۱	پلنگ	۷	نوار	نواڑ
//	//	//	۸	پان کا	بان کا
۸۴	۱۳	پنسورہ	۴	صورتوں	سورتوں
//	۱۰	پنجہ	۸	خورشید کے نیچے	خورشید کے پنجے
//	۷	پنچایت	//	جان کے جھگڑے	جان کو جھگڑے
۸۵	۱	پند	//	واعظ کی اسمیں	واعظ کا اسمیں
//	۱۸	پوبارہ	۴	جیت یہ پانسہ پڑنا	جیت کا پانسہ پڑنا
//	۲۰	پوتھی	۵	//	مؤنث
//	۲۲	پوجا	۳	۱۱	۱۲
//	۲۶	پودا	۵	//	مذکر
۸۶	۴	پوشش	۸	اہل تنعم	اہل تنعّم
//	۲۲	پھپولا	۳	۱۹	۴۶
//	۲۳	پھپھوندی	//	۸۴	۷۹
//	۲۴	پھٹکار	۴	لعنت رہنا	لعنت برسنا
۸۷	۴	پھرہرا	۳	۲۱۳	۴۱۳
//	۱۳	پھلجھڑی	۵	مذکر	مؤنث
//	۱۵	پھلو	//	//	مذکر
//	۲۷	پھلواری	۳	۳۵۴	۲۵۴
۸۸	۶	پھوٹ	//	۱۱۳	۴۱۳
//	۹	پھول	۷	آئے ہوئے	آئے ہوائے
۸۹	۱۳	پٹیا	۳	۶۱۳	۴۱۳
//	۱۵	پیچ	//	۶۵	۱۵
//	۲۴	پیچ وتاب	//	۴۷۸	۴۲۴
//	۲	حاشیہ	//	کام سب بنگئے ہوتے لے فراغ	کام سب داغ بنگئے ہوتے
۹۰	۲۱	پیزار	۴	بے پروائی سے	بے پروائی کے معنی میں
۹۰	۲۵	پیشانی	۴	یاوہ حصہ	کاوہ حصہ
۹۱	۴	پیشوائی	۳	۳۳۹	۳۳۰
//	۲۳	پینک	//	۹۲	۸۲

(باب تائے فوقانی)

صفحہ	سطر	عنوان	سطر جزو عنوان	غلط	صحیح
۹۲	۱۳	تاثیر	۳	۱۱۱	۱۱۱۱
//	۱۴	تاجدار	۸	طفل ہما	ظلّ ہما
۹۴	۳	تالو	۴	چاندنی	چندیا
//	۲۳	تبختر	۳	۱۶۰۳	۱۶۰۲
۹۵	۱	تبرک	//	۲۲۲	۶۲۲
۹۶	۲۳	تجنیس	۴	وآز	وآواز
۹۷	۱۹	تخفیف	۳	۱۱۸۰	۱۱۷۰
//	۲۰	تخلص	//	۱۱۳۰	۱۱۲۰
//	۲۴	تخم	//	۱۰۴	۱۰۴۰
۹۸	۱۳	ترانہ	۷	مقتل میں	مقتل پر
۹۹	۶	تردید	۸	کرتے تھے	کرتی تھی
۱۰۰	۲	ترم	۷	ایٹونجی	ایٹونجے
//	۴	ترنج	//	ایک زرد	زرد ایک
//	۸	ترنگ	۳	۶۷	۶۷۰
//	۱۶	تزلزل	۴	جنس	جنبش
//	۲۴	تسخیر	۶	ایر	اسیر
۱۰۱	۴	تشابہ	۷	نشابہ	تشابہ
//	۷	تشخیص	۷	ہوئی	کوئی
//	//	تشتت	۳	۱۵۰۰	۱۳۰۰
//	۹	تشریع	۱	تشریح	تشریع
//	۱۰	تشریح	۳	۹۷۰	۹۱۸
۱۰۲	۲۱	تضییع	//	۱۲۸۰	۱۲۹۰
//	۲۲	تضلیع	//	۲۷	۲۰۹۱

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۰۳	۸	تعزیہ	۷	عاشور	عاشورہ
۱۰۴	۱۲	تفریح	۱	تفرج	تفریح
〃	۲۱	تفضیل	۳	۱۳۱۰	۱۳۲۰
۱۰۶	۱۷	تیکٹ دو	۳	۴۲۶	۴۳۶
〃	۱۰	تکمیل	۸	کمالات انتساب	کمال انتساب
۱۰۷	۲۷	تمثال	۳	۹۷	۹۷۱
〃	۲	حاشیہ	〃	پینے والے۔ کھانیوالے	پینے والی۔ کھانیوالی
۱۰۸	۱۰	تمیز	۷	زمانہ کے	زمانہ نے
〃	۱	حاشیہ	۱	اُف رے	اُف رہی
۱۰۹	۱	تنبیہ	۳	۳۶۷	۴۶۷
〃	۶	تنفس	۱	×	تنفس
〃	〃	〃	۲-۳-۴	× × × ×	ع۔ ۵۹۰۔ سانس لینا
〃	〃	〃	۵-۶	× × ×	مذکر۔ افسر
〃	〃	〃	۷-۸	× ×	۵ل
۱۱۰	۴	توپ	۳	۴۰۹	۴۰۸
۱۱۱	۱۴	توقیر	۱	توقیر	توفیر
۱۱۲	۵	توانگر	۷	ابتواضع	بتواضع
〃	۴	توند	〃	ساجی	باجی
۱۱۳	۔	تہدید	۳	۴۲۲	۴۲۳
〃	۱۸	تیرہ بختی	۳	۱۵۲۷	۱۴۲۷
〃	۱۹	تیرتھ	۲	ں	س
〃	۳	حاشیہ	۳	نبا تھل بیڑا	اپنا تھل بیڑا

(باب تائے ہندی)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۱۵	۱۹	ٹکٹ	۴	×	کرایہ یا معاوضہ کی سند ادائگی فیس کی رسید
۱۱۶	۳	ٹوپی	۳۰	۴۱۹	۴۱۸
۱۱۶	۴	ٹوپی	۷	نکھیں	آنکھیں
〃	۲۴	ٹھیس	۴	ہلی چوٹ	ہلکی چوٹ
۱۱۸	۳	ثبات	۷	ملول عمارت	طول عمارت
〃	۱۴	ثقل	۳	۶۳۲	۶۳۰

۵ل تنفس ۔ جبر ضبط گریہ پیہم نہیں ہوتا ۔ ہوا الٹی چلے تو جوش دریا کم نہیں ہوتا

(باب جیم عربی)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۱۹	۵	جاروب	۸	صن	صحن
〃	۱۳	جالا	۷	والا	سارا
۱۲۴	۱۱	جل تھل	۳	۸	۴۶۸
〃	۸	〃	۷	ایسے مزے مزے	ایسے مری مژہ
〃	۱۶	جلدساز	۳	۱۰۷	۱۰۵
۱۲۵	۱۴	جمع	〃	۹۱۹	۹۱۶
〃	۲۴	جن	۴	جمع جن وجنات	جمع جنات
〃	۲۶	جنازہ	〃	آدمی لاش	آدمی کی لاش
۱۲۶	۹	جنگلا	۳	۱۰۸	۱۰۴
〃	۵	حاشیہ	۷	پیکار	بیکار
۱۲۸	۲۴	جونک	۴	خوں نکانے	خون نکالنے
۱۲۹	۲۶	جہاں	۳	۸۹	۵۹
〃	۲	حاشیہ	۲	جھاڑ	بہار
〃	۳	〃	۶	فسر	افسر
〃	۴	〃	〃	لہو کی بوجو ہر	لہو کی بوند ہر
۱۳۰	۱۰	جہد	۱	جہند	جہد
〃	۱۱	جھرسٹ	۳	۲۴۸	۶۴۸
۱۳۱	۵	جھمک	〃	۱۶۸	۶۸
〃	۲	جھلم	〃	۸۸	۷۸
〃	۴	حاشیہ	۵	توجھول	نوجھول
۱۳۲	۳	جھیپ	۸	کہ اور	یہ اور
〃	۹	جیب	〃	کفی کا	کفنی کا

صفحہ	سطر	عنوان مقالہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۳۲	۱۹	جیت	۴	نزدیک کے ایک	نزدیک ایک

(باب جیم فارسی)

صفحہ	سطر	عنوان مقالہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۳۳	۱۲	چارخانہ	۳	۸۱۰	۸۶۰
〃	۲۱	چاک	〃	۲۲۴	۲۴
۱۳۴	۲۷	چاہت	۱	چاپ	چاہت
〃	۲	حاشیہ	۲	تار دارا نہ	تاریک ویرانہ
۱۳۵	۱	چبوترا	۳	۶۱۶	۶۱۲
〃	۱۴	چلیتھڑا	〃	۶۰۹	۶۱۶
۱۳۶	۴	چرخہ	۷	مردوں کے	مردوں کی
〃	۹	چری	۳	۲۲۳	۲۱۳
〃	۶	〃	۷	سبزہ موی	سبزہ مری
〃	۹	چڑیا	〃	انگلیں سونے کی	انگو سونے کی
〃	۲۲	چشمداشت	۳	۱۰۴۷	۱۰۴۸
〃	۲۵	چغد	〃	۱۰۱۷	۱۰۰۷
۱۳۷	۱۷	چلن	۷	اندازہ	انداز
〃	۱۹	〃	〃	داغ وزا	داغ وفا
۱۳۹	۵	چنگیز	۴	دشتری	تشتری
〃	۲۲	چورا ہا	۳	۲۱۷	۲۱۶
〃	۱	حاشیہ	۱	سے مفت اک جھڑپ	سے اک جھڑپ
۱۴۰	۱	چوکھٹ	۶	مومن	آتش
۱۴۱	۵	چھاؤں	۳	۶۵۰	۷۵۰
۱۴۲	۱۴	چیرہ	۷	سلطان قاوری کا	سلطان خاوری کا
〃	۱۶	چیچک	۲	〃	ٹ
〃	〃	〃	۴	فارسی میں	ہندی میں

(باب حائے حطی)

صفحہ	سطر	عنوان مقالہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۷	حب	۷	حقیقت حال کی	حقیقت خال کی
〃	〃	〃	۸	اس کی مگر	اس کا مگر
۱۴۴	۲۱	حباب	۳	۱۱	۱۳
〃	۱۸	〃	۸	دنیا سے	دنیا میں
۱۴۵	۲	حجام	〃	حجام تھا	حجام ہے
۱۴۶	۳	حراست	〃	نزاکت میں	نزاکت کی
۱۴۸	۱۶	حقہ	〃	پنجہ	نیچہ
۱۵۰	۷	حملہ	〃	کفار پہ	کفار کو
۱۵۲	۵	حاشیہ	۳	تلف کا خاکہ	زلف کا خاکہ
۱۵۴	۳	خدنگ	۳	۹۷۴	۶۷۴
〃	۱۴	خرقہ	۶-۷-۸	×	؎
۱۵۵	۵	خزاں	۸	بہار تھی	بہار ہے
〃	۱۳	خسارہ	۲	〃	ع
۱۵۶	۱۴	خطّہ	۷	خط	خطّہ
۱۵۷	۱	حاشیہ	۲	خلش ہمہ کا	خلش مہمیز کا
۱۵۸	۲	خم	۲	ھ	ٹ
〃	۱۴	خنجری	〃	〃	ھ

(باب دال مہملہ)

صفحہ	سطر	عنوان مقالہ	نمبر	غلط	صحیح
۱۶۱	۱	داب	۳	۷۰	۷
〃	۲	〃	۲-۳-۵	〃 - ۱۴۰ - 〃	×
〃	۳	داخلہ	۴	۹۴۰	۶۴۰
〃	〃	〃	۵	.	〃
〃	۱۰	دار	۴	دارالبوار کنایہ	دارالبوار کنایہ دوزخ
〃	〃	〃	۱	دمار	دار
〃	۳	حاشیہ	۵	سماں کھاتے ہیں	سماں دکھاتے ہیں
۱۶۲	۱۳	داماں	۴	جو پنجے	جو پیچے
〃	۹	〃	۷	مجھ تک	تجھ تک
۱۶۳	۵	حاشیہ	۲	در دریا	دُر دُرایا

؎ نہ درویشوں کا خرقہ چاہیے نہ تاج شاہانہ :: مجھے تو ہوش دے اتنا رہوں میں تیرا دیوانہ
(ظفرؔ)

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۱۶۳	۲۴	ولدل	۴	اب سودا دار	اب عزا دار
۱۶۵	۶	درۂ ۳	″	مفتیح ۔ کوڑا	مفتوح ۔ کوڑا
۱۷۰	۳	دنبالہ	۳	۹۱	۹۲
۱۷۱	۱۷	دولاب	۲	ع	ف

(باب دال ہندی)

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۱۷۵	۱۱	ڈاک	۷	نیکے لگجائے گی	میں کہ لگ جائیگی
۱۷۶	۲	حاشیہ	۲	جس کو ڈولا	جسکا ڈولہ
۱۷۷	۳	ڈھال	۸	وہ چار چاند	وہ چاند چاند
۱۷۹	۱۲	راس	۳	۲۱۱	۲۶۱
۱۸۲	۲۲	رخصت	۳	۱۲۹	۱۲۹۰
″	۲۴	رخنہ	″	۶۵۵	۸۵۵
″	۳	حاشیہ	″	پالا ہے شفقت	پالا ہے بشفقت
۱۸۳	۱۲	رسائی	۷	دلوائے	دلوایئے
″	۱	حاشیہ	۱	نقل پر اُن کے	قتل پر اُن کے
۱۸۴	۱۵	رضائی	۷	پانی پر جسطرح	پانی پر جس جگہ
″	۱۶	رضوان	″	تسنگی	تشنگی
۱۸۵	۲۷	رفتار	۳	۴۸۱	۸۸۱
۱۸۶	۳	رفرف	۴	اڑنے کیواسطے	اُڑنے کے واسطے
۱۸۷	۲۵	رمضان	۴	قمری نواںؒ	قمری سال کا نواںؒ
۱۸۸	۶	رند	۸	مے لے پیالے	مے کے پیالے
۱۸۹	″	رنگت	۳	۶۷۱	۶۷۰
″	۸	رنگ ٹپ	۲	ٹ	ھ
۱۹۰	۱۵	روزہ	۳	۲۱۱	۲۱۰
″	۱۹	روزینہ	″	۲۲۸	۲۷۸
۱۹۱	۵	روبند	۷	مرگاں میں	مژگاں میں
″	۶	رونمائی	″	دکھلائے	دکھلایئے
″	۱۷	رہگذر	″	رونق فزا	رونق افزا

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۱۹۱	۱۷	رہگذر	۷	ہونے گا	ہونے لگا
۱۹۲	۲	ریاض	۸	یوہیں پار	جو ہیں پار

(باب زائے معجمہ)

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۱۹۳	۱۵	زٹل	۳	۲۳۷	۴۳۷
۱۹۴	۱۸	زگال	۷	حیرں	حیراں

(باب سین مہملہ)

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۱۹۸	۲۰	سازش	۳	۳۶۸	۳۶۸
″	۲۳	مختلف فیہ	۴	ملائی	کلائی
۱۹۹	۲۲	سامنا	۷	بخش	رنجش
۲۰۰	۱۰	سایہ	″	ہے تازہ طلسم	ہے مار طلسم
۲۰۱	۹	ستار	۳	۱۶۶	۶۶۱
۲۰۲	۱	سجدہ گاہ	۷	مشق خط	عشق خط
″	۱۶	سختی	۴	دِقت	دقّت
۲۰۴	۳	سرخی	۸	ہر بات کی	ہر باب کی
″	۸	سردہ	″	آب تربتر	آب تربز
″	۱۶	سرسام	۴	ہوجاہے	ہوجاتا ہے
۲۰۵	۱۴	سروکار	۸	چلنے سے	جلنے سے
″	۲	سرگی	″	سرت	سرپٹ
۲۱۰	۲۷	سوزن	۴	سنوئی	سوئی
۲۱۳	۱۳	سیلابچی	۳	۱۲۶	۱۱۶
″	۲	حاشیہ	۳	سیل رہتی	سیل رہتی ہے

(باب شین معجمہ)

صفحہ	سطر	لغات اصلیہ	نمبر سطر زیر لغت	غلط	صحیح
۲۱۵	۱۹	شال	۲	ع	ف
۲۱۶	۳	شامت	″	ف	ع
۲۱۸	۱۲	شرر	۸	پتھر سے	پتھر نے

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۲۱	۲۱	شگوفہ	۳	۴۹	۴۱۱
۲۲۲	۱	شلوکہ	،،	۳۶۱	۳۵۷
،،	۴	شمس	،،	۶۴۰	۴۰۰
،،	۱۶	شملہ	۲	ف	غ
،،	۱۸	شمہ	،،	ف	ع
،،	۱	حاشیہ	۱	جوبات ہو	بحرجوبات ہو
۲۲۳	۳	شوری	۳	۵۰۷	۵۱۶
،،	۱	حاشیہ	۱	انگریزیاں	انگیزیاں
۲۲۴	۹	شیرازہ	۸	کھل گیا ہے	کھل گیا تھا

(باب صاد مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۲۶	۳	صحرا	۳	۱۲۹۹	۲۹۹
۲۲۸	۱۶	صوم وصلوٰۃ	،،	۶۹۹	۶۶۸

(باب ضاد معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۳۱	۵	ضیق	۱	ضیق	ضیق [1]
،،	۱	حاشیہ	۱	×	[1]

(باب طائے مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۳۱	۱۳	طبع	۷	کہ ارادہ ہے	رشک ارادہ ہے
،،	۴	حاشیہ	۳	ں سوروں میں	میں طبق حوروں میں
۲۳۲	۲۲	طعمہ	۱	طمعہ	طعمہ
،،	،،	،،	۳	۱۳۴	۱۲۴
،،	۴	حاشیہ	۵	گھولا	گھولوا
۲۳۵	۲	طومار	۲	ف	ع

[1] پڑینگے ضیق میں وہ سرسے ہاتھ اُٹھائیں گے ۔ جوبات کرتے ہیں اُن کو خلال دیتے ہیں (شعور)

(باب ظائے معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۳۶	۴	حاشیہ	۲	یادوقاروں کی	باوقاروں کی

(باب عین مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۳۷	۵	عارض	۳	۱۰۷۸	۱۰۷۱
،،	۱۱	عالم	۸	یہاں میرا	یہاں اپنا
۲۳۹	۳	عذوبت	۷	زرا	ذرا
،،	۶	عرصہ	۸	عرصہ رر کا	عرصہ مجنوں کا
،،	۲۴	عزت	۳	۲۷۷	۴۷۷
،،	۱	حاشیہ	۲	دیکھیے تو	دیکھو تو
۲۴۳	۱۱	عقد	۳	۱۶۹	۱۷۴
،،	۲۶	عکس	،،	۱۴۰	۱۵۰
۲۴۴	۱۲	عوزی	۷	عیش زن	نیش زن

(باب غین معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۴۷	۴	حاشیہ	۲	حضور	شرار
۲۴۸	۲	غرّہ	۷	تری دیدار	ترے دیدار
۲۴۹	۱۴	غور	۸	ہیں سے	میں نے

(باب فائے معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	نمبر کالم یا نمبر سطر حاشیہ	غلط	صحیح
۲۵۱	۱	فاتحہ	۷	رکھو خیال	رکھنا خیال
،،	۱۷	فائدہ	۳	۲۰۰	۱۰۰
،،	۲۱	فتح پیچ	،،	۴۹۳	۵۰۳
۲۵۲	۲	فتنہ	۵	مؤنث مذکر	مذکر
۲۵۳	۱۰	فرق	۴	جھوٹائی	چھوٹائی
۲۵۵	۲۱	فلک سیر	۳	۲۰۰	۴۰۰
،،	۲۴	فن	،،	۱۳۱	۱۳۰

صفحہ	سطر	لغت یا محاورہ	شعر یا جملہ نمبر	غلط	صحیح
۲۵۵	۲۶	فنا	۳	۱۳۰	۱۳۱
۲۵۶	۲۵	فنیس	۴	فختانہ	مختتانہ

(باب قاف معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت یا محاورہ	شعر یا جملہ نمبر	غلط	صحیح
۲۵۸	۴	حاشیہ	۴	الہی ہونگوست ہو	حکومت ہو
۲۶۲	۳۰	قطع و برید	۳	۳۹۵	۴۰۱
۲۶۴	۴	حاشیہ	۲	غالب نے بھی مؤنث	غالب سنے مؤنث
۲۶۶	۱۲	قیمہ	۳	۵۵	۱۵۵

(باب کاف عربی)

صفحہ	سطر	لغت یا محاورہ	شعر یا جملہ نمبر	غلط	صحیح
۲۶۸	۱۴	کام	۴	دھند	دھندا
۲۶۹	۱۸	کبر	۳	۲۳	۲۳۲
؍؍	۲۷	کتاب	؍؍	۴۲۱	۴۲۳
۲۷۰	۱۳	کجادہ	۷	۵۱	۵۲
؍؍	۲۷	کجک	۶	میر	امیر
؍؍	۳۰	کجلوٹ	؍؍	×	منیر
۲۷۱	۹	کدو	۳	۴۳۰	۳۰
؍؍	۵	حاشیہ	ع۵	پیرواشد	پیرومرشد
۲۷۲	۱۷	کرہ	۳	۲۱۵	۲۳۵
۲۷۳	۱	کڑہی	۸	تعمیر کری	تعمیر کڑی
؍؍	۲	کزلک	؍؍	اک طرت	اک حرف
؍؍	۱	حاشیہ	۲	اتنی موبس	اتنی تو بس
۲۷۴	۱	کشتی	۷	عقاب تز پراتو	عقاب تیز پر تو
؍؍	۱	حاشیہ	۲	نسکرت	سنسکرت
؍؍	۲	؍؍	؍؍	سے جین	سے چھین
۲۷۵	۵	کفک	۴	تکوا	تلوا

۵۱ ڈیوڑھی سے پر کجادہ زینب نہیں ملا ۔

۵۲ ڈیوڑھی سے جب کجادہ زینب نہیں ملا ۔

صفحہ	سطر	لغت یا محاورہ	شعر یا جملہ نمبر	غلط	صحیح
۲۷۶	۱۷	کرہ	۸	گنج گلستن	گنج گلشن
؍؍	۱۲	کلیل	۱	گلبل	کلیل
۲۷۷	۷	کیت	۳	۴۸۰	۴۷۰
؍؍	۱۲	کنار	؍؍	۲۳۱	۲۷۱
۲۷۹	۲	کوٹ	۲	؍؍	انگریزی
؍؍	۳	؍؍	۶	ظریف	وجاہت
؍؍	۸	کور	؍؍	امیر	میر
؍؍	۲۵	کوک	۲	ھ	ف
؍؍	۲	حاشیہ	۱	نانی	تانی
۲۸۰	۲	کوکو	۷	خراں بھی	خراماں بھی
؍؍	۵	کولھو	؍؍	کوکھو	کولھو
؍؍	۱۳	کوئل	۲	ف	ھ
؍؍	۱۱	کھال	۷	کھینچی جائینگی	کھینچی جائیگی
؍؍	۲۴	کھٹکا	۴	نراتے ہیں	ہلاتے ہیں
؍؍	۱۸	؍؍	۸	کٹکا	کھٹکا
؍؍	۱۶	کھڑراگ	۳	۲۴۶	۶۴۶
۲۸۱	۸	کھگل	۷	در پہ گیا کوئی	در پہ کوئی جائے
۲۸۲	۷	کھینچ	۸	ہزار کھینچ	کماں کھینچ
۲۸۳	۴	کیل	۲	ع	؍؍
؍؍	؍؍	؍؍	۳	۸۱	۰

(باب کاف فارسی)

صفحہ	سطر	لغت یا محاورہ	شعر یا جملہ نمبر	غلط	صحیح
۲۸۵	۲۸	گدی	۴	×	حیض کا لتا
۲۸۷	۱۲	گریبان	۷	جنوں میں ہے دوسرے لاگ	۵۱
۲۹۱	۲۷	گود	۳	۰	۳۰
۲۹۳	۱۱	گھاٹ	؍؍	۳۲۶	۴۲۶
؍؍	۲۰	گھٹا	؍؍	۴۳۱	۴۲۷
؍؍	۳	حاشیہ	۲	خمار عشق	خمارِ عشق
۲۹۴	۱۶	گھڑا	۴	ضرف گلی	ظرف گلی

۵۱ جنوں میں ایک کو ہے دوسرے سے لاگ ۔

(باب لام مہملہ)

صفحہ	سطر	ردیف	نمبر بیت	غلط	صحیح
۲۹۸	۳	لالچ	۷	ذر انصاف	ذرا انصاف
〃	۱۰	لبنی	۸	نیبیاں	ملبنیاں
〃	۲	حاشیہ	۲	جسکی کر	جنکی کہ
۲۹۹	۱	لبیک	۷	نصیب	نقیب سنے
〃	۱۶	لٹ	۳	۴۳۷	۴۳۰
۳۰۰	۴	لچک	〃	۶۳	۵۳
〃	۶	لحاف	۷	دھر اپنے عوض	دھرے اپنے عوض
〃	۷	لحد	۳	۴۳	۴۲
۳۰۲	۳	لفافہ	۳	۱۹۵	۱۹۶
〃	۷	لفظ	〃	۱۰۰۱	۱۰۱۰
۳۰۵	۲۴	لیپ	۶	۰	نعیم
〃	۱۸	〃	۷-۸	۰	۵
۳۰۶	۶	لیک	۳	۵۰	۶۰

(باب میم)

صفحہ	سطر	ردیف	نمبر بیت	غلط	صحیح
۳۰۷	۸	ماحصل	۸	اک صورت	اک سورت
〃	۱۲	مار	۷	اجار تھی	اجاڑ تھی
〃	۴	حاشیہ	۵ع	خورشید کا نقش	خورشید مرا نقش
۳۰۸	۲	ماش	۷	ہیں جاتے ہیں جگنو	ہیں بجاتے ہیں جگنو
۳۰۹	۱۸	مت	۳	۲۴۰	۴۴۰
۳۱۳	۹	مد	۸	حسنات کی	حساب کی
〃	۱	حاشیہ	۱	افتاع	افتتاح
۳۱۵	۱۵	مربی	۳	۰	۲۵۲
〃	۴	حاشیہ	۵ط	اسی امید کا	اسی امید کا آنا
۳۱۹	۴	مستی	۷	ہزارو	ہزاراں
۳۱۹	۷	مسرت	۷	کبھی جائینگی	کہیں جائینگی
۳۲۰	۲۴	مسیحا	〃	جاں بخش سے	جاں بخش کہ
۳۲۱	۲۲	مشک	۱	مشک	مشکیں
〃	۲۴	مشکل	۴	کٹھنائی	کٹھن
۳۲۳	۲۷	معاوضہ	۳	۹۲۱	۹۲۳
۳۲۵	۱۳	مفر	۸	مقر	مفر
〃	۴	حاشیہ	۲	×	خدانخواستہ۔ واقف
۳۲۷	۲۶	مکافات	۳	۵۰۴۲	۵۴۲
〃	۱۴	〃	۷	جو بڑائی	جو بُرائی
۳۳۲	۲	منظر	۳	۱۰۵۰	۱۱۹۰
〃	۸	منہ	۷	کھینچے نے نقشہ تھا	کھینچ نے تصویر تری
〃	۱۶	مینھ	〃	۹۵	۱۰۵
۳۳۳	۱۶	مونچھ	۳	۵۴	۱۰۴
〃	۲۸	مورچہ	۱	۰	مورچا
〃	〃	〃	۳	۲۵۴	۲۵۰
۳۳۷	۲۳	میل جول	۳	۱۲۹	۱۱۹

(باب نون)

صفحہ	سطر	ردیف	نمبر بیت	غلط	صحیح
۳۳۹	۱۱	نار	۸	سقر کچھ ملتی ہے	سقر ملتی نہیں
۳۴۰	۵	نافہ	۳	۱۲۶	۱۳۶
〃	۱۶	نالہ	۸	ہمارے دل سے	ہمارے دل سے نکلے گا
۳۴۱	۱۰	نائے	۳	۶۰	۶۱
۳۴۲	۱۷	نذر	۷	نذر لوائی	نذر دلوائی
〃	۲۸	نذرانہ	۳	۲۰۶	۱۰۰۶
۳۴۳	۳	حاشیہ	۲	نفر فلک	نسر فلک
۳۴۴	۱۶	نشہ	۷	وہ لب تھے	وہ لب بھی تھے
〃	۱	حاشیہ	۲	میر	اسیر
〃	〃	〃	〃	پھر اسقدر بھی کبھی	پھر اسقدر بھی

۵ خرب بروقت آگیا جراح :: لیپ اچھا چڑھا گیا جراح

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	مصرعہ نمبر	غلط	صحیح
۳۴۵	۵	نطفہ	۷	کہتا ہے سخت	کتنا ہے سخت
〃	۱۸	نظیر	۸	سبب جنت	سیب جنت
۳۴۶	۱۴	نغمہ	۳	۱۰۵	۱۰۹۵
〃	۲۳	نفس امارہ	〃	۴۲۷	۴۳۷
〃	۲۷	نفع	〃	۳۰۰	۲۰۰
۳۴۷	۵	نقاہت	۷	وہ اس سے سوا ہے	وہ اُس سے سوا
۳۴۹	۱	نمود	۸	نمود ہے جیسے	نمود ہو جیسے
〃	۲	نگہبانی	۱	×	نگہبانی
〃	〃	〃	۲ تا ۸	×	ف - ۱۳۸ - لہ
۳۵۳	۲۰	نیلوفر	۳	۳۴۶	۳۷۶

(باب واؤ)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	مصرعہ نمبر	غلط	صحیح
۳۵۵	۱۵	وزارت	۳	۶۱۳	۶۶۴
〃	۱۷	وزن	〃	۶۲	۶۳
〃	۱۹	وزیر	〃	۲۲۲	۲۲۳
۳۵۷	۱۸	وقعت	۳	۴۷۶	۵۷۶
〃	۲۳	وقوع	〃	۱۰۲	۱۸۲
〃	۱۶	وقوف	۸	دوستی گراسی	دوستی کیا اسی

(باب ہائے ہوز)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	مصرعہ نمبر	غلط	صحیح
۳۶۱	۹	ہست و بود	۷	دیکھے نہ آکے	دیکھی نہ آکے
〃	۱۵	ہلال	〃	کہنے ہیں آج کو	کہتے ہیں آج تو

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	مصرعہ نمبر	غلط	صحیح
۳۶۱	۲	حاشیہ	۱	ہوگئیں چشماں	بند ہوگئیں چشماں
۳۶۲	۲	〃	۲	حضو کے	حضور کے
〃	〃	〃	〃	علاموی	غلاموں میں
۳۶۳	۱۳	ہمتا	۴	سانند	مانند
〃	۱۴	ہمدم	۳	۹۱	۸۹
〃	۱	حاشیہ	۱	لک	اک
۳۶۴	۱۳	ہنسی	۴	غندہ	خندہ
〃	〃	ہوا	۷	ساتھ سے سوائے کود	ساتھ ہے سوائے کوئے
〃	۱	حاشیہ	۲	رلانا تھا نہو	رلانا تھا لہو
۳۶۵	۱۴	ہیرا	۸	کنی اکاس کی	کنی الماس کی
۳۶۶	۷	ہیئت	۳	۴۱۵	۴۲۵

(باب یائے)

صفحہ	سطر	لغت یا حاشیہ	مصرعہ نمبر	غلط	صحیح
۳۶۷	۱	یا	۱	یار	یا
〃	۱	یا	۳	۱۰	۱۱
〃	〃	〃	۷	اسمیں وہ عالم	اسمیں اک عالم
〃	۸	یار	۳	۲۱۲	۲۱۱
〃	۱۴	یاسمین	۲	ع	ف
〃	۱۶	یُبس	۸	ببس	یُبس
〃	۱۷	یبوست	۱۱	ببوست	یبوست
〃	۲	حاشیہ	۲	پرہے اپنی	پرہے - اپنی
۳۶۸	۱۱	یل	۸	شب دشت	سب دشت

لہ حفاظت، چوکیداری، مؤنث - دلی - جوش وحشت کچھ سوا ہوتا گیا - کی گئی جتنی نگہبانی مری

تمام شد